

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232138**

UNIVERSAL  
LIBRARY









انوار الغارمین

---

محمد حسین



مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ذکر حضرت ابو الحسن احمد نوری رحم	۱۸۷	ذکر امام محمد جوادی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۴
ذکر حضرت خواجہ علوی ممشاؤدینوری رحم	۱۸۸	ذکر امام علی ناوسی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۵
ذکر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحم	۱۹۰	ذکر امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۶
اخلاف اقوال در تعیین ممشاؤدینوری رحم	۱۹۳	ذکر امام محمد بہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۱۳۷
ذکر حضرت محمد رویم رحم	۱۹۵	باب ۴۴ ذکر امیر ایمن علیہ السلام	۱۳۸
ذکر حضرت ابو علی الزودباری رحم	۱۹۶	ذکر خواجہ بادیس قرنی رحم	۱۳۹
ذکر حضرت محمد جبریری رحم	۱۹۷	ذکر امام عظیم رحم	۱۴۰
ذکر حضرت ابو حق شامی رحم	۱۹۹	ذکر امام شافعی رحم	۱۵۰
ذکر حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف رحم	۲۰۳	ذکر امام احمد حنبل رحم	۱۵۲
ذکر شیخ ابو الحسن بن محمد الاکار رحم	۲۰۸	ذکر جبار پیر	۱۵۳
ذکر شیخ ابو حق ابراہیم بن شہر یار رحم	۲۰۹	ذکر ابیہ بصیری رحم	۱۶۰
ذکر حضرت ابو طے کتاب رحم	۲۱۰	باب چہارم ذکر بزرگان خانوادہ نجفی	۱۶۱
ذکر ابو بکر الشوشی و ذکر محمد طرانی رحم	۲۱۱	ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رحم	۱۶۲
ذکر شیخ ابو البباس القصاب الاملی رحم	۲۱۲	ذکر خواجہ حبیب مجبی رحم	۱۶۳
ذکر ابو یعقوب الشوشی رحم	۲۱۳	ذکر فضیل بن عیاض رحم	۱۶۴
ذکر ابو یعقوب ہر جوری رحم	۲۱۳	ذکر ابو یحییٰ ان خواجہ واوہ بن نصیر الطائفی	۱۶۶
ذکر ابو البباس سخاوندی رحم	۲۱۵	ذکر حضرت ابراہیم اوہم رحم	۱۶۷
ذکر شیخ عمور رحم	۲۱۶	ذکر حضرت معروف کرہی رحم	۱۶۸
ذکر حضرت خواجہ ابو احمد ہشتی رحم	۲۱۷	ذکر حضرت خواجہ ہند لیلۃ المرعشی رحم	۱۶۹
ذکر حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحم	۲۱۹	ذکر حضرت شقیق بلخی رحم	۱۷۰
ذکر حضرت خواجہ ابو محمد ہشتی رحم	۲۲۳	ذکر خواجہ حاتم بن ہم رحم	۱۷۱
ذکر شیخ ابو القاسم گرگانے رحم	۲۲۴	ذکر احمد بن خضر دیر رحم	۱۸۰
ذکر ابو اسماعیل بن ابی منصور محمد نصاری رحم	۲۳۰	ذکر حضرت بایزید بسطامی رحم	۱۸۱
ذکر خواجہ مجبی بن عمار شیبانی رحم	۲۳۱	ذکر حضرت ہبیرۃ البصری رحم	۱۸۳
ذکر شیخ عبدالمدطائی رحم	۲۳۲	ذکر حضرت سری السقطی رحم	۱۸۴

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۶۶	ذکر شیخ عبدالغفریہ رحمہ	۲۳۲	ذکر خواجہ ناصر الدین ابویوسف حنفی رحمہ
=	ذکر عبدالواحد بن عبدالغفریہ رحمہ	۲۳۵	ذکر حضرت شیخ ابو علی فارسی رحمہ
=	ذکر شیخ ابوالفتح طرطوسی رحمہ	۲۳۶	ذکر ابو جعفر حیدر رحمہ
=	ذکر شیخ ابوالحسن بکھاری رحمہ	۲۳۸	ذکر شیخ ابوالفضل بن الحسن الخری رحمہ
۲۶۷	ذکر حضرت مجتبیٰ جانی شیخ محی الدین	=	ذکر شیخ ابوالنضر سراج رحمہ
	عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۳۹	ذکر شیخ لقمان سرخسی رحمہ
۲۶۸	ذکر شیخ حامد دیاس رحمہ	=	ذکر شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمہ
۲۶۹	ذکر شیخ نجم الدین کبریا رحمہ	۲۴۲	ذکر شیخ خواجہ قطب الدین مودودی رحمہ
۲۷۰	ذکر شیخ شہاب الدین ہروری رحمہ	۲۴۸	ذکر خواجہ احمد بن مودودی رحمہ
۲۷۱	ذکر حضرت خواجہ حسین الدین حنفی رحمہ	۲۴۹	ذکر شیخ ابوبکر بن عبداللطیف رحمہ
۲۸۵	ذکر حضرت خواجہ قطب الدین نجفی کاکل	۲۵۰	ذکر حجت الاسلام امام محمد غزالی طوسی رحمہ
۲۹۱	ذکر سید میر کلال رحمہ	=	ذکر شیخ احمد غزالی رحمہ
۲۹۲	ذکر حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمہ	۲۵۱	ذکر حاجی شریف زندہ رحمہ
۲۹۳	ذکر شیخ الاسلام ابو محمد زکریا المتانی رحمہ	۲۵۲	ذکر خواجہ ابویوسف ہرانہ رحمہ
۲۹۴	ذکر حضرت رشید علی احمد صابر رحمہ	۲۵۳	ذکر خواجہ احمد سیوی رحمہ
۳۰۳	ذکر حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمہ	۲۵۵	ذکر خواجہ عبدالقانی عجدوانہ رحمہ
۳۰۵	ذکر شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمہ	۲۵۶	ذکر خواجہ عارف ربو کرکے رحمہ
۳۰۹	ذکر حضرت نصیر الدین محمود چراغ دہلی رحمہ	۲۵۷	ذکر خواجہ محمود ابن خیر فضوی رحمہ
۳۱۲	ذکر شیخ سراج الدین عثمان رحمہ	۲۵۸	ذکر خواجہ بطلے رامیتے رحمہ
۳۱۳	ذکر شیخ صدر الدین حکیم رحمہ	۲۵۹	ذکر خواجہ بابا سناست رحمہ
=	ذکر شیخ کمال الدین رحمہ	=	ذکر شیخ ابوالخیر عبدالقادر سہروردی رحمہ
۳۱۴	ذکر سید محمد کیسو دراز رحمہ	۲۶۰	ذکر مشتار یسہر رحمہ
۳۱۵	ذکر شیخ علاء الدین لاہوری رحمہ	=	ذکر شیخ روز بہان کبیر بھٹہ رحمہ
=	ذکر شیخ فتح الداد دہی رحمہ	۲۶۱	ذکر شیخ اسماعیل قصیر رحمہ
۳۱۶	ذکر شیخ سراج الدین رحمہ	=	ذکر خواجہ حضرت عثمان بابر رحمہ

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۴۲	ذکر مولانا محمد زاهد رحم	۳۱۶	ذکر شیخ نور الدین رحم
۳۴۳	ذکر حضرت شیخ محمد ابن شیخ عارف رحم	=	ذکر شیخ محمد عیسیٰ رحم
۳۴۶	ذکر مولانا درویش محمد رحم	۳۱۸	ذکر شیخ علیم الدین رحم
۳۴۸	ذکر خواجہ میر گل بند نیری رحم	=	ذکر سید شمس الدین طاہر رحم
=	ذکر خواجہ محمد صابر رحم	=	ذکر شیخ حسام الدین بانکپوری رحم
=	ذکر مولانا شہیر محمد رحم	۳۱۹	ذکر شیخ بہار الدین حونپوری رحم
=	ذکر شیخ صلوتی رحم	=	ذکر شیخ محمود راجن رحم
۳۴۹	ذکر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحم	۳۲۰	ذکر شیخ جمال الدین جبین رحم
۳۵۰	ذکر حضرت مولانا خواجہ گل علی کلکی	=	ذکر شیخ حسن محمد رحم
۳۶۱	ذکر حضرت محمد شفیع عبدالاحد الہی رحم	۳۲۱	ذکر شیخ محمد رحم
=	محبہ درم	=	ذکر شیخ شیعہ رحم
۳۶۲	ذکر حضرت شیخ رکن الدین گویہی رحم	۳۲۲	ذکر شیخ حامد شہر رحم
۳۶۳	ذکر شیخ جلال الدین ہنیامیری رحم	=	ذکر شیخ حسن طاہر رحم
۳۶۶	ذکر حضرت خواجہ محمد بلتے باندہ رحم	=	ذکر حضرت خواجہ محمد بہار الدین نقشبند رحم
۳۶۱	ذکر خواجہ محمد عبداللہ شہور خواجہ کلان رحم	۳۲۳	ذکر خواجہ علاء الدین عطار رحم
۳۶۲	ذکر خواجہ عبدالحق ابن خواجہ کلان رحم	=	ذکر خواجہ محمد یار سار رحم
۳۶۳	ذکر خواجہ محمد شیخ رحم	۳۲۶	ذکر خواجہ علاء الدین مجددانی رحم
=	ذکر میر عبدالعزیز ساری رحم	=	ذکر حضرت جلال الدین پانی پتی رحم
=	ذکر حضرت میر ابو العلی اکبر آبادی رحم	۳۲۸	ذکر شیخ شبلہ رحم
۳۶۶	ذکر حضرت شیخ الشاش بندگی نظام رحم	۳۲۹	ذکر شیخ بہرام شہتہ رحم
۳۶۹	ذکر حضرت شیخ احمد سہروردی مجدد الف ثانی رحم	=	ذکر حضرت مولانا یعقوب چرخمی رحم
۳۸۰	ذکر حضرت شیخ ابوسعید سیرت جلال الدین رحم	۳۳۱	ذکر شیخ احمد عبدالحق ابدال رحم
۳۹۱	ذکر حضرت خواجہ محمد معصوم رحم	۳۳۵	ذکر شیخ جمال گو جگر رحم
۳۹۴	ذکر شیخ محمد صادق گنگوہی رحم	۳۳۹	ذکر خواجہ عبید اللہ حسدار رحم
۴۰۳	ذکر حضرت شیخ داؤد بن شیخ محمد صادق رحم	۳۴۱	ذکر حضرت محمد شفیع عارف رحم

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
ذکر حضرت میانجی نور محمد بن جانی ر	۲۵۲	ذکر محمد نقشبند ر	۲۰۵
ذکر حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی ر	۲۵۳	ذکر شیخ سیف الدین ر	۲۰۶
ذکر حضرت حافظ ضامن تھانوی ر	۲۵۴	ذکر محمد زبیر ر	۲۰۹
ذکر خواجہ نور محمد ر	=	ذکر حافظ محمد بسن	=
ذکر خواجہ سلیمان ر	۲۵۶	ذکر حضرت سید نور محمد بدایونی ر	۲۱۰
ذکر سید صدر الدین راجور ر	۲۵۷	ذکر حضرت سید ابو المعالی انبہٹوی	۲۱۱
ذکر شیخ سارنگ ر	=	ذکر حضرت میران شیلہ ہبیک ر	۲۱۳
ذکر شیخ سینار ر	۲۵۸	ذکر سید محمد سالم ترمذی	۲۲۰
ذکر شیخ سعد الدین بہمن خیلادی	=	ذکر حضرت میرزا جان بابا بن ظہر شید	۲۲۲
ذکر میر عبد الواحد بگلرامی ر	۲۵۹	ذکر شاہ قطب الدین ر	۲۲۵
ذکر میر عبد الجلیل ر	۲۶۰	ذکر علیہم السلام فیضان الدینی ر	۲۲۶
ذکر سید اویس ر	۲۶۱	ذکر شاہ محمد نعیم ر	=
ذکر سید محمد ترمذی ر	=	ذکر سید محمد عظیم ر	۲۲۸
ذکر شیخ محمد فضل اللہ آبادی ر	۲۶۳	ذکر شیخ حکیم المدحان آبادی ر	۲۲۹
ذکر سید احمد کالپوی ر	=	ذکر شیخ نظام الدین کاکوری ر	۲۳۳
ذکر شیخ محمد تیکھے ر	۲۶۴	ذکر مولانا فخر الدین اورنگ آبادی ر	۲۳۱
ذکر شیخ محمد فاضل ر	۲۶۵	ذکر حضرت حافظ محمد موسیٰ کپوری ر	۲۳۲
ذکر شاہ برکت اللہ صاحب البرکات ر	=	ذکر شیخ محب اللہ آبادی ر	۲۳۵
ذکر شاہ آل محمد ر	۲۶۶	ذکر شیخ عیسیٰ ر	۲۴۰
ذکر شاہ حسنہ ر	۲۶۷	ذکر شیخ محمدی اکبر آبادی ر	=
ذکر اچھے صاحب ر	۲۶۹	ذکر شاہ عضد الدین ر	۲۴۲
ذکر شہری صاحب ر	۲۷۱	ذکر شیخ عبد الہادی ر	۲۴۸
ذکر سید دوست محمد ر	=	ذکر شیخ عبد الباقی ر	۲۵۰
ذکر شاہ محمد نداد ر	۲۷۲	ذکر شاہ رحمن بخش ر	۲۵۱
ذکر حاجی سید عطاء حسین عظیم آبادی	۲۷۴	ذکر حضرت حاجی عبد الرحیم ر	=



صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۰۱	ذکر شاه سبج عبدالرشاد ر م	۴۷۵	ذکر حضرت شاه محمد حسین ر م
۵۰۲	ذکر شاه حسام الدین ر م	۴۷۹	ذکر حضرت شاه جید بهد یعنی شاه غلام
۵۰۳	ذکر ملا خوند امام الدین ر م	۴۸۱	ذکر حافظ کامگار خان صاحب
۵۰۴	ذکر خلیفه قادر بخش ر م	۴۸۲	ذکر حضرت مولوی سید آغا علی مروی
۵۰۵	ذکر عبدالرحیم شاه ر م	۴۸۵	ذکر مولوی محمد انوار الحق دیگر صاحبزادگان
۵۰۶	ذکر فقیر شاه ر م		مولوی سید امانت علی صاحب
۵۰۷	ذکر حافظ علی حسین شاه ر م	۴۸۶	ذکر خلفا مولانا سید امانت علی صاحب
۵۰۸	ذکر حضرت مولانا شاه عبدالغنی مهاجر	۴۸۸	ذکر حافظ سید عبدالغنی ر م
۵۰۹	ذکر مولوی محمد حسن مانو نوی		ذکر محمد حسن الد مولوی رحمت آباد
۵۰۹	ذکر مولوی تنسرا مراد آبادی		ذکر مولانا احمد حسن مراد آبادی ر م
۵۰۸	ذکر حضرت مولوی عبدالرشید مهاجر	۴۸۹	ذکر مولوی عبدالغفر مروی ر م
۵۰۹	ذکر مولوی ارشاد حسین رامپوری		ذکر سردار صاحب بهادر علی شاه ر م
۵۱۱	ذکر نسیم شاه		ذکر سید عین الدین ر م
۵۱۱	ذکر معظم خان	۴۹۰	ذکر حاجی غلام علی شاه ر م
۵۱۲	ذکر مولوی جمال الدین	۴۹۱	ذکر حمد علی شاه ر م
۵۱۳	ذکر مولانا نیا ز احمد بریلوی		ذکر مولوی امام الدین ر م
۵۱۳	ذکر شاه علی محمد		ذکر مولوی عبدالحمید ر م
۵۱۴	ذکر بهوری میان	۴۹۲	ذکر حاجی عبدالرشاد ر م
۵۱۴	ذکر خوند یار محمد	۴۹۳	ذکر شاه صاحب بخش ر م
۵۱۵	ذکر حاجی سعادت علی		ذکر فرزندان خوند فقیر صاحب ر م
۵۱۵	ذکر محمد عبدالصمد مشهور رستنخان	۴۹۷	ذکر حضرت شاه درگاه پی پور ر م
۵۱۷	ذکر خلیل احمد خان	۴۹۸	ذکر حضرت شاه ابوسعید دهلوی
۵۱۸	ذکر حضرت سید محمد صاحب فانی ر م	۴۹۹	ذکر شاه احمد سعید مهاجر ر م
۵۲۲	ذکر شاه بغدادی ر م	۵۰۰	ذکر حضرت محمد ظفر حسن مراد آبادی
۵۲۳	ذکر مولوی محمد علی		ذکر حافظ محمد مسعود ر م

صفحه	مضمون	صفحه	مضمون
۵۲۲	ذکر شاه جمال ر م	۵۲۲	ذکر حکیم نور الدین اکبر آبادی ر م
۵۲۲	ذکر شاه بلا تے ر م	۵۲۵	نقطه چند از درویشان بمغیر
۵۲۵	ذکر شیخ شهباز ر م	۵۲۷	ذکر طریقه خلیفه
۵۲۶	ذکر حضرت شاه غلام محمد ر م	۵۲۸	ذکر طریقه رسول شاه ر م
۵۲۷	ذکر شاه غلام بولن ر م	=	باب پنجم بشوای شطاریه ر م
=	ذکر شاه محمد حسین ر م	۵۳۰	ذکر سلسله اکیسینیه بخاریه
۵۲۸	ذکر شاه چپ ر م	۵۳۲	سلسله زاهدیه
=	ذکر شاه لطف الله ر م	=	سلسله صفویه
۵۵۰	ذکر سلطان قطب الدین ر م	۵۳۳	سلسله عیدروس
=	ذکر شاه منیر مجذوب ر م	۵۳۴	سلسله قلندریه
=	ذکر ظیفه نظر محمد ر م	۵۳۶	سلسله داریه
۵۵۱	ذکر خواجه مصطفی ر م	=	ذکر آن بزرگان که در مراد آباد وفات نمودند
=	ذکر سید غلام قلندر ر م	=	ذکر محمود بن عالم ر م
=	ذکر سماع	۵۳۷	ذکر شیخ علاء الدین ر م
۵۴۷	دوازده حدیث برجواز سماع	=	ذکر شاه محمد کمال ر م
۵۴۳	اقوال دیگر در باره سماع	۵۳۸	ذکر شاه قطب ر م

بسم الله الرحمن الرحيم

حمد بجهت دست مد بعین شمار بارگاه عظمت پناه آفریدگار است که ندای **اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ**  
**خَلِیْفَةً** در جماعت ملائکه در واداه اوست و جواب معارف صفات در گنجینه سینه نوع انسان  
و ولایت نهاد و او کند کار از نامرسمی بام اوراک کند ذاتش پر پیچ و تاب است و کشتی فهم در دریا  
بیکبار صفاتش غرقه گردد اب اضطراب ر و اصل عقول بشری را بر سواصل دریای جلالتش  
گذری نیست و قوافل اوراک ملک را در مراحل باویه عظمش از خود خبری فی تشنه کامان  
ساحل سفت کشتی شکسته امواج بحر طلال اویند و هر وان منزل طریقت گم گشته باویه  
شوق جمال او جل جلالت و غم نواله و صلوات نامحدود و تحیات نامحدود و تسلیت فخر پیشگاه  
وجود فائض الجود و مقتدای جماعت انبیاء پیشوای طایفه اصفیا حضرت رسالت پناه شهنشاه  
نعمتگاه فی مسیح الله که ذات بابرکات مصدر حسناتش بهر قصد و بیان ظهور است و تجلی آفرای  
کتابخانه نور اولین نقطه دایره **وَمِنْ اَلْخَرِیْنِ یَلْتَقِیْنَ بِلَهِّنَّامَیْنِ نَحْمَدُکَ یَغِیْثُکَ** و  
برایه کل یوم **هُوَ فِی شَآنِ رِبَاعِیْ** چون خورشید احد جلوه کثرت زجواب و میری شهنشاه  
کشاده از بهر خطاب احمد شد و کن گفت و عیان شد کثرت این است حقیقت محمد و باب +

دور و دو سلام بجمعه صحابه کرام و صفا خلفاء و خفایا یعنی خیر شریف بعد از آنکه بنی امیه بن امیر  
 المؤمنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و اشرف الناس شریف توفیق اهل بالنسبه و کتاب  
 اهل الجاهلین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه و اشرف الخلق قبل الاموال فی سبیل الله تقوی  
 المستعان امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالی عنه و فضل العالم بعد الولاة الکبری ما ناته  
 الاثر له علی اسد الله العالم یسوی بامیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و براتیات  
 عشره و عشره و تابعین رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین اما بعد میگردد بقیه  
 حقیر کثیر تعصیر محمد حسین کترین ستر شدن قدوة السالکین زبدة العارفين مولای و مرشدی  
 حضرت مولوی سید الملت علی حسینی چشتی صابر می قدوسی خفی که چون ذکر صفات اکابر و مرشد  
 الزاع حسناست و ذکر حالات بزرگان سبب گوناگون برکات و سالکان این طریق شود  
 و این روش محو شهر آرزو و مندان میباشد که بر کیفیت سلاسل مروجه و خانوادگی مختلفه و  
 افکار و اسرار عارفين و اورد و او کار سالکین طلاع یافته در عالم شوق ریاضات و عبادات  
 به پیردی آنها خوشین را به سر منزل مقصود رسانند و نفوس خود را مستحلی حکمیه فلاح جمیله و محامه  
 جلیله گردانند تا از آنکه آثار و اخبار مقصوده خانوادگی چشیده و قادی و نقشبندیه و کتب  
 مستقیم و متاخرین متفرق مذکور است ناگزیر طالبان را در اتقاط و مطالعه اش از جاهای متفرقه  
 و مقامات مختلفه از جایز خاطر و مبدیه و حافظه را به نگه داشتن این آرب مقاصد و شواهدی  
 پیش من آید بنا برین که شهر بخاطر مجیم زحمت و میکرد که اگر مبلدی مشتمل بر حالات و مطالب ضروری  
 ترتیب یابد و مشتاقان را از انتشار نظر و وقت تفحص تنفی گردانید و جمعیت خاطر رساند بود که  
 اجری جزیل بچاره کار این گنهار رسیده آبی بکلوی تمنای این شنه کام نجات چکاند و قطره بر  
 روی آرزوی این از خویش رفته باوید تا کامی نشاندند الله که درین روز با ما دار و ادراجیه  
 حضرت بزرگان سلاسل متبرکه غامبه برست آشناسد و ناخن عمت گره کشا بصدد تجو و نگار  
 کتب کثیره و این فن شریف مثل کشف المحجوب علی بن عثمان طلالی ره و ذکر کرده الا و کیا شیخ فرد الیدین عطار

رحمہ اللہ و تحیات مولانا جامی رحمہ و تحیات علی بن حسین و اعظم مدینہ خواجہ حرار رحمہ و مکتوبات تطلب  
 عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی اسماعیل بن صفی الخفنی رحمہ و مقاصد العارفین شاہ عضد الدین امرودی  
 چشتی رحمہ و زبدة المقامات و نشانات القدس خواجہ محمد باقیم مدینہ خواجہ نعمان خلیفہ شیخ احمد مجدد  
 الف ثانی رحمہ و مراتب الاسرار عبد الرحمن علوی الحاشمی رحمہ و سیل العارفین جامی فضل اللہ دہلوی رحمہ و  
 اقتباس الانوار مولوی محمد اکرم برہاسی مرید شیخ سونڈاوی خلیفہ شیخ داؤد گنگوہی رحمہ و جبار  
 الاخیار و رسالہ احوال ائمہ اہلبیت و مدارج النبوة شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ و قول جلیل اللہ  
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ و رسالہ کشف الاسرار در مقامات شیخ ابراہیم مراد آبادی ولی الف محمود  
 بن عامر مدینی رحمہ و تذکرہ حاجی رفیع الدین غمان فاروقی مراد آبادی رحمہ و سنابل میر عبدالحق  
 بکرامی رحمہ و رسالہ مقامات مظہریہ شاہ غلام علی رحمہ و مکتوبات مرزا مظہر جانجاناں رحمہ و رسالہ  
 مولوی عبدالغنی سلہ اللہ ولد شاہ ابوسعید صاحب حمۃ اللہ علیہ و رسالہ مولوی محمد مظہر سلہ اللہ  
 تعالیٰ ولد شاہ احمد صاحب حمۃ اللہ علیہ فراہم آرد و مقاصد ضروریہ و مطالب لابدیانہ الیقین  
 مفصلہ اللہ رہنما و کرم و غیر بعضہ از سائل متفق علیہ صوفیہ از صراط المستقیم احمد صاحب رحمہ  
 برچیدم و درج این اوراق گردانیدم ہر چند اصل مقصود را قلم ذکر تھا صد ادا و ادا و ذکر و خیال  
 و افکار و معاملات سلاسل کشیدہ مذکورہ بالا بود و اما از نیکیہ در کتب مشرکہ صدر حالات مشائخ سلاسل  
 دیگر ہم مثل خانوادہ کارونیہ و ہمدردیہ و فردوسیہ و اویسیہ و نورنیہ و خضریہ و شطاریہ نجاریہ  
 و انصاریہ و عیدروسیہ و قلندریہ و غیر ہم قوم یافتہم پسندیدم کہ غرض بصر از ان نمودہ اند تا کہ  
 پارہ از ان ہم افزودم و ہم ذکر بزرگانیکہ در شہر مراد آباد و فون اندنیمہ آن ساختم و بیان حالات بزرگان  
 کہ آہنار ایدہ یا احوال آہنار از مقامات شنیدہ ام انوشتر نگاشتہم و از خانوادہ مولوی طوسیانیان  
 و طیفوریان کہ ذکر آہنار درین کتب مجتہہ ندیدم از تسویدش بخلو زد و دیدہ خامہ از شرح حال آہنار کشید  
 کشیدم و نام این کتاب بامید ظهور برکات و قبول توقع حضرت فاضل الانوار بنیاسبت ہم تبرک شد  
 زادہ خود مولوی انوار الحق سلہ اللہ تعالیٰ انوار العارفین نہادم از پیشگاہ ربانی علی سید

آنکه در کم سیر این اوراق ارباب شوق را لذتی فرمود آن بخشود صاحب ذوق را از مطالع کتب  
سفری برای حصول مقصود مستثنی گردانند و این نامه سیاه را بتصدق اوراق طبع یافت و این  
عطا فرموده خانه بجز سار و خاطر را از هوین نفسانی و خوشه های دنیاوی سپرد و از بجمعه  
و الاله انجا و چون آغاز این آلیف بسال گذرارد و صد شتاب و شش بجوی در عهد دولت سایه  
مرمت یزدانی ظلال آفت سیمانی عدل گستر رعیت پرور جان جسم جاو و جلال جوان نیت و جوان  
دولت جوان سال جناب **محمد کلب علیخان** بهادر در سنده آلام حکومت ریاست  
مصطفی آبا و حرف را بر حفظ الدن عن الفاسد و لشتر و مردم می خاص ارادتمند باجصاص علی صاحب  
طریق خدمت شناسی کشف الحقائق هتاسی بکیر و ان کفر و بدو تجرید حضرت مولانا عید الشریع  
قدس السیره لغزیده موت انجام پذیرفته و شاید این آرزو از کتم منیر بر منصب قرطاس بلور ظهور گرفته  
واجب آمد که بس از شخص کیفیت ابتدای این ریاست تعالی ریب صفحه بیان نموده آید تا بنندگان  
دیند و شنوندگان شناسند که ظهور و مجو افادات عاقله حشمت نامه از اثر نیت حق طوبیت چندین جا کمر  
مروج سلامت و خلایق را در حق معرفت و حق شناسی به سادگی این مروج دین بسین در جام  
با آنا شریعی فی المقصود المرام معنی نمائند که جناب علی محمد خان بهادر و غفر الله له ابوالاباسی این شهر را  
ریاست مداند که مدله هم کمال سلطوت و شوکت جمعی غیر از افغانان شجاعت آماند و رعایای ملک  
کثیره مسخر و مطیع خویش فرموده بوضع او نظم ملک و فضل شجاعت میدادند که در جنب هیبت و  
مرادگی آن معنی جناب کشتن عهد باز و نمی کشادند هیبت فرادان شهنشاه و علم طلوت و چار سومی  
افروخته اند باغیان و در عهد دولت آن سپهر و در جبال و صحاری آوار و گشته رخت بی خانمانی بر دوش  
برشته اند غافلان بدو فرجام کار فرامی تیغ زمر و قلم آن فریدون هشام عالم جل بکام کشیدند  
چون چانه حیات نواب موصوف لاله القاب شد و جناب عبداله خان بهادر و جناب ابوالفضل صاحبان در  
ببین فرزند آن غفران باب بعضیه اتفاقیه که شورش در کتبهای تاریخ مرقوم است بهر گالی چنده  
راستی بگری کابل و قندهار شد و محبت نگرد و بلور و بلبلان سران آن قوم با لشکران مقید شدند

غاشیه الماحیه جانب الحبح سعد الله خان بهادر ولد ثالث آن غفران مآب بر و شش کشید و بمشال  
 امر شریفش آن دالامرتبه را بر صدر ریاست نشانند و حلقه گبوش فرمائش گشتند آن دالامرتبه هم  
 بصفات جلیله شجاعت و بهمت و دلش بود که کارهای ریاست بوجه تحسن از انجام داد و سالی چند  
 مسند را ماند پس از آن که جانب امیر عبدالخان بهادر و جناب نواب فیض الله خان بهادر از ولایت  
 کابل بازگشتند بمحسب اقبال نزول فرمودند و تقسام مهابات علی در میان خلاف نواب غفران مآب  
 و قش جانب نواب سعد الله خان بهادر و قش با کاهرا نیسته در عین غفوان شباب بحکم قضاء علی  
 لیک گفت و جناب فیض الله خان بهادر بر شد و کرامت مرجع عیان و دولت شده و ساده  
 فرمان فرمای باجگوش خود آنایه رونق افزودند که مل لشکر و همه ناعنه کیسه دست بسته که طوطی  
 ایشان بر میان طاب لبستند و گردنشان وقت بد آنم خیره فرمان پذیر می گشتند خیال سرتانی از  
 سر بدر کردند بر این حال این عیس غریز الوجو و کمال و روح و تقوی آرمسته بود و قامت حالتش عجیب  
 شریعت نبوی پر بسته طرح بنامی شهر مصطفی آباد عرف را مپور ریخته ذات فاضل البرکات همان عالمیاست  
 که در حیات خود و ممورش فرموده علماء و فخر و شرف را در آن جا دادند و بساط امن و عافیت را آستین  
 نمایان بخشیدند هرگاه آن سفوت و سنگاه را دل از سیرین دار فانی شنید و غمان کسیت غرمت بسو  
 دار البقامر گردانیدند خلف اگر ایشان جانب محمد علیخان بهادر و قدم بپند ریاست گذشت آنایه  
 سلطوت و رعب و برافغانان انداختند که تخم عداوت ایشان در دلها کاشته شد بالاخر همان تخم سر  
 بنمو کشیده این بار آرد که از دست کسان شربت فنا چشیدند و برادر کوچک ایشان جانب علیخان  
 خان بهادر که پایه سرور و فطرت و شستند نهایت جگر داری و شجاعت بر صدر ریاست جاگزیدند و نهایت  
 برتری پایه و نش آن عالمیرتبه در پایه انصاف و سخیمه کرد ایشان جمیع گردید چون جانب نواب غلام محمد خان  
 بهادر را شوق زیارت حرمین شیرین بدش کوشید جانب نواب احمد علیخان بهادر خلف نواب محمد علیخان  
 مقتول بر منصبیست جاگزیدند و اکثر با بر سر بر رده و رعیت حیات سپردند چون پسری که  
 مرکز و اثره یاست نهند نگذشتند بعد از فوت قصیه از شمال شان جانب نواب محمد سعید خان بهادر خلف ارشد

بنای عظیم محمد بنان بجا و حاجی حرمین یعنی سواد آری دولتکده ریاست و جلال نورافرازی  
 بیت اشرف اقبال از وال گشته بسبب کمال زکات طبع و اصابت راجی حسن نظام است را بجای  
 رسانیده کاین شهر و راسخ عافیت نموده مثل قایلیم و مال گشت بشاطلی دست نظام حضرت  
 مدوح الاوصاف عروس ایت هشت کمال شده جلوه آرای بزم و فن زینب گردیشان شوکت  
 حکومت از کنگی نبوی رسید و سال کبیر و دوحه و مقادیک جرجی کاین چاکران از وجود و سر اچو و  
 خالی گشت جناب اب محمد یوسف علیخان بهادر علف اکبر مر حکومت و مجلس خود و سرنگردانید بسبب ذات  
 ایشان بجن صفات کریمه فطریق عیمه و از حسن فطریق و تسخیر قلب بر باد و عجوبی ملازم و رعایا و پرست  
 حال ز قفا آرای کرام و جدا و عظام گشتند الحق اگر پای این رئیس و قار در میان نمید و درنگا به  
 آشوب ندر و بر می نوح گشتند ز نبات نفوس بد معاشان و بد عالمی که بر اندیشان شهر دانی شهر  
 هر یک بر بار و دنیا مید صابت و ای ز غیش و ز غنایین خط و درویشان همانا کار عجز نمود و عقود  
 جبهه همت را با ناض فکر صائب خود از هر کشور و نوزاد سالها می عمر ایشان مانده ممتد گذشت به کوه و دریا  
 جهان بشوق این مؤنشان خوش گشتا و ندادند و فرو و سلی تعالی تعالی در و اند و سل کبیر و دو  
 و شتاب و یک جرجی بهم اکتش و زری خاک آری و پای سترت بخاکه عدم در کشید آنگاه خود دولت  
 جانی از سر گرفت و شاید ایست نقاب از رخسار برگرفت کیتی آب فیه بجا آید و عالمی را نشا و آرد  
 و سارا و جمله و در تعالی بد اادی جلوس کل بستان بخجاری نهال با نیک مکاری مروج احکام شرع  
 متین احمد حامی بن حسین محمد جناب علی القاب **محمد کلب علیخان** بهادر و رسید خلف  
 اکبر و ارشد حضرت مدوح الصفات فرین گردید و صدای تهنیت ز فاه فلاح عامه خلق و گنبد گردان  
 یحیی شایخ آرزوی عالیشان بار آورده نهال مراد جهانیان برومند گشت تا ز گیاهان تازه پیا  
 انفس و گی از دلهای بر دشتان همنزدان که از کساد بازار قدر سخی پر مرد و دل بود و کل کل گشتند  
 و از با کمال از اطراف عالم صیت سرایانوید مرتبه دانی این رئیس عظیم شنیده و بوسه بر لب سر زد  
 ز و ندر و سارا اطراف ملازمی و خواه بدست رسید و شرار کثافت اخوش لمجائی دستیاب گردید



این نیز سپهر ریاست و کامکاری باز دیو و مراتب شوکت و بختیاری بانور دیده دخی و غیره و نهی  
عین الاعیان گفت و بعد از این فرزند نیک تر مرشد زاده کامکار محمد شتاق علیخان بهادر خسته گویم  
بر اوج اقبال لایزال تا بان باور نهجا که مدحت این چشمه فیض نیایان حاتم دوران مجال غایب  
وزبان عطار و قحمان نیست لهذا آن بکه رجوع بهل طلب نایم و دست بخیریتان صد کشایم باید دانست  
که این کتاب مثل است بر پنج باب **باب اول** در بیان کلیه نفعی و اثبات و خطرات و شد و مد فکر مفهوم  
اهم فوات و بیان اثر نسبت و دلالت و نبوت و سلوک و اخلاق و تشبیه و تسل الله سره العزیز و عاشق و  
مؤیدات عشق و آثار آن و توحید مطلق و مقید و قرب غفل و فرض و تجلی و غرضت حضرت محمد  
و مثال و تمثیل و تنازع و بروز و حدیث این الله خلق آدم علی صورته و روح و نفس و اول مرتب  
شیخ و ده گروه قبول تصوف صاحب هر اقسام صوفیه و فرق مقام و حال و ملوک و اقسام عالم  
و تصوف و لیس مقع و مشروطه و سند خسته و خانواد و اسامی رجال الله قطب غوث و امامان و اولاد  
و ابدال و اخبار نقباء و مجید و کموتان و مغروران **باب دوم** در بیان کرم و کائنات و سید موجودات  
صلی الله علیه و آله و سلم و خلفای شریفین و ائمه اهل بیت مطهرین و دو و زده امام **باب سوم** در بیان  
اسامی صحابه و پیغمبر و ائمه اربعه و چهار پیر و اربعه و بیست و یک **باب چهارم** در بیان کرامات  
زنان و نامی که در کتب و اسناد آن بهن فوت سوامی پنج خانواد که ذکر آنها در **باب پنجم** خواهد آمد **باب**  
**پنجم** در بیان بزرگان حسیله خانواد و شطاریه و خشیته بخاریه و عید و سید و قلندر و مدد ایشان که  
که در مرا و ابواب مدفون اند و ذکر طایفه و کمالین و مجیدان از نوشتن از اشعار است لهذا عبارات کتاب  
ند که بعضی به اختصار و بعضی به شرح و بعضی به شرح و بعضی به شرح و بعضی به شرح و بعضی به شرح  
خطای و غلطی و فتنه در صحت و صلاح آن درین نوع نماید بلکه شش نماند و اندوست در از غفلان  
و مدعیان منیر سر و قشر و حفظ و گویانی خود دارند که شمس و روح آمان از زبان مولوی محمد  
که ذکر شریفش خواهد آمد باید آمد مشعر و ماند و زهر کل و جمید و فخر و کم معتقدند احب بارش  
**باب اول** این است که کلیه از انومی چ کشد و بر انومی بهت رساند الله و کلمه از انومی

هست کشند و بر ووشن است رسانند و در آنقدر کنند که ضربات نموده در یکدم در آیند و بکلیه لایقند ضرب  
 چهارم بر ووشن ند باشد ضرب اول اشارتست بر نفی خطره شیطان که همواره میان شیطان و نفس  
 مقابله است و مقام شیطان طرف چپست و ضرب دوم اشارت بر نفی خطره نفسانی و ضرب سوم اشارت  
 بر نفی خطره ملکی که گوش است محل فرشته کاتب خیرست و ضرب چهارم اشارت بر اثبات ذات پاک حق  
 سبحانه و شسته عبارت از تعلیظ شدیده و عبارت از تعدیل و تحت عبارت از آنکه جزئه نموده را  
 از زیر نام کشند تا فوق و فوق عبارت که در دماغ رسانند و التزم فکر با موضوع و ضربات برای  
 تحقق معنی است چون فتح سبایه و ریشه هندو کوی محمد اسمعیل که با سمر خدای خباب جمید کاشمیر  
 بر زبان فارسی و ساروده کتابی است و دو سوم بصر اطاعت تقسیم شده مقدمه کتابی که مینویسند ترجمه  
 علیها باید دانست که ثمره تعسیر و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل چیست حق است چنانچه  
 مَن كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحْسَبَ إِلَيْهِ مَقَامِيوَاهُمْ تَصَرُّفِ حَيْثُ ارْزَانِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدَّ احْسَبًا لِلَّهِ  
 گویا معنی است آن ایضا باید دانست که سبب می برای تحصیل محبت حضرت حق ذکر و فکر است اما لفظ مبارک  
 شد که تجلی حضرت چوین است و در نشاء الفاظ چون طلق و زبان و کلام و گوش و اگر از اضحالی و فحوی می  
 خواه بدگر جو و همین لفظ معنی حاصل شده باشد خواه بضم نفی یا صفات و دیگر طایفه از این تعقان تصور  
 باین لفظ بگیرد و آن تجلی حضرت حقست و در نشاء علم که لطف و ادعای تعلیقات و اقرب آنهاست  
 بحضرت است چنانچه تجلی می مفهوم این لفظ که بسیط محض و مجرد است و در زمین او مستقر می میگردد و بیشتر  
 که بصر بصیرت را و اسم التمجید بجانب همان مفهوم بود و تمام قوت و در آنکه او مثل چشم آن مقصود نظر  
 علی ذلک مفهوم گردد و انتفاعی بسوی ما سوا می آن از صیقل سر بر نند اگر حیایا خطره ما سوا  
 و در زمین ظهور کند بر این مثل امور اتفاقیه باشد نه از صیقل این سببی بفکر است نه از یکا نوم باجماع  
 غالب باور آن است خود درین مفهوم تنزلی قوی حاصل میکند و آن تجلی پیوند جان او دیگر و در کلف  
 اجزای سالک که روح الهی است و در خواسته و با او امتزاجی همه نماند و او را اهل غم و میکند و روح  
 الهی که انعام پاکست و قیل الله و سر من اکبر را در شان اوست و بسبب بریت ایشان غم

اصل خود را نیلین کرده و آینه ادراک از ملک خود و وجود خود را بر این چنانی و می از متعلق خود و  
 و عکس کمال است حق در خود دیده که این الله خلق آدم علی بن آدم اشاره ای است بان و چون  
 خواستش کرده خود را باز یاد نمود و تقضای و وصل اصل خود میکند و آنچه از اینهاست که مولانا می  
 رومی میفرماید بسیار است از صفت و زکام چنانچه خیال و دان خیالش است و لای وصال و دیده  
 و لای بسط و ملل و هیچ و آنا باشد جاده نبود و غول هیچ و هیچ نامی به حقیقت دیده و یا زنگاف و دلام  
 گل گلچیده و هم خواندی کوسمی ابو و می با لادان نه اندراب جو که ز نام و حرف خواهی گذری  
 پاک کن خود را از خود بین کبیری و قال ذو النون لیس فی رضی الله عنه لا تجعل معبودا و کن  
 صانعهم لئلا یغفلوا عما یفعلون و در شرح است و هم از کلمات قدس حضرت خواجہ عبدالقادر  
 غجدالی است قدس الله سره و هوش در دم و آن است که هر نفسی که از درون برآید باید که از سر حضور  
 و آگاهی باشد و غفلت آن راه نیا بر حضرت مولانا سعد الدین کاشغری فرموده اند که هوش در دم  
 یعنی اتصال از نفسی نفسی بسیار است که از غفلت نباشد و از سر حضور باشد و هر نفسی که میریزد از حق سبحان  
 خالی و غافل نباشد و حضرت خواجہ عبید الله از فرموده اند که در خطبہ رعایت و حفظ نفس با هم  
 دشت اند یعنی باید که هیچ انقاس بر نیت حضور و آگاهی مصروف گردد و اگر کسی می غفلت نفس نمیکند  
 میگورند فلان کس نفس کم کرده یعنی طریق درزش کم کرده است حضرت خواجہ بهار الدین سنه و ده اند  
 که نباهی کار و برین راه بر نفس بسیار است که در نفس انگذار و که ضائع گردد و در خروج و دخول نفس حفظ  
 با نفس این سعی نماید فائده حفظ با این نفسین که گفته شد مخصوص عارفان است که بیفتند خود را  
 و بر نیاید ربا عی ای نده و بحر علم بر ساحل عین و در بحر غایت و بر ساحل شین و بر ساحل فقر و مج  
 کمونین و آگاه از بحر و آبش بن النضین و اقم گوید که مضمون این فائده و ذکرش بالا که نشئت حضرت  
 مولانا نور الدین عبدالرحمن الحامی قدس سره در او از شرح رباعیات آورده اند شیخ ابوالقاسم  
 الکبری قدس الله سره و در آن فو استحال میفرماید که ذکر می که جاری است بر نفس و موافات  
 انقاس ضروریه ایشان است زیرا که در آید و فرد رفتن نفس حسیه با که اشارت بنفیسیت و برست

حق سبحانه گفته میشود اگر خواهند و اگر نخواهند همین حرف ثابت که در همه بار که ابدال الف و لام از  
 برای تویض است و تشدید لام از برای مبالغه و دل ترافیع پس باید که طالب بشنود و نسبت  
 آگاهی بحق سبحانه برین وجه باشد که در وقت تلفظ این حرف شریف هویت ذات حق سبحانه و تعالی  
 منقطع میشود و در خروج و دخول نفس واقف بود که در نسبت حضور مع اله فتوری واقع  
 نشود و ما بعد آنها که بی تکلف نگاشتند و این نسبت همیشه حاضر دل او بود و بتکلف نماند که این  
 نسبت بما اقول و در کفر با معنی غیب هویت آمد احوال شش شش و انطاس تر بود و این حرف  
 اسرار میباش از آن حرف در هر دو راس سخن غرضی گفتیم شگرف اگر داری پایش پوشیده نماند که غیب  
 هویت که حضرت مخدومی و این رباعی گفته اند صطلاح اهل تحقیق عبارت از ذات حق سبحانه عبارت  
 لا تعین بحدیث اطلاق حقیقه که مقید نیست باطلاق نیز ممکن نیست که درین علم و ادراکی سرگزید  
 متعلق گردد و ازین حیثیت مجهول مطلق است **حاشیه** از اینجا ظاهر میشود که آنچه اهل مقول گفته اند  
 که توجیه مجهول متعلق نمیشود و مانند علم محل شش است و حق این است که توجیه متعلق میشود اگر چه علم  
 متعلق نمی شود و چنانچه بوجدان معلوم است حضرت خواجہ عبداللہ احاد قدس سره در بعضی از کلمات قدس  
 خود نوشته اند که مقصود از ذکر آن است که دل همیشه آگاه بجای سبحانه باشد بوصف و محبت و عظیم گردد  
 صحبت از باب بیت این گاهی حاصل شود خلاصه ذکر حاصل شد متذرع ذکر است که اول آگاه و بحق  
 سبحانه باشد و اگر در محبت این گاهی حاصل نشد طریق آن است که ذکر گفته شود و حضرت ایشان در بعضی  
 از کلمات قدسیه خود نوشته اند که وقوف قلبی عبارت از آگاهی و حاضر بودن دل است بحق سبحانه  
 بر التوجه که دل را هیچ پستی غیر از حق سبحانه نباشد و در جای دیگر فرموده اند که جین ذکر ارتباط و گاهی  
 بندگی شرط است و این گاهی را بشنود و وصول و وجود و وقوف قلبی میگویند و دو هم آن است که  
 ذکر از دل واقف بود یعنی در آشنائی که متوجه باین قطعه منور بری شکل شود و در اشتغال و گویا بیک  
 گرداند و نگذارد که از ذکر و مفهوم ذکر غافل و ذایل گردد و حضرت خواجہ بهار الدین بنده هر دو  
 معنی را لازم میشمردند زیرا که خلاصه آنچه مقصود است از ذکر و وقوف قلبی است همانند

مرغی با نثران بر بنیه دل پاسبان کز بنیه دل اید سستی و وصل قهقهه بیان نسبت  
 پیر طریقت و تحقیق آن ای طالب شد بشرط عدلت و تقوی باشد و مرتکب گنا کبیره  
 نباشد و بر صغیره اصرار ننماید و هر چه دوست یافد شخصی باشد و زیاده ازین شد الخط مرشد و  
 محتسب ملوک فصل مرقوم است باید داشت که اکثر طالب بجاچاره بر ظاهر صورت غلط خورده بر  
 نقصان نسبت باطن پی نبرد و آن نسبت بیشتر از فساد عقاید مکرر گردد و با القصور و فقر  
 احکام شریعت و طریقت اندران که دور افتد و صاحب بت بر نقصان آن مطلع باشد یا نباشد  
 این نسبت بجز نخلان و ملاکت و نسبت پس طالب باید که از چنین صورت فریبی بخورد و آن نسبت کم  
 از آنحضرت صلی الله علیه و سلم در سینه فقر متوارث است و پاک از نقص مذکور خاصه آن در وقت  
 دارا و قوی و راتباع قول فعل آنحضرت صلی الله علیه و سلم که هرگز خلاف آن نخواهم کرد اگر چه از  
 غلبه بشریت چیزی قصور اندران افتد اما از صمیم دل احکام آن پذیرا گردد و در حرص بر سنت غفل  
 باشد تا مناسی نفس و ملوک است تمام می گردد این نسبت طالب را کشتان کشتان به مراتب قرب و  
 عرفان میرساند تا اتم این اثر نسبت شیخ خود بیان میکند اگر از صحبت شخصی اینچنین آثار پیدا آید  
 و در نماز چیزی کیفیت و دبستگی و دشواری پیدا آید هرگز از فیض نسبت آن رو نگرداند و اگر بعضی  
 فعل ایشان در نظر تو خلاف شرع نماید بر قصه موسی علیه السلام و حضرت علیه السلام عمل نموده بداند  
 که در نظر من خلاف می نماید و ایشان هر چه کنند با الهام کنند ایشان این الوقت اند و بدانکه اگر در  
 در نماز حضور نباشد از ملاحظه و مراقبه حضور و قرب بخیر است و دور و اندرون وی از جوش بحسب  
 قرب حضور سبب بهر است و هر قدر که نماز فقیر بی حضور است همان قدر و فقر آن تصور است بعضی  
 دوستانند که بسبب غفلت امر و نهی احکام شریعه قضاء از مرتبه خود فرامیفتند آری دریای فراوان  
 از آلودگی گرد و غبار پاک و تیره گردد اما آن فعل ایشان تقلید افشاید این فیض و عطاء  
 بمرحمت فرست ایشان نشاء و اند و بعضی دیگر اند اینان خواص دریایی و صفت و شناسا در حقیقتند  
 یکم آن از حضوری و دست و دست و دوری را نشاند جای و قدرت بطاعت ظاهر نیاید هر چند که

در حکم و تکلیف شرعیه کامل و ناقص هر دو محکوم و مکلف اند لیکن ایشان از مقام عروج و نزول  
 منزل نزول اختیار می نمایند ایشان را خداوند و هم این الوقت اند بعضی گفته اند و هم این  
 پیش از ایشان واقف اسرار شریعت و طریقت اند و خداوند و ملائکه و ملائک بحسب  
 حقیقت اند چه که بنیای معانی و صفات اند و شهباز صوامی مفتی و عرفان اند و پرواز بر مقام  
 عروج و سیرت و منزل نزول میدانند ایشان صاحب ارشاد و اهل معهود و اهل تکمیل اند قول و  
 فعل ایشان قابل تقلید و الاتق تقریر و تحریر است و در این زمان ایشان نایاب اند و هم این الوقت  
 و ابو الوقت اند باید که جوابی بحسب مراتب مذکور و در هر شیخی نباشد و گرنه از تعلیم یافتن علم طریق  
 باز مانده و حبست و جرمی غماز مانده و خود را بر باد و در باید و نیست که آنحضرت را صلی الله علیه و آله  
 از علیه ذوق قرب و رها زد و رکعت باقی ماند گفت و ولیدین رضی الله عنه یارسول الله انیت  
 اقم فیما تر الصلوة فقال لم الناس و لکن متفق بر آنکه دریافت تقدیم فضلی تا آنکه حکم مکه این امر  
 از ما و ارب آنحضرت است صلی الله علیه و آله که در کیفیت عروج قرب و حضور بد نزول التفات ننماید و بگو  
 در سجده نماز بجهت خداوند ویر کشیدند که عاشق رضی الله عنه جان و نیستند که روح حضرت از تن پرواز  
 کرد صلی الله علیه و آله و در وی در جلوسه بین اسجد بین خداوند شستند که صحابه چنان دانستند که حضرت  
 صلی الله علیه و آله سجده ثانی فراموش کردند این عروج و نزول در مقام قرب و حضور با اختیار  
 آنحضرت است صلی الله علیه و آله ظاهر است که عروج و نزول آنحضرت صلی الله علیه و آله امر خدایا  
 است و در ظاهر است که آنحضرت متقدمه و ابو الوقت و ابن الوقت اند صلی الله علیه و آله چنانچه متنا گفته  
 است و سهوین ترویج و حال حدیثی که در فضل نهادن کبیر فسیا که مکه و باید و نیست صحابه را  
 ملکوت و جبروت و مقام عروج قرب حضور و تکشف مبدیه و واردات فنا فی الشیخ و فنا فی الله و بقا  
 با الله و مکه و غیره در دو جنبه و لیکن آن زمان ایشان آن لفظ مصطلح نبودند لهذا در اقوال ایشان  
 آنهاست مثل نیست رضی الله عنهم همین در مکتوب ششم می میریست ولی بر وزن فعل است مبالغه است  
 از کمال طاعت ولی چه ستم بود و و در وی محضیت اندر نیاید در ابود که فعل بمعنی مفعول بود و

پس پایی بود و بر وی احسان حق عز وجل دان محفوظ بودن اوست از زلات مصیبت و پناهی  
 معصوم اند و معصوم را از کتاب گناه و نبی و پیغمبر اله محفوظ از کتاب گناه بود بر سبیل ذرّت و لیکن  
 او را بدان گناه هراس نبود و گفته اند که او را تعصیر نبود و در حق حق و تائیر نبود و بقیام نمودن  
 بحق خلق و مطیع بود و نه بخوف عقاب و نه بامید حسن آب نه بنید و نه اندر نفس خویش قدرت  
 و قیمتی و بانی که خداوند تعالی را اولیاء اند که ایشان را بدستی و ولایت مخصوص گردانید  
 است و الیایان که آنرا اند که به بندگی برگزیده است ایشان را و نشانه اظهار نعل خود گردانیده  
 است و در ایشان را و الیایان عالم گردیده تا از آسمان باریان برکات اقدام ایشان آید ایضا  
 ای برادر جایی نویسد نسبت که میفرماید لا تَقْطُقُوا لِرَبِّكُمْ تَعَبًا لَّهِ تَابَدَانِ که اسرار بحار رحمت  
 او انوار معاصی و آثار مناجی عاصیان از وجود ایشان پاک گرداند و بطهارت مغفرت و بیست  
 نعمت رویت را قابل کند ان الله يعجز الذنوب جميعا بیان در ولایت و نبوت  
 سبک پنجم کتاب مقاصد العارفين جامع علوم محققین مفسر فائق در تعین شاه عضد الدین در بیان  
 نبوت و ولایت است انشاء الله و ذکر شریفش خواهد آمد بنی انسانی را گویند که زمان ایجادش شوال  
 اندیشش متعین از قوام هدایت احکام و اعلام ارشاد و انجام و شتمبله توانین صلاح و قوام اعدا اطلاق شده  
 بود چه که منیب از ان منصوب نمودن فاعده و ذنائب و در خان خدمت مأمده بلکه خود او است  
 فاعده و که خلق متظلم برورش روشن و مضی میگردد و کنوز و فائز بپشتش فتنه و سیر جن و دایحه  
 که گمراهان طریق و نادیدگان نعم حقیقت گویند که خدا را و ایجاد فاعده اظهار خویش حاصل است و  
 انبیا بحال ریاست و حسن نسخ معنی فعل الیکیم لایحکون عن الیکیم خیال خام و شسته پی تحقیق گم گرد  
 اند و حب افادوی را در جدب ان اعرف بحب جنایابی نهیده و نبی اگر کتاب و شریعت تازه بود  
 رسولش گویند و بعضی از انبیا چنانند که کتاب نبی مقدم بر ایشان بکار نازل شده بعضی علیان  
 و این از اطلاق اسم رسول بر آنها ساکت شده اند و حال آنکه نزدیک صحاب تحقیق رسول اند چه  
 آنکه از نزل تحقیق تجدید است بنسبت ایشان اگر چه تکرار است بنسبت انبیا بر سابقین در رسول اگر

نامور بجای و پادشاه اولو العزم بود و اولو العزم اگر محیط اعظم باشد از خانم گویند و محیط کسی است که تحقیقش محیط  
 همه صفاتش باشد و بالایی مرتبه او بیستم مرتبه اعلی باشد و خاتم نبوت یکی بیش نیست و آن خاتم معراج و  
 سید منعم محمدی است صلی الله علیه و سلم و اولو العزم نزد یک بعضی پنجاه و نزد یک بعضی شش  
 و نامش نبوت از آدم صلی تا حضرت محمد رسول الله است علیها السلام و مدت باین که گذشته شش  
 هزار سال بود و روزنامه نبوت در هر هزار سال شصت و سه سال می پدید آید و در علم و فضل و قدرت  
 و قبول فضل و اعلی و اکمل ترین صفاتش باشد و نامش نبوت کامل پسین فضل اولین بود و از انبیاء  
 علیهم السلام کسی که اول نبوت شده آدم صلی است علیها السلام و در سر هزار دوم نوح علیها السلام و در  
 سوم ابراهیم خلیل علیها السلام و در چهارم داود علیها السلام و در پنجم موسی علیها السلام و در ششم عیسی علیها  
 السلام و در هفتم محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم و غیر آدم و داود و اولو العزم اند و بقولی غیر داود  
 و بر قول ثانی اتفاق است در علماء و نبی و انبیا و دعوت و ابلاغ پیام مختار نیست مجبور است و در حق حسیا  
 اشراق خاطر بود و کشف غیب بقدر طاقه خویش یکی از دیگر می فضیلت و او در علم و قدرت و  
 نبوت و وروی دارد و در وحی کجی و در وحی کفایت یعنی نبی و توحید دارد و توحید بجای تعالی که بدان  
 سبب تقاضا کند از حق و توحید به بندگان که بدان واسطه فاضله کند بخلق و کمال اول ولایت است  
 و کمال دوم نبوت و نهایت ولایت هدایت نبوت است و مطلق ولایت فضل است از مطلق نبوت چه  
 ولایت در بعضی است و نبوت در بعضی و اگر انصاف کنی به نبی پس نبوت اولی است از ولایت زیرا  
 ختم کمال او دران نبوت است نه به تنها ولایت چنانچه کمال آدمی در بلوغ است اگر چه انتها و طفولیت قبل از  
 بلوغ است و چون اولی است کنی هم ولایت فضل بود و از نبوت از جهت آنکه کمالش در محض ولایت  
 حاصل است بلکه نبوت نسبتش موجب تر و ال ولایت است و ولی کامل نبوت به ابلاغ نیست هر چند  
 که در ابلاغ احکام باشد و اما آنچه که متفقان گویند که در دیده بسیار زده از ذرات کائنات پیاپی نبوت است  
 از حضرت غیب مراد از ان نه اینست نبوت بود که بر شیء ابلاغ و انبیا طریقت است که سالک نظر برین  
 بنیای پدید آید و کما گویند نبی رئیس قوم است و در فضل و عقل بهتر از ان قوم و حسنات اطلاق و فائز



ترین در تهنید غیر منزه و پاک از او ناس عیوب و سوا از لوث مشبهات و تشکوک صاحب توت و  
 قدرت مؤید بتائیدات غیبی بلا غش اظهار کمال است چون خلقت انسانی بر نور و ظلمت مشتمل است  
 و ظلمت غالب بر نور لابد که بهر زمانه انسانی پیدا شود که نورش غالب بشود بر ظلمت تا قوم ظلمانی بهم  
 بنورش منور شود و آن انسان انوار نشان اگر خود روست نبی بود و اگر پس از او ولی است و معز او  
 ازین خود روی و پیکر وی و تحصیل کمال است نه در تکمیل انام و لکن خاصه نبوت بدان که نبی  
 آفتاب است و نبوت فضا و آن و دعوت خلائق حرکت او و قلوب آدمیان ذرات زمین که ظلمات  
 کفر مبتلا افتاده اند و حرکت آن آفتاب دائم بران ذرات است هر که او را دید منور شد و هر که در پرده  
 ماند منظم گشت و هر که آن را ندید رانده شد و دعوت مطلق را مقدار می است طویل که در هر کلی عبارت  
 از وی بود و ابتدا را و اول است و انتها را و ادب و این و هر را به نسبت اختلاف اعدا و انبیا و رسل حدود  
 لاحق شدند و آن باعتبار انبیا یکجه متساوی بود و مذات باشند و بحسب اعدا و رسل که اختلاف ادیان  
 از ایشان پدید آمده ساعات و یا اعتبارا تا آنکه بر سر هر هزار سین نبوت اندا یا هم سببه و خاصات با برکت  
 رسالت چنانچه محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم که جامع کلمات تکمیل انبیا و اولیا است و دعوتش محیط دعوت  
 جمله انبیا و اقبل و هدایت اولیا و مابعد است سلطان الدهر به و از آنجا که او صلی الله علیه و سلم صلی الله علیه  
 و آله این آفتاب و تاب او تا بدای نبی شد و هر که کبکی که درین میدان درخشد مستفید تاب او است و  
 از آنجا که آفتاب حاکم مآب است در احداث نور و روشنی مآب تاب و انهم بسبب مقابل آفتاب بنسبت  
 که احواف لاجرا نشارت و مجاز بنشارت بشوق قمر رفته که دلیل اول کمال محمدی است صلی الله علیه و سلم و مجاز  
 انبیا و دلائل کلمات و صحت انبیا باشند و رکن نبوت چه ذرات نبوت بالذات امری مستقر ثابت است  
 غیر محتاج انبیا و مجزوا انبیا راجع و محام احتیاج با مجاز دارد و تا صورت پرستان بهیمن بخیر تصدیق سخنی  
 نمی کنند و انلاق حسب انکالات نبوت اندر زیر که دعوت نبی مخلق از ابلاغ و انبیا حسنات است و مجزوا  
 بر نبی بر حسب نقصان است دست چنانچه در قوم پیغمبر صلی الله علیه و سلم فصاحت و بلاغت کلام بود  
 انحضرت بفرقان فصیح و بلیغ آمده و نه پنداری که سخوات انبیا رخص مبارکه ایشان است بلکه شیت حق است

مقدم است بر آن چه حق سبحانی بخواهد کمال و شندنی نقصان شان ننهد و در آنچه اختیار شده است  
 غیرشان افزوده تا از کفر بگذرد و راه رست و آیند و جمله انبیاء معصوم اند از کبار عباد قبل نبوت  
 و از کبار بلا بعد از خداوند بعد از نبوت و بعضی گفته اند که از کبار مطلق معصوم اند هم قبل نبوت و  
 هم بعد از خداوند مطلق معصوم اند بعد آن و نبی هر چند که مقرب خداست اما هیچ حکمی از حکام شرع  
 او را امانت نمیشود و بالاخص او را ای آن حکام فحشاء و تحقیق نبوت مانع صدور فعلی که ظاهراً شرعیت  
 اقتضا می نماید و در نیست و نه از ان افعال بر ذات نبوت حجابی در آنکه حکمت است از حکام نبوت و  
 بعضی گفته اند که سنن رسول است صلی الله علیه و سلم و یا که حضرت صلی الله علیه و سلم از کبار است  
 فرموده و پیغمبر را وی از کبار و از انبیاء و فرموده و حال آنکه نبی خبر جز از نبی آخر اوست و چه نبوت محمد صلی  
 صلی الله علیه و سلم جامع نبوت جمله انبیاء است علیهم السلام و در موصول وین همه را اتفاق است و اتفاق  
 فرود هر دوین با فروغ وین دیگر مانع این قول نیست تا فهمیم و الله علم البصواب و اگر ناسخیه لایت  
 بد آنکه ولایت و قسم است عایده که عود بیا که کیف بعد از لازم باشد تا صاحب لایت متوجه بخلق شود  
 و نسق حکام و نصب و در باطل و پادشاهی متفرع گردد و در این خصوص با نبی است علیهم السلام و در دم مقطعه  
 مستحق آن لزوم باشد تا بر صاحب آن ابلاغ واجب بیاید و آن ولایت اولیاء است رضوان الله علیهم  
 علیهم و هر یکی از قسین و شعیبین است مقید و مطلق پس عقیده عایده موجب تخصیص طریق ادیان  
 اوضاع حکام است و عایده مطلقه باعث ظهور و فائق موصول و فائق فرغ آن این حکام است و  
 منقطع مقیده علت استنباط طرق عروج و اقامت حد و دست بر حکمیه ابطال باطل و اثبات حق حاصل  
 آید و منقطع مطلقه سبب بروز و فائق اسرار عالم و عالمیان و هر یک از این اقسام را بر عهده خاتم است  
 که لازم او بعد از منقطع شود و آنچه از خاتم مرز و شود و کلی باشد که آنچه از غیرش صادر گردد و بعد از مرز  
 او بود و خاتم هر قسم در کار خود و فائز نیست و خاتم ولایت عایده مقیده خاصات مقدس محمد صلی الله  
 صلی الله علیه و سلم است و او فرموده و الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و فائز حضرت  
 بعد علیه السلام جامع هر چهار قسم بودند و خاتم ولایت عایده مطلقه علی مرتضی است که الله وجهه و الله و الله

دارد شده که آنرا نیز به علم علی باینها و نیز دارد شده که آنرا نیز از ان حکمت و علی کسانها و گمان نبوی که  
 چون عاده مطلقه ختم بر علی یافت شرکت او کرم الله وجهه با رسول صلی الله علیه و سلم و نبوت  
 ثابت شد و با ذعان این گمان در دواوی ضلالت و نقصان نفی چنانچه پیر خدا آورده و چنانچه است  
 شریعت و لقیته و حقیقت و سابق گذشته که شریعت باب طریقت است و طریقت باب حقیقت و  
 نیز بشنود که حقیقت و لقیته است و لقیته در شریعت و هر که شریعت را دید و بران ماند مؤمن است  
 و آنکه طی کرد و بطریقت رسید و دران ماند زاهد است و کسی که پیشتر رفت و دران ماند عارف کامل  
 دلی وصل است و آنچه عاده را لازم است آوردن این کمالات ثلثه پست خواست شریعت جامع  
 بمقتده و او بر رسول صلی الله علیه و سلم ختم شد و طریقت و حقیقت بمطلقه عاده و او بجای مقتضی تعالی  
 نمود و بر وی کرم الله وجهه ختم یافت یعنی آنچه علوم طریقت و حقیقت بر دل رسول صلی الله علیه و سلم نازل  
 کرد و بزبان مجربان آنحضرت در ضمن شریعت مجمله یا هر خاص عام پدید شده بود و بزبان علی تفصیل یافت  
 پس علی مرتضی نیز اله کسان مصطفی است و لهذا در شان او دار شده که من گفتم مولا و فعلی مولا  
 یعنی بر بنده مؤمن که آزاد می خود خواهد بین از قید بندگی و نفسانیت و هستی پس آزادی او بدست  
 علی خواهد شد و چون علی را باین جزویتی ثابت است در باطن لاچار او صلی الله علیه و سلم در شان او  
 کرم الله وجهه و مولا و محکم گوی و گوی و نیز فرمود که نسبت علی با من چون نسبت بار و ن است بمرد  
 علیه السلام و نیز گمان کنی که ختم ولایت چون بر علی شد و دیگر صحابا ولایت نبود و بدین گمان فاسد  
 از حق مبرا نشوی چنانچه باطن محمد صلی الله علیه و سلم بر برابر قلوب صحابه رضوان الله علیهم برابر قوت  
 زده و در یکی از ایشان از تعلیمات انوار الهی منور بوده و لهذا در شان ایشان وارد است که صحابی  
 کما بنجوم یا نجم قدیم استیم پس ثابت شده که اندر رسول صلی الله علیه و سلم ولایت منقطع قلوب  
 صحابه انتقال کرده و از صحابه بقلوب تابعین و لیکن از علی مرتضی سلاسل انتقال ولایت تا آخر  
 زمانه معرفت باقی است و از صدیق اکبر یک سلسله جاری شد و بعضی از صحابه هر دو سلسله منقطع  
 جامع بودند و بعضی یک قسم را و بعضی بقوت حاصل بود و بعضی را البضعف و از اینجا است تفصیل

بر بعضی و آنجا که جامع هر دو قسم بود خواص مقربان آنحضرت بودند بعضی گفته که خواص رسول عشره مبشره  
بودند و بعضی از یاد و گفتند و تحقیق آن است که عدو خواص معلوم نیست و از خواص صحابه آنها را که ثابت  
بار رسول و ولایت عاده حاصل بود خواص بود قابل خلافت و می جلی الله علیه و سلم خود را  
و خلفا را رضوان الله علیهم تعیین نماسبت در هر دو قسم عاده حاصل بود و اما در امیر المومنین ابی بکر  
و امیر بن رضی الله عنه نسبت مطلقه غالب بود و لهذا او را صاحب تحقیق گویند و جمال در اقبال جمال  
و یکا - سلسله از وی بر می شده و اگر این قسم بود انتقال کردی خطاب بظهور حاجت شدی و این معنی جز  
تقدیران و ولایت نیست در کمال از این ریاست عام است چه بیشتر انبیا بود که قوم بر ایشان نگردید  
و نام ایشان از حق بیاید بهر میان خود هم گفته و از سر اوقات و نیز همین که گفته قصص علیکم انما  
ایشان کرده و چون کمال در رضی الله عنه غالب بود و لاچار شیهه خلافت قبول نمود و از غایت  
تحقیق فرمود که اگر غیر من کردی الا در ایا که از کنگ و از اینجا است که در وی رضی الله عنه و آنجا که سلسله دینی  
استمران غالب است اتباع او را فتح باب ازین باب است این سلسله دینی گویند که فضیلت ششده و کمال  
القطع است و آن در رضی الله عنه ثابت که کونیش در ذات الهی بود تقدیر الهی و از اینجا است  
که پیغمبر صلی الله علیه و سلم در شان او فرموده من اراد ان یری منی فلیطری علی الارض فلیطری ابی ابی  
فما قد و امیر المومنین عمر فاروق رضی الله عنه مناسبت معیده غالب بود و لهذا خطاب عدل و  
صاحب انصاف و فاروق بدو مفضول شده و هم در شان وی رضی الله عنه وارد توکان بگویی شنبه  
لکن عمر بن الخطاب الحدیث و از اینجا است که عدل درو غالب بود و چه نصاح حق و ابطال باطل که حسب  
آن غیرت کامل بود و عدل کمال باشد و بیشتر از آنکه در عهد و رضی الله عنه نفع شد و اهل آنها ایمان آوردند  
سبب از غیرت آن عدل بود و باعث قوت اسلام که بسبب وی امیر المومنین و با وج آورد و نیز آن  
غیرت است و از اینجا است که اسرار الهی از زبانش بیوانم تمام شد و در امیر المومنین عثمان بن عفان  
رضی الله عنه مناسبت هر دو قسم برابر محتمل بود و لهذا او رضی الله عنه خطاب بظلال دمی النورین  
است چه نور ولایت باطلان که سبب آشکاف عالم باطن است و نور ولایت تصدیه که کشف عالم ظاهر است

بوجه عقدا دران امیرالمومنین جمع بودند ازینجا است که صرف همت و بی کسب آیات قرآن مجید آمده در  
 نه پنداری که جمع قرآن که از دو نوع آمد محض نسخ آیات بود چه اسرار الوهیت و موهل حقیقت که در عالم  
 لذت ازان حاصل است و اسرار عبودیت و حکام شریعت که علماء را بدان حقی کامل در نسخ آن است  
 المومنین بوجهی اجمال یافته که طالب هر مراد در شش اصل هر او باشد هم در ضمن آیات و هم در ضمن تفسیر  
 و هم در مجموعه قرآن چنانچه نمیتوان براباب قصص و اجتهاد و کثرت مبرمین و پیشده و در جود خطاب فی  
 النورین بسیار نوشت مانند شرح هر یک در اینجا خلاصه مقتضای سؤالی است و چون امیرالمومنین علیه السلام  
 بر وجه عقدا بود و هفت علم در وی وضعی الله علیه غالب آمد و چه غلبه جلال و جلال که تفرق غلبه  
 بر ظاهر است چون در راه نیافت لاچار علم و حیا لباس خود کرد که گریز از هیچ یکی شعار او نگردد و گویند  
 که علم و مودل شبیه اسب و اوت باشد مناسب مراتب هر یک یعنی تواضع هر چه در مرتبه هر چه در مرتبه  
 و هم بهجت تسلیم و عبادت و است از نامناسب فصل خلفا و ارباب و عشره بشده و مثلاً بر بانی صحابه  
 قوه این مناسب است بجناب رسول صلی الله علیه و سلم و خاتم منقطع طلقه اتفاق بشیرین موفیق شیخ  
 محی الدین عربی است و ازینجا است که اکثر اسرار و حقائق از ظاهر شد و طریق جاری شده فاطمان و حیات  
 منکر او بودند و بعد مات هم خالی از طعن نماند نقل است که بزرگی رسول صلی الله علیه و سلم را بخواج و میر  
 از حقیقت وجود سوال کرد که ما حقیقه الوجود یا رسول الله در جواب فرمود که حقیقه الوجود ما قال شیخ  
 الاکابر العجمی شیخ اکبر اوراق سن سوره در عالم غیبک مید و در هماوت نیز این لقب شہرت گرفته و گرامان بوتا  
 باطن اکبر الکبریا کفر سمع کنند و خاتم ولایت مقید و امام محمد مهدی است انبی و ولایات القدس است که فاک  
 شیخ کریمی که از همای بولانا سده الیه یک کا شغری است روزی بتقریب ضعی و چهار فرمود و جمعی که تفسیر از  
 چهار فصل گفته اند از قبیل فضیلت ولایت است بربوبت که در قول بعضی که ائمه که ولایه فصل من النبوة  
 زیرا که چهار باب فاعله خلق مناسب بیشتر است وضعی با القرب من الله چنانچه در ولایت و نبوت گفته اند که  
 ولایت راجع است به نبوت و در خلق است حضرت قطب العالمین محمد القاسم علیه السلام و در کتب و سیفیه  
 که ولایه فصل من النبوة اینجا مرضی است و را می علم و عقل و مع ذلک هر چه ایشان یابند و متابعت انبیا

یابند و هر چه بلند و نرسد کمال نشان زیر قدم کمال انبیا بود و از کمال و جمال خود در کمال و جمال انبیاء ایران  
 باشند و خود را در اعتقاد و عود و طفیل و طفیل و انبیا دانند و فضل کلی انبیا راست یعنی کمال و جمال نشان نبی  
 ایشان نرسد اگر چه ولی است و مقرب خداست جز آنکه عکس از نور نشان و از پر تو حضور نشان کبسی است  
 و آن کس مقرب و ولی گردد و انکس و در نزد الانبیا و این میراث است تا غلط نموری ولی را فضل از نبی  
 در اعتقاد نبوی که آنگاه در بادی ضلالت افتی و گمراه ابد گردی **الیهضاً** در کتب بی می زباید حضرت  
 شیخ جمال الدین بالنسوی بکفایت شیخ فرید الدین گنجشکر نوشتند که فقر زور آورده است طاقت ماند  
 نیست جواب نوشتند که ولایت راهت است و همد و معنی این سخن از شیخ نصیر الدین محمود منقول است  
 که سه حالت ولایت و روشن است که دل را از التفات بغیر حق پاک دارد و نقش غیر بر صوفی  
 نذاک پس ای فرزند چون دل با خدای تو را گریز و پیچ و ضرب نامد از بهی و باید دست و لی مشتاق  
 است از ولایت که بمنی قرب است و آن بر دوست اول ولایت عامه مشترک است میان همه منان  
 و دوم ولایت خاصه مخصوص است بواصلان از راه باب سلوک و هر عبارتی عن فناء العبد فی الحق و بقا  
 به قالو فی جوف الفانی فیہ و البقیة فی قنا عبارت است از نهایت سیر الی الهد و بقا عبارت است از بدست  
 فی سیر هد چه سیر الی هد و قتی نهی شود که با وی وجود را بقدم صدق یکبارگی قطع کند و سیر هد آنگاه  
 مستحق شود که بنده را بعد از فانی مطلق وجودی و ذاتی مطهر از لوث حدشان از انانی دارد تا  
 بدان در عالم انصاف باوصاف الهی **تخلعوا باخلاق الله** ترسند و کند ولی آن بود که فانی بود  
 حال خود و باقی بمشاهده حق سبحانه مکن نباشد مرا در که از خود خبر دهد و با خبر خدا ندید با ادب  
 سلوک خواصه نقشبند و هدایت کتابیات القدس است بدانکه عرفاء و علماء اتفاق است  
 بر آنکه از صلوات است هر که را مالت بر عزیمت و غایت اتباع سنت است علی مصداق **الصلوة و الخیر**  
 و بی عظم و اکمل داد حق تا بیان است و اگر باین عایت تبعیت سخن ظاهر به حضرت خاتم  
 از مسلمات باطنیه آن خیر البریه صلی الله علیه و سلم که مشاهدات تجلیات ذاتیه و صفاتی است آن را  
 تیر کبره فواید آن بخشند داشت اکمل و از لیس عظیم و عالی است و مصداق نور علی نور و خبر حفظ من

رسول الله دعائین احمدیث نشان بامیت بکمال او نیز بدانکه در چهار صد و ده نام صمیم که است  
 که بر چند روز کار بقیامت نزدیکتر شود و از زمانه خواجہ عالم صلی الله علیه و سلم دور تر و مان از  
 عمل غریب نیست بر خست بدعت بیشتر رغبت نمایند این دو را لاگو بر تقلیل گیرد و خمره رخصت  
 تکثیر پذیرد آن ساد تمندی که در وقتی چنین چنگ در و امن غریب دست سید السیدین صلی الله  
 علیه و سلم زندناچار آن عامل تقوی گیرد بر آن نیلنجی که او زمانه که بدعت در آن زمانه بدین افتاد  
 شیخ رسید و باشد عامل باست و غریب بود و خبر کوئی للقرآن و من منکس بستی عقد قسا و آبی  
 قلم که بر تیره بصدق حال آید اکنون منتصب حضرت خواجہ بہار الدین نقشبند بنو آن غوث زرنگار  
 از بدایت تا نہایت کار با وجود قرب قیامت عمل بر غریب دعایت اتباع سنت نموده اند کہ اندک مدتی  
 سلوک پیرومانیت ایشان خواجہ عبد الخالق قدس الله سرہ ایشان را تباکیہ ام نموده بود و مذکہ چنگ  
 در جبل المتین سنت و غریب زنی و از رخصتہا و بدعتہا و رہا بشی خواجہ بزرگ چه حکم این بشارت و مدار  
 دیگر اشارات غیبی و الہام لاری چنین کرده و تا آخر حیات بران بوده و ہر روز در دقایق متابعت  
 معطلے و اتباع غریب و اولی در ہمہ امور افزودہ خواجہ فرمودند طریقہ ماعودہ و ثقی است ہر کہ از  
 طریقہ مار و گردانہ خطروین دارد و از دعایت الزام غریب با وجود کثرت جذبات بر قص و سماع کہ  
 تا گزیر سالکان بتقریب است نہ در بدایت و نہ در توسط و نہ در نہایت توجہ نمودہ اند کہ آن از امور  
 رخصت بود کہ لاک بکر کہ کہ آن نیز داخل تجویزات است توجہ نفرمودہ اند و همچنین شطیحات کہ آن نیز  
 در او غریب است از حضرت خواجہ بزرگ نظر پذیر سیدہ و حال آنکہ متقدین مشائخ کبار و رہایت  
 و توسط ہر کدام ازین امور یا بسکے انان توجہ نمودہ شل حضرت شیخ المشائخ سلطان المحققین و مجتہد  
 ہمار فیض جلالت العلماء بنید بغدادی کہ از ردا و صوفیہ بودہ اند و کامل در اتباع سنت سفیر بدایت  
 و توسط بر قص و سماع میل نمودہ اند و رآخکار ترک دادہ و جہ ترک نقولان اخوان را فرمودہ اند  
 و گاہ گاہ زبان شطی کشودہ اند و ہمچنین قدوہ اولیا و مستقدین غوث الانامی ابو زید البظامی قدس سرہ  
 بودہ اند این بزرگوار عالمیقاہ نیز در بدایت و توسط اند کہ جہر خالی نبودہ اند و از ابتدا تا انتہا از شطی

ببردن کلام ایشان است که لوائی از صفه من لوازم و غیر ایشان فرموده اند که خدا بر ایندگان اندک  
 اگر بهشت را با همه زینت بر ایشان عرضه کند ایشان از بهشت چنان فریاد کنند که دوزخیان از دوزخ  
 و نیز فرمودند در لایحه شهید که در وی امر معروف و نهی منکر نباشد که این بر دو در ولایت خلق است  
 و در حضرت وحدت این و آن نیست و امثال این کلمات سکایات ازین بر دو بزرگ بنظر رسید  
 هم در ابتدا و هم در توسط و انتها چون جمال و احوال این دو بزرگوار و سلوک هم دو گونه عدل بر جمیع حضرت  
 خواص بزرگ قدس است که در تقریب بطریق جمال مذکور گردید و بنظر می رسد که خواص عالی مرتبت چه  
 در بدایت وجه در توسط و نهایت بر خصصتها عمل نموده اند که با آنکه قیاس ب دیگر بزرگان از همه عیان  
 صلی الله علیه و آله و در مرتبه و آخر زمان نزدیکتر بودند اگر پیش از آن بزرگان را نیز مساوی بدست تابست  
 اینچنین بودی هم حضرت خواص بوجه آنکه در شدت فساد آخر زمانی باین اطوار ربانی امتیاز یافته اند  
 ایشان را بدین گمان فضل بودی از حق لایسما که حضرت خواص بزرگ طریقه خود را بقوت تصرف در زمان  
 پسین جریان داده و بهندازنیجاست که چون از مولانا جلال الدین خالیدی پرسیدند که سلوک خواص  
 بهاء الدین از متاخرین بطریقه کدام کس شما سبب دارد و انتخاب با وجود مصاحبت فرمودند سخن از  
 مستدیان گوید چه هرگاه ایشان را برین دوزبگ مذکور نمی بین تحقیق فضلی پیدا می آید و دیگران  
 بطریق اولی شهید و همه حضرت خواص محمد الباقی در منقبت خواص فرموده اند اول وقت و دو عالم  
 قطب عالم و بهاء الدین که درین سراسر وی آباء و زسنت در جنید افکنده شوب و بجزیه با نیزه و شمشیر  
 روبرو شاهدین مطلب است عجب تر آنکه خواص بزرگ آن جذبات طیفیه را با مردمان بهلک جنیدیه  
 با نیزه آن جمع آورده بودند و از چنانکه علیه صحت سلوک ایشان نوران سکر و شمع غلبات جذبات  
 خود نشانده بودند و کثرت جذبات ایشان کنده می صحت علم را به خود آن کنده می کشیدند و شیخ الاسلام  
 انصاری در حق جنید اشاره که آن نموده آنجا که فرموده در جنید زیر کلی تنه ایستی که علی بن حضرت  
 شیخ بزرگوار فرموده اند ایشان را هم جذب بود بطریق کمال از در اشت ابویزید رسیده و از سر و سلم  
 آن نسبت نیست و اگر گرفته حضرت خواص آمده و هم حضرت خواص را جذب و دیگر خاصه از مقتضی است و البته



ایشان حق ایشان بظهور پرستی از غلبات این جنابت کثیر بود که خواهم محمد اکمل از نزدی فرمود که  
مجدوی از بخارا ظهور کند و حضرت غیاث میفرموده اند که مراد از آن مجذوب بی هم پس با دور این جنابت  
کثرت تکمیل ایشان را که از پر تو تکمیل سید المرسلین بود و در ایام آن دوست راجع ایشان صادق  
و آن آن تبلیغ نبوی و ایشان را از غایت این تکمیل شناس گویند حضرت خواهم بزرگ با آن همه جنابت  
و غلبات و فنا و تهلاک بخت الله بانه در دو تالوت سفت سید الابرار صلی الله علیه و سلم میگویند  
گویم هر چند جهان تحقیق مذکور است و نیز هست و اثبات لیکن تأیید آن هم از خواهم بزرگ و ارم و آن است  
که فرموده حرام با وجههای حق سبحانه بر بهار الدین اگر اول بهار الدین و آخر بیزید باشد که قال العارف  
الجامی فی مقبیه اول و آخر مرتبی با خواهم دست تماشایی حضرت شیخ رگزار با بعضی شیخ احمد  
قدس سره تقریب بیان آن معرفت کعارف را که باطل اند که شهود و دلیلی و ظهور آسمان باشد  
و که در راه اند فرموده اند که اینجا حقیقت و حقیقت آنکلام حضرت خواهم بزرگ بود که اگر و که فرمودند  
و دیده و شنیده و دانسته اند غیر است بحقیقت کلمه لافعی آن باید کرد ازین کلام خواهم بزرگ حقیقت  
آن کلام ایشان که فرموده اند حرام با وجههای حق الهی باید دریافت که بایزید با آنها بزرگی و رفید  
شهود و شایع افتاده بود و از سنگناهی سجانی قدم بردن نهاد پس هرگاه کسی که اول و آخر چون  
بایزید شیخ بهیمنی نصیب کمال از احوال مخصوصه سید الانبیا علیه السلام و احوال رسیده باشد و کمال  
و آخر زمان آن طو حال را با کمال اتباع آن رسول متعال منبسط گردانند و بشد اگر عارفی عالمی  
در حق او گوید نوبت ثانی بخارا از اند چه عجب بود و نیز از مقوله جید حضرت پیر بزرگوار و چه بزرگ  
در بیان آن دوست بخاطر واقعه که هم این وجهات مذکور را مؤید میباشند و آن این است که حضرت  
ایشان را در مکتوبی نگارش فرموده اند که کلمات نبوت عبارت از قرب الهی است بی شائبه ظلمت  
و عجز و شرم و حق است و در ویش و در ویش و آن بالا احوال مخصوص انبیا است علیه السلام و التسلیمات  
و التسلیمات و الاثریه بهر و از آن کمال اعیان ایشان است رضی الله عنهم و باید که حصول است کمال کمال  
نبوت و مرتب از بی است مربوط باطل کلمات منفصله مقام کلام و حصول تجلیات غلبه عارف که بیکر است

قرب ولایت اند بعد از طی این کمالات و حصول این تجلیات قدم در اقتباس کمالات نبوت نهادند و این  
 در مقام وصول جبل است و انقاعات بطلیت ذنب و راه دیگر است که بی توسل حصول کمالات ولایت  
 وصول بکمالات نبوت میسر گردد و راه دوم راه است و موصل با قرب بوصول و بر که بکمالات اقتباس  
 نبوت رفته است الا اشاء الله تعالی باین راه رفته است از انبیا و کرام علیهم السلام و از جمیع عظام ایشان  
 رضی الله عنهم که هم راه اول و دور و راز است و محسوس الوصول و متعذر بوصول و راه دوم اقرب و واضح و  
 او قریب تر و آسان تر از راه اول و در هر دو راه و در هر دو راه و در هر دو راه و در هر دو راه و در هر دو راه  
 باین ولایت رسیده اند بعد از وصول باین راه دوم هر چند کمالات مفصله بتمام ولایت که در حصول آن  
 لازم بوده و خلاصه آن با حسن و بهر سیر گشته بل خوان این دست آمده علوم سکریه و لاهوتیه که با  
 ولایت حاصل است و در مرتبه این مهل است و سلوک باین راه ثانی محض موسبت پروردگار است  
 که کسب عمل را در آن کمتر با رست بخلاف راه اول که مبادی و مقدمات آن کسب سکاست حصول  
 آنها بیشتر مربوط بر ریاضت و مجاهدت و انقیاد است و اما اخذت من کلامه شریف انحصار این حکم این تحقیق حضرت  
 ایشان می تواند که خواجه بزرگ قدس سرهما ازین راه ثانی در آورده باشد و شاید برین معانی قول  
 خواجه بزرگست که فرموده بطریق باقرب طریق است و نیز فرموده اند تفضلیا نهم که ما را از راه فضل و از راه  
 اند اول تا آخر همین فصل حق مشاهده کرده ایم و ایضا انکه حضرت خواجه حلیه خود خواجه علاء الدین  
 عطارد فرمودند که از ولایت و رگزار خواجه علاء الدین جوهر ایشان از ولایت و رگزار شده اند چنانکه  
 در مقامات ایشان معلوم است مخفی نماند که اقسام ولایت را که بر سه قسم گفته اند ولایت صغری و ولایت  
 کبری ولایت حلیا بعد از طی اقسام ثلثه ولایت مرتبه اقتباس بکمالات خاصه نبوت است که بخواه ولایت نبوت  
 نماند و اشارت خواجه بزرگ خواجه علاء الدین تحقیق این مرتبه است پس هرگاه و تحقیق سابق خواجه بزرگ  
 اند باین بآن راه اقتباس که ولایت بآن منتهی شود و بر سه درجه است و آن قول ایشان که اول  
 بهاء الدین آنرا از تیرید پس چون محال چنین بود و از سکه تیری که در آن کمالات نبوت است ایشان را  
 بهر مخصوص از خاص علی طریق الاقتباس سیده باشد چنانکه آن گفت عجز دل بی نقش نیست و عجز

بی نقشی نیز درین صرح ایامی بنیاد آن مرتبه که از شایسته طلبت بر سهت و بصفت برنگی مستثنی فهمید  
 فهم و حضرت خواجہ بزرگ مامن حیث الولاية بر قدم سید الانبیاء صلی الله علیه و سلم چند بر وجه اکتان  
 گفتیم که تواذ بمود که دیگری از سالکان نیز محمدی الشریع باشند اما بکمال آن ولایت نرسیده باشند  
 اینجا عبارت پیدا در تہمید کتاب مذکور است و در حال مقامات منظر می فرمودند تعظیم جمیع اولیا و ائمت  
 عامہ مشایخ لازم است و در حق پیرو اگر از راه نفع و استفاده عقیدہ فضیلت نماید از فوط محبت سید  
 تہشاید و در حق حضرت مجدد که طریقہ نوبیان نموده اند و مقامات کمالات طریقہ خود بسیار تحریر فرمود  
 و در بہر مقام آن طریقہ با مقامات رسیده از الوف ہم ریاضت اند و در آن مقامات بہر شہبہ  
 نیست کہ اقوال بر آن علماء و عظاما ترا رسیده عقیدہ تساوی با اولیا یا فضیلت ایشان بر آن  
 اکابر نباید نمود کہ آن کبراء دین از مشایخ ایشان اندر حق استحقاق علم چون این کتاب را از احضرات  
 نقشبندیہ زیب زینت خواهد یافت لهذا بنظر زہبی دیگر تحریر برخی انکالات پر کمالات حضرت نقشبندیہ  
 پرداخت کہ مولوی محمد سہیل شہید در مقدمہ کتاب صراط المستقیم کہ گردن میسند باید دست گذشتہ و غیرت  
 و طریقت و اساس حقیقت و معرفت تحصیل محبت حضرت حق است این سکہ اگر جمع علیہ صوفیہ اگر کم  
 بلکه متفق علیہ طوائف انام گرانجاما کہت است بس بزرگ کہ اکثر این مان ازان در غفلت و نسیان اند  
 و آن تمیز است در میان حب نفسانی کہ طعنه مشق است و حب باری کہ مشہور بحب عقلی است چہ اول از  
 واردات مبادی سلوک است و ثانی از کمالات انبیاء و کرام و مقامات اولیا و عظام اکثر عوام صوفیہ  
 اول اجماعی ثانی ہذا و دشار الیہ با شمارات شرعیہ پیشترہ و تطبیق سیر انبیاء و اولیا باحوال اہل عشق  
 و مراجعہ فتوئیات بیجاصل کار میرند و طلال نکہ سیرین بزرگواران و بیگونہ نواریں سالکان مطابقت  
 پذیر نیست تفصیل این احوال کہ مراد از عشق قلبی و شورشی است کہ در باطن انسان بسبب قصد  
 پیروی آید و در تمام قوای باطنیہ سرایت میکند و غایتش وجدان آن مقصود و وصال آن محبوب است  
 سرور اول این قلب است کہ محل جمیع کیفیات نفسانیہ اوست و ثانیاً سائر قوای باطنیہ غایتش  
 انحال اند و قلی طالب است در وجدان مطلوب بان چون این غایت مرتب بشود شورشی آن قلب منظر

زودی نشیند کیفیتی که کسی عشق است زائل میگردد و لهیب آن منطفی میشود و مرد از حب عقلی انباشت  
 را عیبه طلب چیزی است که طالب بر فوائد منافع او و احتیاج خود بسوی او مطلع شده و این دواعی تعاست  
 مشاق طریق طلب بر وی سهل گردانیده و این سبب کمر حمت و طلب و بسته و هر چه که در کسیر فکری  
 سید شت بر طلب و باخته و از سر سامان خود در گذشتیم چنانکه از خطرا را و موقع اول این عقل است که  
 خزانه مساومات است و ثانیاً در سائر تواری باطنیه همین دایره سر این میکند مثل سر این آب از فصل بحر  
 در برگ و ثمر و پس در عقل چه افکار و نظار است که برای تحصیل او درست میکند و در طلب غرام شتاب  
 که در طلب آدمی انگیزه و در جراح چه شفت و ترک مالوفات است که در سلوک طریق آن بر خود می پسندد  
 چنانکه نتیجه حب اول انما علم است یعنی غیبت و عدم شعور با سوا می محبوب حتی که نفس خود و چنین شمره حب  
 ثانی تناسل است یعنی هر چه میگوید از محبوب بگوید و هر چه می شنود از آن شنود و باید داشت که از مده و میا  
 حبایمانی است حکام غریب تلبیه است بر اتباع شریعت و کمال و نور رغبت بر موافقت سنت و شدت  
 نفرت از ملاست بدعت و قوت عصایم بحبل الصمد المتین یعنی اقتدای ظاهر و باطن بکتاب معین و سنت  
 رسول این ذکر محبت را بر ضا جوی حضرت حق چیست بستن و عقدا و تعظیم و توطیسم شعار و ادایا شریح  
 از عظم الشمار است درست کردن ثانی که مقصود ازین کلام کثرت عبادت شرع است یا هر ساندن سوپس که  
 عوام الناس در بافتوی ملقب بینانند بلکه مقصود از ان اطمینان قلب بر عقائد شرعی و خوشنودن محبت و غربت  
 و تعظیم از صمیم طلب نیست او امر و مینه و عدم مبالات موافقت و مخالفت خلق در ضا جوی خالق الهی  
 صاحب این حب انجو طلب رضایم که واقفیا و ادکاری نیست آری انقید باید فهمید که حب ایمانی شتر ثمرات  
 بس عیبیه و نتج نتایج کس غریبه است که تخم آن عنایت نیردانی و حبیبای رحمانی است و غایت حضرت حق  
 و حبیبای جواد و مطلق را صدی و پایانی نهج و داغ غلاست کرد پای خضر و بلند و صدور ولایت شود بند  
 که سلطان خرید و فائده نذانی که در میان راه ولایت و راه نبوت تباین است حتی که سالکان راه ولایت  
 بر گزیمقات راه نبوت فائز نشوند یا طالبان راه نبوت مورد حالات و ولایت نگردند یا رباب عشق  
 ماطل از حب بکجا باشند و محاب حبیبها فافل از حالات عشقیه مانند عاشا و کلامی و هم صاحب کتابی که در پیوسته

چنانکه حبش عشق بعد وجدان محبوب ز اهل میگرد و لعل آن خطفی میشود و چنان حبیبانی بوصول محبوب رو  
 به از ویا میهند و از یک نزار میشود و سستی بگیرد که هرگز آن دست و وقت در هر تصنیف نیست چه اول غنای نغیر  
 بود و شرط بجز و از انات الشرفات لشرف را قلم گوید عشق که بعد از وجدان محبوب اکل میگرد و آن  
 عشق بر خور دار نیست چنانچه محسید گیسو دراز در بیان آفت ابتدا و انتهای عشق چینی فرموده اند  
 و در ذکر ایشان باید جست که خواهد آمد و صاحب بده المقامات از حضرت مجد و نقل میکند و علی و ابوالد  
 بزرگوار خود که فرموده بقر مجرب تحقیق که منازل الوصول لا یقطع ابدا الا بدین و در مکتوب ۲۸ میفرماید و الوصول  
 مراتب لا یکن قطعها ابدا الا بدین و هم در فصل چهارم مقصد سوم کتاب مذکور عرض داشت حضرت مجد که  
 بنحوت شیخ خود میرساند می آید و آن این است عجایب کار و بار است بعد از قربانمیده اند و غایت فرا  
 را وصل گفته اند شعر کفیا الوصول الی سعاد و در و نهها قلل الجبال و در و نهها حریف کان رسول الله  
 علیه و سلم متواصل الخزن و در آخر الفکر و آنسر در فرموده ما و ذی نخی مثل ما و ذی مصرع قصه عشق  
 لا یفصلهم لهما ایضا سبحانه تعالی از برکت علیه از کمین بتمکین شرف گردانید حاصل کار جز  
 حیرت و پریشانی نیست نیامد با وجود علم و معرفت جواز و یا و جهل و نکرت نیست مصرع عجب نیست  
 که من و صل و سرگردانم و انتی تفصیل این احبال مغرب در عرائض ایشان خواهد آمد و حضرت قطب عالم  
 در مکتوبی میفرماید نبشته بود مصرع قلندرا نکه فوق الوصول جوید و و سره گر پرت پیچ بسوی سار  
 میت چه معنی دارد و مقربا و عزیزین ازین سخن میند می در آتش حیرت افتاده بود و من که در اجلا  
 و غفلت که با چشمش و جمال با کمال او و هشتم که الکبریا و و رایی و لفظه از آری ستر او هم بد و نعمت حجاب  
 ذاته نمود و صل و فصل را بر بود که یابی همه را در است نیست کس از حقیقت الهی و جلوه می میر  
 با دست نهی و گر پرت الم شعر بقیرای عشق شورا گیر و شر و شور می قلند در عالم که راه گز نیست و  
 جای فرار نه طاعت و ادرا و تقوی و در در احجاب گفته و یاقین من اکتهم بالله الا و هم مشیر کون  
 حیات و مات را و جان و تن را و نفس دل را و عقل و فکر و ذکر احجاب گفته العلم حجاب لا عظم خورشید  
 و مکاشفه و شاهده را حجاب بنحوان و عین الیقین و حق الیقین را حجاب میدان صمدین اکبر شایسته



آرد و بعد سپارد و ایضا طائفه اهل عبادت و اهل آخرت اند صاحب لایت و صاحب کرمیت شوند و آنچه در حد از  
 مشرق و مغرب شوند و کرامات بر خلق نمایند اولنگ هم الا بر هر چند در یقین دین موجب این امانی  
 جمال دست و حیرت یقین بخیر و دوست اند و هنوز چنین در شکم ما دارند با شراق نور حق رسیده و کشف  
 کون مانند باطلانند و بگرد که در کشف خود میشوند و در صرف یقین بودند همیشه در شاه حق تعالی با  
 دستور بودند با دوست و حضور بودند نور علی نور این نور است و این حضور تا کدام برین نور و حضور بودند اگر  
 بر سعادت پایوس مرشدی صاحب اینکار بخت یا دور می گذارد و لنگ هم المقر کون ای برادر در مشرب  
 عباد و زما همان لذت مناجات و ذوق تقربات و مشروبات و علو درجات است این نعمت رفعت  
 خشک نامند و سحاب بی نمک خوانند و مشرب مقربان و در محو خود می و فحاشی ماسوی الله است  
 می صرف و شد کسی نوش کرد که دنیا و مافیها را می نوش کرد و ایضا میفرمایند مردان حق در مقام قدرت و  
 کشف حق جای نرسند که در لجه نزار جای میزدند و بر عرش شوند و گرد و شرد و هر از عالم گردند چرا که در توضیح  
 است آسمان و تبار زمان و مکان است اهل این مکان را و در مکان زمان خود میابند و او با دست بنی این  
 بولی مکان است و درین مقام خدان تر قیست که ملک مقرب در این در حریت بود و می با حق بقرار و آرام بود و  
 در ابتدای حال او را خبر نبود و در کمال با خبر بود و از خود با دوست بود و با همه بهی بود و ازل و ابد در دیده وقت  
 و می بوی و غیر حق نما نیا معلوم شود و که محققان می گفتند الهیاته هو الکریم الی الیه رایت کسی که از ذوق جانان  
 گشت در موش همه عالم شده او را فراموش قول صاحب الوارف الهیاته الکریم عن الله الی الله و هم  
 آنچه فی عین الحق و هو الاسلام فافهم الله علم ایضا میفرمایند عزیزین از او آمده بودند طائفه و طلب حق  
 در میدان و صد سبب است تا خداوند طائفه جاننازی میگیرد و طلب حق چنان بود که حق زنده و سبب و لذت و سرور  
 سعادت در جولان آورد و در مطلوب بطلی و مقصود بر حق رسید که حق سبحانه را بر مرتبه بیاقتد مرتبه بود  
 و بر مرتبه صفات و بر مرتبه فعل تا اقتد در مرتبه ذات غیر ذات رواند از در هم و صفت را در صفات و صفات  
 دارند و همان ذات دارند و جز ذات چیزی ندانند و خدا می حدانی لذات و صفات ندارند و ذات پاک  
 حق سبحانه را در مطلق دانند و کان الله و لم یکن الاشیاء و منه و الا ان کان الا ان فانه و لا سواه





هزار از کشته و ذمیر اند لکن جان کشته خون خورده و کلمه ندر پیش مرگ میرند و چون سندی بخاک نذر جان سلوک  
 و جمال صوفیه خطا کرده اند و کلام گشته اند العباد و بعد من ملک در وی عن السلفه عنوان اسم علیهم تعین آنجا که در  
 تفسیر اسم الله الاموال عایة الشریعة و لطیفه و آنچه گفته اند کلامه القرآن و الاشتغال باحوال الشریعة و حوریه  
 و اگر شیخان اطالیه شیخ آخر بنیست زاده و نوافل گفته اند که کار طالب حق بود و او الفرائض سنن و اهل قلب  
 بشغل باطنست نه بکثرت نوافل و اعمال حرام که آن طریق عباد و نماز است نه بطلب شطارت و توجیه الی الله و الاعراض  
 عما سوا من الله و در شان الله و لا سواه و راه نیستی و پستی و برافتن پستی و در دست قطعه در راه بوی  
 عادم میرند و کیمیت درین راه قدم میرند و هر که درین راه رود و در دست بر سر کوبین علم میرند و در صراط مستقیم  
 بیان مودیات حقیقی میونسند از عمده مودیات حقیقی ریاضت یعنی تقصیل نام و کلام صحبت با ناظم روح  
 حیوانی را با این مودت و ملاقاتی حاصل میشود و جمله مودیات آن سهل است و محال نیست شهادت عشق آگاه و از جمله مودیات  
 آن اقتدای از امور که باعث شد و کثافتی در روح طبعی باشد مثل کثرت نماز و استغفار و زکات و انفاق و در دست  
 ثباته کتاب کور و در بیان آثار حقیقی میونسند از جمله آثار آن نیست که این حب بالذات و تضاد و تفرق حجاب شریعی  
 روح الهی چهل خود میکند و در مطابقت همه قانونی خواه قانون شرع باشد خواه قانون ادب و تقوا و رضای نفسی و رضا محبوب باشد  
 خواه رضا غیر آن از اتم متابعت کسی و متابعت خود و محبوب با خوا و غیر آن زانی که مقصود ازین کلام آن است که در باب عشق  
 و مواصله حقیقه و شریعه و مواصله با ادب فیه طالب مواصله الی ولی و مواصلت مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم و شهادت و کلام  
 بلکه مقصود آن است که این حب بالذات تقصیتی این امور نیست بلکه محض شمول حاجب این حال و در شهادت و جمال حضرت که  
 میخواند پس هر طریقی که است آن خصوصیت همه طریقه را در تضاد و آن غلی نیست مثلا اگر صاحبین حال افق مقصود  
 خود و در جمیع امور مجازی و شغل و تخیلات از ادوار و امثال آنها از امور ممنوع شرعی و غیره  
 البته در صیر قلب و مواصله الی الله و در امور نموده خواهد گرفت اگر چه آن صاحب حال از راه تدبیر و تشرع از هر  
 آثار این احوال آید بلکه در از راه آن چه کند ایامی نبی که در عشق مجازی عاشق را مشاهده جمال منشرح و قرب  
 و مواصله مطلوب میباشد اگر چه آن مشوق از زبان این عاشق متناهی و از آمد رفت و مجلس خود ممانعت  
 میکند و از زبان او که در محله و بار خود و خارج نماید و چنانکه نوبت بستم و ششم و هفتم و کوب سیم و آن عشاق میگویند

از دید و دیدار آمد رفت ماضی و محسوس شوقان خودت بر داری نشود بلکه مقول شدن از دست مشتاقان  
و تحمل فضا به نام خود جان و رکوبی آنها با عشق را کمال فخر و علو است می شناسد با جمله مقصود از نظم  
انسان عشق نیست عاشا و کلاما اشارت نیست بسوی رفی که میان حب عشقی و حب عقلی است انتهی کلام مولانا  
و مولانا جلالت الدین رومی در هر بعد میفرماید سه علت عشق از همه اینها جداست + عاشق از اندام رب رست  
خداست + محل اگر در نبود باک نیست + عاشق از درایی غیر غمناک نیست + آتشی از عشق در جان بر فروز +  
سر سیر فکر و عبارت را بسوزد + عاشقان را بایر نفس سوزیدنی است + بر در ویران خراج و عشر نیست +  
توزیرستان قلا و ترمی مجو + جامه پاکان را به فرامی آرد + انتهی چه خوش گفته اند که کمال سحر است بهر  
نه نقص گناه + که هر که بی هنر اند نظر کشید + منزل عشق مکانی دیگر است + مرد این راه را نشانی گیر است  
چون که این کتاب باز که عاشقان شسته که نسبت این طایفه شسته عشق است پر ذوق + شوق خواهد گردید و با هر  
آقا که در شیشه زبان کمال عشاقان کتاب هذا الاشارة لکماله باشد بیان **توحید مطلق** مفید و هم حضرت  
قطب العالم میفرماید ای برادر مقصود کلی توحید مطلق است خواه نبی بود خواه ولی بود که آن سرست و سیر  
بدان خوش است و مطلوب ایشان آن است و هویتی و لفظه المبتین و آن توحید بهر دوی است هیچ نیست نه  
و هیچ است هیچ غیر نه و محقق بقول مبدی تا خیر الی در نهاناً طریقه خبر ازین سر است و آن توحید که  
مؤمنان عام دارند و خداست و ایمان بعبود و مقید ثواب عقاب آن جهان گشته اند این را  
توحید مقید خوانند و زبان توحید مطلق و انندی این توحید آن توحید دست نه و در هرگز بدان راه  
نیاید که لا توحید بدون الایمان اینجا گفته اند که درین راه که رود ایمان رود و این با دین خودخواه که قطع  
کند ایمان قطع کند و بدین دولت که رسد ایمان بهر که در راه مجر و نیافت + تا ابد گردی ازین که نیست  
**بیان قرب نقل و فرض** و هم حضرت قطب العالم میفرماید چون عاشق در عشق و محبت بصفتار  
محبوب بر صوفی گردد و خلق باطلاق اندر دوی نماید بی یحیی و بی یحیی نشان دهد که این مقام را نماند نه  
با کمال الحی و جهانی برآورد و مقام را قرب نقل گویند که ذات بر جاست و صفات دوست زیادت بر ذات تجلی  
ناست و این متعالی در غلبه حال اندر بر مثال اگر گشته که خوشه بود و در راه و از آن لیا و ستهلک باشد این

صوفی حق را بنمود و میا بر گریه و اهل بیت را بنزد و دست به انگشت کشید گشت از ان خال هند و حق گریه  
 شبیه گشت سلمان نیروده چون در سوخته است متعالیم آید سلطان عارفان اینجا گفت الهی ان فلت  
 یوما سبحانی ان اعظم شفاعتی فاما یوم مجوسی فاطلع زاری ما قول الله لا اله الا الله محمد رسول الله و چون بخش محبت  
 از مقام صفات و گذرد و چنان ترقی نماید که بحال ذات رسد که از اقرب فرض خوانند و تجلی ذات دان این  
 صوفی را از اولیا مقرب گویند که خود را بحق باید و همه تسلیم حق شود و اینجا هیچ وقت نباشد در مقام محبت  
 از خود و هیچ عبارت نیارد بلکه اشارت ندارد و جزو دست نبود و فو لم یس الا هو و ما دمیست آدم مرتبت  
 و لکن الله و فی جلوه این مقام است یدک الله فوق ایدک هم سر برین دولت است و اینجا کمال آید  
 و صحت حال بحال بر و شطیات بر و گذر نیارد و باطن بصوت عقل بر و تکرر الله است قدر عقول و جلوان  
 او بود و احکامات شرع بر طلق بر قصد خلق رساند و صلاح دل برین کند و ما ادب سلیمان کن رسول  
 الا لا یطاع عداک الله علیه کمال اوست فاشد و لا سواه جمال اوست درین مقام همه قول فعل او  
 حق بود و هاشم شع بود و این مقام کللی مدنیاست بیان تجلی ذاتیه حضرت قطب عالم سیر فاما  
 چون بنده در مقام خود در رفا و دوست از خود و چنان سترن و محو شود که هیچ انصاف بخود و توان  
 کرد هیچ شود خودی صانع خود آنکه بنده تا چه میسر حق بود و نه آنکه بنده خدا شود و لیکن در کمال صفا خود  
 باقی رسد که اندوهی خودی و بی خبری و هیچ دوی با دوی نیامیزد و لغا و است باید و بر قدر صفا و انوار  
 توحید کشف شود و تجلی حق بر دوی تابد و حجاب کیفیت و شلب در میان نبود پس در پیش نماز کردی شود  
 سه و چهار گس تمام دیده شود و با هر دین دوست دیده شود و هر چه در چشم شود چون ز گس دوی  
 جز حق را ثابت نیکند و خود را غیر و غیب نمیدانند و حق بخیر کی نیست و سیگ و دانما حق یعنی جزم حق نبوده  
 و نه باشد تجلی حق بر هر کی انانیا و اولیا و مدعیان اخوت در مومنان عام و اخوت بر قدری شود  
 هم مدعی حجاب نیست و ذاتیه صاف دارد و بائینه بود تصفی اول چیزی که محسوس آن ظهور یابد حال صفا  
 بود و این سر غلیظ است پس اینجا باید که رسد و لا سواه و چون مقام رسد باشد قلب گوی که در این مقام ظهور یافته باشد  
 باید که محسوس خود را بجاورد و لا اله الا الله و لا سواه از ظاهر و باطن از حق که صفت حق نیست و باطن حق نیست

و به کمال علم تباری لایزال است چون از غرضش ظاهر شود که  
 ایضا گفتیم جلوه کند بر تو که در لغت آمده است اگر دعوی شد شخص از خود گفته و نفی غیرت آنکه ندانم یا اگر  
 اوست و تباری که برین سخن است که اما چشم که است به نظر لغاتش بود و صیغه به گوی تا چشمش نشسته است  
 اما بنیال هم با نیکو باری شناسا و از وی در یاد گذشت تا حقیقت کار بسته به کشاید و گزیده ماده و هر چه بود و هر چه  
 چهار و هم حضرت بمی نیز بسته بدانکه تجلی عبارت از ظهور ذات و صفات الوهیت است بل ظاهر روح را نیز تجلی است  
 و بسیار در ذکاوت مقام منور شده اند و پند شد که تجلی حق یافته اگر چشم صاحب تصرف نباشد ازین طایفه  
 و شمار بود که آنرا بدانکه فرست میان تجلی بانی و تجلی طائی چون آینه دل از که شد و جو و ماسوی است و صفات پذیر  
 و مشرقه آفتاب است حضرت گرد و جام جهان نجات و صفات او شود و لیکن هر که را این صفت مشاهده نماید از میان  
 صاحب لقی باشد که چون آینه دل از صفات بشریت صافی کند بعضی صفات روحانی بر وی تجلی کند پس گاه بود که در  
 روح که ظریف حق است در تجلی آید و بخلاف خود دعوی ناهنج کردن گیرد و گاه بود که جمله موجودات را پیش تحت خلافت روح  
 و بر جو و بنید غلط افتد و اندک که حضرت حق است قیاس بر خیریت که از تجلی الهی خضع که کل شیئی را از نجس غلطها  
 بسیارند که تجلی طائی و سمت خود دار و آنرا قوت آفتاب باشد و از تجلی طائی غرور و سنا در پدید و در طلب نعمان  
 پدید آید و از تجلی حق سبحانه این جمله بر خیزد و شستی نیستی بل شود و در طلب غیر آید و شکی نداشت که در حقیقت بنده  
 انان آینه ذات و صفات باریتالی است بهر صفت که حضرت حق خواهد تجلی کند اما مسخ تجلی بدانکه تجلی استوار  
 و لفظ است میان این طایفه متعارف تجلی حق در لغت کشاد و گشتن باشد و هتار پوشیده گشتن باشد و  
 مراد این طایفه از تجلی کشاد و گشتن حق است و مراد از هتار پوشیده گشتن حق است و اینها ذات حق میباشند  
 که تلون و تغییر مرادات او را نیست این چنان است که بر کسی سلب روشن گردد و گویند که سلب کشاد گشت  
 سلب کشاد و نکرد و لیکن خاطر او کشاد و گردد و سلب اندر باید علم او را کشاد و شدن سلب خواند و جل  
 او را پوشیده شدن سلب خوانند چون سر او خورشید مشغول گردد و از دریا غیب پوشیده گردد این  
 هتار خودند باز چون جمله از حق بیدار ازان حق بیدار از خورشید ازان خورشید بشریت از پیش روشت و هتار  
 و این تجلی خفته غیر حضرت طلب عالم شیخ عبد الله و حسن گنگوهری در جواب سوال میرزا یسند مسطور بهر نظر در

صانع کرد نیست که او را صانع است این است این بودید که در صانع و در صانع شب حضرت شیخ عالم الهی شیخ  
 عبدالحی که رسیده اند یعنی دیدن چشم یقین که آن کاشف و شاهده است نه مجرد است از اخبار غایت پاکه  
 و دیدن آینه و نهستن بود که آنچه در وی است هنوز ندیده است بلکه در نهتن است بعلم یقین و دیده چه یقین که در نهتن  
 آنچه حقیقت است فهم نکرد اگر چیزی میتوانی شنید بشو حقیقت آینه نه آینه است بلکه آن آنست که می بینی  
 در آن بعلم یقین آنچه از بر تو آنست میدانی و چشم یقین می بینی پس این است این دیدن بود و نهستن بود و نهتن  
 و آن بر تو حقیقتش صانع را بت ربی فی کن صورت و حقیقت بود مجاز نباشد بی شکی و بی کیفی بود که  
 چنان آینه در همان بیننده چه بنیده بود و معاینه بود همان است این دیدن در همان جز این بود خواه  
 عیان آنچه اینجا بود یقین گویند که حجاب بسیار است و آنچه حجاب بود عیان شد که قطع حجاب از میان فرق  
 همین شش نیست یا رفتی که میان ایشان است نشان اینها اگر حقیقت جز یک نقطه بیش نیست و دیدن شنیدن  
 آنچه میگویند میگویند و آنگونه خود اوقت دیدن حجاب غرت و کبرای می باشد و گزیندین ممکن بود و عقا است  
 که در میان خدا و شما در بهشت مومنان را با بر تقاض حجاب شبیه بود و در حدیث سرور آن بگویم الفیه که سرور آن  
 علیه السلام تعبیر میفرماید کرده یا نه اما زبان اینجا گشت چه توان کرد همان باید که داده اند انصاف بصیرت  
 فردا حجب رسی وقت ردت حجاب با بر دارند و چشمهای ظاهر را در ردت سپارند نگاه خدای عالم حجب  
 بی زبان میکان چشم ظاهر بر بینی چون خداست یا ظاهر شود و آن همه جزای ظهور شسته مستور محمل گردد  
 بهشت در نشان نبود که آن مکان از میان ردد و حجاب است عیان شود و در این در عالم بقای نشان  
 در نشان شود خدای جهان بی شبیه بگیان دیده شود **وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَوَعَدَنَا وَأَوْفَا بَعْدَ مَا**  
**شَوْوَهُمْ** هر کس خداست یا را بعد خود میداند بکنه ذات و حقیقت حق که آن راه مسدود است انبیا بعد  
 خود بینند و الباقی بعد خود و مومنان بعد خود و این سری عظیم است هر چند بینند تجلی بنیدنه بحیرتی غار  
 انسانی اندرین لک علم اکبر ایضا و تجلی عبارت از ظهور چیزی از غار است بلکه ظهور حق تعالی بر بند  
 هر سر وجودی بر قدر صفای رست و هم اینجا است که بعضی داعم و شاهده اند بعضی گاه که بر قدر صفای  
 وقت هر کی فآن نیز الوجود و پس **لَا تَوْفَاوَفْ** و فین و تجلی حق در مقام ظهور رسته شود و نمود و جو است

[illegible]

معنی او نیست آنچه آنجا آمده بر دیت بود و اینجا بجهت تمیز باشد این مقود احمقان باشد و خوانند معنی  
 خوانند یعنی آنچه بر دیت در مشا پیشان مقود است هر چند در صفا بلند و در مشا به و در قرب حق  
 شود صفا حجاب بود و چنانکه دانند که بی حجاب است و نه چنان است بلکه صفا حجاب است نه ارتفاع حجاب  
 ایضا بنده خدا را بد و دیت با دسی شرک نیست و آن دیدن جان الهی است بود که در کشف کردن  
 از صفا حجاب تعلق حجاب نیست نموده آنکه بحقیقت ارتفاع حجاب در دیت بود پس نیست که خدا را بدید  
 و خود در آخرت نیز حجاب عظمت و کبریا در میان بود و اگر در دیت مجروره جمال سبحان بود که از آن عدم  
 لازم آید فلا عجب و لا توحید و لا شریک لک لکن در خط خور و در نیست که این رؤیت حجاب نافی و کون نافی  
 است ارتفاع آن در وقت رؤیت رب مطلوب بود و آنکه مانع رؤیت حجاب باقی است که کمال معنی  
 در جنت بود و آن حجاب است و کبرای حق تعالی است که بقا و آن فنا و تطیل بر دیت و عبودیت  
 لازم آید و ذلک لا یجوز قط بیان سجده فی التوکلوی محمد سبیل شهید در فصل چهارم باب آخر کتاب  
 مذکور می نویسد و ذکر کلمه نفی و اثبات و ملاحظه معنی و مراقبات باز سیر تجلی ذاتی و دائمی است و معنی تجلی  
 ذاتی ظاهر است یعنی تجلی که نشان آن نفس ذات است و غرض از دائمی نیست که تجلی مستقر ثابت باشد  
 و زمین در مستقر از ثبوت تجلی بود اگر چه تفاوت بسیار است لیکن از همین امر می گیریم معنی ظاهر را نیست و از همین  
 تجلی است ظهور کمالات انبیا و سلمین و اولی الهی پس این سیر را سیر در سیرت اولی محاط بکلیه نشان کمال انبیا است  
 یعنی ظهور علم ذات بود چه که غلط در آن بود چه باز نبود و معنی در انبیا علی الدوام تحقق می شود که حالت  
 خواب هر چه بود و باحوال ایشان منع فیض عبادت می باشد و منافع اشیلین بخلایق میرسد که که ایشان را که هر  
 نبوی پس وجود ایشان منزه از هر غیبت که از روشنی آن فوائد حاصل است گو چرخ را خبر نباشد و این انبیا  
 و ائمه و کار و باران لهذا فیض ایشان تعلق تجلی ذاتی و دائمی و ابد بخلاف ملائکه که دوام در کار می  
 مستغرق نباشند بلکه بر وقت رسیدن حکم و فرمان کاری می آید و باز بسط و منظر و مستند می باشد  
 لهذا نشان کمالات ملائکه تجلی ذاتی و دائمی نمی بود و از اول تجلیات که ثبات تا بهت نیز خبر است علی حدیث  
 حکیم درین معنی حاصل می شود و در فیض این سیر متصرفان است بدین سبب اول آنکه هر قدر ثبات





حضرت وقت با تصور دست یحیی و خواجه محمد با ششم احوال جزو کل شیخ احمد مجد و حال فرزندان و خلفای  
 ایشان پیر ایشان خواجه محمد الباقی و حال ملا حضرت محمد شیخ عبدالاحد و پیر ایشان شیخ عبدالله و بیان  
 خلافت و شال یافتن شیخ عبدالاحد از شیخ رکن الدین که در پی پیرشانی و خلیفه اولی شیخ عبدالله و سران  
 در کتاب بدو التفات می رسد رحمه الله علیه هم نشانده اند که حضرت ایشان نابان حضرت مجد با این بیان  
 در کتاب خواهد آمد لهذا نعم آقا که از کتاب که در دوسه عرصه حضرت مجد که بخدمت شیخ خود و غیره  
 او را در کتاب بدو آرد تا که طلاب طریقه محمد و یحیی اش نسبت خود را تجدید و تازه نمایند و بدین بیان  
 کتابت آن آورند و آن نیست بخدمت خواجه محمد الباقی عرض شد که اندکی است که احوال خدمه عتبه عالی  
 طالع دارد و اگر نیست میداند که شایان دولت مصریت مصر عهده این پس که رسد و در بانگ بزم  
 عجب کار و بار است نهایت بعد از قرب نامیده اند و غایت خراق را وصل گفته اند که بیانی الحقیقه در بیان  
 اشاره و بقیه قرب وصال کرده اند شعر کف کو صول الی سماء و نهاده لعل الجبال و دوین حق و پس سخن  
 الهی و فکر الهی لاجرم من گیرم و در اندیشه آخر الامور بار آورده مرید باید شد و محبوب بجهت محب باید گشت  
 آنسرور وین علین صلوات الله علیها و من التیات فصلها با وجود مقام مرادیت و محبوبیت از جمیع و از هر  
 گشت لاجرم از حال و خبر و اندکان رسول الله صلی الله علیه و سلم متوجه اصل الحق انتم الفکر لکن در زود و در علی صلوات  
 و سلام و آودنی بی مثل و آودیت محبان با محبت تو نمند کشید محبوب را تا تحمل این با شیوه است تقصیر پامانی نماید  
 عرقه عشق لا یفصلهم لهما منی چون حضرت حق سبحانه و تعالی از برکت تو جهات علیه از رفیق احوال محراب  
 ساخت و از تموین تکلیف مشرف گردانید حاصل کار خیریت و پیرشانی بدست نیامد از وصل جزو و از  
 قرب جزو حاصل نشد و از سرفراز گشت و از علم جزو حاصل نگرفت و لاجرم در عرصه شهادت توقف و قفسد  
 محب نیست که حال حق البقی مشرف ساخته اند که دران موطن علم و عین جابگیر گزینند و فنا و بقا  
 دران جمع اند و عین حیرت و بی نشانی علم و شعور است و نفس غیبت حضور است با وجود علم و معرفت  
 جزو از او و جمل کثرت نیست عجب این است که من اصل در سر و دامن و هند و کما بعض غایت بیانات  
 و خوش مناسج کلمات ترفیات ارزانی و شبهه است فوق مقام ولایت مقام شهادت است نسبت

عقد شهادت  
 حضرت محمد

ولایت شهادت نسبت تجلی صوری به تجلی ذاتی است بل تعبدانها اکثرین بعد ازین تعلیمین و فوق مقام  
شهادت تمام صدیقیت است و تفاوتیکه میان این دو مقام است اجل من ان تغییر غیر تعبدانه و در مقام  
آن تشیاء را به ابتداء و فوق آن مقامی نیست الا نبوة علی المبدأ الصلوة و تسلیات و نشاید که این تعبدیت  
و نبوت مقامی بود و بهر حال که محالی است و این حکم محالیت او بکشفه صریح معلوم گشته و آنچه بعضی از اهل علم  
میان این دو مقام ثابت کرده اند و بقرینت امید و اندک آن نیز مشرف نشاقد و بر حقیقت آن دو مقام  
اطلاع داده اند بعد از متضرع بشمار و قریب بسیار اهل ایمان طرد کرده بعضی کابر فرموده اند ظاهر شد که از احوال  
معلوم فرموده آری حصول این مقام بعد حصول مقام صدیقیت است و وقت عروج اما در مقام بودن محل احوال  
این مقام پس عالی است و در منازل عروج فوق آن مقامی معلوم نیست و زاید است و جو و بذات جل و علا و مقام  
ظاهر میشود و اینجا وجود دوم میانه و فوق آن عروج واقع میشود و ابو الهیثم که در الدین شیخ علا و علا و  
بعضی مصنفات خود میفرمایند و فوق عالم الوجود و عالم الملک الوجود و دو مقام صدیقیت از مقامات اربع است  
که در بیان آن در پایان تراجم مقام نبوت است که فی الحقیقه بالاتر است و کمال وجودی است مقام مرتب دنیا  
بر خیزیت این مقام ندارد که روش به تنزیه هر مست و تمام عروج است آن را میباید پس آنکه بطریق صغیر  
دشمنه اند و هر چه ستاد ازل گفت بگویم که منبها کثرین بعد گان احمد ندوه عوض بسیارند و حسب الامر شریف  
گستاخی میاید و حال دریشانی را معروض میدارد که در آثار او و الله تعالی هم نظر است و تجلی گشت که در پیشانی تجلی ظاهر  
علیه ظاهر گشت علی الخصوص که نشا و بلکه در اجزای آن جدا جدا و الله تعالی و نقاد و خطا گشته که چه بر من تمام من  
تقدیر و مضطرب بودم ظهور که در دست بوده و در هیچ جان و خصوصیات آنها و حشا عجایب که درین لباس منبوا و  
هر چه مظهری ظاهر نیست پیش ایشان تمام که اخته آب شده میرفتم و همین در هر طعانی شربی که در کتب جدا  
متجلی شد و خطا گشت که در علم ندیدم که کف بود و در ادراسی آن نبود و رآب شیرین تا آب غیر شیرین و بوی  
بود بلکه در ندید شیرین یک خصوصیت کمال علی تفاوت که در آنجا جدا بود و خصوصیات این تجلی و غیر اینها  
را ساند و از انجائی این تجلیات آینه زوی رفیق اعلی شدم و داینها همها که سوز نیست علم منسوب بودم  
چاره وجود درین شیان معلوم که این تجلی آن نسبت تنویدی جنگ ندارد و باطن همچنان گرفتار آن نسبت است

بظواهر حلاله لغت نیست و ظاهر آنکه از آن نسبت خالی بود و این سخن شریف است و در میان ما فایده کم باطن صلابت و غیره  
 نیست و از جمله معلوم است و ظهور آن نیز نیست و ظاهر که متوجه کثرت و تنبیت بود و این سخن مستند است به استعدادهای  
 این سخن را در اینجا آورده و همان نسبت حیرت و امانی بحال آورده و سایر ملکات تجلیات کان که این سخن را ذکر است و نسبت  
 است نسبت از کلمات مولانا محمد قاضی است که در گوشت است حیرت اهل استدلال که مذموم است زیرا که آن اندک از  
 هیچ و ادب است و نظریاتی است و غیره شاید آن حال و جلال که موصوف است و آن از توالی تجلیات جلال باقی است  
 که سالک نزد قرآن تجلیات الهی است و در ادراک او و درستی مرتبه متعین شود و هیچ عبارت ندارد که از مقام تعجب کند  
 مسئله در سبب او رسد است که حضرت حق سبحانه تعالی از مثل منزله است لکن گفته اند که این آما نشان دارد و شسته  
 اند و مثل تجویز نموده و **وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْأَكْبَرُ** از باب سلوک صفت کشف را تسلی بشال میدهند و از آن حال متعجبند  
 همچون بشال چون اینها اند و در جواب بقصود بکاران جمله که میسازند و بکارهای عالیه و صور اعیان  
 از صورت اینها است که صورت حاطه حق تعالی در شایع بنده و شال آن حاطه را در عالم مشاهده نماید خیال میکند که شبهه و حقیقت  
 حاطه حق تعالی است و چنین است بلکه حاطه و شال چون بچگونگی است و منزله است از آنکه در مشهور آید و کشف معجزی در  
 مسئله محال عقلی و تمثیل حضرت قطب العالم در کتب و اب خود میفرماید و میفرماید از ظاهر سخن عقل  
 و همان مبلغ علمشان است و قید و جهان در حق عقل حاکم **الاشیاء و انچه گویند و لا شاک فی شأن** ثبوت الاشیاء لیس  
 فی مرتبه نفس و نقل آن مرتبه فعل است و ایجاب هر که ثبوت اشیا را در مرتبه بخار و حق نیست که در ثبوت بگذارد و وی  
 و این را در سبب نور چنین ارد و صیبت این اوه کار می شکست و صد جهان یک هم چون است و در غیره بهر  
 قابل گردیده اند و بقید معاش و ماکل گردیده اند از آنکه هر کس بی جان نیست که علمشان بران بسیت اما زانی مرتبه  
 حق عقل بلندتر اند و در علم قیاس خود حق سبحانه تعالی ندیده اند و بیکر جو که همان وجود حق تعالی است قابل شنیدن  
 و لا شاک فی شأنه فی مرتبه الذات عزیزین به مرتبه ذات که هستی مطلق است و در جو محض غیر حق را وجود نیست هم  
 صرف و محض انشاع است **لیس مع الامر هو الله** **الوحد القهار** و در مرتبه فعل حق سبحانه تعالی ایجاب عالم است از  
 مسئله حلقه فیها و حلال العلماء بر حلقه اگر چه یکی در فهم و علم صورت است از دین بر انور است بلکه از دین بر صورت  
 قدرت درین نگاه دارد که در ظاهر این جامع اهل این بود و ضیاء در کتب و نوشته ششم است بر احوال و توحید و حقیقت

بیسم و بی نهایت اثر خدا را عقلا معلوم کرد و در بر سر است یکی از احوال جوهر آن ذات حقیقت است و در متعین الوجود آن  
 شریک با ایشان است که جدا بر هیچ وجه ممکن نیست آن چه نیست سوم همان الوجود و آنچه بود است و اما محال که منظر  
 حسن عقل محاسن نفس است که اجتماع لغویین و تعین بر شریکین نیست لذا که محال عقلی است و عقل شریک  
 وقوع تکلیف آن بازم نیست حسن شهری آنرا و عقل حاضر او محال نیز در این محال عقلی اتفاق و اجتماع آن بود که  
 الوهیت باشد و از اعمال ذاتی دارند وقوع آن در حق حقیقتا باز ندارد و نه تنها لایم وصف به محال که منظر خلقت  
 حق محال است متعین نیست چنانکه دخول انبیا و روض دخول کافران در شربت عزیزین سخن دان تحقیق آن در مصلحت ظاهر  
 نیکی و بدی تو را که اگر آنجا ایمان بقدری بود و در استخوان غریز علی فان گند و در مرتبه ذات حق غیر حق بود و در مرتبه  
 صم صرف و محض امتناع است و در مرتبه محض حقیقتا ایضا و لم است **هو الله المتعالي** لکن بقدرت الله حکمت کامله در حق  
 غیر حقیقتا نیست بی نهایت تعلیق و در یکسانند اینها آنجا که از این امور بی ثواب و عقاب پیش می آید و بی نهایت  
 و در حضرت توحید عالم توحید و قدرت تو به ظاهر اینها و نیز در مضاف و سرائید که کشاید عزیزین و بی نهایت قضا و قدر  
 معلوم آید و اینها نظر کن که توانی دیدن گوشه پیشش بشود اگر توانی شنیدن گوشه پیشش بشود که دستور و شریک در مرتبه و عالمی  
 پیش گذرنه و چهارم اثر و در مرتبه فعل او و در مرتبه ملکات فاعله که مواد و برگزیده شدن که خواسته شود و بی اتقان است و قدرت خداوند  
 جل و علاه شود و توانی بفعل الله مالیت که سنواری حسن شهری اینجا فعل را و گفت که جز فعل را و گفت که بیان  
 که نیست و کون این کجاست که یار و مینایند و در یکسانند **خلق الله و ما خلق الله** شرا و دست و نوره و توانی که شود  
 ماست و ظهور با خط و دست و صحت و خلط و عرقا بگویم در صورت ذرات ملک نور است و دستور و شریک در ملک و قدرت  
 و خلقت را با نر و غیر **لعل الله انوار** که در کشته بشری که حیرت حقیقت کلی را آورند که خطیر است و بی نهایت  
 الشکوت و فی الارض مبدانان نیست و نظیر را دیده که است و محال که دارد **مصلحة** علیه سلم دستور  
 بشری همان حقیقت ملک میباید حکم میکرد و نزل به **الان فم الامین** و باعتبار دستور گفت جا و در **الجل** خبر آن  
 ملک اگر ملک باشد و بی نهایت نشود اگر ملک بود و در ملک درین کون گنبد و **لو جعلنا له ملكا لجالنا له رجلا**  
 به این مجرای **لا اله الا الله** الملك **الجل** میدان مجتبیان و تمثیل یکی مزاج دیگر نیست و اگر در ناسخ لایم و بی نهایت  
 کنونی بود و نه در سوره بر بی نهایت عقل و اصل پند و قدرت حق در مجرای **امون** **الانوار** **بها**

شکر و تهنیت و نیکو بختی از همان شکر عشق تا آنکه شکر شکر است و مثل که پیش از این حدیث است ای پیش نیست عشق  
 گوید است ای نه ام من با راه نمی تحقیق مثل جبریل بصورت و حیه مراح الهی است و نه در این تحقیق کیفیت مثل بصورت  
 و حیه نیست که بشود علیه حیه در زمین جبریل علیه السلام بصیفت کامله و آرا شامله که دارد امانت و خود در این صورت  
 علیه یضایک می باشد و در آن خود را بصورت و حیه نموده و بصورت علیه السلام بصیفت کامله و آرا شامله که دارد امانت و خود در این صورت  
 بذات و صفات کلی که دارد و حیه در جای خود است بصورت که نیست و بصورت حاصل مثل صین جبریل است زیرا که جبریل حقیقی  
 دیگر کار نموده غیر دست نیکو همان تا و صفات جبریل است که بصورت بر آید و مثل گشته چنانکه اهل توحید در ظهور حق سبحان و  
 مثل می بصورت عالم می بیند و بهیچ طریق مثل بر اینات بصورت جسمانی و مثل حق بصورت بشر و مثل بعضی کمال اولیا بصورت  
 مستقیم عالم می بیند و گاهی در غیر صورت و حیه نیز می آید چنانکه در حدیث جبریل و بیان سلام و ایمان جهان آمده بود  
 سلام و جبریل بر آید آنکه کفار بر آن رفته اند چون روح از بدن علی یار در عرض نیکو چاراه شده باشد و نازل نموده  
 و جو و بهیچ طریق صفات اهل عالم گرفته ظاهر شده و بنودان این آواگون می بیند و بیان آنکه چنان نشان میرود همان  
 قبلیع خفایان باز روح ادا و صفات ذال انصاف می آید و خلق میکند و روح بعضی اوصاف و قالب بر انسان ظاهر  
 میکند و اگر همان آن صفت به عکس آن شده و خلق بدن بسین آن که کالی روح خود را درینوگیری مرد و خواه  
 آن این نشان خواه چون گیرنده بطیکه آن بن معیم و سالم باشند می اندازد و طول میکند و بنود این کالی که به بیانند  
 طالعش نیست که روح خود را از زنگشت پای خود کشیده و باغ برده بدن گیر نفوذ میکند مانند سبب نفس فاعله  
 بر جوهر آنرا مانند که در انیت کمال بدن آید امانت و کالی تصرف و انفعال افعال او اگر در چنانکه از این آوا بصورتش  
 بر شجر عروج علی کرد و بسان حال فرموده ای آناه پس چون بر علی غالب شود و بر آدمی که شود مرد و وصف کرده حساب  
 از شحات نقل میکند هرگاه حضرت خواجده بعد از احوار اقصی حاضر شدی که راز خانه میر و کج آمد و مرد باز و کج آمد  
 بر بار که غلامی که در بطریق خلق مجلس مشور و گیر ظاهر می آمدند اگر فرضا و بار و آمدند بر بار بصورت دیگر بر می آمدند  
 یعنی خلق مشور و بسند این سخن در مسئله مثل و نسخ گردید و مولانا شاه و بهیچ فریز در جواب سوال طایع و فیج الدین  
 مراد آبادی می نویسد و بهیچ ساله است سنی با سواد و جو بهیچ بر زودنا سنچ پنجاه کالی منقول بود و دست است  
 و در فکده و بیان تلخیص و بهیچ فرمود که بهیچ جمیع بلکه در وصف و بیان فیج تصرف در روح می باشد و وصل از خواص حقیقی

احسان و کمال و تقوی است و چون نسبت آن را با مخلوقات نزد ایشان ظاهر و باریک نیست و مخلوقات نیز از نوع آن تصرف نمائند  
 میکنند آری بعد از این نوع تصرف و بعضی از مخلوقات که ملائکه و جنات و اشیاء عادی مطهره و بعضی دیگر مخلوقات که  
 ارواح نجس از طایفه فارق عاده و بعضی ارواح انجس باب چیزی بسیار منقولست و خود حضرت شیخ لکز زبان ربانی  
 روایت کرده اند و شارکت از روح نجس آدم ارواح جنات مثل شیخ سید و غیره و این امر موجب انانی و قدحی نمیشود چه  
 نسبت آن در مثل و تشکیک بکمال مخلوقه نیامین ملائکه و شیاطین است و از ارواح بسیار منقول خانچه قصه چل غزل است  
 علمی بعد از رسول سر و غیره از آن باب است و ملائکه و شیاطین نسبت به نفسان است و ملائکه و شیاطین نسبت به نفسان است  
 و بعد از آنکه نسبت به ملائکه و ارواح با حال شود چه آنکه خیال آن از هر جنس با هم در امور بسیار شریک میشوند و نسبت  
 که آنچه آدم میکند و برین هم فرق نیست که شیاطین مثل شیخ سید و غیره این تصرف ابرای غوای نجس آدم و بقصد  
 و طلب عبادت و غرور و تواضع اینجی میکنند و از روح مقدسه برای القاء علمی یا اشکافیتی محمود و در اولی قابل  
 این عمل نمیناید و بیشتر از فرق در میان این مقصود و عراض و نیات بلکه صالحه و ضعیفه میباشد و در صورت عمل شدید  
 و کافران و در سه حال اجماع اسیف و سنان و قوا و شکار و سیت کیسان و شیخ و قفا و تیکه و یابین انفریق است  
 از راه صفت و کیفیت است پس نسبت به ارواح مقدسه پس شیخ سید و غیره و از شیاطین تشبیه یک عمل را  
 چندان نزد و نسبت به ضعیف بلکه برای تقسیم این عقل و ارواح ایشان یا بجا نگیرد و نسبت حتی در حق حضرت مقدسه  
 ربوبیت چه مایه روح دیگر و تأسیه شیخ ابن فارض مصری همه علیه است و بهر تقدیر تکیه فی الهم غیر  
 علمی فیهانی است و حاجت جنت و مولانا رومی در شمولی چنین را در فارسی صیغه یاید که چون پری غالب شود بر  
 آدمی و کم شود و در وصف آدمی و چون پری این هم قانون بوده و کردگار آن پری خود چون بود و کرد  
 اهتمام است که نسبتی که روح با ابدان را از قیومیت یا باشد میتواند که روح دیگر را که است و قرب باطلات ازین است  
 با این روح بهر سه و از روح حکم روح پاک کند و هر قدر در صحت و طلاق زیاده تر شود این تصرف زیاده تر  
 بر روز نماید حتی که حقیقه الحقائق که روح جمیع ارواح است یعنی اتم و از فراتر باشد و از کتاب بر روح این هم  
 تصرف فاعل میتواند شد آری استعداد قابل شرط است نیست آنچه بر قواعد تصوف مطبق میباشد اما علماء  
 ظاهر و غیره این میکنند و نسبت شیاطین چون دلیل علماء ظاهر درین عوی آن است که اگر این نوع تصرف از









[illegible]

خشم و عداوت مانند آن در هیچ و فعلی است پس بر اینست مراد منافع و از خود دفع خودی که در  
 نفس در نوع هر دو لطافت اندام طالب اما یکی کل شریست و یکی کل خیر و اما محاله صفت مامور صفتی باشد  
 آید این مامور بود به صفت خود و قائم نباشد و صفت آن صفت جزئیات است جمله طالب سلیم نگردد  
 بطریق شناختن آن باین اوصاف انسانیت است و هر آن و اندر تحقیق انسانیت مردمان سخن  
 گفته اند از این اسم چه چیز است به چیز از خدا دار است و علم این بر همه طلاب از نصیب است  
 از آنچه هر که بخود جاهل بود بنمیر جاهل تر بود و چون بنده مکلف باشد به خوف خود ویرا باید تا بصحت خود  
 خود قدم نهاد و در انباشت و بقا و خود بقا و حق را معلوم کند و نفس کتاب باین ناطق است و  
 نداند غرض جل و مکر کار را بجهل خود صفت کرد و گفت من بکرم غیب عن سبیل الله هیهات  
 من سبیل الله کسی جهل نفس دیگری گفته است از شایع من جهل نفسی که با نیز از جهل و رسول  
 فرمود صلی الله علیه و سلم من عرف نفسه فقد عرف ربه ای من عرف نفسه بالفتا و قد عرف  
 ربه بالبقا و دیکال من عرف نفسه بالذل فقد عرف ربه بالبر و دیکال من عرف نفسه بالعبودیه فقد  
 عرف ربه بالزبوتیه پس هر که خود را نشناسد از معرفت کل محو بشود و در ازین جبهه انجاست  
 انسانیت است و اختلاف مردمان ازین از این تبار که رسد گویند انسان جز روح نیست این  
 جسد و جوشن و بیکل آن است و موضوع دما و ای آن باشد تا از فعل طایع محفوظ باشد و حس و  
 عقل صفت آن و این باطل است از آنچه چون جان ازین جبهه جدا میشود و در انسان میخوانند و این  
 نام از آن مرد و بر خسته و دیگر اگر اگر علت انسانیت روح بودی بستی که هر جا در حکم نبات  
 بودی و اگر وی گویند که این اسم مانع بر روح و جسد است بیکجایی و چون یکی از دیگر میخارند  
 بر و هم ساقط بود و این نیز باطل است بقول خدا می غرض جل و گفت هل ان علی الاشیاء  
 حیث من الذلیر لعلین شیئا تمکن کذا مر خاک آدم را بجان انسان خداوند و بسوزد  
 جان بقال آدم نه پیوسته بود و اگر چه گویند که انسان جز وی است استجری و معل آن است  
 که قاعده همه اوصاف آدمی آن است و این همه محال است که اگر یکی بکنند و ملی از وی بریزد

کنند هم تمام اساتید از وی خفیه و پنهان بدانان با آغوش اندر غالب آدم دل نبرد و گرسنه از  
 در میان متصورند از اندین سینه غلط افتاده است گویند که انسان عبارت از اکل و شارب و  
 محل تفسیر نیست و آن سرالهی است و این جسد طبعین است و آن روح است و از تفرع طبع و اجزاء  
 جسد و روح گویند و عظام و عظامین و کفار و فاسق و جهال را اسم انسانیت است و اندر ایشان هیچ  
 سینه نیست ازین همه و از جمله تفسیر و اکل و شارب اند و در قالب و وجود شخص را بهم معنی نیست که  
 آن را انسان خوانند و از بعد عدش نیز خداوند عزوجل را بیاوراک اندر ما مرکب گردانیده است  
 انسان خوانده است بدون معانی که آن در بعضی آوسان نیست قوله عزوجل وَلَقَدْ خَلَقْنَا  
 الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَلَكٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً عَلَقَةً  
 ثُمَّ جَعَلْنَاهُ عِظَامًا مَّنْضُفَةً ثُمَّ جَعَلْنَاهُ عِظَامًا مَّكْسُوفَةً ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نَجْشًا لَّاهِلًا خَلَقًا  
 اخبر قلنا برك الله احسن الخا کفیان پس بقول خداوند تعالی که اصدق الصادقین است  
 از خاک این صورت مخصوص با بر تفسیر انسان است چنانکه گروهی گفتند از اهل سنت که انسان  
 سه است که توش برین نیست و تیره شده و سه است که موت از سه این سهم راستی گفته  
 با صورت سه و دالت موسوم بظاهر و باطن و مراد از صورت سه و دالت سه و دالت سه و دالت سه  
 و آیت موسوم بمعنون و فاعل و باطن و مراد از صورت سه و دالت سه و دالت سه و دالت سه  
 بدانکه ترکیب انسان آنکه کامل تر بود و بنده و یک متعلقان از سه سهم باشد که روح  
 و دیگر نفس و سه سهم جسد و هر دلت را ازین سه سهم بود که بدان فاعل بود روح را عقل  
 و نفس را هواد جسد را حیث و در سه سهم است از کل عالم و عالم نام دو جهان است  
 و از هر دو جهان در انسان نشان است نشان بدن جهان آب و خاک و باد و آتش و ترکیب  
 و می از اینها و خون و صفرا و سودا و نهی حضرت شیخ عبدالقدوس میفرماید چنانکه دلش و دلش و دلش  
 و در کار بجای رساند که از غیرین کلی اقطار که در مشرق و مغرب و در دنیا و آخرت  
 از ابرار و عیال و هر یک که حق سبحانه و تعالی تقدس بود و خلق پرستیدن آن

نور است که فوره از ذرات عالم نیست که آن کسب آن است و فانی و نوری است و در عالم انوار نور است  
نور فانی عالم این نور است چون فیصل العبد علی بن محمد رسیده و گفت ای دجسته و دجسته  
لایق قطره الکفوف و الاض حقیقا و آن نور است عالم و حقیقت بنی آدم است مصطفی علی  
الهدی علیه و سلم در مقام صفای بنما فرمود در حق عالم من عرف نفسه فقد عرف ربه و در حق  
خود خاص فرمود من ربی تقدسای الحق انا الحق منصور و سبحانی طیفور ازین نور است و برین  
حضور است عزیز من این فقر تمام شود و غیر بکلی بر خیزد و در روشن در میان نماز اگر چه صورت بشری  
در میان بود اعتبار ندارد و بیان دل بد آنکه دل نه مجرد پر کا که گوشت است که بهایم دل اندر  
پر کا که گوشت دارد و دل انسان دارد و عارف و مومن و دلی و نبی دارد و دل فحاطب است که خدا را با  
خطاب است نه با گل دل ملکه است و دل عارف است و دل نور است ربانی و تعبیه در قالب است  
مردان بود که بیدان دل رسد اقلب بر لاساطیل که اگر صد سال حرف در زبان گذر کند چه از دل خبر  
و در در ملکوت و آید و با ملک منشین آید بیکه از ملک و فلک برتر رود و بیکه از مقام روح بلند شود و نور رسد  
و از الله تعالی فی الاض خسر و در درین ولایت مرد عجبی رسد که انا الحق و سبحانی  
و من زنده است و اکبر عبد و اکبر محب عبودیت و منشن بگزارد و ایضا بیان روح آنکه گفت عشق  
خدا می جوهر جان مآد و عشق با جوهر وجود و ادراغ عرض آمد چه معنی دارد و لایح با در روح با در اعتراف  
بجوهر هم وجود آمد و نور عشق جوهر جان باشد یعنی اصل و حقیقت جان با عشق خداوند است که شوقی و نور  
خدا و پذیرد ما هست پر وانه در شمع ازان می افتد که جان او از نور شمع وجود یافته و آن آتش در در  
شستانه با جوهر جان مادر عشق سوخت و دیده از غیر محبوب رخت و عشق با که از پر نور عشق  
او دست جوهر وجود او را در مرتبه عرض و ظهور او دست پس عشق با او را عرض و عشق او جان  
جوهر بود و این جوهر در عرض نه یعنی مصطلح بود یعنی عشق با از تسکلیات و اسرار و انوار او دست که  
شمارت بر عرض دارد و عشق او در جان با حقیقت جان با که شارت جوهر جان است بیت عشق او  
در جان با جان است و جان ما را عشق او سلطان ما است و مسئله تصور که شیخ در مقام

نظری از منظر ظاهر و باطن آن متخلل است قدس سره غاب که مخلصان مریدان محو محسوسم بحجاب پر خود  
 نشسته که محبت شایسته محبت خدا در سول صلی الله علیه و سلم غالب است و موجب انفعال بیشتر  
 در جواب برنگاشتن که محبت پرین محبت خدا در سول است و سبب جذب کمالان الهیه که در باطن  
 پیرایه است میشود و چون دیده فعل آمد احوال و سبب و تویر است اهل و در فصل اول مقصود  
 از صفات علی بن حسین و اعطای نیر سحر هم مدحی آیت و کون فو اجمع الله لیدین حضرت  
 نقیضه احوال و غیره و ذکر کینوت مع الصادقین را دوستی است کینوت بحسب صورت آن است که  
 بمالست را با اهل صدق انهم وقت خود گیر و تا بسبب دوام صحبت ایشان باطن و می از افکار  
 صفات و اخلاق ایشان منور شود و کینوتی بحسب معنی آن است که از دیگران باطن طریق را بطریق  
 و زدن نسبت بطن آنکه استحقاق باطله داشته باشد و در صحبت حصر کند و در آنچه همیشه به چشم ناظر  
 باشد بلکه چنان سازد که محبت و امی شود از صورت بعضی عبور کند تا همیشه و اسطه در نظر باشد چون  
 این معنی را بر سبیل دوام رعایت کند و می را با تر ایشان مناسبی و اتحادی حاصل شود  
 و بدین واسطه آنچه مقصود اصلی است حاصل حقیقت می شود حضرت محمد و اهل بی او که در سول سیم  
 جلد ثانی کتبات خود میفرمایند در زینت نسبت را بطریق افروخته بود که بعد می سبیل یا فیه است  
 که در صلوات آنرا بسجود و خود میداند و می بیند و اگر در ضاعفی کند متقی نیک و محبت اطوار این است  
 مستثنای طلب است از هر کس که می را اگر در بند صاحب این معالیه مستند تا مالت سبب تمیل که باندک  
 صحبت شیخ مقدس جمیع کمالات او را جذب نماید را بطریق اچرا نفی کنند که او بسجود و الیه است بمسجود  
 چرا محارب و مساجد را نفی کند ظهور این قسم دولت سجاد تشنه ان را میسر است تا در حبس اهل  
 صاحب را بطریق راسته سطح خود دهند و در حبس اوقات متوجه باشند در رنگ جامه بدین  
 که خود را استغنی دهند و قبله توجه با از شیخ خود منحرف سازند و معالیه خود را بر جهنم نهند و در  
 اطوار اعم نیست اگر در و چیز فخر زرقه باشد یکی متابعت صاحب شریعت علیه الصلوٰه و السلام  
 و در محبت و خلاص است شیخ باشرت این دو چیز که در ان ظلمات طاری می شود و یک خداوند

او اوضاع نخواهند گشت اگر یکی ازین دو چیز نقصان یابد و خرابی و زوالی است اگر چه حضور جسمیت باشد که  
 آن است در اج است که عاقبت خرابی دارد و نشأت اقدس مولا نخواهد گشت کاشانی فرمود نفس مقدس که بسط  
 وجود و پر سیر گردد و در فیض اقدس آنکه بسط و پر سیر و مرید صادق نیست که حال پر ابرامات جمال مشرف  
 حقیقی و اندر حضور غیب پر نظر بر آن آینه بر روزگار آنکه جز حال پر آینه دل بهم در نظرش نیاید گاه  
 بتوسل آن متوجه حال چون گردد و عرشانه مولا شاه فی الشهد محدث و لموسی در قول جیل و می  
 فرماید در فصل شغال نقشند فاکر اطران الوصول الی الله ثلثة احوال الذکر و ثانیها الرقبة و ثالثها الطیبة  
 بشیخ شریطان کون الشیخ قومی التوجه و اتم الیاد و شت فاذا صبح علی نفسه عن کل شیء الا تعبه و نظیر  
 لما فیض منه و فیض عینیه و فیضهما و نظیرین یعنی الشیخ فاذا افاض شیء فلیست بمجامع قلبه و  
 لیواظظ علیه و اذا غاب الشیخ عنه یحیل صوته بین عینیه و یوصف العبد و التظیم فقیه سورته با  
 تعقیب صحبت مترجم مولوی خرم علی صمد شدنگ میگوید مولا نانی فرمایا حق یہیہ ہو کہ سب امون سی  
 یہ راہ یادہ قریب ہو و کفی نواع الصدقین یعنی چونکو ساتھ رہو سہیں ایک طرح کا شمار  
 را بطہ مرشد کا نیز مترجم میگوید مولا نانی فرمایا مرشد کی شرط یہیہ ہو کہ داخل مقام شہادہ ہو  
 اور نورانی تجلیات ذاتہ موجب کے دیکھنے سے ذکر کا فائدہ حاصل ہو بموجب اس حدیث صحیح کے  
 کہ ہم الذین اذا رعوادکر الله یعنی اولیاء اللہ وہ ہیں جن کے کہنے سے خدا تعالیٰ یاد ہو کر  
 بموجب اس حدیث کہ ہم جلساۃ اللہ اور بمقتضای احمدیہ معتقد کے ہم قوم لائقی علیہم السلام  
 نشأت اقدس از حاجی عبدالعزیزی آر کہ ادب نیست در را بطہ کہ خود را در خدمت پر حضا رکند  
 آنکہ پر انزاد خود حاضر سازد راقم گوید تعلیم طریق ثالث از کتاب صراط المستقیم در ذکر شیخ  
 محمد صادق گنگوہی خواہم آورد و ہتی حضرت مولا نا شاہ عبدالعزیز زیر این آیہ سورہ غفرل  
 سے نویسند و آذکر الله و یا و کن نام پروردگار خود را بر سبیل دام خواہ  
 اسم ذات خواہ در ضمن تہلیل کہ نفی و اثبات است خواہ ہمیشہ خواہ بی جس نفس خواہ  
 بدون بربخ و یا بربخ راقم گوید در مصلح صوفیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم در محل مذکور بربخ تصور



شیخ ناگوید حضرت قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی در کتاب سیر یا سیدی برادر سہار دل اہل دل  
دہندہ اکوثران روزگار کہ مقیم منزل حس و عقل ایم از غیبتی چہ خبر داریم بدانکہ اہل مجر و کراہ گشت  
ہست کہ بہائم ہم دارند دل انسان و موس و عارف و ولی و نبی زاد و دل مخاطب است کہ خدا را با دل  
خطابت آن با دل مل سلطنت است و دل عارفست و دل فری است بانی و تقبیہ مد طالب انسانے  
چون مرید صادق بکشف و شاہین بدل رسد کہ انعام حق است و دانای آن عالم ملکوت است  
دل خویش را مراقب با دل شیخ دارد و از دل شیخ بدل کفایت معرفت بانی و ہر اسب بخار رسد  
چنانکہ کسی پیش ہماز بمحض تحصیل علم کند در مقام مریدان صادق اہل از دل شیخ تحصیل علم کنند  
و سوال از دل بود و تحصیل از دل بل بود کہ دل شیخ خود را بانی است بکاشفہ و شاہین متوہد و سبحانی است  
از حضرت سبحان فیض رحمان بدل شیخ میرسد و از دل شیخ بدل مریدان بر حسب تالیف شر  
از بطی کہ بیان دل شیخ و دل ایشان است فیضان بود و ابتدای یا بخار استحکام ارادت است  
ہر چند پویند ارادت مستحکم تھاوار و علا توجہ دل و بدل شیخ حکم چون مرید را توجہ بظاہر باطن  
بظاہر باطن شیخ بود و جسم و کلمات و سکنت مرید و صحبت شیخ بفرمان شیخ بود و ہمہ خواست و ہی بخوات  
شیخ بود و خواست شیخ بخوست حق است الفناء فی الشیخ حاصل آید و از حد قدس الفناء فی السہ  
روی نماید و ما کثرتا و ان لا ان فیکم اللہ جلوه گری نہایم است مرید را این دولت سعادت  
ہر چونکہ حاصل شود خواہ بعمر خواہ بحسبان خواہ تصور یہاں سعادت است کہ بحق رساند  
دولی و عارف گرداند العلماء و رتہ الانبیاء و دولت این سعادت است اسی برادر این ظاہر است  
کہ ہر کس دل خود را متوجہ بطرفی میدارد و اگر دنیا است ہاں دنیا پیش وی است و اگر معنی است  
ہماں بملک مولی است ہماں مولی فاکمل فی الخلق کما اللہ سر این دولت است مریدان کمال  
ارادت با شیخ چنان حاضر میباشند و مراقب کہ حضور و غیب در یک طور مے آید و پرورد  
منے اند اینما مرید اگر گزار کرد و از شیخ بظاہر غائب شد پیش شیخ ہشد زندگانی با او  
کند چنانکہ بمحض ورود الحمد للہ علی ذلک زبیرہ العلماء ہستین و ہستین قدوة الفقہاء



التاخرین سالک سلوک نقشبندی اقف اسرار طریقه مجددیه که نام نامی ایشان ازین صبح ظاهر است  
 عراده تاج محمد بر سر عالم که مولد و مولن می تعبیه نگین است از مدت چند سال تا حال در شهر  
 مراد آباد مسکن میدارند نسبت ایشان متعدیست طالب اسرودی می بخشد سلسله ابد تعالی  
 و شاگرد و مرید و خلیفه مولانا محمدی اندر رحمة الله تعالی علیه سفیر بایند سیاحت وقت دستر اورد  
 قول انجیل و غیره من الاستاذ الفاضل الرشید العالم محمد اسحق شهر طافان غفر له و لی و له بیانا  
 تصور شیخ علی بسیل تحقیق که برین وجه است اول طالب باید که اوصاف حمیده شیخ در تصور قبول  
 خود آورد و ملاحظه صورت بر نظریه محبت و تعظیم نماید تا عمل بر اوصاف حمیده آسان میسر شود  
 و وقتیکه در بر روی شیخ خود نشیند در دل خود محبت آن مرکز نماید حتی که در مجرای محاصل گردد  
 بعد مظهر شود و بسوی چیزیکه از طرف او فیضان گردد اگر سرید غمی است چشبهای خود را در گردن  
 در میان هر دو چشم شیخ خود را نظر نماید تا که بعد متاثر گردد و متوجه دل از بر روی حاصل آید و اگر  
 فک است چشبهای خود را بنده نماید و ملاحظه نماید بسوی دل خویش پس مرید را باید خواه  
 غمی باشد یا نکی بر فیضی که از طرف شیخ بر دل او تاثیر نماید بچشش تمام اثر را بخاطر دارد و در دل  
 خود بیاورد و گیرد و هلا بچشش رست خیال ننماید پس این مرتبه وقتیکه مرید را حاصل شود باید که در غیب  
 شیخ نیز خیال صورت او را با اوصاف حمید و اثر احوالی مرکز مظهر نظر خود دارد و در بر روی  
 چشبهای خود خیال مذکور به صفت محبت و تعظیم شیخ دارد فیضانی و کیفیتی که در بر روی خود حاصل  
 شده باشد در غیب ازین حاصل خواهد بود که گوید لانا در جواب سوال پنجاه و هفتم سائل اثبات  
 وجوب این سطر فرموده اند مفسر شیخ الغریز شاه عبدالعزیز قدس سره زیر این آیت سور لق  
 فَلَا تُجْعَلُوا لِلَّهِ أَندَادًا أَسْتَعْنِي پس گردانید برای خدا همسر من نیست چهارم بر پرستان گویند  
 چون مرد بزرگ که بسبب کمال یافت و مجاهد مستجاب الدعوات و مقبول الشفاعت  
 عند الله شده باشد از اینجهان میگذرد روح او را قوتی عظیم و سستی پس نفیم بهم میرسد هر که صورت  
 او را بر بزرگ سازد یا مکان نشست و برخاست او یا بر گور او سجود و تلال نام نماید روح او بسبب

و اطلاق بران سطح شود و در دنیا و آخرت و رتق و انشعاب نماید و این وضع بر بن شیخ از  
شأن صوفیه رحمة الله علیه تولا و فعلا و تعلیما جائز و ثابت نیست و آن صورت بالاندر ایشان  
و مفسر موصوف که تعلیم آن میگردانند جائز و ثابت است اما مغلای رحمة الله علیه در جای معلوم  
در باب حضور القلب فی العقلة نوشته و حضرت فی تلک النبی صلی الله تعالی علیه و سلم و خصیه الکریم و قل  
السلام علیک ایها النبی و ابن حجر مکی در شرح عباد و در بیان مسائشند گاشته و خطب صلی الله تعالی  
علیه و سلم کانه اشاره الی انہ تعالی یکشف من امتہ بکونه کما فی صریحهم لیسند لهم بافضل اعمالهم و  
لیکون مذکرة حضوره سببا لیزید فی شوق و حضور و قدوة العلماء و الا و لایا شیخ شهاب الدین  
در عوارف در باب صلوة اهل قرب گفته و سلم علی النبی صلی الله تعالی علیه و سلم و یتلوه من علی قلبه  
محمد باقر مدیحه صاحب محمد محصوم کنز الہدایہ من مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی  
سوال نیز و هم چنین هم در ذکر بدعت است یا نه اگر بدعت حسنه گویند پس بطور حضرت یحیی  
در هیچ بدعت حسن نیست پس انجیل از بدعت چگونه بر آید جواب ذکر فی حد ذاتہ حسنه و دلالت  
است اما جس هم در آن بدعت وقتی باشد و ثابت شود که انجیل در صدر اول نبود و آن مسنوع  
است و نیز انظر لقیه حبس را حضرت خضر بحضرت خطاب عبدالمالک عبدالمالک تعلیم کرده اند و عمل  
ایشان را حکم بدعت نمی تواند کرد و هر لغو طاعت حضرت ما منقول است که فرمودند در سلسله  
نقشبندیہ و کبرویہ ذکر مسنون از حضرت صلی الله تعالی علیه و سلم رسیده است از حضرت صدیق اکبر  
و حضرت علی رضی الله تعالی عنہما الی یزید بن ابی اسحاق و در وسط فتوری زرقه کی از حاضران سوال کرد  
که آنکه میگویند که در سلسله نقشبندیہ طریقه رابط از صدیق اکبر و طریقه ذکر از علی مرتضی سید  
چون است فرمودند ذکر می که در این سلسله است که آنرا خوف مدعی خوانند بطریقه محمود مثل عبود  
ضم محمد رسول الهادی از صدیق اکبر معصوم رسیده و طریق صحبت نیز از ایشان رسیده و اگر ایشان  
سفر و حضر آن سرور صلی الله تعالی علیه و سلم میبوند و از راه محبت فیض میگردانند و هم میگویند  
نذکر من مکتوبات حضرت مجدد و میگوید ذکر تنهائیر بطریقه دینی فانی الشیخ موصوف نیست و ذکر هر چند



قبول و خبری ازین که کرده است و طریقی نیکوست اند مجاهد و آداب لطیف اند و رشادت  
و هر چند که از مسامحات و مجامعات در ایضات ایشان نمکلف آمده و سهل و فرج شرع و توحید  
موانع اند و بزرگداشت رفته بهر طایفه الاختلاف و در آنجا فی تجرید التوحید و سرافق بیکلیه زیر خبر شهوت  
و تحقیق تصوف مایلین بتمایز شایع متفق است از روی حقیقت و مقسوم است از روی مجاز و کلام  
از خبر قبول اند کرده اول ائمه عباسیان از قولی بابی عبدالعزیز الحارث بن الحبابی می کنند  
در حدیث علی دوی با اتفاق بر او و اول زمانه خود مقبول النفس و مقبول النفس بود و عالم معلوم  
سهل و فرج و حقائق و سخن می اند توحید و تجرید بود و بصحت مسامحت ظاهری و باطنی و  
ناورده مذہب دمی نیست که رضا از جمله مقامات نگویید و گوید که آن از جمله احوال است و بخیال  
ابتدای کرد انگار اهل خراسان این قول گرفته اند و عراقیان گفته اند که رضا از جمله مقامات و این  
بہایت توکل است اما در میان این دو قسم اختلاف مانده است گروه دوم تصاریف اند  
قولی بابی صالح بن حسن و بن احمد بن حماد از اقصاء کنند رفته بهر طایفه دوی از علما و بزرگان بود  
و سادات این طریقت و طریق دمی اظهار تشرف ملاحت بود و اندر فنون مسامحات دوی را کلام عام است  
و از نوادر کلمات دوی یکی آنست که گوید فوج نام عیاری بود و جمله عبارات نیشاپور و حکم دوی ازین  
ویرا گفته اند فوج جو از روی چه خبر است گفت جو از روی من بخوابی یا از آن خود گفته اند و دیگر گویند  
گفت جو از روی من آنست که من قبا بیرون کنم در حق پرشتم و مسامحت آن بود و من تا صوفی  
شو و از شر من اذن جانم از مصیبت پر نهریم جو از روی تو آنکه مرتع برین کشی تا تو بخلق و  
خلق بجهنم نگرند پس جو از روی من حفظ شریعت بود و بر اظهار اذن بر حفظ حقیقت بود و در بار  
و این مصلحت نیست و بهر حال که گروه سوم طغیور یا نند و طریق دوی غلبه و کبر بود و غلبه شوق  
عزیز و کبر و دشمنی از بعضی کسی دمی نباشد و تقلید بدان حال که اقتدار بر بستیقیم دست نیاید  
و اینگونه دمی به او اند که بکلف ما و کبر و غلبه پیر گفت صلی علیہ السلام ای کافران! قسم که تا آنجا  
گفته اند بیکدیگر زانند که تا آنجا که بیکدیگر ازین جباران که من شنبه بقیعیم و من شنبه بقیعیم و من شنبه بقیعیم و من شنبه بقیعیم

ری کار و این شک برکت بد آنکه سکر عیادت است از غلبه بر محبت حق عزوجل و سحر باطن و حصول  
 مراد و ابل معانی را اندر معانی سخن بیکتا گردی این بران فضل چند گردی آخر این مریت و بند  
 آنکه سکر افضل نهند بر صحو آن بویزید است و متابعتان و می گویند سحر بیکتا اقبال صفت الوهیت  
 سحر دیگر در آن حجاب محکم بود از حق عزوجل و سکر بزوال آفت و نقص صفات بشریت و زوال تدریس  
 و اختیار و می و فنا و تعریفش اندر خود و تجاوز و مسکن و توای که اندوی موجود است بخلاف غرض می  
 و این المیخ و اتم و اکل آن حال بود چنانکه در اول علیه السلام اندر حال سحر بود فعلی از وی بوجود آمدند  
 تسکین فعل و ادب و هفت کرد و گفت قتل و او حاکم است و بنابر اصلی بعد علیه السلام اندر حال سکر بود  
 فعل میرا بخود هفت کرد و گفت و ما که میست از سر هیت طالع الله که در این انسان این عبده  
 مدیده و آنکه بخود هفت نام بود و صفات خود ثابت گفتند و کردی بود که راست و آنکه بحق قائم  
 بود و از صفات خود وفا گفتند که دریم چه که دریم پس هفت فعل بنده بحق نیکوتر از هفت فعل  
 حق بنده که چون فعل حق بنده و صفات بود بنده و بخود هم بود چون فعل بنده بحق صفات بود  
 بحق قائم بود که چون بنده و بخود هم بود چنان بود که او و علیه السلام با کفایت بجای آقا که بنیاست  
 یعنی بنیاد دید آنچه و در چون بنده بحق قائم بود چنان بود که بنیاد اصلی بعد علیه السلام با کفایت آقا  
 هم از آن جنس یعنی زن زید بر زید حاکم از آنچه آن نظر در فعل موجود و این نظر در عمل سکر و چه چارم  
 چند یا نذر فی یا یا القاسم چندین محمد کند رفته بعد علیه طریق می بنی بر محبت و مشهور ترین نمیشد  
 می است و شایخ محمد جنیدی مذهب بوده اند و متابعتان و می گویند که سکر حاصل آفات متان  
 تسویش احوال و زایل محبت و مگر که در کمال ششتر خویش و چون قائم بر معانی طالب شهید یا زردی فنا  
 و می یا زردی بقا می یا زردی و حوآن یا زردی شایسته چون سیم احوال باشد قائم به تحقیق حاصل نشود  
 از سیم دل اهل حق و سیم یا با کل مشقات و بنا بنیای هرگز از بنده شایسته آنا باشد و از آفات آن  
 سیم شایسته و اندن خلق اندر سیم یا بدمن حق بر نیست که خبر را چنانکه هست نمی بنید و اگر سیم سیم  
 بر میندی و میار و دست بر می کند باشد یکی آنکه نظر اندر شیمی بیشتر بقا و آن که در دیگر بیشتر فنا و آن که در

اگر چه بشارت آن کرد و کل موجودات را اندر جنب بقا و خالقانی باید اگر چه چشم فانی گردد و کل موجودات  
 را اندر جنب بقا و خالقانی باید که بخود باقی نه بنده اندر حال بقا و نشان این بر دو صفت مراد از موجودات  
 عرض فرماید و از آن بود که سید مرتضی علیه السلام اندر حال ما گفت که الله عز و جل ما الاشیاء و کما هو  
 عز و جل چه بر چه بدیر آسود و همین قول خداست عز و جل که فَاَعْبُدُوْهُ اَوَّلٰی الْاَبْصَارِ اَتَعْبُدُوْنَ مَا  
 لَمْ يَخْلُقْ اَنْفُسَ الْاَشْیَافِ اَحْوَالِ مَحْدُورِ اَنْفُسِ اَحْوَالِ مَحْدُورِ اَنْفُسِ اَحْوَالِ مَحْدُورِ اَنْفُسِ اَحْوَالِ مَحْدُورِ اَنْفُسِ  
 سوسنی علیه السلام اندر حال سکر بود طاقت اظهار یک تجلی نداشت و از هوشش بشدت خفا می نمود  
 صهیون رسول صلی الله علیه و سلم اندر حال صحو بود و از آنکه آیه تاب تو سین سین بی بود و بر آن  
 و بیدار تر بود و بعد از آن گروه چه خبر نداشتند و ولی بابو الحسن امیر بن محمد نوری گفت در رحمت الله علیه  
 ویرا اندر تصرف در هر چه پسندید و هست و قاهره نه پیش تقضیل تصرف باشد بر فقر و معاش  
 موافق بنده شد و در طریقت مجتهد صاحب حب بود صحبت بی ایتار حرام و اندر گوید صحبت  
 با درویشان فریضه است و عزت ناست و ایتار صاحب بر صاحب فریضه چنانچه در پیش  
 در بادیه فرود شد و با ایشان یکش آب بود و بر یکدیگر ایتار میکردند کسی نخورد تا همه از دنیا بختی شدند  
 نشاء الله تعالی ذکر ابو الحسن رحمه الله علیه در کتاب تفصیل مذکور شد گروه ششم سبیلانند ولی سبیل  
 بن عبد الله مستری رحمه الله علیه کند و وی از محشمان اهل تصوف بود و کبر و فشان در جلد اند و وقت خود را  
 وقت بود و اهل حل عقد بودند و در طریقت ویرا بر این بسیار بود و اندر آن عیان عقل با بر شود و طریق  
 وی چنانچه در بیان نفس ریاضت است و پرورش مردان از سوی مجاهد و ریاضات طریق سبیلان  
 بر دو مرتبه باطن طریق صنیان اما ریاضت و مجاهد و جمله خلاف کردن نفس بود تا کسی نفس از نشأت  
 ریاضت و مجاهد ویرا سودنا و حقیقت نفس معنی الهی و کتاب کشف المحجوب تفصیل مذکور است  
 گروه هفتم حکیمان و فیلسوفان بانی عبد الله بن محمد بن علی الحکیم الزمندی گفتند در فیلسوفان و فیلسوفان  
 وقت بودند و در جلد علم ظاهری باطنی و در تصانیف بسیار و قاهره سخن طریقتی و قاهره و اندر کشف محجوب  
 از این است که فیلسوفان را در لایا که نشان از خلق برگزیده است و در معانی ایشان نشاء و این سخن در اندر است

هر که در چشم خازانند تویی بابو حسین را نکند رحمت همد علیه میرا اندرین طریقت تصانیف هر دست و  
 اندر چه در قطع شانی عظیم دشت و ابتدا عبارت از حال فنا و بقا و اگر در طریق خود را بجلال دین مبارک  
 مسفر گردانند بداند که فنا و بقا بر این علم عینی نگردد و بر زبان حال بسنی دیگر و شایع نگردد اندر زینی موسیقی  
 لطیفی گوید که صاحب سبب الفنا و فنا و بعدی روتیه و البقاء و بعدی شایسته و الا لیتیه  
 فنا و فنا و بنده شه از روتیت بندگی بقا با برنده و شایسته الهی یعنی اندر کار و در بندگی آفت بود  
 و بنده بحقیقت بندگی آنگاه رسد که اندر کار خود میار باشد و از بد فعل خود فانی گردد و بد فعل خود را  
 باقی آن نسبت فعل می جلوه حق باشد بد و اگر آنچه بنده مقرون بود در نهال بند و جمله ناقص بود آنچه از نقصان  
 موصول بود و کمال بود پس چون بنده در مشقت فانی شود و مجال الهیت حق باقی شود و بویقوب نه جوری  
 که بویقوبه العیونیه فی الفنا و بقا و محبت بندگی کردن اندر فنا و بقا است از آنچه با بنده مطلق نصیب خود  
 تیرا کند شایسته خدمت با مخلص مگر و پس تیرا از نصیب است فنا بود و مخلص اندر عبودیت بقا  
 و حقیقت اجمالی آن بود که فنا مرند و از روتیت جلال حق بود و کشف غلط می بر دل و تحقیق  
 این جمال از کشف المحجوب یا حبست گردد و هر چه خفیه است تویی بابو عبدالله محمد بن خفیه الشیرازی کنند  
 رحمة الله تعالی علیه دوی از کبر و سادات انظار و غیر از آن قوم بود و عالم معلوم ظاهر باطن  
 و در انصاف بسیار است معروف و مشهور است اندر فنون علم طریقت و طراز حبس می از انصاف  
 نصیب و حضور است و عبارت از آن کند صاحب کشف المحجوب میفرماید و من بعد از ایجاب از زبان کلام  
 انشاء الله تعالی الکلام فی العقیقه و حضور این عبارت است که طر و شان چون عکس بود در عین منعی مقصود  
 آنگاه متفقا و ناید مستعمل است و متداول اندر زبان از باب اللسان الی منی پس مراد از حضور حضور الی  
 بدالت یعنی تا حکم تعبی او را چون حکم عینی گردد و مراد از غیبت غیبت الی بود و از دین حق تا مدی که از خود  
 غائب شود از غیبت خود غائب شود و غیبت خود از خود و بخود نظاره نکند و بکار این طراز بود از حکم روح  
 چنانکه از احرام نمی صومد شمس غیبت از خود حضور بود و حق و حضور یعنی غیبت بود از خود و چنانکه از خود  
 غائب بود و حق حاضر بود بر کبریا حاضر بود از خود غائب بود پس لکن از خود است چون غیبتی از خود کبریا

چنانچه علی مراد طالب است و اگر داند غیبت بنی ترک است چنانچه حضور گشت و شرکت قسمت بر خاست و غیبت  
 بخود منقطع گردد و چون ل را بر زاد مالک نباشد لک غائب است و یا حاضر اند و تصرف او با و اندر حکم نظر همین است  
 جلد بران روشن است و غیبت اما چون فرق افتد شایع را در همه اشکال ازین سخن است و اگر در حق حضور  
 داند بر غیبت و اگر در حق غیبت است بر حضور چنانکه اندر همه و دیگر بیان کردیم اما هو و دیگر بقای اوصاف  
 نشان میکند و غیبت حضور بر نفس اوصاف پس این علامت آن بود و اندر تحقیق دانایانکه غیبت را مقصود  
 بر حضور آن اعطاء است و حسین بن منصور ابو بکر شبله و ابو عمر بغدادی و سمنون مجتبی باطنی از اقبان گویند  
 که مجتبی باطنی را حق تویی و چون تویی تو از تو غائب شود آفات ثبات هستی تو اندر توانی شود قاعده  
 بر درگاه گشت مقامات مریدان جلد مجتبی شد و در لایق طالبین علامت گشت اسرارندار شد ثبات  
 اندر وجهت قرار شد چشم از خود و از غیر خود فرو رفته شد و صاحبان شریعت اندر متفرق و بشکل قرب سوخته  
 و صورت این چنان بود که خدای عزوجل اندر حال غیبت تو مرزا او پشت آدم علیه السلام بیرون آورد  
 و کلام عزیز خود را بر آتش خواند و جماعت توحید و لباس شایسته مخصوص گردانید و تا از خود غائب بودی  
 سخن حاضر بودی بجهان چون بصفت خود حاضر شدی از قرب غائب شدی پس لک تواند بر حضورت  
 و غیبت سنی تو خدای عزوجل لَقَدْ جَعَلْنَا نُؤْدَى كَمَا خَلَقْنَاكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَبَارِئِ  
 حَادِثَ مَحَاسِنِ وَصَفِید و حسین بن عبد الله و ابو جعفر حفص حداد و حدود و محمد و میر خضر می صاحب  
 از مجتبی بن خفیه هم عهد تھا با جماعه دیگر بر آنند که حضور را مقصود غیبت و اندر خازانچه همه جاهل اند حضور  
 بسته است و غیبت ان خود را چنانچه حضور حق چون پیشگاه آید راه افت گرد پس هر که از خود غائب بود یا لایق  
 حاضر بود یا نه غیبت حضور است و غیبت بحضور خوبان باید که مارک غفلت باشد چون مقصود  
 ازین غیبت حضور باشد و چون مقصود موجود غفلت ساقط شد پس غیبت و حشمت مجتبی باطنی حضور حشمت  
 گشت اندر همه اهل کشف چون مجتبی باطنی از فرق منتهی شایع از الطیفه است عالی و از روی ظلالی انصارات  
 نیز در گمانند که حضور حق و غیبت از خود که مراد از غیبت حضور است و لک از خود غائب نیست سخن حاضر است  
 و لک حاضر است غائب است چنانکه حسین بن ابیوب علیه السلام اندر حال در و بلایه بخود و بود و لک اندر حال از خود



غائب بود و لاجرم مشتاقان می بختند و از مریدان می کردند چون گفت صبیحی اللهم خداوند گفت است  
و جدا گانه جدا کرد و آنرا می بیند و می بیند عیان تا نیکنی کن تا بهانی و از جنیدی آید رحمت بهشت  
علیه که گفت روزگاری چنان بود که از اهل آسمان زمین بر حیرت می میگرفتند و از ایشان که من بزرگ  
ایشان میگفتم اکنون باز چنان است که از ایشان خبر دارم و نه از خود این شهراتی میگویند بحضور  
انست معنی غیبت و حضور که مختصر برادر دم تا همه مسلک خفیهان بدانند و در جمیع سیار تا تویی با او بسیار  
سیار می کنند و رحمت بهشت علی دی امام هر که بود و اندر همه عالم و صاحب بود که اسطوره بود و امر و زاندر  
نسا و در و در مصحاب می طلعت بسیار به هیچ ندیده اند و تصوف برال خوانده است لاندی می باشد  
از سائل لطیف است و سخن ایشان بیان یکدیگر نباشد بوده است و من بعضی از آنان میسازید و هم بر وقت  
خوش است و عباد ایشان بابر جمع تفرقه باشد و این غفلت مشترک میان جمیع اهل علوم و هر گروه و هر  
صفت خود را این غفلت را کار بندند و در تفهیم عبارت خود را امام و هر یک از این چیز دیگر است چنانکه از جمیع اینها  
از جمیع انزلیان مراد تفریق و از تفریق جدا میگویند و بخوان اتفاق اسامی لغوی و نه تفریق معانی  
آن و تفهیم جمیع قیاس تفرقه نفس با جمیع نفس و تفرقه قیاس هوایان جمیع صفات ذات و تفرقه صفات  
نفس امام و اینها تفهیم برین این جمله بود و بدانکه جمیع بر دو گونه باشد یکی جمیع سلامت و دیگر جمیع کسیر  
جمیع سلامت آن بود که حق تعالی اندر غلبه حال و قوت و جود و خلق شوق و در بنده پدیدار آید و  
و حق تعالی حافظ بنده باشد و امر خود بر ظاهر و می میراند و در برابر گذاردن آن نگاه میدارد و در برابر  
بجای می آید چنانکه بهیسل بن عبد الله و ابو حفص و او ابو العباس سیاری مردی امام هر صاحب  
مذهب بود و ابو یزید بسطامی و ابو کبر شبله و ابو الحسن حضری و جماعتی از کبار و مشایخ پیوسته مغلوب  
بودند و می یافتند نماز را نماند می آنگاه بحال خود باز آمدند می و چون نماز بکردند می از مغلوب گشتند و  
از آنچه تا در محل تفرقه باشی تو باشی امر میگذاشتی چون می ترا جذب کند و می بامر خود او می ترک بر تو نگاه  
دارد و در بعضی برای کی نشان بندگی از تو بر تو بخیزد و دیگر آنکه تا حکم و عده یتیم کند که من هرگز نیست  
محمد علیه السلام را منسوخ نخواهم کرد امید و جمیع نکسیر آن بود که بنده اندر حکم و در پیش خود می

چون حکم جانین باشد پس یکی ازین معذور باشد و یکی شکوک پس روزگار مشکوک و قوی تر از معذور  
 باشد و جمیع محققان تصوف گفته اند نظر به وجه و جوی و جاری عبارات در موزنان مراد بلفظ  
 تفرقه کاست است و هیچ مواهبی مجامده و مشایخ پس آنچه بنده از راه مجاهدات بدان ماه یا بدر  
 جمله تفرقه باشد و آنچه تصرف غایت در ایت حق بود و بنده هیچ بود و غریبه اندر آن بود که از  
 آفت فعل خود رسته گردد و فعال خود را اند فعال حق مستغرق یابد و اگر هیچ مقامی مخصوص نیست و حالی  
 سفرد که هیچ صحت است اندر معنی مطلوب و اختلاف مشایخ اندرین بسیار است و عبارات در آن  
 در این مجال است و تفصیل از کتاب ذکر را بدست و رفحات است بدانکه مراتب طبقات مرم  
 بر قسم است قسم اول مرتبه دهلان و آن طبقه علیا است قسم دوم مرتبه باطلان یعنی  
 کمال آن طبقه و سطح است قسم سوم مرتبه بقیان اهل نقصان و آن طبقه سفلی است  
 و دهلان مقران و سابقان اند و اهل وصول بعد انبیا علیهم السلام در طایفه اند و اول شایخ فیه  
 که بر سطح کمال متابعت رسول صلی الله علیه و سلم مرتبه و وصول یافته اند و دعوت خلق باز و دن  
 و نامور شده اند و دوم طایفه آن جماعتی اند که بعد از وصول بر وجه کمال عازم کمال و جمیع خلق  
 با ایشان زلف و غرق و مرجع گشتند و در شکم اهی فنا چنان ناخیز و سست ملک شدند که از ایشان  
 هرگز خبری و اثری بسا ص تفرقه و ناحیت بقا رسید و در ملک زمره سگان قباب غیرت و طعنا  
 و بار صیرت انحراف یافته و بعد کمال و وصول ولایت تکمیل و گران با ایشان مفوض نگشته و اهل  
 سلوک نیز بر طبق اول طالبان مقصد علی و در میان وجه هدایت و آن وجه الله طالبان  
 بهشت و در میان آخرت و صیقل گرفتن و کمال و اما طالبان حق و طایفه اند و متصرف  
 و طایفه متصرفه انجم است اند که از بعضی صفات نفوس غلام یافته اند و بعضی احوال او را  
 صورتیان منصف گشته و مطلع نهایت احوال ایشان شده و لیکن هنوز از احوال بقایای صفات  
 نفوس شبث مانده باشند و بدان سبب وصول غایات نهایی اهل قرب و صوفیه مختلف گشته  
 و اما طایفه که مدحایت معنی غلام صدق غایت جهد دارند و در اخلاصی طاعات از نظر خلق

مبالغه واجب باشد اکنون باز گردم بطرف آنج گرده که نامقبل اند یکی طولیان که بسجول مستخرج  
 مشهور اند و سالیان و مشبهه بدیشان متعلق اند و دیگر حایان اند که ترک شریعت گفته اند و الحاد  
 گرفته و مرد و گوشت و راباضیان و فارسیان بدیشان متعلق اند و گرو و ه از خشیان که  
 مجسمه اهل خراسان اند و متکلم بکلام متناقض اند و اصول توحید که صهل طریقت نشاسند و خود را  
 دلی خوانند و گویند که اولیا فاضله اند از انبیا و آن ضلالت است و مشبهه که تولا بدین طریق کنند و  
 علوی نزل حق بمنی متعال رود و دارند و بجزایر بخیزه گویند بزوات ضای عزوجل ندانند و در همه  
 لغات و مجال باتفاق جمله شایخ این طریقت انبیا فاضله اند از اولیا و از پنجه نهایت و لا بیت  
 نبوت باشد و جمله انبیا و لی بشند و نهایت ممکنا ندانند نفی صفات بشریت و اولیا عایت اند و در  
 زیرا که این گروه را حالی است طاری آن گروه را مقام است و آنچه این گروه را مقام است آن گروه  
 را حاجات است و یکس از علماء اهل سنت و محققان این طریقت اندین خلاف نکنند الفرق  
 بین المقام و الحال بدانکه این دو لفظ مستعمل و متداول اند در علوم میان محققان  
 مقام بضم میم فاکت و جاسی اقامت و مقام بفتح میم قیام باشد و جاسی قیام در اصطلاح نظامی  
 جاسی اقامت بنده باشد و در حق و عز و کرامت و رعایت کردن می مرآن مقام را تا کمال آن را  
 دوراک کنند چنانکه صورت بند و بر آدمی در و انباشد که از مقام خود هرگز و بی آنکه حق آن  
 بگذارد و حال سنی باشد که از حق بدل بپویند و بی آنکه از خود آنرا بحسب فاع توان کرد چون بیاید  
 و با تکلیف جلب تو انکر و چون بر و پس مقام عبارت بود از راه طالب تده نگاه و می اندر محصل  
 چهار و درجه و می بقدر که کتسابش اند حضرت حق عزوجل و حال عبارت بود از فضل خداوند  
 و لطف و می بدل بنده بی تعلق مجاهد و می بدان از آنچه مقام از جمله محال بود و حال از جمله  
 قضا و مقام از جمله محاسب بود و حال از جمله مواهب پس صاحب مقام مجاهد خود قائم بود و صاحب  
 حال از خود فانی بود و قیام و می بجا بود که حقیقا اند و می آفریند و شایخ رحیم هر سه تعالیا مختلف اند  
 گروهی دوام حال را و او دارند و گروهی را ندارند و در کشف المحجوب که پنجاه کتب علمی در آن

[illegible]

قد کان من قبلهم من الأمم محدثین فان یک فی امتی احدثنا غیر ما یستحق بوجوه دران چه بود  
 پیش شما از آنها محدثان یعنی الهام کرده میشد بصورت کلام پس اگر باشد در امت من کسی  
 پس درستی که آن یک مخرج باشد و گاهی بین الهام بر سطح ملک می شود سوره مریم  
 وَاذْکُرْ فِی الْکِتَابِ مَرْیَمَ اِذْ اُتِیَتْ مِنْ اَمَلِهَا مَکَانًا  
 شَرِیفًا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا فَارْسَلْنَا اِلَیْهَا رُوحَنَا  
 فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِیًّا اَلِیْ اَخْرَجْنَاهُ مِنْ سُوْرَةِ اِلْ عَمْرَانِ وَ اِذْ قَالَتْ الْمَلٰٓئِکَةُ  
 یٰمَرْیَمُ اَلْحَمْدُ لَکِ الْفَضْلُ وَ اِذْ قَالَتْ الْمَلٰٓئِکَةُ اَمْرِیْمُ اِنَّ اللّٰهَ  
 یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اَسْمٰهُ الْمَسِیْحُ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ وَ جِبْرٰ  
 فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنْ الْمُقَدِّمِیْنَ وَ گاهی بین الهام این طریق واقع میشود  
 که غوغا و نزول صاحب الهام کلامی جوش میزند و آنرا بر زبان میراند فی الحقیقه کلامی معانی  
 که بر زبان او جاری گشته نه کلام نفسانی این قسم الهام که با نبیاء و ائمه میشود و او را نفث فی الریح  
 مگر نبیانی مشکوٰۃ فی باب التوحش و بصیرت کما قال النبی علیه السلام ان روح القدس نفث فی رُوحی  
 یعنی بنیک خبر داد که جبرئیل در کمر و در دل او اگر نسبت او لیاء و ائمه میشود و او را نفث میکنند  
 چنانکه صحابه ذکر فرموده اند کما یجید ان شکینة تنطق علی لسان محمد و طیب بودیم و اگر در پیش  
 اینکه سکینه نفث میکنند بر زبان مریدان او و از جمله اقسام الهام خواب است که کسی از مقبولین  
 در حالت منام برامری از امور غیبی مطلع میگردد کما فی مشکوٰۃ فی باب الرؤیا قال النبی  
 علیه السلام لم یمن الغبوة و الا البشیرات قالوا و البشیرات قال الرؤیا الصالحة و البشیرات و البشیرات  
 الریح السیم و البشیرات و البشیرات و البشیرات و البشیرات و البشیرات و البشیرات و البشیرات و البشیرات  
 اللّٰه قد بعثت لکم روحا لواء ملک کما قالوا انی یکون لکم ملک  
 عکینا و نحن احق بالملک مینه و لم یوت سعیدین اقبال  
 الی حمزه و ظاهر است که طهارت نبی نبود فی سوره الکہف فوجدا عبدا





حاصل گردد و در فرق میان رسوم اخلاقی آن بود که رسوم فعلی بود و تکلف و سبب چنانکه ظاهر بخلاف  
 باطن بود یعنی آنست که عالی و طلاق فعلی بود و گوئی تکلف و سبب ظاهر بر رافق باطن از دعوی عالی  
 در پیش گوید تصوف حسن خلق و اولی که آن بود شخصه گوید رحمة الله تعالی علیه تصوف الیوم ششم  
 با حقیقه که کان حقیقه با در تمام هر فردی حقیقه چنانکه پیش ازین حقیقت بود و تا بعضی وقت میجا میبود  
 آنجا جلیسم حسین این رسم نبود و معنی آن در بر کس میبود منکران اگر رسم بود را نگاه کنند باک نیست اگر  
 عین سالاری را نگاه کنند چهار کل شریعت بنوعی باشد بیان لبس مرقع به آنکه شعار تصوف لبس  
 مرقع هست لبس مرتعات سنت است از آنجا که رسول گفت صلی الله تعالی علیه و سلم علیکم لبس  
 حتی تحمده خلافة الایمان فی قلوبکم و نیز یکی گوید از صحاب کان النبوی صلی الله تعالی علیه و سلم  
 لبس الصوف و نیز کتب الحار و نیز رسول صلی الله تعالی علیه و سلم گفت مرا عایشه رضی الله تعالی عنها لا یجوز  
 الثوب حتی ترقیبه و از غیر خطاب رضی الله تعالی عنه و آید که دومی مرقع و ثبوت سی رقیبه بران گذشته  
 و هم از دومی رضی الله تعالی عنه می آید که گفته بهترین جامه آن بود که سوغت آن سبکتر بود و آید  
 المؤمنین علی مرتضی رضی الله تعالی عنه و نیز پس ازین ثبوت که استین آن با گذشت برابر بود و نیز رسول  
 صلی الله تعالی علیه و سلم فرمان آمد از خدای عز و جل بقصر عایشه چنانکه فرمود و دنیا یک فتح از برای  
 نقیر حسن بصری گوید رحمة الله تعالی علیه و سلم و یا بدوی را دیدم که چه را جامه های پشیمین بود  
 و صدیق اگر اندر حال تجرد جامه صرف پوشیده و هم حسن بصری گوید سلمان را دیدم رضی الله  
 تعالی عنه سگلی مرقع پوشیده و درین خطاب علی و حسن و عیسی رضی الله تعالی عنهم اجمعین ابابکر  
 و ششیم دیدم رقیبه بران گذشته و حسن بصری و مالک و یزید و سفیان ثوری و هم رضی الله تعالی عنهم  
 صاحب قی بود و امام عظیم رحمة الله تعالی علیه و را ابتدا صوف پوشیده و داد و طالی رحمة الله تعالی علیه  
 صرف پوشیده دومی یکی از حقیقتان منصف بود و ابراهیم و هم مرقع صوف پوشیده رحمة الله تعالی علیه و بیان  
 شرط مرقع اما شریط مرقع آنست که از برای خفت و فراغت سازد و چون صلی باشد هر کجا که باشد  
 و هم بران گذارد و شریط را اندرین و قول است که هر چه گویند که و دخت مرقع را بر تیب نگاه داشتن



شرط نیست باید که از اینجا که سوزن سر برادر بکشد و اندرین تکلف نکند و اگر دمی گویند که دست و مرقع را  
 ترتیب و درستی شرط است نگاه داشتن و تضییع کردن تکلف اندرستی آن از معاملات ضرر است و  
 صحت معاملات دلیل صحت مصلحت است کتاب گوید بن علی بن عثمان الجلبالی ام از شیخ الشافعی ابو  
 القاسم که کافی رحمه الله تعالی بطوس پرسیدم که در شش الکترین چه چیز باید تا رسم فقر را نذر دارا کرد گفت سه  
 چیز باید که کم از آن نشاید یکی باید که پاره رست بر تواند دخت و دیگر سخی رست بر تواند شنید و دیگری  
 رست بر زمین تواند زد و اگر دمی از درویشان با من حاضر بود و در کسی اندرین سخن تصریح کرد چون رست  
 بر من سید گفتیم پاره رست آن بود که بفقر دوزند برینست چون قه بفقر دوزی اگر نه رست دوزی رست  
 آید و سخن رست آن باشد که بحال شنوند بهنیت و بی دهنان تصرف کنند بهرل بزند کافی می  
 فهم کند بعقل و مای رست آن باشد که بوجد بر زمین نهند با هو رسم سید فخر و م علی گفت حساب  
 جزا بهر پس مراد از مرقع پوشیدن مرابطه فقر اخفت موت و یا رصدا فقر بخداوند است و بگوید  
 و باز اگر دمی اندر صفت نیست لباس تکلف نکرد اگر خداوند ثمان عیالی داد و پوشید و اگر ثمانی داشت  
 اگر برینیه و شست بود و در زندیک آن نبود و من که علی بن عثمان الجلبالی ام نظیر بی را پسندیده ام  
 بیان قه خلافت و سندان بد که در باب قه خلافت جمیع ارباب تصدیق اند صاحب کشف المحجوب  
 میفرماید اما پوشیدن قه مرد و در راه رست آید یکی متقطعان نیاراد و دیگر شتاقان مولی را و اندر  
 عادت شافعی رضی الله تعالی عنهم چنان رفته است که چون مرید حکم ترک تعلق را بدیشان کند مردی را  
 بسپارند اندر سه معنی ادب کنند اگر حکم آن معنی نیام کند نه با و الا گویند که طریقت مرید را قبول نکنند  
 یکسال بخدمت خلق و دیگر سال بخدمت حق و سوم مراعات دل خود و خدمت خلق نگاه تواند کرد  
 که خود را اندر درجه نادان نهد و هر خلق را اندر درجه خودان یعنی بی تمیز نه از خود و نه از خدمت  
 بجهل بر خورند و چنانکه خدمت میکند و خود را دران خدمت بر خورند و ان خود فضل می بندد این  
 شمرانی ظاهر بود خدمت حق نگاه تواند کرد که همه خطاهای خود را از دنیا و عقبی منقطع کند و مطلق حق را  
 چهره نفس کند اگر برای چیزی می پرسد خود را می پرسند نه می را و مراعات دل آنگاه تواند کرد

که متشبه به هم از دل بر خاسته اند حضرت پس دل را از موانع غفلت نگاه میدارد و چون این شرط از مرید حاصل شد پوشیدن مرتبه تحقیق دادن تقلید او را تسلیم شد و اما آن پوشیده که مریدان را مرتبه پوشانده باید که مستقیم الحال باشد و از جمله فراز و نشیب طریقت گذشته باشد و باید که کثرت باشد بر حال آن مرید و دو سبب خرقه در مرآت الاسرار است مصنف کتاب فصوص الآداب خلیفه شیخ سیف الدین باخرزی قدس سره چنین گلیسم سیکه آنحضرت مرعی مرتضی پوشانیده بود از آن سبب خرقه اصل گرفته و میگوید که حضرت شیخ نجم الدین کبری قدس سره از اخبار صحیح نقل کرده است که خرقه اصل همین عبا بود که از آنحضرت بعلی مرتضی رسید و از علی اکرم بعد و جبهه ابشاشخ مادست بدست رسیده است و نیز میفرماید که این معنی حقیقت خرقه است که شفا بخیر خرقه است و طهارت و تشریف پوشنده خرقه گردانیده است پس رسول الله صلی الله علیه و سلم حقان هر از نبوت و ولایت و زهد و ولایت نهادن آنگاه آن خرقه را بعلی مرتضی پوشانیده و هم محمد باقر که زودتر از ائمه ایت میفرماید در این غلط حضرت با قدس الله تعالی سره منقول است که فرمودند که در سلسله پیشتیه و سپهر و دریم خرقه محسن از حضرت صلی الله علیه و سلم سنا و میکنند حضرت سلطان الشیخ و راحت قلوب و صاحبیر الاولیا و از بندگان چشت روایت کرده اند که رسول صلی الله علیه و سلم در شب معراج خرقه از حضرت عزت یافته بودند چون از معراج بازگشت صحابه را طلبید گفت که من خرقه یافته ام و مرافران است اگر از اسکلی بهم بجهه پیغمبر علیه السلام رو بسوی ابو بکر در رضی الله تعالی عنه فرمود اگر خرقه تو بهم چه کنی گفت من صدق و زرم و طاعت کنم بعد بهم رضی الله تعالی عنه فرمود اگر این خرقه تو بهم چه کنی گفت من ایمان و شجاعت و زرم بعد علی مرتضی کرم الله تعالی و جبهه ابرسید اگر خرقه تو بهم چه کنی گفت من بر تو بکنم و عیب بندگان فدای عزوجل را پس ششم پس پیغمبر علیه السلام آن خرقه را بعلی کرم الله تعالی و جبهه از فرمود مرافران فدای عزوجل چنین بود بر که این جواب گوید خرقه با وی بدری و هم میفرماید آن خرقه بموجب فرمان الهی که پیغمبر علیه السلام بحضرت علی مرتضی عطا فرموده بود آن کلیم سنا بود از حضرت

کرم الله وجهه منتقل شده واسطه بواسطه پیران حشمت رسیدند اینجا خرقه حقیقی نام یافت آخر از حضرت <sup>علیه السلام</sup>  
 محمود و همراه خود بقصر همد و صاحب نجات از امام محمد الدین بغدادی نقل میکند که خرقه خلافت از علی مر  
 بد و کس رسید یکی بحسن بصری و دیگر بخواجه کیل بن زیاد صاحب لطایف اشرفی و تذکره الاولیاء و مو  
 اول و خوشی و فواید القواد و غیره و اکثر مشایخ کبار از هر سلسله برین متفق اند که خرقه خلافت علی مرتضی  
 بخواجه رسید که ایشان را چهار خلیفه و چهار پیر گویند و در سیر الاقطاب ذکر کرده که علی مرتضی شش خلیفه داشت  
 حضرت امام حسن و حسین و کیل بن زیاد و حسن بصری و اویس قرنی و قیل ابوالمقدم شریح بن ثانی بن  
 الحارث رضی الله عنهم کیل بن زیاد از محبت امام حسن نیز تربیت و فیض یافته است و خواجہ حسن بصری  
 نیز با امام حسن محبت داشت و از کیل بن زیاد نیز فیض صحبت یافت و خواجہ حسن بصری بسبب نظر  
 قبول اسد الله الغالب مقدادی مشایخ گردید که اکثر سلاسل از وی بحضرت علی مرتضی کرم الله وجهه می پیوندند  
 بعضی ابو تعالی منهم جمیعین ذکر چهارده خاندان و دیگر خاندانها محمل نوشته می آید **اول خاندان**  
**تریدیان** بن زیدیان منسوب به خواجہ عبدالواحد بن بیکمندی مریدی خلیفه خواجہ حسن بصری بود و از کیل  
 ابن زیاد نیز تربیت و خرقه خلافت یافته بود بعد از مرگ او شش مشایخ انساب بنام عبدالعزیز بن عوف  
 او شدند از غایت خلاص خود را زیدیان گویانند چون وقت خواجہ آخر رسید خرقه خواجہ حسن بصری بخواجه  
 فضیل ابن عیاض و او خرقه خواجہ کیل بن زیاد را با ابو یعقوب السوسی عطا فرمود و هر دو سلسله از آن بخواجه  
 جاری گشتند و دوم **خانواده عیاضیان** می پیوندند بخواجه فضیل بن عیاض وی مریدی  
 و خلیفه خواجہ عبدالواحد زید بود و از اکثر مشایخ وقت فیض بوده و در تربیت مریدان شایسته  
 عظیم داشت هر که بخدمت او را دوت آورد خود را منسوب با او کرد سوم **خانواده و همیان**  
 منسوب گشتند بخواجه ابراهیم بن ادهم و در آخر خرقه خلافت از سلسله بزرگ سیده اول سبب ترک او حضرت  
 علیه السلام شده و در نهایت با حضرت محبت داشت و از دست وی خرقه پوشید بعد بخدمت فضیل رسید و از وی  
 نیز تربیت و خرقه خلافت یافت بعد از آن سیر سلوک بخدمت امام محمد باقر تمام نمود و خلافت یافت  
 و عالمی از وی بهات یافت هر که در حلقه ارادت او درآمد منسوب بدوست یک شجره او همیان بواسطه

امام محمد باقر بحضرت امام حسین بن علی منتهی میشود و منی از منجم چهارم خانواوه پسرین  
 پسرین منسوب استند بخواجه سهره البصری وی مرید و خلیفه خواجه خدیفه رعشی بود وی مرید و خلیفه  
 خواجه ابراهیم ادمی الی آخره خواجه سهره بعد از قبول فطیم بود در ارشاد مردوان هر که خدمت وی ادرت  
 آورد و در سیر گویند منجم خانواوه چشتیان می بودند بخواجه ممسنی و علو و نیوری  
 مرید و خلیفه خواجه سهره البصری وی مرید و خلیفه خواجه خدیفه رعشی وی مرید و خلیفه خواجه ابراهیم ادمی است  
 هر غرضی که از ابراهیم ادمی از خدمت خضر علیه السلام و امام باقر و فضیل میانش رسیده بود و منی از  
 عنهاد اکثر حیات بعد از خواجه خدیفه ایشان را فرمود از وی تا حال امانت بطریق سلک صحیح و مدین فرقه  
 معمول است الغرض مبادی چشتیان از خواجه ابواسحاق است وی از ملک شام به نیشات رات  
 در بغداد و خدمت خواجه علو و نیوری رسید و بعد از بیست و پنج مری گفت ای سقا شامی خواجه فرمود از امر و  
 شما را چشتی خوانند شما خواجه چشتی هستید پس ابواسحاق را بعد کرد و مرتبیت فرمود بعد از آن خضر خلیفه  
 داده و تربیت فرستاد و فرمود از وی خواجه ابواسحاق چشتی و از وی خواجه محمد چشتی و از وی خواجه ابو سفین چشتی  
 و از وی خواجه محمود چشتی این پنج تن در حقیقت بودند همچنان از خلفاء ایشان پنج تن در مذهب هستند و خواجه  
 معین الدین چشتی و خواجه قطب الدین چشتی و خواجه فرید الدین چشتی و خواجه نظام الدین چشتی و خواجه  
 نصیر الدین چشتی شجره هر که باین عشر بشمار رسد او را چشتی خوانند زیدیان و عیاضیان و آدیبیان و  
 بهیران همیشه در بیابان خلوت داشتند بعد از چهار روز با سیوه و گیاره جنگلی افطار میکرد و در روز  
 و قرقر میکرد و هیچ جاندار را نمیکشتند مسافر و تنگنا میبودند و زن و خانه و جامه نمیکشند و نمیکشیدند  
 جامه افتاده را با فرقه میپوشیدند و شب و روز با وضو و نماز با حضور دل و همیشگی بیان دل میبوند  
 و ذکر علی بسیار میگفتند و از کسی سائل نمیکردند هر چه از غیب مطلق میرسد بیخبر میگردد و اکثر طعام با صفت  
 میخوردند و چشتیان در شهر و قرقر مسکن داشتند و با هر فرقه تواضع پیش می آمدند و در تربیت حق  
 شان بزرگ داشتند و هر چه صاحب یا خدمت و سماع و ذوق بودند و عوس پیران میکردند و فقر را  
 بر غنیایا میپاوند و منسوب بطریق مجستان که عرب کسینا گفت و زنند بر کنند است از تربیت

بخارا و مارون قریب است بر نصف فرسنگ اندر نمن و پشت شهر است که در ده کوه واقع است و در  
 الجزیرات اکنون اورشاقان میگویند و در شش شهری است از توابع شام میرسد علاء الدین  
 همیشه ازین مقام خبر داده است که گزیند و شان شدیم چه پاک با سربو گشتن خراب انیم  
**ششم خانوادہ عجمیان** می پویند بخواجه حبیب عجمی و خواجہ مذکور مدتی در مدینه و کوفه  
 خواجہ حسن بهی بود و در مقامات ترک تجرد و در استقامت ماندن نداشت سر حلقه اکثر مشایخ بود  
 هر که بوی ارادت آورد از جمیع نسبتها بر او تجاوز نمود و به ساختن عجمیان اکثر کتبها سکونت داشتند  
 و مغرب و صوبه و فتوح قبول نمیکردند و جابر بقا از شرف و کاه میداشتند و بعد از هفتم و زکیب  
 فرزند است فرما افشاری نموده و حجت طهری را ایشان گفت میگفتند **هفتم خانوادہ**  
**طیغوریان** می پویند بسلاطین الحارثین بایزید بطام که نام و طایفه است در مذکره الان و بایزید  
 می پویند که او صد و سی و ده مشایخ را در یافته و مدت دوازده سال نزد حضرت امام هفتم از خدمت  
 کرده و از آن حضرت خلافت یافته و میر سید شریف جرجانی و نصف شحات علی بن حسین و اخلاص مزین  
 نقل صحیح ثابت شده است که ولادت شیخ ابو یزید بعد وفات حضرت امام است در تربیت حضرت میر  
 بحسب معنی و روحانیت بوده است نه بحسب بصر و صورت هر دو حال مقبول است و در طایفه از مشایخ  
 است و باید که از حبیب عجمی نیز خرقه خلافت یافته است حضرت شیخ ابو سعید ابو الحنفیه میگویند که شرف و  
 عالم از بایزید پری منیم و بایزید در میان نه یعنی آنچه بایزید است در حق محو است شیخ مسعود و شیخ محمود  
 و شیخ ابراهیم و شیخ احمد هر چهار کس بشرف ارادت او مشرف شدند از غلبه حق نسبت آبا و بعد از  
 محو ساخته خود را منسوب بوی ساختند **هشتم خانوادہ کرخیان** می پویند بخواجه  
 کرخی بوی از قدام مشایخ است گفت وی ابو محفوظ نام پدر وی فیدر است صاحب ثنات است  
 شیخ معروف را در نسبت واقع است یکی به داؤد طائی و دیگر بحسب عجمی و دیگر بحسب بهی و خراسانی  
 و دیگر نسبت ارادت بحضرت امام علی رضا است و ایشان را بسلسله آبا و اجداد خود الی امام نسبت  
 و در سلسله الاسرار و خواجه بر طائی که پدر خواجہ معروف علی نام داشته که مولای حضرت باطنی است

و گویند وی بدست حضرت مسلمان شده و معروف است سالها در بان محرمه خاص حضرت امام بود و کارش  
خدمت باخلاص بجای رسید که بشرف خلافت حضرت امام فایز گشت و بموجب اجازتش و کسب  
که موافق است از بغداد بر سر بندار شاد و مردان مکن گشت و حق تعالی او را مقتدای وقت و پیشوا  
مشایخ گردانید که سلسله مشایخ سفت خانوادۀ بسبب وسیله او حضرت امام علی رضا رسیده  
بحضرت علی کرم الله وجهه منتهی میشود و چنانچه نوشته آمد و بر او بی خواب و افروطای که مرید و خلیفۀ طایفه  
بود و نیز فرقه خلافت خواجۀ معروف کرخی داده است و جمیع مشایخ وقت طریق خواجۀ معروف پسندیدند  
او در تربیت مردان نقشه بزرگداشت و هر کس بخدمت او از آن دو بسبب باعث پذیر خود را منسوب  
کرخ میساخت اگر خیال اکثر اوقات بآنکه تجرید و خلوت باشد و دعوات تران و ذکر بسیار کند و از مشایخ  
الهی بسیار میگردید و خود را از همه بهتر میدانست بهم خانوادۀ سقطیان می پویندند بخواجه  
سری سقطی او مرید و خلیفۀ خواجۀ معروف کرخی بود و در معاملات ترک و تجرید و ریاضت و مجاهده و علم  
فناطری نداشت بعد از بر سلوک و در شاد و مشغول گشت اول آن کس از انبیا و ملوک حاکمۀ اودنه  
او در آمدند و از غایت اخلاص خود را منسوب بنسبت او گردانیدند سقطیان صایم الدهر و قایم اللیل  
و فتوح کسی قبول نمیکرد بعد از سه روز از خلوت بیرون میشدند و وقت شام از ده خانه و دیوان  
کرده بایاران افطار بنمودند و بهم خانوادۀ جنیدیان می پویندند بسبب الطایفه خواجۀ  
جنید بغدادی او مرید و خلیفۀ خواجۀ سری سقطی است روزی سری سقطی را بزرگی سپید که از پیر  
مرید کامل میشد و گفت امری چنانچه از انا جنید الغرض کمالات او را از اینجا قیاس باید نمود او  
بالاتفاق مقتدا و پیشوای مشایخ بود که شاه بازان در سلسلۀ و نسب گشته نسبت با و احداث شهر  
محو ساختن کمال مشق خود را منسوب بدو کردند و حدیث نبوی الشیخ فی قومه النبی فی امتی گویند  
مخصوص در شان او وارد شده بود الغرض جنیدیان بر قدم توکل میرفتند و در ریاضت و  
مجاهدۀ بسیاری کوشیدند و هر چه از غیب بی سبب خلق میرسید بدان افطاری نمودند یا از دیگر  
خانوادۀ کازونیان می پویندند بخواجه ابواسحاق کازرونی خواجۀ مذکور را می کارزار

وی مرید و خلیفه ابو عبد الله خفیف بود و او مرید خواجہ محمد بودیم او مرید سید الطائیفه خواجہ ضحید بغدادی  
 الی اخره خواجہ ابو عبد الله از ابو اسحاق فرمود که ہم ترا دنیا و دم و ہم دین تو عالم الحلال توان ذکر خواجہ  
 ابو اسحاق در اکثر کتب مسطور است کار و زوینان در میان خلق با حق مشغول باشند و اسما عظم و دعا  
 کاتبه المحدثت بسیار خوانند و و از دم خانوادہ طوسیان می پیوندند شیخ علاء الدین  
 طوسی و از اکابر طوس بود شیخ نجم الدین کبری که از بزرگواران میان یکدیگر اخوت مبنی بود و با ہم متفق شده  
 بمخدمت شیخ ابو نجیب سپردی رسیده گفتند کہ عمر سلجوقا کار بر بنیاد شیخ فرمود ما ہم با ین راغ  
 متجلایم تا کہ دست از اوت یکی از دوستان خدائی زمین کشود این راه ممکن نیست ہر کس با اتفاق  
 بمخدمت حضرت شیخ و جد الدین ابو جعفر بن عمر بن محمد رسیدند شیخ بزرگوار شیخ علاء الدین را و شیخ  
 ابو نجیب را مرید و ترہیت فرمودہ و فرق خلافت دادہ و رخصت کرد کہ ہر دو کس شما با وای و مسکن  
 خود ما رفتہ خلق خدا را ارشاد بکنید و شیخ نجم الدین کہ کما احوال شیخ ابو نجیب کرد تا ترہیت نمایان  
 بہم ہر دو رفتند شیخ علاء الدین طوس رفتہ برسند ارشاد نشست و جمیع مردم افتد ابوی کہ دین  
 ہر کہ بحلقہ ارادت او در آمدہ خود را منصب بد کرد و طوسیان و فردوسیان ہر دو یک و شش داشتند  
 و سماع میکردند و نماز میری شنیدند و رقص و آواز و ذکر یکی در میان ایشان بسیار بود و از ہر جگہ  
 چیزی میرسیدی تو ہمچو این نمیکردند و ہر چہ در مجلس ایشان می آمد مومن کا و فقیہ و غنی را بر قیمت  
 میکردند و مجاہدہ ریاضت بسیار داشتند سلسلہ طوسیان بر شش واسطہ منتهی میشود و خواجہ ضحید  
 بغدادی الی اخره سیزدہم خانوادہ سپہر و رویان می پیوندند شیخ منیلہ الی نجیب  
 عبد القادر بن سید السمر و روی کہ قریہ البیت قری بغداد وی مرید و خلیفہ شیخ وجہ الدین  
 ابو جعفر بود شیخ مذکور کچہا واسطہ بسید الطائیفہ خواجہ ضحید می پیوندند و شیخ ابو نجیب فرق خلافت  
 از شیخ احمد الغزالی نیز داشت شیخ احمد مذکور بہ پنج واسطہ البیضا فیہ خید میرد و اصل مقبول  
 شیخ ابو نجیب پیش از اوت دہ سال ریاضت کردہ بود و بعد از اوت و خلافت مدتی  
 سال ریاضت شاقہ کشید و در ین مدت خواب نکرد و وی عظیم القدر و نفی بابا رکت داشت کہ

۱۷  
 شیخ سید السمر  
 مرید و خلیفہ

نجمت و بی بی چو ست از عرش تفرش پیش چشم وی مخفی نماند و چندین مشایخ که در سلک او نشاند  
گشتند در خانوادۀ او دیگر کم باشند و از کمال اخلاص همه مریدان او خود را منسوب به سیاحت علیّه خانوادۀ  
مذکور شهرت یافت چهاردهم خانوادۀ فرو و سیان میسپیند شیخ نجم الدین کبری  
او از اکابر فردوس بود به اشارت شیخ وجه الدین ابو جعفر از ادب خدمت شیخ ابو نجیب سهروردی  
آورد و از وی خرقۀ خلافت یافت شیخ فرموده که شما شیخ فرو و سیان را خانوادۀ فرو و سیان  
پیدا شد و در آنوقت مینویسد که شیخ عمار یا سرکرا عظم اصحاب شیخ ابو نجیب سهروردی و شیخ نجم الدین  
کبری از وی تربیت یافته و از شیخ او گشت و سلسلۀ شیخ ابو نجیب پیش از سلسلۀ ابی الطایفه  
حنبلد بغدادی میسپیند و الغرض فرو و سیان و سهروردیان و طوسیان و کازرونیان از جمله  
خانوادۀ میرسد خانوادۀ حنبدیان و حنبدیان میرسد بسقطیان و سقطیان میرسد بکرنجیان  
و جمله مشایخ این بخت خانوادۀ میسپیند و خدمت حضرت علی بن ابی طالب رضی الله عنه و وی از پدر خود امام  
موسى کاظم رضی الله عنه و از پدر خود امام جعفر صادق رضی الله عنه و وی از پدر خود امام محمد باقر  
و وی از پدر خود امام زین العابدین و وی از پدر خود امام حسین بن علی کرم الله وجهه هم السلام  
الی آخره و معدن العالی سلسلۀ فرو و سیان برین طریق ذکر نموده است که نوشته شد صاحب  
مراة گوید یک شیخ سهروردی و دیار سلسلۀ حضرت شیخ بهاء الدین نوکریا دیگر و دیگر امام حسین  
نام امام حسن و باز نام علی مرتضی نوشته بود معنی الله عنهم ظاهر یک خرقۀ از امام حسن نیز با امام حسن  
پرسیده است از آن جهت واسطی از نو یک شیخ قادر به نیز بواسطه حسن مشنی با امام حسن  
در آنوقت است که شیخ نجم الدین کبری خرقۀ از باب خواجگیل زیاد نیز رسیده است بدین طریق  
که شیخ نجم الدین کبری صاحب شیخ اسمعیل قهری رسیده است و فرموده است که از دست وی پوشیده  
و وی از دست شیخ کاظمی رضی الله عنه از شیخ محمد و او از العارف مجلوم الفقرا و وی از ابو العباس بن  
مدریس و وی از ابو القاسم بن رمضان و وی از ابو یعقوب طبری و وی از ابو عبد الله عثمان  
الملکی و وی از ابو یعقوب نهرجوری و وی از ابو یعقوب السوسی و وی از ابو الواحد و وی از ابو



که خلیفه محرم اسرار علی مرتضی بود که در آن وقت که شیخ بختیاری در آنجا داشت بود میگوید نهاد و مرید بختیاری  
 خود داشت بعضی فرزند فرمود میگویند بعضی خود را که بوی میگویند هر دو کل این شیخ انداز بختیاری  
 ذکر حضرت بختیاری که اسماعیل قسری و ابو یعقوب نهر جویری و ابو یعقوب السوسی در کتب  
 مذکور یافتیم درین کتاب نوشته می آید تمام شد بیان چهارده خانوادۀ اصل و دیگر جمیل خانوادۀ  
 فرع ازین چهارده استخراج شده اند از انجمله احوال دوازده خانوادۀ که مشهور اند ذکر کرده می آید  
 انجمله جمیل با پنجبارده می پیوندند اول خانوادۀ قادریه غوثیه مبدی این سلسله از  
 حضرت غوث الاعظم میر سید محی الدین عبدالقادر جیلی قدس سره مرید و خلیفۀ شیخ ابوسعید  
 انجروی بود و وی از شیخ ابوالحسن علی القرشی تا حضرت بنید الی آخره رحمتہ الہ علیہم  
 غوث الاعظم را یک مرتب از حضرت امام حسن الرضا بطریق سلسلہ اجداد خود پیوسته است  
 بافضل و خانوادۀ قادریه بختیاری سلک رامی نویسند و دم خانوادۀ لیسویه منشأ این  
 سلسلہ از حضرت خواجہ احمد لیسوی پیر ترکستان دی مرید و خلیفۀ خواجہ یوسف مہدانی است وی  
 از خواجہ ابوعلی الفارمدی وی از خواجہ ابوالقاسم کرکانی وی از ابوالعثمان المغربي وی از خواجہ  
 ابوعلی کاتبی از ابوالعلی رودباری وی از حضرت جنید بغدادی قدس سره الی آخره انشاء الہ  
 ذکر ایشان درین کتاب نوشته می آید خواجہ احمد بارشاد پیوندد و ترکستان بر سندان نشاند  
 سوم خانوادۀ لغت بندیه ظهر این سلسلہ از حضرت خواجہ بابا الدین لغت بند و  
 تبعان اوست خواجہ بزرگ مرید و خلیفہ میر سید علی کللال است وی از محمد بابا ساکوی از علی رامینی  
 وی از خواجہ محمود انجرفندی و از عارف ربوگری وی از عبدالخالق غجدوانی وی از یوسف مہدانی  
 وی از خواجہ علی الفارمدی وی از خواجہ ابوالقاسم کرکانی صاحب ثنات گوید شیخ ابوالقاسم کاشانی  
 حد علم باطن بد و جانب است یکی بواسطہ شیخ ابوالعثمان المغربي جنید بغدادی میر سید چنانچہ بالا  
 گذشت و باز شیخ ابوالحسن خرقانی و وی را شیخ ابوینیر بیضاوی و ولادت شیخ ابوالحسن و قاضی  
 شیخ ابوینیر است بعدتی و تربیت شیخ ابوینیر وی را بحسب باطن و روحانیت بوده است نه بظاہر

و نسبت ازاوت ابو بکر بحضرت امام جعفر صادق است رضی الله عنه و نقل صحیح ثابت شده است که ولادت  
 شیخ الهذلی نیز بعد از وفات حضرت امام است و تشریف حضرت وی را بحسب معنی در حایت بوده  
 است نه بحسب ظاهر و حضرت امام رضی الله عنه بقول شیخ ابوطالب که بنی نسب است که با ابی طالب از خود  
 علی آخره و دوم بقاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق است که پدر مادر امام است و از فقهای سنی بوده است  
 و بی نظیر در علم ظاهر و باطن و ویرانست از ادب باطن سبحان فارسی است و ویرانست از نسب  
 باطن بحضرت رسالت علی علیه و سلم به ابی بکر صدیق تیر بوده و شایع طریقت سلسله نسبت اهل  
 البیت را رضی الله تعالی عنهم اجمعین از جهت نفاست و عزت و شرف که دارد سلسله الذب نام  
 کرده اند الغرض خواج بهاء الدین را و آراستگی ظاهر و باطن شایع عظیم القدر بود و تشریف  
 مریدان نفسی کبری داشت باندگن کثرت عالم مغلی را با عالم علوی میرساند اکثر اولیا کمال  
 ازلان خاندان بزرگ پدید آمدند و حضرت بهاء الدین نقش بند را تشریف باطن از روحانیت خواجبه  
 عبدالحق فخر دانی نیز بود و این بابی حضرت شیخ عبداللہ بلبانی قدس سره وی دوام نمائید  
 بدان نسبت رباعی تاق بدو چشم سر نه بنیم هر دم از پای طلبش ششیم هر دم گویند خدا  
 بچشم سر نتوان دید آن ایشانش ما چشم هر دم صاحب اقتباس از خواج عبداللہ الزرق  
 که فرزند خواج عبداللہ حار بود و نقل بنمایند که اکثر مریدان این سلسله کسب روزی حاصل میکردند و  
 بنا بر این خواج بزرگ حکم متابعت پیران کسب فالین باقی مشغول بوده است و در حاشیه تجربه و زرا  
 منظر جان جانان منویب که لقب شریف نقش بندان است که تا ابی کرام شان فالین باقی  
 دران نقش بندی می نمودند شعر زنجیری چون اویج از محمدان در نزد نقشی بدیع از نقش بندان  
 بعضی گویند که نقش بندان بهاء الدین است و محتاج به رشد که میرسد کمال بودند و رضی الله عنه از آنکه توجیه غلبه  
 بهاء الدین رحمه الله علیه درون گل منقش گردیدند و بعضی گویند که چون بابا ساسی تربیت او را  
 سید امیر کمال کرده بود و فرمود که نقش بهاء الدین بر بند و بعضی بر آئینه طالبی که خدمت وی میرسد  
 از فیض نظرش نقش معنوی بر دل وی بسته میشد که از آن سبب بمطلوب می پیوست و بعضی

می آید که مریدان خود را نقش اسم اله نوشته میداد که بر دل صنوبری تصور نمایند تا موصوف بصفت  
 الْقُلُوبِ بَيْتِ الدَّارِ چهارم خانوادۀ نوریه منشا خانوادۀ نوریه شیخ ابو الحسن فی  
 است نام وی احمد بن محمد بود و معروف است باین القوری پدر وی از بقول است که شهری بویان  
 برت و مر و منشا و مولد وی بغداد بود و ولادت و خرقۀ خلافت از خدمت خواجۀ میری سقطه داشت از قرآن  
 چند است و محمد علی قصابی و النون مصری را دیده بود و طریق ارشاد قبولی تمام داشت قدس سر  
 چهارم خانوادۀ خضرویه مبدای این سلسلۀ از حضرت خواجۀ احمد خضرویه است وی مرید و خلیفہ  
 خواجۀ حاتم الام بود وی از شقیق البلقی و وی از خواجۀ ابراهیم اویم و وی از امام محمد باقر و است  
 امام زین العابدین و وی از امام حسین شهید بن علی مرتضی کرم الله وجهه از ابو حفص پرسیدند از خطایب  
 کرا بزرگ دیدی گفت از احمد بزرگ تر و بهجت تر بحکیم مانندیم و خلیفۀ عظیم القدر بود پیش از این  
 حال قوی داشت و در تربیت مریدان قدس سره ششم خانوادۀ شطاریه عشقیه  
 منشا از این سلسلہ در سندان حضرت شیخ عبداله شطاریست وی مرید فاضل شیخ محمد عارف بود و وی مرید  
 و خلیفہ شیخ محمد العشقی الحرقانی بود و وی از شیخ خدای علی ملازلله الهی و وی از شیخ ابو الحسن الحرقانی و وی  
 از شیخ ابی الظفر مولانا ترک الطوسی و وی از شیخ بایزید العشقی و وی از شیخ محمد المغربي و وی از سلطان  
 العارفین خواجۀ بایزید البیطامی و وی از امام جعفر صادق بن امام محمد باقر آلئ اثره اول کسی که این سلسلہ  
 در ملک شمسوستان نامد شیخ عبداله شطاری بود و حکم پیچود در شهر می که میر سید نقاره می خواند اگر کسی طالب  
 خدا باشد بیاید بن خجدار ستم در دیار جنوب و اگر مردم بوی شریعت یافته و در بزرگ بود و فتنه بایزید داشت و  
 تلقین او را اکثر کمال بود و چنانچه دین ملک اکثر سلسلہ اولان جاریست بمقام خانوادۀ حسنیہ بخاریه  
 که بواسطہ سادات میرسد و رطایف شرفی منید پس که منشا جمیع فرقہ صوفیه و منشا سلسلہ طایفہ  
 علیہ حضرت علی بن ابی طالب کرم الله وجهه است بتفصیل سلسلہ سادات و دو دعای سعادت ایشانند اشرف  
 المشهد الامیر المومنین حسین ارادت و خلافت و علوم الهی و حقایق نامتناهی از حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه  
 اخذ نمود و از وی بابا زین العابدین رسید و از وی بابا محمد باقر رسید و از وی بابا امام جعفر صادق

وازوی بیام موسی کاظم وازوی بابام علی رضا وازوی بابام محمد تقی وازوی بابام علی نقی وازوی  
 بسید علی اشقر وازوی بسید عبدالسب وازوی بسید احمد وازوی بسید محمود بخاری وازوی بسید جعفر  
 بخاری وازوی بسید علی ابی المود بخاری وازوی بسید جلال اعظم بخاری وازوی بسید احمد کبیر الحق بخاری  
 وازوی بسید الشاخرین و مرشد العالمین حضرت سید جلال مخدوم جهانیان بخاری رسید قدس سره وکم  
 الطایفه شریف منسوبه که منشأ این سلسله سادات بخاریه منشأ نسبت مقامات عالییه شده و آن مقدار  
 حقایق و معارف و خوارق عادات که از وی صادر شد هیچ یکی از طایفه در متاخرین ظاهر نشد بظهور عجایب  
 و مصد الخراب بود و در ربع مسکون هیچ درویشی نمانده که بلازمت وی مشرف نشده ویر اخلاف  
 و اجازت از صد و چهل و چند مشایخ اهل ارشاد رسیده بود قاتریتیه ارشاد تمام از شیخ رکن الدین  
 ابو القمح سهروردی و از شیخ نصیر الدین محمود حشیشته یافته و در خاندان وی تا حال مبدع و سلسله  
 جاری اند سهروردی و حشیشته سیوم خانواده سادات که بالا گذشت العزم کمالات و اظهر  
 من الشمس است و در وقت خود غوث و قطب الارشاد او بود قدس سره بعد از وی مقامات مذکور  
 خلافت متعده از وی بپسید الشرف چه انگیز سمنانی رسید رحمه الله علیه هشتم خانواده از پدیریه  
 منشأ این سلسله از خواجه بدیع الدین نایب است وی مرید و خلیفه خواجه فخر الدین نایب بود وی از خواجگ  
 شهاب الدین بن اده وی از خواجه صدر الدین سمرقندی وی از خواجه عبدالسلام وی از خواجه عبدالکرم  
 وی از خواجه قطب الدین عبد المجید وی از خواجه ابوسعحاق کازرونی وی از حضرت خواجه حسین بن ابی  
 هریر وی وی از حضرت خواجه ابو محمد رویم که اعظم خلیفه سید الطایفه جنبید بود قدس سره و سلسله مذکور  
 در بلاوات بسیار شایع است و قبولیت عظیم دارد و در شهر جوپور نیز سلسله زاید است و بعضی وقت  
 آن قیام در آن سلسله هم مرید میشوند هم خانواده انصاریه منشأ این سلسله بحضرت شیخ الاسلام  
 خواجه عبدالرہ انصاریت پیوست قدس سره وی مرید و خلیفه خواجه ابوالحسن خرقانی بود و خواجه ابوترتیب الدین  
 از معانیت خواجه بایزید بسطامی است ظاهر اراوت و خلافت از شیخ ابوالعباس قصان داشت یعنی شیخ  
 محمد بن عبدالطبری وی از شیخ ابو محمد جریری که صاحب کرامات عظیم و قبله وقت و غوث زمانع و اولاد

از اعظم خلف السید الطایفه خواجه جنید است که بعد از جنید ویرای جای جنید بر مسند ارشاد نشاند و در این  
 سال قدر و خراسان مضموم بود و بار هفت شهری معظم دارد و حضرت خواجه عبداله بن عبد الحجاب و صاحبیات  
 ان و بار است شیخ الاسلام مغوث و قطب قدس سره و هم خانواد و صفویه منشاء این سلسله از  
 شیخ صفی الدین اسحاق اردبیلی است وی مرید و خلیفه و اما شیخ زکریا بر هم گمانی بود و وی از میر سید جمال الدین  
 تبریزی و وی از شیخ شهاب الدین بهری و وی از شیخ رکن الدین سنجاسی و وی از شیخ قطب الدین الابهری و  
 از اعظم خلفا شیخ ابو جیب السهروردی است قدس سره الی آخره منتهی میشود و بسید الطایفه خواجه جنید  
 این سلسله بسیار شایع است در ملک عراق و خراسان و زمان شیخ صفی الدین آن قدر مردم بوی تربیت  
 یافتند و فیض مند گشتند که از دیگر مشایخ کم شنیده میشود و در ارشاد و میدان قبولیه تمام و فقهی که داشت  
 قدس سره یا زو هم خانواد و عیدروسیم منشاء این سلسله از میر سید عبداله الکی  
 القیمی است الملقب بعیدروسی مرید و خلیفه شیخ ابوبکر بود و وی از شیخ عبدالرحمن و وی از شیخ مولی و وی  
 از شیخ علی و وی از شیخ علوی و وی از شیخ محمد بن علی المقدم و از حضرت شیخ ابومدین مغربی و وی بچند واسطه  
 بسید الطایفه خواجه جنید بنقل و میرسد الی آخره و سید عبدالعیدروس از خانواد و سهروردیه فرقه  
 خلافت داشت و سلسله نسب او بحضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه منتهی میشود مردمی بابرکت عظیم  
 المثل بود که کلمات و خوارق عادات عالی از وی ظهور می آمد سلسله او در دیار عرب عدن و کجرات  
 احمد آباد بسیار منتشر است جامع علوم صوری و معنوی شیخ علم اله انشی و قدوه ارباب طریقت شیخ  
 بهاء الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند و ازو هم خانواد و قلی دریه چند بودند  
 از هر سلسله که خود را منسوب بمشرب قلندر یا گردانند چنانچه محمد قلندر و مریدان وی و گروهی کثیر این  
 مشرب عظیم القدر هستند این بیت از دست بیت باز در یائتم و در یائتم زماست و این سخن دارند  
 کسی که آشناست و دیگر شاه جنید قلندر و شاه حسین بنی و مریدان ایشان شیخ شمس الدین تبریزی  
 و مولانا روم و محاب و دیگر اهل المثل شیخ فخر الدین عاقل و خواجه اسحاق مغربی و خواجگان  
 شیرازی علی القیاس بسیار از شاه بازان هر خانواد و قلندر مشرب بودند و آنکه لایزال کفر و ستم

مشرب می باشد و همیشه در آسنگی باطن میگوید شنه چنانچه در تفصیلات آوده که بخدمت مولوی و م  
 جامعنی التماس امامت کردند خدمت شیخ صد الدین قونومی نیز در آن جماعت بود مولوی گفت تعلم  
 ابد الیم هر جا که میرسم می نشینم و می خوریم امامت را اهل تصوف و تکلمین لایق اند اشارت بخدمت شیخ  
 صد الدین کردند امام شد و در طایفه اشرفی می نویسد که از سر حلقه پیران چشت خواجه ابو احمد  
 ابدال گرفته تا پیران کافر خواجه گان چشت ابدال بودند و کرامات و خوارق عادت عالی از ایشان  
 بوجود می آمد و اکثر از ایشان بر شرب نیکند ربه بودند چنانچه خلفا حضرت شیخ فزید الدین کنجشیر  
 شیخ علاء الدین علی احمد صابر حضرت شمس الدین ترک میر سید محمود و گیسو و راز نظامیه شیخ احمد بن  
 رودوی صابری سیف و هم خالوا و مداریه نشان دادین خاندان از حضرت بدیع الدین  
 مدار است و در سال ایمان محمودی که تصنیف شیخ محمود مرید حضرت بدیع الدین مدار است می آرد  
 مدار بن ابو اسحاق شامی و دولت موسی علیه السلام و از فرزندان مارون علیه السلام شاگرد  
 خدمت شامی بود و توحید و زبور و انجیل را درس میگفت و وزیر مدار از آن گویند که مدار وقت بود  
 و وزیر انگیل و ارشاد و از روح امیر المومنین کرم الله وجهه حاصل گشته و بعضی نسبت ارادت و تیر اسب  
 طیفور شامی لاحق میکنند و این راست نمی آید چرا که در زمان طیفور شامی و بدیع الدین مدار تفاوت  
 بسیار است مگر توحید از روح در میان آمده باشد بهر حال بدیع الدین مدار از مشایخ کبار بود  
 و این خالوا و مداریه که از وی ظهور یافته اند از مداریه او بسیار بزرگترند و حقا علیه السلام شد و خالوا و  
 مذکور بود بن اجمال فعل تمام اسامی رجال البه اقطاب غوث و غیره صاحب الطیبه  
 از کتب معتبره می نویسد که از وقت حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم تا زمان ظهور حضرت  
 سلاسل مذکور بودند و تا ظهور حضرت عیسی حضرت امام محمد مهدی خواهند بود بلکه شیخ علاء الدوله سنه  
 در کتاب خالوا و عروه الوقعی نوشته است که زمان او و علیه السلام گرفته تا وقت بنی عباس صلی الله علیه  
 رجال الله برای محافظت عالم همیشه بودند و تا ظهور عیسی علیه السلام و امام محمد مهدی خواهند بود  
 انوار عالم از ایشان است و نیز می آرد که در زمان حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم

قطب الاول عصام قرنی بود و هم او پس قرنی ازین سبب مخفرت گاه گاه فرمودی که در هر جهت من از سوی من  
می آید از آنکه قطب الاول منظر تجلی صفت الرحمن است چنانچه حضرت محمد مصطفی علی اله علیه وسلم منظر تجلی  
تجلی ذات الوهیت است چون قطب کور و فات کرد این عظامه احمد علی از و بهی بود و میان مکرمین  
بجای او قطب ال شد و بلال حبشی و خدیجه یحیی و آن وقت از حله فیه ابوالحسن علی بن اقیاس کی  
میزد و دیگری از خلق بر آورد و بجای وی نصب میکنند و هم وی گوید که ایشان مانند می باشند  
و صفات بشری یعنی پیمانی و می آشنایند و بول و ناطق میکنند و بهای میشوند و دار و سبکت و زن  
میخورند و فرزندان و اسباب ممال و اموال دارند و مردم با ایشان حسدی نرند و منکر نشوند و نیکو دارند  
حق تعالی حال حال ایشان از نظر مردم مستور دارد و اولیائی تحت قبائی لایعیر فهم غیرت بر ایشان  
است و اقباس الالوار است که خدیجه یحیی چنانچه ایشان بدان حضرت نبوی میرسانند و آنحضرت  
نیز با ایشان سلام میرساند و ایشان نزد او جمع میشوند و علم کتاب است از او اخذ میکنند و بآیات  
او نماز میکنند و دعا میخوانند از خدیجه رضی الله عنه کسی دیگر ایشان را نمیدانند و بی گناهی است که خداوند  
سبحانه و تعالی برمان نبوی را باقی گردانیده است و اولیا را سبب ظهور ایشان کرده تا پیوسته آیات حق  
و حجت صدق محمد صلی الله علیه و سلم ظاهر باشد و در ایشان ظاهر اولیای حق عالم گردانند تا خبر حدیث و میراث  
اند و راه متابعت نفس را در نوشته از آسمان بآین بر کات اقدام ایشان آید و از زمین آفات بصفا  
احوال ایشان روید و بر کافران مسلمان نصرت بهیبت ایشان یابند و هم در کتب و بستمی خبری است  
که ایشان چهار هزارند که کتومان اند و یکدیگر را نشناسند و بحال خود در اندازند و اندک احوال از  
خود و از خلق مستور باشند و هم در کتب و کتب و تفصیلات که اخبار بدین وارد است و سخن اولیا بدین طبق  
و مراد اندین معنی خبر بیان گشته است و در لطایف المشرقی که اکثر کتومان علامه را با فیه  
آشنا میباشد غیر از موحد علی باطن ایشان را نشناسند و هم در کتب و بستمی است اما یکچند اهل عقل و عقدا و بطن  
درگاه حق اند و مستقیمند که مراد ایشان را اختیار خوانند و چهل و یک نفر اند که ایشان را ابدال خوانند و بهیبت کس  
و یک نفر اند که ایشان را ابر خوانند و پنج دیگر که مراد ایشان را مجتبا خوانند و چهار دیگر که ایشان را اولاد خوانند

و سدید اند که ایشان را تقیبا خوانند و یکی دیگر که مروری او طب خوانند و این جمله یکدیگر را بشناسند و اندر امور با دین  
 یکدیگر محتاج باشند و بدین نیز اخبار مروری و تاطلق است اهل حقیقت ببحث این جمیع اند صاحب کتب فقهیات  
 یکدیگر یعنی در معنی و فصل سے و یکم از باب صمد و نو و هشتم از آن رجال بنی هاشم را ابدال گفته است و در انجا ذکر  
 کرده که حق تعالی سبحان زین را بهشت اقلیم گردانیده و بهشت تن از بندگان خود برگزیده و ایشان را ابدال  
 نام نهاده و وجود هر تعلیمی از آن بهشت تن گاه میدارد و گفته است که مرغ حرم مکه با ایشان جمع شده  
 ام و بر ایشان سلام گفتیم و ایشان بزمین سلام گفتند و با ایشان سخن گفتیم فماریت فیما کانت حسن  
 ستمنا منهم و لا اکثر مشغلا منهم بالسه و فرموده است که شال ایشان تیرند بیهم که یک کس  
 قورینش طریقت شیخ فرید الدین عطار قدس سره گفته است قومی از اولیاء الهی و جل باشند که ایشان را  
 مشایخ طریقت و کبریا حقیقت گوئیان نامند و ایشان را در ظاهر به سیری احتیاج نبود زیرا که ایشان را  
 حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم و حجیر عنایت خود پیرویش میدهند بی واسطه غیری چنانکه اولیاء  
 طریقتی الهی و این عظیم مقامی بود و پس عالی کار انجا رسانند و این دولت بکس روی نماید ذلک  
 نعمت الله یؤتیو من یشاء یختار بعضی از اولیاء الله که متابعان و مخفیانند  
 صلی الله علیه و سلم بعضی از طالبان را به سبب محبت کرده اند بی انگه او را و ظاهر سیری باشد و  
 این جماعت نیز داخل اولیایانند و بسیاری از مشایخ طریقت را در اول سلوک توجیه باین مقام بوده است  
 چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابوالقاسم کرکافی طوسی و اگر سلسله مشایخ حضرت ابوالخیر شیخ نجف الدین الکلبی  
 با ایشان پیوسته و وارطیقه شیخ ابوسعید ابوالخیر و شیخ ابوالحسن خرقانی اند قدس الله تعالی ارواحهم  
 ذکر این بوده که علی الدوام گفتی اولیاء صاحب رساله خانوده میگوید که در کتاب فی الجواب  
 احوال رجال از فتوحات مکی نقل کرده است که سمره و ازنده صنف اند موافق اندک شاعشر و روحیت  
 ابوالحسن بن عبید از آن شاعر غلیظی که معنی از یک امام بود فیض میگردد چنانچه حضرت سید محمد مکی عین برکات  
 صاحب فتوحات مکی از شیخ داؤد قهیری قدس سره در بحر المعانی نقل کرده و در بعضی تفصیل داده  
 و تشخیص نموده است و گفته که بر رجال الهی وقت ملاقات کرده ام و از هر یکی نعمتها یافته ام و مقامات



سیم را مشاهده کرده ام اول قطب دوم غوث سوم امامان چهارم او تا پنجم ابدال ششم اخبار  
 هفتم ابرار هشتم نقباء نهم نجبا دهم محمد یازدهم مکتومان دوازدهم مغروران پس باید دانست  
 که قطب عالم در هر زمان یکی میباشد و وجود جمیع موجودات سفلی و علوی بوجود قطب عالم قائم است  
 و دوازده قطب گیر اند که آنها پیشتر بجای خود کرده اند و باید دانست که قطب عالم را فیض از حق  
 تعالی بواسطه میرسد و قطب عالم را قطب کبر و قطب ابر شاد و قطب الا قطب قطب نیز گویند که  
 قیام موجودات سفلی و علوی از بركت وجود اوست و در اقتباس است که عظمت قطب ابر شاد است که  
 نفیر تکلیف کن رنگ بنور دارد و گاه گاه نور سرخ در میان او مینماید بی جهت از همه اطراف در یک موضع  
 و چشم کشاده و چشم بسته همه برابر مینماید و بحقیقت آن نور خاضع مصطفی است که بوقتی بر تواند اخته  
 و این قطب مدار را وزیر میباشد که ایشان را صاحب فتوحات کی امامان می نامند یکی به دست راست  
 میباشد و دوم بدست چپ بدست راست عبد الملک است و بدست چپ عبد الرضا است و وزیرین  
 که نامش عبد الملک است از روح قطب ارض میگردد بر اهل علوی افاضت مینماید و وزیر بسیار که نامش عبد  
 است از دل قطب ارض میگردد بر اهل سفلی افاضت مینماید و چون قطب را از دنیا انحلال شود  
 رود وزیرین عبد الملک قائم مقامش گردد و آن قطب را عبد الهی می باشد یعنی در آسمان و زمین او را  
 عبد الهی گویند اگر چه نام وی دیگر باشد علی هذا القیاس جمیع رجال الهی در باطن بنام دیگر میخوانند با ستم  
 آن شخص مخاطب میکنند وزیر بسیار عبد الرب را بجای عبد الملک ساند و ابداً لی از بدلا که بر قلبه انقیاد  
 او را بجای عبد الرب ساند پس عبد الملک قطب مدار شود و عبد الرب عبد الملک گردد و ابداً از بدلا و محط  
 عبد الرب رسد محمد بنی نار و قیامت باقی اند فاما الا قطب بهم علی قلوب الانبیاء علیهم السلام و دوازده قطب  
 اند که قلب بعضی انبیاء هستند قطب اول بر قلب نبی علیه السلام و در او سوره انش است و دوم بر قلب ابراهیم  
 و در او سوره اخلاص بر قلب موسی و در او سوره اذا جاء نصر الله و در او سوره فتح و پنجم  
 بر قلب داود و در او سوره اذان لک الارض ششم بر قلب سلیمان و در او سوره واقعه هفتم بر قلب یونس  
 و در او سوره لقیر ششم بر قلب یونس و در او سوره نمل و در او سوره نمل و در او سوره نمل و در او

سوره انعام نذر و بیم بر قلب صالح در دو سوره طه و ناز و بیم بر قلب شریف و دو سوره ملک است  
حمله قطب کور و دوازده قطب اند حضرت عیسی علیه السلام و مهدی علیه السلام از ایشان خارج اند بلکه  
انسان مکتوبان اند از قسم مفردان و قطب یار بر قلب محمد علیه الصلوه و السلام می باشد و سکونت علیه  
در شهر بکمان و اقطاب دوازده گانه همه محکوم قطب اند و نه قطب و ضعف اقلیم اند و پنج اقطاب  
الایت بین سی باشد و ایشان را قطب بر الایت گویند و اقطاب قالیمر را قطب اقلیم گویند و فیض قطب  
بر اقطاب قالیمر وارد است و فیض اقطاب قالیمر بر اقطاب الایت وارد است و فیض اقطاب الایت  
بر سایر ارباب وارد است بمیزان موزان فیوض بر می دارند تا قیام است **میسر سید**  
**محمد جعفر کلی** در بحر المعانی منبسط حلقه اولی ترقی کن قطب الایت گردد و قطب الایت قطب اقلیم  
شود و چون قطب اقلیم ترقی کن بعد از آن که در بر بسیار قطب باشد است و رسیدن این قطب قالیمر را  
اقلیم بر اقلیم علیه السلام را اقلیم بر الایت گویند بعد از مرتبه سوم محل قطب شاد گرد یعنی قطب عالم سید کلاه  
که قطب عالم را حیات و افرایش و در سلوک بود و ترقی کند بمقام فردانیت و رسیدن آنجا منبسط  
حضرت شیخ فیض الدین محمود حبشی و چراغ و لاهی مدت است و شش سال و سه ماه و دو روز و در  
قطب مداری بودند و بشرط تحمل این مرتبه واده بودند چون تحمل را بسر بردند بعد از مدت مذکور بمقام  
فردانیت نازل فرمودند و در آن مرتبه اسم مبارکش آقطاب عبد الباقی بنوا شدند چون در مقام فردانیت  
بجام بقار حلت کردند و در مرتبه است بین ایشان شیخ نجم الدین دمشقی که عبد الکلام داشت بجای  
ایشان قطب یار شدند و قطب یار از عرش تا فرش و تا ثری متصرف باشد و چون ترقی کرد بمقام  
فردانیت رسید تصرفات محسوسه چه که فردانیت مقام انبساط و موانست است پس او را ملزوم باشد  
از او و بیم را و حق کرد و در لطایف اشرفی از صاحب مشوهای کلی نقل میکنند که حضرت رسالت پادشاه  
النبوت در افراد بوده و حضرت علیه السلام نیز در افراد است از بحر المعانی گنجش دار که مراتب قطب  
و قطب بر حقیقت اقطاب ایشان اند که اگر ولی را از ولایت معزول کنند و دیگر را بجای او لغت  
نمایند و ایضا مرتبه قطب یار که قطب عالم است اگر او خواهر که اقطاب را از مقام قطبیت معزول



لعنتی گفت چنانچه از نزد این ماردن آمده که ابدال اهل عالم اند و امام محمد گفت ابدال اگر صاحب حدیث باشند  
 پس چه کسان باشند و تاریخ بغداد خطیب کتابی آورد است که گفت نقیاسیصد اند و ثانی  
 و ثانی لاجل و اخیر نیست و محمد چهار و غوث یکی مسکن نقیاد و غریب است و مسکن نجیامصر و مسکن ابدال شام و  
 اخیر سیاح اند و زمین محمد و گوشت های زمین اند و مسکن غوث که مسکن است و چون عارض میگردد  
 مر عامر و عامیکنند و اقبال مینمایند و بر آمدن آن حاجت بعد از آن نجیام بعد از آن ابدال بعد از آن اخیر  
 بعد از آن عود اگر مستجاب شده عای ایشان قیام اگر نه اقبال میکند غوث و اجابت کرده میشود و عا  
 غوث پیش از انعام شدن و در فصل الخطاب خواب محمد پارسا میباید که بقول صاحب فیه مات مک  
 اوقطاس از نایب نیست بر بر صفت قطبی میباشد چنانچه قطب آباد و قطب بآ و قطب بآ و قطب بآ و قطب بآ و قطب بآ  
 چنانچه و تفحات حضرت احمد جام قدس سره را قطب اولیا نوشته است و در مقام ربع مسکون یکین  
 میباشد که او را قطب لایت گویند قطب جهان و قطب بهایک عالم نیز نامند که هیچ اقسام ولایت از وی  
 قوام دارد علی بن القیاس بر هر مقامی قطبی است چنانچه محافظت آن مقام و نیز میفرمایند که برای محافظت قریه  
 از قریات عالم کیلی الپ میباشد که قطب آن قریه است خواه در آن قریه مومنان باشند خواه کافران و غیر  
 اگر مومنان اند و تحت تعالی اسم مادی پرورش مینمایند و اگر کافران اند و تحت اسم نمل پرورش میکنند  
 و از آن زمین قریه قریه و میر محمد جعفر یکی میفرمایند که مشاهد آن حضرت لایزال از چشم خلایق مستور اند و خبر اهل  
 و انسان کامل ایشان را ندانند و بنیاد ایشان گروهی نیست کس اندک حضرت صلی الله علیه و سلم  
 نشان میدهند که لا اله الا انت سبحانک این غایت ابدال و رفعت اقلیم اند و بی در اقلیم میباشد و فرادری  
 عاجزان اقلیم خود میکنند و چنانچه از ایشان را موت آید یکی را از صوفی بجای او لقب کنند که ابرار است  
 و در مشارب نیست بنی علی السلام اند یکی از آن عبدالحی در اقلیم اول بر قلب بر اسم علی السلام است و علیم  
 او را اقلیم دوم بر قلب موسی علیه السلام و عبدالمعز در اقلیم سوم بر قلب یارون علیه السلام و عبد القادر  
 در اقلیم چهارم بر قلب لورس علیه السلام و عبد القادر در اقلیم پنجم بر قلب یوسف علیه السلام و عبد الصمد  
 در اقلیم ششم بر قلب عیسی علیه السلام و عبد الباقی در اقلیم هفتم بر قلب آدم علیه السلام و این هفتم ابدال حضرت

خضر علیه السلام است و وظیفه ایشان مدوی و معوقتی است و هم میفرمایند که هر یکی ابدال بعارف ملایم  
 الهی عارف اند و مانند او که بزرگوار است و او بادل از نعمت مذکور عبد القادر  
 و عبد القادر در ولایتی و یار بر قومی که تبار است و یار هم است ایشان بقدر و معنی نامزد میشوند چرا که تقوی  
 آن ولایت و آن قوم بواسطه اقدام ایشان میباشد و سید و نجاه و نعمت ابدال در کوه ساکنین خورشید  
 ایشان اشتم و خاست و ملجئ یا بان و با معرفت کمال مقیدند میری و طبری ندارند چنانچه در حدیث صحیح از  
 عبد البر بن محمد بنی الرضا و سید حدیث الثانی ثانیة نفس قلوبهم علی قلب و م علیه السلام و لم  
 اربعون قلوبهم علی قلب موسی علیه السلام و کسب قلوبهم علی قلب ابریم علیه السلام و کسب قلوبهم علی قلب  
 جبرئیل علیه السلام و کسب قلوبهم علی قلب میکائیل علیه السلام و کسب قلوبهم علی قلب اسرافیل علیه السلام  
 چون یکی از ایشان فوت میشود یکبار از چهار و یکبار چهارم از پنج و یکبار پنجم از شش و یکبار  
 یکبار از سید و یکبار سیدم از زنا و صوفی سیرت را نصب میکنند و این جمله بدلا از ترتیب مذکور فیض از مطرب  
 ابدال میکنند که دل او بر دل اسرافیل است و هم میر محمد علی گوید بدلا از چهار صد و چهار صد و شصت و چهار  
 ذکر کردیم و چون گویند که کمال علیه السلام بدلا از نبی ربون عطا شفا عشره با شفا و ثلثه عشره و آن بالدرقین صا  
 استقامت القدس می آرد که یک از او ایامین حیث الولاية والاستعداد زیر قدم نبی از انبیاء علیه السلام یعنی  
 مبدأ و مقید آن ملک همان است از اسماء الهیه که مبدأ و مقید آن نبی است لیکن مبدأ و مقید انبیاء علیه السلام  
 کلیات اسماء و مبدأ و مقید او ایامی که زیر اقدام ایشان اند و هم از جزیات آن اسماء و شش و شش در حق  
 سید مرتضی از رجال الغیب آمده که چند تن از ایشان بر قلب ابریم علیه السلام باشند و چند تن بر قلب جبرئیل  
 علیه السلام و طایفه الصلوة و السلام در طایف اشرفی منسوبند که آنحضرت صلوات الله علیه جمیع عالم را دوست  
 فرض کرده اند نصفی شرقی و نصفی غربی از عروق نصف شرقی خواسته اند چنانچه خراسان و هندستان و کسره  
 و سایر بلاد شرقی در عروق داخل است و از شام نصف غربی و بلاد مصر و مغرب غیره و بلاد داخل شام  
 پس فیض او چهل تن مذکور بر تمام عالم ناشی است و صاحب کشف المحجوب و اکثر مشایخ همین جمل مدعیانند که  
 او چهل بار برقرار داده اند و حال مقبول است و میر سید محمد جعفر علی در بحر المعانی میگوید که چهار اوتاد اند

که چهار رکن عالم یکی باشد یکی عبدود و در او مغرب و دیگری عبد الرحمن و در شرق و سوم عبد الرحیم و در جنوب و چهار  
 عبد القدوس و در شمال ملاقات کرده ام یکی را بجای دیگری بعد فوت او میبایست چهار رکن عالم بود و این  
 چهار را تا دمعد است و امیر سید محمد گیسو در از در مظهر جامع الکلم میفرماید که ابدال برای تصفیه دل و غفران  
 با شیر آتش کرده میخورند از که در میان خویش دارند و او را بدیند و این را اثری ظاهر گویند و میان ایشان  
 بوزن چند دره چیزی لطیف بطریق آب برنگ سفید و سرخ و زر و سیاه منظر و خوش بود و میباید از  
 خوردن آن در کلام ملاقاتی و دل را فرحتی حاصل میشود که آنرا احدی و اندازی نیست از ایشان پرسیده شد  
 که این چیست و از کجا است گفتند درین بنی اسرار اهل درختی هفت مشت میباشد این باب را آن درخت است و این آب  
 شیر و آب است صاحب المعانی میگوید که فتنه سیصد انداسامی کل نقابا لی است و نجابتها و انداسامی کل نجابتها  
 حسنت و اختیار هفت انداسامی ایشان حسین است و عده چهار انداسامی ایشان محمد است یکی غوث نام و علی  
 است و بعد از غوث غوث عمده و بعد از عمده و اختیار و بعد از اختیار نجابت و بعد از نجابت و بعد از نجابت یکی از خلق نور  
 بجای رسالت و غیر در بحر المعانی ممکن نقاب این بحر است و سکونت نجابت و مطهر است اختیار و سکنتی قرار دارند  
 و عمده و در دایمی ارض میباشد و سکنت غوث که است و این راست نمی آید که مجاورت کعبه غوث الا از مشروط  
 نیست چنانچه در نفحات آورده که یک شخص است که او را غوث و قطب نامند و لیکن مقتدا و این را طایفه صافیه نامند  
 یکی در اکثر تصنیفات خود میفرماید که غوث جدا و قطب الا قطب جدا است میر سید شرف در لطایف اشراقی میفرماید  
 که اگر وجود غوث و وجود قطب الا قطب در عالم نباشد تمام عالم زیر و زبر گردد و اما چون غوث ترقی کند  
 افراد شود و چون قطب الا قطب هم ترقی کند افراد گردد و چون افراد ترقی کند قطب وحدت شود و قطب  
 قطب حقیقی نیز گویند یعنی بتمام معشوقی رسد در لطایف اشراقی است ای محبوب گوش دار که تمام افراد نوشته می آید  
 اما الغر و ن فیهن من یوحی قلب علی کریم الله و جود یوحی قلب محمد علی الصلوة والسلام ای محبوب افراد  
 کامل و غیر کامل افضل اند بر قطب الا قطب اما افراد کامل منظار و چه نفر در روح کلی علی اند و غیر کامل  
 منظار و چه تعلق روح علی اند کریم الله و چه در نفر و تعلق فرقی بسیار است عمر قطب مدرستی  
 سال و سه چهار ماه باشد و بعضی راستی و سه سال است و نه و شش روز و بعضی از شش سال و دو روز

و بعضی را بست و پنج سال و بعضی را بست و دو سال و یا ده ماه و بست روز و بعضی را نوزده سال و پنج ماه  
و دو روز و از نسیسه و سه سال و چهار ماه و یا ده باشد و از نوزده سال و پنج ماه و دو روز نقصان نبود  
اگر در عمر باشد و اگر نقصان در سلوک معجزه گوهر ترقی می کند و در مقام افراد می رسند  
و عمر افراد پنجاه و پنج سال است نه زیاده نه نقصان اگر در عمر و اگر نقصان در سلوک معجزه گوهر ترقی می کند و در مقام  
در سلوک ترقی می کند قطب حقیقی می رسند و عمر قطب حقیقی بست و سه سال و ده روز است و تمام  
مقام معشوقست یعنی قطب حدت و مرتبه معشوق است که هر چه معشوق گوید حضرت حق آن کنایه غیر  
قطب یا متصرف و افراد متحقق از عرش ناشی است و قطب در همیشه در تجلی صفات است افراد همیشه  
در تجلی ذات است و قطب در احوال است و افراد آن متصل است و بعضی اولیا در تجلی افعال و بعضی در تجلی  
اسما و بعضی در تجلی اکناف اند و بعضی در مقام محو و بعضی در مقام سکر و بعضی در بر و و یا باشند و اولیا این  
مقامات اکثر اند اما اهل فردانیت بیرون از این مقامات تجلی دارند و فردانیت بی مکان است این محبوب  
الایه افراد را بعد از انیت بسیار اند و از چشم مردم ظاهر می آید اما قطب در بعضی اوقات بسیار  
دانش و بینند هر گاه که افراد کامل که مطایره و جوهر قدر علی مرتضی اند در سلوک ترقی کنند بر قاصدین و اولیا  
علیه و سلم نیز در سلوک ترقی کنند قطب حقیقی که مقام معشوقست یعنی قطب حدت رسد ای محبوب  
و نهایت این مقام از کل اولیا و دو کس رسیدند حضرت شیخ عبد القادر جیلانی و حضرت شیخ نظام الدین  
اولیا و بر او ای محبوب فردانیت مقام لاهوت است و لاهوت در اصل لایسوس است تا از او  
از قانون عرب است که چون کلامی بخواند گینه چهری خندت کنند و چهری زیاده نیست تا نا محرم  
محرم از حقیقت باشند پس لایسوس است یعنی افراد را تجلی صفات نیست و هو اسم ذات است یعنی لایسوس  
مگر تجلی ذات پس اهل فردانیت را دو نام مقام لاهوت است یعنی تجلی ذات و لاهوت خود یعنی فردانیت  
مقام نیست که خارج از شش گانه اول است و این لفظ مقام که اضافه می کنند افراد مقام نیست با سنا مجاز  
مقام گویند که مقام لاهوت است اما مقام ندارد و آنچه که صاحب بحر المعانی بیان نموده از علم البقیین  
حین البقیین نیست بلکه مشابه حقیقت البقیین است و سفل است مقام جبر و است یعنی مقام جبر و سفل

و این مقام قطب عالم متصرف است از عرش تا شرف کعبه و در معدود است و قطب عالم را فیض از عرش است  
 که تعلق به برکت و نصیبت دارد و این مقام را جبر و کسر از آن گویند که کرامات و معجزات اولیا و انبیاء  
 از این عالم است و در عالم جبر و کسر مقام فردانیت است یعنی لا بهوت و در عالم فردانیت جبر و کسر کم است  
 اما افراد قادر اند بر عالم جبر و کسر و کسر مشغول شوند از فردانیت که تجلی ذاتی است بر تقدیر نیست  
 که افراد مستور باشند در مقام فردانیت مقام لا بهوت است صاحب کتاب عروه و فصل الخطای  
 حضرت الیاس و خضر را بحال اله گفته است قطب افراد از استیلاک شهودات ذاتیه چندان نفی  
 به عرش ارشاد نمی باشد کافی کتب القوم در مکتوب مصدوبت و چهار شیخ ناشیخ عبدالقدوس  
 مکتوبی قدس سره مسطور بود و حال قدری خراش این مضمون در دل بود عرض کرده اند  
 در مکتوب بانروم حضرت شیخ شرف الدین منیری قدس سره می آرند علیه الاولیا از حضرت ایشان  
 صلوات علیه و سلم منقول است که در عصری چهل کس باشند که دل ایشان چون دل موسی علیه السلام  
 بود و معرفت کس باشند که دل ایشان چون دل ابراهیم علیه السلام بود تا آخر حدیث تا آنجا که میگوید  
 یک کس باشد که دل او چون اسرافیل علیه السلام بود پس ازین حدیث ظاهر دو چیز فهم میشود یکی  
 دل اسرافیل را دوم فوقیت او بر پیامبران و بار بار مکتوب حضرت قطب عالم دستگیر مصرح  
 میشود که فرشته دل ندارد و الا جرم در سر پاره خاص گذر ندارد و قیود و التوفیق لمطلع تمام باین مایه  
 جواب مقرر باد و فیضی جزئی که باعتبار عالم تقدیس و طهارت است تقاضای فضل علی بنکند زیرا که در  
 اعتقاد است که پیامبران بر جمیع ملائیک فضل دارند و فضل اولیا و مقرب نیز بر عوام ملائیک است و اینچنین  
 از آنست که ملائیک دل ندارند و در سر پاره خاص گذر ندارند که دل دارد و خلیفه رحمان است  
 و منتهی سبب آنست و هم ملک است و الله تعالی یوم القیمه و این ولایت در معدن الطهر شرح شامی  
 تصنیف جدی صفی الله والدین بدو لوی رحمه الله صریح است در بحث فی تحقیق خبر الانسان اصل  
 سوائت آنست که سوال کرده اند و حدیث انسان که حیوان ناطق است ملک جن درمی آید و طایفه  
 که مراد از نطق نطق خیالی است فیخرج الملك الجن لعمد الجنان لهما و درین هیچ شک نیست که هر چه در دلتان



هر که دل ندارد هیچ ندارد اگر چه ملک است هر فلک بیت دل منزه حقیقت است و تن پوست به بین  
 دل شیوه روح صورت و دو سنت بین به هر که روح قدسی دارد او دل دارد که دل نوز است و  
 و ترجمان او این روح کبر انسانیت لاجرم ملک این شان نیست فضل و بیست که حق تعالی میسر  
 فضل و دیگر ملک نوز است نه ویر این حصو است و چون اسرافیل علیه السلام در میان ملائکه مقرب بود  
 و فضل تمام داشت فضل انکس را و حضرت حق تعالی او را که برای فهم چیدن در حدیث ذکر معانی و بیست  
 اولیا بدل های انبیا افتاده و مقابل دل آن ولی با اسرافیل نیز ذکر دل افتاد و نیز ذکر دل انبیا چنان  
 تواند بود که بگویند دل قرآن سوره بشیخ دل پس سکا که رفو گامین دگب ترجمان است  
 برای بیان مجرب و فضل است نه برای بیان تحقق او این چنین نظایر در جهان بسیار برای اعتبار  
 نه برای ثبوت و تحقق بلکه بر عقل نیست و ملک برین فلک نیست و اگر دل صوری مراد دارند که  
 بی روح ربانی و بی حصو نوز سبحانی است خود بهایم در عالم نوز نیر دارد و هیچ اعتبار و کار ندارد و در  
 حضرت خداوند هیچ باز ندارد آن دل نیست دل آنست که خوش ریحان است و آن دل انسان است  
 قلب المؤمنین خوش الله گواه آنست بیت محراب جهان جمال رضاره ماست به سلطان  
 جهان در دل پیاده ماست به بهیات بهیات اینچه اسرار است و این چه انوار هر چند بی فضل  
 دارد بروی در اعتقاد ظاهر اما در اسرار دل گنه ز ندارد و از سر دل ولی خبر ندارد و در ملکوت طهر  
 او و آشیان او و ولی در امکان طهران دارد و با سبحان یحانه و خبر سبحان از و خبر ندارد و آشیان  
 محبت قبل از کیم نعم بخیر می هر که این طلب و این عرفان ندارد او در خیران عظیم و در حرمان جیم هست  
 کوکل الله صفا که بت این چه و وکیل الله صفا یکس که بت این عرفان و این اله و این در  
 این پیاره است و دولت غیب ان شهسوار است و انجائی کالجیم هم اخبار است بیت من که در زمره  
 عشاق برندی علم و طبل نپهان چند نم طشت من از بام افتاد و فضل انبیا ملک اعتقاد و غیر  
 و همچنین روایت صریح است که ملائک دل ندارد الهی در ملکوت صدوست و نیم حضرت شیخ مافکر  
 است ای برادر ایمان صفت دل است و تصدیق دل ایمان است هر که دل دارد ایمان دارد

و هر که ایمان دارد در جنت خود و خدا ببیند که دینار و جنت و نعمت ایمان است جز مومن را نعمت جنت نفی  
 رویت نمود اگر چه ملک است و بی ملک است خواه مقرب و خواه مجر و ملک را همان ایمان مطیع است  
 و هر چه دارد و مرتبه طبع دارد و هیچ اعتبار ندارد و با حضرت حق هیچ کار ندارد و مجر و نواز است یا نواز یا خرد  
 او را حق و امت و کار میخشد و کار مومن ساخته و برای کار مومن خاسته است **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**  
**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** آنچه در جنت بود و در خدمت مومن بود و برای مومن بود و مومن برای خدا و خدا  
 برای مومن **فَسَيُجَنَّبُهَا** و چون ملک در جمیع امور خود همان طبع بود و ایمان او  
 در مرتبه طبع بود دل ندارد و ایمان ندارد که **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** که مومن را ایمان لازم است و ایمان بشود  
**إِنَّ الْكَافِرِينَ لَكَاكِلٌ** از کافران هیچ کار و بار و اسرار را به درد ندارد و هر چه در کار  
 آفرید و کار دارد و از مولا عبد الله رحمة الله علیه شنیده ام و نیز روایت دیدم که هر که در جنت بود و بی ملک  
 و حور و غلمان همه را رویت بود و نیز روایت دیده ام که کافر یکبار در روزی خدایا ببندید و با محبوس  
 اید کرد و چون کافر ایمان ندارد و دل ندارد **حُكِّمَ اللَّهُ عَلَى قَتْلِهِ** از بار و از غفلت  
 نه ببندید و در جنت نه نشیند جز مومن در جنت بود و نعمت جنت و نعمت همان مومن را  
 بود و هر چه غیر مومن را بود و هر طریق موضوع بود و نعمت را هیچ فتوح بود کافر از ان عیان و خسران بود  
 نماید و مومن را در جنت شادی و و جبران و رنج و رنجان کشاید و ملک در جاکری مومن در جنت  
 در آید هر چه و موضوع را باز و جبران و رنجان مفتوح نشاند و نیز خسران نبود که جانی آن نبود  
**وَلِلَّهِ الَّذِينَ آمَنُوا** این چه هم **مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى الظُّلُمَاتِ** کار هیچ  
 رساند که از ظلمات وجود کوئی چنان بلند بود که بنور وجود سبحانی کشید که او را ببیند حق ببیند و با حق  
 هم نشیند **مِنَ رَأْيِ قَدَرِ رَأْيِ** الحق میخواند و دو کاغذ میان ایشان روان و کسانی که مصطفی صلی  
 الله علیه و سلم را بصورت میدیدند و بمنی نمیدیدند شکایت از حال ایشان این است و **كُنَّا نَقُولُ لَمْ يَكُنْ**  
**الْبَيْتُ** و **كُنَّا** لا یصبرون **وَكُنَّا** نأمله مصطفی صلی الله علیه و سلم را همان بشنیدند و  
 همان بشنیدند **فَقَالُوا** الشُّبُهَاتُ **وَكُنَّا** کفری آ چون در ویش در میان کشاند

و اگر کون در گذر و خدا ماند بعل جلاله خوش گفت عطار بیت مصطفی را حق بدان و حق به بین **مصطفی**  
 نبی نور رب العالمین و هر چه نبی است امانه ولی راست نجا و این ظاهر است که ولی نوز نبی است  
 قول امام ابو حنیفه رحمه الله علیه تا محمد بنی الیه علیه السلام لبیک لا کالبشر کالبیاقوت من عین الحجر انشی حدیث  
 انما من نوز الله المؤمنون من نوزی ملک نجا گذرند که دل ندارد و هر چند مقرب و مرسل است با خود  
 و در خود باز مانده است و اما امانه مقام ملک کونی است سبحانی نیست مومن سبحانی است کونی  
 نیست هر چند و کون است سبحان و درون است و گمان بالله همین است **ما حی جمعا**  
**فضل ظاهری ملک در مذبح ظاهر است و در آن هیچ قبلی نیست تو ستمی بین بر میدان و منیران**  
 و میر و مجری و سیری پوی می برادر هر چند اندیا را فضل است ادلیا را بر است یکی بر دیگری ظاهر  
 اگر حجت میجویی از قرآن شبیه قال **اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ مَهْجَرًا** و کیف کتب و کوی  
**ما لکم تحط به** خبر آموسی علیه السلام وقتی دعا نده بود هیچ جلد نجات خود نمیبست ناکاه  
 ولی صاحب و صاحب روزگار هم در وقت از اقصا بدین رسید و گفت **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** انما من یبک  
**لَهُمُ الْمَلٰئِکَةُ فَاتَّخِذُوا لَکُم مِّنَ النَّارِ حِجَّتَ سَیِّئَاتِکُمْ** سبحان الله این چه سرور است و این سر  
**هُوَ الَّذِیْ یُجَبِّلُ عَلَیْکُمْ دَیْلًا لِّتَعْلَمُوْا لَیْسَ بِکُمْ مِنَ الظَّالِمٰتِ اِلَى الشُّؤْمِ** مجال منجاید  
 و کمالی میکشاید که جز حق تعالی بکس نمی ماند و خبر ولی و نبی هرگز این سر نماند و جبر این حرف نمید  
 بدیت رازی درون پرده در زندان مست پیرس و کین حال نیست صوفی عالی مقام راه  
 دم در کش تا دم در کشیم و اگر نه اکثر مردان در یک دم غرقش بر سر نماند چار بچاره و کم کش  
 و میخیزد و میخیزد و می نوشتند و می پوشند سر چند میخیزد و در بازار میفرودشند مردان  
 جز در آنوش اند و فرغ ترشد که از غایت است هیچ الحال هیچ الحال در حد فعل و حسن البطلان  
 گویند و فلاح خلافت جویند و لقا اشکونی خوشنویس **اَللّٰهُ** در کار دارند و با خود خار خار دارند  
 مکان رسول الله صلی الله علیه و سلم متواضع **اَلْحَرَمُ** و در آن فکر که چون بجز عین است و صاحب  
 تر نسبت خبر خون خواری و پیش نه اگر در ملکوت است در تعین کونی که در تبتانی از ناسوت

و ملکوت است و از غالب غالب نگار دل مختصر گوشت دل عرش رحمان است بلک فراخ تر از اوست  
 که لا یسقی الارضی و لا السماء الا کما یشق قلب عبیدی المؤمنین و القلب ذرة الارب و کون کجا  
 کعبه ملک بچاره باوی چه بچند و رگند تا در گزند و اگر نه تا کجا در گزند و حرف رندان خبر ندان  
 نخوانند و زبان مقرر بر زبان ناسد سلیمان وقت باید تا و راس را یکشاید سخن مردان میروند و نه قصه  
 مختشان اهل ظاهر و علم ظاهر را برین حرف گذر نیست العلم محاب الله الا عظم مشغو و در گذر تا بعلوم  
 رسی و نور الهی شوی و اگر نه حیوانی و بعضی روایات و فضل انبیاء بر ملک توقف و در فضل ملک یک بر  
 مومنان اختلاف مع آنکه خلاف الإجماع پس در عقاید و مینید و در علم ظاهر خاکند و در کتب متداوله  
 علیها و در عقیده و مانتیله است اعتقاد ظاهر بهم بران وار و در کار شود و در راسر شود و محرم کردگار  
 بای و م و ذکر حضرت سید المرسلین حبیب رب العالمین صلی الله علیه و سلم  
 از مدارج النبوت بلکه احوال و اوصاف آنحضرت صلی الله علیه و سلم و قسم اندکی انکه در احادیث واردند  
 و مومنانکه مکاشفان اسرار حقیقت بدیده بصیرت دریافته اند بعضی از قسم دوم بیان نموده اند  
 بلکه انبیاء مخلوق اند از اسماء و ایزتی و اولیا از اسماء صفات و فقیه کائنات از صفات فعلیه و  
 صل صلی الله علیه و سلم مخلوق است از ذات حق و ظهور حق و روی بالذات است چون اقتضا  
 ظهور و اسماء و صفات بیشتر و ظاهر است هر حقیقی و هر اسمی اظهار کرد آنچه مقتضای معنی وی بود  
 از جلال و جمال باقی ماندند ذات از بطون و کمون پس حقایق آن اسماء و صفات خدا کردند  
 که بار آنها اگر چه مظاهر کردیم این کمال را و جمال جلال و جمال که بیرون از حد حصر و احصاست  
 ولیکن این همه قطره البیت از بحر وحدت و در ذرات از افتاب ذرات بهات بهات اجتماع  
 ما کجا و حقیقت ذات کجا اشارت یافت که من پیدا کنم و بیرون آرم از ذات خود حقیقتی که بجام  
 جمیع کالات اسماء و صفات و شیو ذات باشد و آنها که من ظهور کردیم این بطون است  
 مستقیر بصورت بهر کجا مع باشد افشار بدیع شالو متناز باشد و در خود کینه کمال لایک  
 و لا یخف و نسبت شایا و بی نسبت صفات باشد با ذات تا کامل گردد و بدان بنای هر علای من

پس شگافتم از حمد اسم او را و تسبیح کردم محمد و احمد و محمود و گدوانیدم او را عابد و معبود پس انبیا و اولیا  
 منظم سازد صفات اندو محمد صلی الله علیه و سلم منظر ذات گشت و حقیقت وی مصدر جمیع موجودات است  
 و بعد از تنزیل وی از حضرت احدیت بمقام واحدیت ظاهر شد بجای اسماء و صفات پس مایش شد بیک  
 حضرت کمالیت مثل تعشقی اسم بی شمی و صفت بجز صوف و بمعنی اد معانی آن کمالات اشارت  
 نمیکند بحقیقت خود مگر بسوی وی و دلالت نمیکند بعبودیت خویش مگر بوی پس اگر متحقق شود یکی از آن  
 کمالات مشارالیه با معطوف خواهد بود و تابع خواهد گشت مراد او حقیقت و صفت و وزیر منظم است  
 در وی و نور از اسما و اوست و اگرچه انبیا و اولیا همه متصف اند باین صفت و متحقق اند بدان ولیکن  
 وی صلعم حقیقت این صفت است و فرق است میان حقیقت شئی و کسی که متحقق است بدان  
 و میر انبیا و مظاہر این نور و مجلای آن ظهور اند و قول وی صلعم تأمین الله و التوکل من فی ربه  
 تأمین الله و التوکل من فی ربه اشارت بآنست و تخصیص بر چنین اتفاقی و بموافقت مقام است و چون  
 نزول کرد و بوجد و کونی سپاه کرده شد بوساطت وی عقول و نفوس و لوح و قلم و عرش و کرسی و افلاک  
 و کوکب و ارکان و معاون و نباتات و حیوانات و انسان که لشکر جامع صفا این کونیا است منظم  
 گشت بوی کارخانه وجود تشریفی که واقع است در کلام عرفا و حکما و گفته اند که ترتیب و جودات مثل  
 ترتیب وجود اعداد است از واحد که اثنین به وجود نمیشود مگر بوجود وای و تلاثه موجود نمیشود مگر بوجود  
 اثنین و اربعه مگر بوجود تلاثه و حکم هر اربع موجود نمیشود هیچ عددی مگر بحد وجود و اقبل وی در مرتبه و بعد  
 موجود اند از واحد و واحد عدد نیست زیرا که هر عدد که ضرب کرده شود در عددی بیرون می آید عدد  
 از آن و اگر ضرب کرده شود جمیع اعداد و واحد بیرون نمی آید از آن نیز در بسیار قایلیت می صلی الله  
 علیه و سلم که محمد جمیع عالم است زیرا که روح وی عقل اول است و عالم همه مخلوق از وی است پس  
 قایلیت وی تنها بچون قوایل سایر موجودات باشد و وی مستفین اول و مفیض ثانی است و بجز  
 قدس ذاتی اول بوی متوج است و از وی بقیه مخلوق بر قند و قایل ایشان پس وی کل موجودات است  
 و مراد است کل شئی و همه الکل و اله کل الکل و جنید گفته است که خداوند است

هر در سبوی خاتم و محمد و نیست زاده در ابد و در هر گاه در حق مگر از دروی شیخ میگوید پس کم شود در  
 والحق کن لغزش خود را بوی بجز حقوق قطره بدیدار این حقوقی بجز محمدی اشاعه الاین قول خفصنا  
 بجز محمدی و کتب الی السیاط و در کتب حضرت محمد و منیر و سید و از حضرت چون خدای عزوجل را بپند  
 جمال محمد را در یاد و در کتب و سبوی ششم حضرت قطب عالم شیخ ناشیخ عبدالقدوس اسمعیل صفی  
 الحنفی مکتوبی قدس سره است در سبب و دیگر عزیز من اول ما خلق الله عزوجلی از مقام محض غیب بود  
 انما بجز عشق را سبقت نباشد پس اینجا معنی این حدیث آن باشد که اول ما خلق الله عزوجل فی غیب  
 و غیره عشق حق عشق محمد است علیه السلام که دایم ازل و ابد گرفته است و هکذا بکل شی  
 تحسب ط و اول ما خلق الله عزوجل از مقام روح اضافی است که انما الله عزوجل فی روح و روحی است  
 و اینجا بجز روح محمد را سبقت نباشد پس اینجا معنی آن باشد که اول ما خلق الله عزوجل فی عالم الامر و روح  
 و همچنین در مقام عقل و در مرتبه از مراتب وجود محمد را سبقت بود و از غیر خود و مگر و خلقت تن مبارک  
 او که اول آدم است و آخر محمد تا اول محمد باشد و آخر محمد و سر و آن این است که نقطه اول همان  
 آخرت بنی الاقوال و الاخر و الطاهر و الباطن و هو بکل شئی علیکم  
 اینجا علم صمد وجود است و وجود عین علم و دیگر مانده عبارت مختلف است و در هر مثنی ملازم آن گفته اند  
 و در او یکی است عشق همان و روح همان عقل همان چنانکه آب و مظاهر مختلف نامی دیگر باید بر سر  
 مظهر و حقیقت او یکی است جنیده گفته کون العالم کون انانی انتهى و از اینجا نظیر آنحضرت صلی الله علیه و آله  
 باعتبار حقیقت وی حضرت صلی الله علیه و سلم محال و مستغنی بذاته است چنانچه در مقاصد العارفین  
 حضرت شاه محمد الدین میفرماید که رسول الله العزم مکر محیط اعظم باشد از عالم گویند و محیط کسی است  
 که محققش محیط حلقه حلق باشد و بالاد مرتبه او هیچ مرتبه اعلی نباشد و خاتم نبوت یکی پیش نبوت و آن  
 خاتم بود مقدس محمدی است صلی الله علیه و سلم انشی و در کتابی است اول به توفیر احوال توفیر محمد  
 صلی الله علیه و سلم پدید آورد و چنانکه گفت انما من توفیر الله و المؤمنون منی انتهى شعر فقیه حضرت علی کریم  
 در زیارت است س طافت مبرأ من کل عیب و کاف و خلقت کائنات و ما رجع الیه

بدانکه اعلی مخلوقات و واسطه صدور کائنات و واسطه خلق عالم آدم نور محمد است صلی الله علیه و سلم چنانکه  
 در حدیث صحیح وارد شده که أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي و سایر مکونات علوی و سفلی از ان نور و از ان نور  
 پاک پیداشده از ارواح و عرش و قلم و انس و جن و سایر مخلوقات و در کیفیت صدور این کثرت  
 از ان وحدت و بر وزن و ظهور مخلوقات از ان جوهر عبارات و تعبیرات غریب آورده اند و حدیث  
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْعَقْلَ نیز محققین و محدثین بصحت فرسیده و حدیث أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ نیز گفته اند که در  
 بعد العرش و اما راست که واقع شده است و کان عرشه علی الثواب و در بعضی احادیث تصریح بدان  
 واقع شده است و آمده است که خلق ما پیشتر از عرش است و آمده است که چون خلق کرد و  
 قلم گفت بوی پروردگار تعالی بنویس گفت قلم چه نویسم گفت بنویس ما کان و تا کیون الی الابد  
 پس معلوم شد که پیش از خلق قلم کانی بوده است و گفته اند که آن عرش و کرسی ارواح و غیره است  
 و خلق نوروی صلی الله علیه و سلم از ان سابق است و برین وجه تواند که مراد از ما کان صفات و احوال  
 آن بوده باشد که اول در ان عالم ثابت است و از تا کیون آنچه در آخر ظاهر گردد و در دنیا نبوت حضرت  
 ثابت بود و در ان عالم و در فضل آنحضرت آمده است حدیث سلمان که جبیر بن نفیل فرمود آمد نزد آنحضرت و فرمود  
 یا محمد چه در کار تو میگوید که اگر من را بر اسم را خلیل گرفته ام ترا جیب گرفته ام و بدانکه مردم هیچ آفریده را اگر می ترسند  
 بر خود و از تو پند انکه مردم دنیا و اهل دنیا را اگر برای آنکه بشناسم ایشان را که هست نزد من است و ترسند  
 تر از من و اگر تو نمی بودی بدانکه مردم دنیا را پس نپا ده شد نور محمدی در پیشانی آدم و در روی او بیست  
 وی و میدرخشید از جبین وی پس از ان سرایت کرد در تمام اعضا و تعلیم کرد حق تعالی به کبریت  
 این نور آدم را اسامی جمیع مخلوقات و امر کرد ملائکه را سجود و چون آدم بناور بیست و او دند  
 پس تزویج کرد حضرت نوح آدم را با حوا و خطبه خواند به مکالمه الله سس خود  
 خود بدانکه عادت الهی بر ان جاری بود که حضرت حوا و بر ولادت پس از حضرت نوح میرسد الاشیث تنها بود  
 آنکه تا نور نبوی مشترک نباشد چون آدم وفات یافت شیث را وصیت کرد که تنها این نور را نگذارد  
 طهارت و شبست نیز وصیت کرد پس خود را که انوش نام داشت باین همیشه جاری بود و این وصیت نقل

کرده می شد این نور از قریب قریب تا رسید حق تعالی این نور را بجهت الطلوع و لغوی عبد الوہاب گزیدند  
 و تعالی این بنسب شریف را از سیفاج جاہلیت بدانکه استقرار القدر زکیہ محمدیہ و محمد و رحم آمدند و ایام  
 حج بر خلیل ص و در وسط ایام تشریف شب جمعه بود و ازین جهت امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ لیستہ الجمعہ  
 فاضلہ از لیستہ القدر داشت و در آخر آمد و درین شب در ملک ملکوت نذا در دوزخ کہ عالم را با نور  
 قدس نور رسانند و جمیع طبقات ملکوت و بقاع ارض شبارت دادند کہ نور محمدی امشب در جمیع امت  
 قرار یافت و آنحضرت ثناء تمام نمیشد کہ در شکم مادر بودند بآنکہ جبرئیل سپرد نور حج بر آنکہ کہ تولد آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل بود بعد از میل روز یا بچاہ و پنج روز و این قول صحیح اقول است و مشهور است  
 کہ در روز دهم ربیع الاول بود چون سیال مبارک آنحضرت بچیل رسید آفتاب نبوت از مصلح عنایت طلوع نمود  
 و چون وقت ظهور نبوت نزدیک سید محبوب گردانیدہ شد بسوی وی صلی اللہ علیہ وسلم خلوت گوش  
 گیری از خلق پس خلوت می نشست کہ در کوه چرا کہ آنرا جبل نور گویند و آنجا دیدہ بحال کعبه روشن میکرد  
 و عبادت میکرد و متوجہ بجانب عنق و مستغرق می نشست و اختلاف کرده اند و گفتہ عبادت و  
 در آن خلوت بنگرید و یاد بکر بخمار آنست کہ نیکو بود قلبی و لسانی و عمل میکرد و بشیر عیت ابرہیم علیہ السلام  
 یام بر چنابت میشد نزد وی یعنی از شرایع انبیایا با استخوان عقل و می برد و با خود از خانه نوشتہ را چون تمام  
 میشد نزد وی آمد انجیل و میباید داشت نوشتہ چند روز مشغول میشد و در روایتی بر سالیکبار از مکیب  
 آمدی و یکسہ ماہ در غار حرا خلوت نشست و چون ایام وحی نزدیک سید الشہداء مژگانشار کرد و در خلوت و  
 عبادت تا نگاہان درآمد بروی حق و در گذشت و می نمازل شد قرآن مجید و کتاب کاشف الاستار  
 سیدنا حمزہ مارہروی است کہ اہل بیت و صحابہ متفق اند کہ در غار حرا چون در شغل یکی سیمی باور برد و دیگر  
 سیم بسلطان الافکار مشغول آنحضرت بود صلی اللہ علیہ وسلم ایندہ شغل مرا می برد و شغل موسومہ  
 قالہ مولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از جہالت و غیبت و فی الذلک سمعت غیر الذلک ویرود الدار قطعی من جہان البغیر  
 رسول الدین سید علی انہی و در شہادت کہ خواہ عبد اللہ ابرار از کونینہ شہود احدیت و کثرت مراد داشت این  
 حاجی و کجول شیخ عبد الکبیر ہم عرف انہ فی قریب سہ از سال مولانا شاہ میری آرند کہ در کتب طر



که سرچشمه را در پیش نعل و می آمده است و این اشاره صریح است بسلطان الاذکار استی بآنگاه بر نعل غیر نفس است  
اما در دو سوره کوش را از انگشت بندکن و این مراقب را نعل صد او را فیه و می ذات نیز گویند و صدای آنرا صورت  
سردی و آواز و می می نامند و نعل آورد در دو باب نفس است و تحقیق آن از صفیه صوفیان و تعلیمش  
و رویشان باید جست این مختصر بخوابش آن نذر و هم در کتابی که بالاست که حسن نفس خواب خوشی است  
مرستیج بعد از خلق نخل و الی ارشاد کرده اند و در قول العیسی است قالوا یحیی النفس فاصفیه عجیبه فی سبیل  
و جمع الغزیه و نخل و نعل و قطع آیه بیست النفس لکلا یکمل علیها و المراد بالجمیع غیر غریز  
فنیبه وین یا امر یا بگویند گویند باین و مصطفی قدس سره فرماید رباعی حاشا که کار بره جویند  
اثبات می مقام ربانیت کند و حسن نفس و خیر نفس دارد فرق و حسن نفس است آنچه نشان بر  
و هم در شرح است که نعل کند که ظهور نبوت دور و دوری اثر نماید و عبادت بود زیرا که نبوت مختص محبت  
و عنایت است و کسب عمل را و در آن مدخل نیست شعر تبارک الله ما وحی بکتاب و ولا علی  
حیث یفهم و نعم ولایت نیست و معنی است که کسب یا صفت را و در آن مدخل و تاثیر نیست که کسب  
بعضی محال و مشایخ بعضی ره حانیات و الهام بعضی معانی حاصل گردان نبوت قریب خاص و بعضی  
مخصوص است که در آیه ای که حاصل آن روح القدس است و او را جبرئیل امین گویند بحقیق اصطفا و حبیب  
الهی حاصل میگردد چون آمده اند و فرشته بومی گفت فرموده باد ترا می محمد کن جبرئیل خدا را نبوت داده  
و تو رسول خدا می باین امت جبرئیل و انس دعوت کن بقول لا اله الا الله و گفت بخوان یا محمد آنحضرت فرمود  
یا خوانند و سیم و خواندن ندانم یعنی آنرا که خوانند و نوشن یا موفقه ام پس برگرفت جبرئیل را و فرمود  
چنانکه طاقت من بیاوی بود و لغو حدیث نعل نزد معنی است و ظاهر در معنی اول است و همین شرح کرده  
شرح پس بگذاشت جبرئیل آنحضرت را بخوان گفت من خوانند و سیم یا محمد برگرفت  
و پیشتر و نخل بطاقت رسیدم پس بگذاشت و گفت بخوان گفت من خوانند و سیم یا محمد برگرفت  
اَوْ اَيَا سَمِیْرَتِکَ الَّذِی خَلَقَ خَلْقَکَ لَا یَسْلُکُ مِنْ مَکَانَ اِقْرَأْ رَبَّکَ اَلَا کَرَّمَ اللّٰهُ  
عَلٰی نَعْلِکَ اَلَا سَمِعَ کَلِمَکَ و در روایتی آمده که فرمود جبرئیل علیا محمد استغاده کن از شر من بطلان من

انحضرت استغفر الله من كل ذنب وكنيت باسم الله الرحمن الرحيم بسم الله  
 الذي خلق الخ يعني تو بجل وقوت خود منكر تائب و تقویت ماکبر و درگاه و مسلم تو ایم به و این  
 در بر رفت و پیشتر و ان تصرفی بود از جبرئیل علیه السلام در وجو و شرف و انحضرت با و خال انوار ملکوت  
 تا پیش بقول و وحی خالی از شغل با سوا ای آن گردد را قلم گوید صوفیه رحمهم الله حال آن سنت جاری است  
 که اتفاق است باطن در سینه می بینانید و ای بر بندگان این سنت و نیز اشارت است بجل این  
 قول که شاکرده میشود و بروی چنانکه آمده است انا سننک علیک قولاً ثقیلاً  
 و اشارت است بآنکه از قبل بخل و سواس نیست چه بخل و سواس را تأثیر و تصرف و جسم نباشد  
 و بلکه از برای تأکید و تقریر و مبالغه است که اقبل و در اینجا سخن است در قول انحضرت که فرموده انا  
 بقرآن که خواندن آتی کلامی را تعلیم و تلقین فرموده و با وجود آن فصاحت و بلاغت که حضرت  
 داشت و امیت که منافات دارد بکتابت خواندن از روی مکتوب بطلان مگر از جهت و سبب آن مقام  
 بود و باشد اما شریح حدیث صلوات الله علیه کرده اند و در وقت آنکه است که چون جبرئیل گفت اقرأ  
 یا محمد آن سرور فرمود چه خوانم که هرگز نخوانده ام پس جبرئیل تا ما از حریه برشت که بد تو یا قوت منسوج  
 بود و بیرون آورد و گفت بخوان فرمود من خوانده نیستم و درین نامه خود چیزی نوشته نمی بینم پس  
 جبرئیل از آن خود مضطرب و پیشتر و الی آخر این معنی مناسب است با تمیت بعد از آن جبرئیل بای نشین  
 و چشمه آب پیدا آمد پس و خصوصاً و باین فضل انحضرت را تعلیم و ضو که در پیش انحضرت نیز وضو کرد  
 پس جبرئیل پیش رفت و دو رکعت نماز بگذارد و انحضرت بوی مقتدی شد و گویند از اینجا است که آن  
 آن سنت در میان مشایخ جاریست که مرید را بوقت تلقین وضو کرد و دو رکعت نماز خواند و فرمود بسم  
 هر کج که بر او رجوع کرد انحضرت بیکه در حالی که نیکه در سجده و در سجده که میگوید السلام علیک یا رسول الله  
 پس انحضرت باز گشت و حال آنکه از نیکه قلبش شریف و بی و بر خدی در آمد و گفت زلمونی زلمونی بر شایسته  
 امر انحضرت بر بدن مبارک و کلیم و بختش بروی آب سر و تارفت از وی ترس بحال خود آمد و فرمود  
 بخدی جانم مرا که تیردم من بر نفس خود تا در پایه نفتم و گفت خدی که اندوه خود و شاد باش که خدی

تر از بدلیه نیکند و بدست می که تو صلوات رحم بجای آری و بار عیال میکشی و معاندی میکنی و جای میدی چشم  
 کس میکنی و خوش خلقی و نیک خلقی میکنی با خلق پس شکی داد خدیجه رضی الله عنها آنحضرت را پس در  
 آنحضرت را پس بوسی و رفته بن نوفل پس گفت خدیجه ای این عم من بشنو از برادر زاده خود که میگویی که این فرقی  
 هم تر عبد الله بود و الله شرف آنحضرت پس گفت و رفته چینی با محمد پس فرمود آنحضرت آنچه میدید پس گفت  
 و رفته این ناموس است که بر بوسی نازل می شد بشارت با و ترا ای محمد که رسول خدا می گوایی میدهم که تو آن بشارت  
 که عیسی بشارت داد که رسول خدا از من مبعوث خواهد شد که معلم او محمد است و ندو باشد که مامور شوی  
 بجها و قتال با کفار گفت و رفته اگر بفهم من فوراً نیازی در هم ترا میدی و ادنی قوی پس فرستاد که و رفته  
 یافت و در روزی از اجابت پیشی آورد که دیدم من را در جنت که بروی جامهای منبر است زیرا که وی ایمان  
 آورد و من را در عقب و رفته است و قریب دین ششصد نفری و در پس ایشان گویند در دین و علم و قسط  
 بر دین خدیجه آنحضرت را نزد و رفته و بر سیدان کیفیت حال اشارت است که مشاورت و استفسار و وقت  
 حیرت و اشتباه از علماء و اهل بهای لازم است تا راه بمقصود نمایند و اینها را کسک صغیر و طالبان کمالان  
 طریقت و عرف و معاملات و وقایع خود بشناخت تا کشف کنند حقیقه حال با چنانچه متعارف و معهود است میان  
 این قوم کند و از بعضی علماء الصوفیه و آداهست که آنحضرت بعد از مدتی هر امیش از آن آواز نامی شنید که از  
 هر جانب می آمد محمد و یا رسول الله که بر رانمی دید و هفت سال و شش ماهی میدید و آن شاد و مبه و خوله را در وقت  
 مخصوص باشد یا نور علم و تقوی و از هر یک گویاه سلام میشدند بلکه علماء و جمعی را مراتب معیده ذکر کرده اند و اول و بعد  
 صالحین عاقله رضی الله عنها که اول مابعدی بر رسول الله صلی الله علیه و سلم را با العاقله ایضا و کان لایسے  
 و ذی الالهات مثل فلان الصغیرانی آنچنان بود که انعامیکر از هر قبل در قلب ششید و وی علیه السلام را می بیند  
 آنحضرت او را چنانچه فرمود که روح القدس میزد و دل من شادان که مثل میگردید چنانچه آنحضرت را بصورت موی  
 آوازی آمد مثل صلیب که بر پس یعنی آواز در می که مفهوم نمیشود از آن کلمات و معانی فرمود آنحضرت را عاملان  
 جهان بود که می دید که این فرشته را بر صورت اصلی او ساوس آنچه و می کرد الله تعالی بر وی در حال که قوی بر صورت  
 و می کرد و شد بر وی صلیب و پس و چنان شایع کلام کرد حضرت رب العز و جل جلالی و ساطع کلام چنانکه

تقلم کرد و موسی علیه السلام تا من کلام کرد حق سبحان را و می آشکارا بی جواب ظاهر است که وحی فوق سجدات این  
 قبیل است و صاحب این کتب که ندید کسی است که گوید آنحضرت حق تعالی را در شب معراج و الله اعلم این کلمه است که  
 و گاهی دید آنحضرت بر درگاه خود را بنام و تقلم کرد و با وی چنانکه آمده است که در حق تعالی را در احوال صورت بیفراوان  
 هر دو دست خود را بر هر دو کتف من بایستم بر و تا علی او را در سینه و پرسیه از من فرستاد تقلم خلا لا علی الحدیث بطول  
 و ایضا و نقل مطلق وحی نیز آمده که چون نزول میکرد و بر وی وحی می کرد یک شب بخت آن و تغییر می یافت رنگ و روی  
 تا بان او مانند رنگ یک ستر و فردی افتاد سر مبارک وی و اصحابان نیز سرهای نگویند می افتاد و چون کشاده شد  
 بر می داشت سر را و متعقبات گفته اند که فاضل را مناسب شرط است پس با ملکوت پهل آنحضرت غلبه میکرد و او را از خود  
 میر بود و بعالم خود میر و گاهی بشریت آنحضرت بر جبرئیل غالب می آمد و او را بصورت بشر می ساخت و اینجاست  
 و عدد شصت می بود و اول در صورت و بعد نزلت در مکتوب شصت با حضرت شصت عبد القدوس مکتوبی است  
 که مصطفی صلی الله علیه و سلم ابتدا در حال در نماز امر فرستاد مشغول می گشت تا جبرئیل علیه السلام می آمد و او را  
 می شپشید و میگذاشت تا بچند روز کار و صاحب می گشت تا می آمد که بعضی اوقات مصطفی صلی الله علیه و سلم  
 در وقت نزول وحی بنمود می افتاد ایضا و مکتوب است با آنکه سر حد انبیا را از همه تحقیق بلند است و دست بلند  
 او را بر ذره و مهب و الا فقی الا کمل کند است در حال تکبیر است حال داشت و برین نزل این است که حال داشت  
 یکی را بر دیگر قوه می نهاد هر چند در حال هر یکی قطع و کمال میکرد و آن است حال آن وحی می جلی است و متناوب و آن  
 قرآن و کلام سبحان گفت هیچ قوت بقوت وحی نبرد و هم حال وحی خفی غیر متناوب است و آن را کلام حق می گویند  
 عن الرقاعی گفت هر چند از خود هیچ گفت و قوت دون وحی جلی نیست و سوم حال حدیث است و آن کلام  
 اوست و هیچ نسبت ندارد کلام اوست همیشه با حق تعالی انتظام اوست و تا می طوطی می آید و آن را کلام حق می گویند  
 اوست سبحان الله این چه کمال است و این چه جمال عطا میفرماید مصطفی الحق جان حق بی بین  
 مصطفی نبی رب العالمین و مردان تحقیق بحق رسالت و حق دانند و ذکر حضرت ابوبکر صدیق  
 رضی الله عنه و ولادت وی بعد از دو سال و چهار ماه و اقامه قبل بود و عمر شصت و پنج یا شصت و شش سال  
 خلافت دو سال و شش ماه و تقوی چهار ماه و دست در پنج روز بود و در خارج اینها اختلاف کرده اند که او را کمال

اور ویر سول خدا و نصیحتی که او الیکست هر چه برات اهل من علی الاطلاق اتمم نمایند بیست که چه باشد آنحضرت صلی الله علیه و آله  
 علیه السلام از جرا و خیر و اذات و تنزول حق ایات او و تصدیق کرد و سلاطین و جبروتی را تسبیح نمود و بعد از وی اهل بیت  
 ابوبکر صدیق است و بر زینت امین عباس و حسن و حسین و برادران ابوبکر و خدیجه و غیره بر آن اربعین  
 جماعه انصهار و تابعین و غیر ایشان از علماء انصاف و در قصه عبید بن جراح از مرضی العنه که رفتن نزد رسول و گفتن  
 یا رسول الله تو مرا و عده کردی که نزد باشد که بکمر و بوم و طوطی بجا آریم هر نموداری که دم و لیکن نافرمانی که  
 ای عمر غم مخور که نزارت که بخواهی رسید و طواف خواهی کرد گفت عمر پس همچنان خزن و اندمگیران پیش آنحضرت  
 برخاستم و بنزد ابوبکر صدیق رفتم همان حکایت که بعرض حضرت رسانیده بوم با و نیز گفتن و همان جواب که آنحضرت  
 گفت بود از ابوبکر نیز شنیدم و این حکایت دلیل است بر کمال علم و نور صدق و یقین و بی یق که در ظاهر و باطن  
 حقیقه حدیث تأسیس فی صدری شریفنا الله و قد شفیقه فی صدری ابی بکر رضی الله عنه و در روایتی آنکه صدیق ابوبکر گفت  
 ای مرد و بر دوست در کمالی زان چه اعتراض کن کردی فرستاده خداست و هر چه کنی تو می کند و مصداق آن  
 باشد و خدا را می روست و این قول عمر بر سبیل استکشاف و استفسار بود و نه بر سبیل شک انکار حاشا و با وجود این  
 می گفت وی رضی الله عنه عمری است که از وسوسه شیطان و کید نفس کمر دران روز در خاطر من گذشت بود  
 استفسار میکنم و باعمال صالحه از صوم و صلوات و اعتناق و تصدقات و توسل میجویم تا کفایت آن چراغ  
 حق گردد در مکتوب شیخ ما حضرت شیخ عبدالقدوس حمزه علیه است آری در اعتقاد است که غریب است  
 اگر چه در مرتبه رفیع رسد صاحب لایب و معروف گردد و بر تبحر نماید اگر ام رضی الله عنهم نرسد که فضل محبت فضل عالی  
 و آن فضل خبری و فضل خبری با فضل علی برابر نبود از اینجا است که صدیق ابوبکر رضی الله عنه را بر حبل اولیا با نام  
 فضل اندک از امتیازات آنها فضل محبت یافتند از صاحب الشیخانی مصدق لا اوفق حبیبی فی صدری ابی بکر  
 شریفنا ایضا در مکتوبی میفرماید بر باری و نبشته بود که گاه گاهی بنده خود را غریق صورت حضرت  
 می بیند ای برادر این دولت مفتاح کنونی تجلیات احدیت و افواحه حدیث است و این مقام صدیق ابوبکر  
 چنان بلند رفت که دست هیچ علی از ابتدای عالم تا انتها اگر در امان علی او نگشت که صورت او بصورت  
 محمد صلی الله علیه و سلم در صحنای دل پیدا گشت که شکی و در فی قلبه اشارت بدان است که گوشت و عظم و عظام

آنچه که بزرگواران آنست که وی از صورت خود در گذشته بود و بصورت پیر خود خود را نموده بود و باین خود  
 یکی گشته بود محمد صلی الله علیه و سلم در قات قوسیه از او ای و او بادی بیک صورت یک معنی آمد کفای خلق الله  
 محمد صلی الله علیه و سلم و ابو بکر و ابو نهو و قلک صلی الله علیه و سلم و البقاء ایضا در کتب میفرمایند  
 که مرید عاشق جمال شیخ گرد و یک است و یک لوح جان وی بر خود و اندر دو جان جهان در قیام  
 شیخ سارا در همیشه مشتاق جمال شیخ بود و کمال سعادت مریدان بر اشتیاق است انجام صلی الله  
 رضی الله عنه قدم بحال رسانید و در غار یار غار شد و گفت من خدای تعالی را در جان محمد صلی الله  
 علیه و سلم دیدم سبحان الله قدر بر این میدان چه دلت که گفته اند هر که ایشانرا شناخت خدا را یافت  
 و هر که خدای تعالی را یافت ایشانرا شناخت صاحبیات ملائکه را از سیر الاویامی آرد که عمر رضی الله  
 بعد از وفات ابو بکر رضی الله عنه زن و میر محمد کلیم خود آورد و از وی پرسید از مشغولیهای من میدانی  
 او گفت من ایقدر میدانم که بشیر شب مشغول بحق بودی و چون وقت سحر شدی نفسی را آوردی  
 و از سینه مبارکش بوی گلبرگ سوخته آمدی عمر رضی الله عنه گفت من بیکر چه متابعت وی تو ام کردی و بیکر  
 بگر سوخته که بکارم پس نفس را طلاق داد و گفت من از بهر سیدان احوال صدیق اکبر ترا در کج  
 گفته بودم مقصود دیگر نبود و انتی هم حضرت قطب عالم قول خیر رحمت الهی را ندانم معرفت بر دو نوع  
 است اول معرفت تعریف یعنی انصاف بصلح رفیق و این عالم خلق را باشد دوم معرفت تعریف  
 از صنایع مبین و دیده و روشن اینها صدیق اکبر بزرگوار و معرفت از باب و معرفت از باب ایضا  
 میفرمایند که تجلی حق بر هر یکی از انبیاء و اولیاء و دنیا و آخرت و بر مومنان عام و آخرت بر قدر و کمال  
 تعالی الله تعالی مانت و لای که گفته در کتب الحجاب است الله الامین ابو بکر عبد الله بن ابو قحافة عثمان الصدیق  
 رضی الله عنه ویراکات مشهور است و آیات و دلائل ظاهر از معاملات و محتای و اندر باب التصوف  
 طریقی از روزگار گرفته آمده است و مشایخ و پیر مقدم از ارباب شایسته داشته اند و قلت در آثار  
 را و عمر رضی الله عنه مقدم از ارباب مجاهده نهند و ملائکه و معاملاتش را و اندر اخبار صحیح مسطور است  
 و اندر بیان اهل علم مشهور که وی شب نماز کردی قرآن نرم خواندی و چون عمر رضی الله عنه

نماز کردی قرآن بلند خواندی رسول صلی الله علیه وسلم از ابو بکر رضی الله عنه پرسید که چرا نرم خوانی گفت سمع  
 من اناهی لانجی میدانم که از من قناب نیست و نزدیک سمع وی نرم خواندن و بلند خواندن هر دو یکیت و از  
 عمر رضی الله عنه پرسید گفت او فقط گوشه‌ای از کلام و از پدرش طایان بنی هبیل که همگفتن نماز او را نرم المیسر  
 این نشان از مجاہدت و ادا و ان نشان از مشاہدت و مقام مجاہدت اندر جنب مقام مشاہدت  
 چون قطره بود اندر بحری و از ان بود که سبیر صلی الله علیه وسلم بدو گفت یا عمر هل انت الاکثر منی یا سبیر  
 ابی بکر پس چون عمر حسنه بود از حسات ابو بکر که عمر سلام بدو و نظر کن تا عالمیان چگونه باشند و از  
 می آمدند گفت دارا غانیة و احوال عاریة و انفاست منقذة و کسلا مومر و سرای مالکند  
 است و احوال مانندی عاریت و نفسهای مابشار و کمالی نظایر پس عمارت سرای عالی از منیل باشد  
 و اعتماد بر حال رعایتی از ابی بکر دل بر انفاست معدود و نباید از غفلت و کمالی را دین خواندن از منی  
 ساری بود باز خوانند و آنچه گذشته بود نمائند و آنچه اندر عهد آید برسد و کمالی را خود دارد نیست و هم  
 از وی می آمدند گفت اندر مناجاتش اللهم بسط لی الدنیا و زهدی فیها نحت گفت  
 که دنیا بر من فراخ گردان و نگاه مرا از اوقات آن نگاه دار و اندر نحت این رفرت یعنی نحت دنیا  
 بده تا شکر آن کنم نگاه توفیق آن ده تا از برای تو دست از ان بدارم تا بهم درم بشکوه و انفاق یافته  
 باشم و هم مقام صبر و تا اندر مضطر نباشم که فقر را اختیار باشد و زهری از وی روایت کرد که چون  
 او را خلافت بیعت کردند و بر منبر شد در میان خطبه خواند و الله ما کنت خریصا علی الامارة یوما و لا الیته  
 قط و کنت فیها کراخیا و لا استبها الی قط فی سر و لا عذابیة و مالی فی الامارة و خلافتی حق است یعنی  
 بنجد اکس بر با خبری من نیستم و نبودم هرگز روزی و شعی ارادت آن بر دل نگذرد و مرا رغبت نبود  
 و از خدای تعالی خواستم سب و علانیة و مرا اندران راحت نیست پس اقتدا این طایفه بخیرید  
 و تمکین در صبر و فقر و تمکن و ترک ریاست بدوست و امام اهل این طریقت و بیست خاص رضی الله عنه  
 وفات یافت جمادی الاخر سال سیزدهم از هجرت و در حضرت عمر رضی الله عنه و لا و نش  
 سیزدهم سال بعد از واقعه میل بود و عمر شریف پنجاه و شست و خلافتش ده سال و چهل و دو روز و یکروز

این سخن از کتب معتبره  
 و از کتب معتبره است

این سخن از کتب معتبره  
 و از کتب معتبره است

معلوم است چون عمر بخانه تولد پدر و مادر رسید و از قریب ایشان بگوش وی رسید و ایشان سوره طه  
 میخواندند و آنرا در حیفه نوشت بودند عمر گفت این حیفه چیست بمن برسد خواهش گفت تو بجاست شکر  
 و دعوی و این کتابی است که در وصف وی آمده است که **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ** پس عمر را از  
 اول سوره طه خواند پس عمر در گریه شد و گفت چه بگو کلامیت این کلام و خداوندی که صفت او این است  
**سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُكَ اللَّهُ**  
 انگاه و گفت پیغمبر کجاست تا نزد وی روم پس نزد آنحضرت آمد ششماه عیال کرده باریان از ترس و رشک و دند  
 آنحضرت فرمود تا در را بکشایند پس سید عالم صلی الله علیه و سلم پیش آمد و در باز وی عمر را بر وایتی کرد و را  
 گرفت و بغیرش و گفت ای عمر اگر بصلح آمده دست از نو باز دارم و اگر جنگ آمده دمار از روزگار بفر  
 بر اسم چون عمر این سخن از حضرت شنید از پیست بند بر بندش بازید و شمشیر از دستش بفتاد و سر و پیشتر  
 افتاد و گفت اشهد ان لا اله الا الله و انک رسول الله انہی و در کشف المحجوب است و نیز  
 سرنگ بپل احسان و امام اهل تحقیق و مانند بحر محبت و غریق الوصف عمر بن خطاب رضی الله عنه مدیر الکرامات  
 مشهور است و مخصوص او ده نذر است و در الطایف است اندمید طریقت و پیغمبر صلی الله  
 علیه و سلم گفت **أَتَمُّ رِطْقٍ عَلَى لِسَانٍ عَمْرٍو** حق بزبان عمر سخن گوید و نیز گفت **قَدْ كَانَ فِي الْأَخْمِ مُحَمَّدٌ وَكَانَ**  
**خَاتَمٌ يَكُونُ فِي أَمْسٍ فَيَوْمَ عَمْرٍو** یعنی اندامتان پیش محمدشان بودند و درین است که باشد آن عمر است و نیز  
 طریقت رموز لطیف بسیار است پیش ازین که درین کتاب مجاری احصا توان کرد اما از بعضی که گفت  
**أَعْرَضَ رَأْسُهُ مِنْ جِلْدِ السُّنُونُوتِ** راحت بود از منهنش نیال بود و غلت بر و گونه باشد یکی از افاض خلق  
 بود و اگر اقطاع از ایشان با عارض کردن از خلق **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** خالی بود و تبار کردن از محبت اجناس ظاهر میزد  
 بخود بر ویتو عبودیت اعمال جز و خلاص حسین خود را از حماقت و مان و امین گردانیدن خلق را از بدی  
 خود اما اقطاع از خلق ببل بود و مصدق دل را بظاهر هیچ تعلق نباشد چون کسی ببل منقطع نشود و مش  
 نیاید و چون ببل منقطع بود و از خلق ویرای هیچ خبر نباشد از مخلوقات اگر این کس اندر میان خلق باشد از  
 خلق و حید بود و همش از ایشان فرید بود و مقام پس عالی و بعد بود و راست ردد و این صفت عمر بود



که از راحت و لذت نشان داد و وی بظاهر اندر میان خلق بابامت و خلافت مشغول بود و بباطنی بخدمت حق بود  
 و عزت و راحت بطنی دلیل ظاهر است که بزرگ و نامر دوستان حق را مصفا کنند و احوال آن گنبدان  
 چنانکه معرفت داران نیست علی البیوتی بلبیوتی محال برای که اساس آن بر بلا و بلوی بود محال باشد  
 که هرگز از بلا محالی باشد و عمر رضی الله عنه از حوالی اصحاب رسول صلی الله علیه و سلم است و اندر حضرت حق تعالی بهر  
 معنائش مقبول بود تا حدی که جبرئیل علیه السلام اندر ابی عبد الله اسلام عمر یاد و رسول را گفت یا محمد بن  
 اهل السما را بیاورم بسلامت و پیش قدمی این طایفه بلبس رقع و صلابت اندر برین دوست از بهر آنکه وی از همه  
 انواع و هر خلق را عالم است و در مکتوب حضرت شیخ ما شیخ عبد القدوس است لایح با دجیت  
 پیروز که بیت احمد است سینه او بخراشیده است و غریب من در کار شغل باطن بودن باطراف  
 و واسطه لیل و نهار تا چه پیش آید و ولایت شیخ حاضر است هیچ باک نیست از آن ابالی عمر بن خطاب گفت  
 بعضی الله میگوید مردان قدر بران از انجاده اند که سالها صحابه را پیش از صحبت پیغمبر علیه السلام  
 پیشین در بیت پرستی بودند تا گاهی بی آگاه از دولت بخت صحبت و ولایت نبوت صلی الله علیه و سلم  
 پیدا آمد تا هر یکی شور و در هر طرف بر آوردند یکی گفت والله لا أعبد شیئا من آله و یکی گفت عرفتند که  
 یکی گفت زانی قلی سبی و یکی گفت و کنا شری الله فی ذالک مکان و یکی گفت تعالوا من آله ساعده علی  
 گفت ما لا یجان یا رسول الله و مصطفی صلی الله علیه و سلم میگوید من آنی فقدر انی الحق خود و در بیت  
 و بر کدام صاحب نعمت این فتاوی میگویند و همچنین اولیا کس انما الحق و کسی شیخانی گفت ایضا  
 در مکتوب است چنانکه جمال شیخ مرید صادق را آید به جمال حق بود آنگاه مرید صادق شیخ پرست  
 که اینجا گویند که مرید پرست بر خدا پرست که پرست و در مشایخ حق بود و راقم گوید تفصیل این سخن  
 بقول مولوی محمد اسماعیل در بیان تجلی ذاتی گذشت پس درین مقام وقتی حضرت عمر را حضرت رسول  
 صلی الله علیه و سلم بهر سید یا عمر و نار از زبان دوست میداری عمر صادق بود از سر صدق از مقام  
 خود جوان بود یا رسول الله ترا از زبان دوست نمیدارم که جان از عمر عزیز است رسول صلی الله علیه و سلم  
 فرمود یا عمر تا تو مرا از زبان دوست نداری ایمان نداری که تا جان نبازی و خود را از میان شیخان

دست تو به امری که با ایمان نرسد که ایمان با خود پرستی نبود و بحقیقت خدا پرست ظاهر در مشام خود با خود  
 بود پس خود پرست بودن خدا پرست پس پیوست که در حقیقت خدا پرستی است از خود پرستی بود و آن  
 ایمان درستی بود که خدا پرستی در پیوسته است نه پیوسته است خدا پرستی است هر صادق عاشق  
 قانون بود در حال از خود خلست و با پیوسته است ساخت و گفت یا رسول الله انکما فی الزمان دوست  
 سید ارم یک جان چه باشد صد جان فدای راه تو ارم را تم گوید که از نیجاست که مردم تبرک میکردند  
 میوک و دم آنحضرت صلی الله علیه و سلم و یکی از اصحاب از فرط محبت فرو برد خون آنحضرت را در شکم  
 و نحو است که بر زمین ریخت و روزی احد یکید و احیت آنحضرت را مالک بن سنان پدر ابو سعید خدری گفتند  
 بیند از خون را از دهن گفت لا والله هرگز نریزم خون آنحضرت را بر خاک پس فرو برد آنرا و فرمود  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم و عبداللہ بن النضر را وقتی که فرو برد خون و دید لا یتسک انکما فی الزمان و در سواد  
 آمده است ام یمن و بر که مردی بول آنحضرت را خورده بود پس خنده کرد آنحضرت و او نکرد و بعلیل نم  
 و نبی مکر از خود آن ام یمن را و از یمن است چون او کرد آنحضرت صلی الله علیه و سلم بلال را کند آنکه  
 که هر که سمیع و مطیع است امر خدای را باید که نگذارد نماند دیگر کرد و بطور قریط بعضی صحابه نایز عصر با طهر  
 تقصا که ندوایم گفتند باید که آنچه ما پیغمبر کرده است بکاریم بعضی تقصا کردند پس آنحضرت  
 هر دو طایفه را مسلم و مقرر داشت و هیچ کدام را زبر نکردند اشقی الله و زبر سواد بن نذر الحزبی که  
 چند پیشتر اخصف ایستاده بود آنحضرت چوب یکسینه بر نه اوز و فرمود ایستو یا سواد سو او گفت  
 یا رسول الله از ضرب چوبی قیالم بمن رسید تقصا من ده حضرت سینه بر نه ساخت آن سعادتمند  
 سو بر سینه آن سرور نهاده تقبیل سر فرزند حضرت پر سید بر این که مدین مقام از قتل امین بن سیرم  
 که در آخر حیات مساجد بن مبارک کرده باشم و از نیجاست و زرش طریق ثالث و صول الله که آن  
 فقط رطبا القلب شیخ خود است و خواج اولیس قری از کمال در زرش عین طریقه و زمره مشایخ اولیاء  
 ابوبکر بن میان عاشقان رسول الله صلی الله علیه و سلم که در سال بیستم از حیات و وفات  
 و آنحضرت عثمان رضی الله عنه ایام حیات وی بر شتاد و دشت یاد و با خود سال بود

و مدت خلافت یازده سال و یازده ماه و شش روز بود و در گشتن کعبه گنج حیا و جبهه بل و قفا  
 و متعلق بر بگاه رضا و تقابل بر طبق مصطفی صلی الله علیه و سلم عثمان بن عفان رضی الله عنه که میر افضل  
 بود است و عبد الله بن ابراهیم و ابو قتاده رضی الله عنهما روایت آورده اند که روز حرب الدارمان در عثمان  
 بود و چون بر دروی غوغا شد جمع شدند غلامان او و سلاح برداشتند عثمان گفت هر که سلاح  
 بردارد و انزال بر آید او است و ما از ترس خود بیرون آمدیم حسن بن علی رضی الله عنهما را در راه پیشتر  
 باغی ما بگوشید و فرمود عثمان اندر آمدیم تا بدانیم حسن بن علی کرم الله وجهه با چه کار آمده چون اندر آمد سلام  
 گفت و در برابران بلبست تعزیت کرد و گفت یا امیر المؤمنین من جعفر بن نو با سلاطین شمشیر قرار  
 کشید و تو تمام حتی مرد فرمان ده تا بای این قوم را از تو دفع کنم عثمان گفت یا ابن اخی ارجع و  
 انجلس بیعت با این امیر نامه غلام حاجه کنانی امیر اشراف الدارمان این علامت نمایند است اندر حال  
 بود و دلا اندر وجه خلب چنانکه غرور آتش بر فروخت و ابراهیم را صلوات الله علیه اندر پای ضعیف نهاد  
 جبرئیل آمد و گفت ای ملک من حاجه گفت اما ایست فلا تبو حاجتی ندارم گفت پس از خداوند بخوانم گفت  
 حسیبی من سؤالی علی جای امیران سحر او میباید که من بر میسر و او بر و ما را از زمین است و ولد  
 که صلح من اندر چه چیز است این عثمان را بخاجای نعل بود و ضعیف بود و غوغا بجای آتش و کجای میرا را ابراهیم را  
 علیه السلام اندر بلاغات و عثمان اندر بلاط کجاست را متعلق بیاید و در لاکت افتاد اندر این معنی و اثر  
 انون طرفی گفته ایم پس اندر این طایفه بدل را از جان و تسلیم مولای خاص اندر باد و بوی است  
 و وی بحقیقت امام حق است اندر حقیقت و شریعت و طریقت و دوی اندر در سنی ظاهر است انور  
 در سال سی و نهم از هجرت و یقین مدغون گشته رضی الله عنه و اگر حضرت علی کرم الله وجهه  
 در مدارج النبوت است بعضی گفته اند که اول ایمان آورد علی بن ابی طالب و در کنار تربیت اخلاصت بود  
 چنانچه کرم الله وجهه گفته است ان السلام و ان صیبا الملقب اوان علی بن عمر شریف وی در آن زمان و اول  
 بود چنانکه حکایت کرده است طبری و ابو عمرو بن عبد البر گفته است که از آن کسانی که رفته اند با کمال علی اول  
 من است که است سلطان و ابو ذر و جابر مقداد و جابر و ابو سعید خدی و زید بن اسود و چون است فلان



جمیع که نوزدهم رمضان سنه اربعین هجری بود و عمر شریف وی شصت و سه سال بود و در آن  
 از ابن ابی بیه آمده است که بعضی از مردم گفته اند که روزی مارون رشیده از کوفه بعزم شکار بنا حیه  
 غوثین برآمده بود و آهوان پناه بنا حیه غوثین برد و یکسوزند سگان شکاری از آنجا بازگشتند و  
 چرخها را بر آن آهوان سردا و نمود و رشید را از حقیقت حال خبر کرد بد رشید پیری را از پیران غوثین  
 و از حقیقت حال این و آن پرسید و گفت ما را از پیران ما چنین سیده است که این موضع قبر علی است و علی  
 پس رشید این خبر اثبات و مقدر داشت و هر سال زیارت می آمد تا از دنیا رفت و صحیح ترین اقوال آنست که قبر  
 وی رضی الله عنه در موضعی است که الآن زیارتش کنند و تبرک بدان خواهند و درین باب قتله را بسیار است  
 الغرض منقطع قبرش از نظر اعیان پنهان است اما نام نووی رحمة الله علیه در ذکر علی رضی الله عنه گفته است  
 احادیث که علی از رسول الله صلی الله علیه و آله روایت کرده است یا نص و مرثیه او و کشفش حدیث است ب  
 حدیث از آن متفق علیه است میان بخاری و مسلم و نه حدیث منفرد است بدان بخاری یا نه و  
 مخصوص است بمسلم و در آداب المردین است که پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم فرموده است آت من قبر علی  
 ما روت من مؤمن مؤمنه الا انه لا یبسی بعدی یعنی تو از من بمنزله مارون هستی از موسی که از بعد پیغمبر  
 نیست نقل است که چون پیغمبر علیه السلام مارون را ببیند گریه بر آوری و او بخ که کور شد پس گفت یا علی تو  
 باین افعی شکمن برادر تو باشم در دنیا و آخره گفت راضی ام یا رسول الله در کشف المجهول است برادر مصطفی  
 و غریب بکر بلا العواصم علی کرم الله وجهه و او را اندر طریقت ثانی غیظ و در حجتی رفع است و در مسوق عبادت  
 از اصول حقایق حقیقی تمام داشت تا حدی که ضحیه گفت رحمة الله علیه شیخی فی الاصول و البصار علی المرقطی یعنی شیخ  
 مادر اصول را اندر بلا کشیدن علی مرتضی است و نام مادر علم و معالجات این طریقت علی است می لرزد  
 یکی نزد وی آمد و گفت یا امیر المؤمنین مرا و میته کن و بر او گفت لا تخجل اکثر شکلیک لم تر حیه یعنی شکل زن و  
 فرزند را هم ترایی اشغال خود نگردانی که اگر ایشان از دوستان خدا نیند خدا و ستان خود را تسلیع نکن  
 و اگر دشمنان خدا نیند و دشمنان وی چو اداری و تعلق این مسئله باقطاع دل بود و چنانکه موسی صلی الله  
 علیه و آله و سلم در حالتی بر چو تمام تر و صعب تر نگذاشت و بخند و نداشت و در این صواب و البصر

و اسمعیل را بر داشت و بفرمودی غیر ذی ذریع بر دو جنای تسلیم کرد و در پیش از انکه شغل خود را آغشته و بهر  
 دل اندرین سبب منتهی است این سخن بکنک علی گفت کرم الله وجهه رسایل را که از وی پرسیدند بود و که بگوید  
 ترین کس چیست گفت فیتا القاب بالروم دل که بخداستعالی تو که باشد نسیج و نیاورید و در پیش کنده و شتی  
 اشادی نیار و حقیقت این بقدر و صفوت باز کرد پس این طرفت اقتدا کنند بدو و اندر عقابین عبارات و  
 و قاتین اشارات و تجرید از مندم دنیا و آخرت و نظاره اندر نقد بر حق و اطالع کلام وی بر پیشتر از است  
 که بگویند رای و در اقتباس الاوار است حضرت فدوة الابرار فرمود عبد الله حرار و رساله اشغال منوید  
 که مغرت رسالت پناه مامور بود که اسرار و طلیت و تو حید کرد در مقام این جمع کرد وقت بیواسطه جبریل از حضرت  
 حق سبحانه و تعالی و جیسو طلب کسی نمود و الا ان سنت وین فرمود بمعولست و حکام برتریت  
 که بواسطه جبریل از ان عالم میگرفت بخام و عام هر سانی طلب کنند یا نکند و زنی آنقدرت ممنوع  
 که هر کس از احوال احکام شریعی می پرسد و از اسرار باطن سوال نماید شاید این را از بهر او مادر پرده  
 خواهد رفت اتفاقاً بکلمه اذ انا اوله شیعاً فیه سباً به همان زمان بخاطر اسم  
 الغالب علی این ابی طالب کرم الله وجهه گذشت که موجب فرمان الهی احکام شریعی از آن حضرت اخذ  
 نمود و متابعت ظاهر بجا آورد و اما از احوال این باطن خبر ندارم تا متابعت باطن نیز بجا آورده می شد  
 پس این کمال بود و اخلاص بخدمت حضرت رسالت پناه رسیده و حال کرد آنحضرت بنایت شکفته شد  
 فرمود که مرا فرمان چنین بود که بی طلب این را از کسی نگوئی الا که لایق نقالی ترا هدایت این امر کرد قال السلام  
 یعنی انت که می بینی فی الولاية التي هي متعينة الحق و قول مجمل مولانا شاه ولی الله است و فصل  
 فی اشغال الشیخ المحدثیه و هم تعالی علیهم السلام فیه خبره و معین الدین حسن الحشیش و حبیب قریه شیخ فرید الدین  
 عتد و غیرهم قالوا جلی علی النبی صلی الله علیه و سلم فقال یا رسول الله و لینی علی اقرب بطریق الی الله فی طلبها  
 عند اذ و استبلیها بعدة فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم عليك ملازمة منی الی انی انی انی فقال علی  
 کرم الله وجهه کيف اذکر یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم تخضع عليك و اسمع منی ثلاثاً  
 قال النبی صلی الله علیه و سلم قال لا ازال الله ثلاثاً و علی سمع ثم قال علی کرم الله وجهه لا ازال الله ثلاثاً

والله اعلم بالصواب وسلم يسلم ثم لقن على كرم الله وجهه الحسن البصري وكذا لمشي وصل هينا وهذا الحديث اتماما لمعنى  
 حديثه لا والله المشايخ وعلى قوانين اهل الحديث في بحث طويل راقم مكيه مولانا ابن حديث را برى استغاده طاب  
 وتعيين آيدون بر تعليم علم بطرح اذان حضرت صلى الله عليه وسلم على رضى ران على كرم الله وجهه بخواجه  
 حسن بصرى رحمه الله المشايخ ما در جبر رسیده است مینویسند با نكار و اگر كار بودی درین سال  
 اید این نه نمودند و بحث طول برین وجه مینویسند كه حدیث بطور محمدین غریب منقطع است زیرا  
 كه ملاقات حسن بصرى رحمه الله عليه با على رضى از روى تابع ثابت نیست و مترجم قول جميل مولوى رحمه  
 مرحوم مكيه في الواقع اركيب سما و الرجال لقائل این دایت مشكل است لیكن باولیا اچشت رضی الله عنیه  
 حسن ظن بران مقتضى است كه از باب اعتبار شبهه القطع ساقط كنند كه نزد امام عظم البوخنفه و امام  
 مالك بشرط عدالت روایت حدیث مرسل هم حجت است مولانا فخر الدین چند ساله فخر الحسن بن فضل  
 قابل محبة الیوم السعادت ابن الاشرع فی اسماء الرجال جامع الاصول الحسن البصرى هو ابو سعید بن اسلم  
 الحسن بصرى من سبني ميان مولانا ابن ثابت و ولد استنبی فقیهنا من خلافة عمر رضى الله عنیه البصرة  
 الشریفة و قال الحسین بن عبد الله الطبری فی اسماء الرجال ولد الحسن البصرى لیسین فقیهنا من خلافة عمر رضى الله عنیه  
 و قال الكرملى فی شرح البحار الحسن بن الحسن الانصارى و أمه اسمها خيرة مولاة الامام مسلمة و ولد الحسن بن فخر الدین  
 عمر فی الدین الشریفة فضل ثانی ان الحسن بن محمد بن الدین الشریفة زادنا الله خیرا و عظیمنا الی البصرة بعد ما لم یبق  
 أربع عشرة سنة لانه قال صاحب جامع الاصول فی اسماء الرجال لما بعد انه قدیم البصرة تبعه مقتلي عثمان  
 و رای عثمان بن حمزة و قال الطبری فی اسماء الرجال قدیم البصرة تبعه مقتلي عثمان و رای عثمان بن حمزة  
 و ذکر جمال الدین لمزی فی تهذیب الکمال انه حضر يوم الدار و له أربع عشرة سنة ثم جابن هو و فضل و ذکر ایشان  
 خواجند مترجمه فضل چهارم در این فصل سال مذکور فوت قیام علی رضى بعد خلافت در مدینه چهار ماه است  
 از اقوال مختلف پنجاه حسین بن محمد بن محمد بن الحسن الدیلمی بکری در کتاب التمهید جامع المختصر نقل کرده كه علی رضى  
 بعد ما بعثت چهار ماه بعد مدینه قایم ماند و لی عواقب ششده و پنجاه از تاریخ القضاى صحابیه ثابت است  
 فمن كنه اقامت خواج من بصرى و مدینه منوره و در شهرها و عثمان رضى الله عنه بعد چهار ماه سالى مطهر

مرو  
 انهم البصرة  
 من عثمان

و اما قاضی طایفه الوقت علی المرتضی بعد بجهت مردمان بمقام موصوف چهار ماه مضبوط شد و حضرت سید علی المرتضی  
 نیز و یک نجاری و مسلم معروف و محدثین چنانکه فیهده میشود از عبارات شان معبر است پس چگونه وقت ثبوت  
 این مقدمات با وجود نقل عن الثقات گفته شود که حسن بهری ندیده است علی المرتضی یا نه صحبت یا نه با وی کرد  
 و وجه و نه شنیده است از او شان بدلیل طغولت چنانکه بعضی گفته اند و جلال الدین سیوطی هم اینها را نقل  
 در رساله اتحاف العرف گفته است که از معلومات است که حسن بهری بسبب تمیز سبقت سالکی رسیده بود که از افغان  
 کرده شد و کان کجفرا جماعه و نماز میخواند پس عثمان رضی الله عنه تا وقتی که عثمان قتل شد رضی الله عنه بود علی تقوی  
 و آنوقت بعد از آنکه از مدینه بیرون شد و بعد شباهت عثمان رضی الله عنه پس چگونه انکار سماع از علی المرتضی  
 نسبت به حسن بهری مسلم شود و حال آنکه حسن بهری مجتمع می شد یعنی المرتضی هر روز در مسجد به نماز میخورد و قنای  
 تمیز ناسی چهارده سالگی و علاوه از این علی المرتضی برای زیارت امهات المؤمنین که بمکه آن ام سلمه است میرفت  
 و می بود حسن بهری و مادر وی در خانه ام سلمه و در باب ثالث رساله مذکور است قال الامام حافظ القاضی  
 ابو محمد بن طغولت گفته تحقیق ملاقات کرد حسن بهری از علی المرتضی بحالت شعور جزو لکن الانعام سماعه و بیان کرد  
 حافظ جلال الدین سیوطی در رساله اتحاف العرف باب بیست و یکم گفت حافظ بن الدین العلوی در شرح ترمذی قس  
 ظلم کردن بر این حدیث قال علی بن الدین دید حسن بهری علی را و مدینه و هو علامه قال ابو زر عبدو حسن بهری  
 که سبعت نمود از علی بن ابیطالب بعد چهارده سالگی و دید علی را و مدینه بعد از آن رفت حسن بهری بکاف کوفه  
 و بعد در ملاقات کرد حسن بهری از حضرت علی بعد از آن و قال حسن بهری دیدم زبیر را که سبعت کرد از علی بن  
 و قال الذبیب فی التنبیه دید حسن بهری عثمان و علی و طلحه را انتهى و قال الشيخ العلامة زبیر بن الحارث جلال الدین  
 عبد الرحمن سیوطی در رساله اتحاف العرف گفت ابن حجر واقع شده و مسند ابی یعلی که حدیث کرد و او جریه  
 ابن اشرس گفت جویری که خبر داد مرا عقب بن ابی الصبیح الهابلی قال سمعت الحسن یقول سمعت علیا  
 یقول قال رسول الله صرحه که عقبه که شنیدم حسن بهری را که میگفت شنیدم علی المرتضی را  
 که میگفت کفر نمود رسول علی علیه السلام حدیث مثل امی مثل الطریق قال محمد بن الحنفی بن الصری فی شیخ قضا  
 ابو قس محمد بن علی بن الحسن بن علی کریم الله وجهه و با آنکه ثقات صرحه که گفت محمد که شنیدم از ابی از شیخ من این حدیث



اظهار است در باب شش پنجم بری از علی مرتضی و در این حدیث گفته اند تمام شد کلام سیوطی فقط نبوت  
 این جمال پطیل قوی شرعی و در رساله مذکور شرح و مفصل مرقوم است محدث خدا بر حال مولانا با در نظر  
 در قول عیسی و اشغال طریقه مجددیست علم آن عالم تعالی خلق فی الانسان بیست لطائف فیه شش و بیست و یک  
 و باقی آن در حوالی غیر ذلک بود که از آن اخبار سیوطی که در صورتی صورتی مرقوم و در غیره و قال فی القلب  
 دایره آخری فی جهل دایره فقال فی الروح الی این ستم دایره السامیه و قال فی النافه و ستم ستم  
 فی بعض مکتوبات علی ذلک بالحدیث الدایره علی الستمیه الصوفیه ان فی حیدر این آدم قلبا و فی الصلح  
 آخره و لم یحفظ فقط مرقوم و در حدیث مذکور از اهل حدیث هیچ اصل ثابت نیست و مرقوم و در رساله این  
 میری دیدیم که این حدیث باین لفظ آمده است ان فی حیدر این آدم لم یصنع فی المصنوعه قلب فی القلب  
 و فی القول غیر مرقوم فی التفسیر غیره فی السیر انرا مرقوم گوید بدانکه قوله و لکنه حتی وصل الی النافی آخره و قوله سیمیه و قوله رسیل  
 علی ذلک بالحدیث الدایره علی الستمیه الصوفیه بر این طایفه صوفیه مثل ابن جنین اقول و در باب جاودت علم طاهر  
 دلیل مینداند چرا که علم و عقل و عدل و عقاید و صدق و تقوی و زهد و اتصال سلسله و حفظ ایشان ظاهر است  
 پس چگونه قول ایشان را بشمار نبوت از باری اعتبار ساقط گردانند اگر چه بعضی ملاقات جسمانی و صورتی نسبت  
 چنانچه باین بر ابا امام جعفر صادق و ابوالحسن خرقانی را باین بر سبطی مسمی الیه علیم ملاقات ظاهر ثابت نیست  
 مگر ملاقات روحی ثابت است و انتساب نسبت روحانیت نیز بالاتفاق ظاهری و باطنی و غیره و همچنین نسبت  
 روحانیت را جایز و اصل و سند و حق دانسته چنانچه سلسله تمام ایشان جاریست و مشاهد و کرامات و احوال  
 ایشان و دیگر اولیا و نیز حق است در مکتوبات شیخ ما شیخ عبدالمقدوم است اولیا و اصفیاء کاملی و جمعی  
 اند که عاقبت بدانند و همان باشد که ایشان دانسته و از کرامت اولیا و اولیا و الهام بهم حق اگر در ظاهر شرع ظاهر  
 ادب قطع نموند و با انبیا علیهم السلام مساوات بخوبی بدانند و با همبختها علم رسیده و از علم خود و با علم حق تبارک  
 یافته اند قتل شایع علم بهم فی علم الله تعالی پس علم ایشان همان علم حق سبحانه تعالی بود و لا خلاف فی هذا  
 فی مع رعایت ادب الشریع و در عوارف می آید و عباد اولیاء و آخره اولیا و سماعی یا کسی که بگویند  
 و عیانان و حیده و عرفانیه و بیانی و بر ما در حوالی ظاهر سخن مردان چگونه بگویند که چندین خلاف نماید بیک

اعتقاد آن خلاف لب کشاید که در عقاید آن حرمان عظیم می نماید و در عوای می آرد من از کتب و کلام  
 من اگر چه منقول و مقصدی انجمن در کتاب و کلام است و منقوش است و منقوش است و منقوش است و منقوش است  
 پوشیده نخواهد ماند که صدیق من در حق مقلد انبیای باشد و من در حق مقلد انبیای باشد و من در حق مقلد انبیای باشد  
 رضا و کرامت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصه نبویه علی خود ریاست می نماید شهادت قلبی می نماید  
 که فلان فعل مخصوص فعل مخصوص مرضی است یا غیر مرضی و فلان عقیده خاصه حق است یا باطل پس  
 احکام این امور مذکور و ادب و چه معلوم میشود و کلام شهادت قلبی و خصوصاً و دیگر نسبت به این امور و کلیات  
 شرع عموماً و علم که در اول حاصل شده تحقیقی است و ثانی تقلیدی پس کلیات شرعی و حکام احکام است  
 و در اشکار انبیا هم میتوان گفت و هم دستاورد انبیا هم و نیز طریق اخذ آن هم شبیه است از شعبی می گذرد  
 و در عرف شرع بنقش فی الزرع تعبیری فرمایند و بعضی اهل کمال از ابوحی باطنی می نامند پس فرق بین  
 این کرام و انبیا اعظام علیهم الصلوة والسلام با قاصد مطلق و اشباح حکم مبعوثیت الی الامم است  
 و پس نسبت ایشان با نبیا مثل نسبت انوار صفار با خزان کبار یا نسبت آینه کبار با بای خود است  
 که میبایست ایشان من در علقه نبوت است و من در علقه اخوت و ایشان حق است پس بخلافه الانبیا هم  
 باشد که در کتب ظاهر می نماید که ایشان نشود و گویا که اهل مکت ریاست ایشان را مسلم نماند و همین معنی است  
 و وصایت تعبیر نمیکند و علم ایشان را که بعینه علم انبیا است لیکن بومی ظاهری متعلق شده به حکمت عنایت  
 و عنایتی و ولایتی مخصوصه که در باره انبیا معروف شده و ایشان را بسبب همان عنایت مخصوصه استیلا  
 در امثال خود حاصل نموده که الله یطیع من الملائکه و ملائکته و انقیاداً لکن الله یطیع من الملائکه و ملائکته  
 و در این مقام است که بسبب این اعتبار و صفای حق و در عای ایشان مندرج شده و تابع حق در اتباع ایشان مخصوص  
 و مخطوع با سخط ایشان تلازمی و ملازمی پیدا کرده نموده از ان عنایت و ولایت و پروردگار ان غفلت غوت  
 نصیب این حکای بلین و وزارت انبیا و مسلمین هم میشود که آن در عرف قوم و جاهت تعبیری نمایانند  
 صدیق من و چه حکای فعلی که از لوازم آن حکمت و وجاهت است حضرت مولانا شاه ولی اللہ  
 حو و تعبیری فرمایند و نیز فرمایند که قرب الوجود و بی محصور و بی محط است که کسب القصاب و چه



علی مرتضی رسیده و از علی کرم الله وجهه تا شایخ ما دست رسیده است و نیز خود کسی که انجمن محبت  
 است که حق تعالی بخیر و نوا و اسططاعت و تشریف پوشیده فرموده اند است پس سول صلعم قانی اسرار  
 نبوت و ولایت را بر خیزد و دعوت بنهادگاه آن فرقد را بامیر المؤمنین علی پوشانید و ابی نه علم یاد صورت  
 اساس فرقه گردانید و این تشریف شد و مسامحت است می بخیر که ما و کس هیچ کسی از آن لایق نباشد و انجمن محبت  
 انشاء الله نهیت است که چون علی مرتضی مابی در کتاب می بنیاد شروع تلاوت قرآن میکرد و چون بانج  
 در کتاب بر سید و ابی بر بالای و کب است می ایستاد و قرآن تمام میکرد و شیخ ابن عربی در فتوحات مکیه  
 ذکر کرده که قاری لمسان وی حق بوده باشد و وی میان فی در مکتوب شیخ مابیخ عبد القدوس است  
 قال علی مرتضی که شیخ نعمانی که از خود متقیان یعنی نقین من در پیشا به رب جای رسیده است که معارف و دست  
 همان باشد که شایه و یقین است و این را ویدار سیر گویند ایضا حضرت علی کرم الله وجهه در نماز خیر خود در  
 ایضا در همین معنی میفرماید و حضرت علی مرتضی میگوید و الله لا اعبد الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله لا اله الا الله  
 و اینی حضور ناچ کمال است و این چه حال است و قولنا تا میثی الارواح و قولنا تا ما عث من فی القبور و قولنا  
 سبطکم کل ال الی الله فی الساعه السعیه لعل ال الی الله ثم قرأ هو الاول و الاخر و هو الهی و قد شانه شایخ نبی که  
 رمضان سنه یبعین مجری جان بمشاهده حق تسلیم کرد و مدت خلافت چهار سال و نه ماه بود و در آخر  
 امام حسن علیه السلام آن حاکم بنده مصطفی و رحمان دل مرتضی و قرة العین بر آن صاحب الحود  
 و السخی امام ابو محمد محمد بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه وی امام دوم است از ائمه اهل بیت  
 و لا دتش و زرسه شنبه یانزد هم رمضان سال سیوم از حیرت در برید و اقع شد و بکفیه حمایت حضرت  
 رسالت پناه پرورش یافت و اکثر اوقات آنحضرت از کمال مهر بانی خود مرکب میشد و میرا و بر دشمنان  
 را کب میساخت و میفرمود که نزدیک در و کار ما بهترین خلافت ایشانند و دوستی ایشان باعث نجات  
 و نه دشمنی ایشان خیر گرامی و ضلالت ما را بنیاد چون علی مرتضی کرم الله وجهه شریب شهادت چشید  
 و نزدیک در رمضان سال چهارم مجری امیر المؤمنین حسن بن علی علیه السلام بپدر بزرگتر خود بر سر خلافت نشست  
 علی را در دای محبت نمودند و با خلافت مشغول گشت تا مدت شش ماه چون آنحضرت علی را در علم

از مردان و کرامت‌ها و غیره که در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است و در این کتاب است  
 خلافت شکر و بعد از شکر ما که از جمله سنیان باشد بود و امیر المومنین حسن قائم کرده و امر حکومت را باقی گذاشت  
 تسلیم کرد و خود در مدینه گوش گرفت و در شغل و در شغل و در شغل و در شغل و در شغل و در شغل و در شغل و در شغل  
 امام حسن بود و نامی در درگاه فرستاده آن ناقص العقل و البین امام با مسموم ساختن بجای بست  
 و ششم نفر شده سنی بجای جان بجان تسلیم کرد و ایام حیاتش بهین مفت سیال بود و خبر و شستن و شستن  
 و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن  
 حسن بصری است و علیه السلام بن علی کرم الله وجهه بود و شستن بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود  
 که ما را خداوند و اوست و در شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن  
 یعنی تمام کشتیهای روان اندر دریای شرف و ستاره گلان تابنده و تار یکبیا و علامت هدایت  
 و همان و فینید هر که مستماع شهاب و نجات یابد چون متابعان کشتی نوح که در آن نجات یافتند  
 و قیچی گوئی با سپهر اندر حیرت ماند و قدر و اختلاف ماند و استقامت تمام بدانیم که در شستن و شستن و شستن  
 و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن و شستن  
 آن بر خلق و السلام چون نامه بدو رسید روی جواب نوشت بسم الله الرحمن الرحیم معنی آن این بود  
 که آنچه نوشته بودی از حیرت خود و از آنکه میگوید علی اندر قدس پس آنچه برای من بران مستقیم است  
 که هر که بقدر و جبر و شر و غیره ایمان از خدای نیارد کافر است و هر که معاصی بدو و او کند کافر و غیره و کافر  
 مذنب قدر بود و حواله معاصی بخدای مذنب جبر پس بدو مختار است و اندر کسب خود و بعد از استقامت  
 خدای عزوجل و دین بر جبر و قدر است قول صاحب کشف المحجوب است که از او من این نامه بشنید این یک  
 کلمه بود و اما جمل بنیاد و مردم که فصح و نیکو بود و این جمله بدان بیاوردم که در این معنی است و در این معنی است  
 بدو بود و داشت که اشارت حسن بصری با متابعان اندر علم بدو بوده و اگر حضرت امام حسین  
 علیه السلام و بی امام حسین است که اول بیت ولادت ایشان در ریشه پیا شهبان سال  
 چهارم از هجرت واقع شد و حیدر نامه خواند ابو عبد الله الحسین بن علی بن ابی طالب علیه السلام

از متحملان اهل بیت بود و قبلاً اهل بیت را که در اهل بیت بودند و در اهل بیت بودند و در اهل بیت بودند  
 متابع بود چون معتمد بن حمزه شریف که در اهل بیت بودند و در اهل بیت بودند و در اهل بیت بودند  
 اندری نشانها بود که امیران مخصوص بود و چنانچه عمر رضی الله عنه روایت کرد که روزی نزد یک شخص بودم  
 علی علیه السلام را دیدم که حسین را بر پشت خود نشاند و بود و در پشت خود نشاند و بود و در پشت خود نشاند  
 هست حسین را و در اهل بیت بودند و در اهل بیت بودند و در اهل بیت بودند  
 پیغمبر گفت علی علیه السلام نعم الکاتب و نعم الکریم و نعم الکاتب و نعم الکریم و نعم الکاتب و نعم الکریم  
 معاملات نیکو دارد و روایت می کند که گفت اشق الاخوان علیک یکنک شفیق ترین برادران تو بر تو  
 درین است از آنچه نجات مردان متابعت دین بود و در اهل بیت بودند و در اهل بیت بودند  
 بود که لغیرمان مشغولان باشد و شفقت آن بر خود بداند و متابعت آن نزد و برادران بود و در اهل بیت بودند  
 نماید و در شفقت نه بنده ایضا و در حکایات یافتیم که روزی مردی نزد یکی می آمد و گفت یا پسر  
 خداوند و شوم و اطفال دارم مرا از تو قوتی امشب می باید حسین گفت بنشین که من از تو قوتی در راه است  
 تا بسیار کسی باید و پنج قره رزیا در دوازده یکو معاویه اند هر هر هزار دینار بود و گفت که معاویه  
 عسکری خود را بنده ای تقدار اندر و در کترین خرج کن تا بر اثر این تیار نیکو ترا داشته باشد حسین فرمود  
 اشارت بدان در ویش کرد تا آن مرده بود و دادند و از وی عذر خواست که از بس دیر بماندی و این  
 خلیل عطا بود که باقی و اگر دانستی که این مقدار است ترا انتظار نفرمودی و مرا معذور دارا از اهل  
 بلا بگویم و از همه طاعتی دنیا بازمانده ایم و مرادمانی خود که مرده و زندگی برادر دیگران بسیار  
 مناقب وی مشهور است از آنکه بر یکس از امت پوشیده نیست رضوان الله تعالی عنه و در رساله مذکور  
 است از مصعب بن عبد الله متوکل حسین بن علی سب و پنج گز در پیا ده بلیه بجان و علی بن حسین  
 را گفتند چه شد پدیرت را که اولاد کمتر آورد و فرمود این قدر که آوردیم محبت پیغمبر صلی الله علیه و آله  
 و شرب برادر رکعت نماز میکرد و در وقت کجا بود که باز آنان محبت دل و در اقتباس است و هم در غلظ  
 یکی از شاگردان شاه عبد الغفور و ملکی رحمة الله علیه شنید که میگفت از عایشه رضی الله عنها آوردند

که رسول علیه السلام با جبرئیل بود حسین بن علی رضی الله عنه بر ایشان در آمد و خطبه سید کاظم علیه السلام را گفت که پس من است و وزیر را نزد خود میبندد و جبرئیل گفت زود باشد که وزیر را بکشند رسول علیه السلام پرسید ویرا که شد جبرئیل گفت که جامه از اوست تو اگر خواهی ترا بگویم که وزیر را در کدام زمین خواهند کشت پس جبرئیل علیه السلام اشارت بجانبدار کرد و قدری خاک سرخ برگرفت و بر رسول علیه السلام نمود و گفت که این خاک مقتل و است و اعطای برانی شاه صاحب کفایت که از شنیدن این ماجرا شک چه در یکبار نتوغضت روان شد و میگوید که شاه صاحب میگفتند و اگر پیغمبر است عظیم نبی صبری پیغمبر علی الله علیه و سلم و آن سیر این است قتل پس و خراب شدن گروهی از اوست و از نوشتن قصه که بلا سیاحت است چون قلم شوق میگرد و لهذا بیان آن زبان قلم توانست تا به پنج و هم محرم سنه شصت و یک هجری شهبید شدند مدت حیاتش غنچه و شربت سال ایقونی عفت و رعایا دور و زبور و ذکر حضرت امام زین العابدین سید مظلوم و امام موحوم زین عباد و شیخ انا و اسم شریفش علی علیه السلام و ابی ابی محمد و ابی القاسم و ابی الحسن و بعضی گویند ابی الحسن است و ابی که نیز گفته اند و القالی بن العابدین و سید العابدین زکی و امین است وی در زمان شهادت علی مرتضی و ز سال بود و در واقع که با است سه سال و وی مشهور است بکشف عقابین و نشانه قایق در کشتن محبوب است که از وی پرسیدند که سعید ترین دنیا و آخرت چیست گفت حسن و ادری که محله رضاء علی الباطل و اذا استخف لم یخیر چه سخطی که علی بن ابی طالب راضی نبود چون راضی بود و خوشتر از حق بیرون نیارد چون بخشم آمد و این از او مانده کمال مستقیمان بود و از آنچه رضاء و ادان باطل باطل بود و دست بداشتن از حق اندر حال چشم هم باطل و مومن مبطل نباشد و نیز می آرند که چون امام حسین بن امیر المومنین باقر با و وی رضی الله عنه اندک گراما شدند بخودی کسی نماند که بر عتوات قیم بودی و او نیز بجا بود امیر المومنین حسین و را علی اصغر و انا چون مر ایشان را بر شتران بر نه بدشتی اندر آورد و بدشتش نیز بدین معاویه اقره الله تعالی و ان یخیر









و در اعیان او فرزاد و وفات وی رضی الله عنه بمید بود و سنه اربع و تسعين و ابن سينا است و انفعاله گون  
 و مدت عمرش پنجاه و هفت سال بود و او دانش سی و چهار سال و در سلوی امام حسن منون گشته  
 نوکر امام محمد باقر رضی الله عنه در سال الفیج عبدالحق است ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی  
 بن ابی طالب کرم الله وجهه القریشی الهاشمی المدني المعروف باباقر رضی الله عنه باقر شش و نیم سال گشته  
 گویا علم داشت و اهلش را شناخت و نهایتش را داشت و نیز بقر معنی و فراخی که در کتب و خطب  
 انبیاست و وسیع بود و مجال فراخ داشت و وی تابعی بزرگ است و امام فایق که اجماع است بر بزرگی  
 وی می دهد و دست از فقه بای مدینه و ائمه ایشاان مشیعه رایت را از جابر و انس و جماعت از کبار ائمه  
 مثل ابن السیب و ابن المنقیه و غیره بر سر این اعیان است رضی الله عنهم و بعد از وفات کرده اند بخاری مسلم  
 از احادیث وی و صحیح خود رحمه الله علیها مقصوب بن زبیری گفته که وفات کاتب مدینه است سنه  
 اربع و عشر مائیه و نود و بی در سنه ثمانیه عشر مائیه و نود و مائیه سبع عشر مائیه و پنجاه و شش سال  
 بولادش بیوم صفر و یقوی عده رجب سنه سبع و سبعین هجری و مدینه بود و از کلام وی سنی که در  
 در اول او قاضی بن خدا باز داشت او را از هر چه مساوی او می گفت اهل تقوی آسان تر از این دنیا  
 اند از روی موت و بسیار تر از این دنیا از روی معونه اگر فراموش کنی حق را یاد و دهنده اگر کار  
 کنی یا ریت و بند و نیز از کلام وی شیخ الیام فیج الکلام آن جناب یسما بد زبانی ایشان است و نیز فرمود  
 نگاهدار خود را از کسل و ملالت که این دو صفت کلید بربدنی است در کشف العجوب است که کفیت  
 وی ابو عبد الله بود و در الکرامات مشهور بود و گویند وقتی ملکی قصد ملک دی کرد و کس خود فرستاد  
 بدو چون تزد وی آمد از وی عذر خواست و میزد و او دینگوی گردانید گفتند ائمه الملک قصد ملک  
 وی داشتی اکنون ترا با وی دیگرگون دیدیم حال چه بود گفت چون وی نزدیک من آمد و شمر  
 دیدم یکی بر راست دی و یکی بر چپ وی و مرا می گفتند اگر تو بد قصد کنی ما ترا ملاک کنیم و آیت آنرا گوئی  
 گفت اندر تقیه قول خدا عز وجل یکنن یا اهل العقیق است و یؤمنون یا للفر  
 حال من شکت من مطاعه اهل قیه و طاعه من یؤمنون یا اهل العقیق است و یؤمنون یا للفر

خیر محمد بن ابی بکر از وی باز نمانده ترک آن حجاب گوی تا کشف اندر رسی و مجرب به منع نباشی و حق  
 از آنست از نوا می یکی روایت کند که چون وی از اوراد و فانج گشتی تا از بطن بگریختن بنات باطن  
 چون مرگ و گور یاد کنم چگونه دل را به نیشا و کنم و چون نامه را یاد کنم چگونه با سیر از دنیا و از کفر و شک المودت  
 یاد کنم چگونه از دنیا ببرد گیرم پس از تو خواهم از آنچه ترا دانم و از تو جویم از آنچه ترا میخوانم و از تو حال  
 بی غلبه عیش اندر حال حساب بی عقاب این محلی میگفتی و میگفتی تا شبی ویران کنم ای سیدی و  
 سید آبا بی چند گری و چند خروشی گفت دوست یعقوب را یک یوسف گم شد چندان  
 گریست که نام نداشت و چشمها سفید کرد و من نزد کس را یاد نکرد یعنی جیسر و قتلان که با گم کرده ام  
 کم از آن باری نیاشم که اندر فراق ایشان چشمها سفید کنم و این مناجات عبرتی است نصیحت و ذکر  
 امام جعفر صادق رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است ابو عبد الله ابو محمد جعفر بن محمد  
 ابو صادق ابن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و را صادق بدان لقب کردند که در گفتا  
 خود صادق بود چنانچه چهار دری از صدیق رضاست و این لقب صدیق از پیشین بهترین فرزندان  
 مومنانست علی اله علیه وسلم و از جبرئیل شنیده و جبرئیل از پیش خدا آورده و مادر جعفر و مادر  
 عبد الله ام فروة بنت قاسم بن محمد بن صدیق الکبر است و من عنهم قاسم بن محمد یکی از فقهای سبع  
 و تابعین است جعفر رضی الله عنه روایت کرده از پدر خود و پدر مادر خود و نافع و عطاء و محمد بن المنکدر و غیره  
 و غیره رضی الله عنهم و روایت کرده از وی امامان مشهور مثل یحیی بن سعید الانصاری و ابو خنیفه و ابن  
 جریج و مالک و محمد بن اسحاق و یسوی موسی بن جعفر و سفیان ثوری و سفیان عینی و شعبه  
 و یحیی بن سعید و دیگران بزرگان رضی الله عنهم و اتفاق کرده اند است بر امامت و جلالت و سیادت  
 وی و ولادت وی در مدینه است سنه ثمانین و عمر شریفش ثمان و ستین بخاری در تاریخ خود می  
 ولادت وی هشتاد و پنج سال و سنه ثمانین و دو فاتی و در مدینه بماده شوال و تقوایی پانزدهم ربیع  
 سنه ثمان و اربعین و آنکه دایا لم میت و کسی چهار سال بود مراد رضی الله عنه کلام نفیس است  
 در موم توحید و غیر اینها شیخ عبدالحق از تاریخ امام عالم عارف ابو محمد عبد الله بن محمد بن علی

یا فی رحمة الله علیه یکوید مثل جعفر صادق رضی الله عنهما از پنج تن باقی ماند اسمعیل بن جعفر و موسی بن جعفر و اسحق بن جعفر  
 و محمد بن جعفر و علی بن جعفر و یکی از اولاد او عبد الله بن جعفر را قطع است و عبد الله و اسمعیل از یک پدر و مادر اند  
 و عبد الله پس از بعد وی به دنیا آمد و روز وفات یافت و اسمعیل در حیات وی در حق مرد و کشف الحجاب است سفید  
 سنت و حبالی طریقت و معراج معرفت و مرتب از باب صفات جعفر بن محمد صادق رضی الله عنهما عالم  
 و نیکو سیرت و آراسته ظاهر و باطن بوده و میرا اشارت نیکو است اندر حقایق علوم و مشهور است بدقت کلام  
 توفیق معانی اندر میان مشایخ رضی الله عنه و میرا کتب معروف است اندر میان طریقت آردی و طایفه  
 می آرند که گفت حق عرف الله عرف حق عارف و عارف حق بود از غیر و منقطع از اسباب از آنچه معرفت  
 وی عین بگرت غیر بود و کثرت مجروری از معرفت وی باشد و معرفت مجروری نگرستی پس عارفان ظهور  
 گسته باشد و میرا پیوسته غیر اندر دلش مقدار آن نباشد که با و التفات کند و با وجود ایشان چنانکه  
 حضرت که اندر خاطر فرایشان را عقد کند و هم از وی روایت می آرند که گفت لا ینفع العباد الا بالعبادة  
 التوبة علی العباد و قال الله تعالی انکم کنتم العباد و کنتم العباد و کنتم العباد یعنی عبادت غیر توبه  
 نیاید خداوند عبادت مقدم کرد توبه را بر عبادت زیرا که توبه بدست مقام است و عبادت نهایت آن و چون  
 خداوند عبادت ذکر عاصیان یا ذکر توبه فرمود و گفت توبوا الی الله جمیعکم ما کردید بسوی  
 خداوند فرمان برداری و چون رسول بر علیه السلام یاد کرد بعبودیت یاد کرد و گفت فاکملوا الی الله  
 فاکملوا پس وحی کرد بسوی پیغمبر خداوند آنچه وحی کرد و هم در کشف الحجاب است و اندر حکایت یا فرمود که داود و طایفه  
 رحمة الله علیه نزد یک وحی آمد و گفت یا ای رسول الله صلی الله علیه و سلم و انبیاء و کرم و کلمه سیاه شده است  
 گفت یا باسلامان توبه پذیر ما نه تر با بیدین چه حاجت باشد گفت ای فرزندی پیغمبر ما را بر همه ظالمین فضل است  
 و پیروان تو هر سهر را واجب است گفت یا باسلامان من ابدان میترسم که بقیامت جسد من محلی است  
 علیه و سلم اندر من آویز که چرا حق متابعت من نگزاردی و این کار نیست و بمعاملت قوی نیست و با  
 باسلامت تو نیست در حضرت حق تعالی داود و طایفه در گریستن آمد گفت ما بر خدا یا آنگه طینت او چون از آب بوی  
 و ترکیب طبیعت وی از اصل و برهان و جعفر بن محمد رسول الله است و ما در پیش قبول است وی میرا جهان است

بود و که باشد که او بمحاصرت خود محب شود و هم از وی می گویند که روزی نشسته بود با همای خود و در ایشان می گفت  
 بیا بیست تا یکدیگر بیعت کنیم عهد گیریم که هرگاه از میان ما کسی بخاری باید در قیامت چه را شفاعت کند گفتند این  
 رسول الله را بیست تا ما چه حاجت که بعد تو شفعیم بر خطایق است وی گفت که من این افعال خود شرم دارم  
 که عقیامت بر روی بدر خود گم می آید علیه و سلم و این کار بویست عیوب نفس است و این صفت از او افتاد  
 کمال است و مجاز متکلمان حضرت خداوند بر این بوده اند انبیا و اولیا و رسول که رسول گفت علیه الصلوٰه و السلام  
 چون خدا بنده خود خیر خواهد داد و البصیرهای نفس بینا گردانند از اول البصیر خیر البصره یعنی بفرستند هر که  
 اندوی تواضع و عبودیت سرفروارد خداوند تعالی کار وی در دنیا و آخرت برادر او را مقابله الهیست  
 رضی الله عنهم بر شرم این کتاب عمل آن کنند و این مقدار کفایت بود مراد است قومی را که عقل ایشان را لباس  
 اوراق باشد از مردمان و متکلمان این طریقت و در رساله مذکور است که جعفر رضی الله عنه می گفت هر که را  
 حادث پیش آید پس پنج بار بگوید رَبَّنَا نَجِّنا و خداوند ما را از اندوه و بدیدارانی خود بجا بیاورد  
**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** تَا نَجَّنا كَمَا نَجَّنا بِكَ  
 که تسبیح الایه و از سفیان ثوری می آرند رحمه الله علیه که گفت مگر می آید عبد الله جعفر بن محمد صادق  
 رضی الله عنه که وصیت کن مرا بومی که یاد گیرم آن وصیت را از تو امید دارم که خدا عز و جل نفع دهد مرا  
 بدان وصیت این گفت مرا با سفیان هر که دروغ گو است او را مرد نبند و هر که عاصد است راحتش نباشد  
 و هر که بدخلق است مهری نکند و طوک را با کس برادری نبند و گفت زیادت کن برین چیزی گفت یا سفیان  
 از محاسن خدا تعالی بر سر نه تا عابد شوی و بقیست خدا عز و جل رضی باش تا فو که شوی و حق بهای می گزید  
 تا مسلمان شوی و با فاسق صحبت مدار که بر تو غالب آید و رفق و در کارهای خود مشاورت کن با آنکه  
 طاقت حق را نیکو کنند و گفت زیادت کن برین چیزی گفت یا سفیان هر که غرت طلبی خویشان و بیست  
 خواهری سلطنت گوید از خواری معصیت بسوی عزت طاقت گفت زیادت کن گفت یا سفیان هر که با  
 مصاحب بد صحبت دارد هرگز سلامت نماند و کسی که در جای بد در آید متهم گردد و هر که مالک بان خود گردد  
 پشیمان شود و نیز حکایت کشید جعفر رضی الله عنه که گفت هر معرفتی که مخدّر نمودار و در اولم مراقبه از خدا

غرض دل و خوف تسلط آن معرفت نکر است هر چنان که مقارن نباشد او را دوام رافقت آن محبت قریب نیست  
 و استدراج و گفت شیخ ابو عبد الرحمن رحمة الله علیه علم این طبقه منشا بح صوفیه رحیم الله علم است که محض  
 بدان قرن اول و ثانی و ثالث از اهل بیت رضوان الله علیهم اجمعین تا جعفر صادق رضی الله عنه و بعد از  
 جعفر صادق هر که برگزید از ایشان محبت فقر از جمیع اقزان خود از اهل بیت بر سر آمد پسر گفت شیخ ابو جعفر  
 که تنبیه و حکایت کنند که گفت صاحب ما درین کار اگر اشارت کرد باحوال که در گرفته است او را دلها و ایمان  
 بحقایق آن و تاویل نموده آن را بعد از پیغمبر صلی الله علیه و سلم علی بن ابی طالب است رضی الله عنه  
 و ذکر امام موسی کاظم رضی الله عنه ولادت وی روز یکشنبه بنهم صفر سنه ثمان و عشرين مائت  
 در رساله شیخ عبدالحق است که از ائمه اهل بیت ابو ابراهیم و قیل ابو الحسن موسی کاظم بن جعفر صادق ابو طاهر  
 رضی الله عنهما و بود وی رضی الله عنه صالح و عابد و جواد و علیم و کبیر القدر و خوانده می شد او را بعد  
 صالح از حقه صلاح و عبادت و اجتهاد و گفته اند که هر روز سجده میرفت بعد از سفید شدن افتاب و  
 از او سخن نبود و در کیم مامون پدر خود مارون رشید روایت کرده که گفت مر پسران خود را در موسی  
 بن جعفر رضی الله عنهم این امام همه آدمیانست و محبت خداست بر خلق وی و خلیفه دست بر خدگان  
 وی می آید امام جماعت و ظاهر حکم علیهم و قهر و برستی و براستی و بخدا سوگند می سپران من برانید وی سزا  
 و ارتزاست بجان نشینی رسول صلی الله علیه و سلم از من و از تمامه و بخدا سوگند اگر تو ای کهن نزاع کنی  
 من در امر سلطنت می ستانم از تو آنچه چشم بران دوخته زیرا که ملک نازانیده است و گفت رشید ای کهن  
 من این دولت علم غیر است این موسی بن جعفر بن محمد است رضی الله عنهم اگر علم دست طلبی از تو رد وی طلب  
 مامون گفت از آن باز درخت محبت ایشان و در دامن نشست و مرا در ارضی الله عنه اجناس شهود و نوکر  
 بسیار است و منقول است از جعفر صادق رضی الله عنه که بفرزندان خود اشارت میکرد که ای فرزندان  
 من این دین من موسی کاظم بهتر بر ایشان است و فرمود وی و زیت از درهای حق تعالی که بیرون  
 می آید و از وی غوث این امت و نور این امت را بهترین مولودی و بهترین پیداشونده و وفات کاظم  
 روز جمعه بنهم ماه ربیع سنه ثلث و ثمانین مائت و ایام امامت سی و پنج سال بود و عمرش پنجاه و پنج و قبول

چهار سال بود و قبرش در بغداد مشهور است و جای بیسی در تبره را نجاست و بود وی رضی الله عنه  
 بزرگ فضیلت فراخ بخشش ترسان دل خود را بخدا برست و گفته اند که کسان وی بگفتند عجب ازان کسی  
 بیاید و آنکه موسی بن جعفر رضی الله عنه دیگر شکایت از فقر و قلت کند و وی رضی الله عنه سیاه قام و دانه  
 است اسم شریفش موسی و القاب وی از غایت علم و قودیردن خشم کاظم میخوانند و عابر و صالح و امین و غیره از امام  
 علی رضا رضی الله عنه کنیت وی ابو الحسن و ابو محمد القاسم و عابر و در حق آن سال شیخ جعفر بن محمد  
 کلزار از اهل بیت نام هشتم ابو الحسن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی است رضی الله عنه هم معروف  
 به رضا و ادب وی رضی الله عنه بحدیث بود و در پنجشنبه یازدهم ربیع الاول سن ثلاث و عسین و مائت و بعد از  
 وفات امام جعفر صادق پنج سال و یقینی روز جمعه بود و یازدهم شعبان العین مائت و یقینی است و عسین مائت  
 و حدیث هر شریفش حدیث و نه سال و شش ماه و ازان جمله است و نه سال و دو ماه و در محبت پدرش گذرانیده  
 و بعد از پدر و ایام امامت است سال چهار ماه که از عمر شریفش باقی مانده بود و بام ولایت  
 قیام نمود و آموخت و رضایم دله است و از اشرف محمد و برترین زنان بود و نقل دین و کلمه نام داشت و قاضی  
 می گفتند از امام رضا رضی الله عنه که گفت چون به پدر خود علی حاضر شدم بزرگ و در جوانی محل یافتیم و در خانه بزرگ نشینیم  
 تسبیح و تپیل و تحمید از درون شکم آمدی می آمد پس شلیده آنحال مرا ترس هول می آورد چون بیدار میشدم  
 چیزی نمی شنیدم و چون از خواب بیدار میشدم و سر بر زمین نهاده و سر بر روی آسمان برداشته میروان آمد و بهامی  
 جنبانیدم کویا سخن میکند و روایت است از موسی کاظم رضی الله عنه که گفت رسول خدا صلی الله علیه و سلم  
 در خواب دیدم و علم کرم الله وجهه با وی بود پس گفت رسول خدا صلی الله علیه و سلم علی میر قومی بیند و بزرگ  
 خدا عزوجل و تو را بگرد و بکلیت وی سجده و در اجتهاد و جواب کند و بر غلطان و دود و بداند و چیزی از او  
 نماند آنست که در راه در و کرده شده است وی بکلیت و علم و در میان خواب این دو کلمه نیز آمده که که لعنه الله  
 سلطان الله و العاقبة الله و الله سبحانه یعنی دستار عالم علی و بر سلطنت الهی است و از سوره و عصای ایشان  
 ظهور قوت وی بقالی و از موسی کاظم می آمد رضی الله عنه که گفت علی پسر من کلان ترین اولاد من شد و  
 ترین و مطیع ترین ایشان است سخن مرا و آنکه مرا هر که اولاد طاعت کند راه و راست یابد و از رضا رضی الله عنه





علیه السلام بفرموده رسول الله علیه و سلم که بکنی و میگفت این است خضب من که میان من و خداست  
 و منی بن معین میگوید که ابو اعلت ثقات است و صدوق است الا آنست که تشیع میکند و وفات  
 ابو اعلت در شوال سنه ست و ثلثین هجری است و در تاریخ امام باقری مذکور است که وفات  
 رضای العنه پنجمی و بعضی گویند سیزدهم ذی القعدة سنه ثلث و اربعین بعد از طوس نماز گذارد  
 بروی مامون و دفن کرد و در ایوهلوی قبر پدرش بر کشید و سبب وفات وی رضای العنه آن بود که انگور خورده  
 بود و بسیار خورد و بعضی گویند نه بلکه پدرش را و اندک تشیع ابو عبد الرحمن سلمی رحمة الله علیه شنیدیم  
 از منصور عبد الله امصهانی که گفت شنیدیم از قاسم بن عبد الله رحم بصره که گفت شنیدیم حسین بن علی را  
 رحمة الله علیه که گفت پرسیدم از رضای موسی الرضای رضی الله عنهما از فتوت پس گفت فتوت منق و مقهور  
 فتوت طعام معصوم است و نابل مبذول و بشتر مقبول و عفاف معروف و اذای مکفوفه  
 و از کلام رضا است رضای العنه هر که از مائیک کند او را و چند خواست که هر که بداند او را و چند غذا  
 هر که از مائیک کند خدا را و غرض از مائیک و قوامی مخاطب چون طاعت کنی خدا را از مائیک که اهل بیت  
 پیغمبر صل الله علیه و سلم فرمودی بر رضای العنه گفت بخدا سوگند تو بهترین آدمیانی فرمودی  
 فلان سوگند محو زبیر از من است هر که بر من کار تراست و طاعت کننده مراست هر خدا را و غرض  
 بخدا سوگند این آیت منسوخ نشود ان اکرمکم حبه الله التقات  
 و نیز فرمودی بر رضای العنه بر روی زمین یکی نیست شریفتر از تو جهت پدران فرمود که تقوی  
 شریفتر ساخت پدران ما را و در مائیک فام مانند پدرش کاظم رضی الله عنه و در انساب  
 رضای علی بن موسی رضی الله عنهما از اهل علم و فضل بود با وجود شرف نسب و ظل و در ولایت او از  
 راویان اوست و وفات رضای العنه در قریه سنابا و طوس که امر و زمشهد مقدس گنید  
 از رستاق نو قان و دفن وی در امام حسین قحط طائی در قبر که در وی بارون کشید و فنون  
 از جانب قبل و آن روز جمعه است و یکم رمضان و بقولی آخر صفر و دهنه ثلاث و اربعین بقولی  
 ثمان و اربعین و اولاد در رضای العنه موسی و محمد تقی و فاطمه بود موسی هیچ عقب نگذاشت

و عقب از اطلاع آنست و ذکر امام محمد جواد نقی رضی الله عنه در سال شیخ عبدالحق است در مبع  
 اهل بیت ابو جعفر محمد جواد بن علی رضا است و او ابو جعفر ثانی گویند و در کتبت و نام با امام محمد باقر و انوشی  
 بود و لقبی جواد نقی است و قبور او بنجد است با قبر جیش موسی کاظم زیر یک قبور اما مومن فخر  
 خود را ام الفضل زبیری و او دی و فخر مامون را بحدید آورد و مامون در هر سال هزار هزار در هم بسوی  
 وی روانه میساخت و او را تعظیم میکرد و وفات یافت جواد محمد بن علی رضا بنی الرضا در سنه عشرين  
 و مائتین و عمر او دست پنج سال بود و نماز کرد و بر وی الواثق ابو جعفر مامون بن معتصم محمد بن مامون رشید  
 و مادر جواد جاریه بود و نامش خیران و در مرآت الاسرار است نام مادرش یکانه و با سکید است و ولادتش  
 شب جمعه پانزدهم یا هفتم بهم رمضان سنه خمس و تسعین و آنکه در مدینه واقع شد و در زمان پید خویش سال  
 عمر داشت و دست امانت یافته سال بود و در رساله مذکور است که روایت کرد جواد محمد بن رضا  
 رضی الله عنهما با اسناد که از پدران خود دارد و نام ابو مونس <sup>علیه السلام</sup> ابی طالب رضی الله عنهم گفت فرستاد مرا  
 پیغمبر خدا بن پس وصیت کرد مرا و گفت یا علی یا طالب بنی استخار و ما ندیم بنی استخار که استخار کند هرگز  
 زیاده نکند نشود و هر که کار بمشورت کند هرگز پشیمان نگردد و یا علی لازم گیر خود راه رفتن در آخر شب از الله  
 پیچیده میشود زمین و در شب که در روز آفتابان پیچید و نشو و یا علی کاری کنی در باده کن کن حق تعالی گشت  
 و او است است و از باده و ما و میفرمود هر که بر ادبی یافت در دین خدای عزوجل خانه یافت و در شب است  
 و اعیان از اولاد ابو جعفر ثانی محمد جواد از دود و است علی نادوی بن محمد جواد و موسی بن محمد جواد و اما  
 از وی نسل ماند و لیکن بسیار گماند و اولاد وی در جانب سی و ششم و نواخی آن موجود اند و اولاد جواد و اما  
 و موسی اند که مذکور شدند و دیگر حسن و حکیم و بریه و اما و فاطمه رضی الله عنهم جمیع ذکر امام علی و اما  
 نقی رضی الله عنه در رساله شیخ عبدالحق است که از امام اهل بیت ابو الحسن علی نادوی بن محمد جواد  
 رضی الله عنهم که معروف است بجسری و عقب او نقی و زکی است و او را و ام الولد است نامش شامه  
 مقبول است و اما و ام الفضل بنت مالمون و ولادت وی رضی الله عنه و در ماه رجب سنه اربع و عشرين  
 و بعضی گویند در روز غفره و مولد او در مدینه بود و وفات در سنه شصت و شش و در روز و شنبه و از جمادی الآخر

و قریب دوم حبس و حسین مائین و دهن کرده شد و در سرانجام که سلسله بود در شایع یعنی شایع  
 ابی احمد رشیدی و چون شغایت و حجت او نیز و التوکل علی الله جعفر بن العتصم بایر خد مشرک او را از پیش  
 بخت آورد و از آنجا بصری را می فرستاد و اقامت در آن مقرر گردانید پس بی بی رضی الله عنهما بصری را می آمد  
 و مدت بست سال و نه ماه در آنجا اقامت کرد و وزیران المعتمد بالرفعات یافت المعتمد بالله وی ابو عبد الله بن جعفر  
 التوکل است و مباحثت کرده شد او را در ششده ششم از محرم سنه اثیری و حسین و یاقین و خلع و عزل کرد وی  
 خودش را پس از سه سال و شش ماه و دو روز و عسکری نسبت بعسکر سمرقن را می گویند که آن شهر بست  
 که بنا کرد و او را معتمد و در آنجا لشکر او بنیاده شد و شهر بنیاد و بصری بنیاده و مردم از اقامت او دوری ستادی  
 شدند پس درین موضع شهری بنا کرد و خود را لشکرش با هم انتقال نمود و عمارت خوب و در آنجا ساخت و او را  
 سمرقن را می نامند و او را سمرقن و سمرقن را نیز گویند از جهت ترویل عسکر معتمد و وی را این واقعه در سنه  
 احدی و عشرين و مائین بود و معتمد بالله وی ابو اسحق محمد بن رشید است و او را و مارده مولده کوفیه  
 است چو این یون بنیاده شد معتمد کلایب عهد خلافت نبشت هشت سال و هشت ماه و هشت روز از خلافت  
 بر بود و در سنه احدی و عشرين و مائین بصری را می انتقال کرد و در بیع الاخر سنه سبع و عشرين و مائین  
 بصری را می و او را خلیفه مشی خوانند از فرزندان عباس بن علی و عسکر هشتم بود از خلفای بنی عباس بنویله  
 او در سنه ثمان و سبعین و مائین بود و خلافت او هشت سال و هشت ماه و هشت روز و فتح مشهور و در  
 هشت بود و هشت هزار غلام داشت و او را هشت سال بود و غلام هشت هزار و سیصد و هشت بود و او را  
 بغداد از بی اولی علایمان ابو لغیر بایر آمد و بایر گفته شد سمرقن را می بنا کرد و بان موضع بالشکر  
 نمود و انتقال کرد و ابو الفتح حمدانی رحمه الله علیه گفته که سمرقن را می بهیم سیم و فتح آن نام شهری شبهه  
 بطریق این چنین نقل کرد امام نووی رحمه الله علیه و در انساب گفته که چنین آورده اند که متوکل و اهل خلافت  
 بیمار شدند و اگر به شوم و نایب کشیده تصدیق کنیم چون به شد نزدادی علی بن محمد بن محمد رضی الله عنهما کسر  
 فرستاد و فتوی خواست که چه مقدار و نایب تصدیق کند تا از عهده برآید گفت وی بعضی الله عنهما هشتاد و  
 دنیا تصدیق کند و از عهده برآید قومی ازین معنی تعجب کردند و بصری تعجب نمود و گفت که بصری

انروی یا امیرالمومنین که این از کجا فقیهه نامی منی المومنین را بنواخت باز فرستاد که با امیرالمومنین که  
 این را از آنجا گفته ام که حق سبحانه گفته است که لَقَدْ كَفَرَ كُفْرًا كَبِيرًا فَنِيْلُكَ مِنْ كَيْدِكَ وَيَوْمَ حُجَّيْنِ  
 الا بهر در کار خالی میفرماید و خطابت پیغمبر صلی الله علیه و سلم و رضی الله عنهم میکند که شما را نصرت و اقام  
 در جایی کثیره و با اهل بیت ما روایت کرده اند رضی الله عنهم که موافق در وقایع و سربازان و غزوات میشتاد و  
 موافق بود که در چنین هشتاد و سیوم موافق بود این موافق هر چند زیاده کند امیرالمومنین در کار غیر موسومند  
 بود و در دنیا و آخرت و بود و نامی ابو الحسن علی بن ابی طالب رضی الله عنهما متعبد فقیه امام و از وی ترم و متکلی است  
 کردند و گفته که وی در منزل سلاح نگاه میدارد و در مجلس انداخت که وی طلب خلافت میکند پس پس فرستاد  
 تا یکایک بروی در منزلش راند و از او دیدنها و رفاه بروی مردم بسته و جامه نوین پوشید و به پند و بر سر پند  
 و مستقبل بنده نشسته و چو بساطی در میان وی و میان بنین خریگه و سنگ زینا نیکنند و آیات قرآن و روخوانی  
 و و معیت نرم میکند بهر صفت او را بر داشتند و ترم و متکلی آوردند چون ویران به تعلیم کرد و در پند و پند  
 نشاند و گفت از شعر خوان که خوش آید و فرمود من شعر کمتر روایت کنم گفت ناچار است از شعرین باید خواند پس  
 بیت برخاسته و سر بر جل جباران که ایشان را با نامی بلند فقه نامی که که تفریخ و از او که از پند و پند خواند که خواند  
 فردا آید و بعد بخاری در زیر پند و پند آواز بر آید که آن مقتضا چه شد و آن تا جها که یافت و آن خطبه گوشت  
 روز نامی ترم و تازه که پند و پند شد که است از ترم جواب آید که آن پند فانی شد و پند رفت و آن  
 و ما را گرم خود و خاک شد حاضران همه ترم شدند و گمان بردند که بنا و احمد بیاعت با نامی بر سر آید و متکلی  
 که برید و آمد و گفت یا ابوالحسن چه داری بر خود داری فرمود دارم چهار هزار دینار پس متکلی بدین چهار هزار  
 دینار بومی حکم کرد و او را صغری و کرم غنیزش باز گردانید و نسل از اولاد علی نامی و را به محمد حسن و علی نامی  
 که او را عسکری نامی گویند و بر او وی ابی عبد الله صغری بن علی نامی باقی ماند و اما برادر ایشان ابو جعفر محمد  
 بن علی نامی که جانب حجاز را زاده نهفت نمود و بعد حالت حیات بر او رخ من عسکری سفر کرده بود چون که  
 فرمود که بالاتر از موصل است بهشت و سنگ سپید هم در سوای آن و قات یافت و قبر شریفش نیز همانجا است  
 و بر وی مسجدی بنیافت و در آن است که در کثیف با علی رضی الله عنهما موافق بود و بنا بر آن است که



محمد تراست دوی نیر عمر ایشان تا این زمان نهیاست و چون ابی عبد الله جعفر بن ابی الحسن علی بن ابی طالب  
 که کای پدرش ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه فرزندی نگذاشت و دعوی کرد که برادرش حسن سکری رضی الله عنه است  
 بوی داده او را درین دعوی کذاب نام کردند و وی معروف است باین لقب و این جعفر بن علی بن ابی طالب  
 علی بن جعفر و این علی را سید پسر ابو عبد الله جعفر و اسمعیل و از ایشان نسل باقیست و ابو محمد حسن سکری و ابو  
 محمد رضی الله عنه با معلوم است نزد خواص اصحاب ثقات ایش در روایت کرده اند که طایفه ابی جعفر  
 جواد رضی الله عنه که عمه ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه باشد حسن سکری را دوست میداشت و مقامی  
 و تضرع مینمود که او را پسری بوجود آمده به بنید و ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه جاریه را بر گزیده بود  
 که نزد جعفر بن محمد بن شب نضت شعبان بن جعفر بن و مائین عمه وی طایفه نزد ابو محمد حسن سکری آمد و او را  
 دعا کرد حسن سکری القاسم بخود که یا عمه کی ایش نزد باباش که کاری در پیش است طایفه القاسم حسن سکری شب  
 انداخته ایشان بایستاد چون وقت فجر رسید نزد حسن سکری بنده و زده مضطرب شد حلیه بر حسن سکری آمد و وی  
 دید بوجود آمده همچون مغرور غصه یعنی غصه کرده شده و فارغ از غصه و کارشست و شو که مولود را کنند  
 مولود را بر حسن سکری آورد وی گرفت و دوست داشت و چنانچه فرود آورد و زبان خود را در  
 و نهش در آورد و در گوش راست او اذان و در گوش چپ اقامت گفت و گفت یا عمه بر او را پیش نهاد  
 پس طایفه او را باورش سپرد و طایفه میگویی بعد از آن پیش ابو محمد حسن سکری رضی الله عنه آمد مولود را پیش و  
 دیدم در عالمه مای نرد و او را نوری و عظمت دیدم که دل من تمام گرفتار او شد نفسم سبیدی هیچ علمی داری  
 بحال این مولود مبارک که آن علم را بر من اتفاق گفت یا عمه این مولود منتظر ما است که ما را بدان اشارت داد  
 بودند طایفه گفت پس من بر من افتاد چه بشکرات آن سجده در رفت و دیگر نزد ابو محمد حسن سکری آمد و رفت میکردم  
 رفندی نزد وی آمد مولود را ندیدم میسریدم ای مولای من آن سید منتظر ما چه شد فرمود او را سپردیم  
 با آنکس که مادر موسی علیه السلام موسی را بوی سپرده بود و روایت کرده شده است از ابو الحسن رضی الله عنه  
 که از وی پرسیدند که چه چیز است نام قایم شما فرمود ما را حکم کرد: و اندک پیش از ولادت وی نام دینی محمد  
 پس شیعه ما میبرند که ابو القاسم محمد بن حسن سکری رضی الله عنه با امام قایم است و عمر او نزد و فایده

رضی الله عنهما سال بود و درین عمر در حق تعالی حکمت و فضل خطا نمود و گردانید و از آنجی برای اهل عالم چنانچه  
 و میرزا علیها السلام در حالت مساکین بنا و نبوت داد و او را عمر در از بخشید چنانچه حضرت علیه السلام را بخشید  
 شیعان را گویند که قایم مهدی مشبه وی و در زمین دای است و اولاد حضرت علی بن ابی طالب بن محمد بن جواد  
 بن علی رضا را بنوا گویند و اینها همان کثیر از دام این جعفر نام و کلد بود و قبر او در سرای پیرانش است و سال  
 دوی چهل و پنج سال از عالم رفت سده سی و سی و پنج تا پنج نسله اولاد این جعفر یعنی شش و بعضی منفر  
 شش و دق بودند و گفته اند که این جعفر پیش از موت خود از آن دعوی که برادرش او را امام گردانید و است  
 برگشت و تا مشبه علی بن جعفر صادق رضی الله عنهما نیز را برادرش محمد بن جعفر صادق علیه السلام بود و  
 است که در و برین امامت رجوع نمود و شیخ علاء الدین احمد بن محمد سبکی در متن الدین و ذکر ابدال  
 و اقطاب مذکور که تحقیق سید مرتبه قطبیت محمد بن حسن کمری رضی الله عنه و این امام علیه السلام  
 الطهاره دوی و دوی که تخمین شده داخل زمره ابدال بود پس ترقی کرد در مرتبه درجه و طبقه طبقه تا کتب  
 افلاک گشت و قطب ان زمان علی بن حسین بغدادی بود چون وی در گشت و در شش و نیمه دق کرده شد  
 محمد بن حسن کمری بروی نماز گذارد و بجای وی نشست و تا نوزده سال در مرتبه قطبیت باقی ماند  
 حق تعالی او را روح و ریحان ازین عالم در گذراند و عثمان بن یعقوب جوینی خراسانی را در آن مقام بگذارد  
 و نماز کرد و جمیع اصحابی بر محمد بن حسن کمری و دق کردند و او را در مدینه رسول صلی الله علیه و سلم چون  
 جوینی وفات یافت احمد کوچک از اولاد عبدالرحمن بن یوسف کجای وی نشست و دق و عجم تربیت یافت و دق  
 جوینی نماز کرد و قبرهای این مذکورین است است پیوسته بر زمین بنای ندارد و غیر ایشان اینها را نشناخته  
 و ایشان هر سال زیارت آنها کنند و یک تن از اقطاب طالع که تری است در کوه مابین بسطام و دامغان  
 پیش از نظم نبوت ان سر و صلی الله علیه و سلم دق کردند و این جماعه مامور اند تا تبعات انبیا علیهم الصلو  
 و السلام و متک بشرا یح ایشان و اقرار بکلیه شهادت و ایشان را اعلان در آد میان که ایشان ان  
 بدلا را بشناخته و لیکن بدلا ایشان را نشناخته و بال رضی الله عنه در زمان پیغمبر صلی الله علیه و سلم از حلیه  
 سبوع بود چنانچه در کسمان و دو قطب اند قطب جنوبی و قطب شمالی و نزدیک شرقی که کعبه قطبیت است



و قطب شمالی جدی حق تعالی در زمین نبرد و قطب یافته و هر یکی را مرتبه تعیین نموده و پس مرتبه قطب شمالی را در مرتبه  
 سهیل است که بزرگترین کوکب است اندر روی جرم و قوت و نفوذ و قلبی بر قلب محمد صلی الله علیه و سلم  
 چنانچه قطب شمالی را قطب بر قلب اسرافیل است علیه السلام و در مرتبه قطب بدال مرتبه جدی است یعنی  
 و از چشم اکثر مردمان قطب بر کسک حق سبحان زمان ما را بوجود فرمودی مشرف گردانیده است محمد و آلین  
 عبد الوهاب را پسین است و ما بر سبب تریه لیت از قریه نامی قزوین قریب باب حق تعالی و در مرتبه  
 قطبیت بعد وفات عبدالله شامی و مدتی اقبال روح در ربع الاخره است و عیسی که منشاند و عیسی و عیسی  
 و شش بود پس حق تعالی عرو را در طرز گردانید و وجه و شرف او را میان طلائق وجود است و ساحت  
 و این قطب هم است از اقطاب از زمان حضرت صلی الله علیه و سلم تا زمان ما تا انجا کلام شیخ علاء الدوله  
 سمنانی است رحمه الله و او را در این معنی کلام و راز ترازی کلام است و الله اعلم و بعضی از کبریا  
 عسره فارهم الگفته اند بسیار باشد که القا کنند شیطان بر آدمی اصل صحیح را که محبت او شکی ندارد و چون  
 بداند شیطان پیدا میسازد و مفسد آدمی را ازین اصل معانی میگذرد که قدرتش بر او آید و سرخسند چنانکه القا  
 کرد اهل بدعت و سوار اخص و شایسته را علی الخصوص امامیه ایشان را اصول محمدر که در آنها شک ندارند پس  
 عاشرین ایشان تبلیغاتی که تفقه کرد و روی نفوس ایشان نفی نفسانی و استنباط کرد و نفوس ایشان  
 از ان شبهات امور که شیطان از ان گمراهی بیاورد چنانچه باطن جن را قوتی است که در نفوس انسانی باشد  
 بنا شده چنانچه اول از راه محبت اهل بیت رضوان الله علیهم جمعین بر ایشان در آمد و این اصل صحیح است و روشنی  
 و بلندترین چیز نامی است که بدان تقرب بخداوند عزوجل و لیکن از حد اعتدال تجاوز کردند تا آنکه بغیر صحابه  
 و سبب ایشان و انکار فضایل ایشان قیامه منهم کشید با آنکه محبت ایشان نیز از بلندترین موصفات است  
 الهی است عزوجل خیال کردند که اهل بیت سزاوارتر از حلائق تر بودند از ایشان با آنکه مناصبت دنیا و دین هر خود  
 اگر اندوخته و دیگر از این گمراه کردند چنانکه شیطان در ان مایل که ایشان دارند شاگرد ایشان شد پس  
 که غلو درین تا کمال ایشان را رسانید و از حد برورد و قضیه بکس نیست و هم در سال مذکور است که علی بن  
 علی بن حسین بن محمد بن ابی طالب علیه السلام عرض می کردند گفت گفت رسول مسلم

همه بعد از من دوازده تن باشند اول ایشان ثویبی ای علی و آخر ایشان مهدی که فتح کن من تعالی ببرد  
 وی مشایق ارض و مغایر بآن را و در حدیث ابی عبد الله جعفر صادق رضی عنهما و من ابائنا امیر المؤمنین  
 می آمدند که گفت گفت رسول مسلم دوازده تن اند از بیت من که داده است حق تعالی ایشان را زعفران حکم کند  
 و دیگر کرده است ایشان را از طغیبت من پس ای برنگران ایشان بعد از من و از دو کعب رحمة الله علیک و  
 وی از سید شهید حسین بن علی رضی الله عنهما می آرند که گفت از ما دوازده تن هستند چهار اول علی ابیطالب  
 و آخر ایشان مهدی قائم بحق زنده میگرداند من سبحان بوی زمین با بعد از من مشرک و ظالم بگرداند بوی  
 دین حق را بر همه دنیا اگر چه ناخوش آید مشرکان را و از ابی عبد الله جعفر صادق رضی الله عنه می آرند که گفت  
 از ما دوازده مهدیست شش از آنها گذشته شش دیگر باقی مانده میکند الله تعالی و ششم نهم  
 دار و روایت کرده شده است از جعفر صادق رضی الله عنه که از وی حدیث کتاب الله و عشرتی رسول الله  
 که عشرت کسبت فرمود من حسن و حسین و ائمه مهدی جدایی نکنند ایشان را از کائنات و جدایی نکنند کتاب ایشان  
 تا وقتی که در آیند بر رسول خدا بر منش و منقول است از امام رضی الله عنه که گفت اگر خوش داری که بمکمل  
 شوی بحال که بر تو هیچ گناهی نباشد زیارت کن حسین رضی الله عنه را و اگر حسین گمراهی و مشکبای تو به  
 زحارهای تو روان شوند بیا فرمود خدا تعالی هر گناه را و اگر خوش داری که از ثواب بقدر باشد که آن ثواب  
 که با حسین الایمیت وی شش گشتند و مثل ایشان بروی زمین یکی بنویس بگو مرگه ایشان را و از  
 باکلتی کنت صریح و افق ز فو ز اعظمای کاش می بودم من در آن روز با ایشان  
 این مستکاری می یافتم رستگاری عظیم و تحقیق فرود آمد نیز بین چهار هزار فرشته از برای نصرت و اولاد  
 داده نشد و ایشان را نصرت پس این چهار هزار فرشته بر سر قبر او بنشینان موی عباد الله و در روز  
 کسب است قائم رضی الله عنه پس ای بای باشند و نصرت دهند و هم از امام رضا رضی الله عنه روایت است که فرمود  
 هر که بار بنده و بقصد زیارت من مستجاب شود و عای او و آمرزیده شود گنا مان او و هر که مراد و تقاضای  
 کند گویا زیارت رسول خدا صلی الله علیه و سلم کند و بنویسد و از خدای تعالی ثواب بزرگ و بزرگوار  
 هر و مقبول و من پهلوان من روز قیامت شفیع او باشند و این بقدر روضه البیت از ما من جنت

و بجای آمد و شد فرشتگان همیشه فوجی از ملائکه نزول میکنند از آسمان و فوجی جبر موعود را که نفع کرده شود و  
 و روایت میکنند از رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم که گفتند و باشد که دفعی کرده شود گوشت پاره و مرغ  
 زمین خراسان زیارت نکند و راجع اند و گیر و در مانند و مگر آنکه کشادی و در و در حق تعالی و در گناه گدازی و گدازی  
 بیا نزد حق سبحانه و تعالی این بارش باو مثال این آقا را و آنرا و زیارت این بزرگوار است بسیار نقل کرده اند و در زیارت  
 شربت مبارک است که خلایق آنجا طلب شفا نمایند و شفا یابد و از بعضی فوایدی هزارم آورده اند که طاعت بزرگ  
 گرفتار شده بود پس نیز در روزی و عاقل در حق سبحانه و تعالی شفا بخشید پس بکار آنجا بکار که در قریه بود و در میان  
 بر روی خرچ شد و در مرثیه وی رضی الله عنه اندک و در زیارت آنجا که در قریه بود و در میان  
 آنواره یکبار تعویذ و تعصیم قد بیع الاسقام و غیره و از بعضی فوایدی هزارم آورده اند که طاعت بزرگ  
 موجود در اعیانها و این عن میون غیبت اسبام و از بعضی کبار اهل بیت رضوان الله علیه جمیعین در  
 آورده های خود میگفت اللهم تعالی ارفعنا من غیبتهم و ارفعنا من غیبتهم و ارفعنا من غیبتهم و ارفعنا من غیبتهم  
 ترین احوال که نیده و غضب ابو عز اسمه نزدیک باشد و فوجی است که غضب میکند و هم از کلام امام زین العابدین  
 است که آنجا که نیک فوجی و هم از کلام اوست فواید فواید و نیک نامید و نیک نامید و نیک نامید و نیک نامید  
 از آنکه او و از روایت اوست رحمه الله عنه که گفت میگوید خداوند سبحانه و تعالی که چون عصیان کند مرا از خلق من  
 کسی ندی شناسد مرا به کارم بر روی از خلق خود کسی بلکه نمی شناسد مرا و از کلام اوست فواید فواید و نیک نامید  
 دوست دارد مرا دوستی اسلام و دوست داشتن شما را عارض باشد بر ساینده بشید ما که ما سود نخواهیم کرد  
 شتر و غلام را و بدوستی و راستی که دوستی مایه فتنه میشود و مگر بوی این روایات از رساله شیخ عبدالحق می باشد  
 و بطوری چیدیم و از طرف خود چیزی زیادت نکردیم باب سوم در ذکر اصحاب و کشف المحجوب است  
 بدانکه است مجمع اندک که پیغمبر صلی الله علیه و سلم را گوی بود و اندک از اصحاب که اندک رسیده می طراز می بودند و  
 مرعوبت و دوست علی از دنیا داشته و از کسب عریض کرده و خدای عز و جل از برای ایشان پیغمبر صلی الله علیه و سلم  
 علیه و سلم خطاب کرد که لا تظن ان الله قد غفر لکم الذنوب و ان الله قد غفر لکم الذنوب و ان الله قد غفر لکم الذنوب و ان الله قد غفر لکم الذنوب  
 انفسه لای الشان باطلی است و پیغمبر صلی الله علیه و سلم را اندر فضایل ایشان اجتناب بسیار است که بجا رسیده و

طرفی از ذکر ایشان در معتمد کتاب گفته ام و این عباس رضی الله عنه روایت کند از پیغمبر صلی الله علیه و سلم گفت  
رسول الله صلی الله علیه و سلم علی تمام الصلوة و فی فقره و جبهه و طیب قلبهم فقال مسلم الشیر و اتمام الصلوة  
فمن یقی من اتمی علی الصلوة یصلیها کما فیها فانه یغفر له فی الجنة ترجمان خبر گشت که چون پیغمبر صلی الله  
علیه و سلم بر ایشان نگذاشت و در ایشان از بیداری استاد و بخود می دل ایشان از اندر فقر و محاجت بید گفت  
بشاره و شمار او تا که پس شایانید بصف شما و اندر فقر خود راضی باشد ایشان نیز فقیلن ان  
در شبی که ایشان منادی حضرت جبار و برزیده محمد مختار بلال بن رباح رضی الله عنه مدعی و است  
خداوند او و محمد بن اهل پیغمبر ابو عبد الله سلمان الفارسی رضی الله عنه و دیگر سربلک مهابه و انصار و متهم  
رضای خدا و نجار ابو عبیده بن عامر بن عبد الله بن ابراهیم رضی الله عنه و دیگر گزیده صماک زینت احباب  
ابو الیقظان عمار بن یاسر رضی الله عنه و دیگر سالک کج علم و خزینه علم ابو مسعود عبد الله بن مسعود البکری رضی الله عنه  
رضی الله عنه و دیگر شمسک گاه حرمت و پاک عمر و انت معتبه بن مسعود برادر عبد الله رضی الله عنه و دیگر سالک  
طریق غرات و معروض از عصیان و زنت و مقداد بن الاسود رضی الله عنه و دیگر داعی مقاد تقوی و راضی بلاد  
بلوی جلب بن الازرت رضی الله عنه و دیگر در قریح سعادت و جرقناعت معتبه بن یزید و ان رضی الله عنه  
و دیگر برادر فاروق و مدعی از کونین مخلوق زید بن الخطاب رضی الله عنه و دیگر خداوند محابلات اندر طلب  
بکوفه و گاه پیغمبر مسلم و دیگر عزیز تاج کل خلق بحق آیه المکرر کثرت بن یحیی بن عبد الله رضی الله عنه و دیگر عامر  
طریق و اضع سبزه و محبة تقاطع سالم و علی خدیجه الیمانی رضی الله عنه و دیگر قاصد و گاه رنای و طالب گاه  
عقائد رنای صاحب بن سنان و می رضی الله عنه و دیگر خائف از عقوبت و نارب از طریق مخالف و عفاشته  
بن یحیی بن رضی الله عنه و دیگر زین مبالغین و الانصار رسید بنی و قار مسعود بن یحیی الفارسی رضی الله عنه و دیگر  
اندر زبانه میسی و اندر شوق و جبهه موسی ابو ذر جندب بن جنادة الفخاری رضی الله عنه و دیگر فقط  
انصار پیغمبر صلی الله علیه و سلم و جبارت راد و خور عبد الله بن عمر رضی الله عنه و دیگر اندر استقامت مقیم و اندر  
مستقیم مستقیم صفوان بن یحیی رضی الله عنه و دیگر صاحب بیت و خالی از نهت ابو الدرداء و دیگر  
بن عامر رضی الله عنه و دیگر متعلق در گاه و گاه و گزیده رسول بادشاه و الهولیک بن عبد الله المنذر رضی الله عنه

و دیگر گیمای بحر شرف و در تامل با صدق عبد الله بن عبد الجبلی رضی الله عنه و مکرر ایشان را بدو کتب کلامیه  
 کرد و شیخ عبد الرحمن بن حسین السلمی رضی الله عنه که نقال طریقت کلام شایع بوده است و دست خطش همکاره و در اصل  
 معتقدان و مناقب و فضایل و اسمی و گفای ایشان بیان آورده است اما سطح بن لکانه بن عباد را  
 از جمله ایشان گفته و من بمل او را دوست ندارم که ابتدای انگارم المؤمنین عایشه رضی الله عنها و ی که  
 اما ابوهریره و ثوبان و معاویه بن حارث و سائب بن علقاد و ثابت بن دعلج و ابو عینی و غیره  
 و سالم بن عیین ثابت و ابو الیسر کعب بن عمر حقی الله عنه و وثیب بن سبیان و عبد الله بن انس صحابی  
 و الا سلمی از جمله اندر یک درجه بودند بحقیقت قرن صحابه غیر قرون بودند و اندر هر درجه بودند از هر وقتی بهیون  
 و فاضلترین همه خلق بودند از هر که خدا تعالی را ایشان را صحبت پیغمبر صلی الله علیه و سلم اندانی داشته بودند  
 اسرار ایشان از جمله عیوب نگذاشته چنانکه پیغمبر صلعم گفت خیر القرون قرنی ثم الذین یلوئهم الحدیث و فضیلتها  
 کثرت و السابغون الا و لکن من است الهاجرین و الا کمضک و الذین  
 اتبعوهم یحسب و کزواج اولیس قرنی در کشف الحجاب ثقات است  
 دین و ملت او پس قرنی رضی الله عنه از کبار مشایخ اهل تصوف بودند و از عبد رسول صلی الله علیه و سلم بود  
 اما صحیح گشت از دیدار پیغمبر صلی الله علیه و سلم بر و چیز کی غلبه مال و دیگر حق و العبد و نیز بحاجه گفت مرویست  
 از قرآن او پس نام در اقامت یحیی و مقداد که سفندان رسید و مفر شفاعت خواهد و اندازست مع روی  
 بحر و علی کرد علی رضی الله عنه و گفت شما او را پیغمبر مرویست و میان بالا و در شعرانی است و پیغمبر و حب  
 او مقدار و در سفید است و پیش است و برکت دستش همچنان بود و بر الصد و سفندان رسید و مفر شفاعت  
 باشد اندازست من چون ببینیدش سلام از من برد و رسانید و گوشت است مرا و مانند چون عرض است  
 وفات پیغمبر علیه الصلاه و التسلیم و علی رضی الله عنه با وی بودند و میان خطبه گفت یا اهل کعبه و مؤمنان ای غده  
 خاستند گفت از قرون کسی هست اندر میلن شما گفتند علی قومی را بدو فرستاد و در مرضی الله عنه  
 خبر از او پس بهر سید گفتند و یوان است او پس نام که اندر آید از آنها بناید اکس صحبت کند و آنچه در میان  
 خورد و نخورد و غیره شادی ندارد چون مروان بخندند او بگریه و چون گریه او بخند گفت میرا بخواب

گفتند وی بفرستاد نزدیک فرستاد با امیر المومنین علی بن ابی طالب و نزدیک وی شدند و سر ایافند اندر غار بنفشه  
 باطلی شد و بالیشان سلام گفت و نشان کف دست و پهلوی بایشان نمود تا ایشانرا معلوم شد و از وی  
 دو عاقل هستند و سلام بفرستاد علی بن ابی طالب و سلم بر سر سینه اند و بد عالمیت وصیت کرد و زمانی پیش و یکی  
 با گفت رنج کشیده اکنون باز گردید تا قیامت نزدیک است انگاه در آنجا دیداری بود که در آنرا با یک گشتن نبود  
 اگر من اکنون با فتن برگ راه قیامت مشغولم و چون اصل قرن باز گشته و بر احرمتی و جایی بیاید آمد  
 از آنجا رفت و بگوید آمد و هر من جهان روزی و در ادب نشانی که امیر المومنین عمر و علی گفته بودند از ایشان  
 و این پس آن هیچ کس او ندید تا بوقت قیامت حروب علی بنی ابی طالب و عاقله بیاید و بر او گفت علی با جادای و حربه  
 بیکدیگر و از هر صفین بفرستادم شال و سینه سی و هفت یا دویست شهابت یافت عاقل و حیدر و داشت سپید  
 بنی ابی طالب و از وی روایت کردند گفت السلام من فی الوعد و سلامه اندر تنهایی بود و از آنجا دل کشتی ببرد  
 از آنجا رفت و غیر از سبب باشد نیز هر من جهان رضی از بزرگان طریقت بود و با صحابه کرام محبت کرده بود و قصد کرد  
 از آنجا رفت و از وی زیارت کند چون بفرستاد و از آنجا یافت بکبار آمد و باز فرستاد بگوید یافت بکبار و از آنجا  
 یافت مدتی در آنجا بود و خواست که از آنجا بفرستاد و بر راه و بر یافت بر کنار و در کت که طهارت میکرد و قصد کرد  
 از آنجا رفت و چون از آنجا رفت و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 در هر من جهان بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 با بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 معالی الدین و سلم کردی گفت تا آنکه از آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 از آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 انگاه داشت دل از آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 انگاه بن ثعلب بن النضر بن علی بن ابی طالب و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 شانی بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد  
 شود که دل بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد و در آنجا بفرستاد

پوشید تا شبی بخوابید که استخوان پیر را علی و سلم از محل خود میگردید و بعضی را از بعضی اختیار میکرد  
 از بهیبت آن از خواب بیدار شد و از یکی از صحابه پرسید که چه خبر شد پرسید او گفت تو اندر علم پیغمبر و حفظ کنت  
 وی بد جنتی بزرگ سر خیال کند از آن معترف شوی و میگوید از سقیم جدا کنی و دیگر بار پیغمبر صلی الله علیه و سلم را  
 بخواب دید که او را گفت یا اباصفیة ترا پیش خود بیاخت و در این سخت مرگ نمیدانند قصه عزت کن و خواستار بسیار کرد  
 از مشایخ چون ابوسهم غمی و فضیل عیاض و داود طائی و بشر حافی و غیر ایشان و اندر میان علما مشهور است  
 که در زمان ابو جعفر المنصور تریب کردند که ابوجنیفه و صفیاء ثوری و مسعودی کلام و شرح یکی را از ایشان قاضی گردانند  
 کس فرستاد تا جمله را حاضر گردانید امام گفت و در یکی از شما بغیر اسبق چیزی بگویم گفتند صواب این گفت یکی گفتی  
 این قصه را از خود دفع کنم چنانچه قصه آن مشهور است و مسعودی را دیوانه سازد و سفیان از راه گریز و شرح  
 قاضی شود پس سفیان در راه گریخت و مسعودی را دیوانه ساخت و شرح قاضی شد و ابوجنیفه بعلیه کجاست یا نسلین  
 و صفیات دلیل توبیت و محبت و سلامت را و این نشان کمال مال حق است بر دو معنی یکی صدق فرائض است  
 هر یکی و دیگر سپردن راه محبت و سلامت و خلق را از خود دور کردن و بجای ایشان مغرور نداشتن و آن چنانکه  
 گفت ابوجنیفه ایما الامیر مردی آمد از عرب بلکه از موالی ایشان و سادات و ب حکم مرامی نباشند ابوجنیفه  
 گفت این کار را با نسب قطع نیست این کار اعظم باید و تو مقدم علما زمانه گفت نشایم این کار را و اندرین قول که  
 گفتیم نشایم این کار اگر راست گویم خود نشایم و اگر دروغ گویم در حق خزن مرقضا مسلمانان را نشاید و تو  
 را و اندر که دروغ گوئی را خطیفه خود کنی و نیز صاحب کشف المحجوب میفرماید که ما روز جمله علما را این جنس معامله میکنند  
 از آنچه با هوای مردم مایه و از طریق حق رنیده خاصه خانه او را بر آری خود ساختند و برای خالانزیت المصنوع  
 خود گردانید و بطلاب از اقباب تو سینه را و حق را بر کرده اند و هر چه بخلاف هوا ایشان بود بر آن منکر  
 شوند و صفو را بهیمن عدم الانصاف ترشح علی بن عثمان الخلالی صاحب کتابی که گفت لبشام بر روضه  
 بلال موزن رسول خدا خفته بود و در غراب خود را بگردید که پیغمبر از باب منی شنبه درآمد و میرزا کرد  
 گرفت چنانکه اطفال را که نرسیده بودند پیش می برد و دیدم و بر پشت پایش بوسه دادم و اندر تعجب و حیرت  
 که این بزرگیت پنهان بر علی السلام حکم اعجاز بر باطن و اندر نشانه من مطلع شد فرمود این امام است و اهل دیار

شست یعنی اجماع گویند چون داود طاعی رحمه الله علیه علم حاصل کرد مقتضای عالم شد نزد امام ابوحنیفه علیه السلام  
 گفت اکنون چه کنم وی گفت علیک باصل فان العلم بلا عمل کالجسد بلا روح بر قباد و کجاست علم عمل از نظر علم  
 که از اصل نباشد چون تنی بود که از جان نباشد در هر آت الاسرار است سلسله نسب وی با ذی شرف  
 کسری میرسد و بقوی کیناریک برادر وی کسری میرسد شیخ فزید عطار گوید رحمه الله علیه که صفت کسی که بخیران  
 ستوده باشد و بهر ملتها مقبول که تواند گفت ریاضات و محاهدات او و خلوت و مشاهدات او را نهایت نبود  
 و در اصول طریقت و فروع شریعت و در رفیع و نظری نافذ داشت و بسیار صمیمی و مشایخ را دیده بود  
 چون النس بن مالک و جابر بن عبد الله و عبد الله بن اوفی و دلقین الاسقع و عبد بن جبر و رضی الله عنه  
 و با امام جعفر صادق رضی الله عنه محبت داشت چنانچه خود گفته است که لا استئمان لک لک نعمان یوم  
 نبود و دو سال در خدمت امام سلاک میشد نعمان الکاه که بیزایت حضرت صلی الله علیه و سلم رفت سلام  
 گفت و از هر قدر پاک آن سر و جواب علیک السلام شنید و در تقوی چنان بود که مقدار ناخن می کاشد و بار  
 بر جامه او رسید بر در رفت می شست می گفت ای امام مقدار معین نجاست را بر جامه بر خستند  
 گفت آری آن تقوی است و این تقوی چنانچه رسول علیه السلام می فرمود آن را با جارت نداد که خیره  
 کند و زیاده از یکسازد تا از قوت بزدالت که سر از انوار اجماع چون زانو شست و او را بسیاری که رسید  
 بوی هفت که داود طاعی گفت نبت سال پیش اجماع بودم و در نیت او را نگذاشته و در خلا و ملا  
 سر بر نه نشست و از برای استراحت پای و راز نکر داود الغفرای نام دین در حال خلوت اگر پای را از  
 گهی چه باشد گفت با خدای ادب نگاه داشتن او نزد در آت است امام با گوید و می زد می بینی تمیز  
 و در عرب قسیده که صدیق را بنی تمیز گویند و هم وی گوید و در سن ثمانین سحر کرد و موله شده بود و در سن  
 خسیه و در میان ابو جعفر عبد الله و الفقی وفات یافت و در بغداد مدفون گشت رحمه الله علیه  
 و از امام شافعی در کشف الحجاب است که امام طلبی ابن عم منی ابو عبد الله محمد بن ادریس شافعی رحمه الله علیه  
 از بزرگان وقت بود در حله طوم امام معروف بفتوت و علم عالی و شاگرد امام مالک بود تا دیده بود و در  
 عراق آمد سلطان محمد بن حسن کرد و در حله علیه و همیشه در طبعش ارادت و محبت بود و طلب میکرد و تحقیق



این طریق را که روی برداشته اند و در حدیث منقول از ایشان بوده تا روزگار ماست مشغول گشتند و در این احوال از مصروفه در پیش شغف نمی میسر و تا ستمان را می زد و بد و بد و تقرب کرد و بعد از آن هر جا که رفت طلبت تحقیق بود از وی می آید که گفت اذکار است العالم یستقل از نفس فلسفه یکی نشانی یعنی چون عالمی را این که بغیر او تا و طاعت مشغول گردد و بداند از وی هیچ چیز نیاید یکی از علماء روایت کند که بغیر معلم را در خواب دیدم گفت باین عالم از تو بگو برایت رسیده است که خدا تعالی را در زمین او تا و اولیا و ابرار انداخته آن را وی از در بهر خبر رسانیده است گفتم یا رسول الله میخواهم که یکی از ایشان به خیم رسول گفت صلی الله علیه و سلم که محمد را بگوید یکی از ایشان است و در این بحران مناقب بسیار است و در تذکره الاولیا است هم محبت الانبیا من قریش و هم مقدم قفق موافق قریش در سیزده سالگی در حرم میگفت سئلونی که شتم و در پانزده سالگی فتوی میداد احمد جنبل صد هزار حدیث یاد داشت بشاگردی او احمد گفت در معنی این حدیث که مصطفی علیه السلام فرمود که بر هر مرد سال مردی را به انگیزانند تا دین من بتر و او خلق آموزند و آن شافعی است و بلا خواص گوید که خضر را بر رسیدم که در شافعی چکوی گفت او را و تا و است نقلت از کتاب که گوید که شافعی گوید رسول علیه السلام را خواب دیدم که گفت ای پسر تو کیستی گفتم یا رسول الله یکی از گروه تو گفت نزد یک ای نزد یک شدیم آب من بدین من انداخت پس گفت اکنون برو که برکات خدا بر تو باد و بعد از آن ساعت علی علیه السلام را بخواب دیدم که انگشتی خود برون کرد و در انگشت من کرد تا علم در حق من بر من میرسد کرد و شیخ ابو سعید علیه نقل میکند که شافعی گفت علم بر عالم در علم من بر کسی علم من در علم موفیان بر رسید نقلت که یکبار در میان درس و بار بخواست و نشست گفتند چه حال است گفت علوی زاده بود و رازی میکند و را بنود که در برابر من فرزند رسول الله و بر خیمم و در راه الاسمر است بایستی که بعد از حقیقه منقب باشد عالم مالک ذکر نموده بعد از این احوال امام شافعی نیز ششم اول مانع آنکه شیخ فرید عطار رحمة الله علیه احوال عالم مالک را بداند ذکر کرده است دوم آنکه امام مالک بر شاگردی شافعی بسیار می نازید پس چون قصد منقبت وی را کافیت که چرخ شافعی را شاد داشت محبت امام مالک عبدالرحمن در سده تسع و شصت می ماته و بعد از وفاتش در سده تسع و سبعمی ماته واقع شده امام شافعی را شاد و تربیت باطن بخدمت امام موسی کاظم یافته بود

یعنی در عهد محمد و پس از آن شهید امام اعظم اوصیای وفات کرد امام شافعی همچون غیب تولد گشت  
 و بعد از آن در عهد ماه حبیب سزاربع و یازدهمین در زمانه خلافت ابوالعباس عبد الله مامون بن مارون شریف  
 وفات یافت و در مدفن گشت و در کرامات امام احمد حنبل در کشف المحجوب است شیخ حسن بن  
 اهل مدینت ابو محمد احمد بن حنبل رحمه الله علیه و این طبقه بجهلان از فقیهین می رانبا گشته اند و مخصوص بود بپوش  
 و تقوی و حافظ حدیث پیغمبر بود و با شیخ بزرگ صحبت کرده بود چون ذوالنون مصری و زبیری و ابی  
 السقطی و معروفی و کوفی و ابی الشان و ظاهر الکرامات و حجم الغزوات بود و آنچه از بعضی از مشایخ نقل می کنند  
 آن بروی افتر است موضوع و وی از انجمله برست و در اعتقاد نیست در اصول دین و مذاهب و پی پی پی  
 جمله علم است و چون بنیاد معتزل غلبه کردند گفته ویران کلیت باید کرد و تا قرآن را مخلوق گوید وی پیوسته بود  
 و ستمایش بر عقاید کشیدند و از آن زمان بر مذمتش که قرآن را مخلوق گوید گفت و اندرین بنیاد از شیخ  
 و ستمایش است و در عهد دوست از غیب پیدا آمد بنیاد از شیخ بدست چون این بر بیان دیدند بگذاشتند  
 اندر آن حرمت وفات یافت و اندر آخر عهد قوی نیز در یک می آمدند و گفتند چه گوئی اندرین قوم که ترا  
 بنیاد گفت چگونه از برای خداوند بزرگوار است که من بر باطل و ایشان بر حق اند من بقیامت ایشان  
 خصوصیت نکنم ویران کلام عالی است اند و معاملات و هر کسی اندوی مسکله هر سیدی اگر معاملتی بود بخواهد گفتی  
 و اگر اعتقایت بودی حواله بفرمانی کردی چنانکه سوزی یکی بیاید و گفت ما لا اظلم قال الاظلم هو الظالم  
 سر آفتاب الاعمال یعنی اظلم است که از آفات اعمال خلاص یابی و گفت ما لا نقول قول چه باشد گفت لا نقول  
 باورد استن خلیفه از عمل اندر رسانیدن روزی گفت ما لا نرا مناجا چه باشد گفت تسکیم الامر الی الله و لا کلاما  
 خود بگذاشتن بسیاری گفت انجمله محبت چه باشد گفت این از بفرمانی هر کسی که تا وی زنده است من این را  
 جواب گویم و احمد حنبل اندر همه اعمال ممنوع بود اندر حال حیات از طعن معتزل و اندر حال وفات از نهبت شیخی  
 حامدی که اهل سنت و جماعت بر حال وی واقف نگشته اند و ویرانست گفتند وی باطن بریت و الله اعلم  
 شیخ فزیه مطار در تذکره الاولیاء میگوید که احمد در بغداد بودی اما هرگز نان بغداد نخوردی گفتی این  
 زمین را امیر المؤمنین عمر بن الخطاب و قف کرده است بر غازیان و در بر محل فرستادی تا از آنجا ارد

او فندی از ان بن محمدی و چون وفات کرد و جنازه او در آستانه مرغان می آمدند و غوغا بر جنازه او می کردند  
 و نیز از او و دیگر قتر ساسطان شدند و زمار می زدند و غوغا می زدند و لا اله الا الله محمد رسول الله می گفتند  
 و محمد بن زکریا گفت احمد را در خواب دیدم بعد از وفات که می انگیسد گفتم ای جبر قمار راست گفت حق  
 السلام گفتم خداستالی با تو چه کرد گفت بیا فرزند و تاج بر سر من نهاده و غلین در پای من کرد و گفت با احمد بن  
 از برای آنست که قرآن را مخلوق خلقی پس فرمودم که بخوان بدان و عالمی که پیچیده است از سفیان  
 ثوری من بخوانم که باب ثانی است بقدرتک علی کل شیء غیر ذلک کل شیء ولا تستغنی فقال تعالی و قل  
 یا محمد بن الحنفیه که علیها صلوات الله علیه در و روات الاسرار است و منتخب التاریخ منسوب الی امام  
 احمد بن حنبل بن هلال بن اسد شیبانی در سنه ثلث و دمانه متولد شده بود و در سنه ثلث و مائین در  
 حبس ابو الفضل جعفر بن معصم خلیفه وفات یافت رحمه الله علیه ذکر چهار سپهر ذکر حسین بعد از وفات  
 شاه یعنی علی مرتضی بالا گذشت اما چون کمال ایشان اول پیر طریقت اند لهذا باز ذکر ایشان در محل واجب است  
 اول پیر امام حسن در کشت الحویلی است آن جگر بند مصطفی در میان دل مرتضی و ذره العین را  
 ابو محمد حسن بن علی رضی الله عنیه از اندین طریقت نظری تمام بود و اندر دقایق عبارات خطی و احوال  
 گفت اندر حالت و پیش علیکم بحفظ الاسرار فان الله مطلع علی الصغیر یعنی بر تو باد بحفظ الاسرار  
 و انده ضمایر است و حقیقت این آن بود که بنده محاط است بحفظ اسرار همچنانکه بحفظ اظهار پیر حفظ اسرار  
 و التقات با غیار باید حفظ اظهار را مخفی است جبار سه آید و اندر حکایت یافتیم که اعرابی در آمد از بادیه و  
 بر در ساری خود نشسته بود و اندر کوفه ویران شام داد و وی بر خاست و گفت یا اعرابی مگر رسیده باشی  
 شده یا ترا صری رسید ما هست و وی همچنان دوشام میداد و چنین و ما در و پدر تو چنین حسن می شنید  
 تمام را فرمود تا یک بدره سیم آورد و بدو داد و گفت یا اعرابی معذرتی که اندر خانه بجز این نبود و الا انرا  
 دروغ نداشتی چون اعرابی این سخن بشنید گفت اشهد انک ابن رسول الله صلی الله علیه و سلم من کلام میوه  
 که تو به پیغمبری و من اینجا توبه به علم آورده ام و این صفت محققان شایع با سکر گوید و ذم خلق ترا باشد  
 بر این بود بجا گفتن تغییر نشوند و دوم پیر امام حسین آن شهید تیغ محبت و فنان است شراب کافران

البصير وما لخصي وشمع مع آل محمد واز جمله خلائق مجرد و سیزده مانده خود بود و بعد از حسین بن علی  
 کرم الله وجهه از محشنان اولیا بود صاحب اقتباس الانوار گوید گفت که شخصی نزد منش سواد کل حکایت کرد  
 چیست فرمود که نهایت بنده آنست که از اختیار خود بر غیر و نفس در ذات احدیت چنان غرق گردد که خود را در میان  
 نه بیند و از سبع شامی نیز نقل کرده است که روزی امیر المومنین حسین رضی الله عنه با جمعی از اصحابان در منزل  
 نشسته بود خادمش با کلاهش بر سرش که مجلس را از غایت درشت پایش با شمشیر باطل بر سر  
 مبارک نشان داده افتاد و شکست و آتش بر خساره مشرفین فرو ریخت امیر حسین علیه السلام را روی تابان  
 نه از روی تعجب و درو و گریست بزبان خادمه عاری گشت لکن طهر بن الحنفیه سیزده روز پیش از  
 فرو خوردن او باز خادم گفت و العافین عن الناس امام حسین گفت که بخور و دم و باز خادم گفت  
 والله یحب الحسین امیر زاد و گفت که از مال خود ترا زد کردم سهوم پیرمیل خوابید پیرمیل را  
 زیاد قدس سره از کاظمیان روزگار و مرشد زمانه خود بود و مرید پاک اعتقاد و عقیده علی مرتضی کرم الله وجهه  
 است کمالات و خوارق عادات او بسیار است در سلسله او اکثر شاه بازان خاستند بحدیکه خواج  
 حسن بصری با کمال قلاب روی نموده شیخ مکن الدین علاء الدوله سمنانی در جبل مجلس میفرماید که روزی  
 امیر المومنین علی کرم الله وجهه بر اشتر نشست و کبیل زیاد را در دین خود ساخت و علی رضی الله عنه را بر سر  
 بودی که چون علوم و اسرار و باطن او موج زد و کبیل را پیش خود بنشاندی و او را گفتن رفتی و بقیه  
 اوقات خود کبیل زیاد را سوال کردی قال کبیل بن زیاد علی بن ابیطالب کرم الله وجهه گفت کبیل زیاد را مرتضی  
 را اما الحقیقه محقیقت چیست فقال لکن الحقیقه فرمود علی مرتضی ترا با حقیقت چه کار است فقال او گفت  
 صاحب یترک کبیل مگر من صاحب تر تو نیستم فقال علی فرمود هستی و لکن بگویم شما را که باطنی  
 ولیکن چون و یک سینه بگویش می آید بر تو میریزد فقال و شکر لک بگویم سایه آید کبیل که مانند سایه  
 را محمود نگذارد بعد از آن اسرار خالق و توحید انوار طریق فرمود فقال الحقیقه گفت شما را که باطنی  
 غیر اشارت به پس فرمود که حقیقت کشف و اظهار کردن جلالت و بزرگی ذوالجلال است از غیر اشارت  
 اگر اشارت دومی میطلبد و غیره میخواند و ان فی نفس الامر باطلست فقال زید بن فزیه که تا کبیل گفت که

لیکن برای من در آن اظهار حقیقت بیان را فقال محمود که علوم پس فرمود علی کرم الله وجهه که محمد  
 و ناچار که در آن امر موبدهم و کلمات واقع را که وجود عالم انسانی مساوی حق باشد و بعد از بودن و دانستن و معلوم  
 و محقق را که وجود حق باشد فقال زنی فیہ بیان پس گفت کیل نیا که برای من در آن جلب حقیقت بیان را  
 فقال بنگله غنہ علیہ السلام پس علی فرمود بنگله کردن و پرده دریدن از ستر و امر بنجانه نزدیک علی بن سیر فقال  
 زنی بیایا پس گفت کیل نیا و لیکن فقال جذب لاهوتیه بصیحة التوحید پس فرمود علی مرتضی جذب کردن گفتن  
 احدیست بصفت توحید فقال زنی بیایا پس گفت کیل نیا و لیکن برای من فقال نور شرف من صبح لاله  
میلون علی سبک التوحید انما پس فرمود علی مرتضی نور است که میدرخشد از صبح ازل پس ظاهر میشود بر  
 بیکل نور و توحید آثار آن نور فقال زنی بیایا پس گفت کیل نیا و لیکن برای من فقال لطیف سترای نقیص  
طالع الصبح پس فرمود علی مرتضی ستر در کتبش چراغ را پس تحقیق طلوع کرد و ظاهر گشت صبح و احتیاج  
 بر شنوائی چراغ نمائند و حقیقت و ظهور خود محتاج به بیان نند و اینجا سخن بسبب است این ترجمه از کلامه الامیر  
 آوردیم و عبارت عربی بر وفق کتابی یافتیم و هم مصنفه آیه الامیر را می آر و چنانچه شیخ عبد اللطیف کاشی  
 قدس سره شرح آن نوشته است و هم در جیل مجلسی آر که روزی امیر المومنین فرمود که با کمال و بسیم  
 خود اشارت کرد که در اینجا علمها بسیار زیاد اند اما اهل آن نمی بینیم که با و گویم در آن که دانائی و زیرکی  
 می بینیم می دانیم که این علوم را و ام و بنا و جاه خواهد کرد و در آنکه در دین و ترک جاه می یابیم و دانائی و ذوق  
 ندارد که این علوم فهم تواند کرد و این هر دو در یک کس جمیع نیافتیم اما امید می دارم که حق تعالی غالی نکند و  
 تمیز از کسانیکه و بعضی ایشان باین علوم منور گردد و ایشان بقیات اند که باشند از روی عدو اما  
 زیادت از من باشند از روی بعبر بعد از آن فرمود و استحقاقی یافتیم و خواجگیل زیاد و جمیع غرضت  
 و همه وقت خدمت علی کرم الله وجهه حاضر بود و بعد از مشاهدات آنحضرت کرم الله وجهه گوشه خلوت  
 اختیار کرد و مرتباً که از امور المومنین بافته بود در آن مشغول گشت و مردان صادق الاخلاص ملا شاه و  
 محمود و مادر زمان سلطنت عبداللہ در آن بتاریخ انشی و ثنائین بدست مجاہد بن یوسف کشیده  
 از حسنہ علیہ چنانچه پیر حسن بصری آن هر در ده ولایت نبوت آن کان حقیقت نمود

ان بحر جمع و علم آن کس که عمل متفق علیها صاحب ای صدی امام متقی ابو سعید خواجه میری  
 رحمه الله علیه گفت محبوب است امام معروف و زید ابو علی الحسن بن ابی حسن میری رضی الله عنه و کرد  
 کنیشش ابو محمد گویند و زید ابو سعید و زید قدری دیگر است نزد کمال طریقت و لطیف اشارات  
 بوده است اندر علم معالمت شیخ عبدالحق در رساله مذکور منسوب که جامع الاصول آورده که ابو سعید  
 الحسن بن ابی الحسن بسیار بهر است از سبب شکیان است مولی زید بن ثابت و دو سال از خلافت عمر رضی  
 الله عنه باقی مانده بود که حسن به زید و سعید از قتل عثمان بدیده قدم آورد و عثمان رضی الله عنه  
 را دیده بود و بعضی گفته اند علی را بعد از ملاقات کرده اما در بهره دیدن او علی را نرسیده چون علی بهر  
 قدم آورد و صبح وادی قری بود و متوجه بهره و گویند طلوع و غایت را دیده اما سماع وی حدیث از ایشان  
 بعیت نرسیده و جماع دیگر از آنها بطلان کثیر از تابعین و غیر هم از وی روایت کرده و قدرت است و بر  
 پیش عمر بر دندوی رضی الله عنه گفت نام این حسن کنید که نیکو روی است و هم وی گوید که در شرکت سکون  
 منقول است که وی علیه علی مرتضی بود و با امام حسن بن علی علیهما السلام و خواجه کسین یا زید میری  
 و زید افضل بسیار مناقب بی شمار است استحقاق مولانا فخر الدین هر سال فخر الحسن متقی تمام بیت و فرزند از  
 علی کرم الله وجهه ایشان ثابت کرده اند در کشف المحجوب است اندر حکایت با نعم که احوالی نزدیک می آمد و در از  
 صبر رسید گفت صبر برد و کونه است کی صبر اندر مصیبات و اندر بلیات است و دیگر صبر از خیر نامی و خالص  
 از آن صبر از کشتن فرموده است و از متابعت آن نمی فرمود احوالی گفت آتش زاید آتش زاید آتش زاید آتش زاید  
 تو زایدی که هرگز زاید از تو ندیده ام و صابر تر از حد گفت یا احوالی باز بهر با بخل رغبت است و صبر من  
 جریع احوالی گفت تفسیر این سخن ترا گوید که اعتقاد من مشوش گشت گفت صبر من بلا یا اندر طاعت ناطق است  
 و ترس من از آتش و ترس و این عین جریع بود و زید بن در دنیا رغبت است یا آخرت و این عین ترس  
 بود و جریع که تفسیر خود را از دنیا بگیرد تا بهر ترس مرحق را بود و نه مرا من بن خود را از دوزخ و نه بهر  
 مرحق را بود و نه هر رسیدن خود را بهر ترس و این علامت صحت اخلاص است و هم از وی روایت می شد  
 که گفت رضی الله عنه این صحیح الاشرار نورث سواد الفلاح اخبار بر که بابلان این علامت محبت کند

بنیطان این طایفه بگمان شود این قول سخت متناقض است اندر خوار این زمانه که جمله منکر اندر عزیزان  
 حضرت حق را در تذکره الاولیاء است حسن مبرری و ایم خوف و عز و حق او را فرود گرفته و ما در وی از اصولی است  
 رضی الله عنها چون مادرش بجاری مشغول شد حسن در گریه آمدی ام سلمه سینه مبارک خود را در او نهاد  
 و قطره چندید که چندین برابر کرات و کرات که حق تعالی در وی پیدا کرد و از آن شیر بود ام سلمه رضی الله عنها  
 پیوسته و عاکره و خدیجه و این ائمه مقتدی طلق گردان تا چنان شد که مد و سی بن را از می بسیار گفت بفتاح  
 از آن بدر می و از آن است او بحسن بن علی بود و در علوم مرجع بود و در کمال زدی نقلت که چون علی کرم  
 الله وجهه در بصره آمد و بهار شتر بر میان بسید و بخت زمانه فرمود تا جمیع بزرگواران را بشکست و دیگران را منع کرد و بکلیس  
 حسن مخفی شده در آمد و سوال کرد که تو عالمی یا معلم گفت من هیچ نام هر چه از پیغمبر علیه السلام بمن رسیده است  
 از آن بخلق میرسانم مرتضی رضی الله عنه او را منع نکرد و فرمود که این جوان شایسته سخن است پس بر من خط  
 حاصل نیست که او علی است از من فرود آمد عقبش بر و آن گشت تا به و رسید گفت یا امیر از بهر خدمت طهارت  
 کردن بیلو ز جاسی که آنرا اباباطشت گویند او را طهارت موری و معنوی بیا موخت و برت و یکبار  
 و دیگر خشک سالی بود و دست هزار خرق بر قند با ستقا و منبری نهادند و حسن را بر منبر فرستادند تا و عاکره  
 حاکم گفت اگر میخواهی بید تابان آید از بصره بیرون کنی چندان خوف بردی غالب بودی که چنان نقل کرده اند  
 که چون نشسته بودی گفتی که بگو پیش جلا و نشسته است هرگز کسی او را خندان ندیدی در وی غلیظ داشته  
 است که روزی مردی را دید که می گزیت گفت چرا میگری گفت بجلس محمد کعب قرظی بودم وی نقل کرد  
 که مرد باشد از مومنان که بشوئی گشایان چندین سال در دوزخ باید گفت فاضل حسن از آنجا که می گذشت  
 از آن سرزد آنرا از آنش و چهارم زوی نقلت که روزی این خبر میخواندند که از آن کجی که می گزیت گفت که آنرا از آن  
 آنرا کسی که از دوزخ بیرون آید ازین امت بعد از هشتاد سال سنا باشد گفت کاش میسر آن مرد بودی  
 و بهم نقلت که حسن شش و ده خانه می نالید گفتند این ناله تو از چیست با چنین درنگار که تو داری گفت ای  
 میگریم که بنابرین علم تو حد من کاری رفته باشد یا قدمی بخطا جای نهاده باشم که آن مرد را که حق پسندید  
 نه بود پس حسن را گفته باشند که در آن راه مافه ری نماند هیچ طاعتی ترا قبول نخواهد پسیم کرد

مردم از وقتش که بر بام موصوفان گریسته بود که اشک ناودان روان شد یکی میگذاشت بر روی یکپیک گفت  
 قیام این آب پاکست باینه حسن گفت بشوئی که آب چشم عاصی است یکبار بنواز جنازه رفت چون مرده را دفن  
 و خاک راست کردند پس بر آن خاک نشست و چندان گریست که خاک گل شد پس گفت ای مردمان اول  
 و آخر خداست آفر دنیا گو است و اول آخرت گو است القبر منزل من منازل الاخره چو می نازید عالمی  
 که آخرت نیست و چراغی تر سید عالمی که اولش نیست چون اول و آخر شما این است ای اهل غفلت کار  
 اول و آخر بناید تا جایی که حاضر بودند چندان گریسته که یک نلگ شدند و هم از وقتش که آب روان  
 بگورستانی میگذاشت با جمعی گفت درین گورستان مردانی اند که سرعت این بهشت بهشت فرو نمی آید  
 است ولیکن چندان حسرت با خاک ایشان آغشته است که اگر ذره از آن حسرت بر آسمان و زمین  
 کنند همه از هم فرود ریزد و وقتی عمر بن العزیز نامرغشت بدو که مرا نصیحت کن چنانکه باید دارم و آنرا امام خود  
 حسن نبوشت که چون خدای بآلست بهم از که دای و اگر خدای با تو نیست امید از که داری و وقتی ثابت  
 بنانی رحمة الله علیه نامرغشت که می شنوم که هیچ خواهی رفت منوایم که در صحبت تو باشم جواب نوشت که  
 بگذارتا در سر خدا تعالی زندگانی کنم که از هم بودن عیب یکدیگر باصل آید و یکدیگر را بد شمردن گیریم و حق سعید  
 جبر بر نصیحت میگفت کار کن یکی قدم بر سلاطین من اگر همه محض شفقت بود و دوم با هیچ نپوشیده  
 مخلوق من بشی اگر همه را بد بود و نو اور کتاب خدای آموزی سوم هم از گوش خود عاریت ده مرا میرا که  
 در بر مردان مرداری که از آفت خالی بود و آخر الامر زخم خویش بزند مالک نیار گفت از من پرسیدم  
 که عقوبت عالم چه بود گفت مردن دل گتم مردن دل چیست گفت حب یا عبدالله گفت با مداری بجام  
 تا بنماز جماعت دوم بید مسجد حسن آدمم در بسته بود حسن عالمی کرد و قومی آیین میگفتند گفت باین حاجی  
 زمانی مبر کردم تا صبح برآمدست بر در نهادم باز شد در رفتم حسن را تنها دیدم تحیر بادم چون باز بگذردم قصر  
 باز گتم گفت با کس گوی شرب آید بر دانی آید من با ایشان ظلم میگویم و عاصی کنم ایشان آیین میکنند  
 و هم از وقتش که او در سفر شام عالمی روی نمود که دل از جمیع مرادات ماسوا اله سرگشت چون مبر  
 سکنه خور که دیگر در دنیا نهند و تا عاقبت کارش معلوم شود پس خود را در انواع محالیت عبادت خدا



که در آن عهد کسی را بالا آن ریاضات و مجاهدات ممکن نبود و در غلت از همه مردم انقطاع کرد و گفتم مسیح چه است  
 و بهتر از ماست بزرگی گفت از ازا که در مجلس خلائق را بعلم او حاجت است و او را بخرم حاجت نیست میفرمود  
 بلا حاجت میداند و او در دنیا از همه فارغ و وی در سینه یکبار و غلط گفت و چون در مجلس را بعد از ندیدی که  
 بعضی گفتند که چندین بزرگان و خواجگان حاضر اند اگر هر یکی بتی باشد چه شود گفت نعمه که ما از برای خود میطلبیم  
 ساخته باشیم در سینه موران نتوان درخت و چون در سخن گرم شدی روی بر آید کردی و گفتی انعام هر که  
 علیک یا سیده این گرمی از گرمی دل است کسی سوال کرد که بدین انبوی که در غلط تو حاضر میشود نشاء میشود  
 گفت ما بکثرت نشاء نشدم اما اگر درویش اهل دل حاضر شود نشاء شوم سوال کردند که مسلمانی چیست و مسلمان  
 چیست گفت مسلمانی در کتابهاست و مسلمانان در زیر خاک اند سوال کردند که اصل دین چیست گفت در سینه  
 آن چیست که درع رتبه کند گفت طبع با وی سوال کردند که طبعی بجای معالجه دیگران چون کند گفت اول علاج  
 خود کند بعد علاج دیگران و گفت شما سخن من میشنید علم من شمارا سود و او روی عملی من شما را بیان ندارد  
 سوال کردند و چه ای ما خفته است سخن تو دروازه نمیکند بگویم گفت کاشکی خفته بودی که خفته را بسید لطفان کرد  
 اما دلبهای مرده است که هر چند می جنبانم زنده نمیشود کس لا و توارق عادات خواجگان از ان قبیل نیست که در  
 خفته بود و پیروانی چنین اولیا و اصفیاء بود و علی و سلسله هدایت و ارشاد او تا قیامت باقی است چون  
 و قاتلش نزد یک سید بخندید و هرگز کسی او را ندانند و بود و میگفت که ام گناه دارم و جان بد و بزرگ  
 او را بخواب دید گفت در حال حیات هرگز نخندیدی در وقت ترحم آن چه حال بود گفت آوازی شنیدم تا ملک  
 الموت سخت بگیرد که نوزش یک گناه مانده است مرا از ان شادی خنده آمد گفتیم که ام گناه و جان بد و بزرگ  
 در آن شب که تو قاتل کرد بخواب دید که در بامی آسمان کشاده آمد میگفتند که حسین میری بخواب رسید و خدای  
 از وی خوشنود و صاحب مآة الله را از مشغله التارخ مینویسد که در زمان بهشام بن عبد الملک بن مروان  
 تیایخ فرود جیب سینه مشرکانه بود سعید حسینی در بعثه وفات یافت مدت حیاتش بهشتا و ده سال  
 بود و در مشرف وی از بعثه رسیده و واقع شده و ظیفه داشت عبد الاحد بن زید و خواجیه شیخ  
 این غلام شیخ محمد فاسح سواهی اینها را بعد از نذر و خلفا وی میسازند ولیکن تحقیق آنست که زین همه چند

کمال برسد قابل ارشاد نمیشود و در اقتباس است چهار کس سر طبقه ارباب انصاف اند هر یک از این چهار مولود  
 انتساب نسبت حاصل نمود و هفتمی کی حسن بصری با علی مرتضی دوم ایستادیم او هم با امام محمد باقر سوم بمنزله  
 امام چهارم صادق چهارم معروف کنی با امام علی رضا رضی الله عنهم ذکر را بجه بصری و ذکر کرده الا و ایست  
 که وقتی را بجه بصری میرفت و در میان باید که بعد را دید که با استقبال او آمده بود و را بجه گفت هر ارباب بیت باید بیت  
 بکنیم و استقبال من تقریباً اینی بیشتر تقریباً و کثیر ذرا میاید که پیغمبر منم سر خطا کتب نیست بجمال کعبه چه شادی غم  
 در هر روز و نقلست که حسن را بجه را گفت رغبت نشود هر کنی گفت عقد نکاح بر وجودی وارد بود و اینجا وجود کجاست  
 که من را از حق زبیر از آن ایام بسیار حکیم را خطبایند که میگفت ای را بجه این در هیچ بانی گفت بد را بجه بانی گفت ای که گم کرد  
 در وی حسرت اورا چون دانی گفت یا حسن چون تو دانی ما بچون دانیم وقتی چهار درم کس و او را که کلیم  
 بخر آن مرد گفت کلیم سیاه یا سفید گفت درم بازده باز گرفت و در در جلد انداخت و گفت هنوز کلیم  
 تفرقه پیدا نمیشد نقلست که جمعی با تهمان پیش او رفتند که همه فضایل و کرامت بر سر مردان نشان کرده اند هرگز  
 پیغمبری بر هیچ زن نیامده تو این لاف از کجا میری را بجه گفت اینهمه که گفتی هست لاف منی و چه دیرستی آنگاه  
 که گفت که لا یتکلم الا کریمان هیچ زن بر نیامده است و هیچ زن بر زن خفت نبوده است و خفتی در مردان پیدا نمیشد  
 است ای او شایخ بعمره همیش را بجه آمد و مذمت دنیا کرد و را بجه گفت تو عظیم دنیا را دوست داری و اگر دوست  
 داری که کس نکر دی که شکسته مالا فریاد را و اگر تو از دنیا فارغ بودی به نیک باز دی یا دگر دی اما از آن بودی  
 که من آنچه شنیدم اکثر ذکر هر که چیزی دوست دارد ذکرش بسیار کند و هر از و نقلست که حسن بصری را یک  
 دنیا و تحقیق بخود پیش را بجه بود و در صدق سخن میرفت حسن گفت کیس بصادق فی و قواه و کون  
 بیکدیگر علی قرین مولا هادق نیست در دعوی خود هر که صبر کند بر غم خداوند خود را بجه گفت این سخن خودی  
 منی می آید تحقیق گفت صادق نیست در دعوی خود هر که شک کند بر غم خداوند خود را بجه گفت این  
 باید مالک گفت صادق نیست در دعوی خود هر که لذت نیابد از غم دوست خویش را بجه گفت این سخن  
 ایشان گفتند اکنون تو گویی را بجه گفت کیس بصادق فی و قواه منی کم پیش آن کم از غم نیست مشاهد  
 مولا هادق نیست در دعوی خود هر که فراموش کند از غم در مشاهد مطلوب خویش و این سخن

آمدن آن مرد و سوسن و مشایخ و ملازمین و خدمتگذاران و کسی در مشایخه خالق مییافت بود و عجبش  
 را بدید و عجبش و معرفت و توحید مثل داشت و معتبر نشان وقت بود و در ایل روزگار حق نافع  
**باب چهارم در ذکر بزرگان خانوادہ نای مذکورہ - ذکر خواجہ**  
**عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ** آن رئیس ازادان پیشوای افتاد و اصل مییافت  
 حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ و مرید عظیم بزرگ خواجہ حسن بھری بود و شاکر و امام حسن علیہ السلام  
 و در سال شصت و پنج است شیخ ابو القلیب نعم الدین کبری و الباس خرقہ و اسناد آن از عبدالواحد بن زید  
 است عبدالواحد بن زید در علم اہل انتساب بحسن بھری طرد و در فرقہ کبیل بن زیاد و کبیل ابن زیاد از طایف  
 بن اہل طالب بنی النضر صاحب رجاہ الاسرار نقل میکند امام عبداللہ در تاریخ یاضی نوشتہ است کہ او  
 نامت چہل سال نماز نماز را بنویسند و سبک کردیم از سیر الاولیا نقل میکند کہ وقتی جماعتی در ویشان عجمت  
 او نشسته بودند و در سبکی بغایت اثر کرد و چیزی موجد نہ کہ خود را چار خواجہ عبدالواحد بن زید و خواست  
 کردند کہ از احوای مطلوب است خواجہ چون بارانی اختیار دیدگوی بسوی آسمان کردہ مطلوب انوار  
 محفرت عزت در خواست نمودہ فی الحال و نیاز مای زرباریدن گرفت فرمود ہمان مقدار از این بیتانید  
 کہ ملو البدر کفاف موجود شود و چنان کردند خواجہ ازین طوایع بخورد و امام عبداللہ یا فاضی رحمۃ اللہ علیہ  
 اکثر حکایات غریب از وی در وقت الواسع نقل میکند از ان جملہ بعضی نوشتہ می آید نقل است عبدالواحد  
 گفت زانوی مراد باری مثل رسیده بود و من بغایت از آن میکشیدیم ششی ایستاد و بہت نماز پلالت  
 نماز تہنہ شستم و سر در خواب سپیدم ناگاہ دیدم دختری در غایت حسن صورت در میان جمعی دختران  
 نیک بیک بجانب من نگاہ کردہ بان دختران خطاب کرد کہ بر طریقی این را چنانکہ سیدار نشو پس من عرض کردم  
 کہ مراد داشتہ فرمود کہ با طرز کمبستر اند و بالین ہمیدہ انہا بہت نہالی گسترانیدند کہ در دنیا ان  
 قسم نبدہ بودم و نگاہی سبہ بران بہتر نہادند و مرا بالہ ان خوابانیدند و انواع عطریات و گلہای  
 بر من ریختہ پس ان دختر قریب من آمد و دست خود بر جای در و بہنہا و در شفا مییافتی حاصل شد  
 کہ با لہی از آن رسیده بود و ہم دی مدد و خدای من نقل میکند کہ روزی مردم اہل قریش بزرگواران

عجبش و معرفت  
 و توحید مثل داشت  
 و معتبر نشان  
 وقت بود و در ایل  
 روزگار حق نافع

آمد و یکی احوال خود شکایت کردند و می پرسید و می پرسید و گفت ای سوال میکنم بنام تو که بندگان  
 و بزرگ میکنی بان نام بزرگ انجوا می و اولیا، خود و اول می افکنی آن نام برگزیده را اینکه مدعی و ده  
 نمایان را از نزد خود همین وقت پس از وی گفت از اسحاق ظاهر شد و بر او بر گشته افتاد و بنابر ما در  
 در عبار و استند آن محتاجان بنابر دورم را و کالات و خالق حادث می چشمت از است که در عالم کبریا  
 در دست است و همین باشد و در جهت اسراف است که فائز است بنعمت صغیر و ثبات و همین باشد و در جهت اسراف  
 الیه و اگر خوبه حبیب محمدی حمزه الیه علیه و مرید غفره و در جهت اسراف الیه و مرید غفره و در جهت اسراف  
 شیخ عبدالحق است شیخ کبریا و در باب طریقت و حقیقت کلم الحق و الدین ابو النجاش محمد بن عمر عبد الله  
 السوفی رحمة الله علیه و اجازت نامه که بعضی از اصحابش داده گفته است که حبیب محمدی احسن بر می میرد  
 داشت و از وی علم طریقت گرفته و حسن یعنی محبت با صحابه یعنی الله عنهم داشته و از ایشان علم طریقت  
 گرفته و این قدر صحبت رسیده و در کشف الحجب و ذکر الاولیا است من مختصر از آن میگویم مشاج طریقت  
 و تمکن شریعت حبیب محمدی رحمة الله علیه بلند است و باقیست بود و توبه او و رتبه اید است حسن یعنی بر او اند  
 اول عهد بر با خودی و از هر جنبه فساد کردی خدا تعالی ویرا توبه لغو حارزانی داشت بعد از این عبادت  
 حسن آمد بر زبان حسن میبری رفت که یکبارگی دل حبیب غایت کرد پس توبه کرد و وارادت آورد  
 و تقی از علم و معالمت از حسن بیاموخت و مالها که جمع کرده بود و همه را بر او خدا تعالی صرف نمود و بایش  
 عجب بود بر عریضت بسیار نگشته بود خدا تعالی ویرا کرامت بسیار مخصوص کرد و این تلبید و بر سر  
 که بوقت نماز شام حسن بر در صومعه وی بگذشت و وی اقامت گفته بود و بنماز ایستاده حسن بر  
 دید که حبیب محمد را الهی میگفت اقتداء و مکر و دان شب حسن حق تعالی را بگوید میگفت بار خدا یا  
 تو چیست و زمان شد ای حسن بقاء من یافته بودی قدرش ندانستی حسن گفت بار خدا یا آن چه بود  
 گفت تو اگر دوش از پس میباید میگردی من از نور بعضی بودی اما تو از راستی الحمد عبارت از نشیمن  
 و از محبت نیست باز ماندی پس تفاوت است از زبان راست کردن تا دل راست کردن و از وی  
 هر سید نمک را خدا تعالی چه چیز است گفت حق قلب نیست فیه عبارات انفعال اندر دل که در آن

سخن خفا در میان  
 پند از قلوب

چهار اتفاق باشد از آنجمله اتفاق در ظاهر و اتفاق در باطن و اتفاق در میان اینها اتفاق معروفست  
 که چون حسن بن علی از کسان جمیع بگریخت در صومعه‌ای پنهان شد گفتند با حبیب حسن کجاست گفت در صومعه‌ای  
 در صومعه گفتند حسن را ندیدیم حسن گفت هفت بار دست برین نهادم و ندیدم گفتند آنجا جمیع با شما یکسان است  
 شماست که دروغ میگوید گفت راست میگویم اگر شما را ندیدیم و اینها را ندیدیم تا سه نوبت اندر رفتند و  
 نیافتند و باز گشتند پس حسن بیرون آمد و گفت با حبیب نامم که بگفت تو را بدین طایمان نه بخودت که گفتی چون  
 استادی من بخواهد اشق و نشان دادی گفت ای استاد نه برکات من بود بسبب است تعلق من به این شهر  
 اگر من دروغ نگفتم هر دو گرفتار شدی گفت که روزی حبیب طلب علم رسید حبیب نیز رسید و گفت یا ابا جهم  
 ایستادی گفت کشتی دیر رسید گفت یا استاد من علم از تو میخواهم صد مردمان از دل بیرون کن و در کنار  
 بر دل سر کن و بلا را از غایت شمر و کار را از خدای همین پس بای برب نهاد و بر رفت حسن میوه شش پیر  
 بهوشش باز آمد گفت ترا چه شد گفت او علم از من میخواهد است این ساعت مرا ملاقات کرد و اگر در آنجا که  
 صراط استین بگذرد اگر بخیر بود ماندم چه تو نام پس حبیب گفت این نیز است که یافتی گفت من در آن راسخ نیستم و تو  
 کاخند راسخا میکنی حسن گفت علم غیری و تو نمیفهمی علم من و دیگر از منفعت داد و در آنجا که کسی را  
 همان یافتند که در حبیب با او در حبیب بود و نه چنانست که هیچ چیز در راه خدا بالا در حبیب نیست که فراموشی  
 و کل آنست که در حبیب با او در حبیب بود و نه چنانست که هیچ چیز در راه خدا بالا در حبیب نیست که فراموشی  
 شمر و هم بگفت که کرامات از عبادات بسیار فرزند و اسرار از تفکر بسیار و مثال این مال سلیمان است که آن کار کرد  
 او داشت و در علم کس نداشت و در فرمان او وحوش و طیور و زبان مردمان مفهوم و کتاب از عالم را راست  
 موسی داد و سلیمان بآن عظمت متابع موسی بود و گفت که احمد جلیل و شافع بنی خسته بودند حبیب پایشان آمد گفت  
 از و سوال کنی شافع گفت نباید کرد این قوم که ایشان قومی عجیب باشند چون حبیب بسیار گفت که گویند  
 در حق کسی که این پنج نماز یکی از وی فوت شده است و نمیداند که کدام است چه باید کرد گفت اگر بعد از آن بود  
 که از خدای غافل بود و او را بدید که در پنج نماز از قصاید فرموده و در جواب او توبه شد شافع گفت تا که گفتی  
 که از این قوم سوال نباید کرد و بنفهم در همان درس نه یکصد و بیست فوت کرد و در فضیل بن عیاض

حلقه خانانده  
 عاشقان و یوگیا  
 شبستان

آن مقصد تا به بلبل منظم نایابان خواص و فضیلت منتهی بود و طایفه طایفه صاحب الامر بنی جلیلو و غیره  
 که از طایفه طایفه است که از او علی است و ابو الفیض باصل از کوفه است و گفتند باصل از فرزندان بوده است  
 از تائید و گفته اند که کثیر قنده در باد و بزرگ شد مکنی الاصل است و نیز گفته اند که بنامی الاصل است  
 و از او طایفه طایفه مردم سیع و کلین و بانه بود و فیض گوید قدس سره که من طایفه طایفه بود و من  
 هر ستم که نشیکم بنسبم و هم از او است که سلام گفت فیض باطنی باطنی بود علی نام از پدر و پدر و پدر  
 و عبادت و ترس و زنی در سید مرام و یک نفرم غاضده و بی غرضه و بی غرضه و بی غرضه و بی غرضه و بی غرضه  
 شنید زعفران و از او شمع السلام گفت از دوست نشان و از عارف جان و در ذکره الا و الا  
 فیض بن علی که با هر شایع بود و عارف طریقت و در معرفت بی بهتا و اول حال او چنان بود که در میان  
 بهایان مرز و بلور خنده بود و بلاسی پوشیده و کلاه پشمین بر سر نهاده و کتبی در گردن آویخته و باران بسیار  
 همه روز و راه زن هر حال که پیش او آوردندی او قسم کردی که معترشان بود و او بی فاسی و بی غرضه  
 به او داشتی و گفت نام آن کالای و اسم شخصی سلب مرقوم ساختی و دیگر از آن ناز و جرات دست داشتی و بی غرضه  
 که جماعت کردی و او را و کردی روزی کاروانی منظم می آمد و دانه و زردان شنیده بود و ندیدی و کلاه  
 نفیسی داشت گفت بی بیان جانی چنان کنم تا کاروان من غنچه بماند و از آن بیابان فرودت بخیزد  
 و شخصی لایس پیش از سبج و عبادت گفت شکوایتم زیاده و سپاردم و غارت و مال گفت اشارت کرد که در خیمه  
 بنهاد و نیز کاروان آمد و زردان کاروان را زده بودند و بدین مرد خیمه که از کاروان مانده بود و داشت  
 مدعی بدان خیمه نهاد چون بدان خیمه رسید و زانو زد و دید که مال شست می کردند گفت آه زردیست خود خند  
 و او فیض چون او را دید و از او دورتر سران سران و غارت گفت بچه کار آمده گفت امانت بنمایم گفتند  
 بهمانجا که نهاده بود و او را برداشت و روی بخاروان کرد و باران فیض گفتند که درین کاروان هیچ نقدیافتیم و چرا  
 این باز و او فیض گفت ای مرد من گمان نیکو برد و من نیز بخدایتی گمان نیکو برده ام من گمان او را است  
 که طایفه عام بهیضی بر خود گمان می داشت که در دلتا بعد از آن کاروانی دیگر نبردند و مال بسیار نبردند و بعد  
 خود و نشستند مردی از کاروانیان ایشان را گفت که مهربانی نیست شما را گفتند بهت گفت که گفتند

بکتار آب نماز میکرد گفت وقت نماز نیست گفتند قطوع میگفت گفت چری نموده گفتند روزه مسواک گفت  
 ماه رمضان نیست گفتند قطوع میداد و نمود و حاجی پیش پیش فضل شد و گفت روز و وزدی و نماز نیم حکم  
 و فضل گفت قرآن میدانی گفت و انم گفت این است بخوان که **لَا تَسْبُحُونَ اللَّهَ طَوَّافِينَ إِلَّا ظَاهِرًا**  
**وَأَسْمَاءُ وَآخِرُهَا** و در آستانه زنی عاشق بود و آنچه در راه زنی بدست آوردی و پیرافستادی و گاه  
 گاه پیش روی رفیق و در پهلوی او گرستی اگر در کار زن بودی بسبب محبت آن زن آن کار را  
 نمزوی و مروتی و دینی و طبع او بودی را که مایه کفر بودی مگر نمی و کسر را بمقدار مایه میری بگذشتی و بهر  
 او بصلح بودی که نعلت از شیخ عمار الدین سهروردی بهوزری باجماعه یاران قریب کاروانی رسید که درین  
 کاروان این آیه میخواند **لَا تَسْبُحُونَ اللَّهَ طَوَّافِينَ إِلَّا ظَاهِرًا** و آن **تَسْبُحُونَ** فلو **تَسْبُحُونَ** که **لَا تَسْبُحُونَ** یا و قیام  
 کوشان اکل گفتند ایشان بیدار گرد گفتی تیری بود که بر جان فضل اعدوی را قتی پیدا شد و ازین فعل تعب کرد و فرمود  
 و گفت آن و حلقه قناری ناب گفت آمد و تیر از حد گذشت سر اسیمه بقرار روی بخوابی بنهاد و جمعی کاروان انجا  
 فرو آمده بود و گفتند فضل براه است نتوان رفت فضل گفت بشارت مر شمارا که او تو بود و او مر شمارا  
 میکرد و دیگر نیست و جمله خندان رخسوز گردانیدند و در کتابی دیدم بود علی رازی گوید من فضل را با چشم  
 نیافتم مگر وقتی که پسر علی فوت شد هر چند نوزده ماهی که حق دوست دارم و من خیر بدان خوش بشوم  
 محمد بن فضل گفت از فضل شنیدم که ریاست محبت خوار شد گفتند و میگویند گفت از بیع باش و شمع و عبادت  
 شریعتی گفت اندک سیدم که زبده بهتر از رضا گفت رضا از برای آنکه را می بچ نزارت طلب کند بالائی قدرت  
 خویش و خواجہ فضل بگوید آلاء الهام او خفته محبت داشت و بسیار اولیا و درایت بعد از آن بکمر رفت و دولت  
 اختیار کرد و از وی باید ترس کرد که حق معرفت عبقه بکل طاقت که خدا را بحق معرفت دی بشناسد  
 بکل طاقت خود پیراستدش چه بکارد و دوستی زیاده بود و عری بر طاعت زیاده کرد و دنیا را بی دوستی  
 از حقیقت معرفت بود چون وفاتش نزدیک شد و در غم داشت کمال خود را گفت که چون مراد کنی  
 ایشان را که حق پس برید و بگویند که فضل طریقت کرد که ایشان را تو سبب بریدن وی بعد از وفاتش بگویند  
 در طاعت میگویند و او پیر بگذشت ایشان را بگوید و احوالش برسد برود و غم را با هر چه خود علاج کرد





[illegible]

هر که سنان بود و شکست بنار و فزاد و قش و کشت از سیر علی علیه السلام و این که نشانی از محمد صلی الله علیه و آله  
 و هم یکی از مشایخ را وایت کند که وقتی من بدو گفتم شما چه در نماز یا غیره و کوه سفندان و اورا نگاه داشت  
 زمانی بود و نماز قایم شد سلام کردم گفت ای پسر کار آمدی گفتم زیارت تو گفت میرک الله تعالی  
 شیخ از کربا میش موافق میگویم گفت از آنکه راعی میش باقی موافق است این گفت و کلاه جوهر اندر سرش  
 داشت و در پیش از این سنگ یک شادی کشید و دیگری غسل گفت ای شیخ این در چه چیزی گفت بمنابت محمد مصطفی  
 و شکست قوم موسی علیه السلام بانکه در اورا مخالف بودند سنگ خارا این را از او دست خیر و محمد را بود و چون من  
 محمد را نتایج با شرم از سنگ را شریکین عبد و محمد صلی الله علیه و سلم بهتر از موسی بود گفتم این بدی و گفت  
 لا تعجل قلک صدوق الحرم و بعلک عا و احوال منی دل را محل از من شکم را موضع حرام و ذکر حضرت  
 ابراهیم و هم رحمة الله علیه از طبقه اولی است کیت او ابو اسحاق است و نسب او ابراهیم بن ابراهیم بن ابراهیم  
 بن منصور البلی رحمة الله علیه در کشف النجرب است در اول محل او میر بلغ بود و زری بشکار از لشکر خود جدا شد  
 چهار بار آواز شنید که بیدار گرد و پیش از آنکه برگشت میدار گفت از دست بشد ناگاه آهوی دید و از پی آهوی  
 اسپتانت آهوی در آمد گفت البتة کلفت آهوی تار تار مگر از برامی این کار فرید و اندر وی از آهوی  
 گردانید هلاک است اینغا شنید زین شنید و از گوی گریانش همین آواز آمد و آن کشت اینجا تمام شد و در ملکوت  
 هموی کشاد گشت و واقعه فرود آمد و بقرع حاصل شد و حار و اسب آهوی او تر شد و بقرع انصوح کرد و در وی از  
 کلاه یک سونبا و شبانی را دید کلاه مفرق و جابر زلفیت بیرو و او و جابر ندی و کلاه کنی او بر تن و سر خود  
 پوشید و گو سفندان بدو بخشید و جمل ملکوت بنظر او آمد و ندی سلطنت کردی با ابراهیم نمود و علقه  
 در بر پوشید و پیاده و کوه و میانان می گشت بجان بود در طریق خود و در پیغفر علیه السلام و همساری از درگاه  
 مشایخ را دید و بود و با امام ابو حنیفه رضی الله عنه اختلاط داشته و علم انوی بیامی و خود را از گوسفند خود  
 ویرا و رعایان تصوف کلمات بدیع است چنین گوید رحمة الله علیه مفتاح العلوم ابراهیم علیه السلام این طریقی است  
 و از وی روایت می آید که گفت انما الله صامی و ذوالقادر علی ما یار خود او و علی بن ابی طالب و کعبه  
 بود گوید و دانست که چون اندوختن محلی بود صحبت اقبال بن ابراهیم از خلق انصاف از او صحبت غنی

بعد از این که از دست محبت حق اعلام یافته بود می گویند و حکایات ابراهیم را که است عده اله علیه که چون بیاید  
 بر سریدم که بر سریدم و گفت که می بیند که این چه جا نیست که قوی زاد و ورطه می روی گفت من از انتم که می بیند  
 چه بود و گفت که سیر ما این بود که در کوفه زنی بی فروخته بودم از آن از جیب برادر دم و بنید انهم و شرط کردم که هر سالی  
 چهار صد کعبه نماز بگذارم و چهار سال در بارید بماندم خدا تعالی بوقت بی تکلف روزی میرسانید اندک  
 وقت خضر علیه السلام با من ملاقات کرد و مرا نام بزرگ خدا تعالی پیا موقت اعلام و کم کیاراه از غیر طایع شد  
 و تذکره الاولیاء نقلست که یک روز پیش امام عظیم ابو خنیفه آمد اصحاب به چشم حقارت در این بزم مگر سینه ابو خنیفه  
 گفت سیدنا برهم اصحاب گفتند این سیادت بچه یافت گفت بدانکه دایم بخدمت خداوند مشغول هست و ما را که  
 دیگر هم مشغول می شویم و نیز از آن نقلست که نزد در است و حال بر حجت خفته بود نیم شب سقفه بچند آواز داد که  
 گفت از شما است شتری که گزیدم می طلبم گفت شتر بزرگ بود گفت ای غافل تو قدر این برکت ز زین علی  
 و روزی دیگر بار عام دادند نگاه مردی درآمد و یک کس از ره بود که گوید تو کسی می بیند می آید تا پیش رفت  
 گفت چه می بینی گفت درین رابطه ای می آید ابراهیم گفت این باطنیست این ساری می است گفت همیشه از تو این ساری  
 که بود ابراهیم گفت از آن پدرم گفت و همیشه از وی ابراهیم گفت از آن پدرش گفت همیشه از وی ابراهیم گفت  
 از آن فلان کس که چنین چنین شمر دس گفت این ساطع بود که می می آید و دیگری می می آمد فلان گفت و تا پدید شد  
 ابراهیم تنهاده عقب افتاد تا در ایات گفت تو کسی گفت خضرم انشی و همان ابراهیم افتاده و مددش بغیر رفت  
 اسپ زین کنیه قصباتی بگذاشت الغرض رو به رو نهاد تا بگذرد و روز رسیده تا بایست تا بینای از آن بی  
 می گذشت ابراهیم گفت اللهم اغفر مطلق در هوا بایست تا ابراهیم را گرفت و کبر شیع ابراهیم خیره بماند پس از آنجا رفت  
 بنیسا بر رسیده تا بخاری مشهور است از سال و فلان فارسا که چند برسد یکی خانه بودی که دانند و فلان  
 فارس مجاریت کشید و زنجیر به بالای غار آمدی و پشت به پیرم کرد و روی و درگاه بنیسا بر سر بر روی و پشت  
 و نماز و نیاید و در آن محرابه یک نیمه بر روی وادی و تا پشت دیگر حالش این بودی نقلست که در میان  
 شش فلان فارس مائی سخت بود و او بی شکسته بود و منحل کرده تا سحر و نماز بود وقت سحر بهیم بود که بجا نشود  
 در ظاهرش آید که انشی باستی و سستی و طاعت در آمد پشت او را گرم کرد و تا که در خواب شد و چون بیدار

که در اثر دانی دید که او گرم میباشست غرضی حاصل آمد گفت خداوند بزرگوار بصورت لطف فرستادی که کنون  
 بصورت قهرش می بینم طاقت این خدیو هم در حال اثر و کار و درین عالم الیه و برت و عاجز میشد چون مردمان از  
 کار او آگاهی یافتند از آن قار گیر گشت و رو بگرد نهاد و گن وقت شیخ ابوسعید ابوالمخیر حواله طبعی زیات از قار  
 رفت و گفت سحران لاله اگر این غار بر شک بودی چندین بوی خوش خدای که جوایز مردی روزی چند  
 فدا می بود است که چندین روح و راحت کشیده است گفت که چون بزرگواریم بویا و درینها و یک از اکابر ستم  
 و اسیر عظم بد و آموخت و بدان تمام خدای را بخواند و حال تغیر دید گفت ای ابراهیم آن بزرگوار من الیاس بود که اسیر عظم  
 آموخت پس میان او و تغیر بسیار سخن رفت و هر اول او خضر بود و در باد پیوست و کسی گفت چون زیات العراق  
 رسیدیم به مقصد و مرغ پس را دیدیم جان داده و خون ناز ایشان معان شده گرد ایشان برآمدیم که با مرغی تمام  
 بود پرسیدیم که ای جوان معوان اینجا چه حالت است گفت ای سپردم علی گنج که نماز و عزاب و دور و دور که مجبور  
 گردیدی و نوز و یکس از یک میا که بخور گردی کسی میا که بر بساط سلامت این ستا می کند و تبرس از دست کسی میا که  
 چون کافران رو می کشد و با ما جان نغمه می کند بدانکه ما قومی بودیم صوفی قدم بر توکل روی بسیار بناییم  
 و غم کردیم که سخن گویم و بخور خداوند اندیشه کنیم و حرکت و سکون از برادر کنیم و بنیر او انقضا نه نامیم چون  
 از یاد او گذاره کردیم و با خرم گاه رسیدیم خضر کار رسید سلام کردیم و شاد شدیم و گفتیم الحمد لله که سعی مشکور  
 آمد و طالب مطلوب رسید که چنین کسی استقبال آمد و در حال جانها ماند اگر ندانای کنایان و مدعیان قول و  
 این بود که مرا فراموش کردی و بنیر ما مشغول کشید بر و در تا بغارت جان شما بریم و خون شما بریزیم  
 ما با عی خون ریز محمد همیشه در کشور ما جان خود بود همیشه بر مجربا داری سزاوارت و دراز بر ما  
 ما دوست کشیدم و نذراری سرا به این جوان خوان که می بینی همه سوختن جان این باز خواست اندامهای ابراهیم  
 اگر تو نیز سیران دلری بای در نه والا دور شو ابراهیم گفت حیران شدم و گفتم تر از این را کردی گفت ایشان بخندند  
 و من بنور خام جان میزنم تا بچنه شوم و از پل ایشان بروم این گفت و جان داد و گفت که چهارده سال رفت  
 تا باه قطع از پاره و در قعر و نماز بود تا یک رسید پیران حرم خراب کردند استقبال بیرون آمدند ابراهیم خود را  
 در پیش قافله انداخت تا کسی از آن شاد فادمانی که پیش از پیران بیرون آمده بودند ابراهیم دید و پیش پیران

که ابراهیم نزد کس است که مشایخ حرم با استقبال و ایامه اند ابراهیم گفت چه میخوانی از آن زندیق خداوان سبیل  
 در دنیا ندیده گیر کردن او میزنند که تو چنین مردی را تدقیق میخوانی زندیق نقوی ابراهیم گفت من سخن میگویم که تو نمی  
 شنم چون از وی دگر گشتند با نفس گفت مان ای نفس برانی خود دیدی خواستی تا مشایخ حرم با استقبال تو آیند  
 الحمد لله که بجام خدمت دیدم تا آنگاه که نشناختند و عذر خواستند پس من که ساکن شد و اربابان پدید آمدند و بکار  
 از کتب خودی گاه به هر کوشی کردی و گاه پالیز بانی لغت که چندین حج پیاده کرد و در چاه زفرم آب کشید و آب  
 دلچاه و سلطانی بود و در نقیحات است دست و در طریقت نیکو و بکار رفت و انجا با سفیان ثوری و فیض عیاض  
 و ابو یوسف فسوی صحبت داشت و شام رفت انجا کسب میکرد و در غلب حلال ناظر برانی بود و شایسته  
 میکرد و بر حدیث است و از اهل کرامت و ولایت است و بشام از دنیا رفته در سنه احدى و اثنین و ستمین مایه  
 و يقال فی سنه ست و ستمین مایه و نه اکثر شخصی ابراهیم او هم همراه شد و همراهی وی دیگر کشیده بود و خواهست  
 که جدا شود و گفت شاید که درین صحبت از من بجنبیده باشی که بی حرمتی فلان کردم ابراهیم گفت من نه از دست  
 بودم و دوستی عیب تو بر من پوشید من از دوستی تو خود ندیدم که نیک سبکی یابد ابراهیم او هم علی تجاوز و  
 هر غشی و سبک خاص یاران یکدیگر بود و ندانید که بیعت کردند که هیچ چیز نخوریم مگر که دانیم که از حلال است  
 و در اوقات است آن تارک مملکت دنیا خوا ابراهیم او هم خرقه خلافت از دست خوا و فیض عیاض پوشیده  
 و نیز از امام محمد باقر رضی الله عنه خرقه خلافت یافته و در صحبت خوا و فیض عیاض تربیت یافت صاحب شایسته  
 و ارباب برین میو سبک خوا ابراهیم حلی و جامع بصره مکتف شده بود و در کشیانه روز یکشب فدا کردی و  
 آن شب که رفته کشای از سواد و ریزه کردی چون شهرت پیدا شد از خلق بگرخت گفتند که راه  
 خوا و عیاض سلیم قدس سره و استاد عبد الله مبارک گوید که اکثر مسافره میبود و یک سفر من بخدمت  
 وی بودم و در دوش فلان چهل روز میبردیم و لوگ میخور و کبسی گفت خوا ابراهیم گوید که کشی کعبه خالی یا فتنه  
 طواف کردم و دست در حلقه زدم و صحبت فاسم از گناه ناشنودم که همه خلق از من بچین خواند لکن من را  
 صحبت هم میبایستی و غرضی و صحبت من کجا شد و کفر و تو بی یازند و شنودم که از بر جهان با من  
 سخن میگوئی و سخن میگوئی سخن توان بگردان گویند گفت که گفت باز زده مال سخن و مشت کشیدم

تا من مشیدم که من فاضلتر مت بنده او باش و در راست افتادی یعنی فاضلتر که از ترس گفت که چون از بیرون  
پیشش میزد و چون بزرگ شد گفت پدرم که باست فاضلترش گفت الحال جداست بزیارت پدرم که  
به مسجد چون ابراهیم را دید شغفت پدری در کارش نزدیک خود نشاند و پرسید که در کدام دین گفتی  
پدرم محمد صلی الله علیه و سلم گفت الحمد لله گفت قرآن میدان و علم اموی گفت بگو گفت الحمد لله خود تا برد  
پسر او را نگذاشت روی با سنان کرد گفت الهی گفتی که در کنار او مان بجا و گفتند ابراهیم چو افتاد گفت  
چون او را دید که اگر فرم مهر او در دلم بچسبند اندامهای ابراهیم تدفین محبتنا و محبت معا فی ناد و عوی و درستی  
و بدستی انبازی کنی چون این پیشیدم در کارم که یارب مرا فرما در سنان جان او برود و با جان من و جان  
او اجابت افتاد گفت که با بزرگش بودی بودان بزرگ سوال کرد که نشان کمال مروصیت ابراهیم گفت  
آنکه که کوی گوید که بر دین آید و حال که در رفتن آمد ابراهیم گفت ای که مرا نیکویم برو و لیکن بر تو نش منم و حال  
سکین شد گفت بزرگی گفت که با ابراهیم هر گشتی تو هم با مخالف بر عادت چنانکه نیم غرق بود و اندام را بر  
از غرق شدن منترسید که ابراهیم با شما است در ساعت با برسان کشید و نجات است ابراهیم او هم که یک میان  
نمود و مکامی مصاحبت من چون فریضه نماز شام گذارد بعد از آن دو رکعت سبک است رو در زیر کف است  
از جانب دست راست دی خانه شریک و کوزه آب پیدا شد خود بخورد و مرا داد و این قصه را با یکی از شاخ  
که صاحبیت و کرامات بود بگفتم گفت ای فرزند وی برادر من داد و داد است وصف حال وی چنان گفت  
که هر که در آن مجلس بود کرامت پس گفت وی از دینی از دینهای بلج است که آن دیر برسد بقلع افتخار دارد  
که او را از ویت پس آن شیخ از من پرسید که ترا چه موخت گفتم اسم اعظم گفت که اسم اعظم آن در دل  
من آن بزرگتر است که بزرگان بگذارم و داد و بلج از ده نامی شاخ خراسان است و هم نجات است  
شقیق بن ابراهیم بلج از طبق اولی است وی عدول صاحبی بود و صاحب حدیث گشت و با ابراهیم بود  
صحت داشت و قتی با ابراهیم دیدم گفت که شما دو معاش چگونه میکنید گفت ما چون می یابیم شکر میکنیم و چون  
نیسیا بیم می یابیم شقیق گفت سگهان خراسان چگونه میکنید ابراهیم گفت پس شما چون میکنید گفت ما چون  
نیسیا بیم می یابیم و چون نمی یابیم شکر میکنیم ابراهیم دیدم بر سر وی داد و گفت استاد تو نمی و در کتابت بر سر داد

این حکایت را بنیکساری آورده و آنچنانجا نسبت بالبراهیم و هم کرده انجا نسبت بشقی کرده و آنچه اینجا نسبت بشقی  
 کرده انجا نسبت بالبراهیم و هم و الله تعالی اعلم الشفقات احمد بن حنبل و بعضی از طبقه اولی است کفایت و ابو عامر است  
 از بزرگان شایخ خراسانست وی گوید که البراهیم و هم گفت **التَّوْبَةُ عَلَى الْخَطِيئَةِ كَالْبَصْقِ فِي الْبَيْتِ** از نظیر این  
 بایزید و ابو حنبل جداست صاحب حرکت از شیخ علاء الدوله سمنانی نقل میکند که روزی سفیان ثوری پیش  
 البراهیم آمد وی دست زیر صلا کرد و پشتی درم آورد و بخادوم داد که سه من بن گرم و حل بیاورد سفیان گفت که  
 پیش از این من اسراف باشم البراهیم گفت در احوالات این اسراف نباشد اگر بنا ده آید و بگردان بخورند و در آنجا  
 سفیان ثوری را میرالمومنین گفتندی و در علوم ظاهر و باطن نظیر داشت و از معتقدان فیه کلام بود یعنی ابو حنبل  
 و شافعی و مالک و احمد و حنبل و سفیان و در ادب تواضع و تقوی بغایت داشت و او اول طار از آنکه بود و در  
 گفتش البراهیم و هم او را بخواند که بیا سماع حدیث کنیم در حل بیا و البراهیم گفت من خلق اورا می از مودوم و الله و هم  
 از ماجرا بود و بر او از آن گویند که روزی بغفلت پاچاپل در مسجد نهاد و از وی شنید که ای ثوری ثوری کنی بیو  
 یای و در کشت ناری نهادند شنید هوش از وی رفت و در گریه شد و هم از وی گفت که جوانی را هیچ فوت شده است  
 که می گریه شنید سفیان ثوری گفت چه خبری کرده ام تو دوام این آه بمن ده گفت و او من شنبه این را و او گفت که  
 سوخته کردی از هر عروقات قسمت کنی تا تو مگر شوند و هم از وی گفت که هرگز مرده نشستی زبان سوال که در کشت  
 یکد و زهر بچ نشسته بودم ندانیدم که ای پسر او هم بدگان همیشه خداوند چنین نشینند و دیگر در است  
 بنشینم این خدا البراهیم را بر واسطه تعلیم غیب است سید و مرشد نامی فرزند ازین فکرگاه سر بر نیز و در آن وقت  
 او قریب سیصد خواب را بر این بیا شد بعضی گویند در بغداد و بعضی گویند قریب و در حله شام و آنرا  
 خاک بود و بغیر طریقه السلام است و معنوی فرو شوال سه مسج و ثانی و طایفه و قبول بیت العرفه و در سنه ستمین  
 و مایه در زمان خلافت ابو جعفر محمد بن عبدالرودانقی که غلبه سوم بود از بنی عباس قدس سره و وقع شد و در آن  
 و در حضرت خواجه معروف کرخی رحمه الله علیه و شفقات است از طبقه اولی است و از قدمای  
 مشایخ و اسناد سیری عقلی و غیر او و کفایت وی ابو محفوظ است نام پدر وی فرید و است و بعضی گویند  
 نیز از آن بگویند اند معروف بن علی مولی الکرمی پدر وی بوده و ربان علی بن موسی الرضا رضی الله عنهما

و بعضی گویند که  
 در سنه ستمین

هر دو دست وی مسلمان شده و مدد معروف گفت است که موافق اینجای معانیت تقاضای جهان  
 بریزان باز است معانیت که با و ب بود منتظر بود منتقامی شخصی معروف کرخی را گفت مرا و متنی کن گفت  
 اِنَّكَ لَا يَكُ اللَّهُ لَا فَنِي رِزْقِي اَلْحَكِيمُ شَيْخُ الْاِسْلَامِ گفت که معروف روزی مرخوهرزاده خود را  
 که چون ترا با و حاجت بود بمن سوگند بر آو ده و مصطفیٰ صلی الله علیه وسلم در دعا میگفت اللهم انی اسئلك  
 بِعَقْلِ اَبْنِ اَيُّوبَ عَلَیْكَ بِحَقِّ اَزْعَبِ الْعِلْمِ بِحَقِّ مَشَاشِ الْيَكِّ بِحَقِّ اَبْنِ مِهَابِیْ مِنْ بَرِّ وَ مُسْلِمٍ مَعْرُوفٍ وَ الْحَقِّ  
 فَقَالَ اَلْحَبَشَةُ لَيْسَتْ مِنْ بَقْلِیْمِ الْخَلْقِ اَتَا بِیْ مَوَاطِنَ الْحَقِّ وَ قَفْذَ دُرُشَفَ الْحُجُوبِ اَبْتِ مَعْلُوقٍ دُرْكَارِضَا وَ بَرِّزِ  
 عَلٰی مِنْ رِیْسِ الرِّضَا مِنْ الْعَدْنِ اَلْوَحْفُوظِ مَعْرُوفٍ بِنِ فِیْفِرَ الْكُرْخِ رَحْمَتِ اللَّهِ عَلَیْهِمْ اِنَّ قَدْ كَانَ شَاخِجَ وَاَبْتِ  
 اَبْنَانِ بُوْدُ و مَعْرُوفُ بُوْدُ تَقْوٰی اَسَاوِ سَرِّ وَ مَرِیْدَاوُ و طَاسِیْ بُوْدُ ویرافضال بسیار است و اند فَنُونِ  
 طَلَمِ مَقْتَدَاوُ قَوْمِ بُوْدُ رُوزِیْ مِیْ اَمِدْ كَ گُفْتُ لَلْفَقُوْةِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ وَفَاءٌ بِالْاَخْلَافِ وَ دَرَجٌ بِلَا جُودٍ وَ عَطَاءٌ  
 بِاَسْوَالِ عَلَامَتِ جَوَازِیْ سَدِّ حِیْرَ اَسْتِ وَ قَابِلِ خِلَافِ اَنَّهُ و عَهْدِ عِبُوْدِیْتِ بِنْدَه عَابِلَفْتُ بِرُجُوْدِ حَرَامِ وَاَرِ  
 قَدُوْحِیْ جُوْدَا اَنَّهُ كَسِیْ نَكْدِیْ نَزِیْدَه بَاشَدُ ویرا نیکو گوید و عطا بی سوال آنکه چون هستی بُوْدَا نَدِ عَطَا تَمِیْزِ كُنْدَه  
 وَاَبْنِ سَرِ مَعْفُوفِ حَقِّ لَسْتِ وَ فَاَنِّیْ اَوْبَادِ اَسَانِ خِلَافِ نِیْسْتِ و مدح بی جود فردی كُنْدَه كُویِ مَحَاجِ نَفِیْلِ بِنْدَه  
 نِیْسْتِ كَا زَكَا رُوزِیْ شَاوُیْدَ عَطَا بی سوال خزانده و رِزْكَرَةُ الْاَوَّلِیَا و اَسْتِ اَنْ مَقْتَدَایِ طَلَقِیْتِ وَاَنْ  
 عَارِفِ اَمْرَارُ و سَهْ مَا حَقِیْقَتِ و سِدِّ مَحَبَّانِ و تَخْلَاصِ عَارِفَانِ بُوْدَا كَرَامَتِ نَبُوْدِیْ مَعْرُوفِ نَبُوْدِیْ نَقَلَتْ  
 سَرِّیْ كَ گُفْتُ كَ مَعْرُوفِ مَرَا كَ گُفْتُ چُونِ تَرَا كُنْدَا حَاجَتِیْ بُوْدُ سُوْگَنْدِشِ دَهْ كَ یَا رِبِّ بَحَقِّ مَعْرُوفِ كَرخی كَ حَاجَتِیْ مِنْ  
 وَ فَا كُنِّیْ كَ حَالِیْ اَعَابِتِ اَفْتَدَا نَقَلَتْ رُوزِیْ مَسَافِرِیْ وَ رَقَانَقَاهِ وِیْ رَسِیْدِ وَ قَبْلَه نَمِیْدَا نَسْتِ و سَوِیْ  
 دِیْ كَرَا نَزَارِ كُنْدَا و بَعْدَا زَا سَمْعِیْ مَعْرُوفِ یَا مَحَابِّیْ سَبُوْیْ قَبْلَه كَرْدَه نَا كُنْدَا اَدَانِ مَسَافِرِیْ مَجْلُ شَد كَ گُفْتُ چَا رَا  
 جَزَا یَدِ كَ گُفْتُ و رُوشِیْمِ دُرُوشِیْ اَبَا تَعْرِفِ چَا رَا اَنْ مَسَافِرِیْ اَعَابِتِ بَسَا یَا كَرْدِ وِیْ مَشْرَبِ مَسْلُحِ وَا شَتِ  
 نَوَاجِیْ اَبَا سَمِیْ اَدَمِ رُوزِیْ و صِیْتِ خَاسْتِ كَ گُفْتُ نَوَاحِلِیْ كُنِّیْ بَرِّ خَدَا یَا اَبَا تَعْرِفِ بُوْدَا مِیْسِ كَرْدِ و نَقَلَتْ  
 رُوزِیْ بُوْدِ رِضَا رَضِیْ اَللهُ عَزَّ وَ بَارِعَامِ وَا دَه بُوْدُ فَرَحْمَتِ اَزْدِ حَامِ كَرْدِ دِرْ پَا اَنْدِ سَبُوْیْ مَعْرُوفِ اَشْكُسْتَنْدِ  
 چُو بَاشَدِ سَرِّیْ اَوْرَا كَ گُفْتُ مَرَا و متنی كُنْ كَ گُفْتُ چُونِ بَرِّیْمِ بَرِّیْنِ مِنْ اَبَعْبِدُ و هَا زَا و نِیَا بَرِّیْمِ و مِیْ چَا كُنْدَا اَزَا و نِیَا



نه مردم را مردم در تجربه می مانند است و از قوت تجربه او بود که بعد از وفات او را از برای محبت بگویند که هر حاجت که بخواهد  
 آوردند حق تعالی بر او اگر نصد پس چون وفات کرد مردم عهد باین دعوی درودی کردند جهودان و ترسانان  
 و مومنان خادم گفت او فرموده است هر که بنانه مایه دار و از زمین من ایشانم جهودان و ترسانان نخواهند شد  
 الا اهل الاسلام بر داشتند و نماز بر وی کردند آنجا دفن کردند بقول صاحب نعمات و مات داود الطائی در سنه خمس و  
 هشتین بایه و معروف بستم محرم در سنه ثانی از دنیا رفت و بقول مرآة الاسرار در زمان خلافت ابو العباس عبد الله  
 بن مارون رشید که قبش نام من است واقع شد و در بغداد مدفون گشت تاریخ مقبول نیز هست که در طبرستان  
 ذکر حضرت خواجه خدیجه المرعشی رحمه الله علیه از یکبار شاخ روزگار پیشوای اولیای صاحب  
 اسرار بود و در زهد و ورع و ترک تجربه بی نظیر وقت بوده است و در حقایق و معارف کلمات عالی داشت  
 و خرقه را و است از دست خواجه ابراهیم او هم پوشید و هر نعمتی و امانتی که خواجه ابراهیم او هم از خضر علیه السلام و امام  
 باقر و از خواجه فضیل عیاض یافته و از خیرات تمامی بوی ایشان کرد و جانشین خود گردانید و سی سالها و سفر و حضر  
 همیشه بخدمت خواجه ابراهیم او هم بودی و هیچ مشایخ وقت را ندیده بود و دیگر اکرامات و خوارق عادات بسیار  
 صاحب مرآة الاسرار نقل میکنند که امام عبد الله یافعی در روضه الراحین اکثر حکایات احوال و کمالات وی ذکر  
 کرده است از آنجمله یکی این است که بعضی عزیزان از خدیجه مرعشی پرسیدند که درین مدت بخدمت فلان بزرگوار هم  
 بودی کدام چیز عجیب تر از وی دیدی گفت چند روزی در راه که طعام نیاغیر چون آمدیم بکوفه و جای یافتیم  
 بمسجد ویرانی پس حید خواجه ابراهیم بکلب من گفت ای خدیجه ترا گرسنی بنیم گفتیم بر خواجه مخفی نیست ایضا  
 نوشت بسم الله الرحمن الرحیم انت المقصود کل حال و چند کلمات دیگر در آن نوشته بمن داد که اکثر شهر  
 بیرون روادول کسی که ترا پیش آید این کا قدر ابوی ده چون آمدم مردی برشته را ده سرا می پیش آمد گفت  
 وی و ادم هرگاه بمخونش واقف شد گفت صاحب قعد کجاست گفتیم در فلان مسجد است پس گذارند بکلی  
 بسیار که در وی مشتقد و نیار بود و رفت صاحب اقتباس الانوار از سیر الطایف بنویسید وی صاحب الطایف  
 و عظم سلوک تصانیف بسیار دارد بعد از سه روز و گاهی بعد از پنج و شش روز افاطه کردی و در آنوقت  
 بهم زیاده طرز تعجبنا دل نه نمودی و فرمودی که هر روز طعام خود را در آفتاب بیرون بیاورید

که این اشیاء شغل را از فکر و زوایا مانع بود و غذای مد ویش شغل ذکر لا اله الا الله است و کسی که گفت این  
 تقدیر یافته است او غذای طعام نیاساید و دست خود نیالاید و اگر پیش درویش درم بنی همیش او  
 نه نشینی زیر که مدویش انس و قرب بخدا تعالی دارد و در درم شرف و بعد است که نفس پرست بمقام درویش  
 نرسیده و مدویشی سر بر روی او بسته اند به پیران تهنی شکم بوده اند و هر یکی فقر و فاقه کشیده اند و رویش که سیر  
 خود را از محبت و بی باید گرفت کسی که خود در لالت بود و دیگر یکی در مقام رساند لغت که خواب از اهل و دل اغنیای  
 مواضع کردی و اگر از اهل دنیا کسی تارک نباشد بی چهل روز خواب روی او نهد بعد از چهل روز بخفت و خود طلبیست  
 و در کنار رفتی و فرمودی بیای ولی الله لغت که خواب از زمان جوانی تا سیری و رویش بود و هر یک در ویشا  
 شنیدی بکلمات نشان رفتی و محبت از اهل طلبیدی و هر یکی گفتی که حذیفه مقبول درگاه است و در نظر خواب  
 فضل بن علی بن داود خواب با نیر بسطای را دیده بود و گویند چند سفیهان بسفاهت پیش خواب آمدند و گفتند  
 که ما از شغل باز داریم نفس زن تا ما را بگفتی رسد نگاه درویشی تو به انیم خوابی سستی آنها در گوش میگردی و این  
 دست خواب گرفت و بجا این چون خواب را فقر باطن شد آه آه شب گفت و آتشی از دهن خواب بر آمدن سفیهان  
 بطرف حسین خاک تر شد نه لغت از شیخ عماد الدین سهروردی مدتی که خواب حذیفه را بعد از ترک علایق خواب  
 حذر علیه السلام آمده گفت که سالک را از راهبری چاره نیست بر صحبت خواب را هر چه او هم اختیار کرد پس خلوت  
 بردن آمده بجماعت خانه خواب را هر چه حاضر شده سر بر زمین نهاد و مدتی حضرت بر خاست و بر کنار گرفت و فرمود  
 ای درویش خاطر جمع دار که کار تو زود کشاید ان شاء الله تعالی بعد مدتی که مشغول ساخت خوابش ماه  
 بعد از آن مخمومش شد و بلفظ را کرد شیخ بسیار راضی شد و گفت که از خدا خواستم تا کار تو هر روز  
 عال شود و در میان درویشان مرتبه بلند گردد اکنون خرقه خلافت پوشید و بمقام شریف دست بیت خلوت  
 را بده در سنه پنجمی که حضار برگزیده قبول کنی و چون با اهل دنیا ملاقات خود تو به و استغفار کنی و گریه و زاری غایت  
 هر شب پیران خود شمع آری و درویش چون حکایت کند باید که از قرآن و حدیث و مناقب بزرگان  
 گوید و خواب را ایم بکشد و بودی خلق التماس کردند که چندین مکر و از بهر حسیست گفت آه امری مبطل است  
 هیچ معلوم نیست که در کدام فریق خواب بود فریق فی الجمله و فریق فی السیور و زنی مردی پرسید

یا شیخ چون حال خود نمیدانی بیعت چگونه میدهی و راه دیگران چه امری نمی خواهم لغوه زد و میبوسش شد چون  
 بافت آمد ملقب او از دو چنانچه حاضران مجلس میباشند که اسی خلیفه ماتر و دست و ابرویم و تراز بر گزیدیم  
 و تراز براه مصطفی صلی الله علیه و سلم و در بهشت و در یکم و هر که ترا دوست دارد او را نیز بتو بخشم و در آن شب  
 مرد کافر مسلمان شدند نقلست که خواجه حذیفه مرعشی که ملقب بسید الدین است خرقه فقر از ابراهیم قدس سره  
 پوشید و بود از وی تا حال ان امانت بطریق سلک صحیح در سلسله حبشیته عالیه معمول است و سبب این امر  
 بخواجه ابراهیم در کتب معتبره بیان نوشته که روزی خواجه خضر علیه السلام پیش وی بایستاد و گفت که ترازه بری من  
 بر و محبت ابراهیم اید هم اختیار کن این سخن در ویش ویران شد و محبت الهی پیدا گشت بیش خواجه ابراهیم اید هم  
 سر بر زمین نهاد خواجه ابراهیم اید هم تواضع بسیار کرد و بی نهایت ویران گرفت و گفت اسی حذیفه خاطر جمع دار  
 و نشاء الله تعالی بعد چند روز گای تو میکشاید پس خواجه مرعشی ارادت بخواجه ابراهیم اید هم آورد و گوشه گرفت و  
 مشغول بخی گردید و هم وی از سیر لاقطاب می آمد که چون خواجه حذیفه مرعشی بر نیابت روضه منوره آنحضرت  
 صلی الله علیه و سلم مشرف گشت جمال جهان آفری آن سرور دید و عرض نمود که یا رسول الله میترسم نباشد  
 که تقبرم بسوزند فرمود که هر دانه باش تو همراه من در بهشت و آئی و هر که با تو وصلت دارد او نیز به بهشت  
 و آید و در اقبال است که خواجه حذیفه مرعشی قدس سره در ایام بهت مسالکی ما نقطه بهت قرأت شد و شب  
 ختم قرآن کردی و هر روز ویش را احترام و تعظیم بنایت بجا آوردی و وی در سرش شانه و مسالکی عالم عظم  
 گشت شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت رب ساخت و همیشه پلاسوی پر شیشی و خلوت کردی ای  
 ابکا بودی و وی در تربیت مریدان نفسی قوی و شان عظیم داشت چندین شله بازان در سلسله اولیای بهت  
 و طریق مریدانش محض تجرید ظاهر و باطن بود و در سفر و حضر ذکر علی میگفتند و هیچ وقتی از کسی طمع نمیکردند و هر چه  
 بلی طلب حق تعالی میفرستاد و میخواند و انشا میگرد و گاهی با اهل دنیا امیزش داشت و خلط نمی خوردند و بیخاری  
 او را بس بود که جمیع خواجه گان چشت بوی می پیوندند وی قدس سره تبارخ چهاردهم شوال و در ایام بهت  
 چهارم ماه مذکور سنه اثنی و خمیس و یائین پسری با و دانی انتقال فرمود تاریخ وفاتش صاحب سیر لاقطاب  
 قطب الزمان بود گفته است عزت الله علیه ذکر حضرت شقیق بنجر رحمه الله علیه آن رکن محترم آن

قبله ششم آن قناد از راه طریق ابو علی شقیق رحمت از علیه لکانه وقت بود و بعد عمر در توکل رفت و در انواع  
علوم کامل بود و تصانیف بسیار داشت صاحب کتاب از سیر الاقطاب میگوید که خواجہ ابراہیم او هم قدس سره  
و مؤلف داشت یکی خواجہ مدنی مرعشی و دوم خواجہ شقیق بن محمد رحمت الله علیهما صاحب تکرر الاولیاء میگوید در علوم  
علوم تصانیف بسیار داشت و استاد و حاکم اسم بود و طریقت از ابراہیم او هم گرفت و با بسیار شاخ و برگ  
داشت و گفت یکبار در مقصد استاد را شاگردی کردم و چند اشتر به از کتاب حاصل کردم و او قسم کرد و مناد  
خدا تعالی در چهار چیز است یکی امن در روزی و دوم اطلاع در کار سوم عداوت شیطان چهارم سبب است  
مرگ و قویا و آن بود که تبرکستان شد تجارت و بنظر آنجا رفت بت پرستی را دید که بت می پرستند و از این  
میگویند شقیق گفت آنرا در کار تو زنده و قادر است او را پرست و بت پرستی که از وی هیچ نیاید گفت اگر چنین است که تو بیا  
قانونیت که نزد شهر تو روزی دید که ترا اینجا نیاید اند شقیق ازین بیدار شد و روی سبیل نهاد و گریه با و هر چه  
با شقیق گفت و چه کاری گفت در باره گانی گفت اگر از پس روزی میروی که ترا آنکه بگرداند این امر ضایع  
کردن گویند و اگر از پس روزی میروی که ترا آنکه بگرداند و خود بخود پرست شقیق چون این شنید نیکو بدار شد  
و در میان دلش سرگشت پس سبیل باز آمد جماعتی و دستان بروی جمع شدند که او بنایت جو افرو بود اکثر اوقات  
با زبانان بود علی بن عیسی بن یحیی بن یحیی بود و او را سگ گم شده همسایه شقیق را بقتل که سگ دار سه و  
چهار بیدند و او را شقیق که شقیق پیش امیر شد و گفت ناسر روز دیگر سگ را بتو باز رسانم او را خلاص  
او را خلاص و او بعد از سه روز شخصی آن سگ را یافت و او اندیشه کرد که این سگ را پیش شقیق بیاورد و کرد  
او را خود است مراجعیری و به پیش شقیق آورد و شقیق پیش امیر برد و بجای از دنیا اعراض کرد و نفکست کرد  
بنوعی محلی غلام بود غلامی را در بازار دیدش و آن گفت ای غلام چه جای شادوست نه بینی که خلق از زنگی میگویند  
آن غلام گفت مرا چه باک مولایم را میباید است خام و چندین غلام دارد مرا اگر سگ نماند و شقیق از دست فبست  
گفت ای غلام خود را چنین شادوست تو مالک الملوک ما چه اندوه روزی خوریم حال از شغل دنیا جمع نمود  
و تو بگرد و روی بگردانی نهاد و در توکل بعد کمال رسید و گفتی من شاگرد غلامی ام در مختصات است شقیق گفت  
که با ابو یوسف قاضی در مجلس الوصفه یعنی در آنهم حاضر میشدم بدی در میان ما مفارقت افتاد چون بهجای آمدیم

ابو یوسف را دیدم و مجلس نشستم که مردمان گرد بر گرد می جمع گشته بمن نگاه کرده گفت ایسا را شیخ چه بوده است که  
تغییر لباس کرده گفتیم بچه تو طلب کردی بافتی و آنچه بمن طلب کردم بناقصم لا جرم ما تم زده و سگوار و کبود پوش گشته  
ام ابو یوسف گریان شده و وی گفت که من از گناه ناکرده پیش از آن متیرسم که از گناه کرده یعنی دانم که چه کرده ام  
اما دانم که چه خوانم کرد و وی گفت که تو اهل الفت که دل نوارام گیر و آنچه خداستعالی وعده فرموده است و هم می گفت  
و محبت این که انقب این که خدای تعالی او را از آن محبت و در بعضی تواریخ بجز ندکوار است که شقیق را در سنه اربعه و سی و  
و نایه در ولایت خندان شکرید که در تبریزی انجاست و ذکر سر حلقه خانوادۀ خسرویان **خواجه**  
**حاج محمد بن احمد** دی از طبقه اولی است گفت وی ابو عبد الرحمن از قدما می مشایخ خراسان است از اهل بلخ  
بود و مرید و رفیق شقیق بود و پیر و استاد احمد خسروید است در نقاش است گفت اندک وی اصم بنو ذبیغه با کسی سخن  
میگفت و راشائی سخن با وی از وی جدا شده دفع محال ویر گفت او از بلند تر کن با وی چنان فرمود و که کوشش  
وی کرد است و آنرا شنید این ضعیف شادمان شده و آن لقب بروی مانده وی گفته است هر که درین طریق در  
آیدی باید که چهار مرتبه را بر خود گیرد و مروت این فیض آن گرسنگی است و موت اسود و آن صبر کردن است ایضی  
مروم و موت اخرو آن مخالفت نفس است و موت اخرو آن بار مایه هم و مروت است پوشش با و هم وی گفته  
هر باید از شیطان میگوید چه خواهی خورد میگوید هم که میگویم چه خواهی پوشید میگویم کفن و میگوید که خواهی بود  
میگویم و سگوار شقیق از وی پرسید که چار زواری گفت عاقبت دوزی تا شب آن شخص گفت این عاقبت است  
که در سمرقند زواری گفت عاقبت دوزن است که در وی ماضی نشوم فدا را شقیق از وی طلب عفت  
کرد گفت او از ادب آن بعضی موالک ماضی فی موضع آیر که بزرگی بوی پیروی فرستاد قبول کرد گفتند چار  
قبول کردی گفت در گرفت آن زلت خود دیدم و غروی و در ناگرفتن آن غر خود دیدم و قبل وی غر و در غر  
خود اختیار کردم و قبل خود را بر دل وی از وی پرسید که از کجا میروی گفت **بغیر از انستوران که این را گفت**  
**الناس یحبون لا یفقهون** مات یو انجی و من کواری بلج کسب سیم و تلیق و ماتین در گفت الحجاب است ما تم اعظم  
مجله احوال خود از ابتدا تا انتها بایک هم برخلاف صدق ننهاد و تا مبنی گفت حقیقتی زننا ما تم الا تم ویر الکلمات  
عاقبت اند و قایق مروت آفات نفس و عزات طبع و تعانیف مستور در علم معاملات از وی می گفت

وینا خسرویان

الشبهة الثالثة شبهة في الاكل وشبهة في النظر فاحفظ الاكل بالشقة واللسان بالصدق والنظر بالعبارة  
 شبهة است يكى وطمع وكره وكنة وسوم ورد يد ارس نجاه وار خورش خود را بيا داشت ويا مقلو خداوند را را  
 براست گفتن و چشم را عبرت نگارستن و مغزى با ياران گفت لکن از شما پرسید که از حاتم چه تمویذ بگویند و خبر یک  
 خرسندی بدید و دوست است و هم فرمیدی از آنچه در دوست دیگر است و روزی با یاران گفت حضرت  
 ریح شما یکستم تا کسی از شما شایسته گشته بیرون نگیرد گفتند شایسته چون باشد گفت لکن از خداوند تعالی بپرس  
 و بغیر او امید ندارد و فکر احمد بن خضرویه سر حلقه و منشا و فالوده خضرویه احمد بن خضرویه بلخی است  
 رحمه الله علیه و از طبقه اولی است و گفت و گفت المحرم قد مکره الا و لیا است کنیت او ابو حامد است و ابو الوثر  
 مخشبی حاتم اسم محبت داشت بود و ابراهیم او هم را دیده بود و از معبران شاخ خراسان است از پنج بود و نسیب  
 در زمانه خود معلوم حال و معتد اقوم خود بود و طریق طاعت سپردی و جامه بزم لشکریان پوشیدی و می گوید  
 که ابراهیم او هم گفت التوبی فی الشروع الی البغضاء البسر از نظیر این با نیز بود ابو حفص عدو است و در سفر حج بود  
 را زیارت کرد و زینت بود و با نیزه را در بطن او حفص را گفتند که از این طایفه که از بزرگ ترویجی گفت از احمد بن  
 لسی بزرگ تر ندیدم بهمت و صدق احوال شخصی از احمد خضرویه طلب صیت کرد و گفت آیت گفتند حق و حقیقت  
 و هم گفته الطریق واضح و الداعی لا یج والداعی قد سمع فما العجز بعد هذا الا من العجز و هزار مرتبش بود که هرگز بر دور  
 آب میرفتند و در هر ای بر بدیده صاحب کلمات دهم ابو حفص گفت که اگر احمد بنودی فتوت معروف و ظاهر شتر  
 گفتند که گفت و بداد بهر کل رفتم خار در بایم شکست بیرون نکردم و گفتن تو کل باطل نشود همچنان میرفتی  
 اما سر گرفت بکر رفتم و حج کردم و باز گشتم و بر بخی تمام میرفتی تا مردمان این خار را با بایم بیرون کردند و باقی  
 مجموع نزد یار ندیدم چون چشم باز دیدم برین افتاد و تبسم کردم و گفت آن شکل که بر بایست نماند چه کردی گفتم اختیار  
 خود را اختیار را باز گشتم شیخ گفت ای مشرک یعنی تزلو و جودی و اختیار بیست این مشرک بنو و گفتند  
 که دزد در خانه او درآمد و هیچ نیافت چون بازی گشت احمد گفت ای برآنا بکیش و طهارت کن و بنده مشغول  
 شو تا چیزی برسد متوجه تاجی دست ترویج بر تاج چنان کرد چون روز شد و تاج صند نیار بیاورد و شیخ را  
 و شیخ بر تاج او و گفت این جزای یک شب نماز نیست و زور را حالتی چه پند و گریان شد و گفت راه غلط کردی







که مرا معلوم است که ایامی که بگذشت و نهایت رسیدن فلکست خواجه احمد  
 حضور بایزید مرید پیش وی آمد که هر یک بر آب و دریا میرفت و خواجه احمد گفت هر که طاقت دیدن بویزید دارد  
 اندر بیاید هر چه اندر رفته مگر یکی بر دریا ماند بایزید گفت هر که بهتر شماست بر دریا ماند و دریا بعد از آن خواجه  
 بایزید گفت ای احمد تا کی سیاحت کنی گفت چون آب بیک جا ایستد منتظر شوم گفت چو دریا بایستد  
 تا عذیر نشود پس بویزید در سخن آمد احمد گفت فروتر آئی که ما فهم نیکنیم خواجه فروتر آمد بایزید گفت فروتر آئی چه میبینی  
 بایزید آن زمان سخنی بایزید فهمید که احمد گفت با خواجه الیس را دیدم هر سر کوهی تو بر دار کرده گفت آری با ما عبور کرده  
 که گرد بظام نگر و اکنون یکی را و سوسه کرد تا در خون افتاد و شرط است که در دوازده روز با دشمنان بر داکنه  
 و چون شیخ ابو سعید الوائلی نیز بایزید آمد ساعتی بایستاد و چون باز گشت گفت این جا بی است که چیزی  
 نگم کرده باشد اینجا بایزید بقول مرآت و لاوتش در سینه سینه مایه مدت جانش مدد می رسید و سال بقول  
 ایفتا و در سال و در بیت المعرف است تاریخ و فاشش کوه قلن و فاشش در میان ابو الفضل جعفر متبحر  
 که متوکل لقب داشت تاریخ بست و هشتم شعبان در سینه اربع و تلمیذ و مائیدج واقع شد در بظام مدفون  
 بقول مرآت الاسرار رحمه الله علیه و بقول تاریخ و لاوتش سر مدونی و تاریخ و طمش بایزید و اصل حق و ذکر  
**حضرت خواجه همیشه البصری سر حلقه خانوادہ ہمیر بیان رحمۃ اللہ علیہ**  
 پیشوای علماء و اولیاء وقت بود و در معرفت حق جل و علایمیان مشایخ کبار معروف و درجات رفیع مقام  
 عالی داشت حرق فقر و از دست خواجه حذیفه المرحشی مدرس سر پاشیده وی را رضیات و کرامات  
 بسیار بوده است و در تربیت مریدان و سستی قوی و قبولی تمام داشت و لقب بایزید میگذاشت و استاد  
 خانوادہ بود و مریدانش خود را همیشه بیان گویانند و طریق محاب وی آن بود که شمار روزی همیشه با وضوی  
 بودند و نماز با حضور دل میگذاردند و ذکر غیر در مجلس وی هرگز نمیگذاشتند و در صفای باطن بسیار میگذشتند  
 چنانکه بعد از سه روز با چهار روز از میوه خجلی و یا سنبری او ظاهر میکردند و دائم در مراقبه و محاسبه بودند و چون  
 در بیان میگذاشتند در شهر بادی سکونت نمیدادند و با خلق آفرینش املا نمیدادند و ظاهر این باطن معجزه  
 فناء در تو عهد حاصل کنند بزرگی گفته است شعر ظاهر و باطن چو شد تسلیم دست : ماکون تقابل سلطان

و نفحات و کشف المحجوب است شیخ اجل معاین و منقطع از جمله علایق سری بن مقارن السقطی رحمة الله علیه از  
 طبقه اولی است کسیت وی ابو الحسین است خال و استاد بنید و استاد و سایر بندگان است و از افراد  
 حارث محاسبی و بشیر عانی است و در شمار معروف کرمی و آنانکه از طبقه ثانیه اند اکثر نسبت بوی درست کنند  
 و او را اندر مصوف شانی عالم است و البته کسی که اندر بندگان سخن معاین و توحید و ترتیب مقامات و ضبط  
 احوال و خوض کردی بود و همیشه وی از مشایخ عراق مریدان و اندودی حبیب علی را دیده بود و با وی محبت  
 داشته و وی را رفته و باز رفته است و قطره فروشی کردی چون باز آمد بغداد بسوخت گفت من نیز فارغ شدم  
 چون آنکه کوفه و کان است و چون این حال پیدا نمیداشت بدرویشان و او طریق مصوف و بشیر  
 گرفت و از پیر سید که ابتدا بود به او یاد بود گفت روزی حبیب علی بدکان من بگذشت من چیزی شکسته  
 بوی وادم که بدرویشان به گفت نیز که آن روز و پنجاهم سر و گشت و روزی معروف کرمی می  
 گویدی باو گفت این یتیم را جامه کن من جامه کردم معروف گفت خدا تعالی و نیاز بر دل تو دشمن گرداناد من  
 یکبارگی بازو بنا فارغ ایدم از برکت دعای او بید گفتم ما رأیت أعبد من السیری انت علیه بگویم  
 ما نرى منقطعاً من علی علیه السلام و چکس بنیدم در عبادت کامل تر از سری بهمتاد سال گذشت که به او  
 به زمین نهادم و در بیماری مرگ سری در وقتی که محظوظ بود و جنید را گفت یا کن محبته الاشرار و لا تقطع عن الله  
 بالصبر الاغیار و هم وی گفت بایه المعرفه تجربه النفس و التفرغ للحق و هم وی گفت که من تفرغ للیاس  
 بما لیس فی سقطن من یقین الله عزوجل از کشف و از وی می آید که گفت اللهم فها عذبتنی فلما تعذبتنی فها عذاب  
 ما رضاء الاکرام و بجزیری عذاب کنی قبل حجاب عذاب کنی از آنچه چون محبوب باشم از عذاب بلا و از شمار  
 تو بر من آسان بود و چون از محبوب باشم تو بلام من بود و قبل حجاب تو پس ملائی که اندر مشاهد مبتلی بود  
 نباشد علی بن عبد الحمید القفغیری رحمة الله علیه گوید در خانه سری که فتم شنیدم که میگفت اللهم من سکن  
 ملک فاشطه ملک حق از برکت دعای وی حق تعالی مرا چهل هم سپاده از عذاب روزی کرد و گفت هر روز  
 چند کرات تمیز میباید که مباد از شومی گناه و بیم سیاه شده باشد و وی یکبار یعقوب علیه السلام را بخوابید  
 گفت ای رسول خدا این چه شورش است که در جهان انداخته چون مرا از حضرت حق محبت کمال است سستی

و نفحات و کشف المحجوب است شیخ اهل عقاب و منقطع از جمله علایق سری بن مقلّس السعفی رحمة الله علیه  
 طبقه اولی است کنیت دی البواسمین است خالی و اسناد ضعیف و اسناد سایر بخیر و امان است و از افراد  
 حارث محاسبی و شیرخانی است مرید شاگرد معروف کرخی و آنانکه از طبقه ثانیه که اکثر نسبت بوی درست کنند  
 و او را اندر مصوف ثانی عالم است و البته کسی که اندر بعد از سخن معاین و توحید و ترمیم مقامات و بط  
 احوال غرض کرد و ی بود و بیشتر از مشایخ عراق مریدان و اندووی حبیبی را دیده بود و با وی محبت  
 داشته و وی در ابتدا بار بار بخداست قرضی کردی چون باز از بعد از بسوخت گفت من نیز فارغ شدم  
 چون خاکد کوفه و کان از سوخته بود چون این حال بدید خند داشت بدرویشان و دو طریق بقصوف و بیشتر  
 گرفت از پیر سید که ابتدا از وی بود گفت روزی حبیبی بی بکان من بگذشت من چیزی شکسته  
 بوی وادم که بدرویشان بد گفت قیرک الله الان دورید بنابر و کم سر و گشت از دوی معروف کنی می  
 کوکی باو گفت این تیمم را جامه کن من جامه کردم معروف گفت خدا تعالی دنیا را بر دل تو دشمن گرداناد من  
 یکبارگی بازو بنا فارغ ایدم از بکرت دعای او تجید گفت ما رأیت اعدب من السیری ائت علیه سبعون سنة  
 ما تری من مضطجع محمد الا فی علیه الموت بحکس لایندیم در عبادت کامل تراز سری بهمتا و سال گذشت که بهادر  
 بر زمین نهاد و در بیماری هرگز سری در وقتی که محض بود و جنید را گفت ایان محبت الا شرا و لا تقطع و لا تنقطع  
 و یحیی الا خیار و بهم دی گفت بایه العرفه تجربه النفس و التفرغ للوهم و هم دی گفته که من تفرغ للفتاوی  
 کما تفرغ فی سطر من عین العز و جل از کشت و از وی می آید که گفت اللهم کما عذبته فی فلاته فتنی فلاته فتنی فلاته فتنی  
 ما بر خدایا اگر مرا بخیری عذاب کنی قبل حجاب عذاب کن از آنچه چون محبوب بنا شوم از عذاب بلاد و کوشا  
 و هرگز آسان بود و چون از محبوب باشم نمی توانم که بود قبل حجاب تو پس لای که اندر شایده مبتل بود  
 نباشد علی بن عبدالمطلب الغفاری رحمه الله علیه گوید در خانه سری کو فتم ششیدم که میگفت اللهم من عذبته  
 عذابک فاشغلک عنی از بکرت دعا و ی حق تعالی مرا چهل چهار بار از عذاب دوزی کرد و ایست بر روز  
 چند که تفرغ میدید که ما و از شومی گناه و بیم سیاه شده و دی یکبار یعقوب علیه السلام ما بخیر است  
 گفت ای رسول خدا این چه شورش است که در جهان افتاده و چون تراز حضرت حق محبت کمال است سحر است

بیا و ده پس از رسیدن کای ستری دل را نگاه دار و بسف علی السلام را بدر نمودند نعره زد و سینه زد و شیار زد  
 و پیش از آنکه چون پیش آمدنای شنید این سترای کس است که عاشقان ما را ملاقات کند وی گفت  
 که فایده سلامت ماندن و بر احوال رسیدن و باید که از خلق عزت کند که اکنون زمان وفات است  
 وی گفت که شوق برتر مقام عارفانست و گفت عارفانست که مخمدهن او مثل بیماران بود و فتنه او مثل  
 مانده بیدگان و عیش و شوق شد گمان بود و جنبه گوید چون وی چهار عهده را یاد میکرد و گفت ای جنبه  
 از یادانش نیز میشود و لغتم را و صبی که گفت مشغول مشو بسبب خلق از صحبت حق جدی گفت اگر این سخن  
 پیش ازین میگفتی با تو هم صحبت نداشتی بیا دور و ز سر شب تا پنج سوم ماه رمضان مبارک است ثبات  
 و حسین مانین و زمانه معتقدات یافت مدت بیانش بود و در پشت بود و در بغداد مدفون گشت رحمه الله علیه  
 و حضرت ابوالحسن احمد کور سر حلقه خالوا و نوریان رحمه الله علیه در نجات است  
 از طبقه ثانی است و نام وی احمد بن محمد و گویند محمد بن احمد و احمد درست تر است و معروف است باین  
 البغوی پدر وی از مشهور است که شهری بود میان هرات و مرو و منشا و مولد وی بغداد بود و صاحب کرامه الاولیا  
 میگویند شیخ بر تقدیم او اتفاق انداد امیر القلو بگفتی و قمر الصوفیه خوانند وی و در بسیاری سقلی بود و صحبت احمد بن محمد  
 یافته بود و از اقران جنبه بود و در طریقت مجتهد و صاحب طریقت بود و از صد و علما و شیخ بود و در طریقت اهل  
 تصوف بود و او را در طریقت بر همین قاطع است و حج لامع و قاعده مذہبش است که تصوف را فی نفس  
 انهد و معالایش موافق جنبه بود و از نوادر طریقت او یکی است که صحبت ابی اثار حرام داند و در صحبت ایشا رقی  
 صاحب این فرمایند بر حق خویش گوید صحبت با درویشان فریضه است و عزت ناپسندیده و ایشا صاحب بر صاحب  
 هم فریضه گوید و او را نوری الزان گفته که چون در شب تاریک سخن گفتی نوران و ایمان او بیرون آمدی و نیز گفته اند  
 که بنویسند از او را بر اهل خرداوی و نیز گفته اند که او موصوف بود و در صحرای شب بجا نماز کردی و خلق آنجا شب  
 نوری دیدند که میدرخشید و از موصوف او بیالایمیشدی و گفتن الحول است شیخ الشیخ و در طریقت شناه  
 اهل تصوف در می یافتن خلف ابوالحسن احمد بن محمد النوری آئین الکلمات و اوقات مجاہدت بود و در وی  
 منصوص و گمیشان را نور گویند و اوقات او توئی بد و کنند و نیز صاحب کشف گوید و اندر حکایات یافتیم و تمی شهباز

میفرمودند و یکپا ایستادند و بنید را خبر کردند و بنید بر خاست و نزد او شد و گفت یا ابو الحسن اگر دانی که با وی خروش  
 سود دارد بگو تا من نیز بخوشیدن آیم و اگر دانی که خروش سود ندارد دل بر خاسته کنم تا ولایت خویشم  
 نوزاد خروش باز ایستاد و گفت نیکو معلمی مرا و آن تروی می آید که گفت اگر آتشبارانی ز کائنات میان عالم و عالم معلول  
 و مارت میفرماید من حقیقتش برترین خبر باد و زمانه ما و خبر است یکی عالمی که بطول خود کار کند و دیگر عارفی که از حقیقت عالم  
 خود سخن گوید یعنی علم و معرفت هر دو عزیز اند از آنچه علم بی عمل علم نباشد و معرفت بی حقیقت معرفت نیست و هر  
 اوقات این هر دو چیز عزیز بوده است و هر که طلب عالم عارف کند و نیاید و مشغول بایستد و از خود بگذرد و هیچ  
 و از تروی می آید که گفت من عقل آتشباران را نیز جویم و فی کل شیئی الی الله که خبر یار ایستاد و ندانم و از آن و کسی  
 اندر همه خبر یار جویم و نباشد و خبر یار از آنچه اقامت ملک ملک با ملک بود پس استراحت در در و بیت کون  
 بود نه در در و بیت کون از آنچه اگر آتشباران را عادت افعال دانند پیوسته رکوع باشد و هر چیزی صحیح کرد و از آن  
 باشد چون آتشباران اسباب فعل و اندر سبب قایم بود و هر که سبب قایم بود و چون رجوع بر سبب سبب سبب  
 انجات یابد و هم صاحب نعمات میشود با سبب و محمد علی قصاب با احمد عواری صحبت داشت و از سلوک را دیده بود  
 از اقران جنید بود و اما نیز وقت ترا از جنید بود و جنید معلم بود و و نوری نیز به طایفی وی شوری داشت و همی  
 جنید را از صبر و توکل چیزی پرسید و خواست که جواب دهد و نوری با لنگ بر وی نبرد که تو وقتت موقت چه میدانستی  
 باین شدی دوست و در آشنندی زدی سخن این طایفه که نوری قدس سره همیشه تسبیح داشت و دوست  
 ویر گفت تسبیحات الله که گفت لا استجیب الدعوه گفتند این تسبیح میخواهی که از انعال دریا و تو بود گفت فی ملک این  
 تسبیح غفلت میخواهم و هم وی گفته لا یجوز صفا العبد و یذوقان فیض لیسان الرب همیشه ویر گفتند که از انعالی  
 را بپوشناختی گفت با آنکه گفت پس فعل چیست گفت ما غرض است و عاجز را و نماید و هم وی گفت که هرگاه که از انعال  
 خود را از کسی باز پوشید هیچ دلیل و خبر او را با و نرساند از آتش که از حق من آید که بگوید استلال و لا خبر تسبیح  
 گفت جوانی غرضان با هم قصار آمد و گفت میخواهم که نوری را بنیم گفت او چند سال نزد یک ما بود و هیچ از او  
 بیرون نیامد یک سال که در شهر میشت با کسی نیا میفت و دو سال در ویرانه نماید بگر گرفت هیچ بیرون نیامد و هرگز  
 و سالی زبان باز گرفت با کسی سخن نگفت آن جوان گفت البته میخواهم که ویرانیم ویرانند ویرانی و لالت که چون

نوری گفت با که صحبت داشته گفت باشیچ ابو حمزه فراسانی گفت از ترنجان میسر و اشارت میکند گفت  
 آری گفت چو بادرسی و در اسلام کوئی بود کوئی اینجا که ما هم قریب بقرب بعد است ابن الاعرابی حمید قریب گویند  
 با مسافت نبود و با مسافت بود و مکانی بجای بود پس قریب بعد بود و هم نوری گفته که ساعی از عارفان بود  
 ای من تر از بعد متعبدان هزار سال و هم وی گفت نظرت بود مالی التور فلان از النظر الیه حتی حرمت و کمال التور  
 و نوری نظریست از ختم سحاب مطلق یعنی آنکه خود ظاهر است و ظهور غیر باوست و ظاهر از برده شتم تا که آن قدر گشتم یعنی نظر  
 من بر تو که مانند شاید جو نوری همین باشد و و پیش از رسیدن رفت از دنیا شد خست و رسیدن فی التایید الیا فیه  
 و توفی سینه است و ثنائی و امتین چون تو گرفت جنید گفت در پی نیست نه العلم لغت السکون و ذکره الا و الیا  
 نقل است که در کج منید پیش نوری شد نوری بظلم پیش جنید بر خاک افتاد و گفت حرب من سخت شده است  
 و عاقبت من طلاق آدمی سال است که چون او دیدی آید من گم می شوم و من چون پدید می آیم او غایب می  
 و منقول از و در غایت من است هر چند زاری یکم میگوید یا من باشم یا تو جنید اصحاب بگریه کسی که در مانده و مجبور  
 و منجرب است پس جنید گفت ای نوری چنان باید بود اگر زبان و اگر شکا که تو نباشی بهر او باشی و اگر حاضر  
 خواجیه علوی محمشاف و منویری منشده او چشمتان رحمته الهیه علیه خرقا و ادت  
 از دست خواجیه و بعد از پوشیده شده اله علیه وی و مشاهدات و مقامات غالی بی نظیر وقت بود و  
 مشایخ وقت بر کلمات نوری و معنوی وی مقرر بودند و حاصل وی از دین و راست کبر و وال و سکون اله  
 و فتح فون نام شهریت از شهر اکوستان و در بغداد نشو و نما یافت اسم شریفش خواجیه علوت و لقب  
 شریفش کریم الدین نعمه خداوند اقبال بود تمامی مال و منافع بفقرا داده و فقر و فاقه اختیار کرد و هیچ وجه را  
 اختیار نگذاشت بعد متوجه طبرستان رفت و گفت ایها بجز تو ما هیچ نمی باید و عیال و اطفال را تسویم و ندانید که  
 تو با ما پیش عیال و اطفال را با ما هم پیش طبع طعام هر روز میسازید ابل فاته وی پرسید که چرا و او  
 جواب داد که ندانم از خزانة غیب میفرستد صاحب اقتباس الانوار میگوید که اکثر کتب تواریخ که در اطل  
 مستخرج نوشته اینچنان معلوم نموده که نوری مشاف و دیور است قدس و  
 و از بران در زیر بمنزله مستجاب دارد انشی لیکن صاحب جرات الاسرار خواجیه شاف و دیور را جدا نموده و پیرو خود

ابو اسحاق شامی نوشته و مضافه دینوری را بزرگی دیگر علاحده نوشته و هم دی از سیلاب فطاب منید  
 که حضرت خوابه علومش از دینوری از بزرگان شاخ عراق و گیلان روزگار و حافظ قرآن و جامع فطاب  
 و باطنی دارا قرآن شیخ جنید و رویم و فوزی بوده و بصحبت شیخ الشافعی خوابه معروف کفری رضی الله عنه  
 و یمن قبل عماد الدین سهروردی و از ان بزرگواران نیز خلافت وارد دوران طریقت نیز صاحب سلسله است و شاخ دیگر  
 را هم دریافته و خدمت کرده و پیش از اذیت سالها در ریاضات و مجاهدت بسر برده بعد از هفت روز فطاب  
 کردی چنانکه بجهت دفع خشکی درین ایام آب خوردی و یک غلاف قناعت کردی و همیشه مایم میشدی و در ایام  
 تلقی هم روزی میباشستی و گاهی در روز نیز شیرادر خوردی یعنی مدت عمر عزیز سایم بود تا فطاب را بنای  
 حق کنده و اوعارف ماورد بود و هم او از کتاب مذکور منید که وی صحبت با خضر علیه السلام داشت و با شاره  
 خضر علیه السلام بخدمت خوابه میره البصری شتافت و ارادت آورد خوابه پیر گفت بیا ای علو که کار تو میشه  
 در علو است از حق تعالی خواسته ام که بجای من نشینی و در بیعت بگملائق بدی پس ذکر لا اله الا الله تلقین فرمود  
 و در قلوب شاندانی احوال رفع حجاب شد انبروش تا تحت الشری در نظر نمایان گشت و هم دی از سیلاب  
 منید که چون خوابه علومش از دینوری چندگاه ریاضت و مجاهده بخدمت پیر دستگیر فرمود و ششید خضر شد  
 و پیر فرمود ای علو برو کار تو تمام شد و مکرده بیا خوابه علو حکم بجا آورد پس حضرت پیر و دستش گرفت  
 گفت ای علو را بمقام درویشی برسان بجز گفتن این سخن علومش از پیر پوشش گشت و بعد از ساعتی بهوش آمد  
 همچنان چلبار به پیرش حضرت خوابه پیر را بخدمت خود در دین دی انداخت فی الحال خود را باز آمد خوابه فرمود  
 ای علو ویدی مطلوب خیش خوابه علو سیرترین نهاد و عرض نمود سی سال مجاهده کردم این گنج نیافتم که از دست پیر  
 دستگیر در طریقه العین یافتیم و از این باب است که نماند هیچ با او ایام بهر از صد سال بودن در شری پیر  
 آنحضرت کلیم خود که از بزرگان به و رسیده و خوابه علو پوشانید و پیر جاده نبشاند از ان باز خوابه علو بزرگوار  
 بجز فرمان حق نکردی و چون طالب بلادت باید می مراقبه کردی اگر اشاره شدی و پیر امر می نمودی و الا فلان  
 و پیر که مددی شدی هم در روز اول از عرش تا شری کشف گشتی و حضرت خوابه همیشه بزرگموی و متلاوت  
 قرآن مشغول بومی و از شیخ عماد الدین سهروردی نقلت که وی اهل سماع بود و سماع اکثر شنیدی و عوایس

پیران خود میکرد و در هر سال می شنیدند که وی پیر سید سلیمان شنیدند و باز مخصوص بود  
 و پس از آنکه آنده است گفت پیر سید سلیمان و علی رضی و جمیع پیران ما سماع شنیده اند اما کسی که شنید  
 مدتی مدتی و حال دست میسر شده است پس بن شادی مدتی و حال پیران خود و حال می شنیدند و باز شنیدند  
 و نیز بمقام و حال بر سیم اتی مغولست که مدتی است پیرستان را می بیند فرمود ای مردمان شما را شرم نمی آید  
 که غیر خدا را پرستش میکنید و شنیدند این سخن دل آنها از حال گشت و اسلام آوردند شخصی پیش وی آمد  
 و ملاحظ کرد فرمود بگو خدا را پرست عاقلی مشایخ است نماز او گفت که خدا را پرست فرمود آنجا که تو توانی  
 پس از مدتی رفت تا بر تپه رسید که وقتی فرمود بنیاد بر آید خلق خدمت خواجواد بدند که همان مرد سجاده  
 بر سر او انداخته و بنشیند می آید خواجواد بر سر رسید که آنجا حالت است گفت از توبه دعائی است و این بار از من هیچ  
 میسر نمی آید گفت چهل سال است که بهشت را بر چه درواست بزنی عرض میکند بگوشه چشم آنجا که در راه  
 شخصی گفت دل خود را می فروشی سال است که دل خود را فروخته ام نمی باجم دوی دست خلیفه داشت  
 ابو اسحاق شامی و ابو عامر شیخ احمد و دینوری که او در سهروردیان صاحب سلسله است و وفات وی در عهد  
 مقتدر بالله تاریخ چهارم محرم سنه تسع و تسعین و مائتین واقع شد قدوة الایمان و حق بود تاریخ اوست رحمه  
 علیه و از طبقه ثانی است ذکر حضرت خواجه سید الطائفة جنید بغدادی پیشوای  
 علم طریقت و حقیقت صاحب مذهب صحوح رحمه الله علیه در تفصیلات شیخ المشایخ  
 از طریقت و امام احمد در شریعت جنید بن محمد بن جنید بغدادی رحمه الله علیه از طبقه ثانی است گفت او  
 ابو القاسم است و لقب وی توایری و خراج و خزانست توایری و خراج از آن گویند که وی انبیه فرستی  
 و فی التاريخ السانی ان الخزانة العجم والرا المشقة المکررة و الخزانة لکان یعمل عمل الخزانة و الخزانة  
 از خزانة است و مولود و منشاء وی بغداد است مذهب ابو ثور و اشته معین شاگرد شافعی و گفته اند نسب  
 سفیان ثوری داشته خواهر زاده سری سقطی نو میریدی بود و با عارث محاسبی و محمد قصاب صحبت داشته بود  
 و شاگرد ایشان بود وی از ائمّه و سادات این قوم است و همه نسبت بوی درست کنند چون خراز و ردیم  
 و نویری و شبلی و غیر هم ابو العباس عطا گوید یا منانی فی الذی العلم من حجتنا المقدسی بن العنید خلیفه بغدادی و دریم را گفت

شیخ خاندان  
 رشتی و خاندان



ای بی لبودی گفت نیم روز با جنید صحبت داشته ام هر کس با بوی نیم روز صحبت داشته باشد از وی  
 ابی دلی نیاید عقیقت که به شتر شیخ ابو جعفر نهاد گوید اگر قتل مردی بودی بر مروت جنید بودی گفت از این  
 طایفه است حق بوده که ایشان را چهارم بنود جنید به بغداد و ابو عبد الله جلال الشام و ابو عثمان جری بنیث پور  
 در کثافت المحجرات جنید مقبول اهل ظاهر و ارباب القلوب بود و در اصول و فروع و معاملات منفی و انا هم که  
 ثور بود و در فنون عالم کامل تا بحال اهل طریقت بر امامت وی متفق اند و هیچ مدعی و متصرف را بر وی اعتراض نیست  
 که روزی از ستری پرسیدند که چه میداد و چه بلند تر از پیر باشد گفت بی برهان این ظاهر است جنید را و بر وفق  
 و در جمیع است دین فعل سری بتواضع بود و آنچه گفت به غیرت گفت اما کس را فوق خود میدار نباشد که دیدار  
 محبت تلقی گیر و قول وی دلیل و محبت که بدید جنید را در فوق مرتبه خود چون دید اگر چه فوق دید محبت باشد  
 به مشهور است که در حالت بیات سری مردان مر جنید را گفتند که شیخ ما را سخنی گو تا دلهای ما را راحت باشد  
 جنید گفت تا شیخ ما بر جاست سخنی بگویم تا شبی بخیر صلی الله علیه و سلم را بخواب دید گفت یا جنید تعلم علی السار  
 سخن گوئی مر خلق را که کلام ترا خدا تعالی سبب نجات عالمی گردانیده چون بیدار شد در روشن صورت گرفت  
 که در جمیع انور جبر سری گذشت که امر دعوت آمد توان با مرد و شد سری مرید میرا فرستاد که بگویند که گفته مریدان  
 و شفاعت شایخ بغداد و پیغام من سخنی گفتی اکنون رسول صلی الله علیه و سلم فرمود قرآن او را اجابت کند  
 جنید گفت آن پند را از سر من بشنو و انستم که وی بر اسرار و احوال ظاهر و باطن من مطلع است و من از او ظاهر  
 و غیر از روزی اندم و استغفار کردم و پرسیدم که بچه دانستی که پیغمبر مسلم را خواب دیدم گفت خدای عز و جل  
 اگر گفت رسول را فرستادم تا جنید را بگوید و عطا کند مر خلق را در دین محاببت و ذیل واضح است که پیران صفتند  
 که باشند مشرف احوال مردان باشند و دیگر کلام عالی است در موز طیفه از وی می آید که گفته کلام  
 القضا و تبارک و تعالی کلام العبدین اشاره به سخن انبیا باشد از حضرت کلام صفتان اشارت به صفات  
 صحیح از نظر خود آن مشاهد که در خبر خود از عین آن ادوات خبر نشنا پس کمال نهایت بیانی ابتدا می و کلام  
 انبیا بود و فرق میان بنی دلی واضح است و تفضیل انبیا بر اولیا کمال تفاوت و در و از ملاحظه که انبیا را بعد از  
 خود گویند و اولیا را مقدم دارند وی نقل است که هر یک از انجی بل آمدند داشت مگر او بدر رسیده دست بر کمر

روزی بیامد تا در آن تجربه کند و وی بکلم اشرف آن مراد وی میدید از وی سوال کرد جنید گفت جواب عبارتست  
 از این یا معنوی گفتا بر و گفت اگر عبارت از خوابی اگر خود را تجربه کنی که در آن تجربه کردن من محتاج به خوشی و اینجاست  
 تجربه بخوابی و اگر معنوی خوابی از ولایت معزول گردم و در حال مرید را روی سیاه شد با گمشت گرفت گرفت که راست  
 یقین از و نمیشد با مستغفار مشغول شد و دست از آن فضول برداشت انگاه جنید گفت روح الله علیه السلام  
 که اولیای خداوند و الیای اسرار اند و طاقت زخم ایشان نداری نفسی تیردی آنگونه وی بسپرد و خود را بر آن  
 پیوسته و فکر کردن مشایخ توبه کرد و حضرت قطب عالم میباید نام جنید را در خلوت وی سبب حال خطره غیر از شایسته  
 و در آن گذر نکرد و بود و موقوف نماز و نماز کرد و چشم داشت که از وی می آید که گفت وقتی از وی خواستم که ایستاده  
 بنشینم هر دو سجده ایستاده بودم پیری را دیدم روی همین آینه چون بنزد یک من آمد گفتم تو کیستی که چشمم در  
 من طاقت ندیند و از و شست گفت آنم که ترا از وی رویت من است گفت من ای طبعیون چه چیز ترا از  
 سجده کردن باز داشت مرادم را گفت یا جنید ترا چه صورت بند که من غیر از آن سجده کنم جنید گفت  
 من نمیترسم از ستمی وی بسرم ندانم که قتل که کذب لو گفت عیبه اما مؤرا ما قرینت علی ما قرین و فی سبیل الله  
 من قلبی فصاح و قال اگر توفیق یار الله و غاب بگو یا جنید و روح گوی اگر بنده بودی از امر وی بیرون نمانی  
 و بیخیش تقرب نکردی وی کن ندانم ترس من شنید و با گلی بگرد و گفت بسوختی مرا یا الله یا جنید و تا پیداشد و  
 حکایت دلیل حفظ عصمت است از آنچه خدا تعالی اولیای خود را ظاهر و در همه حال از کیدهای شیطان  
 و هم در لغات است روزی جنید بیام صغیرا کو و کان باز میکرد و ستری سقطی گفت ما نقول فی الشکرا با غلام گفت  
 الشکر آن لا تشکر غیر علی عاصیه ستری گفت بسیار می ترسم که بهر تو بهر زبان تو شد جنید گفت بهر زبان  
 سخن ترسان میبومد تا که روزی بروی در آمدم و آنچه محتاج الیه وی بود بحد را همراه در آوردم گفت بشناختی  
 مرا که از حضرت حق تعالی درخواست بودم که این را بر دست مصلح یا موفقی بمن رساند جنید گفت که ستری گفت  
 هر دم را سخن گوی من خود را تسبیح میداشتم و استغفار آن نمی داشتم تا آنکه حضرت را صلوات خواهم دیدم فرمود  
 محکم علی التماس همیشه از صبح بفرماند ستری رفتم و در یکوفتم و گفت مرا راست گوی ندانستی تا آنکه گفتند پس باید  
 محکم بنامم و آغاز سخن کردم خبر منتهی شد که جنید سخن میگوید جوانی ترسان در لباس ترسایان بر سر تامل است

ایها الشيخ انی قول رسول الله صلى الله عليه وسلم انما ادر استنور من ناره یقر به بر این بنید گفت ساعنی سر پرش  
 افکند پس سر او دم و منم اسلام آورد که وقت اسلام نور سیده است امام با فنی گوید که مردم بیندازند  
 که بنید را درین یک کلام است و من میگویم درین دو کلام است یکی اطلاع بر کفر و دیگر انکار در حال اسلام  
 نوازد و در بنید گفته این علم از کجا میگوید بنی منم گفت اگر از کجا بودی یعنی اگر بعل و نکر بودی بر سیدی  
 یعنی تنگناشی و ابی و بودی گفت تصوف است که ساجی بنشینی بی نیاز شیخ اسلام گفت بی نیاز بود  
 بافتابی حسن و دیرانی نگرین کنیند و در دیر علت است یعنی بی طغی ویرا بود و خود را و دین خود را  
 نیاید زیرا که وی بودی وی غیر است و علت و هم دی گفت استغراق الوعد فی العلم غیر من استغراق العلم فی  
 الوعد و هم دی گفته اشرف المجلین و علما بالجلوس مع الفکر فی میدان التوحید و هم دی گفته اشرف  
 جهات الیه عزوجل و انما انظر بعین الی بهات الیه عزوجل الی غیر الله عزوجل مستغرق معنی الیه هم  
 گفته است که موافقت با یاران بهتر است گفت شیخ الامام گفت طاعت واری یا زحمت واری بنید پذیرفته  
 که ملاک نیست البلا و غیر الفکر مع الملکی کالات وی از هر سه همیش از پیش است و فاش و سنج  
 و تسعین رفت از دنیا کذا فی کتاب الطبقات و الرسائل القشیریة و فی تاریخ الیافعی از انان بن  
 شام و تسعین قول تسعین جمیع مائین و الله تعالی عالم ذکر آن پیشوایان و خاندان طوسیان  
 و سهروردیان و فردوسیان محشوف و نیوری رحمة الله علیه رفعت است  
 از طبقه ثالث است از بزرگان مشایخ عراق است و جوان روان ایشان گماند در علم با کرامات ظاهری و احوال نیویانگی  
 بلا مفر از وی از مشایخ محبت داشته و از اقران بنید و دریم و نوری و غیر ایشان بود و صاحب  
 مرآة الاسرار ایشان را از اصحاب بنید بغدادی مینویسد و صاحب سلسل انوار  
 فی سیر الابرار در سلسله و شجره سهروردیه بعد ذکر بنید رحمه الله علیه ذکر ایشان و در سیر  
 ایشان مینویسد صاحب تقیاس بعض روایت در ذکر علو مشاف و نوری رحمه الله علیه فی سیر سلطن و ابان  
 سامی و رفعت و تذکرة الاولیاء و در ذکر مشاف و نیوری می آرند که از ان این است وی گفته که الله تعالی عارف  
 را آینه داده است و در سحر هرگاه که در آن نگر دالیه بنید و دیگران ان یکم مشاف و گفته چهل سال است که بهشت

ماهی در دست برین عرض میکنند گوشه چشم بغایت بیان براده ام شیخ الاسلام گفت که صحبت و حضور  
 او بکسی نیست و غیر او شکرست با و الله تعالی بفرموده را صدی الله علیه و سلم میگفت یا کثر انعم البصر و الله اعلم  
 قال الله تعالی همز کتب قطب عالم است شیخ مشاء و راند سره مرض بود بزرگی بسیار است  
 کیف و حجت المرض مشاء و جواب گفت سئل المرض کیف و جلدی یعنی آن بزرگوار سپید کرد و راند سره  
 مرض می یابی و مرض آنجو دشمن اول میدارد و مشاء و جواب گفت که مرض این پیش که مرا چگونه میباید  
 یعنی مرض و کون است و من ای کون من با حق مشغولم که از غیر حق خبر ندارم و سوم از آن اینکه مشاء و  
 گفته هر که رود و مستی از دوستان و نمی انگارند که میست عقوبت وی است که هرگز ویران آن ندید  
 که وی و شسته مگر آنکه تو بکنند و چهارم از آن اینکه مشاء و گفته هرگز خدمت شیخ پر نشده ام و سوال آن  
 بادل صافی با و شده ام تا او خود چه گوید قال الشیخ عبد الله الطائی رحمه الله علیه سمعت محمد بن  
 یقول ایت مشاء و الدیزدی فی النجوم کانه قائم مانع کیده الی السماء و هو یقول ایت رب العرش السیما  
 تذون من راسه حتی رقت علی ما سفا شئت و عمل مشاء و اما اینجا مطابقت روایات است و اینها  
 هر دو بزرگ و هم مشاء و گفته به معرفت صدق افتخار است با الله تعالی و هم وی گفته طریق الحق  
 و العین مع الحق شایسته شیخ الاسلام گفت ماهی در دست گما و دست گیر در و زی مشاء و از دور می  
 خود بیرون بشدگی بلبک کرد و مشاء و گفت لا اله الا الله سگ بر جای میبرد شیخ الاسلام گفت  
 که ابو حامد گوید شاگرد مشاء و که روز پیش مشاء و شسته بودم و حواله وی از در خانه درآمد و بزرگ  
 اجازت خواست شیخ گفت توانی صوفیانه انجامه ببری و باز در میان نه شیخ بهانه میبخت اجابت نکرد و چون  
 بیرون شد اصحاب گفتند شیخ هرگز چنین نکردی ایچو پوشش گفت او ازین جوانمردان بود دنیا است  
 وی و آمد آن از دست او بشد اکنون می آید و چیزی نفقات میکند میخواهد که سطرین بپازد یا بدست  
 از دل بیرون بکند این باز نیاید و گفته اند در چهارم و هم محمد سینه تسبیحین با شستن بر رفت از دنیا و هم  
 گفت که اول مرتبه است که لازم کند در دست مشاء و را و خدمت برادران طریقت را و دیگر آنکه بیرون بخاندن از  
 اسباب مجرب شدن از آن گاه و شستن و بشستن برفس خود که اولی از او با شریعت فوت نشود

و ذکر آن میسوامی کار و بنیان محمد رویم حرمه العبد علی بن محمد الا دلیا کشف المحجوب و  
 و نعمانست از طبقه ثانیست کنیت ابو محمد است و گفته اند ابو جبر است و ابو الحسین ابو شیبان بن کفعمه  
 بنیه و رویم همینست که قراة قرآن از نافع روايت کند اصل از بنیاد است از جبر احد و سادات  
 مشایخ و وحید عصر امام و هر بود و از جمله مشایخ آنوقت نهی بوده و عالم بر بزرگوار و اصفهانی  
 شیخ الاسلام گفت که رویم خود را شاگرد حبیب بنیو و از یاران رست و نیز از وی و من موسی از  
 رویم و دستور دارم که صد از حبیب بن بقول کشف المحجوب صاحب سر آن حبیب و از قرآن می نکرده او است  
 و بر بزرگوار و طائی تعلیم یافته بود و صاحب فراست و عمت بود و از علم تفسیر قراة حظی و از  
 و در آخر عمر خود را در میان دنیا داران پنهان کرد و او را تصانیف است اندر طریقت فی السماع  
 در سماع خاصه کتابی که آنرا غلط الواجدین نام کرده که مرثیه آنم می نرود و آمد و گفت کف  
 حالک گفت کیف حال من در نیت هوا و همه دنیا لیس هو بصالح تقی و لا بعار فی حقیر با  
 حال کسی که دین می هوا می بود و دین می بود و دین می بود و دین می بود و دین می بود و دین می بود  
 و نه عارفی بود از خلق گزیده و این اشارت بعبودیت نفس کرده از آنچه دین نزد نفس هوا بود و تقاضای  
 هوا و این نام کرده اند و متابعت آنرا از شش شریعت هر که بر مراد ایشان و اگر چه معتقدی باشد  
 نزد ایشان بر میدار باشد و هر که بخلاف ایشان باشد اگر چه دیندار و متقی باشد بدین بود و این  
 آفت در زمانه ما از یکدیگر شایع است اما آن پیر تحقیق را در کار سائل اشارتی کرده است  
 نیز روا بود که در آن حال و را با و باز گذاشته باشد تا از وصف وجود خود عبارت کرده است  
 و انصاف صفت خود بداده و نعمانست و ابو عبد الله خفیف گوید که هرگز و دیده من کنش دیده  
 که در توحید سخن گفتی چنانکه رویم و سئل رویم عن النصوص فقال هو الذی لا ینسب شیئا ولا یکنه  
 و قال ایضا النقص ترک القاضی من شیئین در و دنیا داران پنهان کرده اما بآن مشغول  
 محجوب گشته چنین گوید ما فارغ مشغولم و رویم مشغول فارغ و در فتوحات مذکور است که رویم  
 گفت من تعمد مع الصدفیه و خالفتم فی شیئی مما یحققون بنزع الله نور الایمان من قلبه

بنیو ای خانواد که از بنیان  
 بنیو است

دخی کسی رویم را بخیری گفته بود از آن اعتنا نداشت و لباس گفت بدان می آید که با شما به سر  
 به بندم و بسیار بر آیم و پاک ندارم ابو عبد الله حنفی بوی شد چون باز میگفت رویم دست  
 بر کف وی نهاد و گفت ای سپهر جو نزل الروح فلا تستقل بترکات الصوفیه گفت این کار  
 جان فدایم است زنهار بترکات صوفیان مشغول نشوی شیخ الاسلام گفت نزل روح  
 نه آن بود که بفراشوی تا ترا بکشند آنست که با الله تعالی بهر جان خود منازعت گیری  
 جان و تن و دل و سر و کار و کنی و هنوز بر تو باقی کنی نه که هیچ روح نکند و بنور سد شکایت در کنی  
 و شری رویم عن الانس فقال ان نحو شری من غیر الله حتی من نفسک گفت رویم علامت  
 انس می سجانه آنست از آنچه مستسمعت غیرت است متوخش باش تا که از خود و شری عن  
 المحبة فقال المواقفه فی جمیع الاحوال و ان الله و لو قلت لی موت لم یستسمعوا طاعة و  
 قلت له اعی الموت املا و مر جابه و قال الرضا استخذوا البلو می و الرقیین هو المشاهده  
 یعنی در چه ایستاده ال از محبت رویم گفت که علامت محبت موافقت و احوال امر محبوب است و جمیع  
 احوال و در باب رضا گفت که رضایت یافتن است از بلای که باین کس رسد از محبوب و گفت  
 یقین حیات است از مشاهده که در هنگام فنا وجود گیرد و هم وی گفته که رویت تو از عمل تو  
 مرتفع شود یعنی علی را از خود نه بینی و ندانی و هم وی گفته که فوت آنست که برادر را  
 خود را معذور داری و در زلتی که از ایشان واقع شود و ما ایشان چنان محاکمه کنی که  
 از ایشان عذر باید خواست و هم وی گفته فقر را حتمی است و آن ستر و اخفا و غیرت برادر  
 که هر که آنرا کشف کرده و با خلق نموده اهل فقر نیست و ویرا در فقر کرامتی نه صاحب است  
 از تاریخ شیخ حلالی منسوب که رویم و او از هم شوال ستم ثلث و ثلثه و فوات کرد  
 ذکر ابو علی الرودباری رحمه الله علیه و تفحیات است از طبقه را به است نام می  
 احمد بن محمد بن ابوالقاسم بن منصور از ابنا و زوسا روز راست و نسب وی کسیری  
 سیر در روزی چند در چند جامع سخن سبک گفت گذری و مجلس صنیع افتاد و چند با بر وی

شیخ الفقیه بن ابی سیر

سخن میگفت بآن مرد گفت اسمع یا هذا ابو علی بنده است که او را میگوید باستاد و کوش  
 باوی دشت کلام جنید در دل وی جای گرفت و اثر تمام کرد و هر چه در آن بود ترک کرد  
 و بر طریقت قوم اقبال نمود و حافظ حدیث بوده و عالم و فقیه و ادیب و امام و سید قوم و عالم  
 ابو عبد الله رودباری شیخ ابو علی کاتب گوید ما را بکتب اجمع علم الشریعه و الحقیقه من  
 ابی علی الرودباری رحمه الله علیه یعنی ندیدم جامع تر علم شریعت و حقیقت را از ابو علی  
 هر گاه که ابو علی کاتب ابو علی رودباری را نام بردی گفتی که سید ما شکر دانم بر ازان شک  
 حی آمدی گفتند این چیست که ویرا سید خود میگوئی گفت آری او از شریعت بطریق شد  
 ما از حقیقت شریعت می آیم شیخ الاسلام گفت نام در از پیشگاه آستان خیرند اند که از  
 از آستان پیشگاه میفرستند کیست پس سر و بود که از ناز با نیاز آتی بلکه از نیاز با نیاز آتی و  
 طهارت بخار نشو ابو علی رودباری در بغداد با جنید نوری و ابو حمزه و سومی و با آنان که در  
 ایشان بودند از شیخ قدس الله اسرار هم صحبت داشته و در شام با ابو عبد الله جلاوی از  
 بغداد است اما بصره گفت شیخ مصر بان و صوفیان ایشان بود و از شرفای صوفیان نسبت  
 گفت علامه اعراض الله تعالی عن العبدان شیخ علی بن ابی حمزه لا ینفعه شیخ ایشان اعراض حق تعالی الیکما بشو  
 بپذیری که ویرا نافع نبود بحسب آخرت و هم وی گفته مالم تخرج من کلنیک لم تدخل فی حبه  
 در دوم شوال سنه صد و سبست و یک وفات یافت در مصر و کرامت ایشان بسیار بود  
 انصاریه محمد خیریری رحمه الله علیه در تفحات است از طبقه ثانی است نام وی احمد  
 محمد ابن الحسین گفته اند حسین بن محمد و گفته اند عبد الله بن یحیی از کبار اصحاب جنید بود  
 بعد از جنید ویرا بجای جنید میشانند از بزرگی وی از علمای شیخ قوم بودند و طایفه  
 استاد بود و تا بعدی که جنید را بریدان خود گفته بود که این ولی عباد من است و کسی  
 مقام کرد و گفت و سخن گفت و پشت باز نمود و پای دراز نکرد وی گفته العسوف  
 عنوه لا یصلح تصوف بصلح نیانند آن بیک بمانند بصالح شیخ الاسلام گفت

انصاریه  
 محمد خیریری  
 رحمه الله علیه

که معروف بطلاب صلح نیابند که آن حضرت آن تربیت چون برن از نور اعظم که از بالا و آمدنا  
 که اندازد و آنکه طالع است از دیگر زبان است و آنکه اهل آنست اگر چه گریز است آن بومی  
 شتمان است و هم شیخ الاسلام گفت آن جنگ است که میگویی و آن بومی آویزد  
 نه آنست که دست بآن میزنی و در دست نمی آید آنکس که این سخن گفته از چاشنی گفته و بعضی  
 مگفته نه از علم میگویی از علم چنین سخن نباید وی با سحر عبد الله شری و رسان میر و جنگ  
 از تنگی برده در شش اشتری و عشره و خیل ربح عشره و ثلثه و دریشی میگویی من آن سال با  
 مردمان بودم از دست و واسطه بستم چون فرستند باز آدم نیز یک قافله با من گشته را آب و هم با نظر  
 کردم که حال ایشان چیست میان جنگگان نمی گشتم ابو محمد حریری را دیدم قدس سره میان جنگگان  
 افتاده و سال می در گذشته بود گفتیم با شیخ دعا کنی تا خدا می تعالی این بلا ببرد و اندک گفت  
 کردم مراجوب داد که آن کنم که من خواهم در ویش گفت دیگر بار این سخن را بروی گردانیدم  
 گفت ای برادر دقت و عاقبت وقت رضا تسلیم است یعنی دعا پیش از نزول بلا باید چون  
 رضا باید و ادن فعلت یک حاجت تعالی تا عطشان مجتبه ببار قافله دار و ادان بشیر و نظر  
 الی تعالی بولاء اعطاش فانما اشرب لا کان هذا اذا ما شرب و قد علی و مات رحمه الله من است  
 دی گفت چون حقیقتی زنده گرداننده را با نوار خویش می هرگز بغیر و هم می گفته چون  
 صد طغی علیه السلام نظر کرد و سخن حق را بدید باقی حق بنی بران مکان از اوصاف و مجر گشت با صاف  
 حق جل جلاله ذکر آن ملک المشایخ باتفاق و آن قطب ابدال باستحقاق و انشا  
 و مقتدا، خانواده پشیمان ابواسحاق شامی چشتی رحمه الله علیه  
 که با شاه عالم نیاز و سلطان و دار الملک راز بود و خرقة اودات از دست خواجه مشاهد و علو بود  
 پوشیده در سال چهار و کلسه اصل هم در لطائف شرفی می نویسد که وی هم بنیست اراوت  
 از ولایت شام و در نیا و رسید و مرید خواجه علو و میوری شد خواجه پرسید چه نام داری  
 گفت ابواسحاق شامی گویند خواجه فرمود از امر و زرا ابواسحاق چشتی خوانند که خلایق

شاه خان و ده چشتیان



چشت و دیار آن از نو به ایت یابند و هر که در سلسله ارادت تو در آید آنما نیز قیامت چشتی  
خوانند بعد از تربیت ابوسعحاق با چشت فرستاد از روز باز خواجگان چشت پدید آمدند  
و لقب وی شریف الدین است صاحب مرات الاسرار از سیرالاولیای می آید  
که خواجه ابوسعحاق چشتی در غایت ستر عالم مکاشفات کوشید می و صورت صحورا  
پراپه خود ساخته بود تا عوام از کمال حال می مطلع نشوند و این مقام بسی بلند بود نزد  
این طائفه صاحب قنبرال الانوار از سیرالاعقاب می آید که حضرت خواجه ابوسعحاق چشتی  
قدس سره بعد شش ماهت روز انظار کردی و در حالت انظار زیاده از سه نفره تناول  
نفرمودی و کفنی در جعبه تمام نعمت پروردگار است و اگر سنگی در برنگی و سنگی در کار هم  
انبیاء و اولیاست و در هر سنگی لذتی یافتیم که هیچ چیز نیافتیم چون خواجه خواست که  
مرد بشود چهل و دو ستاره میکرد آواز آمد که علو دوست ماست برو میراد و شو بعد چهل و دو  
چون بخدمت علو و بنور می قدس سره پیوست هفت سال موافق فرمان حضرت خواست  
خلوت نشسته بذكر لا اله الا الله اشتغال نمود درین ایام بعد بفتح طمی انظار میکرد یعنی بعد  
دیگر و ز سیرجه بنان و پاره آب دست میرد تا ناقص آواز داد که ای علو کار ابوسعحاق  
تمام شد و بر تبه اعلی رسید خرقه با و پوشان بجای خویش نشان تو بخدمت ما بسیار خرقه  
خلوت بد و عنایت کرد و خلیفه خود ساخت بعد از آن ساعت آواز آمد که ای ابوسعحاق  
تو قبول حضرت ماشدی بر بنجیان شد بسیار کس از چنین تربیت وی بمنزل کمال تکمیل  
رسید و هم از وی می آید که خواجه ابوسعحاق شامی چشتی قدس سره سماع بسیار شنید  
و همیشه در سماع مستغرق بحق بودی و هیچ کی از علما بر وی مجال اعتراض نداشت و هر که در  
مجلس وی وقت سماع حاضر شد که هرگز بگرد و معصیت نکشتی و آنما نیز در جد وی حاضر شد  
را نیز در جد و ذوق پیدا آمدی و در هنگامی که وی برقص برخاستی در و دیو با چنبد شل در اینند  
و مرنوع مریضی که در مجلس وی در آمدی در ساعتی مرفقای کامل یافتی

ولیکن آفتاب دنیا و امار و اور مجلس سماع راه ندادی و اگر اقبال ما مروی صاحب  
 گفت و در آن حال حاضر میشدی تارک دنیا گشتی و اگر توبه بگردی بیمار شدی که چون می  
 سماع در سیدایش از دوسه روز یا در آن مجلس انجیر میگرد و خود روزه می نگاه  
 میداشت و قوالان را نیز تائب مینمود و در مرآت است و طریق خواجگان چیست است  
 که موافق سنت نبوی و در شهر و قریه خانه کنند و خلق را بحق مشغول گردانند و هر چه  
 بودن حق باشد آنرا نمی فرمایند و همیشه در باطن کوشند و مذهب صوفیه که بطریق  
 سلسله پیران ایشان را رسیده باشد در آن بغایت مستحکم باشند و اصلا و سواک  
 را در آن راه نهند گشتارش کار و تحقیق مذهب صوفیه است و ریاضت را عزیز دارند  
 و غیر از برخی فصل نهند و قزاق بسیار دوست دارند و حدت بهمان توجه تمام کنند  
 و سماع و املی سماع را بغایت عزیز دارند و عرس پیران و بزم طبل و تنبوق تمام  
 و هر قوم را از خود بهتر دانند و با هر فرق از راه صلح صحبت دارند همیشه نظیر جدت خود  
 و جمال حدیث را در عین کثرت میپا بهره کنند اول سرمد را مراقبه لا موجود الا الله و یا  
 که از ایمان حقیقی و قیام عبادتی که بر خود مقرر کنند تائب گور از افوت کنند و واکم  
 و در موش یعنی جامع میان سکر و صحو باشند و اصل شراب ایشان عشق و انحصار است  
 و اینار است و در نفحات است که شیخ الاسلام گفت من کس اندیده ام قومی تر و طریق  
 ملامت و تمام تر از احمد شیخی و پشیمان مرغان بودند از خلق بی باک و در باطن ساد  
 جهان و همه احوال ایشان با خلاص ترک ریا بود هیچ گونه سستی رواندا نشند و  
 شرح تابندگان چه رسد در نفحات است که خواججه ابوالسحاق بسیار بزرگ بوده است  
 و از اصحاب شیخ علو و بنوری است و بقصه چیست رسیده است و خواججه ابو محمد  
 که مقصد مشایخ چیست بود صحبت دیدار یافته و از شیخ عاقل نقل است که چون خواج  
 اراده سفر کردی با یکصد و دویست مرد و چشم بسته بطریق العین بران منزل رسیدی

و قبر او اسحاق و در عهد است از بلاد شام و مرآت است که تاریخ طاش کور در هم است  
 است اما در نظر نمانده و لیکن از طبقه ثالث بود و بقولی در سنه ۳۳۰ هجری است  
 رحمة الله علیه ذکر آن پیشوای قادر یان و آن صاحب ولایت ولی قصب  
 افراد ابو بکر شعبی حجة الله علیه از طبقه رابعه نام وی جعفر بن یونس است  
 و گفته اند ولف بن جعفر گفته اند ولف محمد و برادر وی در بغداد جعفر بن یونس است  
 شیخ الاسلام گفته که وی مصریت بنجد او آمد و مجلس خیر العساج توبه کرد و شاگرد علیه بود  
 عالم و فقیه و ذکر مجلس کردی مذکور است و موطا حفظ کرده بود و بر روی  
 صاحب کتب غلیظه بود و فی طبقات السلی الخراسانی الاصل بغدادی است و نام او  
 و اصله من شهر و شنه من فرغانه سوادیه کما فیل سافره که بر روی خراسانی بوده  
 خاوندان وی در بغداد شده و اصل او از آنر و شنه و فرغانه است سنی و فقه  
 است لا نظرد الی آبی بکر شعبی البین التي نطرا بعضکم الی بعض فانه عین من عوای  
 بکاه نکنید با شعبی شعبی که بآن یکدیگر را می سپید زیرا که او چندیست از ایشان  
 که وی سجان و در مرتبه فوق ناظر است در شبها بوی ظاهرا این کلام معنی است بر سواد  
 و چندی گفته بکفر قوم تاج و تلج القوم شعبی هرگز وی را از نیست و انصار این طایفه  
 شعبی است و دو بار در بیارستان بوده شعبی گفته انحرته بی حرته القلب لانه  
 ازادی ازادی دل است از تبه تصرف غیر حق سجان و خراب نیست و کشف  
 المحبوب است از بزرگان مشایخ بود و در اشارات لطیفه چیده و چنانچه یکی گویند  
 عجایب الدنیا اشارات اشلی و کلمات المریش و حکایات المحفود وی از کبار قوم  
 بود و سادات اهل طراقت و فقه ارادت بچندین نمود و بسیاری از مشایخ نمانده بود  
 و از وی می آید که لغت در معنی آیت قل للمؤمنین یعصوا من انصار  
 امی انصار الروس عن المحارب و انصار القلوب تعصوا لله تعالی بگویم من انصار

ما چشم گرانه دارند از نظر شخصیت و چشم دل نگا دارند از انواع حرکت بخوابیده رویت پس  
 کتابت نمود و ملا خط محارم از غفلت است و معصیت همین مراحل غفلت را داشت  
 که از عیوب خود جا بجا باشد و آنکه اینجا جا بجا بود و آنجا جا بجا بود من کان ضلالتی  
 فهو فی الاخره اعلمی و بحقیقت تاحق تعالی ارادت شمسوات از دل کس باک نکند  
 چشم سر از غواض آن محفوظ نگردد و تا از ارادت خود اندر دل کسی انبات نکند چشم سر از لای  
 غیر محفوظ نگردد و دومی گفته روزی در بازار آمدم نومی گفتند که هذا مخون کما یفعل کم مخون و  
 انتم عندهی اصحاب جنون من شد المحبته و صمیم من قوة الغفلة فرائد فی اقی جنونی و زاد الله  
 فی مخنکم یعنی من نزد شما دیوانه ام و شما نزد من بیشا جنون من از شدت محبت است و  
 شما از قوت غفلت پس خدا عزوجل و در دیوانگی من زیادت کند تا قریب برزیت  
 زیادت کند و در شما بیشایری زیادت کند تا بعد بر بعد زیادت کند این قول از غیرت خود  
 غفلت از تذکره الاولیا که شیخ جنید فرمود که من طلب و عهد شدی گفت بل من عهد  
 طلب هم غفلت که بکار سنگ بایی او شکستند هر قطره خون که بر زمین میخورد  
 میشد غفلت که وقتی سبزی تریش دی بر آتش از یک طرف میشد خستند و از نظر  
 دیگر آب بیرون می آمد پس اصحاب را گفت ای مدعیان میگویند که در آتش شوق  
 داریم چرا از دیده شما اشک روان نیست غفلت که شیخ جنید در شبلی را گفت که چگونه  
 خدا تعالی را یاد کنی چون صدق و ایلیت یاد کردن او نداری گفت بجا شخ جنید را  
 گفتم که او مرا بحقیقت یاد کند شیخ جنید نغمه زد و میوش شد شبلی گفت بگذر و بگو که برین  
 خلعت بود و گاه باز می نمودم در نقات است شبلی عبد الرحمن خراسانی را گفت با خراسانی  
 بن ایت علی الشبلی احد یقول الله قط فقال فقلت و ما رأیت الشبلی یوما یقول الله  
 قال فخر الشبلی عنینا علی کما ای خراسانی مرکز کسی را دیدی خراسانی که گوید اصد در جواب  
 گفت مرکز شبلی را ندیدم که گوید اصد چون چنین گفت شبلی بروی در افتاد و میوش شد این

دو احتمال دارد یکی شبلی و اندیدم دوم آنکه شبلی را در میان اندیدم عبد الرحمن خراسانی گوید  
 که شخصی بدین سرای شبلی آمد و در نزد شبلی فرمود آمد سر برهنه و پا برهنه گفت که این خوابی  
 شبلی را گفت شنیدی که مات کا در افلا حیه اند یعنی نفس شبلی برود بخیر پس رحمت بخواند  
 تعالی و بر استیخ الاسلام گفت که دینی خطا بفر نفس خود میکرد و وقتی جماعتی در خانه وی بود  
 در آفتاب میگریست و بیکه بغروب نزدیک است گفت وقت نماز است برخاستند که نماز  
 دیگر گذارد شبلی بخندید و گفت چه گفته است مسیت الیوم من عشقی صلواتی به فلا آوری غدا  
 من شبلی به نذر کرک سیدی اگلی و شترلی به و وجهک این رات شفاء والی به پی  
 فراموش کردم و درین وقت از حبت امیشلای عشق خود را داد و باید او را از شبانگاه  
 به ششاهم نذر کرک الخ یعنی یار تو ای خواجہ من خورشید شامید من است و روی ترا از کزیم  
 شفاء و در من است چون خواجہ جدید شنید که شبلی سخن بی برده گفتن آغاز کرده است  
 نامه نوشت که سخنان من در گوشه و محول به گفته بودم تو آنرا بر سر من بسکونی و جواب  
 که شما خود فرموده بودید که این اسرار پیش غیری بخوامی گفت و الحال در نظر من چیزی  
 است انا قولنا اصبح بل فی الدارین غیری از وی پرسیدند که کدام چیز عیب گفت دی که  
 که خدا تعالی را بشناسد و در وی عاصی شود و بخوری گوید که دین بیماری گفت ملاوضه  
 و یار خود را دم و تحلیل بحیه فراموش کردم زبان دی گرفته بود دست مرا گرفت و میان نیمه  
 خود را آورد و جان بداد و بهم دی گوید بعد وفات شبلی گفتند در فلان موضع مرد است  
 صالح که غسل مردگان میکنند سحرگاه بدر خانه وی نفیم و مشتہ در نزد دم و گفت سلام علیکم  
 درون خانه گفت شبلی مرده است ای پس برون آمد دیدم همان مرد بود که در راه مسجدش  
 آمده بود و بگوید گفت لا اله الا الله گفت تعجب چه میکنی بعد گفت من سوگند بروی اوم که تو آنجا  
 دشتی که شبلی مرده گفت ای نادان از آنجا که شبلی دشت که دیر آنروز با من کار است بزل این  
 دیر از حبت شبلی گفت بسجده جامع میروم و تخم بر سوت بکمر کرده بود و میرفت بکمر کرد و او را



به عطار و تذکره الاولیای می آرد و عبد الله حقیف بمحمد بود در طریقت و مذهبی خاص دارد  
 طریقت و جماعتی از متصوفه قولا بدو کنند و در هر چهل روز نصفی از غواص حقانی  
 بساختی و در علوم ظاهری نصیف لطیف دارد و آن نظر در حقانی و اسرار او را بود که  
 در عهد او کسی نداشت و بعد از وی در فارس خلقی نماند چنانکه نسبت بدو دست گردید  
 و او از انبای ملوک بود و بر بنوید سی سفر کرده بود و فضائل او بچندان است که بخوا  
 شمرد و در ویم و جری و این عطا و جید و تصور علاج را دیده بود و راجه او در بر  
 نماز و نه بار اقل مواعد احدی خواند بسیار بود می نماند نگاه نیز از کت نماز کرد می پلا  
 از خود بیرون نکردی و در وقت او پیری بود از تحقیقان اما از علمای طریقت نبود اما  
 بزرگ بود و در لباس بودی و او را محمد زکری خواندندی و بر هر مرتفع پوشیده بود و عبد  
 برسد که شرط مرتفع حبسیت پوشیدن مرتفع کرا سلم است گفت شرط مرتفع است که محمد  
 زکری در میان بر این پیر بجای می آرد و با در میان لباس نمیدانیم که بجا توانیم آورد  
 و او را خفیف از آن گفتند که شب غذائی او در وقت افطار بفت مویز بش بود بسیار  
 بود و یک روح و یک حساب و موی خادم گفت مویز بفت مویز یا رخا دم مشیت مویز او تا  
 بخور و ملاوت طاعت بر قاعده مشیت نیافت بدست که مویز نیست بود است از خادم سوال  
 کرد خادم گفت دوش مشیت مویز آوردم گفت چرا گفت ترا عظیم ضعیف دیدم و دم در گرفت  
 گفتم تا راقوی پیدا کرد و شمع گفت بس تو یار من نبوده و من من بوده که اگر یار من بودی  
 آوردی پس در امیجی کرد و خادمی دیگر را بخدمت نصیف زوی گفت و راجه او را هم جی کرد و هم  
 به بغداد رسیدم چندان بنده او در سرم بود که بزیارت خواجیه بنید رفتم چون در باب بنیدم  
 رشتی دوی دهم نشدند خادمی دیدم که آهوی از دی آب میخورد و چون بسره جاده رفتم آن  
 بجاه فرزند گفتم الهی عبد الله را قدر از آهوی کمتر است او آهوی نمید که آهوی دلو درین دست  
 اعتماد او درین بود و دهم خوش شد دلو درین مینداختم و روان شدم باز او از نشندم

که با عبد الله ترا بفرستیم که با ما صبر کنی اکنون باز گرد و آب بخور باز گشتم آب بر سر حاه آورده بود  
 بخوردم و وضو ساختم تا مدینه حاجت آب خوردن نشد چون از مکه باز گشتم در جامع بغداد  
 رسیدم سوز آید بود چشم من افتاد و گفتم اگر صبر بکردی از زیر قدمت آب بر آید  
 نقیضت می که گفت یکسان بودم روز بصره رفتم سیاهی را دیدم که بیاد دزد چون خالی شدند  
 و خاکستر و پشم که را بپاشیدند میامی شدند و بجا ران میخوردند شغای یافتند و عجب داشت آن شب  
 صلی الله علیه و آله خواب دیدم گفتم یا رسول الله اینجا چینی فرمود از بصره آورده ام گفتم یا رسول  
 اینجا حالت رسول فرمود که این اثر صدق در با صفت است که با طاعت اگر در حق بود چگونگی  
 بود و هم در فحاشی که از طبقه ثلثه و ثلثه اوست خادم بر این پیوسته است و در این فحاشی از دنیا سر  
 غنیش ثلثه و با جنید و نوری و مردمان ثلثه صحبت داشته دی ار جنید پرسید که دل کی خوش شود  
 جنید گفت آنوقت که او در دل بود و ناظر و حاضر شیخ الاسلام گفت که او سخن با جوانی و آن میگفت  
 در دل داد و مهر و محبت بود و از دیدار کانی و یوسف بن الحسین الازمی و ابو الحسین المزینی و الحسین بن علی  
 و ابو الحسین المالکی و طاهر مقدسی و ابو عمر دمشقی و غیر ایشان نیز از مشایخ مرزوق بود و شیخ  
 ابو عبد الله خفیف گفته است که ابو طالب خسرو بن علی الحنضری  
 رحمة الله علیه در جماعت جنید بود و شیراز آمد و علت شک و دشمنی مشایخ گفتند که خدمت او را که احسان  
 میکنند اختیار کردم قریب هشتاد و شش نفر از ده غده بار برخواست یکی از شهبانسان بودم و یکی از  
 نسب که نشد بود چشم من گرم شد یکبار آواز داده بود و شنیدم و دیگر بار آواز داد و برخاستم و طشت بر  
 بروم گفت ای فرزندی که خدمت مخلوق را بجز خودی نیکو نخوانی که خدمت خالق را بجز خودی  
 بجا نخوانی آورد و هم گفته است که من غایب بودم آلوده و که شیرازی می شنودم و دیگر بار آواز داد  
 و گفت خیر از این پس یک من ششاد طشت بوی بروم علی ویم از شیخ عبد الله پرسید که تو آن  
 لشک را از وی چون شنیدی گفت چون حجک الله شیخ الاسلام گفت فلاح نباشد  
 مردی را که ذل او ستاد و بر نکشیده باشد و تقاضای وی نخورده باشد و لعنت الله او را



باشد و هر چک الله بر نهفته بود و بدرد ناکامی زنده نگشته باشد و می خورد و رسته باشد که لا ینفع  
 و پیروی یابد و بی در چنان سنده و لا ینفع باشد که بی اوستا و بی سپهرشی آواز طر گشت آمد  
 شیخ ابوطالب گفت شیرازی اینجا آواز بود عبد الله خفیف گفت که من در شمار وزی یک  
 شکست خورم و هر روز یکم می آورم تا اکنون با نوزده باقی آورده ام در ماهی شیخ ابوطالب گفت که  
 این بسیار و آنچه در افتاد از آن افتاد که با اوستا و من در دعوی حاضر شدم بره بر بانی بر نامه او  
 و من غم ز شتم که بر بانی بخورم دست از این کشیدم که اوستا گفت که آنست یعنی بخور بی آنکه خود را در میان  
 آنکان بر دهم که حال چنانست که بگویم یک لغت بخورم احساس کردم که ایمان از من جدا شد  
 و من این وقت ضرر و زباز پس ترمی رم شیخ الاسلام گفت یعنی در پراکشتن و دستار افتاد که ایمان  
 دی معاند بود ایمان نوشتم و دست و ایمان عارف مشاهده شیخ عبد الله خفیف گفت هیچ چیز  
 مرید از ایمان سندر از اسلام نفس و خصلت حبس و قبول تا و بولات و هم شیخ عبد الله گفت که اول  
 مجلسی که ابوطالب در شهر از دست پلاسی بوسیده بود و عصائی در دست گرفته بود و بر کرسی نشسته  
 من بیوی او بودم بر دیگر بست و گفت مندا نم چگونه که میان گبهکاران و بکر بست و درم  
 را بگر یابید و فرماید و گریه از مجلس برخاست و بر قبول عظیم پیدا آمد که خاک قدمهای من  
 شفا می بخشد و گریه از مجلس برخاست و بر قبول عظیم پیدا آمد که خاک قدمهای من  
 آنجا هم با او التفات نکرد از آنجا اصفهان رفت من بعلی حمل حزبی نوشتم و شرح محل مقام  
 کردم و بی بعلی در نیامد و درباره او سخنان گفت علی از وی اعراض کرد از آنجا بکوچستان  
 رفتند و آمد ابوعلی و ارجی عامل بیدان بود پرسید که حاجت تو چیست گفت ادای می  
 که دارم ابوعلی او را پرسید و بگر چه حاجت داری گفت در فلان موضع برای من بسیار  
 بساخت با نجا آمد و آنرا سیاه و سیاه پوشید و رانجامی بود تا از دنیا رفت  
 عبد الرحیم صطخری رحمة الله علیه گفت دی ای محمد و هست سفر حجاز و عراق و شام کرد  
 و باز و محبت و شسته و سطل بن عبد الله شتری را دیده بود و طریقت دی شسته و

شطارت بود و جامه های شاطرانه می پوشید و سنگان داشت که بسکامی بر و کبوتران نیز  
 میداشت شیخ ابو عبد الله خفیف گوید چون بر زمین در آمد مرا از حال عبد الرحیم اصطخری سواد  
 کرد و گفتیم در همین سالها از دنیا رفت گفت خدا بروی رحمت کند و بابی بنی قوم کوه گام و غیر  
 صحبت دینم از وی صابر ترین ندیدم ابو بکر اسکاف رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف گفت  
 هست که ابو بکر اسکاف سی سال روزه داشت چون رقت نزع آمد باده پنبه آب تر کردند و  
 و نان می بردند آنرا میذاخت و بر زده برقت علی بن شقوبه رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف  
 گفته است که میان علی بن شقوبه و ویکری سخن میگذاشت علی بن شقوبه گفت من مردی می  
 که بر سر کوهی بود و آن مرد وی بوکوه وقت نماز شد و آیه یگر کوه بود در بر آن خواست  
 طهارت کند هر دو کوه سرفرازم آوردند بای خود ازین کوه بر آن کوه نهاد و طهارت کردند و نماز  
 ابو الفتحاک رحمه الله علیه شیخ ابو عبد الله خفیف گفته است از ابو الفتحاک شنیدم که گفت بر بام خانه  
 بودم الملبس دیدم که در کوه میگذاشت گفتیم ای ملعون اینجا چه میکنی بای از زمین برداشت و  
 بپام برآدم در پم افتادیم سلی بروی زدم و دیر ایندا ختم و از آن سالها گذشت مرا اتفاق  
 حج افتاد و بخواهی رسیدم که بل سببه بود ناگاه پیری دیدم که آب در آمد و بر عقب می درآدم  
 آن پیر پانی خود بر کنار نهاد و برقت من در میان آبی رسیدم آب بر من غلبه کرد و غرق  
 مرا آب می برد نا خدا تعالی اعانت کرد و مرا آب بر کنار انداخت آن پیر ایستاده بود و  
 میکرد و چون بر و ن آمد آن بر گرفت چون دیدی یا ابوالفتحاک توبه کردی که دیگر مرا سلی  
 نرزی شیخ ابو عبد الله خفیف در سینه احدی و فلشین و ثناته زینت از دنیا رحمة الله علیه  
 شیخ ابو الحسین بن محمد الاکار رحمه الله علیه می از اصحاب شیخ ابو عبد الله خفیف  
 شیخ ابو الحسن کا زرونی هم گویند که شیخ ابو الحسین اکار بکازرون سید شیخ ابی بنی  
 مع شدند شیخ ابو الحسن منور کودک بود و وی نیز با ایشان آمده بود و بر گفتند که کودک در آن  
 نیکو میخواند و بر از مود و باقران خواند و بر خوش آمد و نواحد کرد چون فارغ شد و بر از

شیخ ابی بکر اسکاف

مشایخ طایفه و شیراز برد و از مشایخ وقت و اصحاب شیخ ابو عبد الله جعفر بن محمد  
 فرمود و با وی بمرق و عجمان سافرت کرد و بیکت صحبت دی رسید با جمعی رسیدن حسین  
 در طمانه از دنیا برفت و قبر وی بر در و روضه شیخ عبد الله جعفر است و شیراز رحمه الله علیه  
 شیخ ابو جعفر ابراهیم بن شحیر بار کازرونی غشا کازرونیان حمزه الله علیه  
 فارسی الاصل است و مولد و منشایش نوزاد کازرون بوده و شحیر بار پیش شیخ سلمان شد و در  
 شیخ و سایر اولادش در زمان اسلام بوده و انتساب شیخ در تصوف شیخ ابو علی حسین بن محمد  
 ایفر و زابادی الاکار بوده صحبت بسیاری از اصحاب حدیث رسیده بود و کازرون  
 و شیراز و بصره و مکه و مدینه و از همه روایات حدیث و آثار داشت در که شیخ ابو الحسن علی  
 بن عبد الله بن جضم بهدانی را دیده بود و از وی روایت کند که ذوالنون گفت علیک  
 بالانصاف فان الرضا یقتل الرضا یعنی بر تو باد که توسط احوال اختیار  
 کنی یعنی بصورت وقت قناعت کنی و طالب زیادت نباشی بدستی که رضا برزق  
 اندک عمل اندک را پاک گرداند از آنچه نباید چه عدم قناعت مستلزم افتاد است و در چه  
 و حرام و هر آنکه عمل پاک شایسته قبول حضرت پاک باشد حتی از وزیر را با شیخ را روت تمام بود  
 جسد که شیخ از وی چیزی قبول نکرد و بیجا شیخ فرستاد که چه چند جسد کردم و از من چیزی قبول  
 از همه نوجنده آزاد کردم و ثواب آن ترا بخشیدم شیخ جواب فرستاد که رسالت تو بمن رسانید  
 و شکر بگوئی تو گفتم لیکن آزاد کردن بندگان مذنب من نیست بلکه مذنب من منهد و اگر در  
 از اذان است برفق و احسان شیخ رضی الله عنه حضرت رسالت را صلی الله علیه و آله  
 دید بر سید رسول الله الصوفی رسول الله صلی الله علیه و آله گفت الصوفی ترک الله تعالی  
 و کتمان العانی و بکر بر سید که التوحید رسول صلی الله علیه و آله گفت لا یجس بیا لک و خط  
 انی ضالک فاما التوحید فاما خلاف ذلك التوحید ان تترک غیر الله و ان تترك الله و ان تترك الله

در حجاب گفت که هر چه در دل تو آید یا خیال تو بگذرد و خدا تعالی از غیرت بکشد بکشد آنچه در آمد  
 عقل و خیال مخترع انسانست تو چنانست که تنزیهی و بیزار از شک یعنی شک نیاری در الوهیت  
 ای چنانکه اهل مرتبه ایمان است و دیگر رسید که با حق سؤل گفت علی السلام علیه و سلم آناه ترک لذنا و  
 علامه که گفت که فی ذات الله تعالی تو فی رضی الله عنه فی شهر ذی القعدة سنه ست و عشرين راجعاً به  
 تذکره الاولیاء علیه قلب الاولیاء پیش و اهل طریقت حقیقت ابوسعفی کا زرونی رحمه الله علیه  
 و آداب احوال مقامات مشایخ آیتی بود و صحبت مشایخ بسیار یافته بود و تربیت شیخ از تراک  
 اگر میگویند آنکه هر چه از حضرت و طلبه حق تعالی الفضل خود آن مقصود ایشان را آورده گمراخته اند  
 گفت که آن شب که شیخ بوجو آمده بود از آن خانه نوزی دیدند چون عمو می که با آسمان پیوسته  
 بود و شاخها داشت و بر طرفانی شاخ از آن نوزیرت شیخ گفت در بیت ما که کفیل علم میکردم خودم  
 تا طریقت از شیخی بگیرم و خدمت طریق آن شیخ را ملازم باشم و در کفایت استخاره کردم و در سر  
 سجده نهادم و گفتم خدا یا مرا آگاه گردان از منشی که بنی عبدالمصطفی عارث مجسبی او را  
 بن علی محمدمحمد که بجو ع بلایم شیخ کنم و در خوابم چنان دیدم که شخصی باید و مشتری با وی  
 بود و محل آن خریداری کتاب مرا گفت این کتابها از آن شیخ ابو عبدالمصطفی است تمام این  
 اشترای هر تو فرستاده است چون بیدار شدم دهم که اله بخیرت است بعد از آن شیخ حمیز  
 اگر رحمه الله علیه و کتابهای شیخ ابو عبدالمصطفی شیخ آورد و قین زیادت شد و طریقت  
 او بر گزیدم و متابعت او اختیار کردم وفات شیخ در روز یکشنبه نهم ذی القعدة در سنه ۱۱۰۰  
 مذکور واقع شد و عمر شیخ هفتاد و دو سال بود و گویند هفتاد و سه رحمه الله علیه  
 ذکر ابو علی کاتب رحمه الله علیه در کتابت منطقه و البیت از کبار  
 مشایخ مصر است صحبت داشته با ابو بکر مصری و ابو علی روه و باری هر ابو علی شتوی است  
 صاحب کرامات ظاهر بوده و ابو عثمان مغربی و یار زنگ میزدشت و یار می گفتند از رودبار  
 از بزرگی و شاهی علم و حکایت که بر گاه چیزی بر من شکل شدی مصطفی و علی السلام



است به پیری خاتمه کسی ایشان را در دیار بیکو و سعادت بیکو در زمره بود شیخ الاسلام  
 گفت می محمد بن طرانی بوده و من بسیر و پراورده ام که بهیروی آمد بخانه شیخ محمود  
 بود تحت نظارت محمد طرانی پیر شده بود و شیخ بوی می آمدند که ما را آن بیت بخوان  
 و آن قصاید گوئی شیخ محمود با همه کوفانی میگفت این بیتها تمام یاد نداری گفت ای بن  
 بیتش یاد دارم شیخ الاسلام گفت پس از این کسی این بیتها را تمام آورد و من خود  
 در کتابی در یافتیم آنرا بیتها انقوم اخوان صدق تعظیم است و من الموده لم یقبل سبب  
 ترا صدق ادره الصبا تبسم و او جوبو الرضی الکثیر من محبت و لا یحفظون علی السکران و لا یتم  
 و لا یزیک من اخلاقیتم است شیخ الاسلام گفت که ذوالنون مصری و خوارزمی و دیگر  
 همه در تاریخ اندر همه اند تقالی سه تن از ایشان سه روز زیارتند و غیر از ایشان بوده اند  
 از شیخ و مریدان که در سماع گرفته اند و در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن شیخ الاسلام گفت  
 که در سماع که در بار آن را بد و بود و در گوشه و بود و دیده با و بود و چه جایی طاقت نباشد  
 حساب گفتن آنچه گوید که من در ویشی را معاینه کردم که در جبال آذربایجان زیارت  
 بنمایند از ناگاه بنفقا و بر و تن ذکر ابوبکر انشوی و قصه محمد طرانی از آن آوده بودند  
 که همین محمد طرانی پیر شیخ ابو العباس قصاب الاثلی باشند و صحبت ابو جبر و سسته باشند از  
 سرات الاسرار و خاتواوه القصار به بالا نوشته ام که شیخ الاسلام خواججه عبد الصمدی  
 مرید و خلیفه خواججه ابو الحسن خرمانی بود و خواججه شریعت اثر و حایت خواججه بایزید سلطانست  
 ظاهر اراوت و خلافت از شیخ ابو العباس قصاب و شریعت وی از شیخ محمد بن عبد الصمد طرانی  
 و وی از شیخ ابو محمد جبریری و وی از جنبه بغدادی شیخ ابو العباس القصاب الاثلی  
 رحمة الله علیه در فحاشت نام وی احمد بن محمد عبد الکرم است شیخ آمل و طبرستان  
 بود مرید ابن محمد عبد الطبری است و وی مرید ابو محمد جبریری صاحب کرامات عظمی  
 فرست نیز بود و قبل و غوث زمان خوش بود و از زمره و در محط حلت می بود و

شیخ العباس

گفت این بار از ما خبر با حقانی محمد بن اذوی با حقانی انشاء ویر گفتند که شیخ سلی  
طحات کرد و شلخ را گفت نام من در آن بیان نیاید و ده گفتند که گفت هیچ نگردد و ده  
ای بوده اما کلام و نکته عالی و شسته یکی از ائمه طبرستان گفته که از افضال احمد انشاء  
یکی آنست که کسی را بی تعلیم چنان گردانند که چون ماه را و اصول دین و وقایع تو  
چیزی شکل شود از وی چه معنی ابو العباس نقیص است شیخ الاسلام گفت که بی  
درایام من بوده است همواره با شیخ محمودی گفتیم میخواهم که سه پیر را زیارت کنم  
ابو العباس ابا بل و شیخ ابو نصر ابی شاپور شیخ ابو علی سیاه را و ابو موسی جلیفت که من بسیار  
میخواهم نیت ترا بخود ببرم او خود لبر و روزی نبود لیکن برپوشه کس می آمدی از نزد  
وی بخانه شیخ محمود احوال وی و سخن وی می پرسیدیم بچگونگی احوال و سخن وی چنان  
معلوم نیت که مرا وی گفته که وقت که بیست شیخ احمد کوفی گفت که همه شب خواب میکرد  
و سخن میگفت آنرا می گفتی تا گویی شیخ لیس کوشیده شیخ یعنی مابقی شیخ الاسلام  
گفت که ابو الفارس کرمانشاهی کس فرستاد شیخ ابو العباس که اینجا قیام است و کان  
شیخ سببی آنجا فرستاد و باران آمد قیام برخواست شیخ ابو سعید ابو ایوب گوید پس سر و که  
شخصی نزد یک شیخ ابو العباس را آمد از وی طلب کرامات کرد شیخ ابو العباس گفت  
منی یعنی که چیست که آن نشاء کرامات است همه نقیصایی بود از بهر نقیصایی تا خونت نیک  
با و نمود و ویرابر بودند به هجاء و مقلند پیش شبلی و از بعد او بکه و از که بعدند و  
از بعد به بیت المقدس تاخت به بیت المقدس خضر را با و نمودند شیخ ابو العباس  
نماز بسیار کرد وی دفنی خاکش را و کمی از درویشان در زیری گری میکرد و جابر میدوید  
اما تا بکلف بید رخت هر زمان که شیخ الاسلام نماز باز و ادوی او را و می که هر روزی  
که رست نهاده بودی باز میکرد شیخ گفت آنست معنی انت سنی یعنی توبت من سنی  
که آن را می گویی که ابو یعقوب المشهوری رحمه الله علیه و نقیص است حضرت

رسالت پناه علی بن ابی طالب علیه السلام میر حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه وی میر سید  
 دوی میر عبد الواحد بن زید دوی میر ابو یعقوب الشوسی رحمه الله علیه نام وی  
 به خف بن محمد است او سید ابو یعقوب خف جویری است از قدمای مشایخ  
 عالم بوده است صاحب تصانیف در بصره می بوده و در آنکه که شهر است و چهار فرسخی  
 بصره و از بصره قدیمی تر و قریب تر است چنانکه دنیا از دنیا یافته وی گفته سرکه علم بود  
 گوید به تکلف شده است شیخ الاسلام گفت سرکه علم تصوف است تکلف و در سرکه است و سرکه  
 سخن گوید و در هر وقت از آن گفت زشت سخن بزرگان می باید گفت و آنوقت باید گفت  
 که در سکوت از خدا تعالی ترسی سخن گناه خیانت است تحقیق آنرا ابیاح کند کلام طاهر  
 نه چون کلام دیگر است چون بزرگان می باشد می برد نمایند و اباحت باید که چون بزرگان  
 باشی از هیچ و توحید مگوئی اما چون خود باشی نفرت را با توحید کار خراز گوید یا بقتل بذا  
 العلم الا ان یغیر عن وجهه و یطبق عن فیه و کذا ابو یعقوب خف جویری قس سره  
 از البته را بعد است نام وی اسحق بن محمد از علماء مشایخ است با حنفیه و عمر بن عثمان می  
 صحبت داشته و سید ابو یعقوب شوسی است سالها در مکه سجا و روده و آنجا برشته از دنیا  
 در سنه ثلثین و ثمانه شیخ الاسلام گفت که من یک تن دیده ام که میگفت که من بر او دیده ام  
 اما را یقین نشده ابو یعقوب خف جویری گوید که ما بن کار زبیری نام ترک علم و عمل و خلق مکرری  
 و عبت از علم و خبر بر گذری شد که دست باز داری و عمل از بجز ثواب نمکنی یعنی او را نه سزا  
 ثواب باشی و در خلا و با او باشی نه باصل و ثواب آن ابراهیم این فایانک گوید که ابو یعقوب خف جویری  
 گوید که یا بحر و الآخرة ساجد المکرب التتوی والناس علی سفوف و انشد للشعر جویری  
 العزلی ربک و طالعک عندک لی حق النقیه فلم یفعل و لم یم + اقام علیک فی حاجت  
 عندک لی مقام شایع عمل غیر شرم و هم ابو یعقوب گوید اعرف الناس ما یستندتم خف جویری  
 و هم وی گوید من خدا توحید را بتقلید خود و غیر طریق پیدا ابو یعقوب خف جویری میر عبد



بن عثمان و دوی پیر یعقوب طبرسی و دوی پیر ابوالقاسم بن رمضان و دوی پیر ابوالعباس بن  
 دوی پیر محمد بن داود المعروف بن جادوم الفقار و دوی پیر محمد بن مالک بن دوی شیخ اسمعیل  
 نصری اندکد اوکره شیخ رکن الدین علاء الدوله سنائی فی بعض مصنفات و ذکر شیخ اسمعیل نصری که دوی  
 پیر نجم الدین کبری فردوسی اندکد اوکره شیخ اسمعیل نصری آید ذکر ابوالعباس  
 نسائی و دوی رحمه الله و در فحاشی شیخ الاسلام و بر از طبقه سادسه و شصت نام  
 احمد بن محمد بن الفضل است شاگرد و جعفر خلدیست و پیر شیخ عمود ابو العباس نیاوند  
 و بر او عمو نام کرده بود و عمو سالار بود صاحب مائة الاسرار می آرد و جعفر خلدی شاگرد  
 جانی بود و در جامی دیگر نوشته ویده ام که ابو العباس نیاوندی مرید مشاهد و منوری بود  
 و مشاهد از اصحاب خواجه جنید است بر و در حال خواجه جنید می پیوندد شیخ الاسلام  
 که نیاوندی گفته آنان که خداوندان محبت اند اگر دست چپ ایشان این را از  
 مشغول دارد بدست راست و دست چپ خود را بر بند ذکر ابو العباس احمد ابو العباس  
 احمد اسود و منوری نام پیر ایشان و محمد است و از اصل و منوری بودند و نیز مرید مشاهد  
 و از شاخ دیگر هم قریضات و صحبتها بر داشتند اول از منور به نیشابور آمدند و دست  
 چند و را آنجا قیام نمودند و از آنجا به تبریز و از تبریز به سمنان سکونت ورزیدند و اگر طالبان  
 بحق رسانیدند و عالم بودند بعلوم ظاهر و باطن و از اهل دنیا متغیر و متغی و صاحب علم  
 و هم در آنجا در سنه صد و چهل و بقولی شصت و هفت یا شصتن بر حجت حق پیوستند  
 صاحب سلسل انوار فی سیر ابرار می آرد شیخ احمد اسود و منوری رحمه الله علیه از اصحاب  
 مشاهد و منوری است رحمه الله علیه شیخ محمد عموی رحمه الله علیه از اصحاب شیخ احمد  
 اسود و منوری است شیخ و حمید الدین ابو حفص رحمه الله علیه بابت ارادت به خدمت  
 والد بزرگ خود شیخ عموی رحمه الله علیه داشته و خرقة از او یافته است و حضرت شیخ ابوبکر  
 عبد القادر صحروردی خرقة از عم خود شیخ و حمید الدین ابو حفص داشت و ذکر شیخ عمو

بنیادی صحروردی

رحمة الله عليه و نجات است گیت وی همی بود که نام وی بن عمره  
 شیخ الاسلام گفت شیخ عمو خادم خراسان بود وی پیر فرساد است یعنی ادب و سحر  
 صوفیان از وی انوخته ام و عموم بدین بود با بریدی من ویرا و من هم کاسه وی بود  
 و چون بخودی بر جای وی من بودی و چون بسفر بودی نامهای من به بن فرسادی شیخ  
 جاسزیده بود شیخ ابوالعباس نماندی و بر او لقب کرده بود چنانچه گذشت شیخ ابوبکر  
 قرار را دیده بود به فیساپور و سفر اول و حج اسلام با شیخ احمد نظر طالقانی کرده بود  
 شیخ ابوبکر فالیرمان را دیده بود به بخارا و وی جنید را و شیخ ابوبکر مفید را دیده بود و  
 جنید را با شیخ سروانی صحبت داشته بود و با همه شاخ حرم چون ابوالحسن جهمی  
 و شیخ ابوالخیر حبشی و محمد سائری و شیخ جوال گرد و شیخ ابواسامه و ابوالحسن بسترکی و  
 ابوالعباس نسائی و ابوالعباس قصاص غیر ایشان از شاخ وقت را دیده بود و وی را  
 نواخته بودند و وی خدمت های نیکو کرده بود ایشان را و بر او خط رسانیده و شیخ ابوالقاسم  
 طرسوسی را دیده بود و در جیب سینه احمدی و اربعین و اربعه برفت از دنیا و عمر  
 خود و دو سال بوده در خزینة الاصفیاء شیخ عمویة ابن عبد الله از اجله شاخ  
 وقت بود و ارادت بخدمت شیخ احمد اسود و منوری داشت خلق را بحق رسانید و رسد  
 صد و پنجاه و فات یافت و شیخ و جمیع الدین سهروردی از اجله شاخ عظام  
 نسبت طریقت ایشان را بدو طرف است یکی از شیخ عمویة و دیگر از شیخ احمد اسود و ویرا  
 از شیخ منشا و منوری و دیگر از انی فرخ زنجانی و ویرا از شیخ ابوالعباس نهاوندی و عوی  
 رسید نهاوندی است بهر حال هر دو جانب شیخ جنید بغدادی میرسد و بر او زانو  
 ایشان شیخ شهاب الدین عمر فیض یلین از ذات ایشان یافته اند و رسد با قصد  
 و شصت و شش و فات یافتند رحمة الله علیه فرخ زنجانی انی و رسد جابره و  
 و هفت و فات یافت و کرآن ترجمان اسرار سر و فقر زمره شاخ کبار امام

ابدال حضرت خواجه ابوالاحمد حشمتی رحمه الله علیه با انواع حالات و  
 کمالات ارسته بود و در فناء احدیت گم گشته و پنج سری از اسرار و دست بردن  
 نداده و غرقه فقر و ارادت از دست حضرت خواجه ابوالسحاق حشمتی قدس سره پویه  
 صاحب اقتباس لالوار از سیر الاقطاب می آرد خواجه ابوالاحمد حشمتی که طلق بقدر  
 الدار بن است بسر سلطان و فرساده است که از شرفانی حشمت و امیران ولایت بود  
 وی قدس سره صحیح الشب زسادان حشمتی است و حسن فتنی میرسد بدین ترتیب حضرت  
 خواجه ابوالاحمد حشمتی نور الله مرقده ابن سلطان فرساده بن سید ابراهیم بن سید محمد ابی  
 بن سید حسن بن سید محمد العسائی بن سید ناصر الدین بن سید عبد الله بن بن سید حسن  
 بن امیر المومنین حضرت امام حسن رضی الله عنه ابن امیر المومنین علی مرتضی کرم الله  
 وجهه صاحب مرآة الاسرار می نویسد که خواجه ابوالاحمد حشمتی حلقه مشایخ قدیم و  
 خاندان کریم حشمت و بالاتفاق قطب ابدال بوده که بر تمام ریع سکون تصرف داشت  
 و بواسطه آنکه از حلقه پیران حشمت خواجه ابوالاحمد ابدال گرفته تا این بآن خواجه گل  
 حشمت مابدال بوده اند و کرامات ایشان بوجود می آید و رفیقا است سلطان فرساده  
 را خواهری بود بغایت صالحه شیخ ابوالسحاق شامی حشمتی نجانه وی آمدی و طعام خوردی  
 روزی دیگر گفت که برادر ترا فرزندی خواهد بود که در ایشان غایب بوده باشند میباید که محل  
 حرم برادر خود بکنی تا در ایام حمل خبری که حرمتی و شعبی باشد بخورد آن ضعیفه صالحه بگوید  
 فرموده شیخ بواسطه بدست خود در میان شنیدی و بفروختی ما پنج حرم برادر خود میباید  
 تا در سنه سنبله مائنین که زمان معصوم باشد بود خواجه ابوالاحمد متولد شد و همان صالحه  
 نجانه از وجه جلال پرورش میباید و گله گاه که شیخ ابوالسحق نجانه وی آمدی و در او  
 حبیبی خواجه احمد را بدیدی گفتی که ازین کوک بومی می آید که از وی خاندانی نرسد  
 خواهد شد و احوال عجبه و آثار غریبه مشاهده افتد و تیکه خواجه حسن است سالکی

بود همراه پدر بقصد نکاح جانب کوه رفت و در آنجا شکار ازید نمود و جدا افتاد و در کوهی رسید  
 و یکدیگر چهل تن از حال بعد بر سر یکی ایستاده اند و شیخ ابو جعفر شامی در ایشان است حال  
 دیگر گشت و از سبب فرود آمدن در پای شیخ ابو جعفر افتاد و هر چه داشت بگذاشت و نشیند  
 و بپوشید و با ایشان روان شد و هر چند پدر و اتباع ویرا حبسند نیاقتند بعد از چند روز  
 آمدند با شیخ ابو اسحاق و رفغان کوهها بود هفت پدش سعی باو نشاند و تا ویرا آوردند و بر سر  
 بند او انداختند و بر از انچه در آن بود باز نتوانستند گذروزی و در غمخانه پدر روز  
 و در آن را محکم بستند و غمخانه را شکستن گرفت پدرش را آگاه کردند بام و در آمدند  
 غایت غضب سنگی بزرگ بر پشت که از روزنه بالاسی بام بروی زن روزنه فرستادند  
 و سنگ را گرفت بپاسنگ و بر هوا معلق بایستاد و چون پدرش آن حال مشاهده کرد  
 بروست تو بکرد و از وی اشغال این کرامات و خوارق عادات نه چندان ظاهر شده  
 که تفصیل از توان نمود و هم صاحب قناس الالوار از سیر الاقطاب می آید و خواج  
 ابو احمد ششی قدس سره سی سال خواب نکرد و دهم سی سال وضویش بجز سبزه شست  
 و گاهی آب سیر خوروی و در شب بعد نماز تجمد و عا کردی آبی گنگا رامت محمد مصطفی  
 صلی الله علیه و سلم را بیا میرزا و از آمد که ای احمد و علامی توفیق کردیم و نیز اگر گنگا  
 است محمد علیه السلام بوی بخندیم و برابر بود و رشت در آیدیم و سماع شغف حال تمام داشت  
 و هر وقت که در سماع بودی در آن بر هر که نظر کردی صاحب کرامت شندی و هر که  
 سلمان گشتی و هر بر ارض صحت یافتی و در حال سماع نور از چین می تا آسمان رفتی و هم  
 شمع نور معانی نهوده می آمدند و میدادند که امر و از خواج سماع میشوند و در صفت  
 سالکی مجید ابو جعفر تمام بود در عین سماع نظر آنحضرت بر وی نقتو فرمود و آتی در سماع  
 و بر اجده آبی در دشت و علم لدنی بخشید و چنانکه در ایام هفت سالگی چنان امیر  
 محموم بیان میکرد که علما آنوقت حیران میگذاشتند و پس سزده سالگی مرید خود و خلیف

خرید و بدگر شهنشغال نمود و بجایده شانه اختیار کرد و بعد هفت روز افطار کردی و در شب  
 خوابگاه چشت رحمة الله علیه نیم زاده از دست لقمه بخوردی و موافق بهمان آب خوردی  
 و بعد از چهل روز احتیاج بول فاعطافناوی چیدین می نمود بودی چراغ در خانه تنه یک  
 شسته قرآن با عراب بوجده حسن بخواندی و لیکن به وایت صحیح در سبب سالگی رسیدی  
 انقطاع نمود و جامه نو بنوشیدی و برابر غنی نه نشستی و حافظ قرآن بود و با خواجهمیری  
 انشرفا فاشه کردی و در مجلس سماع می حاضر بودی و از محبت آن آفتاب محکم کای سماع  
 میکرد و در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم نمودی و خواجهمیری ابد از تربیت  
 می ملا و دست بجانب روم نمود می و در قصبه چشت میسندار نشاء و شست و زمان  
 خلافت مستقیم باشد که خلیفه ششم از خلفای بنی عباس است توفی رحمة الله علیه  
 سنه خمس و خمسين و ثمانمائة و اتم در قصبه چشت که سی کردی از سر است بدو زن  
 تاریخ وصال می قطب العلمین بود و عمر شریف بود و پنج ساله بود و کران سما  
 نورانی غوث وقت خواجهمیری ابوالحسن خج قانی می سر حلقه خانوادہ  
 نقشبندی و پیشوای شطاریه عشقینه انصاریه رحمة الله علیه و از آن  
 نام می علی بن جعفر بن سلیمان خرقانی قبله وقت که در روزگار می رحلت بوی بود  
 شیخ ابوالعباس قصاب گفته بود که این بار از ما بنحس قانی افتد یعنی رحلت و زیارت  
 از وفات می بنحس قانی گشت چنانکه گفته بود و انصاریه شیخ ابوالحسن و رفوف سلیمان  
 العارفين شیخ ابوزید بسطامی قدس سره و تربیت ایشان در سلوک از روحانیت شیخ ابوالحسن  
 و ولادت شیخ ابوالحسن بعد از وفات شیخ ابوزید سجدتی است روزی با اصحاب خود  
 که چه چیز بهتر بود گفتند شیخ ما هم تو بگو گفت ولی که در می پنداید و او بود و از وی پرسیدند  
 که صوفی کیست گفت صوفی مریق و سجاوه صوفی بنود و صوفی بر سوم عادت صوفی  
 بنود صوفی آن بود که بنود و هم می گفته که صوفی روزی بود که فانی حاجت

شیخ ابوالحسن خج قانی انصاریه شطاریه

و نبی بود که ماه و سالش حاجت نبود و نبی است که بهشتی شس حاجت نبود و از وی بر سر  
 که در هیچ دانه که وی بیدار است گفت از آنکه چون حق یا او کند از فرق تا قد مثلان باور کرده  
 حق خبر داشته باشد و از وی پرسیدند که صدق چیست گفت صدق آنست که در دل سخن  
 یعنی آن گوید که در دلش بود و از وی پرسیدند که اخلاص چیست گفت هر چه برای حق کنی خالص  
 است و هر چه برای خلق کنی ریا است و از وی پرسیدند که کرامت در دنیا و بقا سخن گفتند  
 که بیکه تا را بشیم از آسمان در او نیجه باشد با وی بیاید که درختها و بناها بیفکند و هم که بهار  
 و هم دریاها انباشته کند و درازجا نگاه تواند جنبانید و وی گفته که هرگز ما کسی هست ندانیم  
 که شما گویند که خدا و او گوید و دیگر و هم وی گفته که اندوه طلب کن تا آب حشمت پدید آید که حق  
 گریب گان دوست سبب دارد و هم وی گفته اگر کسی سه و گوید که آن حق را نخواهد میراث  
 بود که توان خواند که بدان حق را نخواهد و هم وی گفته که در ث رسول اکرم بود که بفعل  
 الصلی الله علیه و سلم افتد کند آن بود که رومی کاغذ سیاه کند شبلی گفته است آنرا  
 که نخواهم و وی گفته که این هم خواستی است و هم گفته که امر در چهل سال است که تا دیگر قسم  
 حق بدلم می نگرد و جز خود را نمی بندید ما بقی فی بغیر الله نبی و ولا فی صدری بغیر الله  
 و هم وی گفته که روشن ترین و لما آن بود که در آن خلق نبود و بهترین کارها آن بود که  
 در آن اندیشه مخلوق نبود و بهترین رفیقان آن بود که زندگانیش سخن بود و در کشف محبت  
 شرف اهل زمانه ابوالحسن علی بن احمد خرقانی رحمه الله علیه از اجل مشایخ بود و ممدوح همه  
 اولیا بود شیخ ابوسعید که با وی سخاوت لطیف بود از هر فن دانه رفیقان چون بابیگت  
 او گفت شیخ ابولایت بهمن خود برگزیدم از حسن بیوت شنیدم که وی خاموش شیخ ابوسعید بود که در  
 محضر وی رسیدم سخن گفت و منع بود و بجز جواب سخن می هیچ چیزی گفت و من غم انعم  
 از برای چه چنین خاموش گشتی گفته از یکباره کعبه است کشته بس بود و از وی می آید که  
 راه خدا و است یکی راه صفات و دیگری راه عبادت نجیبانه صفا است آرزو شده

آدم بخت و چهار روز جمله قرآن بیاموزم و در ایام دیگر آنست که باین یوگنت مایه آغاز کن  
 بخیر قرآن سپردم قرآن ختم کردم نفیست که بلغ و ثمت بیکبار میل فرموده نقره برآمد دوم بار زد  
 سوم بار جوهر در و در برآمد گفت خداوند ابو الحسن بدین فریفته گردید من بدین دنیا  
 تو خداوندی برگردم نفیست که روزی مرغ پوشی از نمود آمد و پیش شیخ بای بزمین میزد  
 و میگفت جنید و قثم شبلی و قثم بایزید و قثم و نیز شیخ برخاست و پای بزمین میزد و میگفت خدا  
 و قثم مصطفی و قثم و معنی همانست که در انما الحق حسین و شرح داده ایم که او موجود و گویند  
 برادر ابا خاتم است چنانکه فرمود علیه السلام انی لا اجد نفس الاخوان من قبل ایمن نفیست که نشانی  
 گذار و پیشیند که ان ای ابو الحسن خوانی که آنچه از تو میدانم با خلق بگویم تا سنگسار نکند  
 شیخ گفت خداوند اخوانی تا آنچه از رحمت تو میدانم با خلق بگویم تا بکس و دیگری را سجود نکند  
 آوازی شنید که نه تو گوئی و من کنم نفیست که شیخ هرگز سماع نکردی چون شیخ ابو سعید بزرگوار  
 آمد بخیر قرآن بعد طعام خوردن شیخ را گفت دستور می هست که چیزی گویند شیخ گفت  
 ما را پر و ای سماع نیست لیکن بر موافقت تو این بشنوم پس قوالان بدست ما نشنیدند  
 شیخ در صحنه پیش ازین بکینوت سماع کرده بود و پس شیخ ابو سعید گفت ای شیخ نفیست  
 که برخیز شیخ برخاست دست بارتین بچینانید و گفت بار قدم بر زمین نبرد و بوا  
 خانقاه بر موافقت او و پیش آمد شیخ ابو سعید گفت یا شیخ پس کن که بنا ما خواب شود  
 گفت بفرست نرسد که آسمان زمین بر موافقت تو در نفس آیند شیخ گفت سماع کسی مسلم  
 که بالای دی تا عرض کشاده بنید و از بر ناکت انفری پس اصحاب را گفت اگر شما را گویند  
 که این نفس چنانکه می گویند بر موافقت نومی که برخاسته اند و ایشان را چنین شنید  
 نفیست که وقتی جماعتی بسفر می شدند و دو گفته شیخ را به نوبت ما را و عای می یافت  
 تا بالای دفع شود شیخ گفت چون بلای بدید آید از ابو الحسن باید که بنید قوم را از شنیدن خبر  
 نیاید آخر چون رفتند و راه زمان پیش آمدند و قصد ایشان کردند از ایشان شخصی

در حال از شیخ ابو الحسن یاد کرد و او از چشم ایشان ناپدید شد عیاران فریاد و گرفتند که ای  
 مردی بود کجاشد که او را نمی بینیم و نه بار و نه ستور او را تا بدان سبب بدو و نقاش و و  
 رسید و دیگران مال برده و برنده همانند چون شخص ابریزد سلامت تعجب همانند نماند  
 گفت سبب چه بود چون پیش شیخ باز آمدند پرسیدند که رفته تعالی بفرمائی که سزاوارست  
 که تا به خدا تعالی را خواندیم کار ما بر نیامد و این شخص نرا همچو انداختیم ایشان ناپدید شد شیخ گفت  
 که من تعالی را بخوانید بجز خوانید و ابو الحسن بحقیقت اما ابو الحسن را یاد و کند ابو الحسن ای  
 تا خدا تعالی را یاد کند که کار شما باید که اگر بجز عادت خدا تعالی را نبر بار یاد کند شود  
 و شیخ شب شش و هجدهم عاشورا است و عشرين و اربعه از دنیا رفت و و خرقان خوان  
 و ذکر ابو عثمان المصطفی رحمة الله علیه در نقاشست و می از طبقه پنجم نام وی عید  
 سلام شهری است شاگرد ابو الحسن صانع و مؤسس از ناحیه قبران مغرب بوده سالها  
 که مجاورت کرده و اینجا سید الوقت و یگانه مشایخ بوده آنجا در اقصیه و قریب پور آمد و  
 و شسته با ابو علی کاتب و حبیب مغربی و ابو عمر و زجاج و ابو یعقوب نهر جوری را دیده بود و  
 کرامات ظاهر بوده فراست نیز صاحب ریشحات گوید که وی بر در صورت ظاهر ابو القاسم  
 که کافی است و میراث الاسرارست وی گفته که حقیقت اعتکاف نگاه داشتن جوارح است و بحث فرمایند  
 حق سبحانه و صورت اعتکاف و سجده هم وی گوید که حاصلی بهتر است از مدعی زیرا که حاصلی  
 توبه طلبیده که این عبادت نفس است و مدعی همیشه در خیال و دعوی خود ضبط میکند و در مقام ضابط  
 است و این عین گناه بود و هم و نقاشست شیخ الاسلام گفت که ابو الحسین کوشانی مرا گفت که بخوان  
 نغلی گفت که آنرو که من از دنیا بروم فرشتگان خاک باشند ابو الحسین گفت که چون می بر  
 سر جعفر بودم و غیثا پوئیس گیس را نمیدیدم بسیاری گرد شیخ الاسلام گفت که وی سی سال در  
 آن بود و در حرم بول نکرده بود و حرمت حرم را و هم وی گفته که صحبت و ذکران صحبت و  
 اگر نیکو خضالی او را برگ دل میگرداند و در غیثا بر ریفت از دنیا در شصت و سبعین و غیثا



قهر وی در پیش پویش پهلوی ابو عثمان جهری و ابو عثمان نصیری بر سه پهلوی بیدار  
 بر حقه صده علی ذکر آن خوگروه جمال محمدی آن سرورده کمال حمدی عجایب  
 او تاوان محضین افراوان منزه آن طمطراق و شستی و ارجح او صاحب  
 قرشتی پیشوای قوم خواجه ابو محمد پستی رحمت الله علیه با انواع کرامات  
 و خوارق عادات مشهور و بدرجه شهادت ذاتی معروف و خرد فقر و خلافت عارادت  
 از دست پر خرد و خوانه ابو احمد پستی پوشیده و لقب وی ناصر الدین بود و صاحب سیر  
 مینو سید که اغلب حال در عالم تحریر بودی و سالها پهلوی مبارک وی بر زمین بنیده بود  
 در از غلبت مجاهده در غلبات شوق نماز سکون گذاروی و رختانه خویش چای داشت  
 و آن چله نورانی آن آینه حقیقتی را عبادت کردی و در تقاضای وی بعد از دنیا  
 پدر فاطمه نام وی بود و در حبیب فرموده پدر با آنکه است و چهار سال پیش منو که قصیل علوم و  
 و معارف لطیفی کرده بود و زید و ورع تمام داشت و از ویله و اهل آن بغایت مجتنب بود  
 و همواره بر ترک دنیا تخریص نمود و سبکفت چون اول و آخر ترک دنیا خود را از  
 غرور و فریب و می نگاه می باید داشت و فتنه که محمود سبکنگین مغرور و سوسنات و فتنه بود  
 را در واقع نموند که بعد و کاری وی چای داشت و در سن بقا و سالگی با درویشی چند  
 و چون آنجا رسید بغض مبارک خود و بشکرگان و عیده اعصاب جبار کرد و روزی شکرگان  
 علیه کرد و لشکر اسلام نپاه به پیشه آورد و نوزد یک بود که شکست ایشان را آمد خواجه  
 در پیش مریدی بود استیابان محمد کالام خواجه آواز داد که کاکو در یاب در حال کاکو  
 را دید که اضطراب میکرد و محاربه نمود و تا لشکر اسلام نصرت یافت و کافران همت  
 خود را در مخالفت محمد کاکو را در حشمت دید و بداند که بلکه استیابان را بدست برد  
 و یواستیابان را از وی سبب پرسیده بودند و همین قصه را گفته بود و استغفران رحمت  
 از قصه سبحان خواب از مریدان خواجه است و سالها کلوخ استیابان و وضو و راسیاد

روزی که او را مراجعتی نماند و بگریست و گفت من طاعت مغایرت شما کجا و ادب خود  
 کرم نمود و گفت هر وقت که تر آرزوی دیدار ما باشد بجای بیانی و مسافتهائی بکنانی  
 گردد و ما را بهم از انجانبی بچنان بود ایما است و میگفتی که من از سنجان چشت را می بینم اینست  
 که شیخ عماد الدین از زبان پیر خود شیخ شهاب الدین بحدود می روایت میکند که شیخ محمد چشتی زور  
 و مجلس پیر بزرگوار خود شیخ ابوالاحمد چشتی حاضر بود و قالان ابیات با نغمات آغاز کردند شیخ ابوال  
 چشتی بر بزرگوار خود شیخ محمد چشتی مدح و ثناء فرموده بود چون صفت روز شیخ محمد چشتی را میگوید  
 که شست و او را ابوالاحمد چشتی گویند کار خا می بیند شاست تا محمد چشتی بهوش باز آید و درین شب  
 شیخ محمد چشتی چشم کشاده و دوسوی آسمان کرده گفت که تو تو تو تو تو حاضران مجلس  
 می شنیدند که آواز آسمان با الحان ترنمات و ابیات بالمات پیدا آمد که هرگز انجنان  
 اصوات نمیشنیدند شنیدن پر لذت و سبکی است شنیده بودند هر یکی در سماع درآمدند  
 شبانه روزی و دیگر سماع شنیدند مدت نماز میوشیاء شدند و نماز ادا کردند فقط شیخ  
 ابوالاحمد بیست و سه گشت اکنون عشق عاشقان را آغاز هست و لیکن انجام نیست خوف نمیدانند  
 عاشقان تمام عمر اگر سماع شنوند هم سیر نگردند بعد از آن آواز آفانی آسمانی باز آمد شیخ محمد  
 بهوش آمد سه بر بای شیخ ابوالاحمد چشتی نهاد و گفت مخدومانی کار عشق و این نوع مشاهد  
 که در حالت سماع حاصل میشود در چیزی دیگر هم هست فرمود ای محمد سماع نسبت از آن  
 پروردگار پوشیده باید داشت اگر اظهار کنیم تمام جهان متبل سماع شود و فرمود السماع فعلی  
 و روشنی که صد سال مجاہدات و ریاضات فتح مآب شود میان طرقة العبدین سماع حاصل آید  
 یکی گوید در راه در آتی و بر در باشت ما هر خواهم رسید و دیگر بفرایند تو محرم اسرار منی  
 بر در نزدی که دریا خواهد شد میان هر دو فریق فرق بسیار استی مقدوست عیسای  
 را باید که در مجلس سماع حاضر شدن ندهند و اهل فنق را جمع نکنند و اهل علم و  
 و مجاہدات باشند تا ذوق سماع یابد اگر بطریق ندرت امری یا با سقوی حاضر آید سماع

در شب باشد اما حکم مرا علی است اگر اهل تسبیح غالب اند و با امار و انگاه سماع و انجا  
 نه و غیر صوت و نه در طاعت مگر آنوقت که اهل صلاح و تقوی غالب آیند و اولی نسبت که فسق  
 و امار و دغابیا حاکم نبیند نقلست که چون شیخ محمد چشتی بنفذه سالگی سید میر شد مردم از  
 روز تا دوازده سال محرم مشغول بودند از صفت روز بیک خرافات کار کردی و در نظر  
 خواجه درآمدی اگر چه او کافر بودی در زمان سلمان شدی و مارک دنیا گشتی و در پیش  
 کامل صاحب نعمت شدی و در عهد وی حضرت در آن و یار کافر نبود و مرگافری کردی  
 چشت آمدی مسلمان شدی و بصحبت پاکش روشن ضمیر شدی و چون خواجه ابو  
 چشتی و بر اختلاف ده و ده کار داد و از آمد قبولی کرد و محمد چشتی را در مقوم در نوا  
 گتم و او از دو سنگین ماست سر که محمد چشتی را دوست دارد و او را دوست برم نقلست که از  
 روز بسم الله گفتن خواجه نماز با جماعت میگذاشت و در مقیم سال غلت اختیار کرد  
 و روز بیکر کلمه طیب تلاوت و آن مشغول بودی و بعد خلق در ایام کودکی بر خواجه اعتقاد  
 آورند و صاحب اقتباس نقل می آرد از امار صالحه خواجه ابو محمد که گفت ابو محمد چهار  
 در شکم بود صوت که میگوینم انبیا و می بایستش گفتم فرمود بشارت باو که فرزند سعادتند و در  
 از این تو بوجود در آید روزی خواجه ابو احمد رو بسوی محل کرده گفت السلام علیکم و علیکم  
 یا دلی الله و خلیفای آوازی آمد از شکم که کسی مفهوم او نفقه و قسم از سیر الاقطاب می آرد  
 که تولد ابو محمد چشتی شب عاشوره بود پدر وی خواجه ابو احمد همان لحظه پیغمبر صلی الله علیه  
 را خواب دید فرمود مبارک باد ای ابو محمد در خانه تو فرزند تولد شده است باید که او را  
 بنام من موسوم گردانی و سلام بدو رسانی پس خواجه بیدار شد و دید که پسر تولد شده  
 و صفت کرت کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله از زبان او آمده و مادر خواجه ابو محمد گفت  
 از آن مرت که ابو محمد متولد شده ده و نیم سال رفت هر صلوٰه خسته چنان خود را  
 بسوی آسمان کردی و لا اله الا الله محمد رسول الله میگوید و گفتم در وی می آید که فرزند

ابو محمد بنی حنیفه و شمس خواجه ابو یوسف و محمد کاگو و استاد مروان و وفات خواجه ابو محمد بنی  
 بنایچ چهارم ماه ربیع الاول در سنه احدى و عشرين و اربعه و مئده و مدت حیانش مقبلا سال بود و در  
 وصال وی صادق پیر الاقطاب امام ربیع گفته است رحمه الله علیه و ذکر عارف را  
 قطب ارشاد شیخ ابو القاسم گرگانی رحمه الله علیه امام وی علی است و در وقت  
 بنیضه بود نسبت ارادت وی بته واسطه که شیخ ابوعثمان مغربی شیخ ابوعلی کاتب شیخ ابوعلی  
 رودباری انه سید الطائفة جنید بیدیه الی آخره و بر حالتی نوی بوده است چنانکه همراه  
 روی بدرگاه وی بوده است و در کشف واقع مردان آنی بوده است صاحب مراته الامیر  
 و شیخ ابو القاسم بحسب باطن از روحانیت خواجه ابو الحسن خرقانی بزرگوار یافته بود چنانچه در مقدمه  
 شحاته که افتاده است را تم میگوید که مصنف شحاته علی بن حسن الواعظ مینویسد که شیخ ابو القاسم  
 انساب و علم باطن به وجانب است یکی شیخ ابو الحسن خرقانی و دیگر ابی شیخ ابو یزید بطایعی  
 بحسب باطن و روحانیت بوده است نه بظاهر و صورت و بر آنحضرت امام جعفر صادق  
 است فی الله عنه و بقول صحیح نسبت ارادت و تربیت بحسب معنی و روحانیت  
 ثابت شده است نه بحسب ظاهر و صورت و باز ابو القاسم گرگانی را نسبت ارادت باطن  
 شیخ ابوعثمان مغربی و دیگر ابوعلی رودباری و دیگر سید الطائفة جنید بیدیه الی  
 و میگویم ازین عبارت شحاته مذکور شیخ الواعظ انساب باطن از روحانیت خواجه ابو  
 خرقانی یافته نمی شود اما خواجه ابو الحسن را از روحانیت باینکه رحمه الله علیه نسبت باطن  
 و تربیت روحانی ثابت است **علی بن عثمان بن ابی العلی الجلیالی القزوی رحمه الله علیه**  
 دی ابو الحسن است و در هند عثمان و برادر علی خضری میگویند داین حضیر فریده است و در  
 و بصیرت بسیار از شاخ سیدیه است و مولف کشف المحجوب است که کتاب معتبره  
 آن است و لطائف و حقایق بسیار و آن جمیع کرده است و مرید شیخ ابو الفضل محمد بن  
 حسن النخعی است وی غیر شیخ ابو الفضل بن حسن سحرسی است وی در بیت ابی الحسن

شیخ ابی حنیفه بن ابی حمزه

مولف کشف المحجوب

کرده است که ویی است بر سر عقبه نزد یک بدشوق صاحب کشف المحجوب خود گوید که  
 اقتدار من در طریقت باجست عالم بوده بعلم تفسیر و آیات مرید حضرت بوده و حبس سرد  
 از ازان ابو عمر و قزوینی و ابو الحسن سالبه و صفت سال حکم عزت بگوشتها سیکر و نام  
 خود و اندر میان خلق گم کرده بود و بشیر بخیل بکام بودی عمری نیکو یافت و آیه و گرا  
 او بسیار است اما لباس و رسوم متصرفه نداشتی و با اهل رسوم مشابه بود و من سرگزازی  
 محسب تر مردم ندیدم از وی شنیدم که گفت الدنیا یوم و لئنا فیها صوم دنیا کرد است  
 باز او آنجا وظیفه روزه است وقتی من بروست وی آب میرنجیم بخاطر من که شست که چون  
 نماز با تقدیر و تکیه است چرا از ازان بندگی پیران کنند امید کرامتی را گفت ای پسر  
 آنچه اندیشیدی سر حکمی ایسی است چون حقیقی خواهد که عنوان بچه راناج مملکت است  
 ویران تو به در و بخت و دست مشغول کن تا این حدت کرامت ویرا سبب کرد و تو هم صاحب  
 گوید که وقتی اولیای حذار اجتماع بود و با ویه پیران ابو الحسن حضرتی مرا با خود برد کرد  
 را دیدم که مرکب برنجی آمدند حضرتی ما ایشان التفات کرده ناجوانی دیدم می آمد باطن  
 کسسته و عصا شکسته و باز کار شده سر بر منده اندام سوخته نجف و نزرا گشته حضرتی است  
 و پیش وی باز رفت و برابر وجه بلند بنشاندم شجبم بعد از ان از شج پرسیدم که آن کو  
 گفت ولایت از اولیا خدا تعالی که منابع ولایت نیست بلکه ولایت منابع وی است و کرامات  
 التفات فیما ید یعنی مقید بولایت نیست و بولایت خود نیامده که مطلوب وی نباشد بلکه  
 ولایت مقید باوست و هم صاحب کشف المحجوب گوید از شج المشایخ ابو القاسم گرگانی  
 پرسیدم که در ویش اکثرین چه چیز باید تا اسم فخر را مندا و اگر دو گفت سه چیز باید و کم از  
 سه چیز نشاید یکی باید که پاره ریه است بداند و خست و دیگر سخن است بداند گفت و شنود  
 و دیگر بانی است بر زمین تواند زد و گوئی از درویشان با من حاضر بود که این سخن  
 گفت چون بنزد خود باز آمدیم گفتیم بایید ما کسی در سخن خیری بگویم سر یکی خبری

چون فوت من ام کفتم پاره است و در ضمن آن بود که بعضی دوزخ را بر من نسبت چون فرمود  
 بفرمود و زنی اگر راست و دوزخی نیست باشد سخن راست آن باشد که بحال گویند و فرمود  
 به نسبت و سخن و در آن نصف کند نه بجز آن به زندگانی مرا نرفتم کند بعضی را می  
 است بر زمین زدن آن باشد که بوجد بر زمین زنند نه بفرمود سخن را بعینه پیش آن  
 بزرگوار نقل کردند گفت اصحاب علی خیره افتد و هم صاحب کشف المحجوب که یکصد و هشتاد  
 اتفاقا طریق حل آن بر من دشوار افتاد و قصه شیخ ابوالقاسم گرگانی کردم و در آن حدیث  
 که در سراسر ایامی بود و تنها بود و واقعه را بعینه با استدلال میگفت من نابرسیده جواب دادم  
 یا فرمودم گفتن امیا الشیخ این واقعه بر من است گفت ای سید این سخن را خود ای غرض و حل در یک  
 با من ناطق گردانید تا از من این سوال کرد و روزی شیخ ابوسعید شیخ ابوالقاسم در طوس با من  
 نشسته بودند بر بخت و جمعی در ویشان ایستاده بر دل درویش گذشت که ایاست است این کشت  
 شیخ ابوسعید روی بآن درویش کرد و گفت هر که خواهد دو با شاه را هم بنید بخت گوید و اگر  
 درویش در مرد و بزرگ نکرست حقیقتا حجاب از پیش چشم وی برداشت تا صدق سخن شیخ  
 بر دل وی کشف گشت و بزرگوار ای ایستاد بیدار پس در پیش گذشت آبا خدا استعالی را امر و در  
 زمین چه بنده است بزرگتر از من مرد و نفس شیخ ابوسعید تا درویش گفت که مختصر علی بود که در  
 در آن ملک چون ابوسعید و ابوالقاسم متفاد و مترافتر رسید و متفاد و مترافتر رسید و ادیب گندی  
 رحمه الله علیه وی از معاصران صاحب کشف المحجوب گویند که سب سال بر پای ایستاده بود  
 بفرموده بخدا زلف نشستی از وی پرسیدند که چرا فی الشیعی گفت مرا در جواب آن نیست که اندر شاه  
 حق بشنیدم استی سه وفات شیخ ابوالقاسم بنظر نیامده رحمت الله علیه صاحب میراث الاسرار  
 صاحب کشف المحجوب میرد شیخ ابوالفضل وی مرید ابوالحسن جصیری بود که از طبقه غاسیه است  
 نام وی علی بن ابراهیم البصری است اصل وی از بصره بود و در بغداد آمده مرید خواججه علی  
 ویرایش عراق گویند بعلم توحید مخصوص بود و در آنوقت مجلس توحید و تفرید چون او سخن گفتی

و خواجگی را جزوی شاکردی بودی اگر چه سخن شنوا بسیار بودند اما ابو محمد صبری  
 شلی گرفتار بود شلی با وی گفتی که تو در خانه نشل من میان من و انصاری است از بیستی  
 است ذاتی ابو الحسن صبری و بعد از آنکه بنمای یکدیگر بوده اند و با بعضی قزوینی و ابو الحسن  
 عامر بود شیخ ابو الفضل الکمال بسیارست و کربل قطب مدایری ابو محمد بن  
 ابی منصور محمد انصاری الله وی وی فساد خانوادہ انصاری است انصاری  
 وی به حرات شیخ الاسلام است هر جا که در فحاشات و مرات و درین کتاب بطریق شیخ الاسلام  
 واقع شده است مراد وی است ارادت وی بچهار واسطه که شیخ ابو الحسن غفاری شیخ ابوالحسن  
 انصاری شیخ محمد بن عبد الله طبری شیخ ابو محمد جری اندلسی الطائف جنبه بغدادی میرزا  
 نفحات گوید وی از فرزندان ابو منصور است انصاری است و وی پس از ابو اب انصاری است  
 که صاحب محل رسول الله صلی الله علیه و سلم در آنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم هجرت از مکه بنزد  
 کردند خود را و منزل ابو اب انصاری در آن روز وقت انصاری در زمان خلافت امیرالمؤمنین  
 عثمان رضی الله عنه همراه خلف بن نفیس رسالی می کرد از هجرت بخراسان آسوده بود و در حرات  
 ساکن شد شیخ الاسلام گفته که پدر من ابو منصور محمد بن علی الانصاری در بلخ با شریف خواجه  
 سمرقندی می بوده است و منی زنی با شریف گفت که ابو منصور را چگونه مرا بفرستی قبول کند  
 پدر من گفته است که من هرگز آنرا نخواهم داد و کرده است شریف گفته است که آنرا زن خودی  
 و زنا پسری آید و چه پسری چون هجرات آمده است و زن خودی من من آمده اند  
 شریف پرسیدم در بلخ گفته است که ابو منصور را با هجرت پسری آمده است شریف چاره  
 مقامات شیخ الاسلام گوید که این کار ازین است که همه یکدیگر در ضمن نیست یعنی خواجه  
 صفت نتوان کرد شیخ الاسلام گفته است که من بقتل زاده ام و آنجا بزرگ شده ام و از  
 من روزی بود و در وقت عزوب کتاب الثانی من شعبان سنه ست و متعین فتمایز  
 و تم دی گفته که ابو حاتم بر خوشبختی و بدبختی من در کودکی بوی شدیدی و تم دی گفته

که من جسد مرا جدت یا دوام با منی صدر را ستاد و هم وی گفته که من در فکر نفس بر زبان می‌گردان  
 خواهم نهاد چنانچه علمای من چهارده ساله بودم که خواجهمی قندزبان گفت که عبد الله بن  
 حوازی که از وی بوی امامی می‌آید خواجهمی بن عمار الشیبانی رحمه الله علیه  
 وی عبد الله خفیف را دیده بود و بشیر از وزیران مجلس شناده بود شیخ الاسلام گفت که بشیر  
 علمای هر آن خواجهمی در مجلس شنیدند و بن احمد با سفت موافق گردیدند و بی بی تا در محفل فاضل  
 و بسلامی بصرات آمد و گفت از مشرق تا مغرب در بر و بجز کثرت دین تر نوازه بصرات یافتند فاضل و  
 و امام در یکجا نهجوان بود شیخ الاسلام گفت که امام می‌خوار می‌باریده بود چون بصرات گشت محکم  
 بر سبزه آمد و گفت که چون مصطفی علیه السلام با پی در کشیدند عطفائی را شنیدند بجای با پی می‌نهادند چون  
 من با پی در کشیدم عبد الله بجای من نشیند شیخ عمو مرا گفت آن عبد الله نو بودی فی سینه شریف را بجا  
 توانی با من می‌خوار الشیبانی بهیستانی نیز در صراحت شیخ الاسلام گفته که دیدار شیخ بزرگ نسبت  
 مرا بطریق الله را بهترین مرتبه که این قوم را گویند که فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت نموده و  
 شیخ را غایت باید گرفت که در این پیران اگر از دست بشود آزار باز نتوان یافت آزار اندازد که نبودن  
 همه همیشه نبود و عرفات همیشه بود هم وی گفته که شیخ مرجع حدیث و علم و شرح بسیار اندامان  
 دیگر یعنی در تصوف و حقیقت شیخ ابوالحسن خرقانی است اگر چنین قال را ندید می‌حقیقت شدی  
 همواره این با آن در می‌آمیخت یعنی نفس حقیقت یعنی نفس حقیقت هم در می‌آمیخت و تیز  
 نشین است کرد و گفت که وی پیر من است یکسختی که گفت اینک می‌جویند و چند خبری دیگر است مرا  
 بر می‌آورد این هیچ خبری نماند که علم حقیقت مرادیده و دانسته شد و هم وی گفته که غریب  
 حج اسلام کردم تاری بر منم و طاغوت در آن سال بلربود و در بازگشتن خدمت خرقانی رسیدم مرا  
 جدی گفت در آن ایام من ماشو که توفیقی معشوقه تواز در یا آمدی از در آمدی از در آمدی  
 جز الله تعالی کسی نداند که آن چه بود که وی گفت از غیب شیخ الاسلام گفت مرا از آن  
 وی آن تمام بود که مرا گفت از در یا آمدی و از علم آنکه گفت اینک می‌جویند و چند خبری



و یکوست برین سخن بنیدم خرفانی من بودم وی مرا عظیم شست و در میان سخن گفت با من  
 سناطه میکن یعنی من خبر با برین که نوعالی من جا بودی گوید که من هیچکس اندیدم و نشنیدم  
 این من و من بزرگ تر خرفانی بخرفان و طاقی و برات مردان خرفانی من گفت که منی است  
 بخدمت دی میباشتم هرگز ندیدم که کسی چنین معبرانی و تعظیم کرده شد چنانچه ترا شیخ الاسلام  
 گفت زیرا که مرا بوی فرستاده بودند وقتی بخدمت می عرض کردم که سوالی دارم فرمود  
 بپرس ای من ماشو که توازوی پنج سوال کردم سه بران و دو بدل همه اجاب فرمود  
 و هر دو دست من دران خود گرفته بودند آن خیر و نفعه میزد و آپ چون می آید شیم وی شست  
 و با من سخن میگفت شیخ عبد الله الطاقی نام وی محمد بن فضل بن محمد الطاقی است  
 ابرو دشت مرید موسی ابن عمران خیرتی است عالم بوده معلوم ظاهر و علوم باطن شیخ  
 الاسلام گفت که وی سیرت و استاد من را عفا و جلیان که اگر من را ندیدی عفا و  
 جلیان بدشتی من و برانامینا دیده ام و هرگز بزرگ ندیده ام با هیبت ترا طاقی توانی  
 طاقی فی خرفه صفر سنه عشر و اربعه شیخ الاسلام گفت که مرا بچشم و دل محمد و صاب بزرگ نمود اما  
 خرفانی مرا بشناخت محمد و صاب را عظیم تمام دانستی و صاب را اجمالات و خرفانی تفصیل و  
 مراتب شیخ ابو الحسن شیری بخیر شیخ الاسلام گفت وی از پیران نیست شیخ الاسلام گوید که من متقدا  
 و در حال فناء علوم آموشتم و تقویم و ریج بر دم در عفا و آل نیمه از پدر خود آموخته بودم و پدر من  
 من سیری و تربت و در حق من خوابی دیده بود اما با من میگفت اما اینقدر میگفت که هر روز تغییر  
 می کردم سرت ملی شیخ الاسلام گفت پدر من هیچ جا نرگشتی این مذمب است و وی ابدان بود  
 شیخ الاسلام کار خود و بخدمت خرفانی تمام کرد و کجالات و خوارق عادات شیخ الاسلام بنحیست  
 که درین جمله گنجینه وی از معشایان طایفه دار محبوبان حق بود و فائز در سنه احد و ثمانین و اربعه  
 در زمان شاه ابوالسلطان سلجوقی واقع شد و در کاریزگاه حرارت مدفون گشت و قبل نیم ربع  
 بعد از ظهر و پنج در موضعی کاویرگاه مدفون گشت و که آن مستغرق و رسدای کن

فیکون بعد دو در مره مالاً تعلمون قطب الاقطاب خواجہ ناصر الدین  
 ابو یوسف حسینی بن محمد سمعان قدس سرہ از جمال معرفت و کمال حقیقت  
 آراسته بود از غایت حضور در دریای احدیت غرق گشته و خرقه فقر عوارات از خواجہ ابو محمد  
 قدس سرہ پوشیده صاحب نجات گوید وی خواجہ زادہ خواجہ محمد بن ابی احمد حسینی است و میرزا  
 تربیت از ان یافته بود خواجہ محمد تا شصت و پنج سال سنابل نشسته بود و مشیر و دشت که خدمت  
 وی کردی و خوردن و پوشیدن از وسعت رشتن او بودی و دس خواہر اہل جہل سال رسید  
 بود و بسبب خدمت برادر و احتمال بطاعت خدا عزوجل سبب ترویج داشت شیخی احمد  
 پرنیز گوار خواجہ ابو احمد زاد خواب دید کہ گفت در ولایت شافقان مریدیت محمد صلی  
 نام تحصیل علوم کرد و روزگار بصلاح گذرانیدہ خواجہ خود را بادی عقد کن خواجہ را  
 طلب کرد و منشیرہ بادی عقد کرد و وی ہم در پشت سولن شدہ خواجہ ابو یوسف از این  
 سولہ شد خواجہ محمد بعد از شصت سالگی سنابل شدہ بود اما ویرایچ پسر بزرگ رسیدہ بود  
 خواجہ ابو یوسف ابنزل فرزند شدت و تربیت میکرد و تحصیل علوم و سلوک راہ خدا و کل  
 ولایت بنمود و بعد وفات وی قائمقام وی شد خواجہ ابو یوسف بعد از پنجاہ سالگی میل ازوا  
 و قطع شد خواجہ کہ نزدیک بزار حاجی بر یکی کہ بسیار بزرگ بودہ و شیخ ابو اسحاق شامی بار  
 بیشان بسیار میکرد و چل خانہ در زمین بکند با شایات ناف غیبی موضع را کہ حالاً چل خانہ  
 وی است اختیار کرد چمن بیل و کلند آو روز در زمین بغایت محکم بود چنانکہ چاکس آنرا نمیت  
 خواجہ کلند بدشت و دست مبارک خود از چاشکادہ تا خار پیشین اثر با نام رسانید و  
 ووازہ مسئل و آنجا میر برده و چند ان سکر و حیرت عالم فنا و دہشت و وادی بروی  
 شدہ بود کہ گاہ بودی کہ چون خلد تم قب و حضور دست وی بختی و رانهای آن از خود غایت  
 و کید و سعت کہ با منی در آن حجب بماندی و باز حاضر شدی و حضور را با نام رسانیدی  
 در آنوقت کہ شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری بزار حیرت و سیدہ بودادی طاقان کردہ

بعد از عبادت بجهت در مجلس محافل سخنان وی میگردید و در وقت نعت سپیدین  
 خواجه قطب الدین بود و در آن مجلس وصیت کرد و قائم گم گردانید صاحب مرات الاسرار  
 از سیر لا و لیا و صاحب قتباس الانوار می آرد که وقتی خواجه ابو یوسف در راهی می رفت دید  
 مسجدی عمارت می کنند و شبه تیری بالای مسجد میزند و آن شبه تیر از موازید عمارت سجد  
 بقدر یک کرم بود هر چند فکر کردند برابر نمی آید خواجه تماشای میکرد پس شب فرو آمد بالای  
 رفت و کسب خوب شبه تیر بدست مبارک خود گرفت و گفت بسم بعد الرحمن الرحیم پس آن  
 را بر عمارت مسجد گذاشت یک کرازانجانی که خواجه گرفته بود از عمارت مسجد زیادت آمد از آن  
 سلطان الشایخ الشیخ و میان شب و صبح بر پا بوده و هم وی از سیر لا و لیا و صاحب قتباس  
 از سیر قطب می آرد که خواجه یوسف امین حفظ بنو بدین سبب طرب مبارکش مترو و میماند شبی  
 خود خواجه ابو محمد را در واقع دید فرمود که بعد از سوره فاتحه بخوان تا ازین نزد و خلاص  
 شوی میخورد خواندن سوره ناکور تمام قرآن خواجه را یاد شد چنانکه در بعضی روز می بخند  
 فلان میگرد و هم وی از سیر قطب می آرد که شبی خواجه از قفس خود گفت که شب اگر آن  
 کنی در دو کعبت نماز ختم قرآن کنم نفس شب است که آن را آن در دو کعبت خوب شد این شب  
 از آن شب که آب سبز خورده بود پس خواجه تابست آن به بدرند و هم صاحب قتباس الانوار  
 می آرد وی صحیح النسب است و سببی است بدین ترتیب خواجه ناصر الدین ابو یوسف بن محمد  
 بن سید ابراهیم بن سید محمد بن سید عبداللہ ملقب بعلی اکبر بن امام علی نقی بن محمد تقی الحجا  
 بن امام علی رضای بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین  
 العابدین بن ابی تراب بن امام حسین رضی اللہ عنہ بن علی مرتضی کرم اللہ وجہه و خواجه همیشه  
 با قدر و غر با صحبت داشتی و هم لقمه نانها شدی و غنیمت ایشان کردی و گاهی توجیه باطل و  
 نمودی عبد الواحد صنف سنابل می آرد و سر که صحبت خواجه یوسف شد روز بودی صاحب  
 کشف کرامات شدی و از عرش ناحت الثری نظردی افتادی و مبارزه کارگشتی شیخ شلی

بختا خواجہ سیف سیدی صبر کہ روی خواجہ بدیدی سماع و آید می پسندید کہ صحبت کہ بدیدن روی  
 خواجہ سماع می آئی دی گفت آنچه من می چو خواجہ بدیدی بدیدم اگر شما هم ببینید بی طاقت و قرار نوبت خواجہ بدیدی  
 محال داشت شیخ محمد شتی گفت ای ناصر الدین علم خدا علیست که عقل آفران تواند یافت که بنام این علم خدا  
 خواجہ ناصر الدین چندی پسید خواجہ محمد شتی مقصد جو گفت خواجہ ناصر الدین گفت بند و خواجہ که در کمال  
 مریدان معذورم گرد و قبول فرمود و مرید گردید گفت ای ناصر الدین بیعت باز نام من بگرد و سومی نوبت نظر کن  
 و بیعت باز نام من بگرد و سومی پنهان نظر کن ای چمنان کرد نظرش تا تحت الشری و تا فوق عرش رسید شیخ محمد  
 اسم علم کرد از خواجہ خضر علیہ السلام یافته بود خواجہ را آموخت خبر کرد که او اسم علم یاد گرفت علم یاد یو کنیا و در حق  
 باید که فقر و فاقه اخذ کنی اسم صاحب آت اسرار می آرد و خوارق حوادث خواجہ بشیر از بیعت که در نام بدیدی چون بختا  
 قریب پسید پس برگ خود خواجہ بود و چندی را تجبیل علوم حدیث که در قلم نفاذ نمود و در پیشگاه دانش فرقه  
 جامدی لاول نشست خمین از بعاد در زمان خلافت ابو جعفر عبدالعزیز قائم بن قاضی خلیفه بنی عباس که در مقام  
 سلطان طغرل بیگ بن کائیل بن سلجوق بود و شیخ و مدت عمر خواجہ ناصر الدین بقول نفاذ مستجاب  
 سال بود و چوشت مدون گشت تاریخ و صانف بقول سیر الافطاب عارف کامل بوده رحمة الله علیه  
 نو که آن مشیوائی را باب لایست و بدایت امام شیخ ابو علی فارمدی خراسانی  
 نام وی فضل الدین محمد است شیخ الشیوخ خراسان بوده در وقت خود و وفاتش بوده در طریقت خاصه نمود  
 تذکره و موعظت اگر امام امام ابو القاسم شیرست دانستای دی در معروف بد و طریقت یکی شیخ ابو القاسم  
 طوسی و دیگر شیخ ابو الحسن فانی که مشیوائی شیخ و قطب ناخ و شیر بود شیخ ابو علی فارمدی گفتند  
 که در ابتدا شیخانی در شایع بود علم مشغول و شغفم که شیخ ابو سعید ابو الخیر از مدینه آمد و در مجلس بیگمین  
 تاویرا بدیدیم چون چشم من جهان می افتاد عاشق می گفتم و محبت این طائفه در دل من جنبه نشد مگر  
 بدیدم بدر خانه خود نشسته بودم از روی دیدار شیخ در دل من پیدا آمد وقت آن بود که شیخ  
 آید خودم که صبر کنم بنده شدم و بیرون آمدم چون بسیر چهار سو رسیدیم شیخ را دیدم با جمعی از بنو شیر  
 من هم برابر ایشان رفتم و خیرش شیخ بجای می در رفت و جمیع فرزند من در دهم و در کوفه شدم دنیا نگر

منو القاسم بن فارس

سنتی که

شیخ مرا صدید چون سماع مشغول شد شیخ را وقت خوش گشته بعدی بعدی ظاهر شد و حاجه  
 چون فارغ شد از سماع شیخ حاجه بیرون کرد و پیش می پادیه میکرد و در مسیر پیش یک تنه با بر  
 سر چادر که درونها دو آواز داد که ای ابوعلی طوسی کجائی من جواب ندادم گفتم مرا نمی بیند  
 مگر در میان شیخ کسی ابوعلی نام داشت شیخ دیگر بار آواز داد و جواب ندادم بیوم بار آواز داد و هیچ  
 شیخ مگر ترسید بر خاستم و پیش شیخ آمدم شیخ آن ترسیده استین ابن داود گفت تو مرا چون این  
 استین مگر ترسیدی آنچه بدیدم و خدمت کردم و در بجائی عزیز نهادم و پیوسته بخدمت شیخ آمدم  
 و مرا در خدمت شیخ بسیار افتاده و روشنائی بدیدم و حالها را روی نمود چون شیخ از مشایخ  
 من پیش استاد که امام ابو القاسم شیرازی زاده علیه بود نام وی عبد الکريم بن هواندن امی  
 و صاحب سلسله تفسیر طائفه شائسته مرید ابوعلی و طعن است آدم و حال می که پیدای آمد  
 میگفتم و او میگفت برو ای سپهر علم آموختن مشغول باش و هر روز آن روشنائی زیادت  
 می بود و دو سه سال دیگر تحصیل علم مشغول بودم تا یکروز ظلم از مجریه کشیدم و خبر آمد  
 و پیش استاد رفتم و حال یادی گفتم استاد امام گفت چون علم دست از تو برفت و نیز دست  
 از وی بدار کار را باش و معالجه مشغول گرد و برفتم در خیمه از مدرسه با خانقاه آمدم  
 بخدمت امام مشغول شدم امام در گریه رفته بود و تناسل دومی چند آب که بکاه بختم چون استاد امام  
 نماز بگذارد و گفت من که بود که آب که بکاه بخت من با خود گرفتم بخوردی کردم خاموش بودم  
 باز گفتم جواب ندادم چون سبیل گفتم گفتم من بودم استاد گفت که ای ابوعلی بر چه حال  
 ایستاد و سال بابت تو بیک دو آب یا ننی پس مرا می بجا پیش او ستانیدم که در حال ننی من  
 و رادم که در آن حالت گم شدم و آن واقعه با استاد امام بگفتم گفت که ای ابوعلی روش من  
 از اینجا و از نیست هر چه این فراتر بود راه فرا آن ندانم من با خود اندیشه کردم مرا میری  
 بایستی که مرا از قیام فراتر بروی و آن حالت ندید میشدی و من نام شیخ ابو القاسم که گاهی شنیده  
 بودم روی بطوس نهادم و جالگاه دی ندانم چون بشهر رسیدم حاجی وی پرسیدم نشان

و او نیز فتنه با جماعتی از مردان خویش در مسجد شسته بودند و در کفایت سجد بگذاردند  
و پیش وی درآمد و می سرود پیش دشت سر برآورد و گفت بیا ای ابوعلی تا چه  
مسح لام گفتیم و نشستم و واقعا خویش بگفتم شیخ ابوالقاسم گم گمانی گفت آری ابتدا  
سبارک باد هنوز بدرجه نرسیدی اما تربیت باستانی بدرجه بزرگ رسی من با خود گفتم من پیش  
پیش مقام کردم و بعد از آنکه مراد قی در از با نواع ریاضت و مجاهده فرمود بر من اقبال کرد و عقد  
مجلس نمود و فرزند خویش را بکم من فرموده بود و هم خواجه ابوعلی فارمدی گوید که پیش از آنکه شیخ ابوالقاسم  
عقد مجلس نماید شیخ ابوسعید از منته بطوس آمده بود بخیمت وی فریم گفت ای ابوعلی روز باشد که  
طوطی ترا در سخن آید پس بنیاید که شیخ ابوالقاسم مرا عقد مجلس فرمود و سخن بر من کشاده گشت و چنان  
بیج الاول نه چهار صد و هشتاد و هشت و طوس رفت از دنیا و اینجا شوقم بر آن آورد که در شیخ ابوسعید  
ابوالخیر پیشوای وی بکنیم ابو جعفر حصص حداد و قدس سره در نقیصت از طبقه اولی است  
نام وی عمر بن سلمه بود از دیلمانی بنیاد پورست پادشاه مشایخ بود و شیخ لاس و پیر ابو عثمان خیریت  
نشانه شجاع کوفی بوی نسبت و بست میکند شیخ الاسلام گوید که وی نموده جهان بود یعنی اظهار  
کمال و ولایت با حق تعالی میکرد و خود را در جهان مینمود بصورت و صفی و در وقت خود  
حق تعالی میداد و نموده که مرا چنین باید بود و ابو جعفر رفیق احمد خضر و شیخ ابوبکر بنیاد پورست و شاکر است  
طریق او خواجه عبدالعزیز مهدی بادر و شیخ آداب و شیخ شمس الدین صاحب کرة الاولیاست کمی از  
وی صحبت خواست گفت ای انخی ملازم میکرد با من تا به درگاه بکشایند و ملازم بکشایند تا به درگاه  
ترا گردن زنند و هم وی گفته هر که در هر وقتی افعال انواران احوال خود را بنظر کنایه و بهشت نشین  
و خواطر خود را منتهی ندارد و بر از جمله مردان شریف و مسموم وی گفته القوة او اما الانضاف و ترک مطا  
الانضاف لوقی فی سبیل و یستخرج من سبیل سبع ذنی تاریخ امام باقر علیه السلام فرمودی گفته که من  
ظاهر عنوان پس اباب باطن است مصطفی گوید پس علیه السلام و شیخ علیه السلام و شیخ علیه السلام  
خواجه عبدالعزیز بن محمد حر نقیص قدس سره از طبقه رابعه است گفت او ابو محمد بنیاد پورست بود

[illegible]

ابو انجست و نیز صاحب نعمات می زد که بسیار نیکو شیف محبوب جدی که را نام برد  
 و میگویی که به سرش روی شنیدم که گفت که او کی بودم و بجلتی رفتم بودم بطلب برگ توت از برائی بیکم  
 و بر دخی شده بودم برگامی و شاهجائی اندخت نیزدم شیخ ابو الفضل در آن کوی گذشت و مرا دید  
 هیچ شک نکردم که از خود غائب بود و بر حکم انبساط سر برآورد و گفت با خدا یا یکسان شش است که مراد  
 نداده که موی خود تبراشم با دوستان چنین گفت و حال همه اوراق و اعصاب و اصول و حلق  
 زمین دیدم نگاه گفت که عجیبی که کشافش را با تو نمئی خوان گفت و تقاضاست هرگاه  
 که شیخ ابو سعید را قبض بودی مضمه خاک پیر ابو الفضل کردی خواهی ابو طاهر فرزند شیخ  
 ابو سعید گوید که روزی شیخ ما را قبضی رسید و بسیار مجلسی بآن شد و همه جمع نیز گردانیدند گفت  
 هرگاه ما را قبضی بودی روی سومی خاک پیر ابو الفضل کردی سیط بدل شدی سوز زین  
 در وقت برتو نشست و جمله اصحاب با دی فرزند چون بهر ارسیدند شیخ کشادگشت وقت بهفت بدل  
 و در میان خجوه و فریاد آمدند و شیخ را از صحنی سخنی میرفت چون بهر سر سید از یاد برخاک پیرین و از  
 قوال برین بیت و زبوت بیت سعدن شادوست این معدن جو دو کریم قبله ما روی با قبله  
 هر کس حرم و شیخ را دست گرفته بودند و در آن خاک طواف میکرد و نفره میزد و رویشان بهر کوی  
 برین و خاک میبلطیدند چون آرامی پدید آمد شیخ گفت این روز را تا بخنی سازند که بهتر ازین روز  
 نبیند بعد از آن هر مرید را که اندیشه حج بودی شیخ ویرا سبب خاک پیر ابو الفضل فرستادی و گفتی  
 آن خاک را زیارت کن بهفت بار گرد آن خاک طواف کن نام مقصود حاصل شود و دم صاحب نعمات از کشف المحجوب  
 می آرد که روزی لقمان نزد یک ابو الفضل حسن آمد ویرا دید جزوی و درست گفت یا ابو الفضل اند  
 این جزو چه میخواهی گفت همان که تو اندر ترک آنی گفت پس غیلاف چیست گفت خلاف توئی  
 که از من می پرسی که چه میخواهی از منی بپا نشو و از من بپا می بپا کرد و خلاف بخیزد و بدانی که من تو  
 چه بپایم شیخ ابو الفضل حسن حسی رفتی از هوا درآمد و رو چنی نشست بکی آن بر شیخ ابو الفضل  
 چه می نگری این ترا می باید گفت از آن غیبا می گوی یا بدیعنی که من طلب کرده ام



شیخ لقمان بن خنسی قدس سره وی ابتدا بجا پده بسیار شریف و معارف با جفا و ناکام  
گفتی افتادش که عفاش رفت گفتند لقمان آن چه بود و این چیست گفت هر چند بدگی میش کردی  
میش می بایست و در اندم گفتم آتقی با دشمنان چون بنده پیر شو و از بوش بکنند تو با پادشاه غرضی  
بندگی تو گنجیم از او کن گفت ندانستیم که ای لقمان از او ت کردیم نشان از او می آن که بعضی  
برگرفتند وی باز عقلای بجایین بود است شیخ ابوسعید بسیار گفته است که لقمان از او کرده خداست  
سجانه از امر و شیخ ابوسعید گفته که شبی حاجتی رفتم بود و در خانقاه هست بود با پیر ابو الفضل  
بر بر صفت نشسته بودیم غمی میرفت و در معارف سلسله مشکل شد لقمان را دیدیم که از نام خانقاه  
دور پرید و در پیش من نشست و آن سلسله را بگفت چنانکه شکل برخواست باز پرید و بر بام بیرون  
پیر ابو الفضل گفت ای ابوسعید مرتبه این مروت می بینی گفتم می بینم گفت افتد از اندام گفتم چرا  
گفت از آنکه علم از او شیخ ابوسعید گفته لقمان مجنون را بیماری پیدا کرد گفت پیر ابو الفضل را بگویند  
که لقمان سرود پیر چون نشنید با جماعت آنجا شد ند چون لقمان او را بدید تبسمی کرد و پیر  
با لیلین نشست وی در پیری نگریت کی از جمیع گفت لا اله الا الله قلین تبسمی کرد و گفت آخر  
نوشته این ایادی باید داد و لقمان گفت ما را عوده سیفر مائی بر درگاه حق پیر ابو الفضل خوش آمد  
شیخ ابوسعید ابو الخیر قدس سره و رفعت نام وی فضل المعبود ابو الخیر است  
که وی سلطان وقت بود و جمال بل طریقت و شرف القلوب و در وقت وی همه شایخ و را  
سجود و نذر و می و طریقت ابو الفضل بن خنسی است شیخ ابوسعید گفته که مکر و زمی آندم  
یعنی بر در شهرستان عرض تل خاکستر بود و لقمان مجنون بر سر آن نشسته بود قصد و می کرد  
و بر آن بالا شدم و می پاره بر پستین مید و خسته و با وی می اگر ستم و حضرت شیخ خیابان ایستاده بود  
که سایه او بر پستین لقمان افشاده بوده چون آن پاره بر پستین و خسته گفته یا ابوسعید تا  
باین پاره برین پستین و ختم پس برخاست و دست میگرفت و خانقاه پیر ابو الفضل  
دور آواز داد و می بیرون آمد گفت یا ابوسعید این کاه را که از شماست پیر را بچلفت بگرفت

و در خانه بر دو وضعه نشست بخودی گرفت و در آنجا نظر میکرد و آنچه میخواست از آنجا  
 میدید که در آن جزو حبسیت پرورش گفت یا ابوسعید صدیق و است و چهار نفر از پیغمبر که بختی و ستاد  
 گفتند با خلق گویند که ائمه ایشان بداند کسی که این کار را گفتند این که منصرف شدند هیچ گفتند  
 آنست مراد خواب گذشت با ما و پیش از آنکه آنجا برآمدن از پیر و سنوری خواست خاستم و در آنجا  
 پیش از ابوعلی فقیه آوردم چون شبستم حاجه ابوعلی اول رس این آیت بود **وَلِلّٰهِ تَقْدِرُ الْعَرْشِ**  
**الْعَلِیُّونَ** و آنست درمی و در مینه ماکش اند سماع این کلمه معنی بخود را بگوید و بگوید که با  
 خود روید بخانه ما را از ما فرستند و حاجه ابوعلی آن تغییر در ما بدید گفت و دش کجا بود و گفته بود  
 گفت بخیر و با کجا شود که حرام بود و تر از آن معنی باین آیه من مانر و در ابو الفضل شدیم و این تحمیر عین کلمه  
 چون بر ابو الفضل را بدید گفت یا ابوسعید صدیق منک شده همی ازانی پس در پیش من کلمه کنی تو را  
 سینه خودت را گفتیم هیچ چیز فانی گفت و آنی در پیش من این کلمه باش که انگار با تو کار دارد و چون  
 بر ابو الفضل بر جنت حق پیوست ما را در مدت حیات بهر هر کمال که بود می بویی رجوع کنی  
 من کمال را میباید کشیدن بود و الا شیخ ابو العباس آمل فقیه و یکال میشی بودم گویند که شیخ  
 ابو العباس از جماعت خانه صوفیان موصوفی بود که چون کمال را در آنجا نشسته بود و در  
 حج اکثریت ویشی نماز افروزی کردی گفتی ای پیر تو بحسب که این بر چه میسکند بجای نماز میکند  
 و بر این مرتبه کار نیست و برین حاجی ندارد و دیگر در آن کمال شیخ ابوسعید را گفت که تو بحسب نماز  
 چنانکه دیگر آنرا و در او بر او بر او و خاکی داده بودی شیخ ابو العباس فصد کرده بود و گوش کنده  
 بود شیخ ابوسعید خواست از او جدا شود و بیرون آید و در دست می نشست و حاجه از وی باز کرد و حاجه  
 پیش روی او نشست شیخ در پیش عارض را نشسته و نمازی کرد و هم در شب خفا کرد و حالید و در نور و در  
 شیخ او و شیخ اشارت کرد که ترا باید پوشید شیخ ابوسعید در پوشید چون با ما داشتند حاجت میخواستند  
 و شیخ ابو العباس بگریستند حاجه شیخ ابوسعید دیدند و شیخ ابوسعید حاجه شیخ ابو العباس بحسب ماند  
 شیخ ابو العباس گفت آری و دش نماز یافت که فضیلت این منگی آمد مبارکش با شیخ ابوسعید گفت

روزى دو کس تر شمع ابو الحسن آمدند نشست گفتند ما را با یکدیگر سخن فیه است یکی میگوييد انده و  
او بده تا من و یکی میگوييد شادی از ان ابد تا من شمع چه میگوييد شمع بر روی فرو و آورد و گفت انده  
که تر نگاه بپرس قصاب نه انده است و نه شادی کنی عند رگم صبح و لا مساء انده و شادی صفت  
ست و در چه صفت محدث است او محدث البعدیم راه نیست پس گفت بپرس صانع به خداست در ام  
روزی مرهی مصطفی صلی الله علیه و سلم و ساجت سنت اگر کسی دعوی راه جوان مردی میکند  
گویش نیست چون آمد و کس بر او نشاند پرسیدیم که آمد و کس بودند گفت یکی ابو الحسن قاضی و یکی  
ابو عبد الله و شافی است شمع ابو عبد الله پرسیدند معنی این حدیث که گفت ساعتی خرم عباد و ساعتی  
شمع گفت اندیشه یک ساعت در مشی خود بهتر از عبادت یک ساله در اندیشه هستی خود شمع جمع و  
نما خفتر جامه شعبان بنه اربعین در ایامه از دنیا رفت و عمر ایشان نهر راه بوده است

و افعال پسندیده معروف مردم آن ولایت هم در مقام اعتقاد و محبت و انقیاد و از دست  
 وی بودند و توفیق شرف محبت و دولت تربیت شیخ الاسلام احمد النامقی الحامی قدس سره  
 سره نیز یافته بودند از وقت که حضرت شیخ الاسلام از ولایت جام به راه تشریف آورده بودند  
 خواص و عوام مشاهده کرامات و خوارق عادات که از ایشان ظاهر می نمود همه برید و معتقد و محبت  
 و این قصد و اطراف و اکناف آن ولایت انتشار یافت و از لواحق حرمه متوجه مرار متبرک بهشت  
 شد خبر آمد که خواجه مود و چوینی مریدان بسیار جمع کرده است ای آید شیخ الاسلام احمد از ولایت  
 بیرون کنند اصحاب شیخ الاسلام احمد آنرا پوشیده نمیدانند و وی خود از همه پیر رسیدن چون در  
 بادا و سفره در آورد و گفت که ساعی میگویند که جماعتی رسولان در راه اند چون ساعی بر آید خاوم  
 در آمد که آن جماعت رسیدند ایشان را آوردند و سلام گفتند و جواب شنیدند و طعام خوردند و سفره پرا  
 شیخ الاسلام گفت که شما میگوید با ما بگویم که شما بچه کار آمده اید ایشان گفتند که حضرت نغمه بماند و بگوید شما را  
 مود و فرستاده است که احمد را بگویند که تو ولایت با بچه کار آمده بسلاست باز گردی و گریه خفا کند باز بگوید  
 تر باز گردانیم رسولان تصدیق کردند پس فرمود که مراد از ولایت این دیساست اینک مردمان  
 نه از آن اوست نه از آن من اگر مراد از ولایت مردمانند ایشان رها یا بنجر اند پس شیخ الشوم  
 باشند اگر مراد از ولایت آنست که من میدانم اولیا خدا و عزوجل میدانند و با ایشان نایم  
 کار ولایت چیست و چون است این سخن محبت ابروی عظیم بر آید و شبانه روزی بیارید و بیج منقطع نشد  
 روز دیگر با جدا و آن شیخ فرمود که ستوران ساخته کنند تا برویم اصحاب گفتند امکان ندارد و درین  
 دو سه روز بعد از آنکه دیگر بنابر و بیج ملاحی از آب تواند که شش شیخ گفت که سهل باشد که اگر  
 ملاحی که پس در آن شد و چون بصبح بیرون آمدند شیخ الاسلام نگاه کرد و دید که جمعی انبوه جلایا  
 بستم راه ایشانند پس حید که اینان کیانند گفتند مریدان و محبان شما اند شنیده اند که جماعتی بعد  
 می آیند فرمود که اینها را باز گردانید که تیغ و تبر کار سحر است و سلاح این گروه سلاح دیگر است  
 شیخ الاسلام با بنی چند روی براه نهاد و چون کجبار آب رسیدند آب بسیار بوی شیخ فرمود که امروز

قرار داشت که ملا علی بن کیم عن اخصاف آغاز کرد و چندان نزوی بدو رسید که همه اله و حیران  
 پیش سوخته که چشم بسیار بینید و کوبید بر لبه صدر الحسن الرضی الله عنه تا بنگار کرد و هر کس که چشم زد و باز کرد  
 بائی افزا تر کرد و هر که ویکشت و خود را بر آن طرف آب یافت بائی افزا تر شد چون رسولان آن شب  
 کردند تجلیل مشی خواجده نمود و رفتند و انحال باز گفتند که با و رشتند خواجده بود و دوازده هزار مرد سلا  
 بسته متوجه شدند و در راه شیخ رسید چون نظر شیخ بر وی افتاد از اسب پیاده شد و بدو بر مائش  
 و او شیخ دست پرست وی میزد و میگفت کار ولایت چون بی مانی افتد که ولایت مردان شیخ صلاح باشد  
 بر دوا و سوا و کوی و لیسندانی که پیشکشی جوان دمی در آمد شیخ الاسلام با اصحاب خود در محله درآمدند  
 خواجده بود و دوازده مردان در محله دیگر و دیگر مردان خواجده بود و گفتند که مآنه بود و مائش احمد از  
 ولایت بیرون کنیم از مرد با در یک ده نشست درین معنی بهتر ازین اندیشه باید کرد خواجده بود و گفت  
 سر صواب آنست و چنان بنماید که با ما در جزیر و بخت دمی رویم و اجازت خواهیم و باز کردیم که کاری  
 نه بقوت با نیمی ماست مردان گفتند که ما با به مشورت کرده ایم صواب آنست که جاسوسی بکار  
 کنیم که چون وقت قیلوله کش شود و پیش دی کسی نباشد بی چند و خدشت او بر دیم و سماعی بناید  
 و حالتی بر آیم و دو آن میان خبری بروی زمین خواجده بود و گفت این صواب نیست که عیض  
 ولایت و کرامت ما مانده اند است چون قیلوله شد استیاسه تعریف شدند خادم خواست که جابه  
 خواب بگردد و مائش قبوله کند فرمود که یک ساعت نوبت کن که کاری و پیش است ناگاه کسی در کو  
 خادم چون در بخت و خواجده بود و مایه که با جمعی انبوه درآمدند و سلام گفتند و آغاز سماع  
 مائش زدند و رفتند شیخ الاسلام سر بر آورد و گفت بی هیچی صحت کفائی و این سماع مدی و خسی  
 از عقل و جانین صاحب کرامات و پیوسته و خدمت شیخ بودی هم در لحظه حاضر شد و با یک بر  
 زوایشان گفتش و دستار می گذاشتند و میگفتند همین خواجده بود و ماند عظیم عمل بر مائش  
 در استغفار سر بر نه کرد و گفت بر شمارش است که این نوبت من باین بخاند تمام شیخ گفت  
 مکیولی اما چرا بایشان درآمدن موافقت کردی خواجده بود و گفت بکردم عفو فرمایند شیخ گفت

غفور کرم بر او این قوم را بادر گروان و دو خدمتگار نگاه دار و سه روز توقف کن چنانکه بدو پیش  
 شیخ آید و گفت چنانکه گفته بودی کرم دیگر چه میفرماید تا چنانکه منم شیخ فرمود اول مصلی بپوش  
 مذکور و علم آموز که زاهدی علم سحر شیطان باشد گفت قبول کرم دیگر چه میفرماید فرمود  
 که چون از تحصیل علم فارغ شوی احباب خاندان خود کن آبا و اجداد تو بزرگ بوده اند و حساب  
 کرامات خواجیه بود و در گفت چون احباب خاندان میفرماید بحکم سحر و جادو و تیرم مرا اجلاس نما  
 شیخ گفت چنانچه می بینی آید دست وی گرفت و بر کنار چهار باش خود بنشاند و دست بعین شمشیر  
 علم بر سر او نهاد و دست شیخ بود و رواند گرفت و نواز شد و یاف و بگشت و بعد از آن ماندن و صنی  
 تحصیل علوم و تکمیل معارف بکمال و بخار انشرف بر و مدت چهار سال بقدر وسع و امکان  
 در آفتاب احتضار نمود و از صفائی باطن و جمیع علوم صوری و معنوی کمال کمال گشت چنانکه در آن  
 دنیا هر چاکه شعور و آیت غریبه و کرامات عجیب که تفصیل آن بتطویر می انجامد ظاهر شد و بعد از آن چنان  
 پشت مراجعت فرموده و تربیت میداد و مستغنیان شغول خود از اطراف طالبان روی ارادت  
 بنده می آوردند و مقامات عالی رسیدند یکی از آنحضرت شاه جهان لقب که نام می کن الدین محبوب است و از وی  
 خواب بود شرف صحبت خواجده در یافته است و چند مدت در حقیقت آنست نمود که گویند که در ده روزه  
 هرگز در حقیقت نقص طهارت نکرد و چون خواستی طهارت کند سوار شد می و از پشت بیرون آمدی و دو دو  
 و طهارت ساختی و مراجعت نمودی و میگفتی که مرا از پشت منزل مبارک و مقام متبرک است و در میان  
 که در خیالی او بی کشند و گویند بیشتر در این خواجیه بنحان میگفتند خواجیه بود و در حقیقت میرا شاه لقب نهاد  
 می همیشه آن می نامید معافیت میکرد و فاقه بنحان و در سینه و شمعین خمسه شده و از آن حساب  
 انفس سالانها از سیر و ملاطبت می آرد که خواجیه بود و در حقیقت با فقر و مسکینان همیشه صحبت و محبت و در میان  
 نو هرگز تمیز نشد و در کشف قلوب و کشف قیود و کشف ارواح بسیار حاضر الوقت بود و از آن حساب  
 هر کس که میکشید میگفتند علم بکمال چنانش بود که در پانزده سالگی کتاب نهج العارفین و بیان روش  
 خواجیه و خلافت الشریعت تصنیف کرد و در سینه بست و چهار سالگی بعد از ریاضی و تقوی متقام شد که

چون بخدمت خود اوقات آورد و تربیت سال و خیر نیست و ذکر کرد و بجا ده شاد و بزرگرفت چنان  
 بعد از پنج غرض در افطار کردی و مدت سی سال شمع خواب نکرد چون پدرش خلافت داد و حکم داشتند  
 فرمود این حکیم حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی مرتضی است منی الله عنه که این کسی بود که  
 صاحب ریاضت شد به پادشاه و دوم پیش او یکسان بود و این اثر نیکوختی در لوپیت دین اسم اعظم بیام  
 جانعت علم ظاهر و باطن کشف کرد و گویند از بیت المقدس تا نواحی حیت و بلخ و ده هزار صدیقه داد  
 و مردانش احمدی نیست و هم می از سیر الاقطاب می رسید که چون خواجہ بود و خوشی بعد پدر بزرگوار خود  
 در دست و چهار سالگی برجا نهشت انجیر شیخ احمد جام زنده نعل رسیدند سره فرمود خواجہ بود و در آنجا  
 بزرگ است و خود سال مازده را بجا بایست تا میریش نماید و دست خود و بجا و شام از جام دست چوبست  
 چون بر آن رسید بعضی مردمان با سنجار برای انگیزش عداوت میان هر دو بزرگ پیش خواجہ نمود و گفتند  
 که شیخ احمد جام بکل انداختن زلات شما اینجا آمده است خواجہ مرا تکرید و فرمود که آنچه میگوید باطل است  
 احمد از روی محبت و تقوی ما می آید درین اثنا شیخ زد یک رسید خواجہ قصد تقبال نمود آواز داد و از جانب  
 عرض کرد که برای استقبال من مرده بسیار بر دیر خواجہ سخن آنها گوش نکرد و ما مردمان و صفیان که  
 قریب چهار هزار حاضر بودند را می شد در آن گام خواجہ را از رحمت تا هرات و دوازده هزار مرد  
 خلیفه از هر شهری و نواحی در رکاب سعادت همراه شدند چون بر دریا تو کنگد مابین بازاران و قلات  
 بر دو بزرگوار قریب رسیدند از آن روی آب شیخ احمد بر پشت شتر سوار شد و آمد ایستاده و از آن روی  
 خواجہ بود و در رکاب رحمت بر دیوار سوار شده و شتر یغ آورد و ده بود و در آن روز نین بر باد رسید و من  
 بابت داریان شیخ احمد چون همراه خواجہ بود و و انبوه بسیار و بخدمت شیخ اظهار نمود و شیخ فرمود  
 مضائق نیست خواجہ بود و در این ملاقات آمده است این انبوه مردمان و صفیان و می انداخته الا  
 بایران شیخ آواز داد که شما از آب بگذرید یا بیا بیام خواجہ فرمود شما از راه دو بخاطر آمده اید تا بکثرت  
 بخدمت شما میسر رسد الله الرحمن الرحیم خواند و از دیوار جربت و بسان برق از دیار بگذشت و با هم ملاقات  
 واقع شد شیخ بایران خود فرمود که ما خیر واقع خیال کرده بودم خواجہ بود و در آن مکان و در کار است

الحمد لله که از دیدار شرف شمیم پس بایم شستند و تا دیر می حرف و حکایات و میال آوردند  
 بعده خواجگفت شما این باید و بغیر چنانچه قدم بجه بفرمائید و زیارت خواجگان شما نیز و بایستد  
 گفت مقصود ملاقات شما بود که چون مسیر آمد و زیارت خواجگان از اینجا میسر است از آنکه تصرف رود  
 اولیاد و از ولایت ایشان همه جا است پس شیخ بخت روی کرد و زمین بوس نمود و فاخته خواند و گشت  
 و در خانه خواجہ علی حکیم که معتقد شیخ بود فرو آمد و خواجہ مودود و نیز تا آنجا همراه بود آن هر دو بزرگوار  
 صاحب اسرار سه روز آنجا ماندند و مجلس سماع در آوردند و پیش ازین خادم شیخ احمد عرض نمود که  
 خست خواب کجا بیند از من شیخ فرمود باش که همی در پیش هست چون شب آمد هر دو بزرگ در سماع مشغول  
 شدند آنروز مان منجا که قبل ازین بار با گفته آنها بجناب خواجہ پیش نرفته بود فرصت را غنیمت  
 دانسته سلاهی بست بجدلی آمدند و خواستند که کاش شیخ به تیغ و خنجر تمام رسانند تا منت کشن بر خواجہ بنده که تا  
 نگاه شیخ بر ایشان افتاد و لرزه بر اندام آنها مستولی شد درین آنجا هر دو بزرگ با اتفاق بسوی ایشان نظر  
 غضب نگاه کردند بکبرتیة خود افتادند تا آنکه بعد از سماع بر ایشان افتاد دست و او شیخ آنها را بدین نحو  
 متوجه کردند و فرمود مان خواجہ این بیت که دید و خواجہ تمامی حال زاول تا آنجا بیان نمود و شیخ احمد جا  
 گفت ایشان سزای خود یافتند حالا در گذر باید کرد و خواجہ مودود گفت که ایشان گناه شما کرده تا  
 شما عفو نفرمائید فائده نمیکند شیخ گفت من از گناه ایشان در گذشتم شما نیز معاف نمائید خواجگفت که  
 چون شما خوشنود و شد بدین غیر معاف کردم همیشان بحال خود آمدند و در بایمی شیخی افتادند و توبه نمودند  
 پس حضرت شیخ احمد جام فاخته خواند و بجناب جام مراجعت نمود و خواجہ مودود و چشتی استوچه چشت گردید و شیخ  
 احمد جام وقت خفت خواجہ برای تحصیل علم ناکید بسیار کرد و گفت در ویشی بعلوم چیزی نیست چیزی علم  
 بحال داری ولیکن علم ظاهری نیز در کایست تا ظاهیر و باطن کی گردد و حضرت خواجہ نصیحت ایشان  
 قبول کرد و هم در آن سال تحصیل علم غریب می نمود و هم صاحب القباس المانوار نیویب چون در غایت  
 حضرت خواجہ سطوت که در رتبه درآمد بضرورت بعینه ثبت افتاده و اصداعلم باصوب و هم دی از  
 سیر الانطاب دی از خواجہ عبدالخالق عجمه وانی نقل میکند که در ایام عاشورا و جمعی حضرت خواجہ



و در وقت بیان نمودن آنکه جوانی آمد بصورت زیاده آن خرقه در روی خود بر و غش داشته که شب  
 نماز خواهم بروانند و در وقت نماز آن گفت که من حضرت صلی الله علیه و سلم فرموده اینها  
 در دست اندوز من و اینها نیز در دست من است حضرت خواجہ فرمود و سرانجام  
 آنرا بشکلی در میان خود حفظ من حل و ملا آتی و از من شوی گفت بعد از آنکه مرا زاری باشد  
 خادمی را اشارت نمود تا خود را و کبرش زاری برآمد و می خجل گردید و گریست و در میان خود  
 افتاد و زاری نکست و سوسن شد و سوسن است و خائفه خواجہ و در وقتیکه که سه روز مانده  
 گامیست او گشت و شدی یکی از اولیا خدا گشتی بقرب الله میونی و وی شخص نامدار و عارف  
 کمال و حق بزرگوار است و در مقدمین و ابرار بود و مقبول است که چنان خلق و مواضع داشت میرزا اسلام  
 و خود را از جمله کبر شمردی و غلام و کنیز که خود را اسلام گردی و قیام نمودی انبی صاحب آقا  
 از سیر لایسمی آمد که چون خواجہ طلب الهی نمود و چندی را زحمت فرمودند سرزمینی با سعادت  
 و حریر باو شست دست خواجہ بود و در راه خواجہ بطالع نمود و حریر بار و بار شست و نهاد و جان بخش  
 نمود و بعد از آنکه بکفین نموده که زبانه برادر و برشته نشد و مردم تحیر بود که آواز سبک آمد و بعد  
 نشسته آنرا در میان غریب بیامند و نمانند که گذارند بعد از آنکه هزار نفر که بعد از آن خواجہ و آبا و اجداد  
 وی چنان گشتند که نماز گذارند و بعد خلق نماز او نمود و پس از آنکه که چنانچه برادران و جانیان و کبود  
 در میان او میگفت تا مواضع که خواجہ قبول کرده بود و آند ازین کرامت نمود و بعد از آنکه که در میان  
 مسلمان شدند که و شمار نیامند و نونی بی غرض شمر چوب سنجین و حسانه و زریان و غیره این سفر  
 و زینت و قوت گشت و مدت حیاتش بود و هفت سال بود و رحمة الله علیه تاریخ سر و اولیا  
 آنکه بود و چندی از آن است که شش جابج اسلام عمده خاندان چشیدند وادی چشیدند  
 سلطان باقی آن سجود کوه بخت آید و سوو خواجہ بر از غلیظه نامدار و اولیا کبار چشیدند  
 خواجہ احمد بن محمد و دین ابو یوسف چشتی رحمة الله علیه ریاضت دی بسیار  
 بوده و بعد از آنکه خواجہ بود و چشتی مقام دی نشسته و مقبول همه طائف بوده و کافه نام شفقی نام دارد

تمام داشته است گویند شیخ انصاری علیه السلام را در واقع دید که فرمودند که ای احمد  
 نوشتن نام منی با مشتاق توایم چون مبادا شده یار موافق اختیار کرد و محبوب و از جانب که گشتی بر  
 زیارت حرمین یعنی از اهل بیت علی شریفی و کرمی است و چون اقامت ارکان و شریف الطبع کرد  
 بحر محترم مدینه در وضعه شریفه مصطفویه علی زوار ما تحفه انجایا توجه نمود و مدت شش ماه بجا داشت کرد  
 گویند که بدادت و موافقت می بجا داشت آن حرم عاقلان اگر آن آمد خوش تنگ و دلیر بجا ماندند و در  
 آواز آن چنانچه همه حاضران شنیدند که ویرانخانه که از جمله ششاقان است و بعد از رحلت از مدینه بمکه  
 و جافاه شیخ شهاب الدین سهروردی زد و آن شیخ دیر تعلیم و اخرام بسیار کرد و خلیفه بند او بنا بر  
 نه دیده بود و بر اطلب کرد و وظائف اکرام و احترام بسیار بجا آورد و وی خلیفه را نصالح جاگیر  
 و مواعظ و لایق گرفت و همه در محل قبول افتاد و تسبیح آوردند بحجت استمال خاطر خلیفه محقری بر  
 چون بیرون آمد نظر اقامت کرد و بخرسان توجه نمود و ولادت وی سینه چ و سمانه بوده صاحب  
 اسرار می آرد و کمالات و خوارق عادات می بسیار است و گویند که تا امر از سجاده وی در جنت  
 بحال خود است و بر طبقه کبر و اهل معنی از فرزندان وی ظهور نماید و این معنی از کمالات و احوال  
 نبوت و شایه بان آنست که پاک در تمام هند و شان الطهرین الشمس اند و فی فی سینه و سبعین خمسانه و  
 زمان ابوالعباس احمد بن محمد بن علی شیخ ابو بکر بن عبد الله الطوسی النیسابوری حرمه علیه  
 در نقاشت می از اصحاب شیخ ابوالقاسم گرگانی است و با ابو بکر دینی و صحبت داشته است از وی  
 پرسیدند که دیدار مطلوب را بچه توان دید گفت دیده صدق در آینه طلب می فرمود که تصور آن شکلی  
 و فکر آنش گوی می نمشد و دعوی طلب مطلوب رساند و هم می گفته نام منی موهم سوخته نشود و در  
 دل بسوزن غیرت از غیر او و دخته نشود خانه جان شمع تجلیات جانان از دخته نگردد و زرا که هم  
 در زمین کاشته نگارند و نقش بر کاغذ نوشته نه نگارند و بجا آمده می بشاید نه انجام دهد و در  
 بنالیه بسوزن نگارند که ای نساج مادر و طلب تسامع کن ترا با یافت چه کار و هم می گفته  
 توکل است که من و عطا جز از خداست و عینی عین القضاة مهدی در مصنفات خود آورده

که احمد غزالی گفت می بینی ابوبکر بنعلج در مناجات گفته آری یا حاکم که فی خلقی خود را ندانم و او را  
 بر حق حکمت است جواب آمد که الحکم فی خلقک رؤیتنی فی مرآة روحک تحتی فی فیک گفت که  
 که حال خود را در آئینه روح تو بینم و محبت خود را در دل تو آنگاه که بحسب محمد بن غزالی از الطوس  
 رحمة الله علیه کتبت می او رسانیدت و لقب می زین الدین خطاب می در تصوف شیخ ابوعلی فارسی  
 است غزالی می است از دیدن طوسی اکنون اثر آن باقی نیست و می گفته که بعد از شیخ اما علی  
 ندانم که کار و حدیث می شنید می علی القاسم الکوکا فی قدس الله تعالی روحه آنه قال لی  
 التسعة والثشعین قصیراً و صفاً للعبید الساکین و هو مقید فی السلوک غیر مهمل یعنی شنیدم از شیخ ابوالی  
 که خبر داد از شیخ خود ابوالقاسم نامهای نود و نه گانه سخن بجانه و صف بنده سالک میگردد و در  
 خط خود از آن میگوید که حال بنده هنوز در سلوک است نهایت رسیدن زیرا که بنده رسیدن را ندانم  
 که در هر روز فی الله را نهایت مینماید و می افاض و طوس و بنشای توضیح علوم نمود بعد نظام  
 الملک طافات کرد و قبول تمام یافت و بافاضل نظام الملک مناظره کرد و در ایشان غالب شد  
 و در نظام مینماید و در ابوی تفویض کرد و در سه اربع و ثمانین و اربعه بیضا و وقت بعد از آن که در  
 و طریق زهد و تقاطع گشت و قصد حج کرد و در سه ثمان و ثمانین و اربعه بیضا و وقت بعد از آن که در  
 و مدنی آنجا بود و از آنجا بیت المقدس رفت و از آنجا بمصر مدتی در آنجا گذرید و بعد از آن  
 بعد از آن بمطرح خود بازگشت و بحال خود مشغول شد و از خلق خلوت کرد و کتب بنیده تصنیف کرد و بعد  
 از آنجا بود و در گفت و بعد از آنکه ترک کرد و بطرح بازگشت و برای صدق و خاتمه برای علم در  
 و اوقات خود را با طائف خیر فریاد کرد از حق قرآن و صحبت را با بزرگواران علم تا زمان که بخواهد  
 بریست در هیچ شهر جمادی الاخری شمس خستمانه حالات کمالات می بسیار معروف و مشهور است  
 مختصره مخبره علیه صاحب حجة الاسلام ازین سلسله سیب چیات پنجه و چار و موت  
 با قصد و شیخ احمد غزالی رحمة الله علیه و در فحاشی می از اصحاب شیخ ابوبکر  
 است تعقیبات معتبره و رسائل بی نظیر دارد و یکی از این سال و سماع است که معاش شیخ غزالی

عراقی برین آن واقع است چنانکه در میان جلالت میگوید اما بعد این که چند در میان جبر است عشق  
 سنن سواد زبان رفت امل کرد و یکی از فصول صلاح نیست که مشوق بهر حال خود مشوق  
 پس تنگنا صفت اوست و عاشق بهر حال خود عاشق است پس انتقام صفت اوست عاشق را بهر  
 در باید پس انتقام همیشه صفت اوست و مشوق را هیچ چیز دینی ماید که خود را دارد و لا حرم صفت او را  
 باشد و در عاشقانه لغت است یعنی ذات مشوق سیلا خطه و صفت مشوقیت محتاج عاشقیت اما بلا خطه  
 صفت مشوقیت محتاج است به عشق و عاشق که خور را در میخیزد نفیست است و میرا و درین ثبوت  
 با حدیث نیست بخلاف عاشق که در این مشوق ثابت نیست روزی کسی از دی از حال برادرش  
 حجت الاسلام پرسید که وی کجاست گفت وی در خون است سائل در اطلب کرد و در سجده یافت آن  
 شیخ احمد تعجب نمود و قصه را با حجت الاسلام گفت گفت بهت گفت من در سئل از سائل مستحاضه فکر  
 میکردم یکی از صفاتی از فرزین بطوس رسید بر حجت الاسلام در آمد و در از حال برادر خود شیخ احمد پرسید  
 آنچه میدانست گفت او گفت با تو از کلام دمی هیچ نیست گفت آری جزوی داشت پیش از در و در  
 تا که دو گفت سبحان الله آنچه مایه طلب کردیم احدی است در سب و عشره جسمانه از دنیا نیست خبر  
 و فرزین است و ذکر آن محب محقق صاحب سمر را بقتله اسمی عالی مقدار آن عالم  
 معلوم شد فی قطب فراد آنخواجده حاجی شریف زبیدی فی قدس السیر  
 دمی در ریاضات و مجاهدات و ترک و تجرید مدتی ثابت داشت و در کلمات خفای و خوارق میان قوم  
 مخصوص بود و در نکات و اشارات و معانی توحید عمیق و حقیقت زبانه توجه بدو داشتند و در تربیت  
 عظیم الشان بود میرالدین لقب داشته و خرقة فقر و ازاد خواجده قطب الدین بود و در حقیقت  
 ایشان فرموده از سماع آلاء حق حسد و کینه و غل و غش یکی زائل میگردد و بسوی عرش و کونین  
 میل کنند از سماع از وی احتراز کنند و اگر کنند صاحب مرآة از سیر الالهی می آرد که خواجده حاجی  
 شریف زبیدی چهل سال از خلق غفلت گرفت و خواب اختیار کرد و یک در جهان و میرا بهر چنگ خودی  
 و از عالم مرتب غیبت لغت داشت اجابا اگر کسی خواستی که خدمت وی رود خادم گفتی زبانی که در

و حکایت آن بانی که از سعادت زیارت محروم گردی روزی شخصی خدمت خواجگی فتوح آورد و در  
 مابین حاجت ندایم این محکم می بینی از خزانه عیب محروم است چون آن شخص نظر تبحر کرد و دید که جوی از  
 و صحرای آن شده است تغییر نماند مقصود و خواجہ آن بود که باز کسی فراهم احوال می نشود و تنهایی  
 و تخریب جمعیت گرفته بود و صاحب سبع ساله میگردد و خواجہ حاجی شریف زندگی مرید و خلیفہ خواجہ بود و در  
 چشمت حاجی شریف دائم در خلوت بودی بعد سده روز بیدار شد و سبزی چمنک افکار کردی و پس از  
 خواجہ که خوردی و مجذوب گشتی نظر اکیس نفیست بود و او صد و شصت و یک سال عمر داشت از آن  
 سالگی تا آخر عمر وضو و خیر و قضا و حاجت باطل نشد می و دایم در گریه بودی و بار بار غمزه زد  
 و آه گفتی و میوش و بیاض گشتی آب بر روی او میرود و میوش می آمد پرسیدند که چندین گریه  
 از خصیت در نمود و بار که این آینه را می آید که مایه خلق است و الا نشأ الا لیقعد و ان مدح و شریف  
 میگردد که خداوند تعالی با لایحه عبادت آفریده است تا شب روز او را بر ستم با بر و زیر مشغول میشود  
 نباید که فردا نیامت میان در و بستان میزنند و گزرم و گویند حاجی شریف دوستی با خدا می داشت  
 و با خلق هم میلی داشت و افعی و دوسنی و بیان مصلحتان صادق و بیست است او را و حلقه عاشقان نشسته  
 ندهید و این چنین کس شایان خرقه نباشد خرقه کسی پوشیده که در دل او بجز محبت خدا و رسول محمدی دیگر  
 نبود و هم وی می آید که چون حاجی شریف زندگی سرخ شود و دوشد شیخ زموادی حلقه میزنند  
 از خدای عز و جل خود استم که در مقام من مشغولی خلق را دست بیعت می دهد یک مریدان تو سرور  
 و در ایشان باشند برود و خلوت نشین خواجہ عرضه کرد که پیر و سنگی و خلوت کسی نشیند که مجموع باشد  
 منده لائق خلوت نیست خواجہ بود و اسم عظم که از پیر خود یافته بود و حاجی شریف را با بیعت  
 بجز که لو آن اسم را یاد گرفت علم لدنی بر داشت و گنبد بعد فرمود اینجا حاجی شریف کسی که در مقام محمدی  
 آمد علی و سلم و در مقام پیران باشند او هرگز جا بل نباشد حقیقی برود علم لدنی بگشاید و راه پیدا  
 نماید و در آن کاینکه بعد خرقه کلیم حاجی شریف را پوشانید و خلعت عطا فرمود و یکایمی نمود و شانه  
 با فقر فانه و محبت با غریب و ساکین و آنچه راه و سبزی پیران است از انفسین کرد و هم وی گویند چون خوا

حاجی شریف خرّم خلافت پوشید یافت غیبی از داد که ای حاجی شریف پوشیدن خرّمه گیم بسیار  
 باشد تا آنکه امروز بدم مقبول حضرت خود کردیم هر که با بنو محبت گیرد او را نیز مقبول حضرت خود  
 گردانیم صاحب اقتباس الانوار از سیر الاقطاب می آرد که مرقد و قبر وی در شهر متوج بر کناره دریا  
 متصل جانب شمال واقع است اگر چه بشریف آوردن ایشان در میندستان و در اینجا حجت نمود  
 مطلقاً از هیچ کتب شایخ معلوم نیست ولیکن اندرون شهر و در بزرگان روزگار شهرت تمام است  
 این فقیر کمر زیارت کرده و الله اعلم بالصواب سیوم ماه جیب سه دفاتش بنظر نیاید بقولی در سنه  
 اربع و ثمانین و هجده و بقولی معاصر خواجہ یوسف ہمدانی بود بقولی قبر شریف در ملک شام یا  
 قنوج است و بقولی و در قریہ زندہ کہ از قریات بخارست رحمۃ اللہ علیہم  
 ذکر خواجہ یوسف ہمدانی گنیت وی ابو یعقوب است قدس اللہ سرہ  
 در شجاعت حضرت خواجہ محمد باقر قدس سرہ و کتاب فضل الخطای و زودہ کہ خدمت مولانا  
 شرف الدین العقبلی الانصاری النجاشی روح اللہ روحہ کہ از کبار علمائے اوزان خاندان خواجگان  
 قدس اللہ ارواحہم بخط شریف ایشان مکتوب است کہ شیخ یوسف ہمدانی ہر روز سالہ بودہ اندیشیدہ و  
 رفتند و از ابی اسحاق فقیہ علم نقد آموختند و در علم نظر بدرجہ کمال رسیدند و بر مہذب امام  
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بودند و در اصفہان بخار انعم کردند و عراق و خوارزم و خراسان  
 و ماوراء النہر صاحب قبول بودند و مدتی در کوہ زر ساکن شدند و خرقہ از دست شیخ عبد اللہ  
 جوینی پوشیدند و تصوف انساب شیخ عبد اللہ جوینی و شیخ سنائی و شیخ ابو علی فارابی کردند  
 ولادت وی در سنہ اربعین و از بچانہ بودہ است و ہم وی منسوبید و در تاریخ امام باغی مذکور است  
 کہ خواجہ یوسف ہمدانی صاحب حوالہ کرامات بودہ و در بغداد و اصفہان و عراق و خراسان  
 و ہمدان و ہمدانہ نمود و حدیث و تفسیر و لغوی و فروع و خلق از وی متبع شدہ و در مدینہ  
 اتراک کرد و مدتی آنجا ساکن شد و بعدہ بہرات رفت و چند وقت آنجا بود و بعدہ باز غریت برداشت  
 اند منی ہر دو گر بہرات رفت یکچند آنجا بود و بعدہ باز غریت برداشت و چون از غریت میردن آمد

خواجہ یوسف ہمدانی شریف

در راه و حاجت یافت و در میان موضع که دفات یافت بود ویرا دفن کردند و گویند بعد از آن بن النجاشی  
 که از مردم مدینه می بود و حسب مبارکه ویرا نقل کرد و قبر مبارک وی آنجا است نیز از ویرا نقل کرد که حضرت  
 یحیی بن یوسف را دفات نزد یک سیده است چنانکه این از میان اصحاب در مرثیه ایشان یافته شد  
 و بیات خود و نصب کرد صاحب نقحات می آرند شیخ محی الدین بن العربی قدس الله سره و بعضی  
 مصنفات خود میگوید که در بیست و شش ساله شیخ اوجده الدین کرمانی در شهر فونیه در منزل سن بود  
 وی گفت که در بلاد و احوال یوسف پسرانی که زیادت از شصت سال برجا آمده شیخی نسبت به  
 ردوی در زاویه خود بود که خاطر برین منزلت و طبع می خطو کرد و دعوات وی آن نبود که در غیر جمعه را  
 آید آن بوی گران می آمد و میداشت که کجای می باید رفت بر مرکبی سوار شد و سر ویرا بگذاشت تا که کجا که  
 خدا تعالی خواهد ویرا هرگز ویرا از شهر بیرون برد و بادی و راند و باده مسجدی ویرانی رسیده  
 و بایست شیخ فرود آمد و مسجد درآمد و دید که شصتی سرگشته است بعد از ساعتی سر بالا کرد و جوانی تو بیا  
 گفت یوسف مرا سکه شکسته است و ذکر کرد شیخ آنرا ایمان فرمود و بعد گفت ای فرزندی که گاه در شکلی  
 شود و شمع در آتی و ازین سر بر سر او رنج میگیرند شیخ گفت است که آن جوان من نظر کرد و گفت برگاه  
 مرا شکلی شود و رنگی را بر روی من مثل تو شیخ این العزبی میگوید من را آنجا دهم که مرید صاب  
 بصدر خود و هر یک شیخ بجانب خود میتوان کرد و خلفا و خواجیه یوسف چهاراند عبد الله برقی و خواجیه  
 حسن برقی و خواجیه احمد سیوسی و خواجیه عبد الحالی عجد وانی بعد خواجیه هر یک و مقام دعوت بود  
 و خلفا و دیگر بطریق ادب و خدمت می بوده اند و چون خواجیه احمد سیوسی بطرف کرکستان غربت کرد  
 جمیع باران را نسبت خواجیه عبد الحالی و لالت کرد و همچنین در بعضی از مسافران  
 خاندان است تو منی فی شمس و ثلثین و شمسائیه رحمه الله علیه خواجیه احمد سیوسی منشأ  
 خاف و اوده سیویان رحمه الله تعالی علیه می خلیفه سوم بوده اند از خلفای خواجیه  
 مهدی بن قدس سره و شرح است که کمال ایشان را آسوسی گویند و آثار که در کی است بر شاخ و برگ  
 اطلاق کنند مولای ایشان سیوسی است که شصت مشهور از بلاد کرکستان و قبر مبارک ایشان نیز آنجا است

صاحب آیات و کرامات علیه و رسالت فریده بوده اند ایشان در طعنی منظور نظر باب رسالت شده اند که از قدس  
 مشایخ ترک بوده اند باب رسالت با اشارت شمل بر بشارت حضرت رسالت علیه السلام تهریت و شکی از ایشان  
 و خواجہ احمد رضا ایشان ترقی کلی واقع شده و باب رسالت و قیام حیات بوده اند خواجہ جمیل و امام کلام  
 دینی بنام منموده اند و بعد از وفات وی هم بشارت دینی بخوار آمده اند و سبک انبیا و نبوت خواجہ یوسف  
 نعامت و بدر جلیل و ارشاد رسیده اند و در رساله بعضی از مشایخ اینچنان دان چنین مذکور است که بعد  
 از وفات خواجہ عبدالمعز بنی و خواجہ حسن اندقی چون نوبت خلافت خواجہ احمد یوسف رسید و دعوت غوثی  
 مشغول شده اند بعد از چند کاه که ایشان را بشارت غیبی بجا آمد که آن عزیمت افتاد و وقت وفات همه  
 اصحاب انساب بعد خواب عبدالحق محمد دانی وصیت نمودند بعد از آن بجا نیامد پس توجه فرمودند و فرمود  
 نماند که خواجہ احمد یوسفی سر حلقه مشایخ ترک اند و اکثر مشایخ ترک را در طریقت انساب بدیشان است و از  
 خاندان ایشان سی بر کوار عزیزان بوده اند که ذکر مجموع ایشان علیحدہ کتابی باید و بداند که خواجہ  
 را چهار خدینه اند اول منصور اما دوم سعد اما سیم سلیمان اما چهارم حکیم اما بقوی بنزله انبیا از وی  
 صاحب شد و شدند و درین پانصد شصت و دو درخت از دنیا و در قصبه سی مندان گشت و ذکر خواجہ  
 عبدالحق محمد دانی قدس الله تعالی سره ایشان خلیفه چهارم خواجہ یوسف  
 اند و سر در نظر طبقه خواجگانند و سر حلقه سلسله عزیزان در شجاعت مولود و مدفن وی در نجف است  
 از ولایت نجار و آن دینی است بزرگ شمعها مانند شمعش فرشتگی اینچنان را دام پدری عبدالحق  
 است بعد از امام معروف است از اولاد امام مالک بوده و دالند دمی از اولاد ملک دم است  
 گویند عبدالحق جمیل امام صحت و از خضر علیه السلام بوده و خضر را بوجود خواجہ بشارت داد و عبدالحق  
 نام نهاد و بعد عبدالحق جمیل امام از ولایت روم بدیار ماوراءالنهر و ولایت نجار آمده و در نجف دان گشت  
 و حضرت خواجہ انجا متولد گشت و در نجف دان نشو و نمایانته و در مباحی حال دنیا را تحصیل علوم  
 اشتغال داشته اند و تفحاش است در ایشان در طریقت محبت است مقبول مہدوفی از اعلیٰ الامام و راه

در این کتاب  
 در این کتاب



وصفا و ساجت شرح سنت مصطفی صلی الله علیه و سلم و مخالفت اهل بدعت و مهور و نوشیدنی  
و درش پاک خود را از نظر اخبار پوشیده اند ایشان اسبق و کر دل و جوانی از خضر علیه السلام بوده  
و بران سبب مواظبت نموده اند و خواجہ خضر ایشان را بفردی قبول کردند و فرمودند که در پیش  
مردمانی و غوطه خور و بدل گو لا اله الا الله محمد رسول الله چنان کردند و این سبب را گرفتند و بکار  
شدند و کشت و ما یافتند و اول حال تا آخر حال رو کار ایشان بزرگ خلق مقبول و محبوب بوده  
از آن شیخ الشیوخ عالم خواجہ یوسف محمدانی بخارا آمدند خواجہ عبدالحق صحبت ایشان دریا  
و معلوم کردند که ایشان را هم ذکر دل بوده و محبت ایشان می بودند تا مدتی که در بخارا بودند و گفته  
کردند خواجہ پیر سبب ایشانند و خواجہ یوسف پیر محبت و خرقه و بعد از خواجہ یوسف خواجہ عبدالحق را  
مشغول شدند و احوال خود را پوشیده میداشتند و ولایت ایشان چنان شد که در یک وقت نماز کعبه  
و می آمدند و هم در شجاعت شجیه فرموده اند که وصیت میکنم ترا ای پسر که من بعد از او نباشم  
جمع احوال بر تو باد که متبع آثار سلف کنی و نماز جماعت گذار شش طریقه امام و مودان نباشی  
خواجه بنا سخن و چنانکه مشین و سماع بسیار مکن که سماع بسیار اتفاق پیدا آورد و در وقت  
سماع دل را بیدارند و سماع انگار مکن سماع را اصحاب سماع بسیار اند که گوی و کم خورد کم  
و از خلق گریز نمائند که از غیر گریزند و هم در لغات و در ویشی مش خواجہ گفت شیطان را برودند  
راه سبب است باشد خواجہ فرمودند که هر روز ده که بسوی حد فناء نفس رسیده باشد چون در شرم  
شود شیطان برود و دست باید اما آن روزند که بسبب حد فناء نفس رسیده باشد و بر شرم  
خود در چهره کجاست بود شیطان بگریزد و این صفت آنست که مسلم شود که روی بر حق  
دارد و کتاب خدا را بخرد و صل و است و است و است رسول با جاست چپ گید و در  
این دور و شنائی راه را سبک کند و در دوازدهم ربيع الاول سنه خمسین و شصت  
برفت از دنیا خواجہ عارف ربوگر می رحمة الله علیه در لغات است بعد از  
را خسته قید بوده است خواجہ احمد عبدین و خواجہ عارف ربوگر می و خواجہ ادب و کلام

در این کتاب  
مذکور است

و سلسله نسبت ارادت حضرت بیادالدین نقشبند رحمه الله علیه زین جماعه بخواجه عارف میر  
در شحات است ایشان خلیفه چهارم اند از خلفا و خواجه عبدالغنی قدس سره مولودین  
ایشان را بگویم است که موضع است بر ش فرسنگی از شهر بخارا اما بعد از آنکه شنگی شرعی است خواجه  
عارف را توفیق بسیار رودی داد و سلسله وی شالغشت و نسبت ارادت خواجه به والدین بگو  
سیر و غیره شوال سنه هشتصد و پانزده وفات یافت عمر طویل داشت

شیخ  
نقشبندین

خواجه محمود انجیر قنومی رحمه الله علیه در لغات است وی از خلفا و خواجه عارف است  
در شحات است مولد ایشان انجیر قننی است و اعظم خلیفه خواجه عارف است و انجیر قنومی از معصومین است  
در ولایت بخارا از مضامین است که وی بزرگست و شغل بر چند ده مرزعه و فرسنگی از شهر بخارا  
خواجه محمود در اکبری سکونت داشت قبر وی آنجا است و بخت و حال کسب ملککاری  
و چون از خواجه عارف اجازت و ارشاد یافته بود و بدعوت خلق بجنی ماذون و ماکشته بنابر  
مقتضای دقت و مصلحت حال طالبان ذکر علانیه معمول گردانید اول بار که مشغول  
شده اند و در مرض موت خواجه عارف بوده است نزدیک بزمان تسلیم ایشان بر سر منبر را بگو  
و خواجه عارف در آن محل فرموده است که این وقت آنوقت است که ما را اشارت کرده بودید و بعد  
از نقل ایشان خواجه محمود سجده کرد و روزه آگینی است بذكر علانیه مشغول شدند و مولانا  
الدین از کبار علما وقت که با علما حضرت خواجه محمد پارسا اند با اشارت استاد العلما  
الحکامی رحمتهم الله در بخارا از خواجه محمود سوال کردند بجزو جمعی که از اندام علمی زمان که  
شما ذکر علانیه بچیزیت میگویند خواجه فرمود تا حقه بیدار شود و غافل آگاه گردد و در وی راه  
از با استقامت شریعت و طریقت و آید و حقیقت توبه و انابت که متفاج همه خیرات و صلح  
سعادت است رغبت نماید مولانا حافظ الدین گفتند نیت شما صیحت و شمار این شغل حلال  
انگاه از خواجه محمود التماس نمودند که ذکر علانیه را حدیسی بیان نمایند که بان حقیقت از مجاز متنا  
گردد و بیگانه از آشنایان باشد و خواجه فرمودند ذکر علانیه که بی اسم است که زبان او پاک بآورد

و نسبت بعضی او پاک باشد از عوام صحبت دل او پاک باشد از ریا و سمعت و سر او پاک باشد از توجه به حضرت  
 بر بومیت و آنرا می خواجه علی با صحاب خواجه محمود و دره را مبتنی بر که مشغول بود و ندانگاه مرغی سفید بزرگ  
 از بلاد سرسیدیه بریان گفت ای علی مردانه باش اصحاب از دیدن آفرین و شنیدن سخن کفایتی بشده  
 گفته اند بعد از آنکه بخود راه رسید که آنچه بود که دیدیم و شنیدیم خواجه علی را اینست فرمود که آنخواجه محمود  
 بود و حق سبحانه ایشانرا اگر است واده است که دانم و آن مقام که حق سبحانه باموسی علیه السلام چندین سال  
 گفته است پروردار میکنند و بعد از بیع الاول از دنیا رفت خواجه علی را معینی رحمة الله علیه  
 و نفاست وی از خلفا و خواجه محمود است و لقب ایشان درین سلسله حضرت غزوات است ایشانرا  
 مقامات عالیه کرامات ظاهره بسیار بوده و بصفت با نندگی مشغول می بوده اند و این تقریر از بعضی کاتبان  
 جنین استماع دارد که اشارت به ایشان است آنچه مولانا جلال الدین رومی در غزلیات خود فرموده است  
 مگر علم حال نونی فال بودی کی شد منده اعیان بخار خواجه شیخ ایچ و در ایشان از خواجگان  
 نیز در دیگر که باز ایشان پرسیدند که ایشان چیست فرمودند که کندن و پیوستن ذریه ایشان پرسیدند که  
 مسبق بقضا است یا نه کی بریزد فرمودند که پیش از هر شجاعت است ایشان خلیفه دوم اند از خلفا و خواجه  
 مولود شده اند و اینست که قدسیت بزرگ در ولایت بخارا بر او رسیده و در سنگی شجره رسیده بار بار می بار  
 شدت شمع اول خورشید کربل الدین علاء الدین منافی قدس الله تعالی روحه بایشان  
 بوده اند و پیمان ایشان مراسلات واقع شده گویند که شیخ در ویشی را بحدت خواجه پیر  
 و سلسله پرسید هر یکی را جواب شنیدند سویم آنکه ما می شنویم که شما در جهر می گویند این چیست  
 جواب فرموده اند که نیز می شنویم شما ذکر خفیه می گوید پس ذکر شما نیز جهر باشد شیخ دوم  
 مولانا سیف الدین نصیب از اکابر علما آن زمان بوده از حضرت عزیزان سوال کرده که شما ذکر علانیه چه  
 است می گوید ایشان فرموده اند که با جماع همه علما و نفس آخر عید گفتن و تقصیر کردن حکم حدیث  
 نقل می توانم شما را ان لا اله الا الله جان است و در ایشان هر نفسی نفسی آخر است در است  
 رمضان سنه خمس و عشر و سبعمائه رفت از دنیا و بقولی احد عشرین

خواجه بابا ساسی رحمه الله علیه در نوحی است وی خلیفه حضرت عزیزی است  
 و خدمت خواجه بابا را در نقشبند را نظر قبول بفرمودی از ایشان بوده است و ایشان که بارها  
 بنده را میگردانیدند و میفرمودند که از شما که بوی مروی می آید و زود باشد که قهر منم و انصاف عارفان  
 ناز و می از منزل میرکال که از خلفای ایشان در طرف قهر عارفان میباشند و فرمودند از ولادت  
 خواجه بابا روزگاری که بود که در ایشان معالیه برسد ایشان گذاشت و بسیار نماز و عبادت خواجه بابا برآمد  
 که فرزند ما است و ما را قبول کردیم و توجه با صاحب کردند و گفتند این آن فرزند است که ما بومی و می  
 بودیم مقدامی روزگار شود و امیر میرکال را فرمودند که در حق فرزند بها و الدین نیت و شفقت  
 نداری و نیا بکلی حکم اگر تقصیری امیر فرمودند و در نیا شتم اگر در محبت خواجه تقصیر کنم در شجاعت است  
 ایشان افضل از محمل صاحب حضرت عزیزی است و مولد ایشان قریه ساس بوده است که از جمله دیهاتی  
 است و یک شهر می بود از راستی و از نجاشی و رعیت و در ایشان برانجامت مقولست که چون  
 حضرت عزیزی آن اوقات نزد یک سیده خدمت می نمود و با او بسیار از میان صاحب اختیار کرده و او خلعت و لباس  
 خود را بابت آن قبول می نمود و همه صاحب را بابت ایشان امر کرده اند و در جمعی از انجمن حضرت سیده  
 پنج برت از دنیا و کر شیخ ضیا الدین ابو النجیب عبد القاهر السمری و شیخان و کوفه و  
 حجت الاسلام علی بن علی علم طاهری و باطنی کمال بوده و مصنفات و مرفوعین بسیار دارد و قبول نفعی است و می بود  
 و سیده بابا که صدیق رضی الله عنه میرسد و است ارادت وی در طریقت شیخ احمد علی است و در تاریخ امام  
 سید که یکی از اصحاب شیخ ابو النجیب سمرودی حجت الاسلام گفت روزی با شیخ در بار بار آمد و میگفتیم که در کمال  
 رسیدیم که گویند می آید و حجت بود شیخ باینکه گفت این که میگویند که من در دام نشسته نقاب بخود نقاب  
 چون بخود باز آمد صحبت قبول شیخ افرا کرد و مالت صاحب راه الاسرا که میوه ای از دست عم خود می  
 ابو حفص بن خرد خلعت پوشیده است و با شیخ حماد بن ابوسلم و یاسر بن سعید و شمس بن جلیلی و مکمل از وی  
 نقل میکنند شیخ ابو النجیب سمرودی گفت که اول نفع کرد و حق تعالی بر من برکت صحبت شیخ حماد و یاسر بود و در  
 در اوقات عالی در سلوک و حقان بسیار است و من فرم هر حلقه اکثر اولیا بود و در کمال صوری و معنوی

صبح اهل ائمه متفق اند و رنگدار شیخ شهاب الدین سهروردی نقل میکند که وی گفت وقتی نزد یک عمر خود  
 شیخ ابو نجیب رسیدم که مردی گوساله پیشش آورد و گفت یا سیدی این را نذر کرده ام و رفت چون آن  
 گوساله پیش شیخ آمد شیخ فرمود که این گوساله بگوید که من آن گوساله اندم که برای شما نذر کرده ام این  
 و بگوید و مرا برای شیخ علی بن ابی طالب نذر کرده اند و من گفتم که آن مرد را با آن گوساله نذر کرده  
 و عرض نمود که این گوساله نذر شماست و آن مرد شیخ بنی بود و مرا شهادت داد و من گفتم که شیخ شهاب الدین  
 نقل میکند که روزی سه نفر از یهود و سه نفر از نصاری و مجلس حاضر شدند شیخ الاسلام را با آنها آسمان چرخ  
 هیچ نوع قبول نکرد پس شیخ در بین هر یکی از آنها لغز از لبش تعلیم کرد و هر لغزه تمام فرموده بود و در حال  
 پیشش نفرایمان آوردند و گفتند چون شهر در بطین ما سید جزوین اسلام صردینی از اهل باغی ماسجود  
 ویران شدند آن کلمات و خوارق عاده را خواهد بود که مثل شیخ شهاب الدین سهروردی میفرمود که در کتب  
 سجای خود خواهد آمد و دیگر شیخ عمار یا سهر قدس سره نیز از اصحاب شیخ ابو نجیب سهروردی است  
 و یقین است و در کتب ناقصان و تربیت مریدان کشف و قانع ایشان کمال و تمام است شیخ نجم  
 کبری در کتاب فوائج البحال آورده است که چون بخدمت شیخ عمار رسیدم و ما فاضل می بخت و آمدیم و تمام  
 گذشت که چون آن کتاب معلومها هر یک کرده ام چون فتوحات غیبی دست و پا از ابرس مؤمنی سید بطالبان  
 برسانیم و این بخت و آمدیم تمام شکوت میفرمود بر آن آدم شیخ فرمود اول تصحیح کنید که بعد از آن شکوت  
 بر تو بر ما ملایم بر دل نیست کتابیار اوقف کردم و جانها را بفقر انجشیم بعد بکجه پوشیده بودم و گفتم که این  
 قبر است و این کفن من است و این مکان چو آن نیست و غم کردم اگر داعیه بر آن غلبه شود آن جید را به نام  
 ما ستر عریض نماید و حیوانات خرج شود و من نظر کرد و گفتم در آنی که نیت درست است چو آن تمام شکوت  
 من است شیخ ابو نجیب حات برین بگشاید و دیگر شیخ زوزیجا که میر صهر می جلال کار زوزیجا را میفرمود و فرمود  
 شیخ ابو نجیب سهروردی است و اکثر اوقات در مقام استغراق می بود و شیخ نجم الدین کبری  
 را بفرسبیل در مقام تکمیل رسانید و بدامادی قبول کرد و فی کتاب تحف البرکات که تصنیف  
 شیخ محمد الدین بغدادیست میگوید سهروردی شیخ ابوالجناح بقول میفرمود و زبان میر



میسوزید که شهر اندر او مسجد خوانده اند ای حجت الله علیه و آله پادشاه سید العابدین به العابدین شیخ الاسلام  
 خواججه خان مازنی قدس سره حاصل کردم و شیخ کبار بحدت حاضر بودند که این درویش روئی برین پاد  
 فرمود که دو گانه نماز بگذازیدم گفت تقبل قبله بنشین شستم فرمود سورة البقره تمام بخوان بخوانم فرمود  
 کلمه سبحان الله بگوئیم نگاه خود بایستاد و روئی سوئی آسمان کرد دست من گرفت و گفت بخدای سرانجام  
 که این گفت بخت مبارک مقرر است بر این درویش را ندوگاه برین پاد و کلیم خاصه باشد انگاه گفت بن  
 چون بنشینم فرمود که هزار بار سورة اخلاص بخوان بخوانم فرمود که در خانواده ما همین کیش بازو بحاجه است  
 امروز بر شنبه زنده داریم که این درویش حکم اشارت کیش بازو بطاعت کرد پس چون فهمد و بخت  
 خواججه شستم گفت بنشین همین بنشینم گفت نظر بالا کن چون سوئی آسمان نظر کردم گفت تا کجای می گنجی فهم  
 تا عرض عظیم فرمود و در زمین سنگ بریدم فرمود تا کجای می بینی گفت تاخت الشری باز فرمود سورة اخلاص را بار  
 بخوان چون بخوانم فرمود باز سوئی آسمان کردیم گفت تا کجای می بینی گفت تا کجای عظمت فرمود و بخت  
 بسند کن کردم باز فرمود باز کن چون باز کردم و دانگشت خود را بر منو و گفت چه می بینی گفت حق و عزت عالم  
 می بینم همین که این گفت فرمود برو که کار تمام شد بعد از آن شش پیش بود فرمود و بخت کردم ز بخت  
 یک پناه زربود فرمود در دیشان صدقه ده چون بدادم گفت چند روز بخت ما باشد گفت فرمود زمان  
 بالا است انگاه بعبادت زیارت انکه رسیدیم انجا را دست گرفته بخدای سپرد و در زیر پا دوان  
 خانه کعبه شاجات کرد در باب این درویش آواز آمد که معین الدین سجری را قبول کردیم چون از انجا دیگر  
 اویم بر سر روضه خواججه کائنات محمد مصطفی صلی الله علیه و آله سلام گفتم آواز آمد علیه السلام  
 نظر المشایخ همین که این آواز آمد فرمود بر کجالت رسیدی بعد از آن در حجره بنشان آدمیم بزرگی  
 و یافتیم که از پیشگاه خواججه عظیم بود عمر او صد و چهل سیده بود و از مشغول با یکبائی نشین  
 از انحال سوال کرده شد جواب او رفتی بهوائی نفس خستم که ازین صوبه بیرون آیم همین که با  
 از صوبه بیرون نهادم آواز آمد که ای یحیی عمده کی بود و لایوش کردی کار و موجود و شوم انگاه  
 را بریدم و میرودن او انهم پس از چهل سال است که این یابی را بریدم و در عالم تحریر متبلانده

نیندیم فردای قیامت بیان بر دستان این دمی چو خواهم نمود از انجا و بخار اندیم بزرگان انجا را درین  
 صحرایی در عالم دیگر توجه بشود که نصف ایشان در قلم نباید بمانند تا ده سال بعد از این ایضا و بعد  
 بعد از آن خواجہ در بعد از آمدن معکف شد بعد چند گاهی باز سافر شدند تا ده سال این گویا برقی و حاکم  
 خواجہ بصره کرد و برابر میفرمیدند که بست سال است شده خواجہ بازگشت و بعد از غزلت گشت این روز  
 را فرمان شد که درین روز من برون بخوام آمد اما شمار ایضا بدید که ضرر و وقت داشت بایست تا غریبه  
 شمار را گویم بعد از تو با یو گاری ماند پس این در و دیش بخین میکرد و هر روز بخت خواجہ در مقام  
 صیفت و آنچه از زبان پاک خواجہ می شنید از او می آید و در چنانکه در این احوال تمام موقوف  
 خواجہ عثمان بارونی در دست مجلس کرده و این مختصر گفتنش آید و لیکن بزرگایک و مجلس کتاب  
 نوشته می آید مجلسین در فضیلت نماز افتاده بود و فرمود که شیخ یوسف چشتی رحمه الله علیه در  
 رساله خود مینویسند که در وقت غفلت غاصه سوار و اخلاص با بخواند روز قیامت پس بغیر  
 چش از وی کسی در شب نرود و در شب رفیق عیبی باشد آنگاه فرمود شنیده ام از خواجہ محمد  
 معشری رحمه الله علیه که در وقت غفلت بکبار السجد و سوار اخلاص بخواند چنان از کلمات پاک شود  
 گوئی از او رزاده است آنگاه فرمود در صحیفه خواجہ والنون مصری رحمه الله علیه دیده ام بر  
 این عمر رضی الله عنه هر که در وقت غفلت قل یا ایها الکافرون بخواند هزار مرتبه بدین خواهی رسید  
 در شب آنگاه فرمود روزی بایر خود مسافر بودم در بختان بزرگی دیدم خواجہ محمد بن خشتی  
 از حرم مشغول از شنیدم که او فرمود و هر که در وقت بر آمدن آفتاب در رکعت نماز یا چهار رکعت  
 نماز کند و ثواب حج و عمره و زمانه اعمال و بنویسند و در خبر است هر که در وقت بر آمدن آفتاب در  
 نماز یا چهار رکعت نماز کند فاصله از آنست که بخواند بر او صدقه کرده باشد پس که خواجہ ابوالفوار  
 تمام کرد مشغول شد دعا گو می بازگشت مجلس است و یکم سخن در و اگر در حاجات افتاده  
 فرمود که خدا متعالی دست دارد مومن را که حاجات روا کند مدینه را بهشت جا آنگاه او شد  
 هر که مومنی را اگر می کند خدائی عزوجل همه کلماتش را بیاورد و آید بدان مقدار که بنویسد



راست کند با خاری ز راه بردارد و مومن آن خدایتعالی اورا میان صدیقان و صدیقان  
 آنجا رسد با عالین همین که خواجۀ فائده تمام کرد مشغول مجلس سید مومن یاد کرد و من آنجا بود  
 آنجا سید علی بن عبدالمطلب گفت که فاضل ترین اهل حجت اندر دنیا یاد کرد و من گفتم که همیشه مشغول بودی که خود را  
 بابد از مرغزار مائی بپشت آنگاه فرمود هر که در یاد کردن انبیا صلوة فی رسته خدا تعالی گناه نبیند  
 مگر چنگان مان اواز در میازد باشد و بیفت اندامش آتش و فسخ حرام گرداند و در حسابی انبیا و  
 بشت خانه آید و الله اعلم بهین که خواجۀ ابی فوائده تمام کرد و مشغول شد و بهم خواجۀ بزرگ در  
 تمامی کتابی که مجلس آخر مینویس که خواجۀ عثمان مارونی قدس سره این فوائده تمام کرد و عصا  
 پیش بود باین و ذیل و در مصلحت و ترقی غیر عطا فرمود بعد از آن فرمود که این یادگار خواجگان  
 ماست این را بستان هر که را بعد از خود در ویابی این در گردن اولونی و بدین بهین که خواجۀ  
 فوائده تمام کرد و روی بزرگ آن آرد و باز گشتم صاحب سبیل می آید که خواجۀ عثمان مارونی بپشت  
 ده سال نفس اطعام نداد و بعد بیفت روز پریم و پس آب انبیا میدی و گفتی آبی مارا از دست  
 برمان نفس من غالب می آید از من آب بخواد بری و پس او آب میدهم و خواجۀ عثمان مارونی در  
 سماع بسیار گریستی و گاهی زرد شدی آمدید خشک کنی خون اندام نماده نوره بلند میزد و  
 رقص می آمد و هم می بینید که خلیفه وقت مرید سرزد بان بود و باز از سماع منع کرد و گفت  
 اگر سماع نیک بودی جعید تو نه کردی هر که از سماع باز نماد او را بردار کنند و قول آنرا بشنند  
 خواجۀ عثمان قدس سره فرمود سماع سیرت از اسم اربیان بنده و مولی اگر از سماع بپوشد  
 بزنگار شودیم نیک را بگفته باشیم و از پیروی پیران باز مانیم تا تو به از سماع نخواهیم کرد و مجلس علما  
 حاضر شویم پیغم که علما سماع را قبول کنند یا نکنند خلیفه گفت بیایید خواجۀ سماع را کرد و در آن  
 شد که مجلس علما حاضر آمد علما رویدن روی خواجۀ جمیع خوردند و علم فراموش کردند و گفتند  
 و باین خواجۀ فائده و فریاد کردند و گفتند که سماع شیه ما بیاخت خواجۀ گفت و عصری که خواجۀ  
 فوائده تمام کرد و میگفت که سماع مرا بل را حرام است آنوقت خواجۀ ناصر الدین حجت بود گفت که اگر

جعید در پشت بودی با ناصرالدین در بغداد بودی جعید تو به از سماع کردی شهادت دانی سماع را خوا  
 شرطت تو جعید بر حاجت نیست پس بر آن مایه بگرد و در هر یکی سماع شنیدند همه ملا سربازی خوا  
 نهادند و خواجهم لطف بر آن علما نظر کرد و در هر یکی اهل مد شدند و ابواب علم لدنی بر ایشان گشاده  
 ترک دنیا و اهل دنیا گرفتند و خلوت اختیار کردند و خلیفه گفت من خواجهم را رضا دادم که سماع بشنود و دیگر  
 زهره بود که سماع بشنود و خلیفه قول از آن گفت ما که شما پیش کسی سرودگوشه شمار بر دار که چشم صاحب العارفین  
 که خواجهم بزرگ از دست خواجهم عثمان ماردی حضرت گرفته روانه گشت بعد از چند روز خواجهم عثمان  
 از فرط محبتی که داشت و طلب خواجهم از مقام خود انتقال نمود و اتفاقاً در همان سید که آنجا معائن سبک بود  
 و یک آنشکده بود و بالائی آن گنبدی ساخته و در درون آن سماع میزد و در آن میخواند چون خواجهم  
 عثمان پیش سره آنجا رسید از تعب و در تر و زردی کناره جوئی نزد آمد و فخر الدین نام خادم را فرمود تا  
 پاره آرد و آتش از قصبه آورده نان افطار بمیاساز و خادم مذکور رفت و آرد و بخت پیش بر آن آنشکده  
 معائن کرد و آتش نشسته بود و نگذاشتند که دست و آتش کند خادم واقف حال آنحضرت خواجهم گفت خوا  
 غیرت احدیت در کار شد برخاست و بر کناره آتش سپرد آنجانی و بدو عیناً نام بر نهاده نشسته است  
 و پسری هفت ساله در کنارش دارد و گرد پیش می دیگر معائن بسیار بطرف آتش متوجه نشسته اند  
 از وی پرسید که از پرستیدن آتش چه نفع است که باندک آب معدوم میشود چرا قاف و مطلقاً میسر نیست  
 تا شما را بکار آید آتش مخلوق است منی جواب داد که در دین من آتش اوجود عظیم است چرا  
 نمیستیم خواجهم فرمود چند سال است که این ای پرستی بیا دینی در و کن تا ترا سنوزاد و جوی که با  
 خاصیت او موصوفت است که ایامی آتیا شد که ذریب دی شود پس آن سیر را اگر کناره منع خود  
 کشیده بادی متوجه آنشکده شد فریاد از منان برخاست خواجهم اسم الله الرحمن الرحیم گفت و آیت  
 قلنا یا ماری کونی برود و اسلا علی انما میخواند و در میان آنشکده و آمد و چهار ساعت کامل آنجا بود و  
 اثری از آتش خواجهم و آن سیرش نرسید بعد از آن موه سیر از آنشکده بیرون آمد معائن باز پرسید  
 که آنجا چه دیدی گفت غیر از آن که از چهری دیگر منظر نیامده از اینجا معلوم شد که خواجهم با دلالت

ابراهیم علیه السلام بود پس یکبار محله مسلمان شدند و خواجگان خلیفه را عبد الله نام کردند و سپید  
 ابراهیم نام نهاد و در دوران تربیت فرموده تا که بدین ولایت و رسیدند و تصنف سیر العارفین بنویسید  
 که در این مقام رسیده ام و از مردم معتبر آنجا تحقیق نموده ام که خواجگان در نیم سال بخت تربیت عید  
 و ابراهیم و آن مقام مانده بود پس از آنجا ساز شدند و نیز می نویسند که آن اشکده را ابراهیم از  
 عمارتی مسجدی خوب ساخته اند مقبره شیخ عبد الله و ابراهیم هم در آنجا است و در پیشوی مسجد  
 بسی گورستان بزرگ و حجره و خانقاه آنجا موجود است و نیز وی میگوید که دو هفته در آنجا اقامت  
 نموده بسی فیض بودم صاحب مرآة الاسرار میگوید از عبارت گنج الاسرار معلوم میشود که خواجگان  
 بارونی بخت دیدن خواجگان بزرگ نادر علی شریعت آورده است این روایت بنایت ضعیف است  
 شیخ نصیر الدین او دوی ازان انکار نموده است بعد ازان ولایت بخت با اشاره باطن جوامع  
 خواجگان بزرگ نموده بجانب کعبه توجه داشت و هم در که مغفله دفات یافت مقبره ایشان در آنجا بود  
 و معروف است دین دفاتش در تاریخ شمع جلای این پیغم شوال در سنه ثانی و ثلثین و ستمائت  
 واقعه آمد و کتب دیگر نظر نیاورد و لیکن شیخ محی الدین عبد القادر جیلی معاصر بود و بقول شیخ بن  
 حسامه ذکر شیخ عبد العزیز بن علی بن علفه حقیق الله صاحب در بیت المعرفة بنویسید  
 از شیخ مشایخ بود احوال ایشان بدیانت رسیده ذکر عبد الواحد بن عبد العزیز بن  
 کینت او ابو الفضل در مدینه بود و در بعضی مریدان خود در ایشان مرید ابو بکر شبلی بود  
 شیخ کبار بود و قدیم قبله است و در بعضی نسخ مبنی منسوب بین نوشته است صاحب شریعت طریقت  
 و حقیقت بود و در باب حنفیه داشت و گویند بر مذہب حنفیه بود و بعد شبلی برسد از شافعی  
 و فاش در جمادی الآخر در سنه چهار صد و ست و پنج هجری بوجه قبرش در مقبره امام حنبل  
 رحمة الله علیه و ذکر شیخ ابو الفرج طرطوسی اصل ایشان از طرطوس است از اصحاب شیخ ابو  
 بن عبد العزیز است وفات آنجا مع الکماله در سال چهار صد و چهل و هفت با اتفاق اهل طرطوس  
 ذکر شیخ ابو الحسن بنکاحی نام علی بن محمد بن یوسف بن جعفر زنی بنکاحی است

از اصحاب ابو الفرج در سلسله انوار است یکی از اکابر ویر گفت است شیخ الاسلام گفت اما  
 آن شیخ فی الاسلام و خرج من اولاده و حقه جماعه نقد ثمنه عند الملوك و علت مرگ  
 ششم فقره و ششم امر و بیست و ششم شیخ ام و اسلام و بیرون آمد از اولاد من گرم می آن که  
 بهویند نزد بادشاهان و برتر شود مرتبه ایشان بعضی از آنها علما اند و بعضی امرای  
 بفتح و تشدید کاف بعضی باغبان و در نقحات نوشته که چهل و پنج تن تابع موصل است  
 و لا تنس چهار صد و نه بود و بقولی بعد سه روز لقمه طعام خوردی و دو تنم قرآن بعد از نماز  
 نماز تهنیت کردی و فائز بن محمد بن چهار صد و شصت و هجری است تاریخ ای لفظ فوت است و اگر شیخ  
 ابو سعید مبارک بن علی بن حسین مخزومی ایشان را در سلسله انوار ابن محمد  
 نوشته که از اصحاب ابو الحسن نقل است از غوث الشفیعین که در ابتدای حال با خدا  
 کرده بودم که بخورم تا خوراشند و بناشام تا بناشاند چون چهل روز گذشت خفگی قدری  
 بگذاشت و برت تر و یک بود که نفس من از کسکی بالائی طعام افتد گفتم و الله انعمی که با  
 کردم برگردم ناگاه از باطن خود آوازی شنیدم الجوع الجوع شیخ ابو سعید مخزومی برین گفت  
 آن آواز را شنیدم و گفتم عید القادر این چیست گفتم اضطراب نفس است اما روح برادر خود است  
 مشاهده خداوند خود گفت بخانه من بیا پس برت من در نفس خود گفتم بیرون نخواهم رفت  
 ناگاه خضر علیه السلام آمد و فرمود بر خیز پیش ابو سعید برو رفتم دیدم که بر در ستاده انتظارم  
 می کشید گفت ای عبد القادر گرفته من برین بود که خضر را نیز بایستی گفت پس مرا بخانه برد  
 طعام لقمه بخت مبارک خود در دایم نهاد بعد از آن و فائز بن محمد بن  
 هجری ذکر آن غوث وقت محبوب بجانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رحمه الله  
 کینت ابو محمد لقب محی الدین نام نامی عبد القادر بن ابی صالح موسی بن ابی عبد الله  
 بن محمد زاهد بن سیف الدین محمد بن داود بن موسی بن عبد الله بن موسی الجونی بن عبد الله  
 بن حسن الشافعی بن امام حسن بن علی کرم الله وجهه و مادرش ام العیض فاطمه بنت ابو عبد الله

صومیت و مقتدا می شایخ گیلان بود ازین نسبت ویر گیلانی بنویسند و لیکن مسکن می نصیب جیلان  
 و این جیلانی بغایت جامی فیض است و بواسطه رغایت اعتدال در تحت کوه جو می واقع شده است که کنونی  
 علیه السلام آنجا را گرفته بود و از بغداد هفت روزه راه است بآنست و در اینجا جیلانی میگویند و جیلان  
 از خرید ایشانست و بغیر از آن خود وقف ساخته و نسبت خرقة نقوص بدو سته جانب داشت یکی از  
 جانب آب می بنزد که از خود و دوم از شیخ ابوسعید الخدری که پیچیده بسط بسط الطائفه جیلانی بود و می  
 چنانچه بالا مذکور شد و نیز منحل صاحب نعمتست و بکنوز دست تاج العارفین شیخ ابوالوفاء بغدادی  
 هم پیشه بود شیخ عبدالقادر را سبب احاطه از حضرت علیه السلام نیز تربیت یافته است و آنقدر ریاضات در  
 زحمات است که بقدم توکل بنجد شیخ عبدالقادر کرده است مسکن نیست که کسی نمیتواند کرده باشد و حضرت  
 در خوارق عادات که از وی ظاهر شد ندیده هیچ یکی از بقوم در آنوقت بود و دنیا مد مدوی بجمع مقامات  
 غنی و فطی و فطی و فطی بترقی کرده و مقام محبوبی رسیده بود که فوق آن مقام اولیا نیست و بر این الیه  
 از آن گویند که روز جمعه بغدادی آمد و دید که مردی برهنه با متغیر اللولع بدن افتاده است گفت ای  
 عبدالقادر در اینجا نشان چون بنشاند سیدی تازه رنگ و صورتش ظاهر شد گفت من دین اسلام هستم  
 مرا بنزد زنده گردانید انت محی الدین از آنوقت هر طرف که میرفت و بر احمی الدین میخواندند و شیخ  
 حماد و یاسین حمت الله علیه و نعمتست وی از جمده شیخ شیخ محی الدین عبدالقادر است کان آنجا فرج  
 علیه السلام المعارف و الاشرار و هماد و الله و الله شیخ الکلبا شیخ عبدالقادر جوان بود و محبت حامد بود و  
 بلوکیام و محبت وی نشسته بود چون ریاضت و بیرون رفت شیخ حماد گفت این محمی را خدمت کردی  
 وی برگردن مهاد اولیا خواهد بود و صراحتیه ماموشی و با آنکه گویند می ده علی قریه کل لی الله و میرا  
 آنرا لگویم و مهاد اولیا گردانید توفی الشیخ حماد فی شهر رمضان سنه خمس و عشرين و مهاد و هم در توحی است  
 از علما شام عبدالعظیم گفت که در بغداد من این مقام بودیم و آنوقت بغدادی را که میگفتند  
 غوث و نیز میگفتند که هر وقت که بخوابید پیدایشود و بنیان میشود و پس از آن شیخ عبدالقادر و  
 و مهاد و جیلان بود و زیارت ثبوت فرم این مقام در راه گفت که از وی سئوال کردم که جواب آن مازند و من

که از وی سئله پرسیدیم چه چگونگی بود گفت معاذا الله از وی خبری پرسیدیم من میسر بود و  
 برکات وی بسیار چون بروی و آمدیم و برابر جای خود ندریم کساعت بودیم و دیدیم که جای خود  
 است پس از ششم در این سقاخانه گریست و گفت ای ابن سقا از من سئله پرسید که جواب آن نام آن سئله  
 نیست و جواب آن این می بینم که آتش کفر در تو رانده میزند بعد از آن بمن گریست و گفت ای عبد  
 از من سئله پرسید می بینم که چه میگویم آن سئله نیست و جواب آن این صراحتی که فرمود ترا و بنام او  
 ظاهر بی ادبی کردی بعد از آن شیخ عبدالقادر گریست و دیدار نمود و یک بنام او گرامی داشت  
 ای عبدالقادر بنده ای و سوال خدا را خوشنود ساختی با و بی که نگاه داشتی می بینم ترا و بعد از  
 بر من برآمد و میگوئی قدمی نهاده علی رقبه کتلی ای عبد و می بینم ادب و دقت ترا همه گردنهای خود را  
 کرده اند از اجل او اگر ام ترا پس در ساعت غائب شد و بعد ویرا هرگز ندیدیم و هر نسبت شیخ عبدال  
 گفت واقعتا در این سقاخلفه دیدار نمودم فرستاد و ملک زوم علماء انصاری را با وی مناظره فرمود  
 همه الزام کرد و در نظر ملک بزرگ نمود ملک را و مقرر بود بوی مفتون شد و می را خواستگار گشت  
 بنظر آنکه نصرانی شوی اجابت کرد پس ابن سقا غوث را با و کرد و است که آنجا رسید و بی رسید  
 من پیش قدم و دیار وی رسید و سخن غوث و حق من است شد روزی شیخ عبدالقادر را  
 خود مجلس میگفت و عامه شاخ قریب پنجاه تن حاضر بودند از آنجا شیخ همتی بود و شیخ نقابن بطور  
 ابو سعید قلیوی شیخ ابو انجیب محمد و وی شیخ جاگیر و قاضی البیان موصلی شیخ ابو السعد و غیره  
 از شاخ کبار شیخ می گفت در آنجا سخن گفت قدمی نهاده علی رقبه کتلی ای عبد و می بینم  
 و قدم مبارک شیخ را گرفت و گردن خود نهاد و بر سر او شیخ درآمد و سایر شاخ گردنهای خود را  
 شیخ ابو سعید قلیوی گفته که چون شیخ گفتا قدمی نهاده علی رقبه کتلی ای عبد حضرت حق را در دل  
 و رسول صلی الله علیه و سلم بر دست طائفه از ملائکه مقربین محض اولیا و مقدمات و متابعین است  
 حاضر و بعد از این با خدا و ملائکه و ارواح خود خلعتی بر روی پوشانید و ملائکه در میان  
 کعبه و او را می بیند گرفته بودند و صفها در هوا ایستاده و بر روی زمین جمع و بی نامند که گویند

خود است که دو بعضی گفته اند که بک کس از عجم تو اضع نکردی و از دی متواری شد صاحب مرآه از  
 گنده میگوید که شیخ عبدالقادر بیل زبانت شیخ حماد آمد شیخ نظر بسوی او کرد و گوید که باری را بقصد  
 آورد و نظر شیخ حماد در و چنان اثر کرد که در حال شیخ عبدالقادر بیرون آمد بسبیل شجره در راه  
 حق بین گرفت و شیخ عبدالقادر قدس سره که قلیل و لیا بود از کبار اصحاب شیخ حماد بود و گفتی  
 کیفیت وی ابو محمد است علوی بود حسینی مادر وی گفته چون فرزند من عبدالقادر متولد شد بر گرد  
 روز رمضان شیر بخورد و دیگر بار بلال ماه رمضان بحجت ابر پوشیده ماند از مادر وی پرسید گفت  
 امروز عبدالقادر شیر نخورده است آخر معلوم شد که آن روز رمضان بوده است ولادت دینی در سنه احدی  
 و از جماعه بوده است و از اخبار الاخیاء شیخ عبدالحق محدث دهلوی میگوید غوث الشیخون ابو محمد عبدالقادر  
 مدت کلام او بر مردم و ارشاد و خلق چهل سال و عمر وی فوسان سال عمر وی پنجاه و یک بود و بقصد او  
 سعادت لزوم ارزانی داشت و هم از وی نقلت که آنحضرت فرمود در زمانه حسین بن منصور  
 حلج کسی بنود که او را دستگیری کند و از خوشی که او را شده بود باز دارد و اگر من در زمانه بودم  
 او را دستگیری میکردم تا کار او اینجا می کشید و من دستگیری میکنم هر که از مردمان من بکشد  
 و از بی و برآید تا روز قیامت و هم از وی نقلت از جماعه شیخ قدس الله سرار هم که فرمود  
 ضامن شده است شیخ عبدالقادر در مردمان خود را تا روز قیامت که نیر و هیچ یکی را دنیا گیر بر او نبندد  
 هرگاه از خدا بجز خواهد بوسیله من اسید نخواهش شما با حاجت رسید و فرمود هر که بهتفات کند  
 من در کتبش کشف کرده شود آن کربت از او هر که منادی کند شام من در شرفی کشاده  
 قن شدت از او و هر که توسل کند بمن بسوی خدا حاجتی فضا کرده شود آن حاجت ملو و او فرمود  
 هر که در کتب بخورد و بخواند و بر هر کس بعد فاتحه صوره اخلاص از او بار بعد از آن در روز قیامت  
 به غیر صلی الله علیه و سلم بعد از سلام و بخواند آنحضرت صلی الله علیه و سلم بعد از آن باز ده کام بگوید  
 علی رو و نام هر که در حاجت خود را از درگاه خداوندی بخواند بهتفاتی آن حاجت او فضا  
 گردد و بسو که در کلام آنحضرت در بیعت از علم نامتناهی آبی ممکن نیست احاطه حیات

مشایخ طایفه و در بیان

و اشارت بدان کماهی و کمالات و خوارق عادات وی از هر من الشمس و کرامات وی بیش از  
 و این مختصر گنجایش آن ندارد و فائش روز جمعه تاریخ یازدهم ربیع الاخر سنه اصد و پنجاه و شصت  
 ابو مظفر یوسف بن یحیی واقعه در بغداد و در آن گشت شیخ نجم الدین کبری منشای  
 فردوسیان رحمه الله علیه التفاحت کفایت وی ابوالجناحت و نام وی احمد بن  
 الحیو فی و لقبی کبری و گفته اند که در الزان لقب کردند که در اولان جوانی که تحصیل علوم  
 مشغول بود و با هر که مناظره کردی بروی غالب آمدی و لقبوه به السبب الطامه الکبری ثم غلب علیه  
 و کله للقب فخذوا الطامه و لقبوه بالکبری ثم غلب علیه و کله هذا وجه تسمیة بقدر حاجته من اصحابه من  
 بهم و قال بعضهم هو مدد و نعمت الباء الموحدة ای هو نجم الکبری جمع کسیر الکبیر المصحح الاول کنه فی  
 التایخ امام البانی و در تاریخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غیبت و حد نظر سایر کس  
 افتادی بر تبه و ولایت رسیدی روزی یازده گانی بر سبیل تفرج بخانقاه شیخ و آمد شیخ خالتی غوی  
 نظرش بران افتاد و حال بر تبه و ولایت رسید شیخ پرسید از کدام مملکتی گفت از فلان مملکت و  
 اجازت ارشاد نوشت تا در مملکت خود خلق را بحق ارشاد کند روزی شیخ با اصحاب نشست بود و در  
 در هوا صغوه را دنبال کرده بود ناگاه نظر شیخ بر آن صغوه افتاد صغوه برگشت و باز از پیش  
 فرود آمد و در وی تحقیق نفری اصحاب کفایت شیخ سعید الدین حمود رحمه الله علیه  
 از مرد این شیخ بود و ظاهر گشت که ایاد برین آمده کسی باشد که صحت وی در رنگ اثر نگذرد  
 شیخ خود فرستاد بهت بر خاست و بدر خانقاه رفت و با استاد ناگاه سگی آبخار سید و با استاد  
 دنبال بچندین شیخ را نظر بروی افتاد و در حال بخشش یافت و تحیر و خجسته و روی از شرم  
 بگردانید و بگوشتان رفت و در میان می مالید تا آرد و اند که همه جا میاید و میفت و در میان  
 و شفقت سنگ گردانید و او را میگوید وندی و دست پشیمت نهادندی و آواز کرد وندی و  
 شیخ خود روزی و بوقت بایستاد وندی عافیت بدان نزدیکی بر شیخ فرمود تا در بلاد و من کرد و  
 سیر و عمارت ساختند شیخ و در هر زیباکی از شاگردان محی الشکسته عالی مقام



شرح الله را میخواند چون باو اخیار رسید روزی در حضور استاد جمعی از ائمه نشسته بود و در  
 الله میخواند و روشی در آمد که در بر اندیشاخت اما از شنیده وی تغیر نداشت و شیخ راه یافت  
 بحال تر از پیش مانند پرسید که این چه کس است گفتند که این بابا فوج تبریزی است که از جمله مجتهدان  
 و محسوبان حق است سبحانه شیخ آتش برقرار بود با جوادان محبت استاد التماس کرد که جزیری  
 که زبیرت بابا فوج رویم باشد با اصحاب برو و خالقه بابا فوج آمدند غاد رفت و اجازت خوا  
 بابا فوج گفت گو در آئینه شیخ گفت از نظر بابا سختش داشتیم جامه بیرون آوردم و دست سینه نام  
 او ستاد و اصحاب موافقت کردند پس شیخ بابا فوج در آمدیم و ششمین بعد از لحظه حال بابا فوج  
 و چون درص آفتاب و نشان گشت و جامه بیرون وی شگفته شد چون بحال خود آمد باز  
 آمد برخاست و آنجامه را در میان پوشانید و گفت ترا وقت و فخر خواندن نیست و نیست که  
 سر و قمر همان شوی حال بر من منبر شد و باطن باطن هر چه بخندد و بقطع گشت چون از اینجا بیرون  
 افتاد و گفت شرح الله اندکی مانده است بدو سه روز از اینجا و دیگر تو دانی چون بیرون رفتیم بابا  
 را دیدم که در آمد و گفت برو زبیر از منزل از علم الیقین بگذشتی امروز باز سر علم بروی من بکن رس  
 کردم و دریافت و خلوت شغول گشتم علوم که فی کوار و این عیبی ندانم که گفتم حیف است که گفتند  
 از این شوم بابا فوج را دیدم که از در آمد و گفت که شیطان ترا نشویش بیدار باش بخانه اسوس است  
 و علم را بینه اختر و خاطره از همه بر دهم و هم در فحاش است این قبیل سببی در کتب که در اینجا  
 ستمان شیخ خود شیخ رکن الدین علاء الدین و قدس سره جمیع کرده است از شیخ فضل سبکی که شیخ نعم الله  
 است بعد از این و اجازت حدیث حاصل کرد و شنید که در کسند ریه محمد فی بزرگ است و علی از اینجا  
 با سبکی یافت و از وی نیز اجازت حاصل کرد و در شبی رسول اصلی الله علیه و سلم را خوابید و  
 از آن محرمت و خواست که که مرا گفتی بخش رسول اصلی الله علیه و سلم بود که اجازت بطلبید که باو اجازت  
 محقق فرموده که شده و چون از واقعه باز آمد و معنی این بیابادی نمود که از دنیا اجتناب می کند  
 در حال خبر کرد و طلب شد مساو گشت و هر کس میسرید اراوت در دست میبرد گفتند که در خواب

کس و فی آید و چون ملک خوشان رسید با آنجا رنجور شد و بیکس اوستقامی نشد و عاقل گشت و کسی رسید  
 و بن شهر جم مسلمانان باشد که بخور و عریای حاجی و دیگران گفت اینجا عاقلی است و شیخی اگر آنجا رنجوری نشد  
 گفت نام او صیت گفت شیخ اسمعیل نصیری شیخ نجم الدین بخارفت او را و ایسی دادند و صفت مقابل صفه را  
 را آنجا ساکن شد و رنجوری می درار کشید و میگفت با این همه رنجوری چند آن شیخ من می رسید که لایق بود آنجا  
 ایشان که من سماع را بغایت مشکو و دم و فوت نقل مقام کردن ندانم شیعی سماع میگردید شیخ اسمعیل را  
 سماع را بدین من آمد و گفت بخوابی که رنجوری گفت می دست من گرفت و مرا کجا کشید بیان سماع بر دورانی  
 نیک را بگردانید و بر روی دیوار یکید او من گفتم که در حال خواب من فدا و چون خود آمد من خود را ندانم دست و دم  
 چنانکه هیچ ملاری در خود و نمیدیدم سر را رات حاصل شد روز دیگر بخدمت دی رفتم و دست ارادگی رفتم  
 و بیکس مشغول شدم و فی آنجا بودم و چون از حال باطن خبر شد و علم افروزم مرا شیعی و خاطر آمد که از علم باطن  
 خبر شدی و علم ظاهر فراز علم شیخ زیادت باید او شیخ را طلب کرد و گفت خیر و هر کس که تیرا بر عاقلان باشد  
 من دانستم که شیخ بر آنجا حاضر است و خدا ما هیچ نگفتم و بنیم بخدمت شیخ عماره آنجا رنجوری سلوک کرد و دم آنجا شیعی را  
 نیز من بجا طاعت باید او شیخ عماره فرمود که بنجم الدین رنجوری و بصر و بخدمت روز میان که این شیعی را و بیسیلی  
 سرور بر دل برد و خواستم و بفرستم چون بخانه او می در رفتم شیخ آنجا نبود و در میان او بود و مرا تعجب بود  
 بیکس من در داخ آنجا که می گردید و از وی پرسیدم که کماست گفت شیخ در بیست و نه و بیست و نه  
 من بیرون رفتم و روزیانه را دیدم که در آنجا یک وضو و مساحت مرا و خاطر آمد که شیخ نمیدانند که در  
 آب وضو جاریست چگونه شیخ باشد او وضو تمام ساخت و دست بر روی افشاند و چون بر روی من  
 و من بخودی بیدار شدم شیخ بخانه او را آمد من بیدار شدم و شیخ مشکو وضو مشغول شد من بایمی بودم  
 آن که شیخ سلام باز دهم من او را سلام کنم همچنان مرا بایمی ایستاده غائب شدم و دیدم که شیخ  
 غایب شده است و در درخ طاهر گشت و مردمان را میگفتند و تابش اندازند و میبیند که آنرا بیکس  
 شخصی میسر آن نشسته است و هر که میگوید که من تعلق بوی دارم او را ناراست میکند و دیگران را  
 و آن شخص می اندازد نگاه مرا اگر گفتند که کشیدند چون آنجا رسیدم گفتم من تعلق بوی دارم مرا ناراست کرد

بنیته بالا نتم و بدیم که شیخ روز بیان است پیش او نتم و دیباچی اقامدم او سیلی سخت جفا می سن زد  
 چونکه از قوت آن بر روی و اقامدم و گفت پیش این بل حتی را انکار کن چنان میفایدم از عیبت  
 شیخ سلام نماز را داده بود و پیش نتم و در طای اقامدم شیخ در شهادت نیز همچنان سیلی بر قفا زد  
 همان نقطه گفت آن بخوری از باطن من بخت بعد از آن امر کرد مرا که باز گرد و بخدمت شیخ عمار و  
 چون باز بگشتم مکتوبی بنیج عمار بخت که بر چند مس داری میفرست نماز خالص میگردم و باز تو  
 میفرستم از اینجا بخدمت شیخ عمار رنتم و مدتی آنجا بودم چون سحر تمام کردم گفتم بخوار  
 رودی گفت آنجا مریان عجب ندان این طریق را و مشاهده ما در قیامت نیز بزرگتر اند گفت  
 و باک آریس بخوارم آمد و این طریق منشر گردانید مریان بسیار بر روی جمع آمدند و بهل ایشان  
 مشغول شد چون کفار تار بخوارم رسیدند شیخ اصحاب خود را جمع کرد زیادت شصت هزار  
 بود و سلطان محمد خوارم شاه گر بنجه بود و کفار تار بنید شستند که دسی و خوارم است بخوارم دارند  
 شیخ بعضی اصحاب را چون شیخ سعد الدین حموی و شیخ رضی الدین علی لالا و غیر ایشان را  
 طلب داشت و گفت زود بر خیزید و بیلا خود روید که آتشی از جانب مشرق بر افروخت که تا نزد یک  
 سرب خواهد سوخت این فتنه است عظیم بعضی از اصحاب گفتند چه شود که شیخ دعا کندی  
 شیخ و کوک این قضایست سهرم دعا دفع آن نمیتواند کرد پس اصحاب التماس کردند که شیخ نیز با آنها  
 موافقت کند و درینماید شیخ فرمود که من اینجا شصت هزارم شد و مرا اذن نیست که بیرون رودم  
 پس اصحاب منو به خراسان شدند چون کفار بنهر درآمدند شیخ اصحاب باقی مانده را بخواند و  
 فرمود اعلی اسم الله تعالی فی سبیل الله و بخانه درآمد و خرقه خود را پوشید و میان حکم  
 و آن خرقه آتش ده بود و بخل خود را از هر دو جانب پرنگ کرد و نیزه دست گرفت و سیر کرد  
 چون کفار و فایده در روی ایشان شگومی انداخت تا آنکه هیچ سنگ نماند کفار ویرا  
 شیر باران کردند یک نیزه سیصد بار که روی آید بیرون کشید و بینداخت و بران رفتند  
 که هر آنوقت شهادت پرچم کافران را گرفته بود و بعد از شهادت ده کس خود را شستند که پرچم را

از دست شیخ خلافتی منته عاقبت پرچم ویرا بر بوند مکان شهادت قدس الله تعالی فی شمس سحره  
 خان عشق و شهادت در روز شنبه دهم ذیحجه منته عاقبت و در آخر جمعه ده گشت شیخ را مراد این بسیار بود  
 چون شیخ محمد الدین بعد از شیخ سعد الدین جوینی و بابا کمال جندی و شیخ ضی الدین صلی الله علیه و آله  
 و شیخ سیف الدین باخرزی و شیخ نجم الدین اربلی المعروف بادیه و عین الزمان شیخ جمال الدین گیلانی و بعضی  
 گفته اند که لانا بیا و الدین لدی رسولنا لعل الدین می نیر از ایشان بوده است صاحب سیر العارفین  
 می آرد که شیخ شرف الدین بن سبیری که در بها آسوده است وی مرید حضرت شیخ نجم الدین محمد فردوسی  
 که در ولی آسوده است مرید شیخ بر الدین بن سبیری می وی مرید شیخ سیف الدین باخرزی و ذکر شیخ شهاب  
 الدین السهروردی قدس الله سره صاحب نجات میگوید ایام باغی در القاف می چنین نوشته است  
 است و دانه فریاد و این طبع الانوار شیخ الاسرار دلیل الطريقة حجاب الحقیقه است و الشیخ الکاظم  
 الجابری من علی الباطنی الظاهر قدوة العارفين و عمدة السالكين العالم الربانی شهاب الدین علی  
 محمد البکری السهروردی قدس الله سره العزیز از اولاد ابی بکر صدیق است ضی الدین و  
 انساب وی در مصنف نعم می ابو نجیب سهروردی است و غیر ایشان بسیاری از شیخ وقت دریافت است  
 و بعضی شیخ عبد القادر گیلانی رسیده است و گفته اند که در بعضی از ابدال در جزیره عمادان بوده است  
 حضرت علیه السلام دریافت شیخ عبد القادر ویر گفته است که انت آخر المشیوخین بالعرفان ویر انساب  
 چون عارف و شرف النصائح و اعلام التقی و غیر عارف را و که مبارک تصنیف کرده است هرگاه که بروی  
 امری مشکل شدی بخدا استغاثا بازگشتی و طواف خانه کردی و طلب توفیق کردی و در رفع اشکال و دشواری  
 آنچه حقت در وقت خود شیخ الشیخ بغداد بود و در باب طریقه از عماد و در نزد یک نفر بسیار بود  
 هر دمی که البیاض می رسیدی آن ترک کن و عمل کن الی البطایه الی عملت و علیی العجب قلب فی جواب  
 و مستغیر بعد من العجب و رساله القابله که در است شیخ رکن الدین علاء الدین گفته است که در شیخ سعد الدین  
 حریفی پسند که شیخ محمد الدین حرلی را چون باغی گفت بگو سراج الانبیا که گفته است شیخ شهاب الدین  
 را میگوید باغی گفت نور سابعه البیاضی الله علیه و سلم فی جبین السهروردی شیخی آفر و لاوت و می

سهروردی

حرب سینه نشین جسماته بوده است و وفات وی در سنانین در کشتن ستمانه بوده در بغداد بود محمد  
 غره محرم و بقولی ایشان بنام تشبیدی و مفرمود که هر صفتی که ممکن در مشرب است بشما الله ان الله  
 الاذوق سماع ذکر آن واقع ظلمات شرک خفی و حلی آن مرکز دایره پرگار وجود  
 مهبط تجلیات انوار شهود آن گوی از همه برده و در حق پرستی قطب  
 وحدت حضرت خواجه معین الدین چشتی ابن غیاث الدین حسن بخاری از کبرای  
 ارباب تصوف و معرفت بود و در نکات معانی و توحید مقامی عالی داشت و در فقر و فاقه بگانه روزگار بود  
 و در علم ظاهر و باطن نظیر خود و از آنست وی خرقه خلعت از دست خواجه عثمان مارونی پوشید  
 است رحمة الله علیه و کلمات وی در تصنیف سینه نشین و سینه نشین قدس سره از سادات صالحین است  
 بر بنظر خواجه معین الدین بن غیاث حسن بخاری بن کمال الدین بن سید احمد حسن بن سید طاهر بن  
 سید عبد العزیز بن ابراهیم بن امام علی ضامن موسی الکاظم الی آخره خواجه طبیب الدین غنیار  
 او شکی گاهی در دلیل العارفین میگویند چون دولت پادشاه آتشگاه فکک حاصل گردید همان سال از  
 کلاه جارتی کی آن ناصر اصفیا بر سر این ضعیف رفعت یافت احمد مد علی فکک آن روز در بغداد  
 امام ابو الیث سمرقندی بشریف بیعت مشرف شدیم شیخ شهاب الدین سهروردی و شیخ اوجده را  
 و شیخ برهان الدین چشتی و شیخ محمد اصفهانی بر همه حاضر بودند سخن در نماز افتاده بود بر لفظ مبارک را بد  
 که مردم در ستر نگاه قرب نزدیک نشو و دیگر از نماز زیرا که معراج مومنان همین نماز است چنانچه در  
 مسطور است قال علیه الصلوة والتحمیة الصلوة معراج المومنین بالاتر از همه مقام همین است و چون  
 سخن همین انگاه گفت نماز را از سبب برنده را که با پروردگار خویش میگوید و در ذکر گفتن کسی  
 میباشد اولاف ذکر است و ذکر گفته نشود مگر در نماز و آن حدیث مسطور است که المصلی یاجبی  
 یعنی نماز کننده را میگوید با پروردگار خویش بعد از آن رومی بدعا گویند که در آنچه بخند مت شوم  
 الاسلام سلطان الشیخ شیخ عثمان رونی نور الله مرقده میگویم و بارادت بیعت مشرف شد  
 و در دست بست بجال ز خدمت کردن ایشان بکربانی نفس آسودگی خدا و میخندد و زانهم است

بر جا که خدمت ایشان بسیار شد ندی و عاگو برابر بودی چون بنزدگان خدمت کردی و جامه خواب  
 و توشه بر سر کردی و چه چون چنان خدمت یکن فقر و بد نعمتی پس روان کردی که آن نعمت یا قدری نهایتی نبود انگاه  
 فرمود که یاف از خدمت یا تیرید کامی باید که فزه از فرمان پیرتجا و زند و هر چه از غنا و ادا و دستم  
 و جز آن میگوید که شومش بران متعلق بود و آن را نیفا و یافست رساند تا بمقام توان رسید  
 که پیرش طه مرید است زیرا که هر چه مرید را ترغیب خواهد کرد از برای کمالیت آن یز خواهد گفت به سخن  
 شیم نهالابین بهر و در وقت قیام کرد باز گشت و خواسته شست نگاه فرمود که برادرش شیم نهالابین بهر  
 همین معامله بوده است که برابر سر خویش نموده بر سر کرده و چرخ رفتی و باز آمد انگاه نعمت یافست که آن  
 نعمت را مدی نیست نهایتی بود انگاه فرمود که در تنبیه ابوالکلیت سر رفتی که در نشسته فقیه امامانست  
 و ران میزند که هر روز از آسمان و در چرخسته فرمودی آمدی یکی بر بام کعبه میباشند و بر آواز بلندند که کند  
 ای میان پیران بشنوید هر که فریضه خدا و غر و جل را نگذارد از زمینهای خدا تعالی بیرون آید و  
 فرشته دوم بزرگوار رسول الله صلی الله علیه و سلم بایستد و ناکند که ای معشر آدمیان و پیران بدرست  
 و بشنوید هر که سنتهای نماز نگذارد و سجایار و از شفاعت بی بهره میاند انگاه فرمود که در مسجد لشکر  
 برابر اولیای عباد حاضر بودم حکایت در خلال انگشتان بر وقت بوقت میفرمودند که یکی از پیغمبر  
 است و در حدیث آمده است از رسول الله صلی الله علیه و سلم که ترغیب کردم صحابه را بموان الله علیه هم  
 در خلال انگشتان هر که بجای آتش و زخ بروی حرام شود و او شفاعت من باشد انگاه فرمود من  
 خواجه ابل تجوید و منو میگویم باشد که سپهر خلال انگشتان فراموش شد ائت آواز داد که جل و جوی  
 دوستی محمد صلی الله علیه و سلم میکنی و از است او باشی و سنت او ترک دهی بعد از آن خواجه ابل تجوید  
 خور که از آن باین آثار شنیدم تا حدوت پیغمبر صلی الله علیه و سلم ترک نکردم  
 انگاه فرمود و هر وقتی که خواجه ابل شرعی را بدیدی از مد ظطر خراب دیدی پرسیدم که که  
 پیوست فرمود که از آن نور باز نما که از من خلال انگشتان فوت شده و رجی که که خدای قیامت  
 چگونه این را بخورد و این خواجه کائنات خود بهم نمود انگاه فرمود که در مصلو و مسعودی بطریق ترغیب

بر دایت ابوهریره رضی الله عنه ذکر شد که است که هر یک از ائمه را یک شصتین است چنانچه در  
 حدیث مسطور است از رسول الله صلی الله علیه و سلم که سه بار شصتین هزار نام من است و هفت هفتاد  
 پیشین پیش از من بود و پس من نمود ازین بابت که در آن خیم باشد بعد از آن فرمود که در حق تعالی  
 تفصیل عیاض رحمة الله علیه در وقت وضو شستن و بار بار استنشاق و چون نماز بگذارد و  
 بهائش حضرت رسالت نباه صلی الله علیه و سلم را در خواب دید گفت ای فضیل عیاض از تو  
 باشد که در وضو ترک سنت من می در وضو و در وقت نقصان باشد خواجانه بیت آن بسیار  
 باز از سر تجدید وضو کرد و کفارت آن به نصیحتش افاضی شد و با نصد کعبت نماز و طیفه کرد و یکسای  
 تمام بگذارد انگاه فرمود چون ابل عشق نماز بباد کند و بر جای نماز قرار گیرد آفتاب آید مقصود  
 ایشان درین است که در نظر دست قبول افتد اسرار تجلی و مدد میراثش تجلی کند و چو سنابل  
 که خواجہ معین الحق والدین سخن سنجری علم بر کمال است تصانیف و شجره خراسان بسیار است  
 مدت هفتاد سال در شب خواب نکرد و شب بر میوزنیاد هفتاد سال وضو و در قضاء حاجت  
 باطل نشد چشمها بسته میشد و وقت نماز میکشاد و بر هر که نظر شیخ افتاد می ولی الله شد می  
 خواجہ ذوق و جماع شجرت و جماع بسیار شنیدی هر که در صحبت پاک خواجہ بودی او هم صفات  
 سماع شدی و اگل نشی شیخ عبدالحق محدث و راخبار الاخیار مینویسد خواجہ بزرگ معین الحق  
 و الله الدین حسن حبیبی سخن سنجری قدس سره که هر حلقه مشایخ کبار و اقدم سلسله چنین است  
 و ابل عصر او از خلفا و مریدان و غیر هم تعیین پذیرفته بستان در خدمت خواجہ عثمان بودی  
 بود و در سفر و حضر چای خواب خواجہ نگا به شستی انگاه نعمت خلافت مشرف گردید و در زمان  
 پنهان را ارمی مکه و حاکم با جمیع آید و عبادت مولی مشغول شد و محبوب ائمه و از زمانه امام  
 بود و روزی پنهان را از پیوستگان اخراجی از اصحاب سحابی آن سلمان التماس  
 آورد و خواجہ شفاعت بر پنهان گرفته فرستاد پنهان گفته شیخ را قبول نکرد و گفت ای پنهان  
 عیب بگو و چون این سخن خواجہ رسید فرمود که پنهان را از زنده گرفتیم و او هم بعد از آن امام خواجه



نویسند

شام از غریب رسید و هنوز مقابل شکر اسلام نایب و بهت معزالدین هم ایستاد  
 باز درین دیار سلام نمود و هیچ لغزش و مناسبت حاصل نگشت و هم وی گوید آورده اند و خواهی بود  
 و حبس شد و نکشت و نهانید و در حرم که موضع اقامت او بود مد فون گشت اولی فرخنده ازین بخت بعد  
 صفت و از نسک به بالای آن ساختند و در خستین سال هم بحال خود گذشتند و اول کسی که در تهر خواج  
 عمار کرد و خواج معین گوری بود بعد از فوت شدن پیشانی خواج این نقش پیدا کرد که حبیب الله است  
 فی حلیه و از کلمات قدسی است اوست در دلیل العارفین که خواج طلب الدین نجفیاراوشی  
 ملفوظات خواج بزرگ قدس سر موع کرده مذکور است دل عاشق آتش ده محبت است بهر چه  
 فرو و آید از اسبوز و زیر که هیچ آتشی بالا تر از آتش محبت نیست فرمود و از این باب و آن را می  
 چگونه آوازی بر آید همچون کیم بر آید رسید مساک گشت فرمود که شنیدم از زبان خواج عماران فی  
 اندر سر که خدمت عالی را دوستانند که اگر زمانی در دنیا از وی محبوب مانند نابود گردد و فرمود شنیدم از زبان  
 خواج عماران فی دلی در بر کس این خصالت باشد تحقیق بدان که حق تعالی او را دوست میدارد اول  
 سخاوت چون سخاوت در ریافت چون شفق آفتاب و تواضع چو زمین فرمود صحبت بیگان  
 به از کار نیک صحبت بدان بدتر از کار بد فرمود که هر ذرات در نور و ایمان باشد که نشسته  
 بسال هیچ گناهی بر تو می رسد شیخ عبدالحق محدث دهلوی میگوید که این سخن را که بشنیدن  
 نقل کرده اند حقیقت منسی سخن چنانچه بعضی از شاخیزان علمای صوفیه فرموده اند است که توبه  
 لازم حال مرید است و کتابت گنامان با وجود توبه و تقوا صورت نمیدونند بلکه گناه او دوری  
 نیاید و لهذا وصیت کرده اند بالترام و در و استغفار زنده خواب نیت تا کتابت گنامان که چون  
 عادت حرم آتشی تا این وقت متوقف مانده است بطوریکه فرمود از زبان خواج عماران فی دلی شنیدم  
 که هر حق تعالی شود و انگاه که از دهر عالم فانی هیچ باقی نماند فرمود نشان محبت است که مطیع باشی و  
 هر چه می نیاید که دوست برانند فرمود که عارفان امر نه است چون بدان هر چند جنگی عالم را آنچه ده عالم  
 سیان گفت خود به پیش فرمود و عارفان است که هر چه خواج می آید بهر که سخن کند جواب او بشنود



فرمود که کمترین باید و در جوارف در محبت است که صفات حق در وی بود و کل وجه جوارف در محبت است که اگر  
 بر وجهی آید از انبوت که است از کم گرانده فرمود و سالها بدین کار مجاهد بود و بهیم عاقبت خبر بهیمت نصیب  
 فرمود و گنگ و شمارا چندان ضرر ندارد که بهیچ دخی و خوار شدن بر باد و سلطان فرمود و عبادت این معرفت  
 انقاس است فرمود و علامت شقاوت آنست که معصیت کند و امید دارد که بقبول خواسته شود و در پیشگاه  
 است چون غیای الدین بن والد خواجه بزرگ که بغایت بصلاح آراسته بود و ذات یافت حضرت ائمه  
 پیغمبت را در بار نوده سالگی گذاشت باغی و ششای در ملک خود و شت بدان نقد حال خود پیوسته  
 ابراهیم فرمود زمی مجذوب در باغ خواجه گذر کرد و حضرت خواجه بدختان آب سپید چون ابراهیم را دید  
 بر او دست و پای او بوسید و باغی درختی چشاند و خوشه انگور در فواکه دیگر پیش او نهاد و خود با  
 نشست ابراهیم باده کجراه بدن از خود خاشایه و در میان خواجه نهاد و خوردن کجراه نوری  
 در باطن وی لایع گشت چنانچه دل وی خواجه از اهلک و خانه و باغ سرگشت آن همه فروخته  
 بدرویشان داد و خود ساگر گشت و بی و بگریختند و بخارا ماند حفظ قران و علوم ظاهری تحصیل کرد  
 از انجا بفرق رفت چون بقصبه روان رسید حضرت خواجه عثمان مارونی را دریافت و مرید  
 و مدت و نسیال بخدمت وی انواع ریاضات و مجاهدات نمود و از شیخ خرقه خلافت یافته شود  
 بعد او شد و در قصبه بخان سپید شیخ نجم الدین کبری را دریافت و و ماه و ملازمت ایشان گذرانید  
 و از انجا بقصبه جیل آمد و شیخ عبد القادر جیلانی را دریافت و بجهام و صحبت ایشان مانده انواع فنی حاصل  
 و به صاحب سیر العارفين میگوید الی الآن بترجمه خواجه در آنجا هست مردان مرست میکنند و این در پیش  
 انجا رسیده و گنگه شکرانه او انمود و حضرت خواجه بزرگ از انجا بجا آمد و شیخ ابو یوسف ضیاء الدین  
 سحر و وی را دریافت و از انجا او بهر آن آمد شیخ یوسف همدانی را دریافت و از انجا به تبریز آمد شیخ  
 ابو سعید تبریزی را دریافت و به هم نقل میکنند از خواجه قطب الدین گنجشاه دشتی که وی خواجه بزرگ نفس  
 هرگز بر او نرسانید می چنانچه بعد از بقیه طلبه نانی که از انجا فعال گسترده وی را انتظار فرمودی و بزرگ  
 از شیخ نظام الدین اولی که بوشلش خواجه بزرگ حاکم و دوائی بود و بهر جا که باده شدی چنانچه یک بار

نوعی که باطنی بود که در حقان باصفهان آمدنش محمد باصفهانی را دریافت در آن زمان خواجہ قطب الدین محمد بن  
موسی و شیخ خواست که مریدش بنام محمد و چون خواجہ بزرگ را باطنان و و نامی دید سر در قدم ایشان  
سود و بعقیدت تمام مرید گشته حضرت خواجہ بزرگ آمد و نامی را قطب الدین او شیخ محبت و دوست  
و خواجہ قطب الدین بن وقت محبت حضرت گنجینه کمال اندام را در دست فرمود که شیخ محمد را  
نامی حمید الدین ناگوری سپارد و وی در آنوقت شیخ عزیز الدین در تالشی در حجت اندام علیهم السلام نظام الدین  
اولیا در فواد الفواد آورده که آمد و نامی مرتضی را من دیده ام شاید باخرا الامرا ایشان رسیده باشد  
مقتول است که آنجا از اجزاء لطواف خانه که تشریف و خلقی که برای حج میبردند و در اطراف میبردند  
خانه میدادند که و خانه اذ آن معلوم شد که شرب در که ناز فخر با جلالی میگفت صاحب این منزل الازار  
از میر السالکین می آید که حال حضرت خواجہ بزرگ که گاهی جمال گاهی جلال میبود چون جمال سپیدان میبود  
چنان متغی بود که میبوی خیر از نیل انداختی چون وقت نماز رسیدی حضرت خواجہ قطب نامی  
حمید الدین ناگوری پیش می دست بسته می ایستادند و با دوازده الصلوة المصلوة میگفتند  
خواجہ راجع خبر نیست بار دوم در گوش می الصلوة المصلوة میگفتند و هیچ آگاهی نمیشد بعد از  
سبارک را میبختانید آنگاه چشم باز میکرد میگفت از شرح محمدی جاریست سبحان الله از کجا می آید  
پس منو میبخت و نماز میگذارد و چون حالت جلال بر وی مستولی شدی و حجره بت کردی  
و مسئول میبودی حضرت خواجہ دقاصی مقابل در حجره از سنگها پاره ساخته و عقب او میداد  
شدند حاضر میبود و چون وقت نماز میشد بجز و سرون آمدن از حجره نظر بر سنگهای آینه سنگها  
خاکشید پس و مرید خواجہ دقاصی افتد اسبگرد و بعد سلامش از آنکه خواجہ فارغ شود و از آنجا که نمیشد  
و هم در لیل العارفين حضرت خواجہ قطب الدین بخیراوشی میفرمود که در حضرت اول خود و هم  
ستون محبت در ضمن خوف ترک گناه است تا از آتش عذاب یابی و در زمین جاگرفت تا در منزل برسی  
در حیات یابی و در زمین محبت احتمال کرد و است تا قیامی حق حاصل شود و عارف کسی است که هیچ چیز را  
دوست ندارد و مگر در گفتن خواجہ دقاصی رسید به آت که بود و بود که مسافر شود و چون با آنجا رسید

برویم هر کسی ادعای میگرد و دعا گوئی برابر خواجیه بن علی علیه السلام و الدین ادا نموده است و در راه برویم بعد از آن را حیرت میزدیم و آنروز را جمعه میگویند و این بود و پیوسته رانده بود و سواران  
 بنوعی چون قدم مبارک انجام میدادند چنان سلام شد که آنرا حد و نهایت نبود و الحمد لله علی انک محاسن از تویم  
 بهمان بود و در مسجد جامع اجمیر دولت پادشاه حاصل شد در ویشان و غیره یعنی اهل صفه و سر برائی که بر آن  
 بودند خدمت حاضر شدند حتی حکایت ملک الهیت بود و بر لفظ مبارک را که در ویشانی مرگ جنبه نبرد  
 از یک گفت از آنکه رسول صلی الله علیه و سلم فرموده است انما جنة کرم و فیها العنب الی الحبیب یعنی  
 بی است چون مرگ آید دوست را بدوست میرساند انگاه فرمود که عارفان آید جفت اند که حکایتی عالم می  
 که از نویشان همه عالم روشن است چون خوابد این فواید تمام کرد و بگریست و فرمود که اسی در ویش  
 آورده اند که فواید ما اینجا خواهد بود میان چند روزی ما سفر خواهیم کرد و شیخ علی بن حجر را فرمود که شما  
 بنویسند شیخ قطب الدین بختیار بدین رود خلافت سجاده قطب الدین را دادیم که دینی مقام او  
 بعد از آن مثال تمام شد بدست دعا گو داد دعا گو روزی بر زمین آورد و گفت نزدیک مبارک  
 شدم و دستار و کلاه بر سر دعا گو نهاد و عصائی شیخ عثمان مار دینی داد و خرده بر سر دعا گو کرد  
 مصحف و محفل و غلین برداد و گفت این امانتی است از رسول صلی الله علیه و سلم که بخواجهان باز  
 بودن تر از آن کردم چنانکه یا خواجه بجا می آوردیم باید که شما نیز حق این بجا آید که فرمود  
 در میان خواجگان چشت ختم مندی نباید دست دعا گو گرفت و دینی سومی آسمان کرد و گفت  
 شما خدایا برویم و ترانه نگاه فرست رسانیدیم انگاه گفت که چهار چیز است که گویند فرست اول روزی  
 نو اگر شما بدو مگر سنگی که سیر خدایم اندوخته یعنی که شما ندید چهار مردی اگر او با دشمنی بودند  
 نماید انگاه فرمود که مرتبه اعلی محبت چنانست که اگر مردی که الموت گردد و تاور ماند گزاف او اندک از جای  
 که اندیش از دست گردد چون خوابد این فواید تمام کرد و دعا گو خواست که سر قدم آورد و در راه  
 شود و خیر روشن که در شیخ بود بر نور دینی سومی که گفت که بسیار خاستم سر قدم آورد و گفت که بخانه  
 جاکه بروی بخیر باشی و هر جا که باشی مرد باشی و سره باشی و دینی بر زمین آورد و دم و باز گشتم و حضرت

در حضرت دلی سکوت کرد دم صاحب اقتدار از سیرالاولیای می آرد وفات حضرت خواجہ بزرگ روز دوشنبہ  
 ششم چہ سہ اثنی عشرین سنہ واقع شد و بقول ششم چہ صلیح و مشہورین سنہ ۸۰۰ و فیصل القادر  
 ست و ثلثین سنہ ۸۰۰ و بقول دیگر ثلث و ثلثین سنہ ۸۰۰ و زمان سلطنت خمس الدین التمش واقع شد و عمر حضرت  
 نود و هفت سال و بقول کچھ ہفت سال بود از اجماع چہ سال را جبر سکونت و ثبت بقول مرات حضرت  
 خواجہ بزرگ سیر و جلیقہ ثبت خواجہ قطب الدین بختیار و خواجہ فخر الدین معین الدین و قاضی الدین  
 ناگوری و شیخ وجیہ الدین سلطان الفارکی و شیخ حمید الدین صوفی و شیخ برہان الدین عرفی و شیخ محمد  
 و شیخ محسن شیخ سلیمان غازی و شیخ حسن الدین و خواجہ شایط و اقبال جوگی المعروف بعد ازین  
 و شیخ احمد الدین کرمانی را نیز بعضی از خلفا و آنجا ہشتاد حضرت خواجہ قطب الدین را شہر حضرت  
 از دلی با جبر فرستہ است و روزی مجلس می مقام ملک جعفر بودند از حسن جوگی شمال نویساند ایشان را  
 و دلی حضرت کرد و خانیچہ مذکور شد صاحب اقتدار از سیرالاولیای می آرد وفات حضرت خواجہ بزرگ  
 ہندوستان می آرد کہ چون خواجہ بزرگ از خدمت پیر خود و در پناہ ساگی رخصت شد بعد ازین  
 گاہ اقامت نمود و روزی خدا آید از روضہ سید کائنات علیہ السلام کہ اندرون در آئی اندرون  
 بجا آمد و مشرف گردید فرمود ہندوستان باید رفت و کچھ کھرازان دایرہ را ندانستہ اسلام را بایست  
 ساخت پس یک اندر دست خواجہ داود فرمود درین نظر کن نظر کرد شہر اجمیر نظر آمد پس متوجہ  
 ہندوستان گردید چہل صوفی ہمراہ خود گرفت الغرض دلی رسید قبل ازین بہرہ را باطلای ہنجان خاجا  
 نوشتہ بود و اگر دوشنبہ برین تیاب در راہ بگذر و بلاک سازند ہر کہ خیال فاسد کردی رزہ و انداز  
 دی افتادی کسی بچہ قدرت نیافت دلی رسید و روزی کافی پیر کار دی زیر بغل گرفتہ بہ بیت المقدس  
 دراز کند خواجہ بفرست باطل دی بایست فرمود اسی فلان چرا کار در کار لغو فانی من حاضر فرمود  
 اندیش افتاد کار در انداخت و سلطان گشت آنروز یکبار منقش شرف باسلام گشتند بہ بیت چو  
 لکڑ و نام بسیار شد متوجہ با جبر گشت و در آن زمان بہرہ را با جبر بود چون خواجہ بزرگ آنجا رسید زور  
 آہستہ نمود کہ بہرہ را بہرہ آنجا نمی شستہ سارا بانی گفت کہ در ہنجا شہر آن را جہ می نشیند اینجا می

نیست خواه از آنجا بخواست و گفت ما خیرم ان شاء الله ان شاء الله بدو روانه شد و بر سر جوی ناساگر  
 آمد و نشست چون شهران آنجا آمدند نشستند باز بر جاسقین بنویسندند ساربانان این ماجرا پیش را بگفتند  
 راجه گفت پیش آن درویش السحاب نمایند غیر از این علاجی نیست همچنان کردند و راجه عجزشان بدو میسر شد و  
 برخاست اندر راجه حیرت ماند و اندیشه ناک شد المقصود و خواه یک گاو خریده و یک کرد و در آنجا  
 خوردند و کفار از بواقعده آگاه شده با نفس غضب میوه میسند میوه میسند و سبب گشته گرد و خواه حلقه میوه میسند  
 قصد کردند که آیینی نمایند خواه در نماز و خواه در سیرت نمایند خواه از نماز فارغ شده بجاوشنی خاک  
 انداخت آنجا که بر همه کف انداختن او خشک گشت چون کاوان تاب مقاومت نبردند پیش رویی که  
 در آن تجانه بود فریاد بردند و تمام ماجرا بیان کردند و خواشند گشت این درویش صاحب  
 کمال است با و بر بنویسند نام آمدن مگر هیچ همچنان کردند و پس آنرا بیاستادند و عقب آن بیاگاه گرفته و آنجا  
 کردند و مردی خواه راجه را خبر داد و خواه فرمود که بخواهم در این راه بخوابم و در این راه  
 و در نماز شد تا کفار قریب رسیدند نظر آنکه بخواهد از آن کفار و بای از دستار باز ماند و بهما کار بود  
 ایستاده ماند و خواه از نماز فارغ شد و روی بجات کفار کرد و چون خواه را دید ایمان آورد و کفار  
 آن یوراپند کردند و سو و منند شد و دیو شقیقت و سنگ چوب بر کفار میزد و خواه او را شادی نامید  
 چون خبر بر راجه رسید جوگی اقبال که پیر راجه بود با قصد حید داشت تمام ماجرا را راجه با بیان کرد و  
 چون شنید همه چیزهای خود را جمع نموده نزد خواه رسیدند خواه و وضو کامل نموده برخاست و بر  
 گرد خود دو خطی کشید چون کفار نزدیک رسیدند و ساجری آغاز کردند خواه روی بسوی ایشان  
 کرده فرمود که چرا از ما میپرسید ما اینجا هستیم و نابود گردید گفتند که شما از ناساگر غسل و وضو کرد  
 راضع بازیم عرض آنست که شما بطوع و رغبت خود بر وید چون خواه منحنی شنید بغضب آمد و شادی  
 و یوراقی بدست داد و فرمود این قبح را انداز تا ناساگر بر کرده بیا تمام آب ناساگر در آفتاب آید  
 اقبال از معاینه احوال سوخت و گفت که اینقدر جاندار آبی از آبی بی بهکت رسیدند این که اینقدر  
 خواه فرمود اگر میتوانی از این کاسه آب را بردار و در آن خوش بیا اقبال کاسه را چنانیدن بسوی ایشان

شد و با جمع بدست خود گرفت و آب در آن حوض انداخت حوض خیا که بود آب گشت چون کف  
 ایحال بدید چاد و بسیار کردند که از کوهها صدهزاران بار بجا نخب اجبه رسیدند آن مار تا خط  
 دایره حصا رسیدند و سر خط دایره نهاده میمانند و خواجہ بیاران فرمود که این ماران اگر فتنه  
 بر کوهها پرتاب نمایند چنان کردند که کفش آتش از هر طرف بارانیدند انحرکی در دایره نیفتاد  
 که کفش عاجز آمدند آخر الامر ارجبال شرمند گشته گفت الحال ترا کار من افتاده است اگر میتوانی  
 بر خیز و خود را در ملا سنگدان لاند می بینی که همینان بر همان فتنه خندان ملا بر سرست گم روم که از  
 فتنه آن عاجز آئی خواجہ ششم فرمود گفت ای کارگر گمراه همان شال است که تو کار زمین کو سخی  
 که با آسمان نیز پرداختی + ارجبال بمن سخن منفعل گشته پست آمو در بر مهر تاب کرد و بر آن پوشید  
 و چنان آسمان پر و از کمان رفت تا که از نظر مردمان غایب شد پس خواجہ کفشهای خود را گفت که  
 بروید و این کار را چندان زیند که بر زمین بسید و حال کفشها بر میمانند و بر سر ارجبال رسیدند  
 گاه بر سر و گاه بر روی وی طاق میزدند و زود زود او را زود آوردند و ارجبال را از سر گرفته  
 بر زمین فرو داد و چون ارجبال زکرده خود پشیمان شد و بصدق دل سلماتی رحمة الله علیه  
 ذکر آن طائر در میوای لاسکانی آن سائر و رعایای سبحانی آن فرج خنجر  
 رضا و سلیم القیم من آئی الله قطب عالم المصطفی جمال مرتبه پائی خواجہ قطب الدین خلیفه کمالی اوستی جنتی قدس سره  
 خلیفه بزرگ خواجہ فاضل بن سید از اکابر اولیاد اجله اسفیاست قبولی عظیم داشت و بغایت  
 ترک تجوید و فقر و فاقه موصوف بود و نهایت استغراق داشت در یاد مولی و در مشایده ذات  
 مستغرق بود از وجود خود و غیر خود خبر نداشت چون کسی بر بارش او آمدی زمانی بایستی تا بخود باز  
 آمدی آنگاه آهنگار مشغول شدی اگر از حال خود یا حال آشنه چیزی میگفتندی بعده گفتی مرا  
 معذور دارم و بانه بخت مشغول شدی اگر یکی از ملول و ابروی او را خبر شدی بعد از آن زمان  
 هم شرفش قطب الدین و القاضی بختیار کاکی اولی دریا بختیار نام کردند و از حضرت حق مخاطب  
 بخطاب قطب الدین گشت و بعضی گویند که خواجہ بزرگ از راه صوابی اکثر قطب الدین بختیار گفته

از وقت اور اختیار لقب شد صاحب خیار الانبیا نقل می آرد که خواجه را بقالی بود همسایه در او  
از دو عالم گرمی و اورا گفتی که دوام از سعید و درم زیاده ندی چون نتوح رسیدی ادا کردی بعد  
جزیم کرد بعد از این نام کنهم بعد از فضل خدای خود چون یکقرص زیر مصالای او پیدا شدی که بر خا  
را بسید بودی بقال شرف الدین نام داشت گر شیخ از من ناخوش است که دوام نیست اندر بخواب خود را بخت  
تقصص حال بر جرم شیخ و سواد حرم شیخ حال را بروی کشف کرد بعد در قصه پیدا شد از شیخ نظام الدین  
اولیا و هم دی نقل می آرد که سیف و شیخ معین الدین تا با نصیر درم تطبل الدین را زدن داده بود که  
وضع کند چون کار بکمال رسید از آن خبر دست برداشت صاحب کتاب بنویسید بنقل حضرت  
در ایام مخط و ردی آمدند در خانه کاک پدر مزدوری اختیار کردند چندین آرد ملک زاده سعید الدین  
بکاک بنام کاک پدر و آن کاک پدر کاک را در تنور انداخت و خود خواب رفت بعد روختند سرنگان حکم کاک  
زاده آنرا ذلت و شدت کشیدند خواه گفت این را بگذارد من کاکهای شما درست کرده میدهم  
خواجه همه را در تنور انداخت چون با کشید بعد سعید و خوب شدند ملک زاده و مردمان را خبر نه خوا  
از کان گریخت و در خانه قاضی حمید الدین ناگوری رفت ملک زاده مرید شد و یکی از اولیا  
گشت قاضی خوشحال شد و گفت که از چند روز شتاق لغامی تو بودم و هم دی ارسله الاقطاب  
آرد که وقتی شمس الدین شمس التماس طعام غیب کرد و آنخواجه هر دو ستمین برانداخت کاکهای گرم بخشد  
سلطان لذت تمام تناول کرد و هم دی میگردد که یکی از نظام الدین اولیا برسد خواجه را کاک پیچید  
گفت روزی حضرت خواجه بر کنار حوض شمس صاحبی داشتند بود یکی از آن میان گفت خدایت  
باشد که درین هوای سرد کاک گرم بمیرد حضرت خواجه دست در حوض کرد و کاک را  
گرم آوردن پیش اصحاب انداخت همه آنها سیر خوردند از آن روز بکاک مختلط گشت حبس  
اقتباس از حیر الاقطاب می آرد پدرش کمال الدین احمد بن موسی او شی از سادات آرد  
بود او شقصه است در دیار فرغانه یا در ماوراءالنهر است شمس با امام نقی بن موسی  
رضی الله عنهما الی آخره میرسد صاحب جبهه سابل می آرد نمیشی بود که خواجه شود

تمام خانه را نور گرفته بود و مادر خواجه را هدیهت و گرفت خواجه سر بر آورد و نور آهسته آهسته کم شد با  
 آواز داد که ای مادر خواجه این نور از اسرار است که در دل فرزند تو نهاده ایم که تا کنون از اسرار  
 مانوشد چون خواجه چهار سال چهار پا چهار بره و تقوی بخشد مادرش پیش خواجه بزرگ نشست  
 خواجه بزرگ تخت گرفت تا بنشیند تا تف داد و ای معین الدین توقف کن که حمید الدین ناگوری  
 قطب را تعلیم خواهد کرد قاضی حمید الدین را و ناگور تا تف داد و داد که ای حمید الدین قطب را تعلیم  
 کن که در او شست پس حضرت قاضی چشم پوشید و در او شست سید و تخت گرفت بر سید ای قطب الدین  
 چه نویسم فرمود بنویس سبحان الله تعالی و الحمد لله تعالی و لا اله الا الله محمد رسول الله  
 خواندی گفت مادرم باینه بسیاره یاد وارد دارد شکم نظیر زباله و یاد و یاد گرفته قاضی آیت مذکور است  
 در چهار روز قاضی قطب را خواند و تمام کلمات را از او یاد گرفت و خواجه بزرگ که در وقت تربیت کشید  
 به بیاض است بعضی گویند ایشان را شیخ اباجف بنی بشاره حضرت علیه السلام تعلیم در آنجا که در حداد اقباس الا  
 میگویند که شیخ فیض الدین محمد داد و بی قدس سره و خیر المجالس نقل میکنند که گفت از بکرت صحبت من لا اله الا الله  
 جبره الله علیه حضرت قطب لا اله الا الله بی نهایت خلق ظاهر و باطن و ادب شریعت و طریقت و معاملات دینی  
 و حالات باطنی ظاهر و باطنی حاصل و آراست گشت چنانچه کسایت از ریاضت و مجاهدات نیاسودی و در شبها و روزها  
 در و بیجا که کوت نماز گذاردی پیوسته باقی مشغول شدی بعد از آن ماه چپ سه اشنی عشر جمعه و دوشنبه  
 سقا الخ و تاریخ اشنی عشرین و ستمانه و بعد از مسجد امام ابواللیث عمر قندی بکعبه و رشیخ شهاب الدین شمس  
 و شیخ احمد الدین که مانی و شیخ برهان الدین جیشی و شیخ محمود اصفهانی شریف ارواح حضرت خواجه بزرگ  
 فائز گشت با م خواجه بزرگ مدتی در بغداد ریاضت شاد کشید و سیکنال مهرانی خواجه بزرگ در اندک ایام  
 سکون را تمام کرده بمقام ارشاد رسید و می آمد که حضرت خواجه بزرگ چهل شب حضرت علیه السلام را در آنروز دعا  
 دید و در واج و کعبه غلام نیز همراه پیغمبر صلی الله علیه و سلم بود و فرمود ای معین الدین قطب الدین دوست هست  
 او را ختم بوشان قطب لا اله الا الله شریف خرقه خلافت خواجه بزرگ بهر مند گشت و بموجب حکم حضرت صلی الله  
 و سلم و برهان الدین ابواللیث و علی در تصرف گرفت و بعد متوجه شدند خواجه بزرگ از بغداد جانب خیر خواجه بزرگ



را اسماخ بنود برای خدمت خواجہ بزرگ شعا و کعبہ و تثنای او و بر علی سید و در اکثر کتب این سلسلہ ذکر افتاده  
که خواجہ طیب نیز در سالہ بود که شرف ارادت خواجہ بزرگ را مد و نسبت سالگی مردان صاف و ترتیب کما بین  
صاحب اختیار و اختیار می آرد و نفست گوی و در اول عهد بعد علی خواجہ ری جفتی و در آخر عمر آنہم سید را  
بدل شد شیخ محمد بن شیخ در سلسلہ الہدیکہ کہ از چندین کہ دہت بخندارالاشی کلان من اللہ الی الساکلین الخ یغفر  
الجاہدین بالجلوۃ و الفلح و فی الطعائم للہ النائم الکلام و الذکر الدوام فی الہدایات و فی احوال البائس  
نشان کس بر این المکارفین ہم نفست کہ او حضرت هزار بار در و گفتی انکاح حق مکر بعد از ان ایام زنی را نکاح  
بود و مشتبہ این و و از وفات شہر مردی احمد بن شیخ اصغر اصغر علیہ السلام و جواب دید کہ میفرماید سید  
کافی در اسلام بیان مکر شرب خفہ کہ برین میفرستادی شربت کہ شربت است و اینچہ صاحب تبارک و تعالی  
می آید چون آنرا در خواب میداشت بنیام بن علی علیہ السلام را بنحوا جہان خدمت خواجہ جہان تبارک و تعالی  
بود و سید سید داد و گذشت بعد از ان متوجہ کجانبہ شد و شاکست چون عثمان سید شیخ با و الدین کہ با شیخ  
سید الدین تریزی کہ در آن ایام در طرابلس بود بیان کرد کہ صحبت گرم و افسند و ہم می از سیر الاقطار  
می آرد و وی از سلطان المشائخ طلب کند و کہ خواجہ طیب الدین شیخ با و الدین شیخ جلال الدین با و الدین  
بودند و کہ کفار زیر پای حصا دلمان سیدند قبا جہان من دفع کفار بخد مت این سہ بزرگ از پنج خواست نمود  
خواجہ طیب تریزی بہت قبا جہ او فرمود این سہ را بجانب کعبہ بنیدار اینچنان کرد و چون در شہر بکمال کفار نماز بود  
شیخ فرید بخشکرا و ان با و دلمان بخد مت خواجہ جہان گذشت است قدس اسمہ ہم شیخ فرید الدین بخشکرا و  
سہ در فواید الساکلین کہ تاویف وی بہت میوہ لیسند بنا بر رخ و در جمیع رمضان المبارک سہ اربع و نیمین  
غدا بہ دعا گوئی غیر حقیر نہ و در نشان مکر خادم ایشان ضعیف العباد فرید ابو دینی چون ولت بایک  
حاصل شد ہمانہ روز کلاہ چہار ترکی سہر دعا گوہا و وقت بسیار از ان فرمود و در روز من قاضی حمید الدین ناگوری  
و میوہا اعلیٰ و الدین کہ ہمانی و شیخ نور الدین مبارک و شیخ نظام الدین ابو المونید و مولانا شمس الدین سہی کہ خواجہ محمد  
منورہ و در روز غرہ زبان گیر حاضر بودند خواجہ طیب السلام اوامہ بعد بقا و فہیظ مبارک را انکہ شیخ را تقدیر تو  
ذات و شیخ ظاہری باید کہ چون یکی بر وی باید برای بیعت او را واجب است کہ بقوت نظر باطن نگار سیدہ آنکس

[illegible]

این خبر آن ذوق حاصل نشود که در آنجا که فرمود که اصحاب طریقت و سلطان حقیقت را همان وقت که در آنجا  
 درین زمان که آن بودی بقا کجا بودی و در آنجا چه ذوق بودی بعد از آن فرمود که من قاضی حمید الدین  
 آقوری دینی و خانقاه شیخ علی سحری رحمة الله علیه دوم آنجا سماع بود گویند کان این مقصود میکنند  
 از حدیث نیکو بود بیت کشتگان خنجر تسلیم + هر زمان از غیب جان دیگر است + چنانچه در دعا گوئی قاضی  
 حمید الدین گوئی این بیت در گرفت شبانروز درین بیت شنیدن سحر و هیئت دیم بعد از آن آنجا بجای آید  
 همین گویند کان نیکو یابندیم چنانچه چهار بار روز متواتر درین بیت بودیم خبر از خوشی نبود اما وقت نماز  
 را نماز ادا میکردیم و باز در عالم سماع شیخ غافل میشدیم و درین بیت بودیم هر بار که در آنجا  
 این بیت را میگفتند حالی و چیزی نمی آمد آنگاه بر لفظ مبارک را نه فرمود که من قاضی حمید الدین آقوری  
 و سحری رسیدیم و دوازده نفر آدمی از جماعت تخیران و یدیم استاده و دو چشم و دو چشم داشتند شب در  
 تنه جانم که وقت نمازی آمد در نماز میشدند و با نوحه ایان تنه میماند صاحب اجبار الاخیار نقل میکنند  
 که در آنجا شیخ علی سحری صحبت نمود و خواجده آنجا حاضر بود این شیخ علی در پیش از آنجا صاحب  
 الدین سحری بود و بسیار خواجده طلب الدین قراوم در آنجا خواجست فوال این بیت شیخ احمد جام باب  
 خواند بیت کشتگان خنجر تسلیم + هر زمان از غیب جان دیگر است + خواجده را این بیت در گرفت  
 چهار بار روز دیگر بود درین بیت ذوق داشت شب بجماعت کردیم و درین روزی که درین بیت داشت  
 اشارت باین نمود کرده است جان من یک بیت دوست آن بزرگ + آرمی این گویند ز کانی دیگر است  
 کشتگان خنجر تسلیم + هر زمان از غیب جان دیگر است + و کان ذلک لیلۃ الرابع عشر من ربيع الاول  
 سنه ثانی و مئین و همدین سال فوت سلطان محمد بن عثمان است اما الله بر ما به چهار و بیست و هفت  
 نه مکرور و عروسی پنجاه سال و بقولی پنجاه و دو روز و رایتی مقدار چهار و بقولی بیست و هفت سال  
 در دلی در فوگشت صاحب اقتباس سیر الاقطاب می آرد و بیست و دو و هشتاد و پنج فرمود الدین  
 و شیخ حمید الدین غزنوی شیخ برهان الدین غنی و شیخ ضیاء الدین دمی و قاضی حمید الدین آقوری صاحب  
 الاخیار می آرد که نام او محمد بن عطاء است او شایسته تقدیر می باشد و بیست و هفت سال بود میان علم طایفه

و روی از مصاحبان خواجہ طبیب و مرید و خلیفہ شایہ الدین محمد و در دست و اندام اعلیٰ امام  
 او و جود و سماع غالب و سماع بود و سماع میگوید زمان او ایستاد و غل و سماع داشت که او داشت  
 علام بر سر و محضر ساخته بودند و سلطان النعمانی و مولانا محمد الدین حلوانی و خواجہ میر و شیخ سعد الدین  
 و شیخ محمود بهاری و مولانا می محمد حاضری و سلطان ناصر الدین غازی و شیخ محمد و مولانا مبارک  
 الدین حلوانی و شیخ احمد غامی و شیخ بنی و شیخ حسین و شیخ فیروز و شیخ بدر الدین مولانا و شاه غفر  
 قلندر و شیخ غم الدین و خلیفہ بودند و خلیفہ بودند و سلطان النعمانی و سلطان ناصر الدین غازی و سلطان  
 ابن و استضعیف است و ذکر سید کرکال قدس سره و شجاعت ایشان افضل همه خلفای  
 خواجہ محمد بابا سماسی بوده و شرف سیادت و شرف و طریقی و دیر سواد است و بدانش گری  
 اشتغال سید شریف اند و زبان را کمال داشت که را گویند و مقامات ایشان مذکور است که والدہ العالی  
 فرموده اند از امیر کمال در بخت و شتم هرگاه که اقمه شریفه اتفاق افتاد می مراد و حکم غلیظ مگر نمی توان  
 شایب و یکشتی گرفته اند و روی خواجہ محمد بابا اگر بنا بر معرکه کشی امیر توقف کرده اند اما اصحاب را بطور  
 گذشتہ چسبیت خواجہ فرمود که درین معرکه میر دست کسی میزد آن صحبت می بدرجه کمال خود است  
 نظر را دوست میخواست که دیر امید کنم و بخیل نظر امیر بکمال ایشان افتاد و استیلاقت شده و از عقب  
 رفته بمنزل خواجہ رسید خواجہ و بر ابر زندی قبول کرد و بعد کسی امیر را در آن معرکه کشی ندیدند  
 سال میوست و در خدمت خواجہ بابا بوده اند و هر هفته دو بار و شنبه و پنجشنبه از سوخاری سماسی  
 بلا دست خواجہ و بازمی آمد و سانس میان سوخار و سماسی شیخ شریعت و در خدمت بطور  
 خواجگان اشتغال میبود که میگوید اطلاع نمود و تا تکمیل ارشاد رسید و انفاقت و خدمت خواجہ  
 بسیار الدین ذکر کرد و بار است و خدمت و تقسیم ادب و کون طریقت و عقیدت ذکر از ایشان است و در  
 جمعی غلیظ بود و خدمت امیر خواجہ را طلبیدند و روی با ایشان کردند و گفتند فرزند بسیار الدین  
 نفس خواجہ محمد بابا سماسی را قدس سره و در حق شما بنامی بخا آوردم گفته بودند که آنچه از تربیت در حق  
 تو بخا آوردم و در حق فرزندها و الدین بخا آوری و در بیخ غامی جان کردم و اشاره بسینه خود کرد

خواجہ محمد بابا  
 سماسی

و گفتند پستان را برای شما خشک کردم و مرغ مدح است شما را بقیه البشریت بیرون آمد اما مرغ نیست شما  
 بلند پرواز افاده است اکنون اجازت هست هر کاکه بوی چشم شما میسر از ترک نازی علی بن ابی طالب جاری است  
 خود تقصیر کنید باز در جماعتی خود را بجز این است و چشم خود را اولی نه نشیند و سبب عیادت رفت از دنیا  
**ذکر آن تشنه نفس در خیار مولی آن عارف فرسجانی الذی سری**  
**شیخ فرید الحق و المله والدین بخش و معاصران مریدان ایشان**  
 مقرر شده که شیخ فرید الدین سحر و غلبه خواجیه طلب الدین است و از خواجیه بزرگ نیز نعمت یافته از او ایضا  
 او را و از اهل ایشان است بنیاد یافت مجاهده و فقر و تجرد داشت و کثرت در است آیتی بود و در وقت  
 و محبت علامتی نمیشد و در سر و انداخته میگردید و خود را از چشم خلق میپوشید از شهر بشهر می گشت  
 عاقبت در مقام اوجی رسید که مردم وی داشت خوی و ظاهر بر پست منکر در ایشان بود و آنرا گفت  
 این محل بود من است آنجا سکونت کرد و بگز آنجا کسی از حال ایشان پرسید که بران مندرج است که  
 بود و نیکوخت بود و انبوه زیر آند خشت باقی مشغول بودی و بیشتر احوال مسیحی و مشغول بودی آنجا  
 و در آن زمان شنیدند فاقه شنیدند و مختها داشتند تها میسریدند آخر چون بران قوی نیست پوشیدند  
 بقول اقتباس که صاحب السیر الدلیله میگوید که مرید سلطان الشیخ است نسبت وی به خواجه عاقل و شاه کابل را شنیدند  
 بامیر المومنین عمر رضی الله عنه میرساند و میگوید که ما در وی دختر مولانا و جیب الدین خجسته بود  
 و هم وی از سیرالخطاب می آید و نام وی سحر و شیخ فرید الدین خطاب نام خود لوی عنایت کرد  
 و بر او ایضا بقول الدین در عین سلطنت تنهائی که بخش که صاحب اجنا لاجیا نقل می آید که وقتی جامه او  
 بسیار پاره و در تنگین بود و مردمی پیر هر پیش او روانه او شنیدند و در حال ازین پرسیدند شیخ خیر الدین  
 مشغول را داد و فرمود من خود نیکه در انجامه دهم درین نیافتم و هم در حق نیست که بیشتر فطار  
 او بشریت بود قیسی از شربت میاوردند قری قرزی میوزدان که در فدی از ان شربت مقدار نصف بلکه  
 و ثلث بر علفان تمت کرد و ثلث خود بخار بر روی خالیه آنهم دیگر بر آید و او بوجه و نان هر سه میاورد و فدی  
 بدینان نمود و باقی را بخانرا و او ای بوجه ندهد همیشه آمده فدی و در آن اندر ان طعام بودی مردم بخور و نه

او بخورد می کرد و وقت افطار روز دیگر در وقت استراحت گاهی که بدان روشنی همان استریا خستیدگی  
 گیم تا بایمانا نرسید و هم از وی نقل است که وقتی برای شبح خادم یکد انگ نمک ام که چون وقت افطار  
 طعام شرب و بنور اطرینیت و فرمود درین طعام بوی نضره می آید و او باشد که این طعام بخورد و هم  
 نقل است که وقتی خادمی بخدمت او رفت و گفت ایخواجده امروز فلان پسر یک گرسنگی بمعرض ملاک رسیده و شبح فرمود  
 سعه سنده چه کند اگر تقدیر حق در آنجا از جهان بفر کند سعی در پاشی او نمید و بیرون آفتاب و  
 هم از وی نقل است که چون وی خواست بخوابه پیش گهر و در بناب بخدمت خواجده تطع عرض کرد و خواجده  
 فرمود که ملی کن می ملی کرد و ناله و در بخورد و سوم روز شخصی نان پخت و در دست که از غایت ابران  
 کرد و بعد از ساعتی در و نه شبح بچو شد تمام بیرون انداخت ای معنی بخدمت پر عرض کرد فرمود که ای معنی  
 سه روز از طعام مختاری افطار کردی ای معنایت باری در باب کوکار گردان طعام و سعه و توجاتی  
 حال او سده و در دیگر ملی کن و آنچه از غایت سده بدان افطار کن روز سه و دیگر ملی کرد و چون وقت افطار شبح  
 طعام میدادند تا یکپاشی بخدمت نصف غالب شد نفس از حرارت مروض گرفت و دست بر زمین نهاد و  
 چرخه گریزه بر داشت و در و دان انداخت آن منکر گریزه شکر گشت چون اینحال مسایه کرد باجو و گفت  
 نباید که گریزه باشد از دهن و در این حالت با ششون خوشه مانده گشت نصف غالب شد چرخه گریزه  
 از زمین برداشته آن نیز شکر گریزه بچین ناسه با این کرامت مسایه نمود و تحقیق داشت که ای معنی از حق است  
 روز بعد بخدمت خواجده رفت و فرمود که شکو کردی که بدان افطار کردی که از غایت بود و چرخه گریزه  
 خوابی بود او را از اندر گریزه شکر خواند و همین قول الایلیات و هم صاحب اختیار میگردد و دیگر شکر است که  
 سده گری شکو کرده نیست خواجده از وی طلبید و اگر گفت این شکر است این شک است خواجده گفت شک  
 سده اگر چون بار ناکشاد و هم شک بر آمد پیش شبح آمد و عذر خواجده نمود عرض کرد که عاقلید که این شک  
 گره و فرمود که شک گره و در میان مجبوریم و انکار که گشته کان شک جهان شکر شبح بچرخه آن که نظر  
 شک کند از شک شکر و با عی کان شک گریزه شکر شبح فرمود که گریزه شک کان شک کردید و در کان  
 گشت شکر شبح از این بمانی که شنیدید بعد از آن درجه مسجد جامع حاج که بخور

ابراهیم چله حکوین سیدنا چهل روز هر شب در آن چاه بدر که بیان چاه بود می افتند و چون رود  
 برنش می آیدند از شیخ نظام الدین اولیا منقول است که دوازدهمندی بود ضیا الدین نام  
 در زیر ستان در سخن از وحی شنیدم که وقتی به دست شیخ فرید الدین قهرم و من غیر علم و جاهل می بود  
 دوازدهم شاطرن گذشت که اگر شیخ ملاز علمی پرسد که من می دانم چه جواب گویم این اندیشه در دل  
 بود نگاه از من پرسید که متوجه متلاطم سلسله است از مسائل علم و دین سخن شنیدم و در  
 بیان آن شروع کرد و من دلفی و اثباتیکه در آن منی است برادر گفتم و هم از نقل است که شب پنج جماعت  
 بروی حالت نماز خفتن بجماعت بگذارد بعد از آن بهیوش گشت ساعتی شد که بهوش آمرد که گفت  
 گزارده ام آری گفت یکبار دیگر گزاریم که دوازدهم شود و هم کرت نماز گزارد باز بهیوش شد  
 این بار بهیوشی بیشتر بود باز بهیوش آمد و گفت که نماز خفتن گزارده ام گفتند دوبار گزارده ای گفت  
 یکبار دیگر گزاریم که دوازدهم شود سوم کرت هم گزارد بعد از آن فرمود یا حی یا قیوم جان من تسلیم  
 و هم وحی گوید و بعضی از مفوضات گنج شکر که بخط شیخ نظام الدین اولیا یافته اند کتب گرد و فرمود  
 چهارم از هفتصد پر طبقات سوال کردند همه یک جواب فرمودند من عمل الناس تا رکع اللذنب  
 و من انکس الناس الذی لا یغیره شیء و من غی الناس القانع و من انظر الناس ان کافاه فرمود و الله  
 یستجیب من العبد ان یرفع الیه یدیه و یقول یا عاقلین فرمود اگر هست غم نیست اگر نیست غم نیست فرمود و زنا  
 شب معراج مردن است و فرمود کار گرم خود را بنی بر سر مردان نباید گذشت و فرمود شیخ الاسلام علیه السلام  
 نور الهدی مرقد و گفته است در سکر القلوب ان اول الکلام و آخره ان کان لیس فی قلبک الا ما سکت فرمود  
 چون غیر عابد بود چنانکه گفتن میشد فرمود آن نمائیکه با شری من با نماندیت فرمود و بعد از من جذبات  
 الحق خیر من مباداة النطقین فرمود قال علیه الصلوة و السلام طوبی لمن خلعه عبیه عن جمیع الناس فرمود  
 انصرونی یصفو کل شیء و لا یکدر شیء فرمود و لو انکم لم یجمع درجه الکبار علیکم معبده الاغاث  
 الی انبار الملوک فرمود و سه دوشین شهم دل عزیزم گرفت و دوازدهم یار از نیمه گرفت  
 گفتن برودید و در بر تو داشتک آمد و ستم گرفت و هم از وحی نفیست که در پیش او برآ

اباحت و حرمت سماع که در آن اختلاف علامت گشتند فرمود بجهان مهدی که خاکش نشود و دیگری بنوع  
 در اختلاف است فرمود و الا فانت فی التذییر و السلامه فی السقیم فرمود العلماء اشرف الناس و الفقهاء اشرف  
 الاشراف فرمود و الفقیر بین العلماء و الابرار بین کواکب السما فرمود و از دل الناس من شیخ متقل الا کل و  
 اللباس مرقم از وی نقلست که هر کس بخدمت شیخ بدرالدین مس سر و عرض داشت کرد که بجانب سلطان  
 نعمات الدین ملین سفارش نامه برای من قلم آید شیخ نوشت زمت قصصه الی الله ثم الیک فان  
 عطیتم شیخا فاعطی بر شد و انت افسکو و ان لم تعطه شیخا فالانح بر شد و انت البعد و شیخ نظام  
 الدین ادب و در احوال القلوب آرد روز چهارشنبه پانزدهم ماه رجب بنفوس حسین بنیاد و ما گوئی  
 شرف ستاد قدسوس العابدین حاصل گردان خطبه کلاه که برفق مبارک داشت بر سر نیکو کار  
 نهاد و خرقه قاصد اذکال شفقت و رحمت و تعلیم جوین عطا شد الحمد لله علی ذلک این نیز فرمود که ما  
 میخواستیم ولایت هندوستان گریه میهمان شما در راه بودید و سراندا کردید که بدار نظام بدو رسید  
 این ولایت اوست با و شما را ما گوئی خواست هر چه از زبان مبارک شیخ الاسلام بشنوم و قلم آیم  
 بنویز و نگذارد غلط و ما گوئی نگذشت که گوئی فرمود نهی ستاد و آنمرد که هر چه از زبان پیر بنویزد و بنویس  
 بر آن متعلق بوده باز رایحه در آثار و ادب آمده است چون دید از زبان سخن شنود و آنرا بنویسد هر  
 حرفیکه او درم آرد و ثواب طاعت هزار ساله در نامه محال و بنویسد بعد از حاجی و در عین بیاض و انچه  
 درین محل این سخن هم فرمود و مردم را همه وقت بچنین میاید بود و رایحه هیچ خطبه و محم صیت که در دل  
 این سخن نماند میگذرد زنده آن دل است که در محبت و اشتیاق با بیشتر است بگاه سخن در روشی  
 اتفاقا و بزبان مبارک را ند که روشی پرده پوشی و خرقه پوشیدن حق اوست که عیب با هر علم و غیر  
 ذلک بشود رسول صلی الله علیه و سلم از علی بن ابی طالب رضی الله عنه که ای خرقه را بنویسم چه گوی گفت یا رسول الله اگر  
 ای خرقه بر من بی پرده پوشی کنم و عیب بندگان خداست یا رسول الله بنویسم یا رسول الله علیه و سلم بنویس  
 که فرمان بود و هر که این عیب بدان خرقه را بدو بی چنانچه ذکر آن فصل لا گشته است بگاه و  
 شیخ الاسلام هم چاپ کرد و دای نامی گریست و بر نوشتند زانی شد که از بهر شمس باز آمد بقطیف که از بهر



معلوم شد که در پیش برده پوشی است فرمود شیخ شهاب الدین صهرودی قدس البدره تا جیل سنان  
 بیست سوال کرد و نه که از نجاست فرمود از نسب آن تا عیب مردمان را ندیدیم و اگر نگاه و دیده شود چو شوم  
 بعد از آن شیخ الاسلام روی سومی دعا گوئی کرد و گفت که چون در پیش چنین شود بعد از آن  
 هر چه گوید بخواهد همان شود شیخ بدر الدین غزنوی نزدیک شیخ الاسلام نشست سخن در سماع افکار  
 هر کسی چیزی میگفت چنانچه شیخ جمالی مانوس فرمود که سماع راحت و لباس خشن اهل  
 محبت و بزرگوارانی بشنا میبگفتند شیخ الاسلام فرمود که آری رسم ایشانست چون نام شناسان شوند  
 شناسایی نمایند بعد از آن شیخ بدر الدین غزنوی عرض کرد که بیوشی اهل سماع را چنانچه شیخ الاسلام بلفظ  
 را نه ندانند و باز که ایشان ندانند آنست بر یکم شنیدند بیوش شدند آن بیوشی تا غایت و ایشان گریست  
 پس آن ایشان نام دوست میفرمود بیوشی در ایشان اثر میکند بیوش گیر داند و هم از دست شیخ الاسلام  
 بلفظ مبارک را نه که راه طریقت همه تحمل است اگر تیغ برگردان تو نهی راضی باشی در اختیار  
 است از شیخ نظام الدین نقلست که میفرمود که شیخ فرید الدین قدس سره بیشتر از آن قبیل خود  
 العبد وقت افکار یکدیگر کالمان قبیل پیش بودی از شیخ نصیر الدین محمود نقلست سالیما  
 محمدت شیخ فرید الدین قبیل گردانیده اند خدمت شیخ نظام الدین بار بار فرمودی که  
 که دلبایلگی کرد و خانه شیخ سیر بخوردیم بار بار از عید بودی و آن بولجان بودی یاری مجید  
 آورد و همه بخوردند و آنجا چون وقت دید و گریه بودی قبیل میگرددانیدند معده فرمود که در خدمت  
 شیخ نظام الدین هم سالیما قبیل گردانیدند معده فرمود و این چنین خورده اند نگاه بجای میسند  
 و سیر العارفین است که وقتی ایشان بسعادت و سعادت منصرف شدند بنزده سال بودند  
 که در مغان پیش مولانا مناجات الدین نزدی کتاب نافع که در فقه است بخوانند و بعد از آن  
 مانند و حفظ کلام مجید کرده بودند شب نگاه یک ختم میسند می نگاه روزی حضرت خواجه  
 احمد بن بدر آمدند شریف آورده و گاه تحت بجا آوردند چون چشم ایشان بر چهره حضرت  
 خواجه قطب الدین افتاد بولی نگاه دل بر ایشان داد و سر بر قدم نهاد و قطب العاشقین دیدند



و کوه کرور نشان تو که شدند و در بیستم صفر سال شصت و پنج بمصر سال ازین جمله  
 در گذشتند از اکابر اولیا سید است کرامات ظاهره و مقامات باهره دارد و صاحب اخبار الاخیار  
 می تکرر و حیدر بنی سادات و صاحب نزهت المار و اخ فرخ زید الدین عراقی صاحب لمعات بملاذ  
 او رسیده اند و ترتیب یافته و چهارم است که در وقتی که از بغداد بمکه آمد اکابر مدینان از برای  
 حسی بدید آمد بطریق کسایت کاتبه پرازش سر کرده بخدمت او فرستادند و غرض این شهر گنجایش و کرمش  
 شیخ انیسوی اورا یافته کلی بر کاشی بنام و پیش آنجا بعد فرستادند و مقصود آنکه جای مادرین شهر انیسوی که  
 اینها ده است خواهد بود و اکابر از حسن لطافت این ادبیران مانند زین العابدین کرامات انگشتند و وی از انبیا  
 است و فرمودی که دنیا بجا می آید و در قول شیخ الدین فیلسف معلوم است که در این قدر پیش می آید و  
 گاهی فرمودی که صحبت با کسی حاضر کنند که انسان بر اندازد و فرمود که غایت این رخساره حال است و او  
 که میان او و فرخ زید الدین قدس سرهما مودتی عظیم بود و سالها با هم بودند و نیز گویند که یکبار که از  
 انصاف او و شیخ زید الدین کجش بکسر سخن رسیده بود و آنکه موافق مجلس شیخ زید الدین بود و بعد از  
 این سخن شیخ بیاد الدین شیخ زید الدین قند نوشت و کجش این بود که میان او و شیخ اعتبار و محبت این معتقد  
 شیخ زید الدین نوشت که میان ما و شما عشق است باری نسبت تعلقت از شیخ نظام الدین الیه که فرمود  
 زید الدین انظرا که بودی اگر چه تب آدمی با قصد کردی و شیخ میا و الدین که بار اوصاف کرم بودی  
 یا ایها المومنین که کرامت و عظمت و افعال و اعمال و فرموده او از آنها بود که این آیت وحی او در است آی  
 صاحب اخبار الاخیار می آید فرخ زید الدین فرمودی مرید خواجده بر الدین سرفندی است و در این بود  
 خیر الدین فرمودی مرید شیخ که الدین فرمودی که قبر او جنب شرقی حوض شمس و بعد عالی تر و یک  
 سوله با بنان الدین غنی است شیخ شرف الدین احمدی میبری که بر آواب الدین سرفندی است و در وی  
 شیخ خلیل الدین فرمودی است گویند شیخ شرف الدین بنوف بندگی شیخ نظام الدین اولیا مدینه  
 را به الخ الکده مدینه بود شیخ نظام الدین ریاض ضوا انجم امیده بود شیخ خلیل الدین فرمودی در آنجا  
 بود چون علامت او رسیده فرمود و در ویش سالهاست که منتظر تو هستم ام المانی دارم که بخواهد

مرد شده و نعمتی که برای او نهاده بودند بگرفت بوطین اصلی خود رجوع کرد و هم صاحب اجناس الاخیاء  
 میگویی که از طغیانات شیخ شرف الدین منبری معلوم میشود که شیخ عبداللہ بن سمرقندی صمدی  
 نجم الدین کبری است انہی و در سیرالاولیا نوشته است کہ وی خلیفہ شیخ سیف الدین باختری  
 شیخ نجم الدین را یافته بود و از نیز نوشتن اختلاف در نجای ضرورتاً صاحب سیرالاولیا بنویسید  
 کہ حضرت شیخ نجیب الدین محمد فردوسی پیش شیخ شرف الدین بن سحی منبری است کہ در بہار ہودھا  
 و پیرایشان حضرت شیخ عبداللہ بن سمرقند کہ خلیفہ حضرت شیخ سیف الدین باختری است و در  
 چارہ خالوادہ نوشته است شیخ نجم الدین کبری فردوسی شیخ علاء الدین طوسی شیخ ضیاء  
 ابوالنجیب ہرودی ہر سہ بزرگ نجد مت شیخ وجیلہ الدین ابو حفص عمر بن عمرو آندند شیخ وجیلہ  
 مدنی شیخ ضیاء الدین شیخ علاء الدین اختلاف داد و دواع کرد و شیخ نجم الدین را بنیچہ  
 کرد و گفت این را بخود گیرید بعد از ہفت ماہ شیخ ابوالنجیب شیخ نجم الدین خلافت داد و گفت شما شاکر  
 فردوسیہ را از نزد فردوسیہ پید آند بقول نقاش شیخ سیف الدین باختری خلیفہ شیخ نجم الدین است  
 خراسانیہ کہ آن شیشہ و شیشہ محو و فنا ان غنصفر ما وید لا احصی آن مصداق تخلیق  
 چنانکہ آن بعد آن متصرف خبرات حضرت الحدیث شیخ علاء الدین علی احمد صاحب تہذیب  
 و اقتباس الاولاد است وی محبوب ترین خاندانی و خواہر زادہ شیخ فردی الدین گنجشک فردوس سرور ارادت را اکثر  
 یاران علی سابق بود و از آنکہ میان افراد و زو سائی عباد و در طریقہ صوفیہ عالی جنبہ بہت قوی داشت  
 و از علو بہتہ اوراق ذات مطلق برگزیدہ بنیاد عقیقی بنی آورد و ہم وی از سیرالاولیا نامی برد و حق تعالی  
 بسیار کرد و چنانکہ از عین مہرانی در باب می فرمود کہ علم ظاہر و باطن من نیز شیخ نظام الدین ابو الی  
 و علم ظاہری و باطنی نیز شیخ علاء الدین علی احمد صابر ہرودی می فرمود کہ علم سینہ من در ذات شیخ  
 نظام الدین ابونی و علم دل من در ذات شیخ علاء الدین علی احمد صابر است کرد و صاحب اجناس  
 الاخیاء از سیرالاولیا می آرد کہ در ویشی بود نامت قدم صاحب شہت مرد شیخ فردی الدین شیخ  
 فردی الدین بنی کہ با واجازت بہت می کرد و فرمود صاحب بزرگانی خوش خواہی کہ زانہ و بچین

شیخ شرف الدین

بود تا زنده بود همیشه خوش میگزیدانید و آدمی خوش باطن و گشاده پیشانی بود غالباً این شیخ  
 صابر شیخ علی احمد صابر است و اما شیخ زید الدین و خلیفه او بود و قتل او در قصبه کمر است  
 و سلسله شیخ عبدالقدوس بن جعفر بوی مغربی میشود و ذکر او در سیرالاولیا اصطلاح کرده و آنچه کرده  
 همین شیخ صابر را ذکر کرده بر آن نمی که در عنوان مذکور شده و ترک ذکر او خالی از اغراض نیست  
 تواند که مراد از شیخ صابر همین شیخ علی احمد صابر باشد و بعد اعلم صاحب انقباض السیرالاولیا  
 می آید و در او اهل حال بوی شمت لشکر لفظی آید و از ده سال مقرر بود و خود صائم نمانده و خود  
 حضرت گنجشکر که شافعی یافته پرسید که با با علما و الدین شما قسمت میکنید و خود میخورید یا نه  
 بنده را بی اجازت پیر چه مجال است که بگوید که از آن بخور و فرمود که شیخ علما و الدین علی احمد  
 صابر است از آن روز بخطاب صابر مخاطب گشت و هم می از سیرالاقطاب میگوید که چون  
 وی از خدمت حضرت گنجشکر مثال اجازت نامه گرفته شیخ جمال باطنی آمد و در برابر آورده و دست  
 شیخ جمال داد و حقیقت حال اظهار کرده و حضرت دلی درخواست نمود و در آنوقت تا یکی  
 شب خوابان گشته و چراغ حاضر نبود و بنا بر آن نخست اجمال واقع شد بعد چراغ آورد و در پیش  
 کشاد و بادی چراغ را گشت حضرت مخدوم و مزد چراغ را و گشت حضرت شیخ جمال را  
 گفت و پاره ساخت و گفت تا ب نفس شما دلی کجا آرد که بک فرزد تمام دلی را از خدمت  
 ساخت حضرت مخدوم گفت من سلسله ترا پاره کرده و دم شیخ جمال گفتم از اول تا آخر گفتم و او  
 پس برخاست و برگشت و خدمت پیر دستگیر آمد و کیفیت حال را گفت و حضرت شیخ پرسید  
 چون شیخ جمال مثال ترا پاره ساخت و تو چه گفتی گفت از زبانم همین سخن آمد که چون مثال  
 مرا پاره کردی من سلسله ترا پاره گفتم از اول تا آخر گفتم اول حضرت گنجشکر فرمود که  
 بهداف رسیدی یا سمجیر گفت که اول گفتی و آخر سلامت مانده از مرد این تو شخص  
 و شیخ جمال الدین بانی نبی بکت و ما بوی سلسله شیخ جمال جریان خواهد بود و نیست  
 صاحب پلاس را و یکدیگر که از بزرگان این سلسله نقل میخوانم نقلت که حضرت گنجشکر میگوید

خواست حضرت مخدوم مثال بی عطا نموده فرمود که اول شیخ جمال استغاثی بعد میرزا محمد علی و چون  
 دی در انسی سید و مثال بیت قطب جمال داد و تمجیل کرد شیخ جمال گفت صاحب ولایت بی ادب  
 بی باید و شما طاقت یک ساعت نداری اینجا چه طور میشوید شیخ جمال شال اباد کرد و بر زمین  
 گریخت که من سلسله ترابریم که هرگز از سلسله شیخ جاری نشود آخر چنان شد چنانچه در کتب شیخ  
 پسین چون شیخ علی احمد صاحب زمانه گریخته بخت شیخ آنچنان رفت و اوضاع آن زمانه حضرت شیخ رگت  
 خوش نیامد و در حق مخدوم علی صاحب بهرمانی بسیار فرمود و گفت که ترا به از آن نوشته سید هم در آنکه مشو بعد  
 مثال بی خط خود نوشته عنایت فرمود و جانب کبر حضرت کرد و صاحب ولایت آنجا گردانید که در آنوقت  
 عنایت آباد و جوای آن نهایت بر اعتدال بود و هم اقتضای سلسله قطب سبکو چون موقوفات حضرت  
 بخشید و ذکر مخدوم علی صاحب کرم واقع شده و احوال دی بواقعی ثبت نگشته است بکلیشه معلوم میشود که  
 سیدی آنست که موقوفات بخشید و اتفاق شیخ جمال قدس سره جمع گشته اند و هر که نوشته است در خاطر  
 داشت شیخ موصوف لازم بود و رغبه خاطر یکدیگر خود روشن است بنا بر آن ذکر مخدوم واقع شد  
 و حجت کمالیت و ولایت دی قدس سره از خود در میان و خلفاء سلسله ایشان اظهر من الشمس است اللهم  
 چون حضرت مخدوم از خدمت بخشید حضرت گرفته و در کلبه سید و سکونت اختیار کرد و علمای ظاهر  
 و بعضی مشایخ آنجا بنجاره نشین شدند و می نشستند و شرب و ابدال و نشین میکردانید و در باطن متفرق بود و در  
 ظاهر بی التفات داشت چون مخدوم نشین و نمایانست و مردم اطراف دومی بومی آوردند و علمای  
 و مشایخ را بعد پیدا شد و حق حضرت مخدوم با صاحب برای نماز جمعه و در جمعه جامع تریش بزرگ است و جماعت  
 بیش آمدند و گفتند که اینجا خیریه و جامی دیگر بنشیند اصحاب مخدوم متوافع گردیده و رجای خانگی  
 اندازیده و در شری آنجا کردند که اینجا نیستن اما و اجداد ما است شما را اگر اینجا بنشیند از چه چون  
 بنشیند حضرت شیخ سری اختیار برآورد و فرمود که صاحب ولایت این را بمنم برایشی سنن و جیدین جاندار است  
 استماع و یکبارگی که گفتند که ما نمی توانیم که صاحب ولایت شما بنشیند بر آن میباید حضرت از مسجده است  
 و گفت که در منزل نیست که شما برین مساعفه نمیدیدید که گفتن اینکله مسجد و افتاد و چندین هزار کشتن است

بنا نهادن بجز و پیش آمدند فرمود و مندرست من از تقی خاں آقا  
شده بکلی از سالکین قصه بدیده مانده باز برگزیده نشود که نزدیک من برانی با اینجا آید وانی است پس از زمان  
بعد از این سال آقا و کامی ایل آمد یار را نیست و نابود ساخت بعد از ویرانی حضرت مخدوم خدو و خدو و خدو  
برایست جاده شغال میوزید و خوش و طوبی و وی انش گرفته بودند و شیر نر و درش جاد و کشتی بنمید و  
که هر شب جوش می آید و جوشن میساک و کجکات استجاب نباید کرد چنانچه پدر رقم الحروف و سیاه نقاب  
و شاه جو عبداله شاه که از مردان شاه غلام حسن خلیفه آخون نقیر صاحب بودند حکایت میکرد که در یکی  
کمال شاه نام ساکن بر او آباد نسبت ارادت بصاحبزاده غلام حسن بن آخون نقیر صاحب است در پیش من  
برای زیارت مخدوم علی احمد صاحب رفته بود وقت شب و بعد شریف مخدوم غلامی کشیده است و سبک  
ناگاه ماهه شیر معبد در میان مسجد آمد به شمس بجو اش غلات در پیش کشید ماه پیش از پنج و پنج و پنج  
کشید و بجو اش غلات در پیش کشید باز نزد خودش کشید چند بار چنین شد بعد ایتاد رفت گفته اند در  
حال بیکس موقد شیر نقش بر گزین نمیدانست چون حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس سمرقندی بقصد زیارت  
مخدوم روانه شدند بر قد شیر نقش یک کرده مانده بود برقی در رسید حضرت ایشان مجبور میشد عرض کند که  
عبد القدوس این شماست و شتیان زیارت میدار و برقی ناپید گشت بسیار چنین چنان شد چون حضرت  
قطب العالم مجبور و نیاز و شتیان بسیار اظهار حاجت نزدیک مرقد مخدوم رسیدند بحکم از قبر آمدند و ایشان را در  
گرفتند و لطف نمودند و فرمودند که تو بواسطه طریق ما در بخار رسیدی و الا در کبری رطافت و دخول مقام  
حضرت قطب العالم عرض کرد که یکسان بنمایند که از زیارت شما شرف شوند اگر برقی حلال را در غلات کشند و  
از بکرت تربت شریف بهره یابند فرمودند که بخاطر توان برقی واسطه ساختن از آن زمان همه خاص و عام در  
بارگاه عایجه میروند و بعضی میزد و وفات حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صاحب قدس سره سیزدهم رجب  
الاول سنه سبعین و شصت و هجری و اتیاریه و شصت و هجری در زمان جلال الدین خلجی واقع دوی قدس سره  
معاده حضرت سلطان المشیخ نظام الاولیا بودند و حضرت سلطان المشیخ محبتی داشتند و چند  
سال پیش از سلطان المشیخ وفات یافتند و این جهان گنجشک و نقی در حالت سماع برفت از دنیا

تذکران سلطان المشایخ شیخ نظام الحق والدین محمد بداونی قدس سره  
 در اخبار الاخبار است نام او محمد بن احمد بن علی البخاریست و لقب او سلطان المشایخ و نظام اولیات  
 و انجربیان و مقربان درگاه الهی است و یار و یارستان هموست از انار برکات او جدا و خواجہ علی  
 و صیادری او خواجہ عوب هر دو از بخارا آمدند و مدتی در لاهور بوده بعد از ان در بداولین  
 ساختند و پدر او خواجہ احمد و صغیر سن از سر او رفت و هم در سواد باؤن در فنیست و تقوی  
 شایان بخالدین و لید رضی الله عنه میسر و تولد ایشان در سنه ثلثین است تاسیست بوده و  
 چون قدری بزرگ شد والده او را در رکعت اخلاص کلام الله بخواند و کتابها خواندن گرفت و هم  
 و غیره و از ده سالگی کتاب لغت بخواند و یکبار او را ابو بکر توان گفتندی حکایت کرد که من پیش  
 بها والدین میجویم سماع گفته ام و این قول میگفتم گفت کتبت حیه النومی بکیدی میجویم دوم یاد آید  
 شیخ یار و او بعد مناسبت شیخ بها والدین گفتن گرفت این معنی در اول او نیتش بعد حکایت کرد  
 که از انجا در احوال آدم شایب دیدم چنین و چنان سماع اینک است در اول او بختی را وانی پیدا  
 که از خود رفت و محبت شیخ فرید الدین در سینه او نشست روز بروز و خفیه تربیت بیانات و نیت  
 خواست و خواب خود ذکر شیخ فرید قدس سره میکرد بعد از ان قصد تعلیم بی آدم و تحصیل علم  
 و تعلمات حریر پیش شمس الملک که صدر ولایت بود و ملحد کرد و یاد گرفت و علم حدیث خواند و  
 او را و طالع علیمان نظام الدین سجات گفتندی بعد از ان بشوق ارادت شیخ فرید الدین با  
 رفت و وی در ان زمان سبب بر دشمن بسیاره قرآن پیش شیخ فرید الدین بخود کرد و دشمن تاب از  
 عوارف نیرسند کرد و متبذیر بود شکو و سلمی بعضی کتابهای دیگر نیز پیش شیخ خواند و بعضی از چنانچه در  
 با نزدیم جب سماع بستانه فرمودند و هم از وی نقل است که وی فرمود چون سعادت با  
 شیخ و گویید که حاصل کردیم نخستین سخن که از شیخ شنیدیم این بود که خواند بیت ای آتش فرت  
 و لکاب کرده + سلاطین ثبات جانها خواب کرده + بعد از ان خواهیم که شیخ شایان  
 ایشان با نیا میروست حضور غلبه کرد و چنین قدر گفتیم که اشتیاق با جویس عظیم غالب بود چون



و پشت درین شایه کرد فرمود کمال داخل همیشه بعد برین روز بحدیث شیخ نیت کرده م عرض داشت که فرمود آن  
 دوک تعلیم نکرد با و در و نوافل مشغول شود فرمود و ما کسی از تعلیم شیخ نگذیریم آنکه این کم ثواب آید و بگوید که  
 علم باید بعد به با نیت خلافت مشرف شد و بعد علی آمد و تماشای و قید حیات بود و سه بار بحدیث از وقت امام در  
 حدیث شیخ حاضر نمودم چنانکه شیخ فرمود الدین در وقت حلیت خواجده قطب الدین در خواجده در وقت سفر  
 خواجده بزرگ قدس بعد از مراسم حاضر نمودند بعد از آن در و ملی با اشارت غیبی در غیبت پور که آن  
 شاهزاده او را بخت است سکونت کرد و هم از وی نقلست که درسی فرمود در در و واقعه کشایی دادند در  
 سلطه بود و توانی راحت بسیاری که دلش محل ظهور ربوبیت است و میفرمود که در بازار قیامت بچای  
 را آنچنان در و اچ خواهد بود که دریافت و بعد از او هم از نقلست که و گفت وقتی تماشای خود کرد و شنی  
 همراه بود و هم شیخ مرا پیش طلبید و فرمود بسیار چیزی بگویم چون بهی بر وی در مجاهده باشی بکار  
 بودن شیخیت روزه داشتن نمی راهت را اعمال دیگر چون نماز و حج نمی راه وقتی دیگر فرمود من از  
 خدا خواسته ام که هر چه نواز خدا متعالی بخواهی بی وقت دیگر فرمود از برای تو قدری دنیا بخواسته  
 در وقت خلافت فرمود و مجاهده باید کرد برای استقامت او راه وقت دیگر در حجه سر بریده کرده و بشوید  
 بشویده بگشت و این رباعی میگفت رباعی خواهم که همیشه در رضای تو زیم + خاکی شوم و زیم  
 بای تو زیم + مقصود خشت زکونیم بی + از بهر تو میرم و برای تو زیم چون بیت تمام کرد و بسجده نهاد  
 چند کرت مثل این دیدم و در حجه و زیم سر در قدم شیخ نهادم فرمود و بخواه چه بخواهی من چیزی دینی خواهم  
 شیخ مرا بختید بعد به نیتان شدیم که چرا نخواسته که در سماع میرم صامت سیر العارفین میگوید که در و لاله الفوار  
 از نشان نقل است که گفت چون مشرف اراکات بخشید شرف گشتم در آن امام بختانده وی عصری نام  
 اکثر در و نشان متعلقان ایشان را و بختید دست فاقه روی میداد و از برکت صحبت ایشان سحر بر افتاد  
 جنه ای مولانا میرالدین سمن میرم آوردی و شیخ جمال بنسوی ما را بختید و آردی که بری از دست  
 که بخت و اکثر مردم آنرا دوست که لطف اخباری میبازند و مولانا حاصل الدین علی آب می آورد و در و  
 سطح شست من آن دیوار را می بختم و کاسه الله اخذت برای اظهار حضرت ایشان در و نشان میردم

و اینها هم گاهی بیست و گاهی بیست و یک سال در کمالات حضرت نظام الدین ایبیا سید صاحب سیاحت است  
کتابش آن است و وفات او بعد از طبع آن کتاب در چهارشنبه بیستم ربیع الاخر سن خمس و عشرين و سی و هجده  
تا بیست و نه ساله و پنج ساله در سن بود و چهار سالگی سید قریب شست ماه بول و عارضه شیخ  
خیرالدین محمود و بعد از نماز ظهر و چهارشنبه عرق و مصلح و شیعی و کابوچین و آنجا شیخ خود یافته بود و چون  
فرمود شمار او در بیابان بود و عارضه و دم با کوشه بعد از ای نماز عصر در سه ذکر و رحمت حق بیست و دو  
ایام خوابیده و بعد از سلطان غیاث الدین نقل شد که گاه بود و بعد از استماع اینها اندامش سردی و بیست  
سبعین تمام و غیاث رسید و روی گرد آلوده خود هزار بار التوا را آن بزرگوار را لیدان گرفت و لبان  
پوشید و بعد از آن روضه مشک برساند بعد سه ماه بعد از آن روز چهارشنبه سنه خمس و عشرين و سی و هجده

نیز بر رحمت حق بیست و دو روز آن بزرگوار در پایان حضرت شیخ واقع است  
و ذکر آن آینه جمال و جلال حقانی آن منظر نمایش لا اله الا هو  
حاشا نمونه تجرید و ترک آن قطب ابدال حضرت شیخ شمس الدین که قدس سره  
دی از کلبا خلفا حضرت شیخ علاء الدین علی احمد صابرا اند صاحب اقتباس میگوید بقول صاحب  
سبله القلوب از حضرت گنجشکر نیز خلافت و پشت دی را در بطریق شانی بزرگ و کراماتی را در دست  
بماند و تجردی بجمال است و از غایت تجرد اکثر لباس قلند را نه جرم پوشیدی و بیرون یقیل متواتر  
سلسله نسبت و چندین ایت کرده اند که شیخ شمس الدین که بن سید احمد ترک بن سید عبدالوہاب از  
فرزندان حضرت خواجہ احمد سیوی بود قدس سره بر ما که نسبت می حضرت محمد حنیفه بن علی کرم  
و چه چندی میشود و هم صاحب اقتباس التوازی میسازد از آقا الا سیر که چون شیخ شمس الدین است  
او را و تحصیل علوم بدید آمد تا مدتی در دیار ترکستان که مسلم نموده از آن که از تحصیل علوم  
فارغ گشت و کشف و کرامت خود را آن نیافت و در صحرای بود از آن برآمده تجرد کلی اختیار نمود و در  
صدیق بر راه سلوک طریقت بنیاده بر دانه شد و از ترکستان طلب بر شد که کل مجاد و انصراف آمد و در  
بزرگان اعیان افروزی از بزرگان نیست آنجا بعضی سیدانند و از قریب طرف مند و سنان بنابر سیرت

در این کتاب  
نیز در این کتاب  
نیز در این کتاب

بعد از بسیار و کثیر خدمت حضرت محمد علی احمد صابر به قدس سر و عهد مشاهد جمال شریف مدتی  
 که حجابها شده بودند فراموش کرد و بی اختیار سر در قدم حضرت محمد دم آورده و بشرف بیت  
 کرد و در بیض گواه ارادت فائز گشت و بعد از انعام حضرت محمد دم فرمود که ای شمس الدین  
 تو مرا از ندیدی از خدمت اخراست ام که سلسله ما از تو جاری شود و حضرت شمس الدین که بعد از او  
 و خدمت محمد دم مشغول شد بر روی و رسول کوئی نرفتی بیکر و اما که بیکر که تمام کرد و بجز بیکر و او را  
 رسید چنانکه بر تیرت طالبان مشغول گشت و اکثر احوالات و خوارق عادات از وی ظاهر شدن گرفت  
 اما وی از غایت بلند پر از می پس چیزها افتاد داشت آخر الامر حضرت محمد دم علی احمد صابر در دست  
 حیات خود وی را پیش خوانده خرق خلافت و نعمت را از خدمت حضرت شیخ زید الدین بیکر و در دست  
 بود بوسی عطا فرمود و اجازت نامه بدست خود نوشته مرخص نمود و هم از غم که حسین حسین از پیران  
 رسیده بود و مقدس بود بعد از آن و صحبت کرد که چون من پرده شوم از سر در زاده اینجا نخواهی ماند  
 سبحان تعالی ترا صاحب ولایت و یار پانی بنگار دانیده است آنجا رومی و دو قصبه پانی است سکونت قضا  
 کنی گم گشتگان آید یار ابدایت نمائی و من همه جامه و معاون تو خواهم بود پس القاس فرمود که ولایت  
 شما حضرت حاضر است اراده آنست که مافی عمر و جارب کشتی آسمانه حضرت خرقه حال از زمان حسین  
 که به پانی پنهان بر دم آنجا شیخ شرف الدین بود علی طاهر رسیده باشد ما را و می چه طوری صحبت بر آید فرمود  
 باک و اما که وی با خبر رسیده است بخود رفتن تو از قصبه مذکور بیرون آید و بعد از چند روز از عالم غایی  
 نقل شد و هم صاحب اقتباس الازار از سر الاغلاب می آرد که شیخ شمس الدین بزرگ قدس سره بعد از  
 خلافت از خدمت علی احمد صابر رخصت گرفته چند مدت و کمری سلطان غیاث الدین طبرستان اختیار  
 کردند و کمال خرد و لباس اغنیاء پوشیده میدادند و قتی سلطان غیاث الدین بلوچ بر سر کعبه  
 لشکر کشید و قتل و محاصره کرد و بی گشت و آن طلع و غنچه کاشی جوئی تند و زید و پانی  
 از چنانکه جمیع لشکریان ابتداء و شریک صاحب رومی فرود آتش در چو جانان و در خوار و سلطان  
 بر شرف رستم مانده بود و حاکمان سلطان جبهت و جوی نقش سکه نامرایی و در سلطان آب گم نمائی

گاهه از دره بیکه و یک نیمه جراح رود شش آ چون ترو یک آن چنانچه بیکه در و بشی غلات و نان  
 میکنند شش یکبار از پیش از شش است و این شما حضرت شش یکبار هر وقت گفت  
 میاید ای میر سخا جوی زین کرده بکار خانه خویش باید مادر بر ازین بانه قرار بود وقت صبح شک  
 بسوی نیمه می روان شد چون نزد یک سوید برادر آنجا آمد میگفت و بر نالایی که بردن لشکر بود وقت  
 که جهان در ویش خود میکنند را بگوشت ایستادی حضرت حضور کرد و نماز ادا نمود و بسوی نیمه بود و کوه  
 چون آن سخا شک از آب پر کرده آب را بخان گیم یافت گو با که از آتش گرم ساخته اند و او بدست که از آنز که  
 در شش است و شش که سخا جوی از رسیدن و ویش بر آن نالایست طلب آب آب سرد یافت مثل شش شش سوم  
 سخا پنهان ششست نادی حضرت باید و حضور کرد و نماز ادا کرده بخیم خود رفتند بعد چون آن سخا  
 آب را با یزید بیک گرم یافت شک از آن آب پر کرده شش سلطان آید و آنچه دیده بود جمله شش سلطان  
 اظهار نمود و سلطان بخار را همراه گرفته بر سر آن پنهان شد و تفاوت صبح دی حضرت میر بر آن آب  
 ساخت بخار گذارد و بنده سلطان آب را بیک گرم است و بنده بخار را پنهان میسر و دیده بود و بنده بخار را  
 نمود و بیکه در و نیمه و ملاوت تران میکنند سلطان است بینه با یزید چون دی از ملاوت خلق شد سر را  
 سلطان را تعظیم می کرد و سلطان گفت که زهی سعادت من مثل شش و دست خدا و زمان من موجود است  
 و این جراح نمیشود و بنده دی حضرت در و نیمه بیکه و دکنک میو و میند نشد لاچار است و عارض است و نما  
 خواهد گفت میر ساعت سواری کنید انشاء الله تعالی فتح شود سلطان بچکان که و و ظلمه قطع  
 سلطان از دیگر بلاست اراده کرد و دی حضرت بخور باطن دریافت جمله سیاه اموال را بعد بکار  
 که داشت و بخدمت پروردگار در چندگاه آنجا میآمد و بعد از وفات مخدوم علی احمد مبارک روز آنجا  
 بعد موافق حدیث مشهور بانی است گفت و هیچ حاجی و کانی معین نکرد و لاچار رسایه و دیواری  
 صاحب اعتبار میگوید از کثرتی چنان معلوم گشته که چون حضرت شمس الدین ترک در بانی است بیکه  
 اختیار کرد روزی خادم دی حضرت شیخ بر علی ظلمه را بصورت خیره شده ویر خادم آنجا دیده بود  
 بخدمت دی حضرت باز گفت دی حضرت فرمود که و ای میر و دیگر و بر ایمان شکل می سلام بر من

و گویند سیرا منیه بیا به چون خادیم بر در اجماع مکتوب شد که شیخ حسن مسلمان سارید است و گفته اند که  
 بنیامی میامد در حال شیخ شریف بر خاست و بهمان صورت بنیامی را گوئی وقت باگوئی نام حاجت است  
 شجر جانب مشرق چون می کشید در آنجا رفت نشست از آن سبب باگوئی نام بایت ساحل ز بارگاه  
 خلافتی است جرجیت شیخ شریف در باگوئی اقامت گرفت حضرت شیخ شمس الدین ترک با خادوم گفت  
 که پیش روی برود به سلام گوید این شجره بواجب و مضافات بمن مرحمت شده است خادوم حسب الامر  
 و پیام وی حضرت شیخ شریف در باگوئی رسانید بنیامی بر قدس سره از آنجا بجانب مصر و به کثرت  
 است از مضافات قصه کنال آنجا سکونت اختیار کرد و اگر چه گاه گاهی بانی بیت می آمد و لیکن  
 اوقات بود که بهر بیرون میزد چون حضرت شمس الدین یک در بانی بیت سکونت کرد تا می خلافتی بر روی  
 وی آورده میروشدند و وی سالیار را شاد و مردمان مشغول بود به هدایت میبرد و روزی در مسجد  
 صاحب شمس علیه و خاتون و معارفه بیان میکرد اتفاقا شیخ جلال البانی خزه پوشیده در مسجد  
 شده و آن کوچه گذشت نظردی حضرت رجبال وی افتاد خیلی مایل گشته بجانب مجامع  
 زدند که نعمت خود چنین این خوردن نامان می بینم چرا گفتن این که شیخ جلال ابر نظر بآفتاب  
 ولایت افتاد و اختیار از اسب فرو آورده سر در قدیم وی حضرت نهاد وی حضرت سر را  
 از دست حق برت خود برداشت و میگرد که باز بر سبب سوا شده گردان وی اسب باز گردانید  
 پس می حضرت بر دل او تصرف نموده بخود جذب شیخ جلال بعد از انصاعت بیعت حضرت  
 گفت و از نظر فیض اثر او فاضل گشت. گواه چرمی که دی حضرت بر سر خود داشت دست خود  
 سار و نهاد و فرمود که ترا اینهم دادم و آنهم دادم و مراة الاسرار است که شیخ شمس الدین را از  
 خزه خلافت شیخ جلال الدین عطا فرمود جای نشین نمود و گردانید تا رخ نور در هم جهان بر حق بود  
 و بر فایت سیر الاقطاب و هم جادوی الثانی سنه ست و عشره هجرات واقع شد و صاحب براف  
 سیکویدند و فاضل نظر نیامده و لیکن با خبر شیخ نیر الدین لودی بود یکی خلیفه ایشان شده  
 و لایموشه پور است و حضرت شیخ در آنجا بزمیر بانی داده بود و نام وی سلیم الدین است و چون

چو آنکس باری شیر بر سبک و پادشاه شیر بر بانی شکوهت صاحب فوق و شوق و جهد و سماع بود و سوا  
وقت نماز شب روز مهتراف و یخودی بر روی غالب بودی بعد انتقال حسب الوصیت و بی سبب  
مقتضی چهل نه از احمد آباد مریدان حیدر و پیران لاهوری آوردند چون بیرون شهر لاهور شب قیام کردند  
زادای آن جنانه در از آنجا بر دشمن نواهند پس در آنجا دفن کردند معلوم شد که فرموده بود اگر آنجا  
که جنازه مرا برداشتن نوازند همانجا دفن کنند تا حال تقراضی سلسله امی در لاهور وجود افتد شیخ محمد  
لاهوری خلیفه شاه عبدالحق لاهوری امی خلیفه شیخ عبدالحسین المشهور شیخ نشینان که مرثی در ده انعام  
پور در میان شیخ حسین است و امی خلیفه شیخ محمد عرفان و امی خلیفه حضرت شیخ شمس الدین ترک بانی است  
در علوم شریعت و طریقت و فقرات و کلمات و بیست و دو روز از قیام کرد و نایب و شام با شاد و طاعت  
شنید و امی و در حالت سماع مردمان را بنظر فیض اثر نمود و از کار دنیا بیکار نمود و بیست و دو روز از قیام  
کرد و دیگر لاهور فانیات شیخ محمد سلیم خلفا امی کاظمین شیخ محمد صدیق است صاحب عشق و محبت است  
و جهد و جذب و کرب و در فقر و صاف نام عالی و در حالت سماع تا دو روز و سه روز بخود افتاد و بیست و دو روز  
که ظاهر روحی از آنجا باز نمود و بیست و دو روز از قیام کرد و در لاهور فانیات با دو دیوانی آنجا باز نمود  
نکست شیخ ابو الحنفی از آنجا که بیست و دو روز از قیام کرد و در لاهور فانیات با دو دیوانی آنجا باز نمود  
عبادت بود و با آخر عمر بدایت ظاهر و از شادمانی شنود بود و در شانزدهم و آنجا که بیست و دو روز از قیام  
بعد عمر مکینه و بیست و دو روز از قیام کرد و در لاهور فانیات با دو دیوانی آنجا باز نمود  
الاخیر است شهر و اعظم خلفا شیخ نظام الدین ابیاب و صاحب سر و وارث احوال و ولایت و بیست و دو روز از قیام  
شیخ نظام الدین انتقال یافت و بیست و دو روز از قیام کرد و در لاهور فانیات با دو دیوانی آنجا باز نمود  
که ردی با خبر که محمد خلوت خاص شیخ نظام الدین بود و آنجا که بیست و دو روز از قیام کرد و در لاهور فانیات  
وارد و بیست و دو روز از قیام کرد و در لاهور فانیات با دو دیوانی آنجا باز نمود  
که آنجا که بیست و دو روز از قیام کرد و در لاهور فانیات با دو دیوانی آنجا باز نمود  
شیخ نصیر الدین محمد و که از این شیخ فرموده او را که از دیوانیان خلق میاید بود و چنان خلق میاید که شایسته کلمات و بیست و دو روز از قیام

کرد و هم صاحب اختیار را اخبار میگردد که نقص است که روزی بعضی از مردان شیخ نظام الدین اولیاء نان سر در  
 داشتند و شیخ نصیر الدین محمد بود و جماعت گفت خلاف سنت است گفتند از سماع مکرر شدی و از مشرب  
 پیر گشتی گفت تحت غش و دیر از کتب حدیث میاید بعضی از شیخ میپرسیدند که شیخ محمد و بعضی  
 شیخ را صدق حاصل و معلوم بود فرمودند میگوید حق آنست که وی میگوید و هم وی گوید و رجوع الی حکم نمود  
 که روزی شبی شیخ نصیر الدین محمود را و خانقاه برین میت زد و فی الحال گرفت میت خجاری عاشقان  
 الهی نخواهم کرد هم کردی + قلم بریدگان یعنی خواهم راندم از وی + مولانا شاعر ساله پیر او در کمال بحال  
 در آن ساله کرد و میگوید که این میت هیچ حقیقت نیتواند و اگر جور جفاست بخداوند عزوجل نسبت کرد که آنکه از  
 او شل بچند کتبی که در بر مولانا معین الدین میبرد او بسته گرفت پس شیخ فرشتا شیخ آزادید و مولانا  
 معین الدین بخود طلبید پس ساله بسته او داد و هیچ گفت و دستار و دراع پوشانید باز کرد و انید روز دیگر سماع  
 بندگی خواجہ برین بیت بسیار نصیده اضطراب میکرد و باعی باطلستانه دوش میبایدیم +  
 عالی علقش بر سر افلاک زدیم + از صبح کی منتهی بخواره + صد بار کلاه نوبه رخاک زدیم + بعد از آنکه اسرار  
 بالایی یافت و شبست فرمود منیت را طلبید لا امانیت از دست رفت پیش آینه که کرد و گفت ما  
 مولانا بزرگوار این حاجت چنان بود و این سخن مولانا گفت باز که مولانا خانقاه نیاد و روز و دوش زدیم وی گوش  
 آورده اند که سلطان تغلق شیخ محمود را ایذا کردی و در سفر همراه خود کرد و اینجایی گویند که وقتی او را  
 حاجت او را خود کرد و انیده بود و او این همه را بر وی صحبت پیرو خود تحمل کردی و دم نزدی و وقتی تغلق را  
 وی طعام دستار و آوند نامی زرد و نقره و باعث این جزا انید و یعنی اگر طعام من بخورد همین مایه  
 این اسارم و اگر بخورد گویم که کاسه زین خوروی نامشروع کردی شیخ چنانی از کاسه زین بر آورد  
 خواب بر زبان نیاد و بخورد + اندیش خائنه خاسر ماند و میر الدین آن گزیده حضرت معبود عبد الو  
 نصیر الدین محمود و در شایع کما ممتاز بود و جد بر گوارش عبد اللطیف بند وی و پدر نام او را شایع نام داد  
 که تولد او را سحر بود و در کتب شیخ محمود و در لغوی نام پدر ایشان خواجہ یوسف بن یحیی بن عبد اللطیف  
 یزدانی است و پدر او را در نه سالگی گذشت و الله داد و تحصیل علوم ظاهری و باطنی نمود و او را پسند

حال پیش مولانا عبدالکریم شیرازی برای و بزودی تحصیل نمود و بعد حلت آنفریز بخدمت افتاد  
 الدین محمد گیلانی از هر علمی نصیب کاملی نگرفت و دست به چسبالی ترک و بچوبیدن و بجاس نفوس  
 بجای نفوس اشتغال شد و در میان او بیزارنهای آذربایک و دور و پیش سگشت و نماز با جماعت  
 فوت نشده بود اکثر اقطار را دیگر سبناو بودی و در چهل و سه سالگی از انجاء علی آله مرید حضرت  
 شیخ نظام الدین محمد بادونی شد و مدتی در خدمت وی حضرت سبزوین که همه در ایشان بقرین  
 محمود گنیمت میگفتند او بحسب قلوب شیخ بود قوله یاران حق کسوت نگاه دارند و از قیامت نیستند  
 خدا تعالی و رسول صلی الله علیه و سلم نباشد جفاکش و خاکبند گانم نهاد و فرزند شایسته روزی بعد  
 نماز ظهر از جماعتی نه حجره حاضر میگشود و در میان ایشان را برگزید و بان بود و خادم ایشان خواهر زاده مولانا  
 زین الدین علی بود از شیرین صو گاهی حاضر بودی و گاهی نبود و عین شغولی قلندری بسیار گزافی نام در محلو  
 ایشان آمد از کار دایره و نهیم به جور سبک ایشان و حضرت ایشان را از غفلت بجا نداشتند  
 حجره ماندان بود و خوشایران ایشان از نادان آمد بعضی بدان چون آن حال میدیدند و میدیدند  
 که قلندری نایک خمیسمای کار و میرند حضرت ایشان دم نیز نذر مردان خوانند که آن بجهت را اینها  
 حضرت شیخ نگذاشت و بود که بچند فراموشید فاضل القندریا نیرسی که از مردان حاضر حضرت ایشان بود  
 و شیخ صدر الدین طیب را از حضرت غم زین الدین علی را بخدمت خود خوانده سوگنده و از ناگسی آقلند را از آزار  
 رست که قلند را انعام فرمودند که بسا و در کار و زدن بدست و آزار می رسیده با سجان بعد و عالم  
 اند و در ضایحه نشینند بعد از آن تسامح و قید حیات بودند و نیز میام میضانت جمیع و درین کوار  
 کون نیست حاصل آن میخواستند که طائر روح پاک را از قفس قلاب پر و از دهنده مولانا زین الدین علی غرض  
 که محمد دم اکثر مریدان شما صاحب اهل کمال نبکی را اشارت شود که بجای شما نشینند تا این  
 گسته نگردد و فرمودند بر نام در ایشان که برایشان حسن بن شیند نوشته بیا تا خطه غایم مولانا  
 رفت سه دفعه تذکره ایشان نمود مولانا علی و وسط و ادنی نظر گذارند بعد مطالع فرمود که مولانا  
 غم دین خود بخورند چه جامی آنکه بار دیگر هر از بعد از آن صعب فرمودند که در وقت غم خشن حضرت



حضرت شیخ نظام الدین سید و سید بنیاد و عصاره بر درون یک پیکانند شیخ حضرت پیرا بگشت یکا چندی کلاه  
 زیر سر نهند و غلیظ می بیند و در غش می بیند و معلول بالا و غالب من گسترانند حاضران آنوقت وصیت حضرت  
 صل نموده سید محمد کیوان حضرت را غسل داد و بر جان افتد آن ملک که بر آن غسل داده بود بر آورده کرد  
 خود انداخت گفت خدایا همین من آنی احمد سید گور را قبول کنی که در غم خود از برکت آن بود و همان  
 ذکر سید شیخ و حسین و حجت و بقول شین تاریخ شمع جمع و فیان وفات یافتند رحمة الله علیه ذکر شیخ  
 سراج الدین عثمان المشهور با شیخ سراج از مشایخ طریقی نظام الدین اولیاست قدس سره آنجا از سلسل  
 سیدان و سیدان و سیدان از سلسله و سلسله شیخ نظام الدین محمود و دوی از غفوان شایسته بود  
 پیش آغاز نشد بود و حلقه را دوت شیخ در آمده بود و در سگ خد سگاران پرورش یافته بود و چند  
 برای دیدن الله مقام لکنونی که الا آن گور مشهور است و رفت و باز چندت سید و در وقت عطا  
 او شیخ فرمود که اول من در کجا علم است او از چندان انجیلی از علم نیست مولانا فقر الدین اودی  
 عرض کرد که او در شش سال عالم میگفت بعد از آن و خدمت مولانا فقر الدین نعلم کرد و مولانا را  
 او تعریفی تعریف کرد او را عثمانی نام نهاد بعد از آن پیش مولانا کن الدین فیه فیصل و ندر می می  
 تحقیق کرد و بعد از نقل شیخ نظام الدین قدس سره سه سال مگر تعلم کرد و بعضی شب از کتاب شیخ که  
 بود و جامها و خلافت نامه که از خدمت شیخ یافته بود با خود در روان و یار احوال و لایت خود با  
 و در باب و نفس شیخ چند نرفته بود که او آئینه بنده دانست نقلت که او بعضی جامها را که از خدمت پیرا  
 بود و در آن گور می نشست و در وقت و صیت کرد که در میان گور جامها و در کند بعد از نقل او  
 انجمن کرد و در خلفائی او و دیگر گور مشهور از مقام او نیز در آن و یار است رحمة الله علیه در موقوفات شیخ خا  
 با گور می نویسد که در شبی مهر و دوی سمان شیخ سراج عثمان او می شد چون شب شد بعد از آن  
 جامه از می کند و دست را فدا و آن در پیش تمام شب نماز مشغول بود چون با در شیخ بخواست و در وقت  
 نماز کرد و پیش گفت عجب کسی که تمام شب خواب بودی و نماز با ادبی و مکرر می شیخ او نماز با ادبی  
 در روز و شب از کیه تمام شب مکرر و ما کلامی نداریم و فرود بی آن کلاه است کلاهانی می کردیم

اگر عاشق بسجده در نیاید دل عاشق همیشه در غارت است + ذکر شیخ صدرالدین حکیم را جلوه صفای  
 شیخ نصیرالدین محمود است و نظیر نظر شیخ نظام الدین بن شده گویند که بدری سوداگر بود و در اصل صاحب است  
 نفس شیخ و متین مشین بر معارف و حقائق و ادراک و اجتهاد و طهارت و تقوی است که کجبارگی او را بر این بوده بود  
 تا برای یکی از ایشان که بیمار بود علاجی بکنند چون علاج او موافق افتاد و بیمار ایشان صحت یافت او را  
 خطی نوشته دادند تا بسگی که در فلان که چشمه افتاده میباشد بنیاید و خطر آرد و بسگی که نشان داده بود  
 بنزد چون بگفت آن خطر را بدید و آن دوسر زمین رفت باستاند و زمین را کافت و گنجی که در زیر آن  
 بود نشان داد و از آن کمال علوهیت درویشانست و را بدان گنجیم الطافت خفیه و قبر او در قلعه دلی علامی است  
 ذکر شیخ کمال الدین علامه صاحب المجتبی بن رجب الاودلیا و ادب الطالبین بحال حسن و مرآت نیکی  
 ذکر سیران مولانا فخر الدین بن شیخ کمال الدین بن عبدالرحمن سپر برادر عم زاده و خواهر زاده در مدینه  
 شیخ نصیر الدین جعفر علی بود و در خلافت از حضرت قطب عالم الدین اولیا هم شنیدند بعد یافتن خرد و خلافت  
 در احدی باو بگفت خلق خدا را در حلقه ارادت خود در آورده پس از آن در دلی آمده تا نیست به تهنیت بخون  
 بودند ایشان با امام حسن رضی الله عنه سید لقا ایشان بکثرت علم علامت و در سیر العارفت که حضرت  
 الدین محمود را در خطه او و خواهری بود از ایشان بزرگ او نیز را بدیده بود و او را دوسر بود و یکی  
 مولانا زین الدین علی و دوم مولانا کمال الدین خام شیخ فخر الدین گاه گاهی از حضرت شیخ خود حضرت  
 بجا نشسته اوده برای مرمت خاطر همیشه مرتبه خود می آمدی و با بزرگداشت پیروی در دلی می آمدند استی مولانا  
 شیخ کمال الدین شادی می کردند حضرت شیخ نصیر الدین محمود و خال ایشان گفت که خدا شوی تا نسل حیدر باز  
 باقیماند بعد از این موده شیخ خود که خدا شدند و شسته سپر از نسل ایشان پیدا شدند اول ایشان شیخ نظام الدین  
 و ثانی شیخ نصیر الدین بن محمد گیسو راز و دلا و دود و بزرگ است و قبر او هم در آنجا است و تمام پیرو بودند و شیخ  
 کمال الدین در دست و غم می انداختند و حسین سیدانه و نوات یافتند و بزرگ ایشان در دلی کینه یافت  
 قبر خال خود شیخ نصیر الدین هم بر این است و در اخبار الاخیار است شیخ زین الدین سپر زاده علامه خام  
 شیخ نصیر الدین جعفر علی است ذکر او در مجالس موقوفات شیخ ثبت یافت است مولانا از حضرت

شیخ

شیخ

مرید است و مع او در اول جند این گروه است و او در گنبد نیست که یا مان گنبد شیخ نصیر الدین محمود و در  
 خطبه بر این است انسی و بقولی قریب گنبد ذی القیوم شیخ کمال الدین و در دکن شهر و سنگ سرخ است  
 او لا و جلفا و ایشان را واحد آباد و کور است سید و در کور سید گیسو از سید محمد بن یوسف  
 الهی و سید شمس الدین شیخ نصیر الدین محمود و جرایح و بی است جامع میان سادت و علم و ولایت شانی رفیع  
 رفعتی منبع و کلام عالی دارد و او میان شایع خست شری حاضر در میان اهل طریقه و طریقه طریقه مخصوص است و در او  
 حال بر غنی شریف داشت و بعد از رحلت شیخ مبارک دین فوجی غنی یافت اهل اندیا و بنفاد و طبع او گشتند و بعد  
 و بار از و بنا انتقال نمود و او از گیسو در آن گونید و در حضرت او با این لقب بر آن خشنید است که در زری او  
 با جندی دیگر از مردان بالکی شیخ نصیر الدین محمود و در دکن در وقت برداشتن گیسوی سید بسبب می که در  
 در بالکی بنده شد و او بسبب عیبت او ب استغراق عشق و محبت میر آورد و گیسو مقید شد و هم بر آن ضعیفی که در  
 شد سادت قطع کرد و بعد از آنکه شیخ را معنی اطلاق افتاد و خوشحال شد و بعد از عفت و حسن آوازه  
 و هم در حال این است فرموده که هر کس که گیسو در آید و او را خدمت نماید که او عفت باشد و خدمت میر  
 و موقوفات است مسمی بچو الملوک که بعضی از مردان او که او نیز مخدوم و او را جمع کرده در آنجا بنویسند فرمودند  
 آنی دارد و عشق را و آفت است علی آیت را و دو مانت آنها آفت ابتدا آفت که جندان در عشق و غم و طلب  
 معشوق بروی طاری شود که او را محبط گردد و در آنی بر این آید تا او را در آن لذت کامل دست دهد و هیچ راه  
 وصال محبوب بر روی کشاید که آنکه هزار درد و غم نقد می گذر نیست هم بران ماند بعد مرور ایام در و غم و غم  
 او شود عادت گیرد و ذوق در زمانه دولت و وصول میشود و ذوق الم از حقیقت بخش ضائع شود و سرگردان  
 خود ماند و هیچ لذتی نماند عاقبت او به سران جریان آید نمود و با بدنها و آفت آنها آفت که چون اهل عشق  
 رسد مشغول لذت وصال گردد و در حقیقت فراق الم بهر آن از وی برود و بعد مرور ایام در و غم و غم  
 او گردد و ذوق وصال هم برود و مطلوبه از حالتین جز ذوق و خوشی و راحت محبوس نیست و حال بنده  
 و فراق محبت الم او چه کار آید مرد سر و شوخ و از وی با وی نماند عشق برود و محروم از ذوق و حال محبوس  
 اگر چه نمود و با منکر که وصال باشد ذوق که با این است گیرد و وصال چه کار آید با عشق برود و آفت



و اگر کسی را می بیند که دست نکاست و لطافت سوسم بود او را بر خود نگاهداریت هنوز تیغ با ب معرفت در لطف بود  
 تا نکشت را نیز از خود جدا کرد او را و بداند که بلب آلی شست انرا از شست ابله چشم او نیست مالمی غیرت از لطفش  
 پاکست و در بر آن علم باطن شست یافت حضرت قطب عالم در مکتوبی بنویسد ایشان سه روز میبستند در سراج بود  
 نماز پنج وقت را میگردید بعد از روز چون فرو داشت شد باران عرض کرد که سه روز گذشته پرسیدند کار او  
 گفت آنگشت بعد از شمع محمد صبی را که خلیفه ایشان بودند پرسیده و فرستادند این نماز چهار مرتبه با فی شیخ محمد  
 جواب نوشتند که نماز همان نماز است که حضرت محمد گم گذاردند اما بیت رعایت شرع با نر باو گردانیدند شیخ  
 او و پی دلوئی از مردیان اوست ملازمی باو ابوالکلیج حجت علیا و دومی بنویسد در و ایشان  
 در پیشگاه و عصا و مفراض سوزن و ابرق و کاسه و نگدان و طشت و آفتاب کفش و انگشتر و بر آن  
 و باران میبندید هر یکی دالالت بر معنی دارد مصلی دالالت بر مقام طاعت میکند و تسبیح دالالت میکند  
 یعنی خواطر ایشان که فراموش وقت او بود و بجهت و نمود و بخیطه گشت چنانچه و انسانی شرف جمع  
 است شانه ایشان خیز است یعنی شراز و دفع شود و عصا دالالت میکند بر آنکه میسران یکی باید کرد  
 تحقیق است و مفراض دالالت میکند بر قطع علائق و بر نظر آفاق سوزن دالالت میکند بر پیوند صورت  
 و معنی اما سوزن را بی رشته نمیدانند سه سوزن و رشته از بی پیوند و آن بر دین بدست صاحب  
 و ابرق و کاسه دالالت میکند بر رعایت فقر و بهمان آبی و نمایی و نگدان و طشت و آفتاب  
 دالالت میکند بر کندروی یعنی کندروی پیران حواله او شد و کفش و انگشتر دالالت میکند بر ثبات قدم  
 و اگر شانه بکشد و حبابه یا کافدی پوشیده و بند کمان مغایرت است و چون کار و بکشی میند باید که از  
 کرده بدیند و خیزه یا گوشه براه او کند و سجد ابرق و مثل آن آب پر کرده و بند و چون شانه ایشان  
 کنند چنانچه انها بربک در و نخله و آن کنند که در کار جدایی موی المیع است یعنی چون به تفریق رسد  
 و در تر باشد بهر است و اگر شیخ سراج الدین که ایشان قاضی تمام برید و خلیفه بر بزرگوار خود شیخ محال الدین علی  
 مذکور بودند و ملاقات از شیخ نصیر الدین محمد و چنانچه و علی خیزه تمند عالم بودند و بعد از ملاقات و باطن که مولا آخره  
 باو گوی شاکر و ایشان بودند و شعر می گفتند چنانچه این شعر ایشان است شعر او دیگر هم گویید سراج و شانه

شیخ



راه خداست صاحب مقامات علی الاحوال سینه مریدین فتح الله و بی ادله و شیخ احمد علی اکابر دینی  
 و زراعی که از آمدن امیر تیمور به بلخ می افتاد اکثر از اکابر سیاحان بنویسند و از خبر و آرمینان بود و شیخ محمد در آن زمان  
 بهشت سال بود و هم در سفرش بعضی سعادت ازلی و هفتاد و چهل مرید شیخ فتح الله آمدند و جو دانی انبیا بر پیش  
 ملک العلماء قاضی شهاب الدین نیکو که در شرح اصول پنج دوی که قاضی دایه و تقریباً در نوشته است و بعد از آن  
 از تحصیل علم ظاهر و در خدمت شیخ بقضیه باطن مشغول شد و فصل باطن بر وی بقاییت سبیل یافت بحدی که سبیل  
 که بر وجه و کلاه و خنجر بود با هم گشته که شیخ را از آن خبر نمود و از روزی که گاهی آن دو جفت بر جای نشست و اوقات  
 بود و سبیل که این گویا از کجاست آری آن معلوم کرد که در اینجا و خنجر بود و بعد از یک سال در راه گشته بود و  
 سره گردان او بر آمده بود و در خدمت این سینه رسیده و روضه او در جزئیات و ذکر شیخ **عسکرم الدین**  
 ایشان بر بد و خلیفه پدر و گویا خود شیخ سراج الدین بود و هم از سید محمد گدیزه از خلافت سید شمس الدین  
 ششم صفر و در چهار شعبه سینه تسع و ثمانیانه بقولی سنده احد و ستمانه وفات یافتند و در گنبد برابریه خود  
 مدفون گشتند و آن گنبد در قرن نو گشت که بلده قدیمه و ولایت گجرات است بسیار کبار در آنجا مدفون اند  
 سیزمین آفتاب خیر و محبت انیسر است انداز بکرت و ولایت از دیرانهای آن میباشد و ذکر شمس الدین طاهر  
 سیدی بزرگ بود در ولایت زهور نوبل و آن که الیر بود و عمر او بعد از دنیا رسیده بود و مرید شیخ نور قطب عالم  
 نجاب خواجہ معین الدین چینی اعتقاد و محبت داشت بدین از سنی عمر چنگا که در کوه جایی امیر آلبانی رانک از  
 هنداخت جابلان غلط در شهر به طاعت نه در آمدی و در دروازه شهر سکوت کردی و اگر در شهر و راه  
 طهارت کامل کردی چون و حضور گران شدی زود در رفتی تا بساوا انقضض و منوش و رحمة الله علیه و ذکر  
 سام الدین مالک پوری مرید و خلیفه شیخ نور قطب عالم از اعیان شیخ وقت خود بود و عالم بود و علم کم  
 و طریقت از او حفظ و تسمی رفیق العارفین بعضی از مریدان او جمع کرده است و در آنجا بنویسد زمان شد  
 مریدان نسبت به ایران بنشاند پیوند از حاکم و لیکن بر صادق حقش که در گفته پیر و دخل پیوند بنویسد است  
 بر جان و کفایت حسن جا بنیست شود و هم سفید کرد و همچنان که به بعضی که به پیر رسد و هم رسد و هم رسد  
 اگر و کسی که پیروز شود و در بر می است او پیوند سیاه است بر حاکم سفید اگر نفی بر او رسد

شیخ

شیخ

شیخ

اما در این زمان نفع نباشد و بخورداری که بود زمان شد سالک ز ذکر عاشق کرده و از ذکر عارف نماند  
 بغض آبی نگاه میدید و لیکن دل آگاه میدید پس لک نظر میدید تا از پرده غیب چه بکشد به زمان و از آنجا  
 یادست یا نور اوست یا پر نور اوست زمان شد در ویشی بر ویشی میدردون خانه بود نگاهان در ویشی  
 آمد صاحبخانه آهینی بر روی زن خود کشید و پرده کردن او را از سر اینکار پرسید گفت در آن زمان که او آمده  
 بود بنگانه بود خبر از خود داشت چون آمد گفت بیگانه شد با خود باز آمد حمزه آمد علیه ذکر شنبه و ایلد  
 چون بوسی از شام میر شایخ آمد بارت مر شایخ محمد عیسی است در رک و تجوید و صدق و دروغ ندی در  
 گویند که بروی صاحب شایخ حسین نام از دو لفظ کجرات شوق دریافت صحبت شایخ محمد عیسی بچون پیر آمده بود  
 شایخ بهاء الدین آن ایام طالب بعضی صالح و قابل بود بصحبت او افتاد و این شایخ حسین علم کیبیا شد چون  
 شایخ بهاء الدین او دید که جوانی فقیر و محتاج است روزی دل او بروی بسوخت گفت ترا همراه با بعضی باید  
 بصحبت و کیبیا می آید آورد و بروی بداد که حرف با بخیل ج خود بکن تا اگر ما را اعتیل شود با ما با کسی که بر ای تو  
 و بگویم شایخ بهاء الدین عرض داشت نموده که بنده را از شما امید کیبیا و دیگر است این کیبیا کار من باید شایخ را بگو  
 دل خوش و در تربیت باطن او میفرمود تا و تنگ که مدت ملاقات شایخ حسین با شایخ محمد عیسی با خبر رسید و با هم صحبت  
 و حرفه تبرک از شایخ یافت بجان و لطف مرخص شد شایخ بهاء الدین دست دعا بان شایخ آورد و التماس اوست بکار  
 نمود و گفت پیروزین شایخ است و از ما تا همین مقدار صحبت نصیب بود بعد از مدتی شایخ بهاء الدین را دل سوز  
 شایخ محمد عیسی شعله بلا که از لی سابقه در معتقدان او در آمد و مرید شد و نعمت یافست و هنوز بهجت  
 خلافت شایخ نشسته بود که وقت خلعت شایخ در رسید فرمود بهاء الدین خرقه خلافت تو بپوش  
 است که از ما کنه بر تشرفی نخواهد آورد در زمانی که موعود بود را جمعی سیه جامه بچون پیر رسید و شایخ  
 بهاء الدین نیز با استقبال او برآمد هم در تقیای اولی خرقه پوشانید و خلیفه شد ملاقات شایخ بهاء الدین  
 در سنه که شایخ محمد و راجح ایشان مولانا مرید و خلیفه بر بزرگوار و شایخ علم الدین بودند و خرقه  
 خلافت سهروردیه و شطاریه از دست شایخ قازان پوشیدند و خرقه خلیفه از دست محمد کیبیا دراز  
 و شایخ ابو الفتح سیه شدند و نیز از دست شایخ عزیر آمد و شکر کل و از رکن الدین کان شکر خلیفه را نام  
 حشمتی

شایخ حسین





در گذران برادران ایشان آورده اند و در فرادس فرخ شاهی است که شیخ محمد ابو صالح المشهور  
 بن شیخ احمد الشنبره با بنیون شیخ نصیر الدین ثانی و عمر دانه سالگی مریدم قرآنی خود شیخ جمال الدین  
 بن شد و کار کرد و خدایت یافت و هم در عرش سالگی از پدر خود شیخ احمد با جانت خلافت گرفت  
 و در عمر شانزده سالگی تحصیل علم ظاهر می کرد و در ولادت ایشان در کعبه مسجد دین و در غیر اینها  
 وصال بوده و وفات ایشان قبل از ظهر است و شیخ دقایق است که از شدت و یک بقوی بنفست و در  
 و در بلده مولد خود احمد آباد گجرات محل شاه پور قریب تبر و الد شفق خود در نون گشت و ایشان  
 نوت شیخ حسن بن سالار بود و بعد فوت شیخ خود نایت چهل و یک سال و بعد انتقال و در خود چهار  
 روز زیادت و الد خود است هفت سال پسند ارشاد ارشاد و جیشتر ان خود و ذکر شیخ محمد عم  
 ایشان شیخ حسن بن آلفا ایشان محمد قطب برید و خلیفه بر گرا خود حسن محمد یوسف و دند لاد  
 و در بلده احمد آباد گجرات و رسیده در جایه و شش واقع شده و در زکشت نیست نیم برج الماعل است که  
 چهل یک و نوات یا خند و در بلده مذکوره مدفون گشته و چهار ریز عقب که نهند اول شیخ سر  
 الدین و دوم شیخ عزیز العبد و سوم شیخ حسن محمد و چهارم شیخ محمود تاریخ بود چندی محمد اکبر انشا و صل  
 حق محمد بنی و خلفا بسیار شدند و از آنجا مشهور و زبیره ایشان شیخ محیی مدنی بن شیخ محمود  
 ذکر شیخ محیی مدنی ایشان سرید و خلیفه بر گرا شیخ محمد بود و نام نامی ایشان محیی الدین و لقب  
 شریف محیی مدنی گوشت ابی یوسف است عالم بودند علم شریعت و طریقت چنانچه تفسیر حسنی و چهل و دو  
 که در آن چهل و دو کتاب است از تصنیفات ایشان و از اهل جد و جماع بودند ولادت ایشان در احمد آباد  
 گجرات بنام شیخ سمر ماه رمضان بود و بنفشه سکه نزار و ده واقع شد قطعه سلطان ابی ولایت شیخ محیی  
 که بر روی از خد اصد آفرین بود و تولد یافت در تاریخ سه سوره مساوت ذات پاکش و ازین بود و علم  
 بر و سال سده بود و تا آخر چهارده سال در مدینه منوره مکه را سیده بود و هم در مدینه طهر و در شمس  
 سفره کبیر از کبیر و در وقت سفر و جبهه و زیارت حضرت عثمان غنی رضی الله عنه و کشته و در  
 نفع از انکارات که از تصنیف مرید محمد فاضل بن فرید و زانی است فصولات و احوال ایشان بنو موم است و

شیخ محمد

شیخ محمد

شیخ

شیخ

شاهزادگان و اشراف

سلاح الولایت فی صراح التبت بیان احوال ایشان مفصل است و از آنکه خلفای ایشان بکلمه جلال آبادی  
بودند که ذکر نمی شود که در راجی حاکم شد بر پنج حاکم الدین با یکدیگر است بزرگ بود صاحب بیت و دست  
حال صحیح و صفاتی باطن نقل است که در زمان شیخ الدین التبت شیخ الدین با یکدیگر است بزرگ بود صاحب بیت و دست  
کرد و نیز بدین مقدم آورده بود بزرگان ایشان مغزو و مکرم بودند و از زمان و دم آن زمان بر ایشان همه راجی عباد  
و او نیز در احوال حال و لباس سپیدان بود در آن زمان صحبت شیخ حاکم الدین سجید را یافت شاکه کشته صفای  
باطن جعفر و رقت نصایب گردید و بی از علم ظاهر بقدر حاجت کفایت کرده بود و لیکن دانشمند آن  
اعادت او بود و نیز در او با یکدیگر است شیخ حسن طاهر مرید راجی حاکم شده است و از بیست و سی راجی سید و نیز  
نیز خلافت یافته و الداد شیخ طاهر از زمان بطلب علم باید یا یافتند و مدتی در بده بهیار سکونت کرد و چون  
حقانی تحصیل علم نمود و هم در بیار شیخ حسن از عدم بر جود آمد و هم در آنجا تحصیل علم و در طلب اسکن گریه  
اوشد و صحبت و در ایشان افتاد و چون آوازه شیخ و بزرگی راجی حاکم شده و بیان خاص و عام افتاد و شیخ  
بدین سبب بطریق امتحان رفت و هم در تقید اولی در سلسله آمد و اول کسیکه از علما و حلقه ارادت سید درآمد  
بودی که از شیخ جوینوست و او را سائل است در طریق سلوک و علم توحید چون سلطان بکنند متقدما و شده قدم  
او را بخواست التماس نمود و وسایق شنیاق بزیارت شیخ دلی داشت طلبید بکنند مگر که اخیال شد اول در آن  
آمدنی در آنجا بود و بعد از آن بدین سید و در کوشاک بچی مندل که برج حصار سلطان محمد تغلق است باطل  
عیال سکونت کرد و بعد از آنجا وفات یافت و قبر او و اکثر اولا و اهرم در آنجا است و ذکر او در اخبار الاختار  
مستور است و ذکر بر ایشان محمد حسن خلیلی بعد از شاه قطب که فرار شد بر مراد آید است نمیشناخو آید و در آن  
دست چهارم ربع الاول سه تن است و ذکر آنها در این کتاب و در این کتاب و در این کتاب و در این کتاب  
نقشند حمزه العبد و شجاعت و دلاوت ایشان و محرم ثمان و عشر و سیما بوده و در عهد غزنوی راجی حاکم علی  
نبار آن زمان وفات حضرت غریزان و در شهر سده احمدی و عشرین سده است و بوده باشد رحمة الله علیه و اولاد  
ایشان فی عار و نافت که در بیست یک و شصت و شصت از اهل آن دلاوت و کرامت او بشمار که ایشان  
بر بیست و نه نفر است نام ایشان محمد بن محمد النجاری است ایشان از نظر قبول لغو و مدعی خدمت خواجگ محمد بابا

است و تعلیم آداب طریقت بحضرت از انبیا کمال چنانکه گوشت الهی حقیقت ایشان اویسی بوده اند و در  
 از زمانت خواجہ عبدالخالق غجدانی بایقہ انداختہ میفرمودند کہ شی و در غلبات جذبات و سیر از مرتبہ ک  
 از اثرات بخارا رسیدیم بہ ہر نزد چراغی دیدم از رختہ و در چراغدان من غن فقیہ تمام اما فقید الذکر کت  
 میبایست داد تا از دشمن بر آتش تبارگی برافروزد و در فرار آخرین متوجہ قبلہ نشستم و در آن تو جہ علی فناء  
 شاہدہ کردم کہ دیوار قبلہ شش شد و شش بزرگ پیدا شد و پرہ سبز و منیری کشیدہ و گرداگرد آن  
 جماعتی خواجہ محمد بابا ساسی را و بیان ایشان شناستم از انجماعت کی مرا گفت بخت خواجہ عبدالخالق  
 غجدانی اند و انجماعت خلفاء ایشان آگاہ انجماعت گفتند گوشتہ اند کہ خواجہ بزرگ سخنان خوانند و فرمود  
 از انجماعت و رخصتم کہ رخو اجہ سلام کم و بجا مال مشرف شوم پرہ برگزینم پیری دیدم نورانی سلام کردم  
 جواب دادند آگاہ سخنانی کہ مبدائی سلوک و وسط و نہایت تعلقات را و با من در بیان آورند و گفتند  
 انجماعنا با تو نمودند اشارت و بنات بہت ترا با استعداد قاطبیت این راہ اما فقیہہ ہستند و را  
 حرکت میباید آورد و روشن شود و اسیر نظر کند و دیگر فرمودند و سبب لغت نمودند کہ در احوال  
 بجاوہ آمیزی و عمل بغیرت و سنت سجا آرمی و از خفتہ ما بدو چہ ما دور باشی و دامنہ اتحاد  
 مصطفی راضی اللہ علیہ سلم پیشوای خود سازی و مجلس اخبار را و اما رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 و سلم صحابہ کرام ارضی اللہ عنہم باب ششی و گفتند بعد از ان متوجہ بسف شوی بخدمت  
 امیر کمال چون بموجب فرمودہ ہف نیم و بخدمت امیر سید کمال رسیدیم خدمت امیر الطاف نمودند  
 و مرا تلقین ذکر کردہ و بطریق نفی و اثبات بطریق خفی مشغول ساختند و چون در واقوہ ما  
 بودم بعل بغیرت ذکر علانیہ عمل نکردم کسی از ایشان سوال کرد کہ در ویشی شمار نمودی و گفت بہت  
 ایشان فرمودند کہ حکم جدیت سن جذبات الحق تواری عمل الثقلین باین سعادت مشرف شوم  
 باز ایشان را پرسید کہ طریقہ شما ذکر جہ و خلوت و سماع میباشند فرمودند کہ فی ما شدہ گفتن بیا طریقہ  
 شما چیست فرمودند خلوت در انجمن نظام با خلق و باطن با حق سبحانہ و تعالی میفرمودند و در انما  
 یا ایہا الذین آمنوا آمنوا با اللہ اشارت بہت کہ در ہر طریقہ القینی نفی این وجود طبعی میباید و انما



خواب در حق ایشان فرموده اند و بحضرت اصحاب خود ایشان خطاب کرده که حق و امانتی که از خلیفه امانت  
 خوابگان قدس الله اسرارهم باین ضعیف سیده است و آنچه درین راه کسب کرده است آن امانت است اما سید  
 چنانکه برادر دینی مولانا حاج سید و قبول میباید کرد و آن امانت انجمنی سیدان میباشد و سیدان این امانت  
 و قبول که زنده و در مرض اخیر و غیبت ایشان در حضور اصحاب در حق ایشان فرموده اند مقصود از آنکه ما خود  
 دوست او را بهر دو طریق خندید و سلوک تربیت کرده ایم اگر مشغول بشود و جهانی از دین و دگر در دین و دگر  
 ترجیح نظر محبت و بر اگر است بخت ز ما هر چه گوید آن شود و در دین و دگر فرموده اند هر چه از سید و بقیه عالمی  
 آنیکند حکم حدیث صحیح یعنی این عبارت الله بنی لواء الله علی الله العبرة میگویم که بوی او میگویم و در دین  
 دیگر او را انقضی که حق فرموده اند و او را اجازت داده اند و باین موجب آنچه را اندازد و قاضی و حاکم و امانت  
 و تعلیم آن الی غیر ذلک من التزیفات التي لا تعد ولا تحصى چون در محرم سنه اشین و عشرين ثمانه هجری  
 محرم الحرام و زیارت بیت علیها الصلوة و السلام از بخارا بیرون آمدند و از راه سلف بنساعتیال  
 و بلخ و هرات بقصد دریافت مزارات سبک روان شدند چون در کف صحت و عاقبت سلامت در قاضی  
 بقصد محرم رسیدند و اندو از ارکان جمع تمام گزیده اند ایشان را مرضی عارض شده است چنانکه طوفان و زلزله  
 عارضی کرده اند و از آنجا متوجه مدینه شده و در راه اصحاب طایفه تندر و اطفال فرموده که هر یک از این  
 جانی سید الطائفة الحجة قدس الله تعالی شجرة فی صحوة یوم السبت التاسع عشر من ذی الحجة سنه  
 و عشرين و ثمانمائة عندهم فی هذا المکان که زاد ما الله تعالی مکرما و برکات و نعمت بیرون آمد  
 و اقامین النجوم و البقعة فقال فی الله عند فی زیارت و زیارت الله القصد مقبول تحفظت فی الکلمة و  
 صیرت بمانم استیضحت من الحاکمة الواقعه فی النجوم البقعة الحمد لله علی ذلک و در چهارشنبه  
 بیست و سیم هجری سیده انداز غرض و علی مد علیه سلم شاه تها یافته و آئسوده الطایفه از آن  
 زیارت گشته چون مطالع کرده اند فرموده اند که سید است و زیارت نموده اند و زیارت سید است  
 اند و لا شمس المری فی رومی و طایفه و قاضی بریشان نماز کرده اند و شب جمعه را بسترل سبک  
 نزول فرموده اند و چهارشنبه شریفه اسیر المومنین عباس رضی الله عنه و فی کرده اند و شیخ زین الدین

ع  
 سیدان  
 سیدان

بسم الله الرحمن الرحيم

الخوانساری رحمه الله تعالی از مهر سبکی سفید تر شده آورده اولیج قهر ایشان ساخته و بان از سائر قهرمندان  
 حضرت خواجه یار اسوال الله طریقت کجده توان یافت فرمودند متبشری و دیگر بعد الحیا فظ علی الامر  
 فی الطعام لا فوق الشبع ولا ابعج الموط و تفصیل المنام علی طریق اعتدال المزاج کوشیدن علی العین  
 احیاء بین المشائین قبل الصبح بحیث لا یطلع علیه احد توجه در خود نین که خواجه علاء الدین محمد  
 رحمه الله تعالی و از تفحات خدمت اجدید الله فرموده اند که خواجه علاء الدین محمد دانی از اصحاب  
 خواجه بزرگ بوده و خدمت خواجه ویرا بصبحی خواجه محمد یار سافر نموده بودند و استغراق تمام وقتش در نماز  
 ششصد مرتبه بخن بود و گاه بودی که در میان سخن خود خواب شد می وقتی که خواجه یار سافر مبارک  
 اند ویرا بنه برده اند یکی اکابرین فرموده گفته که از خدمت خواجه درخواست کردم خواجه علاء الدین سبکی  
 بیرو ضعیف شده است از می نمی آید اگر ویرا ازین سفر معذور دارند و درینما یه خواجه فرمودند که  
 با وی بیخ کار نداریم چرا که چون برامی میماند از نسبت عزیزان باید می پاد از نیجات مولد ایشان بخیر و ان  
 مبارک ایشان قریب است که نزد وی است قریب عیدگاه نجارا ویرا لایق است مدنون است و ذکر ان غریبی  
 بحصول آن بیرون از قیام حال منزه از عوارض کشف آن نظر جمال در  
 بمو حکم آن حلیس بنده حقیقین قطب العالم حضرت جلال الحق الدین سرور ارحمان و محبوبان نظام انبیا  
 نشان عظیم و لطف عظیم حالت مستقیم است و انقدر ریاضات و مجاهدات بر خود نهاده بود که از غایت  
 جوع نفس اماره بصورت موهوم چشم شده از بدن مبارک کس جدا افتاده و در مقام اوج فتوری راه نیافت  
 و می کشفت کرامات بنظر وقت بود و در تربیت مریدان دست می قوی است و یک نظر مقیان را  
 ناسوت ایشان به جبروت و لا هوت مشرف می ساخت و بعالم سیرت کشید و انید غایت جانشین حضرت  
 شمس الدین که است و هم شرفش خواجه محمد بود و لقب می جلال الدین نام پدر بزرگوارش شیخ محمد بود و در  
 اشرف وی بحضرت امیر المؤمنین عثمان رضی الله عنه می پیوندد و وی حضرت ولی مازاد بود و از ایاام طفلی  
 و جذب آبی گریبان گیر وقت وی بود اکثر عمر بصر انسانی و شغوفان کرد خدا ماند می و آخر حال حیدر استغفار  
 در ذات مطلق بود که هرگز از غیر خیر نداشت مگر در اوقات نماز خمس و بدان خبر و با صدقه و سماع اکثر می شنید

اعلا شایع کرام منوید و مجلس می جماع ضائق و علما و مشایخ آن عصر بسیار است و یکی مردم زمانه می  
 سرودی توجیه و اعتقاد بومی میشدند و بکلیسای کنگر سملی دی نیکو و دیر اقصی است سسی بزاد الابرایی  
 حقایق و معارف روی جرح کرده و دی چهل سال سافرت کرد و مکرر حج و عمره شریفین نمود و از بسیار مشایخ  
 کرام و از دنیا عظمی نعمت یافت و بحکامات دی اینجا قیاس باید کرد که مثل محمد و شیخ احمد عبدالحق که جمیع شیخ  
 بومی را تأثیر را در یافته بود و دست تصرف هیچ یکی بر روی نیفتاد و آخر آن گشت شیخ جلال الحق و الدین افتاد  
 و بگویند برادرش بخت در اخبار الاخیار نقل است که شیخ احمد عبدالحق مرید شیخ جلال الدین پانی پخت  
 بر روی از مردمان شیخ نهانی کرد شیخ احمد را نیز طلبید و اینجا بس بعضی از مخطورات شرح نیز حاضر بود و شیخ  
 اینجا را معانه کرده فی الحال سهری کرد بعد از آن ساعت طایفه که از شیخ جلال یافته بود باز گردانیده  
 و او در سربادیه نهاد و راه گم کرد و در اینجا درختی بود بالای آنی آن درخت بر آن دو کس اوید که بجانب  
 سی آیند از درخت فرود آمد و بجانب آن دو کس رفت و پرسید که راه کدام است ایشان گفتند که راه  
 شیخ جلال الدین گم کردی گفت بچنین گفتند بچنین است و آنست که ایشان سوالان حق انداز کرده  
 و از اعراض کرده بود توبه کرد و از سرانابت آورد و صاحب قیاس الانوار می آرد گویند بدین  
 جلال الحق لغایت مردی عالی شان و صاحب دولت بود و در قصبه پانی پت سکونت داشت و شیخ  
 جلال آن کجا داشت و از دولت پادشاهان و ربابی بساط و غیره میکرد و عیش بی و غده میبرد و خوش  
 بی اندازه مینمود می آید که می منظور نظر شیخ بوعلی قلندر قدس سره بود حضرت شرف الدین  
 ابی طعلی دیران بخت دوست میداشت و بخانه دی برای دیدنش هر روز میرفت همه دی از سبب آن  
 می آرد که روزی حضرت شایه شرف بر سر پشته بود که حضرت شیخ جلال سوار از پیش گشت  
 حضرت شرف چون می آید بیکت زهی اسب زهی سوار از زمین حالت شیخ جلال گشت از پیش فرود  
 گویند چاک کرده و بعضی آنها و مدتی سیاحت گذرانید و جمیع اقتباس میگویند که منقولست از شیخ  
 شمس الدین پانی پتی که روزی حضرت جلال شسته بود که بر زنی ضعیف کوزه خالی گرفته برای پخت  
 نیست چون نظری حضرت بر روی افتاد و گفت که هیچکس از می که آب آورده بدید روی عرض کرد اگر



میبود با مرامت بودی که اجوره گشتی او به آب طلبیدن گشتی چرا این تخت بر خود اختیار کردی می حضرت  
 کوزه از دست او گرفت و بر سر او ریخته و کوزه از آب پر کرده در پیش خود نهاده نگاه داشتند و دعا  
 کرد که خضعالی بدین آب برکت کن پس از آن روز خندان پیران آب از آن کوزه خارج میکرد مطلقا که  
 نارسیت باز محتاج باوردن آب نکردند و قنوت روزی گیمیاگری خدمت کی از فرزندان وی آمد چون فرود  
 فامه ایشان بدید گفت که کیا ازین سیاموز محمدوم را و حقیقت حال خدمت حضرت باز گفت وی حضرت  
 تف بر دیوار حجره انداخت پس نام حجره از طلا بنظر در آمد حضرت رو بفرزند کرد و گفت دیدی این کیمیاگری  
 مسعود بیاموز دهم وی از سر لاقطاب می آرد که وی حضرت برای نماز جمعه بکمر میبرد و با پیشانی  
 علیه السلام خیمه میکرد و روزی بخاطر گذشت اگر اجازت فرمایند گاهی دیبانی پت و گاهی در کعبه بگذریم  
 فراخ نماز آنحضرت علیه الصلوة و سلم و که شیخ حلال با نماز فرزند سید محمود نماز با نماز سید زکریا  
 با شین بعد از آن وی حضرت روز جمعه با برهنه بر وضو سید محمود میرفت نماز جمعه دادند و سه وفات وی  
 حضرت پیچم و یقین بنسبتین و سیمانه است و بقول مراد سید و هم روح الاول تقی شد و سن دفاتش  
 بنظر نیامده و لیکن متعاصر سلطان محمود بن محمد بن غفر شاه بود و سلطان محمود مدت ست سال و دو  
 سلطنت دلی کرده و تاریخ پیچم و یقین سه شمس و شمس ثمانه و در گذشت و عمر شریف شیخ حلال سخن  
 والدین از کعبه و یا نه و سال متجاوز بود و شیخ شبلی بن شیخ حلال الدین یابی بنی خضعه پدر بزرگوار  
 است عالم بود معلوم شریف و طریقت و حقیقت و در نقد و تجرید و تفرید شافی عظیم داشت و از دنیا و اهل  
 سحر میگویند بر و پای وی برضی لنگ بود اما از غایت شوق و ذوق در وقت نشیندن سر و درخت  
 و توحید نمودی روزی مانند نیکوستان در عین سحاح چایسته و حد میکرد و درین اشیا شیخ ادب  
 هم می برد و دست گیرفته فرمود که شبلی از چایستن تو و خیال خلق میگوید که شبلی الهی اگر گشت  
 وی با سماع اصمعی مشت با زناجات خود که بتواجد بر فاسات نقیضت و زمی با فغان که مریدان  
 وی بودند فرمود که از خضاعتی خواسته ام که تیر شمای خطنامه و روزی شخصی از انعامان تیر  
 با آسمان بر تاب گرد و گفت که با آسمان چه خبر بد تیر ما خواهد شد چون تیر بر زمین آمد و در کعبه

تیر از سر گذارند که ده سپه چیران باند و دست که کرامت اولیا قیامت و سینه شهنشاه چاه ده وفات  
 شیخ بهرام خنجر مرید و خلیفه صاحب طالع شیخ جلال الدین بانی قیامت و مرید حوالی بعد عطای  
 و خلافت و نصیب زیاده و فقر چون در بامی حسن قریب نصیب بیادلی آید ساکنان نصیب مذکور که  
 شیخ نوید خجالی خرابی نصیب از طغیان دریا استغاثه بخدمت شیخ دوآورند حضرت شیخ بهرام خنجر  
 را نوشت که تا حیات در میده دلی باش و دیدار از خرابی نصیب باز دایم شیخ بهرام در میده دلی است  
 و کناره دریا را گرفت و عصا بر زمین زد و ما زور در برابر انجا با صله و فرسنگ و اقامت شیخ  
 نازده بود در انجا بود و قدری بعد انجا است بعد عمر که صد و پنج و سینه شهنشاه چاه و چهار ده  
 بافت و مشهور است بهر مرضی که در رود و می آید شفایا و ذکر مولانا یعقوب چرخي خیر علی  
 در شجاست ایشان از کبار اصحاب خواجه بزرگ خواجه میا و الدین اند و عالم بوده اند و علم ظاهری  
 و باطنی و در اصل از شیخ اند که می است در ولایت غرضین و تبر ایشان در بطن است که کمی از دینه  
 نامی حصار است ایشان فرمودند که پیش از آنکه ملازمت خواجه بپوشم ما ایشان بخت تمام دستم بعد  
 از آنکه کار علماء و سجاد اجازت فتو اگر کنم غرضت آن کردم که وطن اصلی مرا حجت تمام روزی مرا  
 خواجه بزرگ ملاقات استاد تواضع بسیار کردم که گوشه خاطری من در زید فرمود که این بان که غرضت  
 نزد ما آمده گفتیم دوستدار خدمت فرمود که از جهت گفتیم از آن جهت که بزرگید فرمودند که دلیل سیر این  
 میباشد شاید که این قبول شیطان باشد گفتیم حدیث صحیح است که هرگاه حق سبحانه و تعالی بگوید  
 دوستی او را در دلهای بندگان خود اندازد ایشان قسم کردند و تمام حضرت مولانا یعقوب چرخي  
 سر و بعضی از مصنفات خود نوشته اند که بنیابت حق و هدیه طلب بغیر پیدا شده فضل آبی بصورت خواجه  
 شهید بخارا ملازمت ایشان میکردم و بکرم عظیم ایشان التفات میافتم بقیه حاصل شد که ایشان را خواست  
 اولیا اند بعد از اقصای کثرت فطال بکلام اند که درم این آیت برآمد که اولیای الدین همی اند و فرمودیم  
 اقصیه و در آخر رفت و فتح آباد که مسکن این شهر بود و توجه بفرانج سیف الدین الباخری می نمودم  
 که نگاه میکردم و در باطن میدیدم نصیب حضرت خواجه کردم چون بقصر طاهران رسیدم حضرت خواجه

شیخ

بار میرا منظر دیدم لقی با حسان نمود بعد از نماز صبح و گفتند زیت چنان مستولی شده بود و بحال  
 فطی غامذه درین آسافرمودند که در اخبار است ایما علمان علیهم السلام فذلک علم نافع علم الانبیا  
 و الرسلین و علم اللسان فذلک حجة الله علی بن آدم امیست که از علم نصیبی نبویس و فرمودند که خبر  
 ادا حاجت اهل البصر فحاجتو هم باصدق طاعتو هم حوسل العقب بیکردن فی قلوبکم و منظر و فی  
 حیت محکم ما موریم بخود کسی را قبول نیکم مشب که اشارت میشود اگر ترا قبول کنند مای قبول کنیم  
 و شب چنان برین صعب گذشته که بهر خود منظرین نگذریده بودم که در نظر آن بودم که این صبح بیل  
 کشتاید یار و کنند چون نماز با دعا و ایشان کردم فرمودند مبارک باد که قبول کردند و فرمودند  
 که درین صفر مولانا حاج الدین دشت کوکلی در یابی که اخی اولیا ابدت بخاطر آمد بطن خود میرود  
 بلج کجا و دشت کوکلی کجا عبده متوجه بلج شدم اتفاقا غرض در قی پیش آمد که از بلج دشت کوکلی فساد  
 اشارت خواجهر میرا و آمد صحبت مولانا را در یافتیم و بعد از دریافت مولانا را بطه صحبت من بخواجه  
 فوت گرفت باز به بخارا اهل زنت خواجهر مراجعت کردم و خاطر افتاد که دست را و ت خواجهر بهم  
 و بخارا انچه دلی بود که بوی عقیقه دهم میرا نشسته بود با وی گفتم و دم گفت زود برو پیش خود  
 خطوط بسیار بر زمین کشید با خود گفتم این خطوط را شمار کنم اگر فرو باشد دلیل بر حق است که این الله  
 فرو و حجب الفرفر چون شمار کردم فرد بود یقین تمام خواجهر بنیم و ارادت گفتم و مرا و توف عدوی بن  
 کرده و فرمودند تا وانی عدد فرد را رعایت کن و اشارت بان خطوط فرد کردند در لغات و کجا  
 از اصحاب خواجهر علاء الدین عطار است بلکه از اصحاب خواجهر بزرگ اند و خواجهر علاء الدین  
 داشته اند و میر خواجهر بزرگ اند و بعد از وفات خواجهر بزرگ بصحبت خواجهر علاء الدین میر  
 اند از دی آنکه میگفتند که اول بار بصحبت خواجهر بزرگ رسیدم فرد و در آنما و صحبت خواجهر  
 علاء الدین خواجهری بود بعد از آن بن ولایت بخارا افتادم و خواجهر علاء الدین بعد از وفات خواجهر  
 بزرگ بعد مایلین آمدند و آنجا متوطن شدند پیش کسی پیش من فرستاد که خواجهر بزرگ فرموده بودند  
 که تو و صحبت ما خواجهری بود پیش ایشان ختم دما و دم و حیات ایشان و صحبت ایشان بودم و خواجهر

ناصر الدین عبدالصاحب ایشان رسیده اند فرمودند مرا دعا بخواند مولانا یعقوب برخاست  
 ترجمه ولایت صنعایان شدند و شبت بسیار رسیدم چون صحبت ایشان شدم بر روی ایشان اند  
 بسیار می که موجب نفرت طبیعت میباش بود با من در لباس شست گویی ظاهر شدند و فرست گفتند  
 که نزدیک بود که باطن من از ایشان منقطع شود مرا ای شام حاصل شد من شدم و بار دیگر بکسر  
 بر من بخوبی ظاهر کردند و لطف بسیار نمودند و در وقت که خواجہ شیخ میفرمود و در نظر این فقیر بصورت عزیز  
 را ندیدم که مرا از لطافت و محبت تمام نسبت وی بود و چندی گاه بود که از دنیا رفته بود و فی الحال  
 انصوت کردند مرا انصوت آتش که شاید انصوت همین در خیال من بوده باشد بعد از آن از بعضی  
 شنیدم که وی هم آنرا مشاهده کرده بودند و عقیده این فقر است که آن خلع و بصورت بشعور  
 و اختیار ایشان بود و اثبات اینهمی را که از خدمت مولانا یعقوب نقل کرده اند مولانا یعقوب  
 میفرمودند که طالب که بصحبت غریبی می آید چون خواجہ عبدالعزیز میاید چراغ مهیا ساخته و در  
 وفتیده آماده کرده همین که کردی بآن میاید و شبت حتمه الله علیه و در حین صبر حمت حق است  
 و کمر آن مجذبات جلال آن ربوده نفحات جمال آن خورشید ولایتش بنقاب آن پادشاه  
 هدایتش سجایا تغریق در شود ذات مطلق قطب ال بحال محمد شیخ احمد عبدالحق قدس سره در خیال  
 است مرید شیخ جلال فی تخی است در ویش صاحب تصرف و مظهر خوارق عادات و کرامات و صاحب شوق  
 و ذوق و سکر و حالات فقر و تجرد و بیعت و نظر موثر و تصرفی غالب و لذت و مقام و ذلی است و مرقد و غیره و احاطه  
 صاحب اخبار الاخیاء و اقبال الابرار از انوار العیون نقل می آید و قطب العالم شیخ عبدالقدوس الگلوی میسأله  
 و مقالات ایشان می نویسد که شیخ العالم هفت ساله بود چون با و راه برای نماز تجدید خاستی وی نیز  
 برخاستی بطریق که ما در را خبر خود می و برادیه خانه نیاز مشغول شدمی چون ما در را خبر شد شیخ  
 مهربانی که شبت شش کرمی محبت حق غالب و با خود گفت که ما در زمین است که مرا از عبادات  
 باز میسر آرد سر در عالم بنهاد و در طلب حق در آمد و گویند که اندر آنجی وی سفر مردن آمد و از ده  
 ساله بود و برادر وی بود شیخ نفی الدین غلام در و ملی مکتوب است و شبت شش شده بود و خدمت او آمد و تقصد

نعم که رنج نفعی الدین میاچیزی را در علم ظاهر می آموخت و دینی خوانده میگفت که مرا علم حق حق بپوشد و مرا  
 باکی شامی آموزد که نیست برادر او را در پیش کنند و می برد گفت این سجد را میباید سجد کرد مرا علم آموزی و این  
 می آموزم در وی در تکیه و شکر و تامل و پند بدین مگر نه شد و در وی کار کند ایشان نیز کتاب عرفش را در وی  
 مرا باکی نیست مرا علم خدا می آموزد که من جز او را دوست ندارم همه در حال و حیران بودند بعد از آن صحبت برادر  
 و کار خود مشغول شدند و هم در کمال فکر است که برادر او شیخ نفعی الدین است که او را نزد شیخ که پانزدهمین فصل  
 شد پیش آنجا رفت و گفت که من عینم مرا و خرم نه سید و تو که که بنده خدا را از جهت یکی سپرد و از بار او که بنده  
 بنده خود و بنده خدا هم در کمال فکر و گفت که اندر آنچه وی طلب حق میگفت بهلاست شیخ نفعی الدین عالم  
 با خود چیزی نداشت برگه گویا ای پادشاه شیخ نفعی الدین گفت با با صفاست شیخ نوز مرودند با با صفاست  
 ساهی با وی با افاق نیست و بی آنکه بیکدیگر بگویم و اتع خود گشت و نام شیخ نوز شیخ نوز الحق است که در کمال  
 بالا گشت هم صاحب اخبار میگوید شیخ عبدالقدوس انوار الیون نویسد که در پیش چون معنایا یکی طلب حق  
 در وی بود پس غیر نماد و وی از شیخ نوز شیخ نوز مرودند و شیخ و جوایش عزت فرمود که در منزل نوز  
 از است پس می خبر طلب و شیخ یافت و با گشت انبی کلام از آنجا در شهر سیاه آمد و در آنجا دو دیوانه بود  
 یکی را شیخ علاء الدین میگفتند و می سپردند تا آمد و دیگری را بنام ننگوئی که اندر پیش دشت و جانب  
 بودی از ایشان بی اشتناقی از مقصود راه یافت و از آنکه گری که از بی اشتناقی مقصود راه یافته بود و راه  
 و تازید و در طلب میفرود از آنجا در هزاره رسید و با شیخ نفعی الدین ملاقات کرد و طریق شیخ طریق را  
 بود و مشرب وی عشق و محبت صحبت بر نیامد با خود گفت احمد از زندگان خبر مقصود نیافتی باری صحبت  
 مردگان باش مگر بر می آید از علم میانی چند سال در معانی با بیان آنکه بر می آید با دومی گویان گشت  
 گفت اکنون میردم در زندگی در نورانی قبری دست خود کاوید و در آمد و دست شش ماه در آن قبر  
 شد و هم در کمال فکر و گفت که شیخ العالم قدس الله سره اندران آنچه بحضرت عطفش طلب کرد  
 که کبریت احمد است و سیاه و خرافه است چنانکه گفت شمع بر کبریت احمد است و سیاه و خرافه است  
 آمده است از آنوقت بعد از آن که عالم میگوید و بنده زنا را آشیانه نمیدانند تاگاه و مقام پانی تا پیر حضرت

جلال الحق و الدین حاصل شد طلب لادنی حضرت شیخ جلال الدین شیخ العالم را با نون حضرت مهدی و جهان  
 حضرت صاحب قبول فرمود و ملائکه از سر خود کشید و بر شیخ العالم نهادند و فرمودند که علم زمان او چندان کم  
 که در حجر کعبه و در قبر نبی اربعه شیخ العالم را بعضی مریدان شیخ جلال معانی کردند و در بعضی محظورات هر آردند  
 شیخ العالم را چون تظیر محظورات افتاد و حال صبری نمودند و بعد از وقت طاعت که از شیخ جلال ایافته بود باز  
 گردن میداد و ایستادند و سیه و پینه اند و راه گم کردند و در آنجا بود حتی بختند و کس ادیدند بجانب افق  
 پرسیدند که راه کدام است گفتند که راه بر دریم جلال الحق الدین گم کردی پرسیدند که چگونه است گفتند که چنان  
 نامه که سواد جواب شد و غایت شدند و دانستند که ایشان سوادان خدا اند و فرمودند که ای  
 مقصود خود خبر و شیخ جلال نیست ما گشتند و نوبه کردند و زیر پای شیخ خود افتاد و شیخ ایشان را در کنار خود کرد  
 و فرمودند که ای عبد الحق امروز تو همان بنی شیخ العالم سر برین سیزده شیخ جلال خادم را فرمود که در  
 جبرئیل طعام که ممکن باشد و از جبرئیل محظورات که مستعمل شود و کعبه چون طعام موجود شد شیخ العالم را  
 و خادم فرمودند که آنچه موجود کرده بیا از بعضی از جبرئیل طعام که موجود بود و در بعضی محظورات تمام  
 و شیخ جلال الحق الدین انبساط مقصود شد و مشهور و مشیر الی الله و سیر فی وجهه الشیخ العالم را فرمودند  
 که ای عبد الحق براندمی را که از حضرت احدی او جدا و اتی بر آن آورد دست نزل از روی عرش  
 شیخ العالم را بجز این راه نظر جمالی حدیث حق افتاد و در رایجی آن فی ظنی التیوت و الاارض و اخلاص  
 القیاس و التیاب عبرت و در افواج تجلی اند و لیس و الاارض شیخ العالم را تا حق آورده تا شیخ العالم را  
 بخود نشاند و در عالم جبرئیل افتاد و مدتی در زوایه خاقانه شیخ جلال نشسته شد و دیگر بستند و اعلام  
 اسرار بسیار بودند بعد شیخ جلال بر سر وقت شیخ العالم آمدند و فرمودند ای عبد الحق خبری غیبی است  
 پیش از آن شیخ العالم از کمال مرد و عطش باطن از دل سر و غشیه و هیچ انقباضی افتاد و میفرمودند تا خاقانه  
 رسیدند که چه چیزند آنکه کجا که از هر در که می آید و از که اعراض کند و فارغ پاک نمایاک و شیخ جلال  
 شیخ جلال کلمات و مرآت میفرمودند شیخ العالم عرض کرد که قدری نمان تا ما بخاشانه بنده بخور و شیخ جلال  
 مان شیخ شافع شیخ العالم را خود انبند معذورند ای عبد الحق خدا نمی یاک است پاک پاک سرانده از

با یک ایامی که باک دارد یعنی منتهی در متوجه بحضرت با یک باک باشد خود را و حال و کار خود را از زبان  
 باک از آنجا که هیچ نماند و نگاه بدانی و به منی که در دجهان خیر حضرت باک نیست و هرگز نباشد آگاه شخ  
 العالم را تکبیر طبع آن آقا محمد سعد علی و ملک یکی مرید از سلسله مریدان شیخ بدالدین در ذکر ایشان گفته  
 تصنیف نموده اند آن مینویسد که شیخ بدالدین طایفه حضرت شیخ نعیرالدین محمود قریب موت خود شیخ احمد صمدی  
 ردولی نامیده بود و فرمود که فرزندم شیخ نعیرالدین خود رسالت و فتیله مستحق و قابل این امانت گردید و کان  
 استبداد نماید سبب گم شدن آن اثر کتابتیم نشان کتاب مصنف معلوم نگردد و بعد فوت پر خود به جام را بری  
 آنچه فرموده و میگویم طالب علم بر وصول آن امانت مامول بود که ناگاه در ویشی بکوت فلند زینه و لباس  
 مجذبه و در حین دیدن بر درگاه بر سر نیاده و خانقاه ایستاده و بهر اشک کجیادم بخدا نام دست بسته بنمود  
 و محمد مراده و عین سبق بود چون اندویش را برین بست و دید از نور باطن نمید که انکساده و اندویش  
 زود و برخاسته و دید و مواجب تعظیم کجا آورده پس دعوت بنشاند و شناخت و نظر تحصیل امانت اند  
 چنانچه ایشان را متوجه بجا یافتند و دید در متن تضرع میگفت که بخونید و بعد از فراغ باستماع کلمات  
 ماسخ پر از بدین انتخاب مراعات جانبیکو شدیدی غلبه بر سبوی سبق اشتغال و در سال  
 الفات نظر مصوبی آنخداوند اثر گماشت سخن کوشتن تعلیم انظار هر یک در ویش را در ششم آورد و عطفه  
 جذبه جلالت بود که شیخ احمد عبدالحق نظر ترقی امیر بر آن نهاد امانت هم در محله بنشانی خود داشت  
 آن ایامی الحال بر زمین افتاد و این خیر مراده بر فزود و بیست امانت سپرد و پر خود و مقیم بنشینست و نقلند  
 رسید که ما امید اند و میثاقیست به پیغمبر و انعیاد و اداریه ایشان گفتند آری میثاقیم که شما شیخ  
 عبدالحق ساکن ردولی هستید بجهت تسلیم امانت ترشید یافته آورده اند آنحضرت خوشی گل گفتند و ششم را فرمودند  
 بدین محمد مراده از برای امانت او شد و التماس آنحضرت کرد شیخ احمد میر شک آب بردی آورد و اما لانا ای  
 بیوشر آمد و برخواست بر کرامت او لیا عقیقه حکم خست بعد زمینان هر طبعی امانت که منوع بود محمد مراده  
 زود سپرد و بدین چنان فرمود و بدید را بری خانقاه آنخداوند مراده امانت کرده آنچرا و انعی امانت  
 بتدریج تنه انصاف بعد از این خود مراجعت فرمود و نقلست چون شیخ احمد عبدالحق حق محمد اسیر

و دانشمند را بطریقه العین از پوشش برد و خلق کرد که ایت و در بدنه عظمت شیخ احمد در افواه عوام همه آسان  
 خلق مله را برپای و نواح آن زیارت شیخ محمد دم در ایستاد و انعامان و نشان نیزه بپا نشین شریف  
 و نو جوانان قطبشان که حاکم انعام بود التماس نمودند که اینجا را امر بدین شیخ احمد کند و هر چند بنده  
 کرده گفت سود نکرد و بفرمان برادرزادگان را باطله قضای برادرزادگان و دیگرند و نیاز نیست از خود دم  
 برده و لهذا اعتقاد معروض نمودند و دم زدند که بنی سبیل نعمت اینقدر رسیده ام من نیز اینجا  
 نوشته بشود ام شمار افشا که از پیران باطنی اجداد خود دردی گردانید پس جماعه ای که خود شیخ  
 نصیر الدین بود که او را مقراض آن سبب و اشارت کرده که بر سر اینها مقراض اینها را آسان فرموده که شما خود  
 را از قدیم محمد و زاده انگیزید همچنان کردند و محمد و زاده آنها را میزدند و شیخ احمد بطن خود میخوردند  
 و نقل است و سبب آنکه در کوشش الشیخ شیخ بدر الدین که خلیفه شیخ صدر الدین حکیم بود و در میان شیخ داود و بر شیخ  
 و شیخ بدر الدین که سجاده ایشان اولاد و مقام برپا و بود و حال و مقام را بر شیخ توفیق  
 خبری بود و محبت مودت تمام داشتند و شیخ داود اکثر اوقات آنجایی بود الغرض شیخ بدر الدین در  
 سفر آخر پیوسته شیخ نصیر الدین که صغیر بود جامه اجازت دادند و از جهت امانت باطنی حواله شیخ  
 کردند و فرمودند که در روشی از بند و ستان ابر رسیدم او شیخ احمد است نعمت باطنی ترا نصیب از خواهم شد  
 این صحبت کردند و حلت فرمودند بعد از شیخ نصیر الدین بر سجاده پدر خود نشستند بعد از آن سبب غوغای خلایق  
 در را برپای رفتند و در آنجا از دانشمندی که علمی بایان است علم تفصیل کردند و شیخ نصیر الدین هم در آن  
 شده بود الغرض دومی شیخ العالم فرمودند که اسی بختیار تکیه بمدران شود به بیم نازندان شیخ  
 بپسینند شیخ العالم در را برپای شیخ نصیر الدین رسیدند ملاقات کردند و یکدیگر نشستند و باز شیخ نصیر الدین  
 در خواندن کتب مشغول شدند و سبق آغاز کردند حضرت شیخ العالم فرمودند اسی شیخ نصیر الدین پدر تو که  
 بهین میخواندی و هم بدین علم مشغول بودی شیخ نصیر الدین سخن برچو شیخ بدر الدین باور آورد و در کتاب  
 خود گفتند شاید این جهان در پیش باشد که پدر من حلت را حواله او کرده بودند بعد از آنکه  
 که بدین نام که در پیش شیخ العالم تمام نشسته بود و سبب آنکه شده بود و دیگر و در پیش آن نشسته بود





سیر و دار فنی آمد و میفرمودند که نظامی شاعران تصنیف در گفت و صحبت میان زاهدان و گشت  
 خوان مسلخانه زیور گشت زیرا که صحبت مصطفی صلی الله علیه و سلم چنانچه صحابه را به جلال و  
 و جلال و الجلال را اکنون هست حضرت قطب الدین شیخ عبدالقدوس گنگوهری و مکتوبه صدر از شیخ  
 شیخ احمد عبدالرحمن را این محبت و قرب کمال بر دوام بود لیسلا و نثار اسفند بخند درم را بهین نظام بود کمال  
 در طایفه چنانکه می آمد حضرت مخدوم ترمیز چنانچه سال در حد جامع جمع که آمدند و جابر بدست سیدانند  
 می رسیدند مسجد جامع که در طرفت و چون بر راه رفتند یکی پیش نشد و آثار بلند نام حق بیگفت و یاران  
 میزد می گفتند با سبب آواز از محبت این سار نیز نشد و هم صاحب انبار الاخیار می آید که وی بیگفت دست  
 پاک حق بی نام و بی نشان است اما اگر اسمی از اسمان ذات پاک را اطلاق کنیم بهتر و بزرگتر از اسم حق نماند  
 معنی حق نیز اولاد و کلمات و ثابت ذات است و اطلاق اسم حق بر ذات پاک را اطلاق بر وجه کمال  
 باشد و حضرت شیخ عبدالقدوس در سال انوار الیوم در توضیح این فعل بعضی سخنان اثنی اطلاق  
 اذیت و چنین گویند که اکثر مردمان او چنین گفته اند و در خلافت او از غیب همین او می شنیدند  
 شیخ جمال که در بی روی بود و داده باشد شیخ احمد عبدالرحمن مصاحبت شیخ احمد که گفت  
 که گمان می رود که در مقامی ملاقات نشدند او را داده یک سحر او دیدم و اشارت شیخ  
 جمال که بر کرد و هم گفت که در آن ایام که شیخ در داده بود سگ ماده همراه داشت و می کج را می سحر  
 و ملاقات او کرد و همه عیان و اکابر از شهر را سحر ساخت و در دیگر حال گویند شکایت که  
 شما تا شهر را طلبید بدو را انطباق بد گفت جمال الدین میزبانی سگ بود سگ از طلبید که از این  
 حیثه را طلبید که لایک تواند بود میانی ترا چون طلبیدم و هم از صاحب اختیار نقل است که در خانه او سبزی  
 بود و غریز نام و در وقتیکه سوله شد و در حق بر زبان راند بطوریکه همه حاضران آن ذکر را از وی شنیدند  
 و خواران عادت بسیار از وی ظاهر میشد روزی اندکی خارق ظاهر شده بود در مردم غوغا  
 و فرمود که چه غوغاست و حضرت غوغا می شد و این گفت و بیرون آمد و در گریه یافت و مکانی اعتبار  
 و گفت اینجا فرزند باشد غریز را بعد از آن مرضی حادث شده و در و سه روز از جنگ گذشت شیخ



تپش و زنج شرک و فراق است یعنی هر که در حلقه را آتش من باید پیش منوخ که برادر شرک و فراق است از ان  
 نجات یابد پس یقین که در همان حق را آتش شرک و فراق حرام است که آتش فراق و فراق قیدی است  
 قتالی هر از احاطه تحریر است چون درین مختصر گفتار این آیه می بینیم که این فکله را ساکت گردانیم  
 و فاقش یا نزد هم جادی انسانی ستمه شیخ نمیشد و ثمان ماته در زمان سلطان ابراهیم شرقی واقع و بعد علم حتم  
 است که علی علیه ذکر خواجه عبداللہ امام اندک بکرات وجود و مفارقت اهل البین و زنج است  
 خواجه محمد لانا جد علی پیر حضرت ایشان بوده و در اصل از بغداد و بعد بعضی گویند از خوارزم و شیخ عمر  
 باغستانی از دوهستان بوده که از کوه پاهای شکند است و شیخ جد علی باوری حضرت ایشان  
 و نسبت شیخ بشان زده اهل بعد شد بن عمر بن خطاب میر رضی اللہ تعالی عنہا و از کبار مصیبت شیخ مجتهد  
 حسن بلغاری بوده اند و از حضرت ایشان بود و در زمان ستمه ثمان و تپش بود و بعضی از غزوان  
 و عام حضرت ایشان میفرمودند که بعد از ولادت حضرت ایشان با الدہ ایشان از نفاس پاک نشد و اند  
 و غسل کرده ایشان پان وی گرفته اند و پهل و شیر وی نمکیده حضرت ایشان میفرمودند که کبسا بود  
 ام میخواستند که سر را برشند و سوخته بود و اند که ناگذاشت امیر مؤمنان و مردم بر میزدند و شد اند  
 چنانچه ششها که می خفته اند فرصت نشده است که از آنجا بزدلیها خالی کرده اند و بخواه برآید و در آن  
 ایام با برکرام حضرت ایشان در باغستان بوده اند حضرت ایشان به از سه چار سالگی باز نسبت گاه می  
 حق سبحانه حاصل بوده است میفرمودند که در طفولیت بکثرت شد میگردم من تپش و سجن شیخا حاتم  
 و گاه میبود و در آن وقت مرا عقیده چنان بود که همه مردم عالم خود و بزرگ بر منو بخواه اند میفرمودند که تا  
 من سجد بلوغ شرعی ندیدم ندانستم که مرثم را غفلتی میباشد رستم روزی حضرت ایشان بر منی آیت  
 انا عطفینا الکوثر میفرمودند که در تفسیر این آیت چنین گفته اند که و اویم تیرا کوثر یعنی شهوات  
 در کثرت یکس یکس ایشان به مقلم دوست بر آید هر زده از ذرات کائنات و ملائکه است که در آن حال  
 و جبرانی شاهده میکند بیان کیفیت عاتات حضرت خواجه لانا یعقوب چرخ حضرت ایشان میفرمودند که  
 که بر هر شیخ منم جمل فخران سیدم بازرگانی بر در باب نشسته بودیم که بطریق خواجگان من السلام و در هم

شنو است بیدم که اینقدر که از کدام غیره بشماریده است گفت عزیز است و بهر که از ایشان را مولانا  
 چون میگوید بعد از آن بلا نیست مولانا تا آنکه چون بولایت جفایان رسیدم بعضی دروهمی جفایان  
 نصیب مولانا کرد و بسبب این سخن من ایشان را عظیم دروهمی داشت که واقع شد از الامرا خود گفتیم غلبه  
 ساست قطع کردی نیک نباشد که ملاقات کنی چون نعم و ایشان را دیدم بسیار التفات نمودند و  
 روز دیگر رسیدم بریا بخت بخت شونت پیش آمدند بخاطر آنکه سبب استماع آن غلبت است بعد از آنکه  
 باطن من آمدند عنایت بسیار نمودند و دوست دراز کردند که بیاییت کن طبیعت برگرفت و ایشان  
 انبال کردند از آنجهت که چنان فی ایشان مایمی بود و مشایخی که موجب نفرت طبیعت حشده ایشان را  
 طبیعت مراد یافته و دست خود را بخیل کشید و بطریق قطع و لیکن بی صورت خود نمودند و  
 ظاهر شد که اعتماد از دست من رفت نزدیک بشدم که بخودانه بخندست مولانا جیم بار ایشان دست خود  
 را دراز کردند و فرمودند که خواجہ بیاد الدین رحمت من بودند و فرمودند که دست تو دست است  
 دست اگر دست دست ما گرفت دست خواجہ بیاد الدین بگیرد و متوقف دست مولانا بقیعت  
 گرفتن بعد از تعلیم طریقه خواجگان بر وجه نفی و اثبات که از اوقات عددی گویند مولانا فرمودند که بچه  
 از حضرت خواجہ بزرگ ما رسیده است اگر شما بطریق جابطلال را تربیت کنید اعتبار شماست  
 از استحباب مولانا پسید که طالبی این زمان در طریقه گفتن چگونه بود و فرمودند اختیار شماست اگر  
 بخدمت تربیت کنید مولانا فرمودند که طالب بچنین میاید که پیش مرشد آید جمیع امور میا کرده بودند  
 بر خوف اجازت بود و اوقات هر چه گویند تربیت و هم صاحب رشحیات میگوید حضرت ایشان منبر خود  
 که مولانا از صف معبودند میفرمودند طریقی که از خواجہ بزرگ ما رسیده است که است اگر کسی بطریق  
 خدمت متواضع تربیت کردن بسیار خوب است میاید کرد حضرت ایشان میفرمودند که چون از مولانا اجازت  
 خواهم طریقی میاید خواجگان قدس الهدایه را هم تمامی بیان کردند و چون بطریق را بطه رسید بودند  
 گفتن طریقه تربیت کنی و مستعدان سانی ترسخه میفرمودند که معنی الله الا الهی پیش بعضی اعدا است  
 من است ہی آن تواند بود که لا اله نیست الا که عبارت از مرتبه اوست است یعنی فاعل صفات الله

کفر ذات محضی عن اهل الکفر ایضی را بر از خود دور نمی باید ثبت زیرا که در زمان خلود ال از اغیار  
 خرد ذات مقدس هیچ نیست و این نسبت مبتدیان خواجیه عبدالحق قدس مدح است فرمودند که  
 در درویشی که در کسب است و در کسب معنی میفرمودند که مبتدیان طریق خواجیه بها و الدین اقدس سره در  
 اول قدم چاشنی از غیبت و حاصل است شش و فرمودند در کوچه ها میگردید کار می کنند که  
 از شما نفی گیرید و هر چه که توانید خود را بکنید و سعی نمائید که شهود احدیت در کسرت حاصل شود  
 کتاب شحات از کمالات و کمالات حضرت ایشان بسیار است حاجت به بیان نیست نو که تحقیق الی  
 عبارت عن شکلیه سبحانه لذاته بذاته فی عین العبد برسم المستکم و فرمودند که هر چه که  
 چیست بگو خلیص دل و تجرید او از آگاهی بفرقی سبحانه اگر پند و حدت چیست بگو خلیص دل از  
 از علم و شعور بوجود و نیست سبحانه اگر پند و حدت چیست بگو مستغرق در بهشتی حق سبحانه اگر پند  
 و صل چیست بگو نسیان بشود و نور وجود حق سبحانه اگر پند و فصل چیست بگو جدا کردن سر از  
 حق سبحانه اگر پند سحر چیست بگو ظاهر شدن جالی بر دل که نتواند که پوشیده دارد و چیز را که  
 پوشیدن تنه پیش از خیال اجبست فاش در سه نفس و شامانه واقع شد و اگر آن بسته  
 وصل و شهود آن فارغ از ذلت و سخت نمود آن کسان حق و در حان معارف قطب در آن شیخ المشایخ  
 حضرت محمد و شیخ عارف قدس سره و اخبار الاخیار است شیخ عارف بهر شیخ احمد عبدالحق  
 و صاحب مجاهده او سوانه چهل سال عمریات با به طایفه سه می داشت و همگی از او راضی بودند و هم  
 از وی نقلست که هر سهری که شیخ احمد را معیت میفرست روزی سکون شیخ نکات کرد که از شما یک  
 نصیب باشد هر سهری که می آید حق گویم می آید و غضیب حجت حق میور و شیخ گفت که یک روزند  
 بر من است و بنوا هم داد اما بنور سجده شد است و مفرور و م او را پنجه گردانم بعد از آن بنو کیم کنیم  
 شرط آنکه او را هیچ گویی و در نصاحتی او باشی بعد از چند گاه پهری متولد شد شیخ عارف نام نهاد  
 شیخ عارف را به سهری است شیخ محمد نام شیخ عبد القدر مس مداین شیخ محبت رحمة الله علیه هم صبا  
 اقتبال او را و یکو بدختر فاطمه عالم شیخ عبد القدر گنگو می افوار العین میفرمایند که از این نفع کند

بحسب  
 شیخ

حضرت شیخ عارف قدس سره می آمدند داشت که وی در مشرب ماست و هر کسی که در مدت عمر مبارک  
 ملاقات وی حضرت کرده بود و میگفت چنانچه حضرت شیخ عارف با من صحبت میداد و شفقت نمود و هر چه را ندانم  
 و هر چه می گوید حضرت قطب عالم در انوار العیون بفرمایند که حضرت شیخ احمد عبدالحق باطنی گفت که پیش  
 بدرگاه حق بسیار گستاخی کرده چند مرتبه رسولان حق بجهت من آمده اند و من هر بار با جواب و احوال که ما را  
 کار خیر و سر خود فارغ نمیشوم منی آیم اما در گه وری بنویسار با من و گوش کن شیخ عارف از غایت  
 کمپوری میگفتند پس وزی وی حضرت شیخ نورالدین که خلیفه سید موسی بود و بخدمت ایشان من  
 اخلاص داشت گفت که دختر خود را و عقد نکاح پس من آوری وی قبول کرد وی حضرت با جمعی میر  
 بهر احوال شیخ نورالدین جانب خدا وی روان شدند اما روزی یکبار فارغ شویم چون در شیخ نورالدین رفت  
 نشست وی اندر خانه رفت و تمام کیفیت باطنی خود بازگفت می نیز قبول کرد چون آنجناب بقاص  
 شمس حضرت نورالدین سید وی مرد و سگانه بود این امر قبول نکرد و گفت اما با او در دنیا صدمه است  
 خصوصاً چندین ویشی که در یک کلبه نشاند و در یک کلبه آب وی حضرت بفرستادند که فاضل بن  
 قبول نیکند و حاضر نشود و غیرتی در باطن حضرت ایشان راه یافت و بر سجایب وی انقض و جان  
 فاضل انخوان شکم جارحی برایش حضرت آوردند با دست عار و عاخوان از شکم وی سید المعوض شیخ با  
 ششور که نسبت و دختر خود را با حضرت تقرر کرده و در فکر بود که چند روز مهلت بیاید تا اسباب کاخ و غیره  
 کرده و دست کند بنا بر آن چند دختر از پیش وی حضرت آورد و گفت که منی و دم ما ایند خضران بهشتی بخوان  
 تا من و خواهر من خوشی کنیم وی حضرت از راه شفقت شش ماه مهلت داده بخانه او خوش منو گشت چون  
 از کار خیر شیخ عارف فارغ گشت فاضل شمس از همان موضع خود کرد باز بخدمت حضرت آورد و در موعود  
 بعد از چند روز فاضل وفات یافت از حضرت شیخ عارف دو دختر و یک پسر محمد نام بود و بود و آمدند بقول  
 الاسرار شیخ عارف بعد از نقل بدین بزرگوار خود پنجاه سال خج سجاوه گرمی نگاه داشته و امانت میران  
 بخت خود و شیخ محمد سید در در پرده امانت فاش نظر نیایده و در ردی عاخوان مقدم صفر مسمول  
 شیخ نیاره از خلفا منی ایشان در وفاتش قریب هفتاد و دو کر مولانا محمد زاهد خوشی حقه اعمده بر آید

این جعفر کرامات خواجگان نقش بندیه رحم هم اندیش است که از احوال مولانا محمد مولانا در وین محمد  
 خواجگی الملکی این کتاب به احوالی بنا بگذشت و اینقول مولف زبده المعانی که میگوید که حضرت احوال  
 این کار بر خلفای آنجا در کتابت بیانات القدس چون انعکاس نقیض میقوم کرد و مرآت آن اورده که نشان  
 کتاب بخور غایم الموضع بجای آنکه کمر سفر بر بستم و قسم نشانی میافتم بجز آنکه مایه است و این از ایدم نگاه  
 چون بعد لغای عویری چند اوراق کهنه حاضر آورده داد الحمد لله و کرد مصنف هر دو کتاب  
 مذکورین خواججه محمد ششم است او در کتابت بیانات قدس منوبه بر دل خلاص منزل می آمد که احوال  
 اکابرنا آخرین این سلسله شریفه را که بعد از روزگار صاحب شجاعت الی یومنا هذرا ضیائی طالبان حق  
 انداز کتابت رسائل فرام آورده کتابی مرتب کرد اند فرزندان شیخ مایه صناعی والد علی تقدیر  
 حقیر راجع مقامات حضرت ایشان میفرمودند بیانات اند سحانه آن کتاب ختمام میفرست اگر چه  
 احوال حضرت ایشان بعد از استام این کتاب در دست بعد از ام میفرست در مقامات تفصیل  
 رقم یافته بود و اما این کتاب نیز از احوال خالی نگذشت و هر نکته از نکات لطیفه و هر کلام از کلمات شریفه  
 که درین کتاب رقم یافته بود آنرا بنظمه بنویسند و این کتاب از بنو بیانات القدس صاحب دلان نامور است  
 چه هر نکته روح افزا که از انظار غلبه برین زده دلان سجده شمعیت از بیانات قدس که بریاض فیه از بیانات  
 انس و زبده و روح اند سحانه ارواح الطالبین بنایم آغاز ذکر مولانا محمد زاهد خوشی و خوشی  
 است از مضامین مملکت حصار آنرا و خوشوار نیز خوانند بعضی اصحاب فرزندان حضرت مولانا که  
 خواجگی الملکی قدس سره شنود که مولانا محمد زاهد از اقرای حضرت مولانا معظم یعقوب جرجی حجت  
 سحانه بوده اند و نقیض لیکار و تسلیم الطوار کار برین سلسله علیه بعضی اصحاب کار کرده حضرت مولانا  
 که در آن حدود بودند گرفته وقت را بصفا معصوم سیده اشعه از چون آوازه تربیت و ارشاد حضرت خواججه  
 آویزه گوش در گذارند مولانا محمد زاهد دل غزل و قناعت از کسر سیده منوچه تان حضرت خواججه و در  
 بیت زاپشت و خلوت و دامن کشیده چون از بهار و صبح آید که از اجابت فی سبیل بعضی هم بعد  
 تعالی گویند حضرت خواججه که معنی است قریب شهر سر قند از زاهد زاهد بر خاطر این به تمام عت این



استقبال حضرت مولانا یعقوب علیه الرحمة می آید زیرا که شیوه ضریح مطهره حضرت که همیشه  
 بنیاد بزرگی برین جماعتی که این نسبت از بركات صحبت و خدمت ایشان یافته اند بنیت فرموده  
 و همچنین بفرزندانشان باینها که یک کونه انشایی ایشانرا با جماعه بود که فی الخیر الصمیمین صحبت باشد  
 اگر چه محبوبان و دانشمندان و تالیفات و کتب بسیار است آنکه حضرت ایشان را قدس سره تقریبی نگارش فرموده  
 نسیمه را که عالم را کسی عین او سجاده اند و ازین راه والد و گرامی عالم بود آنقدر محبت کاین نسبت که اندک  
 و مخلوق و تعالی شناسد و بجز این انشایی را دوست دارد و بیت سبحان خجسته از آنم که جهان خرم از دست  
 خوشدل از همه عالم که همه عالم از دست باجمعه مولانا مدبر یافت خدمت آنحضرت هم آغوش سعادت و  
 کمالات گردیده و فائز سابقه و معاملات حاصله اسرار شریف رسانیده و بزرگواران و فواید این راه  
 و فائز سیرالی امداد فی السجاده مجاز و متذکره و یدیه اند پس از روزی چند حضرت مراجعت یافته و طوبی  
 شناسد با حقا و ستمار تمام که رسانیده اند انشائی از حضرت خواجہ رابعه دومی چند از طلبات تلقین  
 و فکر انظر بقدر فرموده مرتب نموده اند و در همان طبعه سفر آخرت گردیده تربت ایشان نیز آنجا است  
 این فقیر از مولانا محمد سعید که ذکر احوال و عنقریب آید انشائی از سجاده شنیدم که گفت آنحضرت مولانا  
 خود سماع دارم که فرموده اند که سلطان محمود والی بدخشان حصار بخار به برادر بزرگتر خویش میر محمد  
 ستمند میشد و حضرت خواجہ ابرار قدس سره در سنه از آن کار زار با و نامه نوشته بودند و او بنده  
 رفته بود خدمت مولانا محمد زاهد رحمه الله و انکشاف گردیده که دست تصرف حضرت خواجہ  
 سلطان محمود را بر شکست نگاه و که آن واقعه مولانا را بر زبان آورده تمامی آنرا بجا که خوش که از مولانا  
 خوانده سلطان محمود بوده و بیانیده آنجا که انواع خشونت مولانا نموده که کتابی مبنی بر بركات انجمن  
 سلطان فرستاده و در آمد حاصل آنجا میرفتند همان بوده و بر آمدن سلطان از آن طبعه منزه آنجا آنجا  
 از ایشان عذر خواست و مرید شده بقولی و عذر و بیع الاول سنه تصدیق و شش وفات یافت دومی  
 آنحضرت یعقوب چرخ بود و در جلد اول حضرات القدر کرمی مفصل مذکور است و ذکر آن میشود  
 مع اهل کمال انصیراب از رشحات ذوق و وصال آن گم گشته در بحر وفات حضرت شیخ محمد قدس سره



ز وجبت و شمولات برادران شایسته و خلائق ام که شوم مادر و دختر املات گردید گفتند که دختر خود را چنان  
 در پانزده سپاسی دی جواب داد که دهنده ازلی چنان بود چه توان کرد و هم دی در لطافت قدسی میبود  
 که چون خیر حضرت شیخ محمد را مرض جوت پیش آمد پس سرکاران خوشیچ الالیا عرف به را یاد کرد و او در آن  
 ایام پیشین بر در شاه آباد بود کسب فضائل میکرد و حاضران عرض کردند که در شاه آباد است پس  
 حضرت شیخ احمد باید برین فرمود که فرزند شیخ بده راز و دور رود ولی چنان دی میبویا برین  
 حضرت شیخ احمد سبغت تمام شیخ بده را بر دلی آورد آنوقت حضرت شیخ محمد قدس سره در حالت  
 تنوع بود گاهی در غفلت ذات احدیت میخویشد با چوین میبایگشت میفرمود که سبحان الله که در  
 پر بزرگوار من سپید که چنانم که گفت توحید مطلق قدم کردم باز چون وقت مفارقت روح قریب رسید  
 استغرق غفلت بود بر عالیه قدس من محروم شد که اینوقت همیشگی مردان میبایست پس فرمود که راز  
 عرف ختم میباشید اکنون جز ذات حق در عین مانگی خبر خواست و بدو حق تمام نیست و خرقه و جمیع آلات  
 پیران پشت قدس بعد تعالی سپهر ایم سمع عظم که از پدر خود حضرت شیخ عارف تعلیم یافته بود حواله پدر خود  
 و آنچه گفتن بود وصیت کرده جانشین خود گردانید باز پدرین العالی فرمود که برین شمس غریب خایم باز در  
 طاعت مفارقت ذات بابرکات شمانیت نمود که با ما ترا جاذبه است تو از خود ولایت میبویا حتی تمام مقام  
 است بر کما خواهی پیش از توحید برگزینم تربیت فرزند خود شیخ بده حواله تو کرده ام که خواهی که مقام  
 مراجعت ثانی دیر از اسرار باطن کما فی حق محرم ساخته و نعمت پیران بوی عطا کرده بنیات خود در  
 من گذاری چون حضرت شیخ محمد قدس سره اینوصیت تمام کرد خوشتر و خرم به عالم بقا رحلت نمود و برین  
 رانعت باطن سپیده بنیات خویش را بخان نشاند و همه صاحب قلبا بسگوید که در اکثر نسخه معتبره  
 قدسی دیده که شیخ محمد ایالت پیران جنت متعبد و گوی حواله فرزند خود شیخ بده کرده و پدر بده برین  
 صاحب راه الاسرار است که حضرت محمد دم شیخ الالیا عرف شیخ بده بعد از وفات پدر خود شیخ  
 محمد قائم مقام دی شد پس وفات حضرت شیخ محمد بیج جائی بنظر و نیاید به رحمة الله تعالی  
 تو که مولانا درویش محمد رحمه الله تعالی مولانا درویش محمد خواهر زاده مولانا محمد زاهد

تبرکات  
در  
تبرکات  
در  
تبرکات

والد و مرشد مولانا خواجگی المکنکی روح العدد و رحم از علم ظاهری و سیریه حاکم و دانشمند غریبی  
ایشان سالار دیده ام و اثبات آنکه هستی حق سبحانه و وجود مطلق است نیکو و مولانا امیر علی بود  
رحیم الله تعالی در سال خویش نقیبات ایشان را چندین سال گزاشته حضرت مولانا ای عظم و قطب ائمه التوبه  
فی العالم حضرت مولانا درویش محمد المکنکی ایشان کسب کمال و خدمت خالص بزرگوار خویش نموده  
و بعد از انتقال خالص بزرگوار خویش نائب به استقلال ایشان بوده پیش از خلال گرامی شریه قبول  
گنای میگردانید گویند در بعضی قرایی بدو کش که بشهر سبزنا سویت بقلم اطفال شتغال  
بآینمی که هیچ فردی را بحال ایشان اطلاعی نبود و مگر روزی یکی از شاگردان ترک را بد آنجا عبور  
واقع شده بمشام کثافت آشنام حال مولانا فرموده گفت از اینجا بوی مردی می آید و اشنا  
مولانا فرموده بدیت تو گوئی مشک خوبی توام آمد که از صدر پرده صیبت عالم آمد حضرت مولانا  
خواجگی قدس سره میفرمود که بیشتر باعث شهرت والد بزرگوار ما آنست که روزی در ویشی نزد  
ایشان رحمت بزرگی و حالت شیخ نورالدین محمد خوانی که از اکمل خلفای شیخ حاجی محمد جنبوش  
بود قدس سره میفرمود از این مطالب ساخته فرمودند با این شیخ بسیار بزرگالیه بود و اگر بدین حد و کلام  
گفت و صحبتش سید روزی چند زفته بود که شیخ مذکور بان لواحق تشریف آورد چون شیخ  
ما رسید فرمود شب چهارم است که رسید آواره گفندی ناورد المشیت الله سبحانه نزد او میوم  
چنان که در دواخی کلفانه با جامه های شوخ و کین با و بدید مذکور مجلس شیخ و آمدیم شیخ نیز با طاقیه و  
پیر من سیلفانه بنشیند بود و والد را سخن می گفتند و پس عمامه و فرجی خویش طلب فرمود و در ویش  
و مراقب بنشیند والد ما نیز بنشیند بود و در مراقب بود و بدیت خلوت این مقدم اندر آن سخن این  
لب و بدیت از هر حاجتی خوا بدشدن آنگاه والد ما حضرت موسی بن شیخ قدیمی چند شایسته  
تواضع تمام و دایره فرمود و بعد از دواغ ما شیخ از مردم آنجائی پرسیدند که کمال بان بین راه را  
اینقدر آید می هست مردم گفته اند و شیخ نیست تقیست مکتبی سیدار و پس شیخ نورالدین  
فرمود سبحان الله مردم اینجا خوش نایبایان بوده اند که خدمت اینچنین درویشان استفاده نمی



امام حسین علیه السلام  
در کربلا

از پیش سجد شیخ صدوقی میگذاشتم شیخ صدوقی بر بام مسجد بود چون شیخ ما را دید سلام کرد و گفت حضرت  
خضر شما سلام رسانیدند بهم ایستاده بماند و گران ساقی خمخانه اسیران سرشار بود  
در بخار آنقرال صحرا ای اوبیت آن سباز هوا ای هویت آن شناسای روز سراج آن طلب عالم  
عبد القدر دس اما عیال مخفی صغی انگوی خوابه محمداشم در کتابت بدیه القامات که در احوال جزو کل  
حضرت شیخ احمد مجتهد الف نانی تألیف کرده است می نویسد قدس سره شیخ عبد القدر دس قدس سره  
شیخ مشهور بود و در میان آن و از کبار ایشان از فرزندان شیخ صغی الدین است که در موصول فرود  
علوم از فنون محقق بود و صاحب تصانیف مفیده شهور و سکندر شورش قوی و شمس و در حد و حد و حد  
کثیر از خود و کثرت جذبات و در غیبه غیبات در اتباع سینه نبایت متقن بود و در الترام غرام امور  
در عینیت متکلم و در الکتاب بیست سسی با نوار العیدون مرتب علی سبع فنون که در صحن آوار و الا بر  
صحنایف اما آورده در فن نخستین نگاشته که هر چند از ادوات معجزه و شیخ محبت لیکن شیخ  
فیوض الزمان عبد الوشیخ احمد قدس سره جادوستانش و در آن فن بسیار فرموده و نیز آنجا که در کتاب  
فانم او دمی که از نبرگان سلسله مهر و در دشت اجازت خلافت شربت و خزان کتاب نگارنده  
سوالی و مکاتیب نیز هست در غایت زیبایی و در لایالی حضرت ایشان یعنی حضرت مجتهد قدس سره  
العالی از اواخر حال شیخ حکایت میکند و آنکه ساعت بساعت عیب بخودی بر آنجا بستی و میسر  
غلبه و آبی در آخال از دستران رسید فرمود و دل ابد که بسیار کوفتم اکنون سلطان ذکر زمان  
برین غلبگی بنیاید و مرا از من می رباید از فرزندان شیخ احمد که ثالث بود می آید که می گفته و برین کتاب  
ماست که سخت فرزندان را بحکامات صدری آن سینه بخارند و انگاه بجا بیاورد و رفقات آنجا بجا بیاورد  
سازند از زبان نشان حضرت ایشان قدس سره بنمودم که در آن ایام که فرزندان در دهمی که تحصیل نمود  
اگر ایشان از اشتیاق دیدار پدر بزرگوار غلبه کردی بخودش نوشتندی که اگر امر عالی در و دیار  
تقبیل شما میقتصد کردیم شیخ فغنی آمدن ایشان نزد ما موجب تسویف و تعطیل تحصیل علوم ما را  
نزد ایشان بایزید و با آنکه خبری با توانی خود بدی ای آید می و خرم را بخت سپرد که هر یک حال

پس فرموده و ایضا حضرت ایشان قدس سره از والد ماجد خود روایت کردند فرمود که چون ششم المعتبر  
 قدس سره از وطن خود به بی آمدی و خبر با کابر آنجا رسیدی بدیده او شندی که لایق تو الان مطهر  
 خیر او را استقبال نمودی و شیخ کثیر السماع بود و سماعش در غایت شگفتی و کمال و فهمش جامع و  
 ستاینه از وی سر میزد و قوی در وی و در محصل عظیم که علمای تخریه بودند متوجه بر خاست در بیان  
 سفید را نادانان گشتند چون اینک بکرات در قص بر زبان راند یکی از غول علمای حاضر را بآرام  
 شده نام کی از اعظم علمای آنوقت را برده گفت چون آنجماعت را نادان توانی گفت که جوانی  
 در بیان ایشان بوشیچ بجهان بشویش گفت من جایزه ایگویم من جایزه ایگویم باز آن عالم گفت شجاعی  
 انوی را نادان توان گفت که چون با عالم خبر رسید که از قطرات خون منصوب نقش انانیت ظاهر شد  
 آن بزرگ و دوات خود را بر زمین زد و گفت اگر حق است این صیبت سیاهی که از داناتانچت نقش این ظاهر  
 گشت شیخ باز گریه برآز پیش بر خیزد و گفت که زبی نادان که مسلمانی حق و جهادی ظاهر شود در آن  
 و هم حضرت ایشان قدس سره العزیز تر به مقرب فرمود و یکبار شیخ به بی آمده بود شیخ حاجی عبد الوهاب  
 بخاری که از والد سید جلال الدین بخاری بود صاحب علم و صاحب حال قصیری نوشته بود و در شیخ نوشت  
 شیخ کنشاد آیه تطهیر اهل بیت سید و کائنات علیه علیهم الصلوة و التحیات برآمد که شیخ عبد الوهاب  
 در مقام نوشته بود و اولاد بی همه مامول النجاة اند و عاقبت شان علی یقین بالخیر شیخ المعتبر  
 کجایان نوشت که هر اختلاف در مباحل السنة و الجماعه و کتاب باز و ستاد و مجری روز با بیان علمای  
 آن بلاد و کرات بوقوع پیوسته بالاخر مقرر آن شد که شیخ عبد القدر و گفت قدس سره انشی شیخ  
 عبد الحق محدث دهری در اخبار الاخبار مینویسد شیخ عبد القدر و قدس سره صاحب علم  
 و عمل و دق و صلاوت و جبر و سماع دی اگر چه نظام هر دست بعیت از شیخ محمد گشت  
 وی معتقد و عاشق شیخ احمد عبد الحق است و بر وجایت او شغفمند او را کتابت می نمود و از  
 مرتب بیعت فری در فن اول شایسته شیخ احمد شکر و اظهار اعتقاد و بندگی با وی بسیار نموده و شیخ  
 عبد القدر و من احمدیان و خلفا بسیارند و از جمله مردان اشخاص بهر دو در او این حال حضرت

دیگر نیز مشغول بود و را و آخر او را چند بابی در کرامت و معجزات و مرید شیخ عبد القدوس کشت ماه را  
 و در بیان مقصود فطرت ذاتی در وی پیدا شد و از جمله عطا و هی شیخ عبد القدوس مظهر بود  
 بزرگ بود و صاحب اقیانوس کرامات گویند و خواب آنحضرت صلی الله علیه و سلم بوی نقیص بود و الله بهم  
 علی محمد و آله بعد از آنکه الحسینی رحمة الله علیه شیخ عبد القدوس را رساله فرستید معنی کرامت و کرامت  
 بدان الهام الله تعالی که در سنگی بر دو نوع است سفلی و علوی سفلی جمیع حیوانات است  
 که چون روح حیوانی باطباع اینجهانی امتزاج پیدا میکند و در مرتبه کرامات که عبارت از کرامات  
 شتافت است و وجود در مقام نمود و حرارت و باطن او بظهور می آید و محتاج غذا گشت و توانا  
 آتش گرسنگی خدائی و غذای او آب طعام و خاشاک و آبی از عالم سفلی می آید که از کلبه او عالم  
 و مقام متکلیف می آید و علوی امام جلیل خاص عالم است که چون بحر مظهر و از محض غلبه مقام  
 از عالم جنبش بی جنبش و جسد بی هویت حق ظهور یافته و در میدان حضرت احدیت تجلی یافت  
 عبارت از الله احد است و تجلی بسیار و انوار و سحر و شمار همه صفات کمالات از جمال و جلال  
 کبری و جبر و استاری و جباری و قهاری و زاتی و خالق و در شمانیت و ربوبیت مظهر از اینهاست  
 بر اوج زرد بر حسب مقدار مظهر که لون المار لون اناری نور الله و روح اضافی و بی الله  
 و رسول الله و آلی الله اینهمه است و است مظهر مختلف خویش که کمال کمال و این است  
 از مقام احدیت و این مقام روح انسانی و عالم حیرت است و این مقام قرب او عالم نیست  
 و این مقام اگر چه تجلی است اما از سطوات مقام جوار فائده تمام نیافت باز در مقام تجلی شتافت عالم  
 عقول پیدا شد و آن عالم ملکوت است و مقام روح نفسانی است و در مقام اگر چه فائده ظهور  
 که نفس معرفت مظهر است اما مقام تقدس و میزان است و دلیل است و این نشان میدهد و  
 و اینها را که مقام متکلیف است عشق و مظهر در یکست و فائده کمال معرفت که مقام عرفی است  
 و روح است مظهر در بیست باز در مقام تجلی شتافت عالم حساس پیدا شد و اینها مظهر تمام است  
 و عالم عشق موج بر اوج زرد و جهان کزین جود بیست است و اینها را که مقام اولی و آخر مظهر است



ظهور یافت و بروج حقایق الی اینک المنطق که بحر محض وجود صرف بوده است نباتات بران سبب  
 جوش سوز عشق مقام تاقیت که در کتم ذات نیکر صفات و مرتبه محض وجود با خود دوست بران  
 انزمت معلومات را بعلم برود علم را با معلومات و بر ذات که بحر صفات برود ذات را با محاسن  
 و شمت و صفات را کسوت ذات ساخت وحدت و کثرت گردانید و کثرت را کسوت وحدت بود  
 وحدت و کثرت و کثرت در وحدت و غلط و صحت و غلط و غایت حاضر و حاضر و غایب  
 انما حسن قبح هر دو قدم و صحرای وجود بر آست الوحدن علی الکفر فی استحقاق علم را از شمت  
 قریب فی الجنة و خیر فی السعید پیش میبندد اما بران سبب تا الله للمؤمنین فی تظلم علی الاغنیاء  
 جوش برآورد و شور و فغان و کون و مکان انداخت و مار از دیار عاشقان بر جفاست نام کی  
 بر مقتدا و مظهر از نوعیت العز و کبر الیکنا که کفایت بر جان جهان باخت و جنگ بران محض  
 و مطلوب خود و ذنوبت معنی آن که سنگی که در معدن بشر و زنبار و بنیا و آتش است و آن نیز بر  
 و گرمتر از آتش و زرخ است که گر سنگی کشیف لطیف باشد و مقید را مطلق نشاند انسانیت  
 رحمانت برآید که اگر سنگی مردم بخدا تعالی تواند رسید و این خاصیت در حیوان و دیگر ننهادند  
 اگر چه گر سنگی دارد که از مجرد سفلیات اندک و دارد و اگر چه از علویات اندک اما آتش گر سنگی را  
 لاجرم از مقام خود بجا و زینت کند و این کار آتش است باز در و محبت و عشق است اکنون بداند  
 گر سنگی بسته مقام است مقام اول را آتش گر سنگی خواهند که خدا می آن آب و طعام است مقام دوم  
 را آتش در و محبت و عشق خواهند که غذای آن خون جگر و خاشاک غیرت و مقام معلوم را آتش  
 محبوب و مشوق خوانند که غذای او حسن و جمال و اوصاف کمال است ان انجیل و حبیب  
 ای جمال بیت عاشق حسن دوست آن بی نظیر حسن خود را خود تماشا میکند و انتی در مکتوب  
 نیکوید که یکی از مردمان او را خواطر فاسد پیریده در جواب نوشته بهیات پیریده بودند از غلامی  
 سخت و ابتلائی عالم که هیچ دلی و نبی نبوده که مبتلا بدان نبوده از آنجا که بشیر بودند و گذرین  
 بحر مجازی و شمتد ما فرقی است که یکی را گاه گاه بطریق استیلا و امتحان باشد و او بدان میخیزد



الله فیه کما انکار این مبحث از حقایق است که عبد الرحمن عبد الرزاق در حاشیه ساری ایام عبد  
 یکی بنا بر آنکه غانی از خود بانی محبت است او بخود نیست او بجن است پس نیست حق است اذ انتم الفقراء  
 فمما استنداز و خبر میدهم همان اسد وانی که چه گفته است و چه برار سفته میشود عرف من عرف رمزی  
 از بیان و داعیه و اینه شنیدی اکنون گوش دار بقوله تعالی **مَنْ يَخْلُقْ مِنْكُمْ غُلَامًا فَلْيَكُنْ لَهُ مِثْلُ مَا كُنْتُمْ لَهُمْ**  
 گوئی باز و داعیه اسد ایحال اخلاص من **طَلْعُ شِفَاؤِكُمْ** و اخلاص است که در عبادت عقیده استوار را  
 و عبادت از ناسوی مایه پاک و دور داری چون التفات بغیر و غیر غایت اخلاص است آید و حال  
 عبادت را شاید که الیه بینش آید که چون مرخصی است دین چه چیز غیر خدا را است ای الیقین  
 اگر کسی باشد که یقین حق است که در یقین جبر حق روانه نیست دین و جز این نیست سرانجام دین و خدا را  
**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُهُ** باین این میکند تا نه که است خوش گفت این **عَلَامَتِي** باشی عهد و منی عهد  
 چون شوی غانی احدی منی عهد مکتوب عهد و عهد بجانب شیخ جلال تبار میسری مسطور بود و اذ انتم الفقراء  
 تعالی مراد از کدام فقر است و جو عائد بسوی چیست مقرر خاطر خواهی باد المراد بالفقر لمن لا احتیاج  
 بامید و الاعتماد علی الله و الانقطاع عما سوا الله و السكون مع الله بلا احتیاج  
 و العزم علی مفهوم الکلام و التقدير اذ انتم الفقراء فانه فی حقیقه الفقر الله تعالی که حال انشا  
 و ان الله لا یبذلکم شیئاً من دون ما یطلبون و آید و کما یجائی رسانده که از حق کمال انقطاع گردد  
 مستغرق و محو شود بخود می مانند پس چه که کرانه ازل و ابد را محیط بود و هیچ کیف بد راه نبردن  
 پاک حق سبحانه بود و لائق سپیدن آن نور است که زده از ذرات عالم نیست که آن نور تابان نیست  
 آگاه نیست وجود عالم از آن نور است و فناء عالم بدان نور است و آن نور حقیقت عالم حقیقت حق  
 است مصطفی صلی الله علیه و سلم در مقام صفای انجا از نمود در حق عام من عرف نفسه فقد عرف ربه  
 و در حق خود خاص من انی فقد ما می الحق انا الحق منصور و سبحانی طیفور ازین نور است عزیز من  
 فقر تمام شود غیر بکلی جز خود و درویش در میان نماند اگر چه صوت بشری و میان بود و اعتباری  
 ندارد و آنچه معنی است آن اعتبار دارد و العبرة للمضی لا للصوره انما مصطفی صلی الله علیه و سلم

وقتی گفتی ای کشت کاش که در وقت دیگر خود را بشیر خواندی و از ما انانیت شکر گفتی و بصورت  
 خلق با خلق ماندی و کسی که مصطفی اصلی آمد علیه سلم بصورت نمیدیدند یعنی نمیدیدند که  
 از حال ایشان نیست و ترنم میخواندند الیک الحمد لیک الحمد لیک الحمد و آنانکه مصطفی اصلی آمد علیه سلم  
 بجهان بشیر دیدند و همان بشیر گفتند فقالوا البشیر یقید و منافک کفر و الا جرم چون بدین  
 نهادند از کون در گذر و خدا ماند جل جلاله خدا همیشه باشد اما در دیش در پندار بود و اکنون  
 پندار بیرون آمد بدید یقین بدید و گفت که وجود همان حق است و غیر عدم مطلق من الشیة ان  
 یا مومنین ان الله استجاب لدعوتکم و غیر هم زند فالمنعنی اوله تم الفقر فی الفقیر فوالله تعالی  
 لیس الفقیر من هو الغنی و الغنی من هو الله فالمنعنی الفقیر اوله تم فقره باعد فیو الخلق با جاتی الله  
 و لیس من الا هو و لیس هو الله و لا یسواه بخدای چون من ز سر رسد و بعبار ز سر رسد  
 بشیر ز صراف او با بقیت و حکم ز کبر و اولیائی تحت قسائی لا یفریم غیر او لیا را خدا داد  
 چنانکه باید دیگری نداند کار تاجائی رساند که ملک تقرب و روح مطهر و حیرت افتد انسان بوی  
 و صفتی اینجا معلوم شود و که حیثیت اتم حضرت قطب الم شیخ عبد القدوس  
 در این مکتوب مینویسد که این تفکر بود نظم و در این نیست بلکه بنسب خود بود و خود  
 سر حق بود از روح پاک در و این صفت تجلی خود او  
 در این مقام عبودیت گریا نه شمر جگر از آن صف نامور  
 در این کشت ناز از خوشک تر در این را بوده و نا بوده بوی  
 و عبادت دائم بر او در این نیست آنکه بنسب خود جو  
 با چرخ محض بود و ندانند که خدا شود و لیکن در صفات خود و خود و جایی رسد که از وی خودی  
 هیچ و وی با وی نیامد و مکتوب بود و بنسب جانب تاضی عبد الرحمن مسطور است که معنی آیت حق  
 که من یبینه الله فی قوله و رسول الله فی قوله ان الله یبینه الله فی قوله  
 مقرر با و هر که از خانه شریف مهاجرت سوئی شهر اهدیت کند و شای حضرت حدیث گرد و نوزد

ده بود که هزاران بنای آن راه بر گاه بود که هر چند نهادیم پیش می آید و از مالوفات شریف  
 بیرون می آید و سومی دوست حیران و سرگردان می رود و تعطش بحال حبیب میگردد و اگر کسی  
 منعم شود و بشاید خدا و رسول شریف گشت نقد و صلح حبیب الی الحبیب و در او اند  
 به دولت ابدی بر تخت سرد می آید اولیاء الله که کجاست حکیم و کجاست عالم که می نشاندند  
 و اگر درین مهاجرت پیش از وصول مکعبه مقصود از جهان رحلت نمودند که دهم اجره علی الله  
 ای تحقیق ظهور اید علیه علی ما هو مراده و یکتوبات حضرت قطب عالم اسرار و نکات بسیار دیدیم  
 این مختصر کنجش آن نادر که تحریر گرد و صاحب راه الاسرار میگردد که حضرت قطب عالم با پناه و حضرت شیخ  
 احمد عبدالحی سیر سلوک تمام نموده بر تبه نگین دارشاد رسید حضرت شیخ احمد و برادر عالم روحانیت  
 فرمود ترا ولایت بالادست و ادم پیش حضرت قطب عالم بعد از چند روز در دست و شمعین نشان مایه  
 و رابتهائی زمان سکندر بن سلطان معلول بود پس بموجب درخواست عثمان کاشی که یکی از  
 سلطان سکندر بود و بخدمت ایشان اعتقاد داشت بعد از ندان از ردولی نقل کرده در قصبه شاه آباد  
 بنواحی دلی بود سکونت نمود و شصت بسیار یافت مدت معنی چند سال تا ایام سلطنت سکندر  
 و سلطان ابراهیم بود پس در شاه آباد اقامت داشت چون در سنه نهصد و شصتی و در ظهر الدین محمد  
 بابر باد شاه از توران در میند و گشتان درآمد و تمام میند و گشتان را در تصرف خود آورد و بسبب  
 کمزرت سکونت قوم افغان در قصبه شاه آباد در ایران ساخت و در آنوقت حضرت قطب عالم بابل  
 و طغان در قصبه گنجه متوکل گشت صاحب اقتباس میگردد حضرت شیخ رکن الدین فرزند حضرت قطب عالم  
 در اطفال قد می میفرماید که چون ابد بزرگ در شاه آباد آمدند برادر کاشان شیخ حمید الدین ده یا  
 یازده ساله بود بعد از یکسال در قصبه شاه آباد پیغمبر جادوی الاول در سنه سبع و شصت و شصت  
 رکن الدین تولد شد و همه برادران بن شیخ حمید الدین در قصبه مذکور متولد شدند شیخ حمید الدین در ده  
 شصت و پنجم وی میفرماید که در حضرت هر چند عارف ها و اولاد کرامت بسیار شد اما هیچگاه با اختیار خود ظاهر

و گاهی بجهت شوق بعضی مخلصان خیری نظام سیکر و مهم وی می نویسد که مولانا چندین کتب  
 این نوع را نوشته و در هر یک حضرت قطب عالم بودند برای شستن جامها طرف آب گندی سفت نگاه  
 عورتی صاحب جمال در نظر آمدند مولانا بفرموده فاسد چنان شد که محل خلوت با عورت  
 و نقوش و نگاه حضرت و الدراع و در دست گرفته در عین دریا، بالائی آب نهاده و دید مولانا که  
 دشمنان گردیدند چون مولانا پیش آمدند حضرت میبزم کرد و فرمود باک نیست پیران محافظت از دست  
 مرا می نویسد که حضرت قطب عالم زندگی در زیارت از وقت سلطت بپول بودی تا زمان  
 سلطت نصیر الدین محمد جلالون بر سرند ایشا و تقیم بود و سلطان آلوقت بخندست وی اخل اص تمام  
 داشتند چنانکه گفته است با هم محمد با بر باد شده و محمد پهلوان نوشت بود و میبزم و آخر حروف کو  
 دیدیم در پند لطیف نوشته اند و غرض خود هیچ در میان نیامده اند حضرت شیخ رکن الدین لطیف  
 سفر ما بدو رسیده اربع و از بنیامین معانیه باز و هم جلدی الاخره در نوشته عرس حضرت شیخ احمد عبدالحی  
 بود و چهارم را در روز حضرت قطب عالم بخت گزیده پیدا شد و در جمیع فرصتی حاصل شد نماز جمعه و انمود  
 بعد از نماز بابت شروع شد چهار روز و دیگر باز آید در نوشته شده وقت چاشت تا پنج بخت بیوم ماه مذکور  
 رسیده سلطو جان مشایخ و دوست سپرد و لفظ شیخ اجل مجاز سال فات حضرت اوست و بقول صاحب  
 اخبار الاخیار در مرآت السیاح و در حین السیاح و تسلیات و مدت عمر وی رحمه الله تعالی هشتاد و چنان  
 سال بود از آنجمله سی و پنج سال در رد و کی کسب کمالات نمود و سی و پنج سال در شاه آباد اقامت داشت  
 و چهارده سال در مقام مرگ نگه ارشاد نمود و در پرده شد و تقویت که در مرض منتهی به تعاف  
 در عیانت ظاهر نشد با آنکه بحیرت بر کمالات و شیمی بقدر مقادیر کرات تجدید و صوره و تحلیله الوصف  
 کرد و در آخر کاتب ای رضوان اشارت فرمود و نحوید و گمانه است در کتب و سجود اشارت کرد و  
 ساعت جان بخت تسلیم کرد و فرزند شیخ رکن الدین میگوید که بعد از غسل کفن پوشانیده این فقیر  
 بر سینه نهاد و حرکت از جریان ذکر یافت چنانکه در حیات بود و هم وی گوید پدر بزرگ من اولیا  
 بودند حق و قرآن و طبع داشتند و مسائل شرعی همیشه مطالعه میکرد و نماز اشرافی داشت

در حق ائمه اهل بیت نمودی و وقت وضو سخن بنیامین گفتند تا تمامی نماز فرض سنت و اقامه  
 ادای نمودند و صاحب شغل باطن کشف بود و ذکر امارات و کمالات و خوارق عادات حضرت قطب  
 العالم در کتاب مرآة الاسرار و اقتباس الانوار و لطائف قدسی و غیر شرح اند و درین مختصر گنج  
 شرح بیان آن نیست و علم و فضل از تصانیف دمی حضرت مثل انوار العیون و رساله قدسیه و  
 لکھنات و غیره بظاهر متذکر حضرت مولانا خواجگی الکملی قدس سره حضرت مولانا  
 خواجگی الکملی رحمه الله اقتباس نور کمال فی شرح کمال از بیضاوی باطن افکاشی و الدما جید  
 مولانا و درین مختصر بود و جمال بنیامین است و در هدایت و ارشاد از سب و درین  
 و یکسانیت از هدایت حصول کمال تا مدت سی سال شیوه مجتهد و الدبر گرگوار در تشریح احوال  
 میگویند اما چون حضرت حق سبحانه و تعالی تربیت طالبان خویش میخواست که او را از زوایه اولیای  
 غفلت باطن اولیای عشق آرد و از آخر مایه بارشاد خلق شد و روان از امر او نفوذ و ثواب  
 و برادرید بکمال شایسته و ازین صحبت او بسیار خفته و لان از خواب غفلت بیدار شدند و در این  
 این تجارت یوسف صحیفش را خریدار آمدند و بسیار فضلا در بقعه او نشاندند از جمله آن  
 فضلاست مولانا و درین صحیفه الرحمة که از منظران حضرت مولانا بود و صاحب تقوی و  
 و از اعظم تر مانده مولانا محمود کیلانی زیاده از چهل سال در بلده معظمه بیامده علوم عقلی  
 و نقلی بود و کتب معتبره تصنیف تالیف نمود و در حد و بزرگوار است و پنج یا چهار پنجاه در گذشت حضرت  
 مولانا خواجگی ابرار جاده غریت قدسی پس متوار بود و از ایشان حضرت برکنار و از غیر مسی خافه  
 از طاعت یکمین در مجلس رقص و خردن اراده بود و قوی یکی از بجهانش التماس نمود که چه باشد اگر  
 شوی مولوی رومی قدسیه مذکور محفل عالی میگردد و بهر روز از شکوه حدیث  
 مذکور میشنید و در شک نیست که ذکر احادیث بنویس علی قائله الصلوة و التقیه به از حدیث و ذکر  
 کلمات که در شرح از ادای صلوٰه چهاراد مجلس شریف مقروء و میشاید فرموده از لازم است  
 چهار مقروء گردد و هر که خواهد بطور خویش شرا بخواند و به قصور احوال و ناچاری بود که روزی

یکی معروض شد که راه مستطبی دارد و از کبریا نشانی از اضعاف حق نویست اگر نماز عصر و مغرب  
 عشاء را یک آیین گذارد و بمنزل شریف بر نداشت بنمایند که در آمدن و رفتن بقدر سبب و منزلت  
 در نمازهای که میگردد هم این حق است چیزی دیگر مفهوم نمیشود و نورانیست علیه و جمای  
 و قضا از حیدر الطوار ایشان موبد بود و نور شکفتگی و تواضع بر جبرئیل انان از بوستان کردار ایشان  
 بد اگر ممانی بمنزل شریف ایشان رسیدی با وجود کبر سرخ و نفس نفیس بخدمت او رسیدی  
 و با آنکه از سخاوت و سخامی مبارک می لرزید و نور و سیما آورده بنید خشنودی بسیار بود  
 که با حال مرکب خدم میهمان نیز خود و خبر میگرفتند با الحمد صاحب خلق عظیم و در بر جاده  
 طریقه خاصه حضرت خواجه بزرگ و غلامی ایشان مستقیم عمر شریف را بدین آیین بحدود  
 تسعین سالند تا در شهور سال از شربت بهشت خراسان پیش از انتقال از این  
 عالم انجا که ایام کتب حق حضرت خواجه را در این رساله نوشته بودند که بعد از انکه ایشان را  
 بسیار این بیت در آن مندرج بود بیت زمان تا زمان هر که یادیم در آن کم نماند چنانچه  
 جدائی ساد و طراز خدا و اگر چه پیش آدم شاید و تقوی و دست و دوم شعبان جمیع حق  
 پیوستند حضرت خواجه با قدس سره و یکی از مکاتیب شریفه بتقریب قاضی منزل وجود  
 عدم و وجود فنا گذارش فرموده اند خطاب شد و ما بی خود می نمیکشای مولانا خواجگی کرد  
 اند سره و در اشارت بقضای اتم این بیت میخوانند بدین معنی و دست گرفتار و تسکین  
 بنگری باشد که اوست میکند و میفرمودند تا شریح و ذم باید که آن توجه و نگری که خطاب  
 حق سبحان است مزاحم نشود و ما فانی اتم گویند بعد از نقل اسطیقام حضرت خواجه با قدس  
 نوشته اند که از اینجا مضی سخن که از خواجه بزرگ قدس سره مرویست که وجود عدم بوجود  
 عود کند اما وجود فنا هرگز عود نکند مفهوم میشود و ششم در حضرت خواجه قدس سره و یکی از زوایا  
 توحش تقریری از خدمت مولانا می خود نقل فرموده اند که با خطاب از والد شریف خود و نیز یک  
 بر سه از مولانا اسمعیل رحمت بعد نقل کردند که در ذات حق تعالی نیست من خواجگی از



خوارق شریفه مولانا فخر السیرة شهاب الدین فی وسط النہایت نصرت یافتن باقی خان است  
 و مهمت آنجناب بر پیر محمد جو خیرین آنکه بعد از موت عبدالمدخان و پسرش فی الی ماورالنہیر  
 محمد خان شکند از قریبای خان کور بود چون پیغمبر سلطان که از نسل عبدالمدخان حکم برات بود از  
 ترک شهادت یافت برادرش باقیخان مع پدر و جمعی برادر و برادرزادگان با و ملائم شتافت بر پیر محمد  
 حکومت سر فند را با جماعه لغویض نمود و بعد از روزی چند از آنجماعه او را براسی و در خاطر آید قصد  
 قتل فی قع آنهارا را بشکرگران از بنجار استغفر شد آنجماعه بغارتش حضرت مولانا التماس رحم نمودند و  
 گفتند ما همه این سلطانین برادران ترا و سر قید تنها ساخته ایم و اطاعت او اختیار نموده  
 نیز با ما این کفاف قلیل بسیار و مولانا را بشکر پیر محمد خلعت خود رفته انواع نصائح و التماسات نمودند  
 چون او را بر نصیحت نگار او بود پذیرفت مولانا بختیم تمام با گشت و باقیخان را فرمودند و اندر نزد  
 عسکر خویش سپیدایش این کلام بخوانند **قُلْ لِّیْکُمْ فِی الدِّیْنِ حَکْمٌ وَ فِی الدُّنْیَا حَکْمٌ وَ فِی الدِّیْنِ حَکْمٌ وَ فِی الدُّنْیَا حَکْمٌ** و دست امان  
 بر پشت او نهادند و نوط مبارک بر کمر او بست گفتند تو کل بر خدای عزوجل کرده و خود را بر لشکر دین  
 ماورالفرات مبارک باد و سلطان بدو را از غنائت شادمانی دل یافت و آنکه لشکرش بیست چهار هزار  
 تن غیر سید سعد و خاندان بنجاء هزار گس گزیده و روان شد حضرت مولانا با جمعی از درویشان خوشن  
 آتایی او رفیق بر کنار و قصه و کینه مسجدی مقبل مراقب نشست و زمان سیر شد و پیر محمد  
 نصیر جمیعت تا آنکه خبر دروید که باقیخان طفر یافت و پیر محمد خان براه عدم شتافت و جمعی از  
 این را که رسیدند نگاه مولانا از آنجا بخاسته بمنزل آمد و دریشی را از محمد صدان آنجناب با این ترا  
 غایت حکایت کرد که شبی حضرت مولانا بجای سواد میرفت و من بر سینه پای با چند از خاندان و من  
 پیغمبر نگاه خاری بر باطن بخدیو خاطر گذرانیدم اگر پای از از منی غایت شدی چه بگویم و  
 حضرت مولانا بآن مشرف شده فرمودند ای برادر خارجی بای بخدیو گل دست نیاید بسو لوی بیت کج  
 بی مادر و کی بخا و سید خندی پیغمبرین با ناز و سیت و نیز از کما رحمان فرزندان مولانا شنویم  
 که در آن طایفه علم حیا که عادت آنظرافه است و بنیما بخدیو سیده اندکی را در و آنبوده که اگر استوار کرد



که رحمت بنده که درویش معلوم را چندان نکلی غیبت چون مخدوم این بنود و ملاحظه کن بر سن شیخ  
 و گفت ترسم که چون پس از اتمام علوم بدین عتبه علیه شتابم این گرامی صحبت را دنیا بم  
 شیخ فرمود چون ملائیکه بی بفرزندم رکن الدین شو و از وی بخواهی بخواهی حساب لامر بر تحصیل علم  
 مراجعت فرمود قضا را پیش از اتمام تحصیل مخدوم عمر گرامی شیخ او رخت تمامی کشید و بعض  
 مخدوم بعد از فراغ علوم از متفقون مفهوم و پس از مراجعت سیر بعضی ملا و حکم آن انشانت بنابر  
 بمکی نزد شیخ رکن الدین شد او بانشانت والد خویش ملاحظه علما سعاد و طالب فاکیش طریق  
 عنایت سپرد و نظرات تربیت در باره انتخاب کار برد چون از فوائد خویش بهره در گردانید خیر  
 خلافت پوشانید از قادیانیه و پیشه و تعلیق تربیت طلاب امر فرمود و اجازت نامه بغایت عالی  
 در ملاغت معانی و فصاحت الفاظ نوشت و آن نامه گرامی که نگارش نموده اند در کتابت کورست  
 آغاز آن منبت که گذارش میاید بآیام الرحمن الرحیم بشری لقد انجز الایصال ما وعدا و کلمه  
 الحمد من انبی العلی صعدا قطعه شری ترا که دولت اقبال و نمود انجاز وعده کرد نقاب رخ  
 در آسمان غیبت شمس برآمده و نوری از آن بتافته اند جهان بود الحمد لله المی خلق آدم علی صورته و  
 که بخلافید و آجری ملک السعیدین انبیایه و اولیا کلمه فی سنه تسع و سبعین سحانه و فاته مخدوم در  
 سبع بعد الالف الهجری واقعه عمر شریفش مقبلا و وقت بود و که شیخ رکن الدین در کتابت  
 که کورست فرزند دوم خلیفه اول حضرت شیخ عبدالقدوس است که بعد از و سراجاده ارشاد داد و  
 و از سید ابراهیم الایرجی القادری نیز طریقه قادیانیه را اخذ نموده ختم و خلافت یافت شیخ رکن الدین  
 صاحب حوال و اطوار علیه بود و تصانیف شائسته دارد از انجمله است مرصع البحرین و دیوی گرامی  
 و بنی و فی و نیز از المکتوبات که در کتابت در یکی از کتابت و بخط شریف حضرت مخدوم و دیگر یکی  
 بحرمان را از نوشته و اما آنچه در کتابت شد الحمد لله المنة که در دیده شود و نماز و بجز خدا بعدا  
 جز اخلاص و مجزشنه و جبر جبر و در بیانگی گیش نه انتمی سفته از دریا جبهه ای میکنید و سرخی  
 که ای میکنید شیخ رکن الدین و اصل بعضی کلمات سکر و والد خویش تحقیق است نسبه از انجمله

شیخ صاحب ارشاد  
 و

آنکه والد ماجدش از روزی در اشائی سماع بر زبان رفته بوده که خدای وانه ما کجا می راز  
 اگر گوی خدای نداند شاید شیخ رکن الدین می نویسد مراد از علم الهی تعین علم است اجمالی باید  
 که بوحثت و واحدیت سبب اندر سیر شیخ مادر آنوقت فوق تعین علمی بوده عزیز می این سبب از آنحضرت  
 سجد و ندک و رساخت و نمود و اخیل از شیخ رکن الدین خالی از تکلف نیست زیرا که شیخ ابن عربی و تابعان  
 او و جمیع سیر فوق تعین علمی فانی منید و شیخ عبدالقدوس جمله از تابعان شیخ عربی بودند و غیر ایشان  
 فوق این تعین نیست که سکر از حال فانی بر شیخ رکن الدین رسیده و نمایانست چنانچه از عجبان حجت و انجبا  
 سبب تحقیق او و سایر اخوانش در حجت الدین بزرگوار است الا شیخ احمد بر شیخ عبدالنبی شهید صاحب کتاب  
 سنن الکبیر رحمه الله که در شاه آباد آسوده انتقال شیخ احمد در سنه ۸۰۰ هجری قمری در سنه ۸۰۰ هجری قمری  
 عبارت زبدة المقامات است صاحب اخبار الاخبار می آرد شیخ عبدالقدوس اولاد بسیار شده پس از  
 همه عالم و متعبد متعلمین شیخ و از ایشان ایشان شیخ رکن الدین می روی سبب که بود و سبب فقر محبت شیخ  
 بر نعم والد خود قدم بنهاد و ذکر آفر و میدان کجا پیروانی آمدن تقصیل صمصام تقی و اف  
 سبیل آمد و مقام فوق و شهبو حضرت شیخ جلال الدین ابن محمود قدس سره صاحب زبدة المقامات می گوید  
 چون حضرت محمد دوم شیخ عبدالاحد را بحضور شیخ فانی فی القدر شیخ جلال بنابنیر می رحمت الله بجهت  
 هم گیری صحبتائی شائسته و مجالس شگرف روی داده و مجلسی از احوال ابن بزرگ نیز لازم است شیخ جلال  
 بنابنیر از احاطه خلفای حضرت شیخ عبدالقدوس رحمة الله علیه و از علم ظاهر نیز بهره تمام داشت و در آنوقت  
 و ستملاک تمام تا گویند بسیار بوده که برای اناقتش جهت ادای نماز مردمان آمده با و از طبع حق حق  
 میگفتند تا از سکر بهجو می آمد حضرت ایشان از والد ماجد خود نقل کردند که میفرمودند ایام تقصیر از  
 حضرت شیخ جلال روزی که از انجبت اضطراب و شورش عظیم از خلایق برخاست که نیکو چون بعد از  
 شانزده روز اندکی بهوش آمد نظام که از اعظم خلفای او بود و از آنحال تنگدل شده گفت محمد را آنچه  
 حالت شیخ و آنحال بگویش و در تمام این بیت می خواند سه قومی ز وجود خویش فانی و فتنه خویش  
 در معانی و حضرت ایشان این بچاییت اینجا رسانیدند که به در کوهی مبارک که شده و نظرات خیر مبارک

در این کتاب  
 در این کتاب



بیات رحمة الله فی راجع عشره ذی الحجه سنه تسع وثمانین تسعمائه و هجوا بن حسن و حسین بن محمد  
 اند علی در اقتباس الانوار است حضرت شیخ جلال محبوب ترین خلفه حضرت قطب العالم بود در  
 از پنج بود و مسکن می آنها فی سرت و سلسله نسبت پدری و مادر وی بحضرت عمر فاروق منتهی میشود  
 رضی الله عنه و نام پدرش قاضی محمود بود و در سنه هفت سالگی قرآن حفظ کرده و در سنه ده سالگی  
 اکثر علوم را تحصیل کرده تقوی پیدا و سبب آمدن وی بخدمت حضرت قطب العالم از پیران  
 سوار جهان منقول است که حاکمان قصبه بهانیه مرید حضرت قطب عالم بودند چون وی حضرت  
 بطریق سیر و قصبه که در شریف بودند نزدش شیخ جلال رسید و آنوقت دی مدرس علوم ظاهر  
 شتمنال کمال داشت و از سماع و سرود و غیره نفرتی تمام روزی از حاکمان که مرید حضرت بود  
 رسید که ما شنیده ام که پیش شما آمده است در بعضی سماع مشغول است ما میخواهیم که بوی طاعتی شد  
 و جمله نگارین امور زهدیه پریم اکنون آن پیر قاضی اسلام ما بگویند آنها سلا مش بخدمت حضرت  
 رسانند ندی حضرت فرمود که شما سلام ما نیز برسانید و بگویند که آن پیر قاضی و میر  
 دیگر از امرای قضا و روزی دی حضرت مشغول بطن مشغول بوده و باقی عیبه او را و که جلال آن  
 بخشیدم او را و حلقه خویش را و بجان ما آتشا گردان حضرت قطب عالم در حال رخاست بود  
 شیخ جلال برآمد سلام کرد و گوشت نشینت دید که طالبان حکم گردا و حلقه زد نشسته اند چون شیخ جلال  
 از تریس فارغ شد و طالبان حضرت شدند پیش شیخ جلال بجانب حضرت قطب عالم متوجه شده و پرسید  
 میان فقیر شما از کجا میاید دی حضرت گفت که من بنان فقیر قاضی ام و نظرتی من بپوش انداخته بود  
 کتابی تمامی کتب علم ظاهری و نقوش غیر و غیرت را از باطن او بسوخت بر فور حال شیخ جلال  
 بخت و دست بسته ایستاد و عرض نمود که این کتب بغیر حقیق باشد که بسوزند دی حضرت فرمود  
 که از شر از ذات کتب علم صفات باقی نخواهد ماند و تو هنوز با من حرف سیاه مطلق داری باز نظر من  
 بر دل شیخ جلال کرد و در حال وحدت حقیقی و برار و نماند و ظلمت کثرت از آینه دل و گشت و  
 حق را و ذات وی حضرت آشکارا دیدی اختیار است و در این منی قدس هر حکم زد و لوازم است هر حکم

و معنوی بجای آوردی حضرت کلاه چهار ترکی از سر مبارک خویش فرو آورده بر سرش نهاده و  
 از تعلقات فارغ ساخت و شغل نفی و اثبات عقیدت کرد و سیمای مجاهده اشارت کرد پس مدت دراز  
 رفته ادا و لرزه و جهوشی در تمام افاضاتش که مقدمه ظهور الهامات و آیات و صفاتی اند شتیل و فرو بعد  
 از آن ای که میجویدی هم کشید و حقیقت حال را بخدمت پیرو سنگی سر و ضد داشت اشی میگویم و چند کتبی با  
 مثل انجمن و ادوات و و افاعات و حالات بخدمت حضرت شیخ قدس الله تعالی آمده سر و ضد داشته  
 حضرت شیخ قبله مانند کاذبا استماع این خبر می فرحت اثر شیخ بحال نفع و منبسط گشته چو آیات با صواب نوشته اند  
 و از سر از شریعت و طریقت و حقیقت و در اجامی اشارت و باز جاسی صراحتا و تفکر گردانیده و چنانچه  
 در جواب وارد بالا می بیند که در مشرب من می آید میان دو سه سال این دولت عظمی نرسیده است  
 و کشید آری سر چند و دست آید چنانکه شیرت و گلی مراد این بر نیخته می شود و خوش و خرم باد و خوف و انجود  
 راه نمونده و لا در باشد و رجاسی می بیند مدت در کار است و حامی گویند مبارک باد و نیز در جواب  
 بحال می بیند به طور نو نگاه وقت اذ انزلت الارض لزلها و اخرجه من الارض انقلاها و  
 قال لا تسكن ما لکما سید اما بعد بنگید که در وقت بومید خلدت اخبارها بان با و وحی لها  
 هست یا نیست مقرر با چون وقت بر واقع شد خلدت اخبارها بان با و وحی لها ساطع  
 هر چند پوشیده است پوشیده است عشق پوشیده نماید دیک پوشیده نماید از دهن برنگیده عاشق ناچار  
 و مرند در کار باش و هر اربابش و محرم کردگار باش محرم دولت بود هر سمری با می کشند  
 هر خرمی با الخ و همه صاحب اقتباس گویش خجل حقیقت حال را بخدمت حضرت قطب عالم نوشته اند  
 و می حضرت دوست از خلوت بیرون آید و خود را از وارسا ند که کار تو تمام شد چون شرف تپه سوس  
 حاصل کرد و جهان وقت امانت پیران و خرقه و خلافت حواله کرد و نائب طلق و طلیعه بر حق خوش گردانید  
 چون ال الدین محمد اکبر و شاه روز دوشنبه دریم محرم سنه هشتاد و هجری هجرت فو قده مرزا محمد حکیم را در  
 لشکر خانبه صوبه حجاب کشید و منزل و تپانید از قندهار قافه و می حضرت رفته ملازمت نمود و از قندهار  
 در از ادوات و محالاتی وی چندین که درین مختصر نگذرد که حضرت خواجہ محمد الباقی با بیدار دل و

سره الغیر صاحب دہ القامات میگردد والد بزرگوار خواجہ محمد الباقی قاضی عبدالسلام است که از ارباب  
 فضل صفا بود و از نرمی آن حواری مصداق تلمیذ اکثر اولاد حضرت خواجہ در بلدہ کابل منسوب  
 فی حدود سنہ اعدی و اثنی و سبعین و ستمائے در درگاه صاحب جامی بزرگی از صبیہ اهل ایشان پیدا نمود  
 گاہ در آن ایام تمام روز در گوشہ خیزدہ سرگرم بیان خوشی میکشیدہ اند و تحصیل علوم رسمی شاگردی  
 علوم مولانا صادق حلوانی کہ از علمای آن ایام بود اختیار نمودہ برفاقت مولانا ارباب بدر النعم  
 شدہ اند و بانکہ روزگار از سوسو ظرت مدرس آن علامہ ایشان را من الاوان نیاز می پیدا آمدہ و از  
 فضائل مرہ تمام روزی گشتہ کہ چہ از تحصیل علوم صوری بقیہ مانده بود کہ لیکولین راہ و مانده اند لیکولین  
 و کاسی نظرت ایشان باید بلند شدہ نہانکہ یکی صاحب حق القبول گفت روزی حضرت خواجہ در دست  
 نزل تحصیل علوم سنیہ آغاز هجوم جذبات آئینیہ بخل یکی از افاضل درآمدند تقریبی افاضل گفت اگر  
 خواجہ روزی چند دیگر بر مطالعہ علوم بودندی تا موی ایشان بکمال رسیدی چہ زیبا بود و چہ  
 خواجہ فرمودند مراد از کمال موی است کہ کتب متداولہ شکل را چنانکہ حق آن باشد توان مطالعہ  
 افادہ نمود و دعوی گفته می آید کہ ہر کس آن کہ عقل آن خدیدا البصر اندہ و بیان آرد امید کہ تشنگی  
 حاصل آید الغرض حضرت خواجہ را ہم در اوقات تحصیل علوم کہ روزگار بر نائی بود و جوش مناسبت این  
 گاہ بصیحت باریا متجان بخل فی سبیل اللہ میرساند تا آنکہ در بلاد ماوراء النہر کہ معدن اہل تافتہ غریب الوجود است  
 بسیاری از کباب و شایخ آفتد را دریافتند و بعضی بحدوس توبہ و انابت نیز ہم آغوش گردیدند و کما جی  
 بیاز مشق و لاعن کلام الشریف ہر آنوقت در زمان گذار ایشان سپید و سخنان او قفا و بعضی اقران  
 ایشان کہ در آن دایہ صاحبہ بودند نیز خواہی صوری بر آن شہت کہ ایشان نیز در زمرہ ارباب مسکون  
 اما انجا کہ روزی ایشان دولت دین و توکلی متبع یقین بود سعی آنان بجای نرسید سلطان جذبات  
 اندیز کہ گفت علت خویشی بگرفتہ بار و بیکبار بود و چون بچوہ نقدیمو بخواست کہ تخت وال ایشان لیکولی از  
 و لبران صوری گرفتاری فراختر آمد پس از روزی چند میان ایشان و آن محبوب ایشان دوری ضروری  
 بوقوع پیوستہ و کان خیال بخود اندانین تمام نبود و ہم مقدار آن اوقات آلام مفارقت بعضی کتب ارباب



محبت و معرفت بنظر ایشان در آمد نباید آن لشکر الهی شوق حصول حواله بطریق گریبان الی ایشان  
 گرفت صاحب کتابت که گوید در ویشی باین دریش گفت از زبان در ایشان این که فرمودند بر سر مطالع  
 کتابی اگر کتابت بر بود و یکم بر با بخیل نمودند و ما را زنا بر بود و گذشت شمار دعایت حضرت خواجه بیباک و الدین  
 سر متعلقین ذکر و اقا و جذبات بنواخت چنین محبت برانیدند که تفر و امان طلب نموده همگی در سراج ارباب  
 درآمدند با جمله حضرت خواجه با دست و جوی سالکان و مجذوبان سعیدان بطور سلسله شدند و بسیار که دلازاد  
 بلا یافته بهر گرفتند و سیاحت بصحبت یکی از عظماء مشایخ سلسله رسیده فرمودند که اندک اخذ طریقت و بی  
 و تفصیل سلوک فرمایند سخاوه نموده اند حضرت خواجه محمد با سادات سر و الغریز ظاهر شده فرمودند  
 حاصل سلوک تفصیل آنست که تندلی حلق حاصل کرد چون این دولت میسر آمد تفصیل سلوک نمودن  
 حاصل از حضرت تدریس سره خود و از هدایت حال خویش چنین بگذاشته اند که ابتدای توبه از معاصی و طاعت  
 خواجه عظیم کرده شد بار و گویا توبه در طاعت شریع که در سر توفیق شریف شدند و از کبار خانواد حضرت خواجه  
 سیدی بودند که در شد بار و دیگر بعضی و اختیار فقر در بندگی حضرت امیر عبد الله بطریق مدخله تجدید فرمودند  
 مفرد و صبا فحی آن لغتی بود غیر توبه امید که برکات آن توبت الی یوم القیام با نفا القصد و خواب شریف  
 خواجه بیباک و الدین فرمودند صورت توبه عقد شد و سیل طریق اهل مد نظر سید بکم الغریز متعلق کل خوش  
 و سستی انداخت عاقبت بعضی از مخادیم فرمودند که گوی که متعین با حضرت رسالت رسید پیغمبر  
 نظرش آن شب که از جهان غریز طریق ذکر در اقله خود کرده شو و مدت دو سال در آن ذکر و مراقبه داد و راو  
 آن غیر مداومت نمود و غم شایسته شده بود که در محاکماتی قریب به سی سال سیدان لاله قطع کنند بزرگ لاله  
 نخواهد رسید ساده و حیصه بر آن سید است که هر روز زنا را در ذکر غنیمت شمارد و بجا فطرت عبادت فطرت نماید  
 چند که در ایشان اشارات غیبیه سلوک طریقه دیگر طریقه دیگر و قدم سوار را از اجزای بندیت و در بین کرم  
 و اوان خطبه غم و نیتا متشبهی لافس سگاشته انشاء الله الغریز عاقبت دست کرم آن مخمراز جو مبارک  
 همین است و لا اله الا الله سیراب گردانند با آنکه پیغمبر شده و بجا طاعت حضرت شیخ بابایی و الی فک  
 سر العالی اتفاق افتاد از برکات نظرش سره منده شده الحمد لله و الله که آن نظرات تیر فتنه باب

قبول هر چون حضرت شیخ از سلسله نقشبندیان مجاز بودند و بعد از آنکه ابواب توحید ایشان آن  
 بزرگوار احوالات ربانیه از درجه همان خانواده اقبال فرمودند بعد از انتقال آنحضرت به اقلیاده  
 سه پوزه حضرت خواجهاجره گرشه دار روح علیات ایشان در پیشگاه نمودن گرفتند و مقدمات  
 و برین نوع ایشان آنست و انقوش پیدا شد و او را عینیت صنعتی پیدا کرده و راه روشن شد و  
 جمیع سوت داد و آنکه بجزب عنایت ایشان بخدمت محمدی حضرت مولانا خواجگی اکل  
 قیاس سرسیده شده و بهر حال و غایت خود و مصافحه دست آورد و بطریق آنحضرت دار و در  
 نقشبندی و خلفای ایشان در سلک نیازندان ایندزگاه در آمده شد انتمی بکمال مد اشرف قبول  
 آن ملک کوست از فحوائض این بقعه و نشان از ایشان به ایت احوال که با اندکی ازان یک کشوریم  
 چنان متفاد گردیده که حضرت خواجهاجره اویسی بودند و تربیت از روحانیت حضرت سالت  
 مدسوم و حضرت خواجهاجره و الحقی دالمدین و خلفای ایشان ضعیف اندیم یافته و بنظر آن  
 آن بزرگواران کار را با کمال هم رسانیده بعد از حصول کمال چون از سیر طایفه جاریت با در  
 رفته از خدمت مولانا خواجگی مجاز گشته اند و نیز قبول صاحب کتاب مذکور است یکی از صاحبان  
 القول که آنوقت حاضر بوده با جعفر حکایت کرد که من نیز از آن بقعه باین مخصوص آنوقت ای انا  
 بودم روزی در میان نماز دیدم که حضرت خواجهاجره را چنانکه در مسوئی تلبه است همچنین بر عینیت  
 مانیز و برامی نگرند از شایده اینحال بر من عینه افتاد و تا بر نش تمام نماز را با خبر رسانیدم  
 دیده بودم بعد از صد شتم تبسم نمودند و از افشای آن منع فرمودند با وجود حصول حالات و  
 کمالات و رجوع طلب آستانه بایشان حضرت خواجهاجره منبت عالی و تفرید و الابر مشیت  
 تعلیم لایق نیامد و بسیر و الاظهر و بلج و بخشان شدند و تا غیر از آنکه ازین سلسله بزرگ و دیگر  
 در آندایر بسندار شده بودند و در یافته و بر زانند نوامد مستفیض گردیده و تصحیح احوال حاصل فرمایند  
 بصیرت مولانا که بشرف غانی قدس سره نیز رسیده و بعضی از احوالات حاصله را بسع ایشان  
 از مولانا مخفی نموده اند و از آنجا شایعه برترند شده اند از راه سیوی بعضی نشان میدهد

بگوئی برکناشه اند که آن در کتب ایشان سطوره و آتش بنیت است بیت من  
 محبت نشان میدهد که استخوان عزیزان با حال فداست و در انجمن آنکه متوجه باری  
 از بلا و مالد و فقر بوده اند مولانا اعظم خواجگی امکنکی در واقع بر ایشان ظاهر شده فرموده اند  
 ای فرزندان چشم ما بر راه شماس حضرت خواجہ را وقت بغایت خوش گشته و این بیت بر زبان اند  
 سیکند شتم زغم آسوده که ناگه کین عالم آشوب نگاہی سر را هم گرفت و چه مولانا  
 تبرک بزرگوار در آنوقت و دیار اگر کبار شایخ این سلسله علیقتبندیه بودند و موطن  
 خاصه خواجہ بزرگ چون کوه مستقیم و نسبت ایشان بر دو سلسله حضرت خواجہ احرام  
 و جہار اوت ایشان بوالد ماجد ایشان مولانا درویش محمد امکنکی بوده و ایشان را ارادت  
 خجال و الاحوال خود مولانا محمد زاهد و خوار می داشت نزد حضرت قطب الاخیار خواجہ  
 رحمہ اللہ و ہم صاحب کتاب مذکور میگویی و چون امید است که عنقریب حوالی بن کابری حلقه  
 ابتدا در کتاب نجات القدس چون الله تعالی تفصیل مرقوم گردد و اینجا بسین مقدار کتفا  
 نموده آمد تا بحمد چون حضرت خواجہ ماقس سرحد نبوت مولانای مذکور رسیده اند بغایت  
 عنایات دیده اند حضرت مولانا بعد از استماع احوال بلند ایشان به شبانہ در لیل و نہا  
 و جلوت بایشان صحبت داشته اند و بعضی را اندر فوائداطراح داده فرموده اند که کار شما بغایت  
 سجدانه و تبریت روحانیت اکابر این سلسله علیہ انجام رسیده شما را باید باز بنشیند و شکر  
 این سلسله علیہ آنجا از شمار دلقی تمام بیدار آید و مستفیدان عالم مقدار اینجا از زمین نیست شما  
 بروی گرد آید خواجہ ما هر چند از راه انکسار و دید قصور احوال عذر ما در میان نباده اند  
 حضرت مولانا از اسحاق باز نمائند و از راه استخاره نیز موافق فرموده مولانا نشود غرض از  
 اقربای مولانا که از حاضران آنوقت بوده گفت چون بعضی از اعیان خدمت صاحب النسبت حضرت  
 مولانا شد که حضرت مولانا خواجہ را درین چند روز صحبت خلعت و اجازت کامله داده اند  
 کشور و بستان فرمودند از غیرت بسوزیدند و چون خبر شورش آنان بحضرت مولانا رسید و

که باران سینه اند که کار این جوان را تمام کرده نرد ما ز ستان و ندر جز این نبود که نزد ما تصحیح احوال خود  
 نموده لا جرم هر که چنان آمد چندین روز حضرت خواجه با ملا آل سابطان و شیخ کان بیان می نمود  
 متوجه آن گشاده بوستان گردیدند و زمانه زبان حال مضمون بیخفا را اندر غم گشت **ع** غمگین  
 شوند همه طوطیان چند و نرغین پاریسی که بچکال می رود و چون بستان رسیدند سالی در بیده لاهوت  
 سمانند و بسا علما آن طبله شریفه بخت ایشان شدند لیکن از آنجا که شعر علی بقعه است و ارا لا و لیا  
 بیت الفقهاء آنجا آمده و قطع فی روزی که سر سفر نیست بغایه دلکشا و مشرف بر و یاد و عمل بر جسد  
 و ریه نایت غطت و برکت صفاسکونت اختیار نمودند و تا زمان ارتحال زین علل مجانبی دیگر  
 انتقال فرمودند صاحب بره المقامات کرامات و کمالات و کلمات حضرت ما خواجه الباقی از مردم  
 ثقات که آنها خود از حضرت خواجه دیده بودند گویند خود شنیده و بر نگاشته اند چنانست که در مخیر چند  
 قسمه از آنجمله است آنکه شیخ تاج الدین حکایت کرد که روزی در جماعت نماز و پهلوا ایشان بودم  
 و میان نماز تا گریه ایشان احساس نمودم بعد از نماز گریه این عجزه فتنه من نیز پیچیده و آدم و بچگان  
 گریان یافتیم بعد از ساعتی پرسیدم که سبب این گریه چه باشد گفتند این بگز و ما را بدین بگز  
 پس السلام نمودم فرمودند و عین نماز که معراج مومن است روح من در طلب طلب را و الورا و مردم  
 نمود و جو تجوی آن چند آنکه مقدور دشت این مرغ پر و بال زرد بدشتن هیچ نیامد چای چایان گریه  
 خود را و تفصل البانداخت و سینه پزار و دوازده بر و شنبه بست و نیم جادوی الثانی است  
 از روز نیکو نماید بود که چهارم از اسم ذات مشغول شده اند و همچنان اسد گویان بعد از  
 سالکی جان بجان آفرین سپرده رضی الله تعالی عنه و اگر خواجه محمد عبد الله که خوا  
 کلان چهارم دارند و در شحات فرزند نخستین حضرت خواجه عبید الله احرار بودند و از  
 با نواع اوصاف علوم ظاهری و باطنی و دشمنند و متبحر بودند و در علوم نقلی و عقلی درجه کمال  
 داشتند و حقائق علوم کتب سنت هر دو بهی و دقیق النظر و حدید البصر بودند که هیچ و تيقه از  
 حقیقت بین ایشان پوشیده نمیگشت و با وجود آنکه در علوم ظاهری از نسبت باطنی حضرت

بیایم از این

ایشان بخلایت پیرومند بودند و بعضی میخادیم که بر ملازمت ایشان مدامت کرده بودند از تصرف  
 در خوارق عادات ایشان حکایت میفرمودند حضرت ایشان خدمت خواجگان را تعظیم بسیار میکردند زیرا  
 از آن نسبت فرزندانی بجای آورده و نیز مشغول ملازمت خواجگان سیده بودند ایشان در ملوک شاهان  
 از سرفرازان بختیاریان بودند و از غنای فتنه و آنجا حلت بدار القمار فرمودند بعد از فوت خواجگان  
 بتاشکنند آوردند و در خوارق مرار شیخ ابوبکر قفال شافعی در زیر پائی والده خود در بون بر نشسته  
 نماز که حضرت خواجگان را از صبیبه نقلی الدین محمد کرمانی پیوسته بود و صبیبه بودند پس از خواجگان  
 الدین عبد الهادی و خواجهاوند محمود و خواج عبدالحی و حضرت خواجگان را بعد از صبیبه  
 نسبتی دیگر صبیبه خواج محمد سیر خواج نظام الدین برادر خواج عصام الدین که او از اولاد صاحب  
 برادر بودند و از قشده بودند از صبیبه می نرسید و دو صبیبه بودند پس از خواج عبدالحی و خواج  
 عبد الشهد و خواج ابو الفیض و نیز حضرت خواجگان از ترکیه خالصه یک پسر دیگر بود و خواج محمد  
 حسن الله علیه و خواجگان در سنه نهصد و یازده وفات یافت و ذکر خواج عبدالحی صاحب  
 سلاله نوار میگوید خواج عبدالحی بن خواج عبدالمقرب خواج کلان ابن خواج عبید الله  
 قدس الله سرهم صاحب کتات مقامات بوده و خرقة از پدر و جد خود داشته و زیارت حرمین  
 توفیق یافته و بندهستان در عهد جمالیون بادشاه آمد مرزا کامران مرید او بودند از وی حضرت  
 که میگفت که چون بیکه رسیدیم بغرم طواف حرم شریف که میفرم از خادمان آنجا می او بیامان  
 میشد بخاطرم خلیفه که از اهل ایمنان این چنین در خور است و زنی طواف بقدر صلاوة میشد ناگاه  
 گوش او از سید که اینجا خانه زاده ان درگاه ما انداخته زبیر از افاض ایشان مشهور اند  
 بجای الدین احرامی در سنه نهصد و پنجاه و نه و در سنه وفات یافتند صاحب کتات القبر در  
 سرالان خواجه کاشانی حکم شوق و شورش فراوان انقضاء وقت و زمان و بعد از آن  
 طالبان بعضی امور می که بخدمت متعلق است باین سلسله نقشبندیه الحاق نمود چنانکه متفق است که بر  
 سبیل قضیه بدان زمانه لازم محاسبه می این طریقه است آنرا بجهت آورد و در و سوز و نیاز و گداز

تمام با تکلام داد و بزرگشیدی اصحابی سی سر برهنه کرده ایات پرورد بخواند ند نماز تحمید را  
 از انفراد بجماعت قرار داد و باز بس طوین شورش جبه و سماع را که اکابر این طریقه بجا خط  
 عولیت از ان دوری جست بود و بدین جور و فعل بر آن برکشاد چون یکی از فرزندان خواجه محمد عبده  
 کرد و اینست مشهوره خواجه عبدالحق بنشد با بختاب را با له و تکالین خصمها شاجره نمود مولانا روح الله  
 روحه جز بیک الما موعده در لب کشود و نیز مستی تمام گفت طریقه خواجگان با طریقیست حاجت صحو سکود  
 سکون و فطرات جبه و سر و خست عزیت بهد و در آن هم جهر خواجه علی را یعنی و امیر یک کمال دارد و هم  
 خفیه خواجه بهاد الدین خواجه حار بعضی گویند بشورش تمام بخند و فراده گفت میخواهم در گوشه سوت  
 جانی دشت باشم که خلقی از گرم باشند ایضا منقولست که میفرموده اخفان سبب سبب می شود  
 اینست بمنتهی الظاهر است لاجرم تا امروز منتسبان او بر با طریقه دی اند حضرت مولانا را در  
 ایشان بخند و اعظم ناموراند و ذکر خواجه محمد یحیی بن ابوالفیض بن خواجه کلان بن کورخ  
 از غم خود خواجه عبدالحق بنشدند خدا و خدا خلاق رحمانه و صفاته ربانیه بوده و مصباح المودع  
 است محمد یحیی بن ابوالفیض صاحب کمال و عارف کامل بودند و در اخبار و الاصفیاء احوال الشیطان  
 مفصل و از دهم بیع الاول در سنه تسع و تسعین تسعانه فوت کردند و برکناره در ایامی حسن  
 بلده اکبر آباد مدفون گشتند و ذکر امیر عبدالمعز احراری قلهت خود بودند و در میان  
 محمد یحیی بن ابوالفیض احراری بظاهر وضع نوکری اختیار نموده در زمان اکبر شاه منصب  
 بودند و منصب حکومت دلی داشتند در آخر عمر خطبات صوبه داری برانپور ممتاز بودند و تا  
 است و دیم و بقعه در داد و قبر ایشان قبر سیر دی خواجه محمد یحیی کناره شرقی در ایامی حسن  
 مقابل آج گهاک شهر اکبر آباد است و نام زیارت ایشان فته بود و دیدم که در تربت رنی خواجه محمد  
 یحیی آسوده اند و در تربت غربی خواجه امیر عبده سر خود را مقابل سینه پیر خود نهاده و چشمها  
 و تربت میوم نیز باین طریقت حال معلوم نیست این طریقه دین مسنون است چنانچه در روضه منوره  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم حضرت شیخین صلی الله علیه و سلم در آن زمان بودند و ذکر امیر ابوالعلی اکبر

توضیحی است

توضیحی است



بنامه نایب بیت بیت فیض روح القدس باز مد و فرماید و گران هم کنند آنچه سخی کرده و دار  
 کشف کرامات ایشان که در کتاب حجه العارفین تصنیف حیات بعد از حرامی سطور اندر طرفه نرنگی  
 که رفته می امیر ابو العلی بایران است بودند که نگاه جوگی با نفس شاکر دار و شد زمو دند که نفس از جو  
 بیلند بایران بخوان کردند آنحضرت و ضو ساخته و دو گانه وضو داد کرده تفره چند آب وضو بر آن  
 نفس زدند و بجز آفتاب که از نفس بر آمده بر نی زیبا و غیا متشکل گردید چون آن نفسا حالش کرد  
 معلوم شد که در حجر میند می بود و این گوی بر و مبتلا شده بقوت سحر او را تا که ساخته با خود  
 و در شب باز او را بحالت اصلی آورده و حفظ نفسانی خود مینمود آنحضرت زن از فرمودند اگر ترا هم  
 نفس خانها چون پیش رسالقه شود او گفت مقدس چنین بود و حالا میخواهم که در کنیز کی شما باشند بعد  
 از آن جوگی بر و مسلمان شدند و الله اعلم بالصواب آنحضرت زن را بعقب بخیل جوگی دادند  
 و نام آن جوگی صوفی علی بنیاد و او هم کمی از اهل امد گردید و بعد از او در جوارزار آنحضرت موجود است  
 و نوشته اند که میر ابو العلی از مرقی عارضه سوزاک داشتند اخرا الامر بعلیه و استیلا ان صاحب  
 شدند و چند روز پیش از رحلت طعام آب ترک کرده بودند و فاش بزرگ شده و وقت صبح می  
 شده که از شصت و یک مجری بوقوع آمدت عمر شریف مقتدا و یک سال بود و مرار  
 و اگر آباد و بیرون شهر مسافت یک کرده بطرف شمال زمین سلطان گنج بقعت و چهار دیواری  
 وسیع دارد و هر سال روز عرس ائران در آن مقام جمع می آیند و فیض میرا سید تقی بن قیس  
 از ننگ مر مرست و بر آن سجان بی الا علی کنده است و بر طرف بالین یک لوح از ننگ مر  
 است و بر آن القبات تاریخ و فاش تصنیف امیر فضل اجاری منقوش است و قبر ایشان بسلطان گنج  
 شده بود و ایشان را هم موافق جان دفن کردند چون بعد به قبر راکش و دند نقش شریف را موافق  
 یافتند و در سجده چنان مخفی شده بودند که گویا ساجد شده اند این همه بیان معصی الامور  
 و تاسخ آفتاب نشسته است از رحاله سید امیر ابو العلی است فداست فدا فی الاعمال فدا فی الصفات  
 فدا فی الذات و انقباض است از دین و استیلا کثات خود را و تمام عالم را و ذات حق را پس این



سید است که منجم عالم است بحقیق باشد و بدین که حق است و یقین می اندوخته که حضرت حقیقتا  
 از مرتبه اطلاق روح و احوال فرموده بدین صورت و شکل مختلفه و متنوعه ظاهر شده است و بدست و غیر  
 موجودیت فاعله که بر کتب الالهی عبارتست از نفی کردن هم ما سو که ممکن شده است و الا اعتبار  
 از اثبات کردن جو و طعن که بمیه جاساست انتمی گویند چون حضرت امیر ابو العلی در جمیع بزرگوار  
 خواجیه بزرگ معین الحق الدین شمس سید مدظل علیه السلام را با خواجیه بزرگ ایشان را در معالیه باطل نموده  
 و او را در جمیع خصصت مباح اجازت فرموده و حضرت امیر و اول فیض اندر از روح خواجیه بزرگ نشسته  
 و ثانی از نعم بزرگ خود کیفیت حالت نفس و جد و سماع بزرگان این سلسله بنیادی و چهارمی شریفی و در دو  
 دارد و کیفیت نسبت ایشان از فیض غنیه و نقشبندیه مرکب است مدار کار ایشان بپایان با پس قلب که در توف  
 قیامی از دست تزلزل است و نام سلسله را از احوال آنکه حقوق نعمت طرفین تلف نشود ابو العلی شمس  
 را قم در سنه که از وجود شصت یک را که آباد رفته بود تا از اربعه فتنه بزرگ برادران ایشان در بر سر و شصت  
 و فیض و از نسبت باطن ایشان میگردد و ذکر آن نسیم صبح وصال آن نسیم مقام حال انحصار  
 بی نهایت رسول علی آن معرفت و ولایت شرقی و غربی آن تعلیم کلمه انکسار تعلیم در سید سیدی الدین  
 آن من ملک شریعت انظام قلم و اثره کائنات شیخ المشایخ بندگی نظام قدس سره بجا امیر  
 حقائق معارف بود عشق کامل و شوق داف و وجدی صادق و حالی قوی و معنی بلند و در آن  
 الانوار است و وی قدس سره و حقی مذہب چشتی شریعت فاروقی نسبت و برادر زاده و داماد و مرید و خلیفه  
 جانشین حق قطب الاقطاب حضرت شیخ جلال الملة و الدین نیسی بود و بعد از وفات وی حضرت بنده ارشاد  
 مشک گشت و نام پدر بزرگوارش شیخ عبد الله بود و مسکن وی قصبه کوریت چند وی حضرت نیز از شیخ جلال  
 خلاف شوق و شوق علم له فی چنان باطن حضرت شیخ نظام قدس سره جوش زده بود که حقائق بلند و دقایق و پستی  
 از دانش سر میزد و وی حضرت از علم سیم را و اسناد و انظار شیخ خوانده بود و اما از کتب خانه ازلی ربی علوم کائنات  
 و شت که احاطه آن علم الهی است و تصانیف وی حضرت شمس و شرح لغات کلمی و مدنی و رسائل حنفیه و  
 هفت باطن موجود و تران ریاض قدسی تفسیر و خبر و اخبار و آن و غیر ذلک حکمیر کی از بنیان کون و معارف

[illegible]

و واسطه استغفار از دنیا و دنیا پروری و حجب این دنیا و علمای آن که گنایت از تعلیمات روحیه و جسمیه  
 ارباب این دین و پیشین خاصین گرفت و انواع حالات و اقسام انوار مردانش دارد میگشت و چندی  
 که این جناب با ملتفت میگشتند و هر دم مشتاق و جویان حضرت لایقین اما کیف بودند بنا بر آن بحسب  
 و مستقیم معرفت است اگر حکم شود و موجب حضرت شیخ احمد عبدالحق و حجره را بخشت و گل مسدود  
 و خلوتش شاه نشین با مظلوم بجز یاد خلوت بمریم حضرت شیخ جمال قدس سره تحسین کرد و فرمود  
 طالب این چنین است پس شغل بیایه یقین کرد و خلوت فرمود و گفت نه بار اسم ذات در یکدم بخوابند  
 آهسته ترقی نماید هر روز در یکدم و اگر زیاده میسر نیاید کم از دو یست باز گویند حضرت شیخ نظام  
 و حجره را مسدود ساخته شغل مذکور را رفته رفته در یکدم سه صد و هشتاد و یک چهار صد بار سه صد و  
 شیخ نظام در وقت نشستن خلوت عرض کرد که نماز یحسان از من است خواه شد حضرت شیخ جمال  
 که گفته نماز شغول شغولی جماعت میسر خواهد آمد چو می حضرت بوقت دائمی و فرض بچهار نماز نشسته  
 میگشتند بلکه بصورت انسان متمثل گشته اند ایوبی میکرد و بعد از سلام نماز از روی غایت میگشتند  
 و بی حضرت به جلیله کبریا میگشاید شد پیش گرفت بعد از یکماه تجلی صورتی بر وی حضرت دار و در  
 از آن حضرت شیخ جمال فرمود اکنون ترا حاجت خلوت است و برای ارشاد مردمان امر فرمود و مسکون  
 شیخ جمال الدین هم بر مردمان خلفا خود را و این حیات خود بجهت شیخ نظام سپرد چو لایق می حضرت شهادت  
 وصیت کمال داشت و عالم نشتر گشت نور الدین محمد جهانبگیر و شاه بر آنجا پیش اعتقاد پیدا شد و جویان  
 مشهور در جهانبگیر با شاه تبارخ هشتم فی السجده و سن بزار چهارده هجری مازیسال اول جلوس فرمود  
 شد و از او که برادر پنهان سرگشته بود و بجهت دیدن حضرت شیخ نظام قدس سره رفته بود و بوضع  
 که از این طریق شنیدند که حضرت شیخ نظام سرانجام سلطنت داد و ست باران اعتقاد نور الدین در  
 میدان کجور الحاد و شایع جمیع اولیاء حق رسومی و او را بنود از وی حضرت نیز گشت و در سنجیدگی  
 از وی حضرت از نه دستان بخیر خواست و بار را اسلام بپهرت فرمود و در برای ارشاد و کمال  
 آنجا مسکن بود و جویان حیات پرانی بود و خلافت و سجادگی حواله نمیده حضرت قطب عالم شیخ غلام

سنگی حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی نموده بجا بقصد گنگوہ رخصت فرمود و بعد از چند مدت در  
 بعضی لایت خویش مستقیماً ساخته جان و مشاقد دوست در باخت و در بریده شد و فوات در حیات  
 و سینه بکنار دومی پنجم بقولی هزار دسی دشمن شتم ریب در جبهه ریلخ و قشعه و فرمودی نیز در حضرت  
 و اولاد دومی بسیار بود و هم بزرگ جهان و سبک جهان شیخ محمد سعید متفرقی از پنج پندستان آمد و در نصبه  
 تنها و نظریں قدیم اقامت گرفت چنانچه فرزندان او را انصاف و نور موجود و اندر و متروقی نیز در اینجا  
 و برادرش شیخ محمد بنوح و نصبه کرنا سکونت اختیار کرد و اولاد او نیز در قشعه الی الی سکونت سیدار و در  
 او نیز در کرنا است و بعضی از فرزندان حج حضرت شیخ نظام قدیم در جکه اکثر از زبان برسلج هستند و در  
 رخصه بدین که اگر دو قیام بسیار در صبا و خرمیه الا بعد از حاج الولايت مینویسد که شیخ نظام اکمل  
 العمري القامیسی انصافات بسیار از چنانچه شرح منجی امام غزالی در شرح احکام قدیم و جدید و تفسیر  
 مقامی حواله حقیقت و بیان طبعی و غیره انصافات دمی است و شیخ را در سلسله پیشینه بنی خاص مشرفی محسوب  
 است که بعضی بقصوف تابع چنانکه است بلکه آنچه خاص دمی گشت شده بکرت و رسال خویش نقل کرده و در  
 شیخ در سینه که از دست چهار در پنج قشعه و از خلفا و کبار ایشان ابوسعید گنگوہی است و سعید جلایی  
 است که اندر دیرینه باب پیرش شیخ عبدالکیم از خلفا دمی اندر دیر و خزان الاسلام در قطب است  
 مینویسد و قیام حضرت شیخ بران شده سید علی خواص میگوید بعد از چند مدت بسیار خلفا و خطباء و خواص  
 در عهد شاه جهان و شاه در سن هزار و چهل و یک یوسف یان فانی از اولیا کامل فکمل بود  
 سماع بی فرا میر می شنید بسیاری از فغانا از اجن ساینده و شیخ جان سعد است که طریقه دمی با حال از  
 مولوی غلام مصطفی وزیر آبادی و راهبر جبار است نوکر حضرت ایشان اعنی حضرت شیخ  
 محمد الفانی قدس سره تعالی سوره الغیر صاحب دة المقامات مینویسد چون ابن قطب بانی منظوم  
 الفانی قدس سره در طبع این کتاب لایت به آنچه از تقریر و شریف حضرت ایشان که تفسیر می فرمود  
 و نیز این عهد از سمران قریبانی ایشان شنوده چون لاوت پیر فرزند که از ایشان حد و سنه احدی بود  
 و شمعان و قریب یافته که که خاشع بیان آنسان سعادت و شرف و برده شریف حضرت بود که از امان

حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی  
 در حیات و وفات و اخبار  
 و سینه بکنار دومی  
 و اولاد دومی بسیار  
 و هم بزرگ جهان  
 و سبک جهان  
 و سید علی خواص  
 میگوید بعد از چند  
 مدت بسیار خلفا  
 و خطباء و خواص  
 در عهد شاه جهان  
 و شاه در سن هزار  
 و چهل و یک  
 یوسف یان فانی  
 از اولیا کامل  
 فکمل بود  
 سماع بی فرا میر  
 می شنید بسیاری  
 از فغانا از اجن  
 ساینده و شیخ جان  
 سعد است که طریقه  
 دمی با حال از  
 مولوی غلام مصطفی  
 وزیر آبادی و راهبر  
 جبار است نوکر حضرت  
 ایشان اعنی حضرت  
 شیخ محمد الفانی  
 قدس سره تعالی  
 سوره الغیر صاحب  
 دة المقامات مینویسد  
 چون ابن قطب بانی  
 منظوم الفانی  
 قدس سره در طبع  
 این کتاب لایت به  
 آنچه از تقریر و  
 شریف حضرت ایشان  
 که تفسیر می فرمود  
 و نیز این عهد از  
 سمران قریبانی  
 ایشان شنوده چون  
 لاوت پیر فرزند که  
 از ایشان حد و سنه  
 احدی بود و شمعان  
 و قریب یافته که که  
 خاشع بیان آنسان  
 سعادت و شرف و  
 برده شریف حضرت  
 بود که از امان

مشهوره روح افزای ملکوت بندستان است و هرگز آن دیار برکت از آدم و نوح و ابراهیم و اسماعیل  
 و اسحاق و یعقوب و یوسف و داود و سلیمان و عیسی و محمد و آل او نباشد و اینها را در کتب معتبره  
 حضرت شاه کمال قادیانی انظار خاصه بر حق ایشان معنی میدهد تا گویند در ایام کودکی والد  
 از غایت بی آرامی ایشان از حضرت شاه برده التماس دعای صحت نمود حضرت او علیه الرحمة تجدد  
 و شورش تمام بر زبان آمد که خاطر صبح دارد یکبار طفل عمر را از خواب بیدار و عالم عامل و عالم غافل را  
 شد چون حضرت ایشان مفتی شست ساله بود بدیشان شنیدند باندک روز حفظ قرآن مجید و تفسیر  
 علوم نمود و از خوشنویس شغول گشتند و بچند روز تبحر تام روسی داده و بیشتر علوم را از پدر بزرگوار  
 خود دانند که را پیش بعضی علماء کبار آرد و کار بخوانند و بعضی کتب احادیث را از شیخ یعقوب  
 ششمی علیه الرحمة گذرانیده بودند و نیز حضرت ایشان اجازه تفسیر واحدی را با جمیع مولفان  
 و تفسیر بیضا وید با جمیع مصنفاتش و تصحیح اخبار را با جمیع مولفات او و حدیث مسلسل را  
 از عالم ربانی قاضی معلول بدخشان حیدر ابدروایت و اجازت یافته بودند و نیز قول صاحب  
 کتاب بدیه القامات است حضرت ایشان قدس سره از غایت کرم ماین را قلم محمد الهاشم بن محمد  
 النعمانی الدخشان عفی عنهما اجازت دادند این کتب مذکوره را با جمیع مفسرین مسطور در اول شرح  
 رجب سنه هزار سی و سه در بلده سرهند الحمد لله علی ذلک بعد از استماع بنده حدیث مسلسل مذکور  
 از حضرت ایشان مخدوم زاده خواجہ محمد سعید سلمه بکتمه از بیبا اشاره نمود و آن این بود که  
 فرمودند در وصول حدیث رحم و یرحم مسلماً بالا و لیه حضرت ایشان ایمانیت باجبه تحفه  
 بود و نمونی از مکاتیب در مقامی و چشمی از مرتبه و معاطه خود اشارت نمودند اندر نیم من تفسیر خواج  
 ایشان از استفاده علوم مقبول و مقبول فروع و اصول فارغ شده تخریص مستفاد کرده  
 و در طلب علوم و از برکات خویش بهره و گردانیده و در آن ایام که ایشان با کرمه تفسیر بر  
 بودند چون بی آن گشت والد باطل ایشان از مشوق میدان این فنند با وجود کسری بعضی سانات با کرمه آمدند  
 از کرمه ایشان باطل الحظ تمام بود و بهر جهت ایشان خود به معانه قاضی معلوم می بود و بعضی ایشان گمده حضرت از آن زمان

سفر نزد کورب وطن حاجت نمودند و در آن وقت صحبت والد بزرگوار شدند و یکی اقتدار افرازان بزرگوار  
 علیه السلام را گردید و فوائد باطنیه کثیره از ایشان دیده چنانکه خود در رسائل و مکاتیب تصریح بآن فرمود  
 اند از آن جمله است آنکه در فقره نخستین از رساله سبده و معاد نوشته اند که این مردیش را با عیون و قلب  
 بزرگوار خود حاصل شده بود و پدر بزرگوار او را این سعادت از شیخ خود و عبد القادر بن حمدا الله  
 و حضرت ایشان بنفرمودند زمان آنحضرت والد بزرگوار حاضر بودم در آن سمرات و غرات آنگاه بزرگان  
 مبارک اند که سخن می گفت که شیخ بزرگوار فرموده من و ایشان از شیخ حضرت شیخ ابن عربی و ده مستفید  
 معروضه شدیم که شیخ ابن عربی فرمودند شیخ ما شیخ عبد القادر گشتیم آنکدام است بعد از اسامی  
 خاموشی فرمودند آن سخن نیست که گفت حقیقت او سبحانه هستی مطلق است اما کسوت کونی خاک و غبار  
 می اندازد و در دو دو همچو بسیار بعد از آن معروضه شدیم که برابر امری دلالت نمایند و صحبت فرمایند  
 بر آن باشم فرمودند که ترا بر همین صحبت میکنم و هم حضرت ایشان فرمودند که چون بار حضرت را  
 دارا بر زبان شریف میگذاشت صحبت این بیت حضرت خاقانی علیه علیه الصلوة و التیمه را در جرد  
 ایمان حسن خوانده و خلعتی عظیم است هنگام نزع ایشان من آنرا فرایا و ایشان دادم فرمودند اللهم  
 و الله که شرف آن مجتهد و غرق آن دریائی نعت سه آبی بختی نبی فاطمه که بفرمان یاری کنی خانه  
 حضرت سخن سجانه جناب محمد و مرا مطابقا بشیخه عبد القادر بن حمدا الله بخت پس عطا فرموده  
 حضرت ایشان بزرگوار چهارم اند حضرت ایشان را همیشه شوق طواف بیت و زیارت روضه رسول  
 صلی الله علیه و سلم بی آرام میداشت لیکن چون والد ایشان با کبر سن مسند حیات بودند ایشان را  
 از خدمت والد و روی گردیدن پسندیده نمی نمود تا آنکه در سنه سبع بعد الالف الهجری آن بزرگوار  
 سبرائی باقی انتقال فرمود و بعد از انتقال والد بزرگوار حضرت ایشان در سال هزار و هشت و پنجاه  
 شریف بطمان شدند چون دارالاولیای و علمی رسیدند مولانا حسن شیرازی که از فضلا می آشنایند  
 ایشان که از مخلصان حضرت خواجہ باقی مابعد بود و حضرت ایشان را دلالت بر بیاف حضرت خواجہ  
 باقی مابعد نمود چنانکه آنفالی حضرت آن عزیز بعد از جلد بیست و سه در کتاب الارشاد و تذکره اولاد

باین نعمت و ضامن کنونی نگارش فرموده اند بنیت فقر و راوای شکر نعمت دلالت شما اقدار  
 دارد و در مکافات آن احسان شما معترف بجز این همه کار و بهیستی بران نعمت و این بروداد  
 مربوط با حسن بی تمییز سل شمالی بخشیده اند که کسی شعیبه از خواص عطایا آنقدر عطا فرموده اند  
 که اکثر سیر از عجم عطایا آنقدر دریافتند است احوال و مقامات و اذواق و مواجید و علوم  
 و معارف و کلیات و ظواهرات و بهر از حیای راه عروج ساخته بنابرالقیس وصول رسانیدند  
 بلفظ قرب و وصول از تنگی میدان عبارت اختیار کرده است و الا فلا قرب نمند و لا وصول لا اعتبار  
 و لا اشاره و لا شهود و لا حصول لا اتحاد و لا کیف و لا این و لا زمان و لا مکان و لا احاطه و لا سیر  
 و لا علم و لا معرفت و لا جهل و لا حیره و چه گویم من این مرغی نشنیده که با عطا بودیم شایان به  
 شرفا هست نامی پیش مردم و مرغی در آن نام هم گم و دخترت بشوق تمام متوجه در یافت  
 خواجیه شدند و گفتند ترشه این اه مجاز به از ان چه باشد که ازین مقدار ذکر و مراقبه این عزیزان  
 را اخذ نموده بر آن با شرم چون رفته بدست بوس حضرت خواجیه شرف شدند حضرت خواجیه  
 و چه باقی بسیار نموده از اراده ایشان سپید نمود غمی که در پیش داشتند بعضی رسانیدند با آنکه شنید  
 مرغی خواجیه نموده که کسی از طلبات لالت را خد طریقه خویش نماند یا از مثل این سفر میسبوت مقام  
 خود اشاره و نمایند از عادت خویش بکار نموده فرمودند چند را از سفر مبارکه در پیش دارید یا چندان  
 میتوان فقر اصعبت داشت لا اقل ای با هفتده چه مانع است حسب الامر اختیار برون حقیقه نموده  
 آن حقیقه جلالت آگاه و و هفتده میرسدند و روزی بر آن نرفته بود که از آثار تصرف و کشش حضرت خواجیه  
 شوق انابت اخذ نظر قیص حضرت خواجیه بکار برگوار حضرت ایشان سیلان نموده آنرا بحضرت خواجیه عرض  
 اند چون حضرت خواجیه ندیدی تالی ایشان را و جلوی طلبید مذکور لالت نمودند و توجبات عالیه کار  
 برده که سهران لالت ایشان گو یا شده دارام و حلاوت و التاذ عام موسی نموده و نیز با فیو مال  
 با نفاذ تزیات عالیه بطور پیوسته نموده اند آنچه دیده اند حکما بی بیایه من کلام بشوق طواف خاک کعبه  
 نمیشدند در انشائی راه وصول بصاحبخانه میسر شد بائی و روزه ضیاء از روزه منوره مصطفی

صلی الله علیه وسلم میفرمند در بیان سفر اقتباس از ادوایا کن از روضه مطهره حاصل گشت بالجمله آنچه در رسوله  
بنیادت است ازین نظر و تربیت خواجہ باقی است در حق حضرت ایشان بطور رسیده محلی از این که حضرت  
ایشان خود بتقریب تخریص طالبی بوی رنگ گشته اند بفرکارا و نموده می آید و آن مثبت قول است این  
در ویش را چون موس این را پدید باشد غایت خداوند جل و علا مدی کارا گشته بخت است  
بنا شده و اما مناسبت الباقی قدس است تعالی سر که یکی از خلفای کبار خوانده حضرت بنده  
است تعالی اسلام بوده اند رسانیده ایشان بود ویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تقدیم نمودند  
بطریق مجید توجه نمودند اما از تمام دین پیدایش و از کمال شوق گریه دست داد و بعد از  
کفایت بخودی که نزد این اکابران معتبر است و سبب بغیبت رد نمود و در آن بخودی یکدیگر  
محیط می دیدم بود و کمال عالم را در رنگ سیاه و آن در بای می یافتیم در آن بخودی رفته رفته  
پدید گردید و به امتداد کشیده و گاهی تا یک پیر و یک کشیده گاهی تا دو پیر و بعضی ذات استعیاض  
مینمود و چون این قضیه را بحضرت ایشان رسانیدم فرمودند بخودی از فنا حاصل شده است و از ذکر  
منع فرمودند و بنگاه داشت آن گاهی می نمودند بعد از دو روز مرگند و صاحب حاصل شد بعضی را ندیدم فرمودند  
بکار خود مشغول باش بعد از آن فنا فی فنا حاصل شد چون بعضی را ندیدم فرمودند که تمام عالم را  
می بینی متصل میایی عرض کردم که بل می فرمودند که معتبر و فانی فانی است که با وجود دیدن تعالی می  
شعوری حاصل شود و در این فانی فانی نیست حاصل شد بعضی را ندیدم بعد از آن فانی شده بود نیز  
و گفتم که من علم خود را نسبت بحق سبحانه حضور می بیابم بعد از آن نور می که محیط همه است  
گشت و من آنرا حق وستم جل و علا و آن نور رنگ سیاه داشت بعضی را ندیدم فرمودند که حق  
است جل سلطانہ اما دیده نور نیز فرمودند که انبساط که در آن نور پیدا و علم است بوسطه  
متعلق ذات جل شانہ باشی می متعدد که بالا دست و اقصیه اند بوسط میاید نفی انبساط را  
کرد بعد از آن آن نور سیاه منبسط و با نقیض آن در در رنگ شدن گرفت تا آنکه بقطعه شد  
آن نقطه را هم نفی باید کرد و بجز آنکه همچنان کردم آن نقطه سوم هم از میان اعل شد و بجز آن



که در آن موطن نبود حق سبحانه خود بخود است چون بعضی میسازند که هر چند خشنود و خشنود  
و نسبت نقشبندی به بابت ازین خصوصیت و این حضور را حضور بی غیبت نیز میگویند و از این بابت  
در بابت درین موطن صورت می بیند و حصول این بابت مرطوب است و درین طریق در رنگ خدا کردن  
طالبت است و در علم سلسله انجرا ذکر او و او را از سیر یا بران عمل نماید و بی مقصود بروان روشن را این  
عزیز او وجود بعد از او و او را از ابتدا و زمان تعلیم ذکر حاصل شده بود و بعد از تحقیق شدن این  
فنا می دیگر که آنرا انسانی حقیقی میگویند حاصل گشت و دل را آنقدر رحمت پیشد که تمام عالم  
از عرض تا مرکز زمین و آسمان و تحت و فوق و در قدری خود و بعد از آن خود و ما و هر فرد عالم را بلکه هر  
نوره را حق میدیدم و در علم بعد از آن هر ذره عالم را فردی را فردی می بینیم و خود را چنین اینها  
تا آنکه تمام عالم را در گذر که می یافتیم بعد از آن خود را بلکه هر ذره را آنقدر منبسط و وسیع دیدم که تمام عالم  
بلکه اصناف عالم را در آن گنجایش شد بلکه خود را در هر ذره را نوری یافتیم منبسط که در هر ذره را  
دور و در شکل عالم در آن نور منبسط و متلاشی بعد از آن خود را بلکه هر ذره را مقوم تمام عالم یافتیم  
چون بعضی میسازند فرمودند که مرتبه حق العقیقین توحید همین است و جمیع الهمم عبارت از این مقام است  
بعد از آن هر چه در شکل عالم را چنانکه اول حق می یافتیم این زمان میوه می دیدم و هر ذره را حق می یافتیم  
بی تفاوت و بی تغییر همان فرمودم میوه می یافتیم تعابت حیرت دست او درین اشعار تعابت تعریف می یافتیم  
به رزق او علیه الرحمه شنیده بودم میوه می یافتیم آنکه فرموده است ان شئت الله ای العالم حق و  
شئت الله خلق و ان شئت الله حق من وجه و خلق من وجه و ان شئت قلت بالجمرة لعدم التعمیر  
همینا این عبارت فی الجمله مشکل آن خطر است بعد از آن در علم و در این اشعار تعریف می یافتیم  
که فرمودند که هنوز حضور توصیف نشده است بکار خود مشغول باش تا منیر موجود و میوه می یافتیم  
عبارت فعلی که میوه می یافتیم بود خواندم فرمودند که شیخ بیان حال کل نکرده است عدم تعریف  
بعضی ثاب است سبب کار خود مشغول گشت حضرت حق سبحانه و تعالی بعضی تعریف حضرت تعریف  
بعد از او در روزی در میوه می یافتیم ظاهر کرده اند ما موجود حقیقی را از میوه می یافتیم متلاشی یافتیم و صفات

و افعال اما که از موهوم میانید از حق سبحانه یا غیره و این صفات افعال نیز موهوم محض باقیم  
 خارج خبر کلیات موجودند و بدین چون افعال را تعریف انشرف رسانیدم فرمودند که مرتبه فرق بعد  
 الجمع بین آنست و نهایت سعی تا اینجا است پیش از آنکه در بنیادهای استعداد و هر چه بنیادهای ظاهر میشود  
 و این مرتبه را شش طرحیست که در کتب کماله شریفه شرح تمام و کمال این احوال را کتاب کماله  
 بالا بایست و اتصال حضرت ایشان با نجیبان بفرادین در سال هزار و دویست و چهار از هجری شده  
 و آنجا عمر که احوال ایشان در هیچ بنیادهای بود و دوم در بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 سال اتصال خود که در بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 مترقیه بودند و در آن مجاز می صد آن صد و الایا مراقب هستند چون آیدند فرمودند که حضرت  
 خواجہ اعطاف اشتیاق بسیار نمودند و در میان آن در میان بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 آید و پیشتر حضرت ایشان شرف شده و فرمودند که حضرت خواجہ را در بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 بسیار تاز و میگردند و آنقدره را یکی از شش کتب بسیار فرستادند و آنرا در بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 حضرت ایشان آورده و معروضه شدند که بشما نزد ایشان که باشد حضرت ایشان را در بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 و آنرا بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس و در فرمودند که بسیار این دیگر حضرت خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 نیز با لطف خود در بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس و در فرمودند که بسیار این دیگر حضرت خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 بعضی قدس سرایان بعد از آنصل حریانی آنجا را گشت کماله و محاذ نیز و قریه یافت بعضی از آن صل  
 و حرکت صرف روی نمود و حال آنکه اصل است و نه نقد و نه طلب است و غیر طلب هیچ حکم محکوم علیه نیست  
 نه اثبات و نه نفی و اینها هیچ سگی در یکی از علل بعضی اصطلاحات صوفیه را بر او نموده و بنا  
 پیچیده بود و در آخر آن نوشته که محاذی که این بی بضاعت را تسلی میداد معارف شریفه است گویند  
 حکمی از احکام شرعیه و ریحه است که موصل است به مقصود و نشانه است از ان بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 است نفس العین است که با بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس و با بنیادیت روضه شریفه خواجہ معین الدین حسینی قدس  
 حضرت ایشان را اعتراضات او سخت گران آمد و نوشته اند که اعتراض شما از نا فهمیده نیست

تتمه این سخن بکنید و از غیرت خدا ندردی برسید ملاحظه بزرگان ضرورت اگر بچندت و  
مخزومات و عیان سخن کنید گنجایش دارد اما آنچه مقرر قوم است و لابد راه آنجا سخن گفتن مناسب  
ایضا حضرت محمد و جواب عرفیه شیخ حمید بحال منویسند بآنکه بعضی از اغلاط صوفیه است که برگاه  
ساک و مقامات عروج خود را فوق دیگران که افضل است آنجا ثابت است و چنین مقام این ساکن و مقام  
آن بزرگوار است بیاید بکلیت آنجا گاه است که نسبت با انبیا واقع شود عیاناً باشد منشا غلط جمعی را  
که هر یکی از انبیا و اولیا را اولاد عروج تا آن ها است که بعد از قیامت وجود ایشانست و این عروج هم و لا  
متحقق میشود و گویا عروج در آن مقام است و از آن حال باشد و الله تعالی اما با وجود این عروج مادی  
در منزل هر کدام ایشان جان هم است که مبدا و تغییر عروج است ابتدا و مقامات عروج هر کس را نشانرا حویر  
کنند و بهای جایگاه و بهر طبعی این بزرگواران مراتب عروج همان هم است و عروج و جهود از آن  
در اسطر عرض عوارض است پس ساکن بنده فطرت چون بر او از مقامات مترواقع شود و لا حرج از آن است  
تیر بالا تر خواهد رفت و آن تو هم پیدا خواهد کرد و عیاناً با بعد از آن که آن تو هم تعیین سابق را از ازل گردانند  
و وضعیت انبیا و اوصیایا است و لیاقت قبله پیدا و این مقام منزل اقدام سالکان است در اوقات ساکن  
که کاتبان از آن عوارضات بی نهایت فرموده اند و حقوق و نفق سیده و نیشی و آنکه آن اسماء که طبیعت  
ایشانست و از این و آنجا کمالی طبعی است که اولی آن مقام است و از ازل تا فیض صلیح شفعه بی اعتبار  
اسم است که مبدا و تعیین نیست بعضی عروج است و عروج چون که اسم که مبدا تعیین نیست کبری بقوت گذشت اند و تو هم  
که بر خیزت کبری در بیان حاصل نموده است و از بر خیزت کبری رسالت پناه مراد داشته اند و در حق  
شیخ مبهم میگویی و آنی اوقع این لوازم محمد از غلبه بگریه اند که از نصیحت تو ای از از برای محمد  
صلی الله علیه و سلم بلکه از انمودن لولی است علیه السلام که در تحقیق اسم او شهید گرفته  
و مدرسین جواب از موضوعات مکیه بهر حقیقت مسطور است ایضا محد و مراده خواهد محمد معصوم  
فرموده که ایشان را در واقع دیده پرسیدم که سوال منکره نمیکردن گذشت فرمودند می سبحان  
بحال حیرت نیست بن الهام فرمود که اگر تو اذن دمی این دو فرشته در توبیانه عرض کردم

که آلهی و مولای این دودشتم بم در حضرت تو باشند پیش این بنده مسکین بنامیدار و  
 نهایت رحمت و رافت خود را شامل من باشند ایشان را پیش من نفرستاد بر میم که  
 خیر چون گذشته فرمودند که ای اقل قلیل و گویا مولانا محمد با ششم خادم که از اخصان مومنین  
 است حاضر است و بخدمت سر پادشاه میگویی ایشان اقل قلیل بر بسبب تو اضع میگویی  
 و الا این همه نشد ذکر آن روح جسم ولایت آن شمع قصه دایت آن مردم از  
 بلند متقی بهم نوره بل من مزید قلب ارشاد شیخ ابوسعید قدس سره در مراتب الاسرار است  
 که شیخ ابوسعید بن نور الحنفی بنیر حضرت شیخ عبدالقدوس گنگووی است قدس سره اسرار بم  
 ماوردی دختر شیخ جمال الدین بهانی سرزنا بود وی چند مدت جمال حال خود را در کسوت  
 سپا دگر می پوشیده می شد بعد از آن عشق غلبه کرد و معشوق جلوه داد ترک و تجربه کلی  
 بخدمت شیخ جمال الدین بهانی سرزنا می نمود و در مدت و چون وی حضرت نهایت ضعف  
 و بی وفایی شده بود بلکه انقیاد و تعاضد گشته کارخانه مشیخت را به شیخ نظام الدین بگذاشت  
 و هم شیخ ابوسعید را بوی سپرد و پیش حضرت شیخ ایشان را ذکر هر طریق نفی و اثبات تعیین نمود و امر  
 به او امت لیلا و نهارا فرمود حضرت شیخ ابوسعید بستان مرشد خویش شیخ نظام الدین را  
 خود را شبی روزی که هر مشغول مشیت بعد از مدت مدید و مجاهده شده دید و ریاضت مزید از او  
 ملکوت و جبروت و جمال و جمال و دیرا و نما گشتند وی چون حجت عالی داشت سر نه مارا به  
 واطعی و چشم کشید بنامی جمال ذات میخواست و بجانب این انوار اصلا ملقت نمیشد و دم  
 بل من مزید میزد و طلب شود لا کیف میشد یعنی طالب نور ذات بود چون حضرت شیخ نظام  
 سر به بلز زنده و آنجا اقامت نمودند شیخ ابوسعید قدس سره شبی روزی در محافت وی قرار داد و امر  
 شدت ذکر و شغل فراموش کرد و در محراب سر سیمه از میگشت شبی در روضه قطب العالم بندگی عبدالقدوس  
 گنگووی قدس سره از در محافت وی میگریست ناگاه از از قبر وی حضرت برآمد بوسید اگر  
 خدا واری پیش نظام را بلز برو که حامل نسبت ما در بیوقت وی است حضرت شیخ ابوسعید با ششم

بسم الله الرحمن الرحیم

در روز و روضه حضرت بنامه و بر تبت بین ندامتی شنیدند سیوم حضرت قطب العالم بصورت شخصی  
 متمثل شده و زودی آمد و لیکن وی ندانست که کدام است حضرت قطب العالم بادی گفت من ترا در  
 بلخ برسانم پس دست وی گرفت و بر سپی سوار کرده بجانب بلخ و ایستادند و در تمام منزل همراه  
 وی میبود چون منزل نزدیک میر رسید پیشتر رفته مکانی در کاشه مقرر کرده و پیافرودمی آورد و در آن  
 فرشتائی خوبش بهائی جاری و درختان زیبا در دمان خوش و اطعمه و شراب مهیا میافت و تمام  
 شب در آن مقام میخورد و میبید و همگی ساکنان آنجا به شب بخود مش قیام میکردند و بهر نظر  
 تمامی راه قطع کرد و چون بلخ از وی سته گزیده ماند حضرت قطب العالم در معاطه شیخ نظام فرمود  
 که فرزندم شیخ ابوسعید بطلب حقش تواند آمد و در تربیت سعی بلخ غالی و امانت او که با  
 حواله اش کنی تا نوعی از حق ما او کرده باشی و با استقبال نمی بیرون روی و تعظیم تمام آورد  
 تا سه روز موافق امر نبوی عیسی است بجا آری بعد از آن جنبه ان معظیم پیش نیایی که نگردد امانت  
 او زیاده گردد و چنان یافت و پیافروانی که نفس خود را و دلیل گردد و چرا که اندکی امانت در روی  
 باقیست چون حضرت شیخ نظام را افاق روی داد موجب فرمان باطن حضرت قطب العالم شهادت  
 استقبال و تعظیم و ضیافت کما یبغی تقدیر رسانید چون شیخ ابوسعید را با شیخ نظام ملاقات  
 حضرت قطب العالم از نظر وی غایت گشت الغرض حضرت شیخ نظام بعد از چهارم شیخ ابوسعید  
 در خلوت برده تمامی مقوله حضرت قطب العالم بادی بازگفت فرمود و شخص که در روضه دست تو  
 گرفته و در همه راه انیس تو بوده و ترا من رسانیده حد تو حضرت قطب العالم بود بعد از آن شیخ نظام  
 حضرت شیخ ابوسعید را شغل هر کم و سه یا پنجین فرمود و لیکن بهر ریش سه یا نه تنها امر فرمود و  
 که گفتش کار تو درین سه روز کرد و این امر مشغول باشی بشغلی دیگر التفات نمائند  
 شیخ ابوسعید دست و واخده سال مشب و روز و ریش این شغل مشغول بود و مشغول ذات لا  
 روی بنمود و بی تعلیلات صورتیه و مثالیه سرور نمیشد و جوایز مقام قلندری بود چنانکه معطر  
 قلندرانکه فوق از وصل جوید پس آنده واخده سال حقیقت محال میش حضرت شیخ نظام عرض کرد

که معلوم شد که وصول ذاتی نصیب این بچاره نیست و در کمال حضرت مرشد نقصانی ندانستند  
 حسب طاعت خود نهایت رسانیده ام اکنون بر چه فرمان شود بر آن عمل نمایم حضرت شیخ نظام  
 فرمود باعث عدم وصول تو اعمال و اشتغال است و ترا بجهت بگنجه است اکنون دمی در تو  
 آنست که نفس خود را بدلت و در پی پس گنجی چند که فرزندان حضرت شیخ نظام برای شکار شده  
 بودند با سپرد چون چند مدت ویرا و خدمت و محافظت سگان بگذاشت بسیار از عجب و غرور  
 برخاست روزی حضرت ایشان بر بالا خانه نشسته بود و باران بسیار باریده بود و در کوچه ها و محراب  
 کل و لای بسیار میخورد و در آنحال شیخ ابوسعید سگان را بجانب صحرائی برد و ناگاه سگان دیگر در آمدند  
 این سگان حمله کردند و دیدند بر آن بندگی شیخ ابوسعید از قوت حمله آنان بیفتاد و در میان آنها  
 از دست نگذاشت کشتن کشتن را تکلیف لای میسر آید ناغشیده میفت و تمامی جسد و لباس می از گل  
 لای آغشته شده بود و آنوقت در وی گدشت که خداوند یک بنده تو شیخ نظام است که همه  
 عالم خاکبازی و بر اسرئه چشم خود را میسازند و یک بنده من که دین خواری گرفتارم همانست  
 از غایت حق عمودی از نور سرخ از عرش تا نرسی بروی جلوه گر گشت بعد از آن عمر و نوری  
 گرفت تمام افراد عالم را محیط شد پس آن نور هم در آن آن بصورتی لطیف نورانی متمثل گشته بودی  
 که موسی سوال آری برای رویت من از من کرده بود که بر خرم کن ترا آنی مجروح گشت و محمد مصطفی  
 صلی الله علیه و سلم در شب معراج را دید که در عالم کون آمده از آن بنورانی راه تعبیر فرمود که  
 این دولت را نگهان یعنی مفت نصیب شده غنیمت شمر حسرت مخور چون بندگی شیخ ابوسعید آورد  
 فارسان گل و لای این گل شگفت حضرت شیخ نظام که در آن صحن بر بالا خانه خویش بود و  
 امیر شرف شده بیاران خاص که در آنخل شرف حضور داشته خطاب کرده فرمود و چنین که برز او  
 مرا بکدام عمل وصول حق حاصل گشت و در خارستان گل مقصود و شگفت و عشرت و دو جانی  
 آمد پس بعضی مردم را فرستاد و او را از اخبار رواشته و رانگاه آورده بر چار بای فغانند  
 چون بندگی شیخ ابوسعید را یافت و داد و تمام و داد و خویش پیش حضرت شیخ نظام بعضی شدند

آنحضرت خیلی خوشوقت شد و فرمود که خدای تعالی بر شریکات محمدی قداست باری الهیست بلکه با او استقامت  
 محمدی که اگر لایق نباشد ولی مع ائمه است و بخیر است و نیز بر اصل وراثت ائمه است این سخن از انبیا و اهل بیت  
 معهود و شفای نانی بعد از آن زندگی شیخ ابوسعید باز این سخن شریف و زید و زاهدت بسیار و چنانچه  
 خود چون که آن لذت مشاهده مذکور در برگه و پی و استخوان و بی صلابت تمام شد و بر از این مقام شرفی شد  
 شد و هر چند که کسی بسیار فرمود و بر این مقام که حضرت شیخ بآن اشاره فرموده بود و سرسبز و حقیقت حال سخت  
 وی معهود شد و آنحضرت فرمود که اکنون علاج مرض تو آنست که بر ریاضت را بگذارد و با شش  
 آرام و سیر خوردن و آشامیدن و غیر ذلک مشغول باش اگر دوست بر جسد و جسد تو رحم فرموده  
 و وی مطلوب اصلی که از اینهاست مقامات محمدیه است نموده شاید که با کلی تو نظر کرده محض اوست  
 وانی خویش بر تو این در بسته کشاید پس زندگی شیخ ابوسعید بوجوب فرمان پیر همچنان کرد و ناچند  
 بر بنیوال گذرید شش شخصی خبری از قسم سرد و بالحق خوش میگفت آن در دل و می چنان اثر کرد  
 که ویرا از وی سر بود و در آن زمان نوری از بوارق ذات بر دوش تابفت و نمونه از جمال لی مع ائمه  
 جلوه نمود و در همان ساعت از نظرش سنگو گشت چون اندکی از انحال فرو شد و بجا حقیقی عرض نمود  
 که خداوند الهی احوال و اقدار تمام مرا بر وی هر وقت که دل بخواهد کی میرسد و فراموش دقتی که تو  
 میری چون وی حضرت جلاد اسعد از مشوق حقیقی مامور گشت و برگشته شده در حال برخاست  
 بشغل سپایه باشد و در وقت و فوق و جمیع شرایط دیگر شدت تمام مشغول و قصد کرد که  
 دم را هرگز نگذارد تا آنکه بمیرد چون یکپاس به نظر این بگذشت نور عالم اطلاق بحقیقت مطلق خود  
 بر وی ظهور نمود و درخت هستی او را راج ساخت و ستر لی مع ائمه نقد وقت آمد و حقیه مطلق  
 و عذیب چنانکه دیوانه معهود و فطرت حضرت شیخ معهود قدس سره بآن اشارت کرده است  
 رفت و معهود و یک جمله صفات شریکه چون که بنده ذات بود باز همان ذات شده و چون به شیخ ابوسعید  
 در عالم اطلاق ظاهر گشت ویرا از تعقید مانع در رنگ اطلاق انصاف او عقل جزوی او را قرار  
 نمود و در آن هنگام هیچ بی اختیار می و وی بقوت تمام را بشد و ضرب دم چندی مبارکش شکست

و تمام شکم دی از خون پر شد و آن حضرت و دشمنان روز مغلوب اسحاق ماند و شب بجوم اندکی افتادند و کشته  
 میزد و دیگر پهلوی دی شکسته است و تمامی شکمش را از خون شکسته حق بجا آورد و گفت احمد بعد که پیوستم  
 راه و دست شکست و تمام قدر او را بجانب حق بوسیله نوازش شد که ای ابوسعید چون نتوان خود را در راه ما  
 باخته اکنون من ترا از سر نو زنده میسام و بر حجت میسازم بگیر این دوا از دست من و من خود و کشتن و حتی  
 دهن خود و کشتن و دیگر دست عیبه و حلقش بر سخت چون آن دوا در شکم دی قرار گرفت بزور تمامی شکم  
 شکم رفت و پهلوی دست گشت و اندکی از اثر جراحت باقی مانده بود و از جانب حقیقتی بخوردن گوشت مرغ  
 مامی شد و حضرت با مرغی چند روز گوشت مرغ خورد و صحت کلی یافت چون حضرت شیخ ابوسعید همه احوال  
 خود و من و عجب بخت حضرت ایشان عرض نمود و آنحضرت فرمود که هنوز که حضور تو صاف نشده است دردی که  
 در مجامده باش تا حقیقت سیر نزدی بر تو جلوه نماید چنانکه کیفیت سیر عروسی را مشاهده کردی و نیز شبیه  
 حضرت ویرا بر آید و او امر فرمود چون دی در مراقبه بجا مشغول گشت جسم دی صفت روح گشت  
 بلکه عین نور تنزهی گشت پس حضرت شیخ نظام قدس سره ندکی شیخ ابوسعید را قدس سره جمیع المانی  
 با خرقه خلافت و اسم اعظم حواله نموده نائب کل و جانشین خویش گردانیده بجا بقصد بنگره که وطن آباد  
 اجداد دی بود رجعت فرمود و در مراتب الاسرار است الغرض حضرت شیخ ابوسعید از خدمت  
 شیخ نظام قدس سره چهار فصل گشته در قصبه بنگره آمدن پسند سجادگی قرار گرفت لیکن خود را در یک  
 گناهی مستور نشیند چون حضرت شیخ محمد صادق شریف بیعت مشرف گشت غلغله ولایت  
 در اطراف عالم افتاد و طالبان از هر دیار روی ارادت برستانه دی آوردند و جم غفیر از غیر  
 نسبت دی بهره وافر برداشتند و تولا بوی نموده بدرجه تکمیل و ارشاد رسید و دی عمر دوازده ساله بود  
 و در بنگره مدفون گشت و سن وفات دی بنظر نیامده و دی بیخ حلیفه داشت شیخ محمد صادق گنگو  
 شیخ ابراهیم رامپوری شیخ محمد اله آبادی شیخ ابراهیم حارث پوری شیخ خواجه بابائی قی رحمة الله علیه  
 و علیهم اجمعین و آنحضرت خواجه محمد معصوم رحمة الله تعالی علیه صاحب  
 زبده المقامات مینویسد خواجه محمد معصوم فرزند ثالث حضرت ایشانند ولادت ایشان در

در قصبه بنگره



حدود سنه هزار و یازدهم شهر شوال هجری بوده حضرت ایشان قدس الله سره الغریب فی قریه  
قدوم هجرت لرزم محمد معصوم یعنی ولادت او ما را بس مبارک و بهایون آمد که بعد از تولد او  
ماه هزارست حضرت خواجہ خود مشرف شدیم و دیدیم آنچه دیدیم و دیگر ترفیع علو استعداد این  
فرزند از جسد نموده فرمودند که از محمدی المشعراست و نیز آنحضرت در مکتوبی که از ایشان  
محمد معصوم چه نویسد که وی بالذات قابل این دولت است یعنی حاجت محمدیه علی صاحب  
الصلوة والسلام و الخیر بر زبان شریف رانند که از اقصای عوالم است و او بود که در این  
سالگی جماعت استعداد و حقیقت تجلی ذاتی و حرف توحید لب کشود و میگفت من ستم  
و من مبین و من فلانم و من فلانم و دیوار حق است بیت چون اینجا کر سبند ان تا بعد از نام جمله  
چیز یوسف کرده بود و آنکه فرمودند و بنظر حق سپرد جوان برارند و نساء و صبیان و  
انوار فیوض متساوی ذلک فضل الله یؤتی من یشاء و الله ذو الفضل العظیم حضرت ایشان  
بنابر شایده بلندی استعداد و آثار شده و نشان دادند که ازین فرزند در ایام طفولیت و صغیر سن  
مینمود نظر عنایت شامل حال و میداشتند و منتظر ظهور بحالات خفیه که در یکی استعداد مینمود  
و میفرمودند که چون علم مبداء و محالست از تحصیل آن چاره نبود از ریختن تحصیل علوم را بعهده  
و منقول تیرولات مینمودند و از کتب دقیق علیه بقره صفحه صفحه و ورق و ورق امر کرده میفرمودند  
با باز و از تحصیل این علوم فارغ شوید که ما را با شما کارهای عظیم است تا بوجه شریف حضرت  
این فرموده ولایت نیز چون برادران بزرگ خویش در شایسته سالکی از تحصیل علوم فارغ یافت  
و اگر چه در ضمن تحصیل قابل و تحصیل عالی و متویر بال نیز گرم میبود اما بعد از فراغ از آن بگنج خود  
متوجه این گنج دید تا بغایت اندک سحای از احوال و سهرار خاصه الدین برنگو از خود مرضی الله عنه میرد  
فراوان گرفت بل مخلصان امیدوارند که حکم واقع که این محمد و مراده دیده اند و از والد بزرگوار در  
تعبیر آن اشارتی بر تبه تعلیم یافته با غیر تبه والا برسد و آن واقع نیست که بعضی اشرف حضرت  
رسانیده اند که من از خود نوری یافته ام که تمام عالم از آن نور منورست و آن نور منور از ذرات عالم است

است چون انتخاب اگر آن فرد رود عالم طلبا می است حضرت ایشان بشارت داده فرمودند که بوقت خویش مشغول داین سخن را از سر بیاید و از محمد صمد کثیر که فی المثل کتب مذکور گوید منقح نماید که این محمد و همزاده را غایب اطلاق است بر اسرار و معارف پدر بزرگوار خود و چنانچه چهارم ذکر شود که دیده و دیده غیر آن از اسرار خاصه که در خلوات از زبان مبارک آنحضرت شنوده اند و بعضی از آنها در بیان خاصه خود شنیده فرموده چون باین بنده نظر غایتی داشتند و محرم سید نیستند مگر آنکه آنها را بخشیده بودند و محفل اجازت فرمودند و بعضی از آن در احوال حضرت ایشان است تخریر یافت و برخی از آنها جنات که افشا را برین مباد از بعضی آخر که توان اظهار نمود این حرکات پنجگانه که در تفسیر می آید بمراد از روضه بودن قبر که در حقیقت آمده القبر و گفته پس بر این اصل آنست که بعضی در میان آن بقعه قبر و حجت بوده مرتفع میگردد و هیچ حجابی و مانعی میان آن مرد و آن نبیانه نباشد و یا آن بقعه نماز و یا حقیقت پیدا میکند فانی و یا معنی قوله صلی الله علیه و سلم این قبری و قبری روئیده من یا صلی الله علیه و سلم در روضه اخضر خاص است دیگر از آن نور است ایام که بر روی از حجت در آن بقعه مابین شاید بیانی که پیش از دینوی تلقین دارد و در حقیقت است حرکت و حیاتی که به سر نیز متعلق است مخصوص حس است بی آنکه باومی حرکتی بود حق سبحانه و تعالی مطابق است و موافق معنی حیاتی داده و در هیچ از حس جاری نیست تا آنکه در صورت تحرک هیچ در کار نیست بلکه که عبارت از انکشاف است و در قسم هستی است که با انکشاف حاطه بودیم دیگر آنکه انکشاف است علمی که بکل تعلق گیرد و داخل قسم اول است و علمی که بواجب متعلق شود از قسم ثانی است و این علم را دراک بسیط گویند و نشان عدم احاطه آنست که کیفیت در درک ندارد و رؤیت اخرویه مناسبت قسم ثانی از علم است که آنجا محض انکشاف است بی آنکه کیفیتی معلوم و چگونه معلوم شود که در آن حضرت کیفیتی نیست تعالی شانه بک در مقام رضا که فرق مقام حب است و اعتیاد است اعتبار اول ضای حق است از عبد را اختیار دوم رضای عبد است از حق غرضانه اعتبار ثانی فوق اعتبار اول است چه اول رضای حق است بعد از آن رضای عبد که افعال سبحانه رضای الله عز و جل است

روزی حضرت ایشان را که ایستاده اند گفتند که ایستاده و فرمودند عجبی که ام از  
 استسناح استسناح ملک مراد میدارند و سناورا مجازی میگوند اما مراد روزی در صحن تکرار این آیه بود  
 گذشت که یاد آور آنکه افعالی استسناح را بخود نسبت داده و تحقیق خواهد بود متوجه شدیم بهود گذشت که در این  
 مرتبه استسناح را ایستسناح ملک نامیده است و محمد و مراده گویند من معروضه شدیم که آیا استسناح است  
 مخصوص بعضی اشخاص است یا عام است فرمودند مخصوص مخصوص صان است که میان او تعالی و این  
 اموری میگردد که میخواهد که ملک را بر این اطلاع دهد **فَاللَّهُ فَضْلُ اللَّهِ يُقِيهِ مِنْ تَشْيَا**  
**وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ** آنکه افعالی را بعضی خاصان خویش را اما گاه تنبیر او میدارند  
 سنایا که همیشه به رحمة الله علیه و فتوح التواریخ است میلادش در سابع والف و عشرين اثنی و سبعین  
 و نفاش در سابع سبعین الف است و ذکر آن مرمر و جان تیغ فراق را حکیم جان  
 قطب و حیات شیخ المشایخ بندگی شیخ محمد صادق بن شیخ فتح الله گنگوپی الحنفی قدس سره و برادر  
 زاده و خلیفه مطلق و جانشین برحق قطب الاقطاب بندگی شیخ ابوسعید گنگوپی الحنفی بوده و در روز  
 سابع و دهر در روز عتقی نظیری گذشت در اقباس الانوار است سبب ارادت آوردن شیخ محمد صادق  
 و خدمت شیخ ابوسعید نقل متواتر از پیران با چنان بی ثبوت پیوسته که چون شیخ ابوسعید از خدمت شیخ  
 نظام خدمت گرفته در منصب گنگو آمده برسد اشراف مشقت و لیکن خود را از اغیار پوشیده میداد  
 آن ایام شیخ محمد صادق نوجوان بود و جمال با کمال شدت روز عید جامه افراخته پوشیده  
 بسلاطین و بزرگواران خود و بندگی ابوسعید بایردی حضرت بجا ضران مجلس خرم و فرمود که نور ولایت  
 را در چشمتان پس که تابان می بینم و بعد از ساعت دل ویران کنج جذبه باطل کشیده در حال در  
 شیخ محمد صادق ارادت پدید آمد و بخدمت وی حضرت ارادت آورد وی حضرت او را بشغل  
 و اثبات و هم ذات امر نمود و پس می محبوب امرویی حضرت شریف روز کوشش کرد مشغول  
 گذشت چون مادر و پدر وی قدس سره بر این امر اطلاع یافتند گفتند شیخ ابوسعید بسیار با خود  
 از کار دنیا بیکار و معطل میگردد و اند چون این خبر بشنید ابوسعید سید وی حضرت شیخ محمد صادق گفت

شش ماه به قدوسی

که پدر و مادر تو چنین میگویند ارادت تو چیست وی گفت که بنده را چه اختیار راوده من است  
 که حضرت پیر دستگیر آن اشارت نمایند و من جز ذات باریکات شما چیزی دیگر از دنیوی و دهری ندارم  
 بلکه ویت تعالی اگر بهم بصورت حضرت پیر دستگیر خواهد شد خواهم دید والا آنرا نیز بنویسم اسم قبول  
 مثل قول حضرت گنجشکر است که فرموده اند اگر خدا تعالی مرا در روز قیامت جمال با جمال خود بپوشد  
 پیر من خواهد نمود و خواهم دید والا چشمم با آنسو نخواهم کشود و همچنین حضرت سلطان المشایخ فرمود  
 چنانچه مولوی محمد اسماعیل تحفیر رحمه الله علیه که باسته ضامی خباب خندوم سید احمد صاحب قس  
 سره کلام ایشان از زبان فارسی در آورده کتابی پرداخت و موسوم بعراط المستقیم در دست است  
 ثانی کتاب مذکور که در بیان حربه عشق است منویسند افاده سلیم از جمله آن شدت تعلق قلب است  
 نمود استقلالا یعنی نه بآن ملاحظه که این شخص نام و ان فیض حضرت حق سبحانه و وسطه هدایت او  
 بلکه پیوستگی متعلق عشق همان میگردد و چنانچه یکی از اکابر بطریق فرموده اگر حق جل و علا در غیبت  
 مرشد من تجلی فرماید بر آینه مرا با و التفات و بکار نیست انتهی را تم گوید بصفت و بیجا طریق ثالث و در  
 الی الله تعلیم فرماید که آن فقط رابط القلب شیخ خود است بقول مولانا شاه ولی الله که طرق الوصول  
 الی الله ثلثة و ثانیها رابط الله شیخه و بقول حضرت مجدد و ذکر تنهایی رابط الله موصی غیبت و رابط تنهایی  
 اقرام ذکر موصی است تفصیل این سخن در رساله تصور شیخ گشت انتهی المرضحان حضرت شیخ ابوسعید  
 قدس سره داشت که شیخ محمد صادق در اعتقاد و محبت صادق است و در طلب مولی مستحکم راجح  
 فرموده با شیخ محمد صادق از مادر و پدر خود آرازی و خواه تا تراقی خود بخشد و در راه خدا و اگر آید  
 پس پیوستگی شیخ محمد صادق بوجب امر پیر دستگیر محبت مادر و پدر زنده است و نشان نموده از حق  
 ذمه خود فارغ ساخته با کمالی بجا به در ریاضت مشغول گشت چون مدت او را در سعی و مشاهدت  
 و واقعات ملکوتیه و جبروتیه بروی ظهور نمود و چون موصی در سبب معشیت بلند افتاده بود بجا داشت  
 تحببات الطهات نمیند و جوایمی بشنود حضرت لا کیف و الا شال بود روزی از روزنا بابت مظهر  
 حقیقی پیش بر روی حضرت شیخ ابوسعید قدس الله سره شکایت کرد و گفت مرا مشغول بودی و من

ملحق فرمایند شاید که باین دو کلیه سعادت بهر مقدار من گشت بدو جمال مطلوب بجای نیاید  
 شیخ ابوسعید فرمود که بابا محمد صادق صریحی که در راه خدا کشیده ام همه آنرا بنام تو کردم  
 ما نشاء الله تعالی ترا روزی فتح باب مطلوب حقیقی خواهد شد پس حضرت شیخ و برادرانش چون  
 سبب و امثال ذلک همین تعیین نمود و گفت چند مدت سبب یا به را بکار برد و با محنت و مجاهده  
 خود بند پس حضرت شیخ محمد صادق در ویش سبب یا به لیل و نهار اشتغال نمود و از حرارت طلب طلب  
 یکدم نمی آسود که ناگاه سلطان عشق بر دلش تاخت و جلوه نسبت محبوبی نقد وقت دینی  
 را از رسوم بشریت و صفات انانیت در وی چری بانی نگذاشت چون حضرت شیخ محمد صادق  
 باذن شیخ ابوسعید قدس الله سرها بر سجدگی قرار گرفت صیت و لایتش از قاف تا قاف  
 رسید نوز بهد افش عالم را محیط گشت خلایق روی نیازمند ستاند وی حضرت آورد و خلقی شیر  
 و فیض رحمت وی بر تبه کین و ارشاد رسید و بیشتر عزیزان بدالالت حضرت رسالت پناه  
 علیه السلام بخدمت رسیده شرف بهجت یافتند و بر تبه هدایت و ارشاد رسیده نمود وی حضرت شیخ  
 محمد صادق میگویی که حضرت رسالت پناه علیه السلام در ای نور من عطا فرمود و گفت این را  
 تعسیت و کبر و خلافات و نیابت مطلق من است حق این نیکو نگاه داری که فرمودم شود و این را  
 مقام شایسته و ارشاد که نوزیم کمال خوب است همین است حضرت منقضی علی کوم الله وجهه یعنی از نور  
 خالص بخشید و گفت که این صوفیه فاضلات و لایزال مطلق است که بتو دادم و روحانیت شیخ  
 ابوسعید آئیند از نور سنج سفید و رعایت صفای معانی مرا غایت نمود و فرمود که این سبب  
 صورت عالم کلی است که بتو مرحمت نمودم و ارادت و واقعات و کیفیات کشفیات نیکو شیخ محمد  
 در کرب زارش شغل تو بگویم و سبب یا به در اقباس الانوار مفضل من تو هم است این منظر گنجایش  
 دارد محمود این محمد عالم مقولات سید السادات حضرت شیخ ابراهیم الحسنی الحنفی القندی  
 مراد آبادی را حقن کرده و نیکو بخت او در سبب که کشف الاسرار نام نهاد مولف رساله نیکو بخت مقوله  
 چهار و سه میفرمودند که وقتی در آنحضرت شیخ آدم بنوری غفر الله له در تعصب باطل بطریق سیر آمده بود

همراه ایشان بود روزی در آن تفسیر در مسجدی همراه یاران ایشان نشستند و دوم که یکایک مروی  
که نور هدایت و اثر ولایت جبرئیل مبارک او مبین بود و از لایب جنیت اساس حلهائی بنیشت یاومی آمد  
باجمال کمال منور بنوعالیات ایزد متعال چون آفتاب که از مطلع انوار برآید و عروج هوا و نورانی نمود و از شدت  
شکل شهاب آفتاب از هوا می آمد تا بر در آن مسجد از هوا فرو آمد و توجید فرمود از دیدن جمال با کمال آن آفتاب  
معانی مست در هوش شدم هر چند نزدیکی محال متغیر شد بلکه جمیع عالم از نظم پوشیده شد مگر آن که  
زیبا پیش بعد از آن بخلاب و گلش دکلام جان بخش مرا مخاطب ساخت که فلانی تو در اینجا چرا نشسته  
از آن مایه ای اینجا می نویسی بر خیز و بیا همراه ما شو چنانکه گوید بیت در دیر از دم من ز درون نثار آمد  
که بسیار عارفی تو را خواصگان مایه ای گفتند که کیستند فرمودند چشتی ام گفتند اسم شریف حضرت چیست فرمودند  
ناظر محمد و ناظر نام آنحضرت محمد صادق بود لیکن بروی دو نام دارد یکی در ظاهر نزد خلق و دوم در باطن  
عند الله نام آنحضرت ناظر محمد بجهان نام خود را بست و چون که بعد از آن شرف ملازمت آنحضرت روزی در  
یاران بخور بود که مقرر شد که بروی را نام میباشند یکی در ظاهر نزد خلق و دوم در باطن عند الله  
نمیدانم که نام حضرت پیر در باطن چیست پس یاری در وقت خلوت آنحضرت بهمین عبارت التماس  
از دو سوال کرد که نام حضرت در باطن چیست فرمودند ناظر محمد پس حکیم آن محبوب بانی بر خاستم  
تا همراه آنحضرت شوم چون آنحضرت روح پاک منزله از قید آب و گل بود چنانچه از هوا آمده بود و  
طوبی از هوا عروج نمود و بر رفت و من چون مقید بقید آب و گل بودم نتوانستم که چون بردانه بر شمع  
جمال آن آفتاب معانی بردارم و همراهم آنحضرت در هوا در آیم قدمی چند بر زمین عقب آنحضرت  
بر خیزم چون بر مسجد رسیدم چون گوی که بر در مسجد برای دفع چهار یایان غیره نموده بودند بر آن چوب  
زور از سینه میگردم و هوش داشتم که آنرا از دست دو کرم یا بریزد بالای او شده بروم باران  
چون این معامله دیدند داشتند که بخیرست و دیده مرا بگریختند و همدران سجد بنشانند تا بعد ساعتی که  
هوش باز آمدم چنان خوشیاری روی نمود که گویی آن جذب در سرم نبود و جز گریه و زاری را  
نمود و در آن روزی دریافت ملازمت آن در مایه معانی مثل مایه مثالیابانندیم از شیخ آدم نصرت

شده بیهوده به شهر و طلب آن ذات پاک دیدیم بچند روز رفته رفته در قصبه گنگوه رسیدیم  
 و رسوا و قصبه شریف شخصی از بزرگت خود و شاه ده دیدم از آن کس پرسیدیم که درین شهر کسی دروش  
 صاحب کرامت هست گفت اری درویشی هست بسیار بزرگ اهل نعمت هست خدا رسیده بلکه دیگر  
 بخدا رساننده باز پرسیدیم و کردیم سلسله گفت پیشی هست ازین خبر خوش شدم باز پرسیدیم که چیزی از  
 کرامت ایشان شنیده باشی گفت روزی حضرت ایشان با جماعه یاران سیر صحرا و تنگسار سوار  
 بودند گذر بر سر این فقیر بر همین زراعت افتاد سلام گفتیم جواب سلام دادند و فرمودند که فلانی تو هم  
 مایه گفتیم حضرت سلامت من زراعت خود را قدری آب مانده ام و قدری زراعت باقی را آب  
 بسیار فرمودند آنقدر زراعت را که آب نداد و انداختند بگذارید و آب ندهید بنام ما بگذارید  
 انفعی فرمودند بر آتش فکند زمین در که آب نداد و انداز زمین آب داده و در چند خواب شد آخرش در کا  
 آنقدر شدم و باز از آن وقت آنرا آب نداد و وقت برداشتن غله زراعت آب نداد و غله زمین  
 داده و در چند شب پس از آنجا روی سوی خانقاه آنحضرت آوردیم چون بر خانقاه علیا رسیدیم دیدیم  
 بهمان حال که در قصبه پائل دیده بودیم همچنان و همان نشسته اند چون نظر بر آن حال انداختیم شرمه دریا  
 دولت میدار خوش وقت شدیم و بجز دیدن ایشان ختم و چون ذره نقص کنن بیای بوس آن انبیا  
 به است و ولایت بستانیم همو وقت این فقیر را برای تمقین و ذکر و شغل و خلوت طلبیدند و ضو ناره کرده و در  
 آنحضرت حاضر شدیم بشیقت و مهربانی تمام فرمودند که فلانی در خانمان ما اول طالب جی براسه روز  
 میفرمایند اگر تو اندکی کند والا با بدک افکار نماید و در هر روز کلمه بنیل و استغفار و در دوشه نماز گانه بخوان  
 بعد بیوم روز آخر شب بنیل و در پیش مرشد بایده نام شد او را و خلوت پیش خود با او بنشاند و بهر ذکر که بایم  
 حال او مرشد دانستیم فی باید ما شمار آنچه شنیدیم و نیز ذکر لغی و اثبات اول معنی شریعت میفرمایند  
 که پاره استعداد بهم رسیده معنی طریقت میفرمایند بعد از آن همین روز معنی حقیقت اجازت میدهند  
 ما شمار او را و اول مرتبه بر سرشته معنی اجازت دادیم بعد از آنکه هر مشغول گردانند مدت و دوازده  
 سال آن خانقاه اقامت در زمین و بنشیند ارشاد مرشد و مرلی کامل و مکمل به سلسله آنرا علی

صفحات سلوک طریق نویم روز بروز سال سال از غایت حضرت ذوالجلال و از توجه به  
 کمال درمی از درهای حقائق و معارفه بانی برزخ و کشودیم که با تهاشی عرفان رسیدیم و شرف جلال  
 پیران مشرف شدیم ایضا مقول میخیزیم من بقولات شیخ ابراهیم مراد آبادی سیفرموده اند که در روز  
 وقت مغرب یاران حلقه ذکر ساختند نفیر نیز داخل ذکر بود که نگاه آواز سرود و جگر و دشمنیدم مست  
 مدحوش شدم و برخاستم و بر سر آتش رسیدیم و بگرد و دست آتش بر سر خود و سیخیم اما یکسر موی من  
 نسیخت حضرت ایشان از این واقعه غرت و گرفت و در غضبند و فرمودند اینجا که گوشت میکند و چرم  
 نالگونی است ناله است اگر آنم بگوید فی الفور تهم شریع شدیم و من حتی اینقدر بسیار رحمت نویم و ندیم  
 استعداد و به اشت وقت نماز دین فرمودند و باز رفتند و بجز در خان کفرتان حال ازین فرشته  
 کاهوت چهار راه اتحال عود کردند و هم که حضرت ایشان ازین سلب کردند از این واقعه نزدیک هلاکت  
 رسیدیم روزی حضرت محمد و مراد شیخ داود چون حال من بنفیر دید پرسید که سید ابراهیم چه میگویند  
 من باید باعث چیست گفتم حضرت سلامت از آنوقت که آتش بر خود و میخیزیم وقت حاصل ازین فرشته  
 هست معلوم میشود که حضرت پیر آنوقت مرا سلب کرده اند فرمودند آری چنین است که آنحضرت  
 سلب کرده اند گفتم حضرت سلامت در خاطر می آید که بروختی بلند رفتی خود را بر زمین  
 و یاد ریاضی و یا خاری افکنم تا هلاک شوم فرمودند مان فلان چنان میکنی صبر باید کرد و من سفارش  
 شما بخیر حضرت پیر میکنم تا وقتی صاحبزاده التماس نمود که حضرت سلامت ندانی عرض میکنم از  
 آنوقت که بی اعتدالی نمودم از گران خاطر شریف وقت خاص متبج جبروت الهی ازین وقت  
 یقین است که حضرت پیر سلب کرده اند فرمودند آری شیخ داود چنین است صاحبزاده التماس نمود  
 که حضرت نعمت داده باز میتان فرمودند با چاکم که او تابفت ندارد و سر الهی را فاش میکنند  
 اینجست پیران با قدس سره تادت و دوازده سال بلکه زیاده ازین مجاهدات و ریاضات  
 فرموده اند تا وسعت حوصله و استعداد برداشت وقت و حفظ مراتب حاصل آید نگاه جلال  
 طالب متوجه میشوند و اسرار و انوار الهی با وی بخشند و من در حق اینقدر بسیار شتابی کردیم نمیخواهد



باز التماس نمود که حضرت طالب صدوق است مباد و ان خود را ملاک کند فرمودند با باد و حق طالب برین نوبت  
لیکن طالب را استعداد حفظ حال و حفظ مراتب ضرورت است که احکام شرع شریف بر جا ماند و از رخصت  
تخصیص نشود شیخ داود التماس نمود که حضرت سلاست برگاه چنین مرتبه عالی علی طایفه مایه سعادت او و اول  
چند کار است بمحرمت فرماید چون صاحبزاده مبالغه نمودند حضرت پیر میر با آن شدند و فرمودند که شیخ  
داود و حجت باد و بر خود را با بش که در باب فقر احسبه الله چنین مبالغه باید شد خوب برای خاطر شما  
وقت نماز مغرب بیرون می آیم ما را یاد خوبید و نمایند ان شاء الله العزیز سید ابراهیم مقصود خود خواهر سید  
چون وقت مغرب شد محمد و مراده التماس نمود حضرت قطبی غوثی فرمود سید ابراهیم الطایفه  
پیش آمد و گفت شما را حضرت پیر طایفه پیر شنیدن نام آنحضرت بخاسم و بخدمت آنحضرت  
رسیدم بدیدن این فقیر فرمودند فلانی است گفت آری حضرت بختی وزیر تمام فرمودند تو جانی که  
بودی بهای جان باش که خود ما با آدم و بهمان ساعت شخصی مسرعت باز رسید و گفت شما را حضرت پیر  
بخدمت حاضر شدیم باز بهانطوبه بختی وزیر تمام فرمودند بر جانیکه شسته بودی بهای جان بشنیدن از فرم  
هماندم باز مردی رسید و گفت شما را حضرت پیر طلب میکنند مرتبه سیوم چون بخدمت رسیدیم  
از لطف مهربانی تمام بسوی من نگر بستند و فرمودند فلانی بشنیدن بختی وزیر و قطع شستن که هنوز زانو  
بر زمین نرسیده بودند که همانوقت رفته باز آمد و من جانم به او ایستاده جمال حقیقت پیر و از آمدن  
جهان تاز و بکوی دوست سر و از آمدن شب آتخال مستغرق ماندم وقت سحر از آن معالیه باز  
آدم صاحبزاده فرمود ان فلانی چه خبر است گفتیم حمید خدا را و شکر پیر آن که وقت نیت  
بر من باز آمد ایضا مقوله است **یوم میفرمود که وقتی حضرت پیر در مائت بلای زبانه**  
**بزرگی که روزی عوس و بند شریف برده بودند فقیر نیز همراه رکاب سعادت بود و مجلس**  
**برپاشته قوالان سرود کردند و ساز نواختند از شنیدن آوازی خوش گوناگون از خود تر و بدست**  
**چهارم و در قاعده درآمد مست و در بوش شدم و را از باز آمدن دم من عرف الله کل الساعه و در کار**  
**آنوقت آنحال حفظ ظاهر نماند و نگاه داشت تربیت شرع شریف بر من گران آمد نعره بخوانی عظم**

شامی زوم بعد منزل وقت که هوشیاری افاقیت تمام روی نمود و حضرت پیر فرمودند که فلانی  
 بسیار بخت است آنحضرت حاضر شدیم فرمودند فلانی لاف کجای بزرگ زده بودید باری بگویند  
 شمار چه حال وی داده بود و واقعه روی داد و سجدهت بیان نمودم بسیار خوش شدند فرمودند  
 مبارک باد این مرتبه جبروت اعلی است که تشبیه فی التثنی و تنزیه فی التشبیه و بیان نیست و مقام حق الحقیقه  
 است که آلهی انزال الانبیاء و کما فی سوال این مقام است فرید باد و بل من فرید باد اما صوفی باید که در وقت  
 افاقیت ملاحظه حفظ مراتب نگاه داشت آداب شرع شریف میکرده باشد تا آن ملاحظه در اوقات  
 مشاهده انوار اسرار الهی بکار آید که راز و نیاز خود را ضبط نماید که از کلمات شیطانی مانع  
 و مصون باشد که کمال اسرار الهی بر سالک عارف لازم و واجب است تا از سلطان برکشود علوم  
 نامحرم تا ابله اند که موجب فتنه و فساد است لهذا آقا امامین و منبع الحکمة بغیر الله و قد علم کفهم حضرت  
 سلامت در آنوقت من خود بنودم و از خود و از عالم خبر ندانم که وحدت سائر کثرت آمده و وحدت  
 صرف جلوه گر بود چگونه گاه نیست این معنی نمایم فرمودند آری چنین است امید داریم که رعایت  
 الهی بتدریج استعداد این معنی خواهد شد که در عین وقت حفظ مراتب کما فی معنی میسر خواهد آمد و زود آید  
 و بحدیچ الطالین فکات بنده کی شیخ محمد صادق قدس الله سره و بنا بر شیخ شریع محمد محمد الله سره  
 و فائز معلوم نیست و مرقد مقدس وی حضرت در منصبه نگه است و در فتنه التوارخ است  
 شیخ محمد صادق صاحب صدق و یقین بخداوند تعالی و تکلیف بود و پیوسته در تربیت مردان  
 در سنه اثنی عشرین الف و در گذشت و ثبت خلیفه شریف اول شیخ داود که فرزند زید بود و در و در و در و در  
 خلف خود از محققان صوفیه چندی بود و خلفا بسیار داشت و شیخ محمد شریع را بر ایمن مراد آبادی که مقول  
 او در کردی حضرت نوشته ام و چهارم شیخ عبدالسیحان سجاری پیر است و پنجم شیخ عبدالجلیل آل  
 آبادی است و ششم شیخ جمال ساکن موضع کاهویه است و هفتم شیخ مبارک فرید بنده کی شیخ ابوسعید بود  
 و تربیت و خلافت از وی حضرت یافته است و هشتم شیخ یوسف است و او نیز فرید بنده کی شیخ ابوسعید  
 بود و تربیت و خلافت از وی حضرت میثاق و شیخ نظام نمایم را دیده بود و قدس الله تعالی عنهم

و کز آن در خلوت گشت که آن محرم راز آن قایل لا اَحِبَّ لَافِلِهِ مَنِ اسْتَدْلَسَ خَلِيلَهُ  
 شیخ المشائخ مبدی شیخ داود قدس سره چون مبدی شیخ محمد صادق جمیع امانت بر آن با هم  
 اعظم و خرقه خلافت و سیادت و نیابت مطلق حواله فرزند خود مبدی شیخ داود نموده جانشین خویش  
 گردانید به تربیت مریدان طالبان امر فرموده دست خود را ازین کار کشید صاحب اقتباس الانوار  
 میگوید صاحب راه الاسرار احوال جمیع مشائخ سلسله قدسیه خلفا و فرزندان شیخ عبدالقدوس قدس  
 سره و مراتب الاسرار بسبیل اجمال نوشته و چون وی کتاب مذکور در وقت صاحب آن فی المحمد  
 شاهجهان باو شاه تصنیف نمود مبدی شیخ داود قدس سره از آنوقت گرفته تا زمان محمد عالمگیر  
 بیست و سه مرتبه از او بکار آن از احوالات وی قدس سره در کتاب مراتب الاسرار بنویسند  
 میگوید که الحال شیخ داود بن شیخ محمد صادق صورتی و معنی قائم مقام پدر عالم بقدر خود است  
 ذات باریکات و در اینجا با او و سلاطین بسیار سلطنت دارد و پس صاحب راه احوال مبدی شیخ داود  
 قدس سره را از نفعی که مذکور شد زیاده نوشته و هم صاحب اقتباس الانوار می نویسد روزی مبدی شیخ محمد صادق  
 قدس سره در نماز فجر در قبه اخیری تشنه میخیزد و انگشت شهادت را بر دشت و نو از انگشت  
 مبارکش طلوع نمود و از شرق تا مغرب محیط شد و در همه عالم گردید بازه انگشت وی آمده گشت  
 بعد از آن دیار شرق شد از میانش و حایت حضرت صلی الله علیه و سلم رونما گشت فرمود این نور که در  
 نور ولایت فرزند تو شیخ داود است که سلسله هدایت وی از شرق تا مغرب فراید و همه عالم را نور  
 مملو گرد و وی سجاده نشین باشد باید که در پیش سنی بطین نمائی مبدی شیخ محمد صادق بوجوب است  
 آنحضرت صلی الله علیه و سلم را بآنوقت متوجه تبریزش بودند و در لجه و لخطه مراد را بجا میبردند  
 و در آنوقت که در آنک مدت او را بر سه کمال تکمیل رسانیدند و شیخ داود قدس سره را بهیچ یکی  
 روی معهودی حضرت از غایت و محبت حوصله و طبعی مشرب بر آن فصاحت نمیکرد و خلیل ار  
 لا اَحِبَّ لَافِلِهِ مَنِ اسْتَدْلَسَ خَلِيلَهُ در طلب شاهزاده ذات بیشتر می نهاد و توجهائی و جهت و جهت را از آن  
 حلال نمود و نموده لغو میل من فرید نیز در فریاد و آواز من المشرکین می برآورد و ادوات خود را در ریا

و بخانه و او کار و سجال موجب تلقین بر عاقله و قلوبش مصروف میگردد و چنانچه ابتدای روزه  
صح تا یکایک بن کبر بطریق نفی و اثبات و سهم ذات اشتغال می در زید بعد از آن تا نصف نهادر  
حبس و م با نفی و اثبات مشغول بوقلمون مشغول شد و وقت نیمروز چهار گهری قیلوله نمید و چون  
از خواب بیدار میشد نماز ظهر را کرده و حجره درگاه ناما مع مشغول سه پایه و سیر و جو دستمال میزد  
بعد از نماز عصر تا مغرب مشغول عباد و سطحی قیام و نیت از نماز مغرب تا عشاء نحمدت پرستگید و روشن  
ضمیمه اند علوم لدنیه و معارف غیبیه نمید و چون از عشاء فارغ میشد با طهارت مستقبل تدبیر سحابت  
شمال و پابوسی جنوب نموده در اشغال نشود و سطلق پنج یا شش گهری میغلطید بعد از آن جاسه  
کامل کرده چهار رکعت نماز تجمید افزوده مشغول سه پایه تا صبحدم مشغول میانه اکثر اوقات از غیث کم و  
بیش دم را حبس میفرمود و در وقت صبح میگذاشت و می حضرت در یکدم سه پایه را بطریق نفی که در وی اسم  
ذات نه بار گفته و نه تسبیح می اندازند تا سید لوبت میرسانند بحیات و وجودش باطل گشته عید کبریا  
الکمال بکیشیت تقدیر باطلاق صلیوت و گاهی چون نیمروز استراحت میفرمود تا وقتی که خواب مستولی نشد  
خود را بشغل غوثیه مشغول میداشت و هم صاحب اقتدار الا را گوید می آرد که تندگی شیخ داود  
قدس سره که در عهد صاحب قرآن ثانی محمد شاه بجهان در دلی سبای زیارت پیران حشمت حضرت  
آزاده بودند و مرشدی و محمد می حضرت شیخ سوند قدس سره از دلی شریف تشریف آورده  
و بتقریب ملاقات محمد شاه بجهان اتفاق افتاد و از آنحضرت سپید و طرق و سلال مشایخ گرامی  
سلسله میرست و در آن مجلس سربانی حضرت شیخ احمد سرسندی نقشبندی شیخ ابوسعید قدس سره  
بیر حاضر بود حضرت شیخ داود قدس سره مریدان سلطانا بطریق جواب داد که در هر طرق فضیلت  
طریقیه و توحش کثرت پس از آن گفت همه کرم عاشق شمع اند و لیکن این ترنس جان تاب سوهل ندارند  
در پیروان و محبت وی جهان بی اختیار است که وجود خود در میان نمی بیند و بجز و شمع ذات خود  
خدا نمی آید و میگردد و شرف اتحاد و یگانگی نیست شرف میشود و خلوات کرمان دیگر که بوی گنجشک  
و اتحاد بشمام جان شایان میرسد یعنی سالکان چون که در قید حفظ جان گرفتار اند و تجلیات صورت

و معنوی قناعت میدارند بحد عارفی که برزانه دارستی خود را در شمع انوار شمع ذات محبت حق  
عین نور میگردانند بگونه او نماید بجز شمع اینچو اب محمد شاه جهان ارقی در گرفت و گفت الحق چنین است  
که حضرت ایشان میفرمایند صاحب سالک کشف الاسرار میگوید در مقوله سی و دوم است  
که میفرمودند حضرت شیخ ابراهیم مراد آقا قتی در میان مخدوم زاده حضرت شیخ داود و شیخ یوسف که از  
آنحضرت و عارف ربانی بوده در راه سلوک خیلی مجاهده مذکره واقع شد مخدوم زاده میفرمود که  
اول قدم مرتبه ملکوت الهی که بر سالک کشف میشود از عرش تا فرش جمیع موجودات و کل کائنات را وجود و  
میدان می بیند غیر غایت و نظری بالکلیه ملاحظه میکند و نیز کشف آفاق و نفس معاریک آن واقع  
چون که شیخ یوسف را باین نوع مرتبه ملکوت مکشوف نشده بود چرا که هر سالک با بوجهی دیگر نفی  
استعداد وی این مراتب مکشوف نشوند و خاطر ایشان بحال منبسط و قبول نمیکردند که اینقدر چگونه شود  
بعد از قبول بسیار اتفاق برین تفرقات و کما بچه غلای گوید ما را قبول است که او کاشف و عارف این  
است چون قتی شیخ یوسف و ما یکجا شدیم شیخ یوسف گفت فلانی شنید که شیخ داود و پیغمبر میگفتیم  
گفت میگوید که اول قدم مرتبه ملکوت الهی بر سالک کشف میشود از عرش تا فرش جمیع موجودات و کل  
کائنات را وجود و میداند می بیند لکن هم میگوید که شما از کجا میگوید که تمام از خود میگوید که  
عالم ملکوت بر من برین نوع مکشوف گشته و خبر است حضرت پیر که زانییم حضرت ایشان قبول داشتند  
و پسند فرمودند که اینچنین حق است باز گفت خوب این خود باشد اما کشف آفاق چگونه شود این  
ممکن نیست از مجد محالات است گفتیم این از زبان حضرت مخدوم زاده شنیدم نگاه چینی بگویم که  
بر این کشف نشده است چون مخدوم زاده شیخ داود و ما یکجا شدیم انصاف جزا ده پیر حیدریم که شیخ  
یوسف جهان میگوید که مخدوم زاده میفرمایند که کشف آفاق در یک آن متعاضد میشود و اینچنین طور  
فرمودند این نوع خاص حضرت پیر و تنگ پیر است که حضرت ایشان شنیده است و دیگر کس از زبان ایشان  
است و حال عقلی است گفتیم حضرت چه طور شده بود بیان نماید فرمودند که اول کشف النفس  
و بعد از آن نفس آفاق بوجود آمد و بر آن نیز علم و شهود وحدت وجود حاصل بود و در آن

کشف النفس خیر افاق بود پس کشف آفاق متناوب یکسان واقع شد گفتم راست میفرمایند یکسان  
یکسان نهایت نامور و ناماز که وقت است بهر س قاعل بن نیست که بر و دارد شود اما واقع اول در  
خاطر شرح یوسف مد و قبول نکود پس خیر این اگر چه حضرت پیر سید و تنبیکه از دلتها نیران اندر پیر  
که در میان شیخ یوسف شیخ و او چه نگار که بود عرض کردم که حضرت سلامت شیخ و او چنین میگویند  
فرمودند شیخ یوسف چه میگوید گفتم قبول نمیکند پس شیخ یوسف آوردند و فرمودند شیخ یوسف  
درین چه نکال داری گفت حضرت درین نکال تمام است همیشه هزار عالم از عرش تا فرش حکونه  
وجود نماید این واقع در فهم من نمی آید فرمودند این است سر را با لای مرک عقل و فهم نیست تعلیق کشف  
دارند و گرنه در فهم علم افضل که زیر کمان بود و انایان و زکار اندی آمد تو خود دیگر می بینی فهم تو چه کار کند شیخ  
گفت حضرت سلامت شما لی درین عالم برین واقع باید مبادان فهم بکشاید فرمودند مثال این واقع از  
فهم شما این برخی است که از باب تخم بر آمده و برین درخت هزاران شاخه است و بران شاخه هزاران برگ است  
و هزاران هزاران برگها و در هر برگ هزاران گلی است و از هزاران گل هزاران گلبرگ بر آمده اند پس این همه  
شاخه ها و برگها و گلها و ثمرها بر یک را علییه و درخت نمیکویند بلکه مجموع این را یک درخت میگویند و این  
طور وحدت وجود است که از یک وجود هزاران نکال و صور غیبی و اعیانی بر آمده اند و در حال کشف  
انحیضت در نظر سالک همه راجع باصل خود میشود و غیر یعنی و غیر دانی کلی از نظری مرتفع و منقطع  
میگردد و خواجه گوید عیت است کمال مرد در این حقین و هر چه نظر کند خدا را بیند و پس از این فرمود  
فلانی تو بگو واقع اول از مرتبه ملکوت را بیان بنم که گذشته بود بیان نمودم شیخ یوسف اعتراف  
کرد و گفت در آنوقت رنگ کوفی همه در میان بود مانند گستر آبی بود اما مغلوب رنگ حقیقت بود  
به بینند حضرت بسلامت میگوید رنگ کوفی در میان بود اما بهر چه گشته شود حضرت بفرمودند  
چنین است که در کشف ملکوت رنگ کوفی باقی میماند اما مغلوب و اگر رنگ کوفی نماند با کلید خبر  
پس آن ملکوت نبود بلکه جروت بود و خواجه ما در کتابش فرموده بود در بیان این مرتبه نوشته ام که تا  
عجاز در میان است و از پوست نگذشته و میواسطه لفظ معنی نه پیوسته حروف بنور معنی منویش

در تجربه نوتف شاید چون ضلیل اعدا احب لافعلین باید باز فرمودند پس انیمه چه چون کشف شد  
 بود گفت حضرت سلامت بزرگ تعین صغیری بصورت نسا که در غایت حسن لطافت شده بود و در  
 بیشتر بلور تیره بر آن چگونگی کشف شده بود همچون تعین صغیری بصورت نسا که در مرتبه اولی زیاده بود  
 بر حقایق شایسته بگویند نشده که طریقی خاص یافت بر آن ماست چنانچه بر آدم شیخ ابراهیم است  
 است این کشف تونه داخل وقت واقع است و نه داخل واقع بلکه داخل مرافقه است تو اسما هم  
 خوانده بودی گفت آری حضرت سلامت خوانده بودم فرمودند پس این یافت اسما است  
 زمانت ذکر کردی که یافت حاصل از او که بیان نمودیم ترا باید که از سر نو ذکر کنی و سلوک کنی که ششم  
 از معرفت که کشف حقائق شایسته حاصل آید که عرفان به است و حال عبارت از دست پس  
 فرمودند فلانی یعنی شیخ یوسف و اقطا موت بگو چگونگی بتور دهنده بود گفت حضرت سلامت  
 چنانچه قطره بدریای رسد و میان قطره نماند بلکه قطره عین یاب میشود فرمودند این خود باری  
 مقوله سی و سوم همدین یعنی حضرت شیخ ابراهیم فرمودند که وقتی شیخ یوسف باین غیرت  
 و اقطا موت به شامچه نوع واقع شده بود گفتم چنانچه دریای غریق قطره جوش زدند از آن سر  
 آورد و آن قطره نماند و متلاشی شود و همه دریای بیدار گرد و چنانچه زار نمایند بیت جوش در  
 قطره دریا غرق در تمام و چون اتمه غامد بگری جوشند و حباب شیخ یوسف انوار اتمه را قبول کرد  
 چون بخدمت حضرت پیر گذرانیدم حضرت ثاب قبول کردند و پسند نمودند شیخ یوسف گفتم شما بگویند  
 بر من خود چنین شد بود گفت بر من چنین شده بود چنانچه قطره بدریای رسد و بریایم شود و دریای گرد  
 چنانچه بگویند بیت چو قطره گشت اندر بحرنا چیزه بر بحر شمس بود امکان نیزه گفتم بر و همچنین  
 گفت همچنین نیست تا که رد بدل سیار شده با از لبه حضرت پیر میخ و مراده شیخ داود را فرمودند مطلب  
 هر دو نمیدانید بیاید صاخر او و مطلب ما بر دو فهمید و خدایت حضرت پیر رسید و التماس نمود که شیخ  
 ابراهیم بگوید که بر چنین است شیخ یوسف قبول نمیکند و دیگری که بر چنین است فرمودند با شما در  
 و بگویند که شما در دست میگویند که این هر دو در جوش و اگر شیخ قبول کنند و شایسته که ما از شیخ

قریب العالم شیخ عبد القدوس قدس الله سره و سند داریم پس این برود و در هر دو خوب  
 و دوبره بیت هیت هی سکی هون من کمی هوسی ۴ بریا بون سندرمون سوکت هیت  
 جانی ۴ اینحال شیخ پشت و دیگر دو صفر هیت هیت هی سکی هون وین کمی هوسی ۴  
 سندرمونا بون هون سوکت هیراجانی اینحال شیخ ابراهیم است اما تفاوت بسیار دارد که اول  
 مرتبه عاشقی است و ثانی مرتبه مکتوب و آن سیرالی الهیت و این سیرانی الهیت چنانچه بر  
 سیرانی هیت نزد مراد انبیت کامل بر که در دیانت ۴ عین بریا که شده میدان که مر و کمال  
 پس خارج از شیخ داود بموجب آنحضرت تمامی احوال و قصه ایان خود و باز شیخ یوسف قبول کرد  
 و گفت هر دو چگونه است گو یا شیم از دو مخاصم یکی خود خلافت گویند باشد با چون مخد و مراده  
 برود و در حضرت قطب العالم را خواند شیخ یوسف عماموش اند زفات و شیخ داود و صاحب ششم ماه  
 واقع شد ولیکن عرض می اولاد و غیر آنحضرت بنای نوزدهم شعبان میکنند و مردش و قصه بگوید  
 و سند وفات وی معلوم نیست و ذکر محمد نقشبند فرزند دوم حضرت عروۃ النبی محمد صومالی  
 ایشان شرف الدین بن حجه الله کینت ابو القاسم است ولادت ایشان است و فقیر رمضان و در سجده  
 و سنی چهار واقع شد حضرت مجدد و حضرت ایشان پیغمبر بودند که فرزند نو در کمالات الهی برابر برین پیچید  
 فرزند اکبر حضرت مجدد و غازیان الرحمة محمد سعید پیغمبر و پیغمبر علوم میشود و که فرزند و ظاهر و باطن شای  
 وجه خود با کمال خواهد شد و قبل از بلوغ تحصیل علوم ظاهر و باطن و الدخود فرانس یافتند و سرافقت  
 پایا تمام داشتند خود را تفسیر معانی غریب بیان نمودند و کمال باطن تمام شد طریقه احمدیه را  
 خود حاصل کرد و مانند الدایان پیغمبر بودند و هرگاه ایشان نزد من می آیند دل بی اختیار بتطبیق ایشان  
 میخوابد یکبار و دو مرتبه میخوابد و درین روزها بالیامات غریبه و خطابات عجیبه سر فرار می نمایند  
 من آن لایمی دانستم عبادی الصالحین و آنست من الذین لا خوف علیهم کفران و الدایان  
 فرموده اند که آنحضرت صلی الله علیه و سلم را با خلق مرصع و ماسی مکمل سر فرار فرموده اند و آن خلعت  
 ارشاد و نبوت بود و الحمد لله که خلعت عثمانیه رحمت شد قطیبت ارشاد و منصب نبوت و نبیایا که با

نقشبندیه  
 سیرانی



آنکه که آنحضرت تاج العبدین بود که کالات عالی مرتبت از خود اند و سعادت زیارت حرمین شریفین منتهی  
شده اند و مردم انداز باریز و ستم از فیوض ایشان منتفع گردیدند و سیصد هزار و یکصد و چهارده وفات  
یافتند تاریخ قطره شاد و معدن انجیر و کشمش سیف الدین فی زینجیم حضرت عروه الوثقی محمد مصطفی  
اند و لوات ایشان سیصد هزار و پنجاه و پنج واقع شد بعلم و عمل آنستند و عنفوان شباب کامل و مکمل بودند  
تحصیل علوم شد و اول نموده از اول خود متفاده و جمیع مقامات اسما می نمودند و معانیات رسالت ینا بزرگوار  
قطعت فیما نکر و دیده با جازت والد و باشارهای غیبی در بدره و بی تشریف آورده اند محمد اوزنگ ریش  
بشایز و گمان و امر از اینجند ایشان ارادتی پیشید و در امر معروف و نهی منکر کوشش مینمودند  
حضرت ایشان ایشان از انقب محبت سلب الله سر و از ساختند و ایشان از شوکت نظام نیز بسیار بود  
امر او سلاطین و قیام کشیدند که بجزو ایشان نشینند یا در تمام دست بسته شده و می نمودند و بسیار  
قاهره نیز می نمودند یکی را در دل انکار می آمده که ایشان بکبر بسیار دارند ایشان با شرف الملبس  
فرمودند که بکبر با کسی است جل جلاله که بزرگوار و چهار صد کس موافق رغبت و فرمایش مرکب اند  
خانقاه ایشان هر روز و وقت طعام غنایت میشد و سیصد هزار و نود و پنج وفات یافتند و در  
بدره سیصد و نود و گشتند و مقامات نظری است شبی حضرت سیف الدین ابی تجرید برخاستند  
فی مگویش ایشان رسید بیا بانه بخود افتادند و ضربی بدست مبارک ایشان آمد فرمودند مردم باز آید  
سیکونید بیدر ایشانند که برایشان سماع صعبه نمایند و نقلت که یکی از مردان شیخ و مجلس سماع رسید و آواز  
سماع گوش می آید بیاورد و نه شبست و شورش ضبط کرد فی الحال قلبی شکافت و در شیخ سماع  
انجیر فرمود که سماع مملکت است لهذا علمای دین سماع را حرام تصور کرده اند و نقلت که خانقاه ایشان  
هر روز چهار صد کس و دین و پنج است متفاده جمیع آمده بودند موافق فرمایش مرکب طعام با پنجه  
و با وجود این به ششم سالکان مقام بلند رسیدند که مدار این طریق بر هفت مرشد است یکی از ارباب شیخ  
خواست که تغلیب غذا نماید شیخ فرمود که در شیخیه حاجت تغلین نماندست که بزرگان با نساکی  
بر و دام و قوف قلبی صحبت می شدند نهاده اند و مرده زید و مجاهدات شاد و خرق عادات و تصرفات

و حاصل آن نام ذکر و توبه الی الله و اتساع صفت و کثرت انوار و برکات عوام ظاهر و عوام غایب  
 خیر و عیادت بود و خواص معنی گاه را مراد تقصید فلانی نیست مع الله با و همین است و خزینه الی  
 و هم درین آنکه طعام دو نهند آنچو رومی و چون در مجلس مجلس کردی معظله نشستی بطوری که  
 عاشق منتظر آن عشق میباشد و اگر احدی از اهل محفل نام الله بر زبان آوردی بغیر  
 شیخ مدوش گشتی و بر زمین بنزد مرغ نمیدی و غلطی دوی و سینه میزند و نو و دشت و فانی  
 او که محمد بن سیر فرزند که حضرت ابوالعالی سید حضرت محمد نقشبند در وقت خود آفتاب طریقه احمدیه  
 بودند و زادات ایشان برود و شنبه سیم ذی القعدة سید که از نو در است واقع شد لقب ایشان شمس الدین  
 و کنیت ابو البرکات و اسم بزرگ محمد زبیر در ایام خورده ای انوار و لایستار خجسته ایشان در  
 بود و درین عمر سهراروی فوی که تهنه حافظ کلام الله علیه العبادت سلوک باطن از حد خود  
 محقق نشدند و در توجبات علییه آنحضرت و کمالات باطنی ختم المشایخ اولاد و اصحاب حضرت  
 مسجد شده اند و فیوض طریقه محمدیه و در عالم به طه ایشان مشایخ شده و ایشان در وقت خود  
 قطب شده بودند و در طلبی سجدت ایشان عرض نمود میخواستیم که تمام شب بیدار احمدیه در یکدیگر  
 عنایت فرمایند ایشان فرمودند ما این محمول نیست و تحمل بار نیست الهی که در حق می آید تا بیکم است  
 دوی در این مجال کرد ایشان توجبه تمام نسبت عالی خود بر و القادری و دنا و بیا و بچو پیوست بکار  
 از اصحاب ایشان در حالت تریع بود و در او و نفس خود و گرفتار شفا یافت روز موت ایشان بی  
 نیزم و که قیام حیاتش روح ایشان بود و فانی ایشان در سالی که از قیوم اقطاب قدم و هفت سیدین  
 است روز چهارشنبه چهارم ذی القعدة واقع شد و عمر پنجاه و نه و درت و شادمانی و دست سال بود و  
 محمد حسن بن رساله مقامات منظمی است حافظ محمد حسن که اولاد شیخ عبدالرحمن محدث و از خلفاء  
 خواججه محمد معصوم اند و نیز از حضرت سید نور محمد در آن سال نفیست که فرمودند روزی زیارت  
 نماز سیر خود حافظ محمد مستقیم مرا قرائت نمودم و غیبت سجد دوی مشاهده کردیم که بران شریف در  
 است مگر پوست کف باشی و کفن آنجا خاک اثر کرده بود و در آن از ایشان باستغفار

نقش بنده محمد حسن

نقش بنده محمد حسن

بسم الله الرحمن الرحيم

فرمودند شمار معلوم خواهد بود که سنگ بگانه بی انوار و جانی و ضوئیه بودیم که هرگاه مالک آن  
 حواله او خواهم نمود یکبار قدم بر آن گذاشته بودیم از شومی این جمل خاک شرک و بدعت الحق هرگز از تقوی  
 قدم نشسته و توبه لایت او بیشتر وفات ایشان باز دهم و بقیه سنده بر او صدوسی پنج مجری است  
 ذکر سید السادات حضرت سید نور محمد در او فی جمعه السید علی در ساله متانات نظر  
 عالم بودند معلوم ظاهر و باطن فقیه کامل عارف مکمل کسب سلوک طریقه احمدیه از شیخ سیف الدین فرمود  
 او خدمت حافظ محمد بن حجه السید علیهم سیده سالبا تحصیل فو فیض صحبت کرده و بحالات طبع و تعالی  
 از سید شرف شده اند استغراق قوی داشتند تا پانزده سال ایشان را هیچ فاقه نبوده مگر در وقت احوال  
 نماز و آنحال شخصی راه نمی یافت با غلبه الاحوال میشدند و احوال ایشان را افغانی پیدا آمد یکمال در رع  
 و تقوی و اتباع سنت اختیار داشتند و در متابعت ادب و عادات مصطفی صلی الله علیه و سلم  
 نهایت اهتمام میفرمودند کتاب سیر و اخلاق نبوی همواره پیش خود داشته موافق العمل می آوردند  
 صفات سنت مایه است و در بیت الخلا نماندند تا سدر و از احوال باطن قبضی روی نمود باز تفرع بسیار  
 به بسط مبدل گشت و در نقد احتیاط نیک بنمودند بدست مبارک خود قوت چند روزه بخت و دست  
 گر سنگی براه از آن خورده بر اقبه می ریختند از کثرت مراقبه بشت ایشان خم شده بود و فرمودند من  
 اس است که تغلق طبیعت کیفیت غذا نمانده در وقت حاجت آنچه میسر میشود و مجبوریم ایشان اهتمام دو  
 ناخوشی در عبت و لذت از حال تنوی یک از فرزندان خود روغن در یکی فشر عطا می نمودند طعام افندی  
 نیز خوردند که اکثر آن از طعمت شهبازی است یکبار طعامی از خانه دنیا داری بخدمت ایشان  
 بود و فرمودند درین ظلمت معلوم میشود این قبیل صاحب ساله مذکور است یعنی مرزا صاحب فرمودند  
 و از روی نوادش حضرت ایشان را فرمودند شما نیز درین طعام غور نمایند آنحضرت متوجه شد  
 عرض کرده منی مرزا صاحب که طعام از وجه جلال است مگر سببیت ریا غنوتی در آن اه یافته  
 و نیز صاحب در مقامات نظری گویند که مرزا منظر جانجا آنچه الله میفرمودند که مکشوفات ایشان  
 صحیح مطابق واقع بود بلکه تو گفستی که ما مردم را بدیده سلا بچنان محسوس نشود که ایشان را بدیده

ساعتی بگشت و تصرفات قوی داشتند و برای برآورد حاجات مخلصان جهت میگذاشتند که بودی  
از طبق تو به شرفی مختلف بودی اگر گمانی از خانه اهل دنیا بعبارت می طلبید زده متاسف روز دعا هست  
آن می نمودند و میفرمودند ظلمت محبت آنها غلاف را بر آن چسبیده است بعد از زوال ظلمت که کبریت  
محبت مبارک زائل می شد سلطان آن میفرمودند قول حضرت ایشان یعنی مرزا جانجامان حجت  
را بخودت این محبت قوی بود و بگو کر نام ایشان چشم بر آب شیدند میفرمودند آنسو کس غریب  
زیارت حضرت سید میکرند اگر ایشان را امید یزدند بقدرت کامله اهل میان تازه بنمودند که خلق این  
چنین باب کمال درست رضی الله تعالی عنه در یازدهم دقیقه سنه هزار و صد و سی و پنج غایت  
تو کر آن کاشف اسرار عاشق بود و در کمال صبر روزگار زده ابرار قدوه اکابر  
شبه نده و در سال الهی رسید عالی نامدار عالی و قمار بندگی حضرت سید ابوالعالی انبیهی قدس الله  
تعالی سر انبیهی ضعیفی است از صفات سهیل بنو صالح اقتباس الالوار می گوید که وی اراد  
سجدهت بندگی شیخ محمد صادق لنگوبی قدس سره شیشه از تربیت از فرزندان چند وی حضرت خیر  
مواود یافته بود و در وجه بیجا توکل بسیار داشت و در مجاهده ریاضت تقیم بوده و فقر و فاقه  
روزگار و در خلق و تواضع عظیم المثال و در عشق حقیقی و مجازی بی نهایت بود و مطایبه و فریاد گشت تمام  
و عمر می دراز یافته و تمام مدت عمر خویش بجز در استغراق باطن گذراند و بعد از آنکه است که در حق  
تو می جویم بشکود و درمی که آنجا راعت بشکود و غیره کاشت نمیدادند زنده بود وقت شب موضعی که شیشه  
نیکو کرد آن کشتی میدادند و بعد بنفشه بچیداد کرده بر دیوار احاطه آن موضع نشسته بود و در زیر  
آهنی بر میگذاشتند و بود و بشکود و در آن خوش میدادند اتفاقا در آنوقت راننده نگاروان کوه  
پیری بزبان مهندی باو از خوشش گفت و آن الفاظ نیست سه تون جلیلیا جا کباب راه تیری که  
ظلمتی کار آهوی رات اندی پیری و جوگی کیسی پیری و بجز و استماع آنصورت وی حضرت راحل  
شوق و ذوق و در گذشت لغوه بود بر آورد و از دیوار در ظرف نیکو ریختا و مردمان از هر طرف می  
وی حضرت را از آن خبر میدادند و دیدند که سبک از اندام مبارکش منوخت و بجز و دم آن مقام

و حیرت مانند در بصدق تمام در صله اراادت وی حضرت در آمدند و می قدس سره شهرت بسیار یافت و در تربیت و عبادت بسیار تمام نمود و مقدمه وی حضرت در انبیه خدایت گاه مردم خاص عالم مولوی محمد اکرم براسی و اقبال لاهوری را حوالات حضرت خشتی تا حضرت شیخ داود گنگوپی غنی از احوال خلیفه وی حضرت سید ابوالعالی نوشته اند چونکه مولوی محمود در سلسله حضرت شیخ سوزند که ایشان هم خلیفه وی حضرت اند منسک است از بیخاعتان طلم اند که در احوال ایشان در مرزبانان لطف نشان لهند یکی از مریدان واقف معارف با سده حضرت خواججه عبدالعزیز ذکر و احوال حضرت سید ابوالعالی و حضرت سید محمد سعید ترمذی عرف میران شاه بهیکه سید محمد سالم و حضرت محمد اعظم و حضرت حافظ محمد موسی و خلفای حافظ صاحب مریدان صاحب کمال مازون با مونی حجتی علیه السلام مرتب ساختن توالیه بفضائل ربانی بفضائل سیکنه جناب میونسید صاحب فوائد الفوائد سید لطف العبد جالندری ربانی صاحبزاده میان محمد باقر قدس سره مایه که حضرت مرشد جناب ابوالعالی سید ابوالعالی را همسایه بود و نهایت بدفرج که بهیچ اسم عالمی نربان نمی آورد و پیشینان با گناه عالی عرض کرده اوده اوده اوده تا ویب نمودند و محمد و عمار اجازت ندادند و می همبرین گذشت از احوال و در او را در بود و با ستم ایضا و قدس وی حضرت گریه کردند و تا بهشت در بخوردند و نشامیدند و بنده عرض که برائی آن شقی حضرت چنان غم و الم میگفتند و فرمودند که ما سوت و امن ایضا و اولیا را طوط بسیار پس اعلی شدن آن نویختن کسان ممکن نیست حالا وی گناه بردارنده و صاف کشنده چرخ و آلودگی جامه این فقیر بود اکنون انداخ را که توان دو و سیل از آن کشیدند ایضا و آن نقلت ربانی شیخ داود شیخ موسی ساکن سیدان و از شاه غلام محمد که مستحق گردیده که ربانی حضرت مرشد اتفاق را محبت رود اوده بود و ازین عالم خیر نمود تا مدت سه ماه و اوده اوده اکل و شرب نفرمودند و در وقت نماز خواندن و شش بار کشتن را اجنبانیده آگاه میباشند و می حضرت میفرمودند که ما را خبری نیست و صوب بکنانید و برنار ایستاده نمائید بدی همبرین گذشت بعد از روی داد و هرگاه که وقت نماز می رسیدی از خود آگاه گردیده و وضو نموده نماز را امیکردند و نماز

استغفار را غرضی کرد که پیش ازین بیجا لم ظاهر در وقت نماز از خاطر مبارک محبوبه اکنون نگاهی  
فرمودند اسحال نماز بصورت گرفته پیش نظر مرجع حضرت و فرض میگوید ما فرض خدایم و سنت خرمید بد  
که من سنت رسول علیه السلام ام بود آنچه و انقض و سخن نماز او اینها می بینیدی بدیجالت بگذاشت آخرت  
و استغفار در جراتم رود او تمام و اسپین از نیجا لم اطلع شد بعد از رساله مذکور ذکر گرفت و  
خانان جعفر صوفی سلطان و دو مان مر قنوی آن غقائی وادی توحید شهبان  
تجدید خواص بحر تفرید حضرت محمد سعید بن محمد ف میران سید شاه بیکیه حسینی خشی صابری  
در سال مذکور است صاحب تبه السالکین موسی سید علیم الله جالندری که یکی از خلفائی سید محمد  
میسوسید محمد سعید بن سید یوسف بن سید قطب الدین بن سید عبدالواحد بن سید احمد بن سید محمد  
بن سید شاه نظام الدین بن سید شاه عزیز الدین بن سید شاه تاج الدین بن سید شاه عزالدین بن  
بن سید شاه عثمان بن سید سلیمان کفارش بن سید محمد دوم سید الاشکر بن سید احمد زاهد بن سید  
خزوه بن سید ابابکر علی بن سید محمد علی بن سید محمد بن سید احمد بن سید علی زهیر گای بن سید  
حسین بن بن سید محمد بن بن سید ناصر ترمذی بن بن موسی حمص بن سید حسین صفر بن سید علی اوسط  
زین العابدین بن سید امیر المومنین حضرت امام حسین بن ابی تراب بن سید رضی علی بن ابی طالب کم  
وجه ابی اجداد و سید بنی در موضع سیوانه که از دیات تقصیر کنه ام شریف است و کنه ام از مضائق  
شعر سرزند است سکونت میبندند تقصیر سیوانه و داوود ولی محمد کردن دوازده هزار سوار سید  
زاهد بن سید حمزه ترمذی مر سید خود زید را با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم آمدن بدینست  
با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم و مقرر کردن محل سکونت سیان را به نشان داوود  
و جنگ کردن با سیان نام برکن بن کفار و حاکم سیان بود و شغیف شدن زید بر موضع سیان  
و بعد از آن تا راج کردن سیان را سید شاه سلیمان با اشاره آنحضرت صلی الله علیه و سلم و سیدانه نام نهاد آن  
را در سال مذکور مفصل مر نوم است القصه با اجداد حضرت میر انگی و سیوانه سکونت داشتند و الله  
بزرگوار وی حضرت از دست گمنا نشان شهید شده الله شرفی و حضرت بی بی حکیمه نام سید

سید محمد سعید

برادری حضرت میراجی این مفتی سالیان بسیارند و پاره گرفته و رفته که برام سکونت اختیار کرد  
 حضرت میراجی برای تعلیم علم ظاهر و باطنی نشاند و وی حضرت را با بقضای بیسالی بپایند و حضرت  
 پیوسته که در آن انجمنی را در یافت و در احوال است یکدیگر ندید و میگفتند که باقیه سجد الفتنه است و وی حضرت  
 بقضای غیرت طلبانچه بر وی آن بچه زدند که دو مر واریه از گوشواره او شکست چون آخوند  
 ماجر اخیر یافت بسبب طبع و بنا وی دست پیوسته سالکان را بدیده طریقت را گفته از کتاب بر روی  
 وی با بقضای صغیرین باطلان بسیاری مشغول شد چند مدت بهمین گذشت تا روزی حضرت  
 شاه جلال بر او شاه فاضل مجذوب فرزند شاه فیض تاجی که برای تعلیم میران بر کرامت شریف آورد  
 قریب اربعه بنده کرد و یک که در آن بازی میکنند و وی حضرت نیز در میان اینها بود و شاه جلال  
 میگفت استقامت و چون نوبت بحضرت رسید پرسید که این فرزند کیست گفتند که فرزند مسعود  
 است بجز و شنیدن این دست برد و شوی حضرت نهاد و شفقت تمام فرمود که ای صاحبزاده این  
 بازی نیست وقت شغل خود اندام نشستن است و جواب گفت پیش از این میخواندم حکایت که آخوند را از کتاب بر روی  
 کرد شاه جلال گفت که امروز برای شما مقام میکنم و آخوند را در تعلیم تو ماکیه نمایم وقت غیبت هر کس از میران  
 خود فرمود که از بزرگسری خوردن و نوش پویش و خرج کاغذ و غیره و مواجب آخوند صاحبزاده قصه نذر  
 بتا که تعلیم می یافتن تا نیند و بعد و وی حضرت اطلبید و پاره خود طعام خورد و نیند و قدری طعام آورده  
 فرمود که این پیش واده خود برید و وی حضرت گفت در آن وی حق تعالی است شاه جلال علی  
 شیرینی و کاغذ و لباس همراه خود گرفته و وی حضرت را از خوابیدار ساخته دست در وی نهاد  
 و لباس پوشانید پیش آخوند بر و نذر فرمود و نذر و شما بسفارش آمده ایم آخوند گفت هر چه فرمایید  
 و جان قبول است لیکن در باید شاه به یکباره سفارش نفرمایند حضرت شاه جلال آنجا آمد و گفت تو  
 هستی که از فرموده پیر انکار نمودی آخوند بر نذر و بعد رتبه پیش آمد و گفت بنده را چه حال آنکه  
 هر چه فرمایند عین عبادت خود میدانم آنگاه شاه جلال با خود فرمود که پیش تو قرآن مجید گلستان  
 و بوستان خوانده خواند و خلیفه مکتب خواهد شد و در گوشه ای گفت که این چیز را در طلب زمان است

که خدمت ملوک و پادشاهان و اشراف و اعیان و اهل دار و اندازی از جهان و دست خود بکشید و مصلحتی  
حضرت مشغول گشت تا در وقت نوشتن کلام اعیان و هر دو کتاب کو خوانده و محقق گشت  
مغلوب شد و بعد چند روز برای تعلیم اطفال مکتبی عظیمه متفرع ساخت چونکه تربیایم جوانی را  
شخصی از ساکنان که بهرام عمده فوج هاری یافته روانه الفیض شد حضرت میرانجی را برای تعلیم خود  
همراه برد چون در آن موضع رسیدند شوق معرفت آئینی را باطن می حضرت ظهور نمود و در الفیض درویشان  
به راهت زدند یک کسید و طالب میگرددند چون فوج را رند کور را یعنی اطلاع یافتگان باج که شاید هم از ایشان  
شده بودند ما را شنیدگی بر روی والد ایشان آئینی می حضرت ابکرام رسانید و درویشی بنواشت  
فاسم نام و در موضع طوی که از کهرام پانزده گره است سکونت پیش میبختی در آنجا رفت و یک سال بماند  
ماند و بهیچان اعدا و به ساختند و زنی شاه قاسم برای سقفه خانه خود و بهیچ تراشیده بود و قاسم و او را  
در دیشانرا گفت بهیچ تراشیده و در دیشان آنرا برشته آن شخص دی حضرت میرانجی آنرا برشته  
بر دیوار طوی خانه نهادند و بهیچ قدری کم بود میرکت ایشان را برآمد چون در دیشان تصوف را  
نویسند کلاه و خرقه پیش شاه قاسم بر زمین زدند و گفتند که این نقیر بهیچ کلین میکشید و از کلمات بیوا ای خیر  
بوی اینچنین تصرف دادند و تا حال محروم ماندیم ما را هم صاحب تصرف گردانید و گفت که تا بهیچ  
است اینچنین رسید زاده است و آبا و اجداد هم صاحب کمال بوده اند ما درین غلی نیست در آن ایام شاه  
قاسم و آنجا بود و گفت آنجا هم میمان چون من صغیریم و میرانجی چون در میای عظیم است از ما و شما سیرانی او  
نخواهند شد باید که او را رخصت دهند تا بجائی دیگر طلب نماید و بطوب شد شاه قاسم حکم سیروی حضرت  
رخصت فرمود و حضرت میرانجی فرمودند که چند مدت بخت شما ماندم الحال جواب میدهم باید که اینقدر  
فرمانید که در پیش کدام بزرگی بروم اتفاقا شاه جهان را طلبان حضرت شاه ابو المعالی و آنجا حاضر بود  
گفت ترا نزد کاملی برم که بطوب میرساند لیکن میرانجی باید حضرت میرانجی فرمودند که میرانجی  
شناسی باید الغرض تا وقت شاه جهان را میرانجی از موضع طوی بار آورده انچه پیشتر رفیع که مسکن  
شاه ابو المعالی بود و رانده شد و چون فریاد بهیچ رسیدند شاه جهان پیشتر بخدمت عالی رسید



نبابالی فرمودند که رفیق را کجا گذاشته اند گفت پستری آمد میرانجی که بجهت کشی پسرانده بود و بجهت  
کرده می آمد شاکیها اول از خدمت شریفه بخواست میرانجی را از آنها راه همراه خود گرفته خدمت حضور فر  
برد حضرت میرانجی مثلین ملازمت عالی در میان راه بشا بهاول فرمودند که پیرسینا لطیف چارپای  
چون رود و شدند جناب عالی فرمودند که بیامیران منی بقی تو کجاست یعنی حقه میرانجی عرض کردند  
گذاشتم و از آنوقت ترک خدمت نمودم بعد از آن تلقین فرمودند و خدمت مراجعت دادند و بپس حکم حضرت  
نابالموی رسیدند و انجا بپوش شدند و آستین و زبیهوش ماندند و کف از دهن میرفتند و چون بپوش  
از انجا بکمر رسیدند و در مسجد محمد فاضل قانون گو سکونت کردند محمد فاضل برای وی حضرت هر  
طعام لطیف میفرستادند و از خوردن طعام لذت اندکی و عبادت و ریاضت فتور روی داد و بعد و سبکی  
که احوالش دیکت شارب شریف است اقامت اختیار کردند و هر وی را فرمودند که مراد عیال داخل گردان  
و طعام هر چه بپس بر روز برای من بسیاری طعام تو از آنچه اختیاری کرده ام که کسب از وجه است او  
سعادت خود دانسته قبول کرد و گیتی ثانیان هر روز مقرر کرد و اما بختش روزی بیفت روز یکشنبه  
تر کرد و خوردند تا صفای قلب بر وجه تمام روی نمود تا روزی حضرت جناب عالی در انجمنه بر فرش شیش  
گذاشته و شیش را ندید که میکشای شیش را نشناخت و حضرت میرانجی که بر آمد و دیدند که میکشی از شیش چید  
شده شیش را نشناخت و همان بای و دانده انجمنه شده که حضور رسیدند و عرض نمودند که فلان روز میکشی محاکم  
شرب بر فرش شیش نشناخت و حضرت جناب عالی میرانجی را همراه گرفته فرمودند و انموی کجاست حضرت میر  
از انجا برشته نظر نگه داند و شد عالی را از انجا که شیش کامل و مکمل بودند و مقدار و شد کمال بلند می یافتند کجا  
بروند و باد که چشمت شش فوات توقف کند فرمودند که میران این فقر نیست فقر چیزی دیگر است چون حکیم حاق  
باطن این انواع معالجات باطن اختیار کنی شست مگر بر این گفتا که دانسته و فریاد مرغی بر این است  
لطیفای طلب که رخ بروج شدت نقایح غابروی خود انداخت بعد از آن بدید میران راضی کرد و فرمود  
خواهش غافل باشی حضرت باز بکمر رسیده دریا و حق مستغرق گشت بعد چند مدت رفته جناب عالی بفرمود  
رسید چون میرانجی بسبب کثرت مجله در ریاضت و طاعت طعام و منام ضعف شده بود و جواب نداشت

که الحال خلقت نفیخ ارم و در هر چند بخت شریفه حاضر خواهم شد چون حاصل قصد را رواه کردند  
نفس خج و در احوال نمودند چنانچه برشته به پیر علی کردی و توقف نمودی بعد از آن معاینات حاصل  
روان شدند و در عرض دو پارس یک غروب آفتاب انبساط رسیدند جناب عالی رسیدند که گدا  
از کلام روانه شد می عرض نمودند امر و ز قریب و دیاس و از از قعد شریف و شرف شریف  
کمال جواب گویم و تا صدر را روانه ساختم بعد از آن نفس خود را طاعت کردم و بعد دو پاس  
بجنبه سپیدم بار سپیدند که دریای می چون کج طو و عبور نمودی گفتند که بر روی آب گل کرد  
و با پیشوایم تمیز شدند پس همین جواب و سوال انصاف کردند و فرمودند که میران رعایت صاحب  
بعد از آن میرانچی در چند روز کلام رسیدند و شریستی عبور نمودند و بکار خود مشغول شدند و وقت  
شب یک شش بر چاه انداخته و بر آن شش با دق میگردند و نفس میفروند و اگر در خواب خوابی  
و چاه خوابی افتاد و از کوهها بارچه کینه جمع کرده شب پاک میگردند و بر زمین میوز میوزند  
دری بر این گذرانید و چون جناب عالی وقت رخصت فرمودند که میران تو تکلیف آمدن اینجا کنی  
که من نزد تو خواهم رسید بنابر آن میرانچی باز زیارت فرقتند حضرت جناب عالی موجب دیده خود نشسته  
و بر این کلاه و جامه و چادر عطا فرمودند و میرانچی عرض کردند که من لیاقت این لباس را و فرمودند  
من بگویم و تو عذر و رسیان می آری حضرت میرانچی برای امثال امر عالی شاه ابو المعالی پوشید  
بجا آورد بعد از آن از حجره بدون آورد و در به شریف خلافت مشرف ساختند حضرت مرشد نام  
مولانا و سپید نامی فرمودند شرف حجره شریف حضرت شاه ابو المعالی قدس سره که نه شده بود  
میران بقیف میفقد میفقدند و دست نمیشه حضرت فرمودند اینکار بقدر میزان درست است  
میرانچی در آنوقت و در جل بود و چون به وانه طبعی از بارگاه شاه گردید حسب الطلب بیرون حلقه  
بعضو حاضر شد حکم دادند که میران شرف کوی حجره طلب و اتم حسب الامر میرانچی بقیف حجره  
رفتند گناه از آن دور کرد و گل انداخته و آب پاشیده و در کوفتن آن مشغول شدند و در ضربت که  
بر قف و در مقامی گفتند میگشت در ساله مذکور است صاحب زهت المار و احسب علی

حسی فاضل جابندری که اصل خلیفه وی حضرت است میگوید که چون غریب بازنده سالکی  
 رسیدم بخاندان مطول خدمت سید که مشغول شدم و دال زنده ریس علوم سنی میرشته بود  
 بنا بر آن بطلالع کتاب عوارف مشغول میبودم میخواستیم که خدمت شیخی رسم که در طریقه  
 بود و اکثر معتبرین دلالت بر شایع حقیقه میبود و نمونابر حضرت پیر دستگیر الغرض یعنی  
 خاطر میبود که شبی در خواب دیدم که خوب و پیش من آمد و گفت حضرت شیخ فرید بخشگر این فرشته  
 و فرموده اند که بیا و حق شتم تعالی و تعالی بمن چون بیدار شدم دریا قسم که شایع حقیقه را  
 بطریقه خود میکشند و اکابر و اجداد من نیز درین سلسله ارادت دارند غم کردم که در طریقه حقیقت  
 نخواهم کرد و پرسیدم که درین زمان سلسله چیست که ایام شیخی است اکثر بل همه میگفتند که درین ایام  
 شل سید به یکدیگر دیده ایم و منافقانشان فکر و میباشند از استماع این سخنان کشتن دل صاحب  
 پیر و سنگی فروت میگرفت تا شبی در خواب دیدم که من سید عابد فرزند سید ابراهیم مرحومین کشته  
 ایم ناگاه ویرا گفتم که من تو بر ای زیارت سید به یکدیگر علیه الرحمه برویم گفت باشد پس و این شدیم  
 تا بصحرای شمع رسیدیم حضرت پیر و سنگی در آن صحرای بار بار با منی شمشه اند و میرجانب مغرب و ما  
 هر دو از جانب مغرب آمدیم بعد از نماز و در عتقینا از جاربای الحظ ایستاده بجانب مشرق  
 روان شدیم چون قدری مسافت فرستیم سید عابد گفتیم که دوریش را اگر دیده باز زیارت کنیم  
 که هنوز سیری حاصل نشده پس ایام میفرماید مقام نجس جدیده بمقابل چارپای ای ایام دیدم ناگاه حضرت  
 پیر و سنگی در دست مبارک پیچ برقی خاطر را از کرده دست راست من گرفته بسوی خود کشید  
 بپایه چارپای رسید حضرت پیر و سنگی فرمودند که این کوزه بگیر و وضو ساز و وضو ساختن آغاز کردیم  
 و دیدم که وقت نماز عصر قریب است و وضو تمام کردم ناگاه از خواب برآمدم دیدم که وقت فجر است  
 و وضو ساختم و مسجد رفته نماز کجاست گذاردم و پیش از آن پیر چندی کردم که کینار نماز فجر در وقت  
 گذاردم پیر نشاند از روز از برکت حضرت پیر و سنگی کجاست نماز فجر پیر رسیدم و وقت قضایه  
 منته بعد از ایام رسمیت نگه داشتند بود شیخ محمد شاه کرمانی که ناگاه بر میان حضرت پیر و سنگی

بجم و مجلس حاضر بود از حضرت سوال کرد که این بیت خوب شیراز علیه الرحمه عیت تبرید می شود  
 چه در مجامع و در روز دوستی این کونه استنای بین و چه منی دارد و در دوستی و در نشانی  
 و نمودند که در میان درویشان دراز می باشد و بدو ریزند که فاضل جالندری این غنی است  
 و دوستی است و از روی کرم این را بنظر فاضل جالندری نمود و تفصیل آن بیان کرد که این  
 را کجای طاقت آن بود که یک قدم راه رود و من را بکشد و به دست نمود و به دست آورد و این چون را  
 قدم نهادن کرد می قدم او پیشتر می انداختم و اشارت بآن کشید که در نزد خواب است و در  
 کرده این کس را بجانب خود کشیده بودند و بآن پیدا شدن بساط که این بر مانده و در راه حادث  
 بود از شنیدن این سوال جواب باین شد که آنچه در خواب بیداری گذشته از احاطه علم و قدرت نیست  
 که متعلق با فاضل اندام میرد و این است ایضا نقل است و تیر و جوش زنی که آیه که می بسته است  
 و میان آمدی از علما در اینجا نشسته بود گفت که در اینجا اجازت نیست یعنی آنست که بآب  
 کنند و آن اگر پاکان یعنی از حدت اصغر و اکبر حضرت فرمودند که این را برایشان عمل کرد و چه در این  
 که من نیکند و آنرا و او را که حافی و هاروی نیکند و هر کس فی که پاک اندازد آایشان شری را در حق  
 ساخته فرمودند که فاضل جالندری ای این غنی که گفته ام موجب صیغه ترکیب است و فرمودند که من  
 صیغه ترکیب دیگر علوم بخوانده ام اما وقتی که در گفتگو در می آیم و روح پیران من فرمودند و فاضل  
 بنمایند بیان سیدین بشرف را و تعلق سید علیه السلام فاضل طوی دارد و لیکن برخی از آن و صاحب  
 و خلاصه کرده نگاشته ام که امارت و خوارق عادات و افعالت و کشفات و مقامات و شوق و ذوق و شوق  
 عشق و ترک تجرد و سیرالی و سیر فی شهر و سایه طالیان لی اندری حضرت میران سید شاه بیگلر  
 و الهی است عارف بنشاد و پیچیده بود و ذات دی غرت بر دوش و به پیچ و مضامین آن کجاست که میگوید که  
 از جوی و دریا و کور است و کتاب فی الالف و سید لطف الله جالندری فی سید صیغه و در حقیقت و در آن  
 خلیفه شاه محمد باقر خرد و از جمله حضرت سید شاه ابو العالی و درم است که در مقام الدین است و محمد باقر  
 بایر محمد علیه السلام سید فاضل چهارم سید علی بن موسی خجسته است و سید ششم سیدان شاه و در حقیقت

علم حدیث و غیره از شیخ خود نموده و تفسیر خود را بنام او سرشته است و این کتاب در قمرش هم جایگاه است  
 و تفسیر خود را بنام خطیب خطاب نواب رئیس الدوله مظفر خان سپاد و وزیر عالمگیر بادشاه بود  
 مسجد ساخته ایشان است بنام شیخ امان الله شاه با حیات پیر و در عهد اقامت و در زمره بادشاه و در  
 استقال میبست و در شیخ جایگاه است بنام سید جواد و هم میان الله بنده باز در هم سید شاه محمد بن  
 سید نقی کرد و بری سید و هم سید غلام الدین چهاردهم میان محمد شاه با نوزدهم حاجی سید الله و هم  
 میان شاه شجاع الله و هم میان کریم علی سید و هم میان محمد حیات نوزدهم و هم خواجہ عبد الله و هم میان  
 علی احمد است یک میان غایت الله پیر اخوان اسم شریف حضرت عبد الکریم است دوم میان غلام  
 است دوم میان معین خان است چهارم مولوی غلام حسین است پنجم میان شیخ محمد است ششم میان  
 افضل است هفتم میان محمد اعظم است هشتم شیخ محمد است نهم میان محمد طاهر است دهم میان محمد شمس  
 شیخ محمد میان محمد پیر جوئی و دوم میان اندکیش سیدی و هم سید علی الله فاضل جانب ری سیدی و چهارم  
 محمد شرف و بعضی از قوم هند و موسی و ده چنانچه بابا بولا نامند و لاله پیر زمانه و هم سیدی و هم  
 مولوی صدیق شمس میان محمد مراد سیدی و هم میان محمد جویان شمس میان محمد ناصر سیدی و هم میان  
 محمد انور و هم میان محمد موسی و هم میان محمد شاه لطف الله و هم میان محمد و هم حضرت سید محمد سالم و هم  
 و بر سیدی چون میرا سیدی و فوات یافتند بعد در ایشان از آنکه که سکن می حضرت بود و گفتند بادشاه  
 و سادات بیوانه که مولود وی بود و هم از اقربای وی شده گفتند سید و از بنده و شیخ امان الله و دیگر  
 در ایشان جمع شده باز و سادات کرام مشورت نموده که هر ام که وطن می بود و من کردند که سید میان  
 عرض خلیفه اول سید محمد با تبر آن شد که که ثابت را بداند و بنده در ایشان سید را هیچ ساخته نموده و  
 شود و چه اشاره شود و هم از آن صاحبزاده سید محمد باقر و شیخ امان الله پیر که بنام او چه علم شد و هم که  
 نفیر حکم شد که حامی جویک شاه پیر سید حسین است اما مور را در این نام یافتند این صاحبزاده بعد  
 با نطق کنند و سید و گران و ده کالان و بنده عارفان آل نبی و اولاد علی سید محمد سالم و هم سیدی  
 و اولاد علی سیدی بنده الله با و ده کالان و بنده و مولود و وطن و هم حضرت خلیفه پیر است مرد و خلیفه پیر است

سید محمد  
 بنده

و از صل و نسل سادات است خلف رشید سید محمد رضا بن سید ابو محمد بن سید فتح الدین بن سید فتح  
 بن سید عبد الجلیل بن سید عابد بن سید حاجی محمد حسین بن سید ابو سعید بن سید محمد عارف  
 بن سید امیر بیه بن سید محمود بن سید محمد که از ترمذ خور و ک سادات مینباشند و ترمذ کلان  
 از توابع بخارا است و در ویر ساکن شدند بن سید احمد بن سید سعید بن سید صلاح الدین  
 بن سید جعفر بن سید جمال الدین بن سید موسی بن سید موسی بن سید حامد بن سید محمد بن سید  
 بن سید شهاب الدین بن سید موسی بن سید جعفر بن امام عبد الله بن سید امام محمد باقر  
 بن سید امام علی اوسط زمین العابدین بن امام المومنین امام حسین بن ابی المومنین علی مرتضی کرم الله  
 وجهه نقلست زبانی حاجی محمد حیات که سید محمد اعظم از سید محمد سالم حجه الله علیهما سوال  
 نمود که حضرت شیخ را اختیار است بر مورقی که خواهر و نمایان کنی راست است بر فرمودند راست  
 است و دست راست بر روی خود و مالیه بجز خود و ساگی نمودار شدند و باز دست مالیه بجز خود  
 و باز دست مالیه چنانکه بود پیش سفید نمودار شدند و پیشانی جناب سید محمد اعظم را بوسید و فرمود  
 که کسی درین زمان نیست که اینچنین سخن را استفسار نماید محمد الله که ترا خود صل شدنی است نقلست  
 چون شوق و ذوق محبت الهی و در عشق در دل گشاید خدمت میرانجی رسید و بیعت کرد و مجاہدت  
 و ریاضات بسیار کشید و در یاد حق چنان مستغرق شدند که تنها از غافلان جدا شده و تامل و اذعان  
 پوشیده بودند و در فراق ایشان و الدین وی اکثر گریه تابینا شدند میرانجی چون این حال  
 دیدند از نور باطن دریافتند آن حضرت را از کناره و ریای شور باز آورده و روانه ویر نمودند  
 چشم و الدین ایشان بنیاشدند و شاد و می ایشان بجا آمدند و می حضرت افتخار بجان بسیار  
 میکشیدند مراعات و خاطر داری با همان بغایت میکردند خلیفه اول وی حضرت محمد اعظم  
 و درم خلیفه حاجی محمد حیات آن گراکن موضع منسوبه و فات وی حضرت در هزار و یکصد و نود  
 و پنج تاریخ و عاشر شعبه چشمان مرقد شریف در ویر شریف فریب و حضرت علی بن ابی طالب  
 گمشاه ولایت ان دیار هستند و جدا ماری وی حضرت بودند از مسجد بیت شمال است و در

تعالی علیها و ذکر مرزا جان جانان مظہر شہید قدس اللہ سرہ در مکتوب اول  
 من جملہ مکتوبات خویش حضرت شمس الدین حبیب اللہ خباب مرزا جان جانان مظہر شہید قدس اللہ  
 سرہ میفرماید ہر جزوار لکھنؤ القاسم تحریر نسب حسب از فقیر کردہ اند چون غایب مقتدایان مشرب  
 نبود تفاضل می نمودم اکنون کہ صحبت از حاکمیت مجلی محرم میشود در بیان کہ تحقیق سرمایہ وجود  
 فقیر در آمازگت آبی است و در انجام مشقت خاکی و در عالم اعتبار و نسب این خاکسار بہست و بہشت  
 واسطہ توسط محمد بن حنیفہ بہ شیعہ کربا علی و رضی علیہ الرحمۃ و الثناء میرسد امیر کمال الدین نام  
 یکی از اجداد فقیر در سنہ ہشتصد و چہریم ہجری بہ قریبی از بلدہ ہمالیہ و در مملکت ترکستان افتادہ  
 و با صاحبی کاخان ان حدودش کہ سرحد اوس قافشا لان بود و وصلت دست داد چون اولاد  
 پسری نبود بعد فوٹش حکومت ان ناحیہ تعلق با اولاد ایشان گرفت و قبیلہ چالون با و شاہ  
 ممالک ہندوستان را از دست افغانیہ شور مستلم کرد و اند از ان خاندان دو برادر محبوب خان  
 و بابا خان نام را کہ بواسطہ بامیر نہ گور میرسند ہمراہ آورد و احوال این ہر دو در تواریخ اکبری  
 مسطور است و نسب ماوری ابن بزرگان خانوادہ امیر صاحب قران میرسد و نسب فقیر بچہار  
 بواسطہ بابا خان منتہی میگردد و پدر ہم بچرم خان مذکور کہ در عہد اکبری معتمد رغبی شدہ بود بعد از کم  
 منصبی گرفتار ماند و عمری در خدمت اورنگ زیب بادشاہ گذرانیدہ آخر بہ ولت ترک دنیا مغرور  
 و مغرور دیدہ و در خدمت بزرگی از خلفای طریقہ قادریہ استفادہ نمودہ در سال ہزار و صد و سی  
 ہجری انتقال ازین عالم فرمود و در سال ہزار و صد و سیزدہ ولادت فقیر اتفاق افتاد و در عہد شاہزادہ  
 ساگی گریختی بر روی ہم نشست و در سال بہت کہ بہت بہت دست از دنیا برداشت و پانی می  
 از سر ساختہ و راہ فقر گذاشت علوم متعارف در عہد پدر خواندہ بود و کتب حدیث و خدمت  
 حضرت حاجی محمد افضل سیالکوٹی تلمیذ شیخ المحدثین شیخ عبداللہ ابن سالم کی گذرانیدہ و قرآن مجید  
 از حافظ عبدالرسول دہلوی تلمیذ شیخ الفرائض شیخ عبدالقانی مستوفی سند کردہ و ذکر طریقہ تشبہ  
 با خضر و اجازت مطلقہ از مقام حضرت سید السناولت سید نور محمد بدوئی رضی اللہ تعالی عنہ

که بدو واسطه حضرت قیوم ربانی مجد الف ثانی رضی الله عنہ میرسد گرفت و عمری مد خدمت ایشان  
 بسربرد و بعد وفات شان از مشایخ متعدد و ایشایقه استفاد نمود و آخر بکستان فیض نشان  
 حضرت شیخ الشیخ شیخ محمد عابد سندی رضی الله تعالی عنه کاتبان فیض و واسطه حضرت مجدد  
 میرسد چه نیاز سود و حق خدمت ایشان کرده خرق و اجازت طریقه قادر به دهر و دیو و چشم  
 حاصل نمود و تا امروز که نزار و صد و هشتاد و پنج هجری است بکلم این حضرات از سی سال به تربیت  
 طالبان خدا مشغول است خداوند بخیر گرداناد و آفرید و سلام تعظمت شاه غلام علی صاحب رسال  
 مقامات مظہری مینویسد میفرمودند بزیارت میر با ششم بالیکر رسید ایم میگفتند پیر با پنجم را  
 ختم کلام انمیو دند میر با ششم را ابهام شد که وقت شش و نسیب شده مدفن شش و حلقه کشید  
 بطی ارضی و کشمیر فتنه انتقال کرد و در رسته الله علیه تحین صحبت بسیاری از بزرگان در یافت و نظر  
 عنایت ایشان رسیده اند و مفتاح الدار بچ است میر غلام علی آزاد میگوید که مولانا رومی  
 پانصد سال پیشتر فرموده و کرامتش دانم و به بیت جنان در اول مظہر در گاه شده  
 جان جان خود مظہر الله شد به عمر شریف فریب نصیب رسیده بود ایضا مکتوب سوم  
 پرسیده بودند که بزرگی میگویند که دینی ناخود از کافر فرنگ بدتر نداند از کافر فرنگ بدتر است  
 انیمینی چگونه راست آید که صوفی البته مومن است محمد و ما بجنب حضرات مجددیه حقائق ممکنات  
 مرکب اند از اعدام اضافیه و ضلال صفات حقیقیه یعنی آن اعدام بنا بر تقابل اسما و صفات  
 و در علم الهی شذی پیدا کرد و در ایامی انوار اسما و صفات گشته مبادی تعینات عالم گردید  
 و در خارج ظلی که ظل خارج حقیقی است بضع خداوندی بوجود ظلی موجود شده بنا بر این شکر  
 مصدر آثار از خیر و شر شده اند از جهت عدم ذاتی کسب بشر می نمایند و از جهت وجود ظلی کسب  
 بشر مخفی نیست که در عالم حسن هر گاه شخصی بر مرآت غلی از انوار شمس نظر میکند بلا حفظ اولی جان  
 انوار را می بیند و مرآت را چو اگر مرآت در شمع انوار مخفی و مستور گشته است و هر گاه بداند  
 نگاه کند بلحاظ اولی بین تعین ذاتی خود را خواهد دید نه انوار را چو اگر نظر او بر ظاهر است پس نظر



صوفی بر مظاهر شریفه و سنی بر جنبه وجودی که در آن مظهر است و مصدر خیر شده است می افتد  
 و چون در خود نظر میکند نگاه او جبهه عدم که ذاتی اوست و منشاء شر است خواهد افتاد و خود را  
 از خیر و کمال مطلقا محروم خواهد دید و خیر کمال عاریتی را که از جبهه وجود کسب کرده انسان خود نخواهد  
 یافت ناچار خود را از کافرو دیگر اشیا حسنه بدتر خواهد فهمید از اینجا معلوم شد که مقصود قائل  
 این قول است که صوفی کامل خیر و کمال را اصلا منسوب بخود ننماید و مستعار میدانند و همین است معنی  
 فناء تام و حاصل شهود صحیح و اگر صوفی را نظر بر جبهه وجود انوار مستعار خود می افتد و جبهه  
 برائت او که عدم است مستور نماید از وجود حقیقی انا الشیخی سر بر میزند و همین است سرانجام گفتار  
 حسین بن منصور رزاعی علیه السلام انتخاب و رد خود معذور بود اما در آن دیده غلط کرد و از غلبه  
 سکر در جبهه وجود جهت عدم تمیز نتوانست و بسیاری از سالکان این راه را از این چنین اغلاط واقع  
 میشود و الا این عمره الهی بیکت حبیب علی علیه وسلم حالات باکرامات حضرت ایشان  
 از سال مقامات و در سال معمولات و مکتوبات مظهری ظاهر و اظهر من الشیخی میگردند حاجت تفریح  
 و تحریر نیست تاریخ وفات عاشق حمید امانات شهید او تقرب و اقرب و وفات در این بود و میفرمایند  
 بیت بلوح تربیت من ایقنه از غیب تحریری : که این مقول را خبر یکنواختی نیست تفسیری  
 حضرت حاجی رفیع الدین خان یکی از روسای و بزرگان این شهر را و ابا بود و ده اند و به نسبت  
 شیخ فاروقی و صاحب تصانیف و محقق بودند مولانا شاه عبدالعزیز دهلوی قدس سره  
 اکثر جواب خط ایشان مینوشتند بودند چنانچه مجموعه آنها به از مسایل رساله است مسخر  
 رسول و اجوبه و بسیار مشایخ صوفیه و بزرگان دین را دیده بودند و محبت یافتند و شوق زیارت  
 مریدان شریفین داشتند آنحضرت صلی الله علیه وسلم را بحال دیده و با اشاره آنحضرت ثبوت  
 زیارت مریدان شریفین روشن شدند و هر مکان و هر مقام را تحقیق ساخته و خانه کعبه را  
 پیچیده در سفر الحرمین نموده اند در باره و هم در الحجه سینه میگردید و در صورت و بیت و در خانه  
 یافت ایشان در سال مذکور مینویسند و از اجماع انان او صاف و از علم عمل و انصاف

کتاب شریعت و طریقت و فساحت لسان و بلاغت بیان محتاج تحریر نیست به فقیر بسیار بهرگاه  
 و شفقت میفرمودند هرگاه بر او یاد آمدی غریب خان را به قدم خود مشرف میساختی و یکبار هم  
 اینجا اقامت فرمود و مضمون این بند بیت حمد و مناجات و لغت وی در متقش مشنوی که مشروع  
 نموده بود تازه است سه خدا و انتظار حمد یانیت : محمد چشم پرازه شنائیت : خدا ماح  
 افرین مصطفی بس : محمد خادم محمد خدایس : مناجاتی اگر بایه بیان کردی : به بیعی هم  
 تعاضیت میتوان کرد : محمد از تو میخوانم نذر : خدا از تو عشق مصطفی را : و کربس ا  
 کج غلظت نصیبت : سخن نماند از فروغ نصیبت : شب عاشورا از سال هزار و یکصد و نوز  
 و پنج بر دست بعضی از ثقات لشکر بخت خان مقبول شد و آخر همان سال بخت هم زنده  
 نماند و در سال دوم و سوم تمامی توابع و حواشی وی به تنگنای عدم رهسپار شدند و  
 یکی از آنها ساکن دیار و نافع مار نماند سه با صاف دلا که در افتاد بر اقبال و کر شاه  
 قطب الدین ایشان مرید خلیفه شیخ محمد زبیر خلف خوانده محمد نقشبندی وی فرزند دین  
 نوله محمد معصوم و وی فرزند از جنده ثالث حضرت شیخ محمد بنده سی محمد و الف ثانی اند و در  
 تذکره مذکور است پیش از آن با والد خود در سلسله دیگر نیز انساب داشت عالم بود و کتب  
 حدیث بیشتر شنغال داشت و به اکثر زبانها سخن میگفت و دائم الاوقات زبان وی تبار  
 زبان یا خواندن درود مشغول می بود و در ضرورت آیندگان از ذکر بکار نمیاندا گاهی در زند  
 می بود بر سر روضه پیر خود شیخ محمد زبیر و گاهی در شاه جهان آباد در جوار قبر خرم محمادی با سر  
 داند دنیا و اهل آن آزاد و میزبیت و با کلف آشنا نبود آخر الامر در سال هزار و یکصد و هفتاد  
 و سه که احمد شاه درانی در تماریه را قتل نموده شهر دلی را غارت کرد با مردم شهر که پیش از وقوع  
 فتنه برآمده بودند یکبیر رفت و از انجا روانه حرمین شد و همین شد زادگاه الله شرفا و بعد از  
 حصول سعادت حج بیت الله و تجدید سکینه علی صاحبها الصلوٰه والسلام نهاد و سعادت نیک  
 سید اناهم علی الصلوٰه والسلام حاصل نمود و بعد از چند روز فوت کرد و در قبیع برابر قبر خواجه

در شرح  
 مناقب  
 حضرت  
 محمد  
 زبیر

محمد با پناه فون شده و این مرد و قبر برست گنج شمالی و غربی قبر امام السلیمین منجی علیهم  
 علی بابا السلام واقع اند و بدو لوح سنگ رخام که بر بالین هر دو قبر منصوب است از یک کتیبه  
 ممتاز است اول ملاقات من با وی در سال هزار و یکصد و شصت و هشت هنگام مراجعت  
 از لاهور در ستمه پنجم شده بعد از آن در دلی و کیهن بار ما بخدمتش میرسیدم و در ترویج زیارت  
 قبر وی کردم و حافظ جمال که در لاهور بود و مردم بسیار با وی رابط ارادت و حسن  
 عقیدت داشتند خلیفه شاه قطب الدین بود و در هزاره صد و نه فوت شده و کلام میر  
 مد فون است رحمه الله علی جمیع عبادہ العالمین و کرسید علیهم الفاضل جان در  
 و تذکره مذکور است مرید و خلیفه حضرت میران سید شاه بهیکه چشتی است و از علوم  
 شریعت و آداب طریقت قطعی کامل و نفیسی وافر دارد و فقیر یکبار ملاقات وی رسیده  
 است و از آئندگان جالندهر شنیده میشود که تا حال تحریر زنده است و حسن شریعتش  
 قریب بعد رسیده و مردم بسیار بوی ارادت دارند سید علیهم تعالی و هم در تذکره  
 مذکور است و سید بهیکه از اولیای کامل و عارفان عجب خود بود و حالی نوی داشت  
 و توبه و پیر او سترشان اثری بلوغ بود و غوارق بسیار از وی بنظرمی آمد و در حلقه  
 و قبر وی در کهرام است یزار و تبرک و یکی از مریدان سید بهیکه محمد نعیم است که در بهیکه  
 که دینی است بر چند گروه غریب بنامیسه قامت داشت مردی بود صاحب شوق و هم  
 و حال و مکان وی در آنجا بسیار لطیف و منزه و مصفا و دل نشین بود و بعضی نکات  
 شیخ وی در آنجا بود که زیارت نموده شده در جام جهان فاخته است و کرشاه محمد مجید  
 که پدرش قاضی جونیور بود بعد وفات پدر بتلاش قضای موروثی در دلی آمد و  
 با شاه بهیکه ملاقی شد شاه فرمود که قضا فانی است سعی بخیراتی باید کرد پس  
 دست ارادت بدامن شاه زد و بر امانت مشغول گشت تا بمقصود رسید و دفعه ما نیز  
 و از خود میرفت انتهی و دیگر از خلفای سید بهیکه شاه عنایت است که در بهیکه که آبادی

برکنار در بایستی کجاست که روزه راه از سر بند سکوت داشت و هم در تذکره مذکور است اخوند فقیر  
 نام وی شیخ عبدالکریم است از اخفاء شیخ عبدالقدوس لنگوی است به رو به سیخ  
 افغانستان رفته وطن گزید و وی در اینجا از کم عدم بوج وجود آمد و با اقتضای استعداد  
 جلی در وطن و هم در هندوستان تحصیل علوم نمود و در پشاور و بلال و هندوستان و بغداد  
 و دیگر بلاد عرب سیاحت کرد و با مشایخ و فقرای ان عصر ملاقات نموده و در بهلول پور  
 که قصبه است متعل سهرند شاه عنایت را که خلیفه سید بیگ که چشتی بود دید و مریدش گویند  
 سید بیگ که شاه عنایت را از آمدن وی خبر داده بود و شمع و ناسدان خود سپرده که  
 که بوی خوابی رسانید و شاه عنایت سالها انتظار وی می بود و چون رسید بشناخت  
 و انات سید بیگ بوی حواله کرد و وی ریاضات شاقه کشیده و آخر الامر در بریلی و رام پور  
 اقامت وزید و متاهل شد و مردم بسیار به حسن عقیدت بروی رجوع کردند و استغفار  
 علوم ظاهر و باطن می نمودند و بعد از استعداد خود از خدمتش فیض می ربودند و وی بر طریق  
 سلف صالح به سادگی و بی تکلفی تربیت میکرد و اصلا با تکلف آشنا نبود و گویند در توجیه  
 و بی تاثیر می بود بر حال هر که متوجه شده اثر آن زود بروی ظاهر شدی فقیر را با دو بار  
 در مراد آباد ملاقات شده و در دوم ماه شعبان سال ششم از صد سیزدهم وفات یافت  
 رحمه الله علیه و بعد وی خلفای دی طرفه افاده و افانده را جاری میدادند کتاب الحروف میگوید  
 نوشته دیدیم حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوند فقیر و صاحب جیو میفرماید از مشایخ  
 چشتیه ملاقات کردم شبش خلیفه حضرت سید شاه بیگ چنانچ میان فخر الله و میان  
 عطف الله و ملا سید علیم الله و بی بی سلیم و خزان ایشان و بی استاد کشیده بیگ که نام وی  
 حسن بود ملاقات کردم و کشیده بیگ ملاقات بحضرت شاه ابوالحال بدست میان حسن  
 کرد و هر دو خلیفه حضرت شاه ابوالعالی بودند و اند و تعلیم کشیده بیگ که انعام حسن یافته  
 فقیر از همه دعا و اجازت نموده است رحمه الله علیه نقل از ملاقات دوستان و دیگران

شنیدم و صاحب زاده حضرت غلام حسین فرزند احمد خاند صاحب با حافظ شاه علی حسین  
 مرید خود که در کرب و دوشان خواب آمد میفرمودند که چون پدرم بخدمت حضرت شاه منور کباب  
 رسیدند و حضرت شاه منور کمان برد و ایر و همچو خود که از بس درازی عمر فرود بسته بود بر پشت  
 و دوتا و یک نظر از سینه ایشان گذرانیدند و فرمودند که ای اخوند دیر کشید و شغل تعلیم فرمود  
 و کلاه که بزبان هندی از انوپ میگویند مرحمت فرمودند چنانچه معمول کبار است و فرمودند که  
 روزی شیخ عبدالقادر جیلی را قدس سره و ضومی کنانیدم خطره گذشت که آب حیات  
 خورم تا عمرم دراز شود شیخ محی الدین گلی فرمودند که باقی مانده آب و حضور من کم از آجیت  
 نیست چند قطره از آن آب خورم عمرم بابا اخوند تا این زمان دراز گردد از کمال و زرش نقش  
 اسم ذات بر محل قلب ایشان سوراخی شده بود بینی گرفته آب میخشدند تا از آن سوراخ  
 بیرون نیاید حضرت شاه و دو گرجانی که خلیفه غوث الاعظم بودند ایشانرا همراه خود گرفته بودند  
 غوث الاعظم آوردند و ایشان خود را در خدمت غوث الاعظم مشغول داشتند طلب سلسله  
 اخوند فقیر یک شجره طریقه قادریه بنام ایشان نزد خود میدارند و طریقه ایشان تعلیم میدهند و تبار ایشان  
 در آباد متصل خضر و باغ است الحمد لله شجره قادریه هم درین کتاب با تمام رسید و ذکر آن  
 زبده در باب ریاضات و مجاہدات نامتتلهای و عارف اسرار و معارف  
 الهی مرشد عظم سید محمد عظیم رحمه الله علیه ایشان مرید و خلیفه عمر بزرگوار  
 خود سید محمد سالم بود مولد و موطن و مدفن وی در ویران شهر شریف است که لطیف و دل  
 نشین شهر است بر کنار در بای استلج است شرق واقع است و گرد آن کوچهها بسیار و سنگها  
 سفیدی شمار در قریب آن سنگها و سپانو واقع است در سال مذکور بالا است چون از علم ظاهر  
 و اکثر تصنیفات آن تسلی خاطر محی شد غلبه شوق و ذوق عشق الهی در سینه وی استیلا گرفت  
 بخدمت عمر بزرگوار خود طریقه بیعت بجا آورده مجاہدات بسیار و ریاضات میفرمودند تا در  
 اندک مدت از برکت توجه پیر و مرشد از جمله غلغله عظم سید محمد سالم سید محمد عظیم مرید ایشان

در این کتاب  
 در باب ریاضات

دوستان و شرف عطا فرمودند و هر سینه ارشاد ممکن گشته و تازیت خود را بر کسی بلند  
 نداشتند و اصل عادت بود که اکثر او قایت بر در مسجد نشسته بود و اگر کسی مردم برادر یا برادر  
 بر سره نمک و روغن تلخ و ترکاری و غیره بگفتی خود را بازار خرید و بیاد روی و بیخ و غرت و شب  
 خود خیال نکردی و عادت بود که بوقت خورده طعام قدری آب در ناخوردن می انداختند  
 اگر کسی باعث آن می پرسید می فرمودند تا نخورشی خود را بگبار ساخته ام خود خورم دیگر بر تو  
 نفقت مریدی دعوت کرده بود و نمک در طعام انداختن فراموش کردی حضرت  
 معصوم و ایشان طعام خوردند و باز آمدند چنانچه دعوت را معلوم شد منتقل شده بود  
 شریف عذر ناکردن گرفت وی حضرت فرمودند که من فرق لذت نمک و مرغ تقصید ام و قایت  
 وی حضرت در هزاره و صد و بیست و هفت واقع شد سببه چهار خلفا سلسله وی جاری  
 داشتند اول مرشد مرشد ما حضرت مافظ محمد موسی دوم سید بهک بن غلام محمد  
 بن سید محمد سالم سوم سید خواجہ بخش ساکن نالانگده چهارم صاحب زاده وی حضرت  
 محمد بخش رحمه الله علیه و ذکر شیخ کلیم الهی جهان آبا و می ایشان ابن شیخ حاجی  
 نور الدین شیخ احمد بن حامد صدیقی بودند و صاحب مناقب المعجمین مذکور از مخبر الا و لیکن  
 که نام پدر ایشان شیخ طیب بود و اصلش لاهور و در علم خود و هند سه مهارت تمام داشت  
 و در قرآن شاه جهان در دلی آمده سکونت و زنده و آبا و اجداد ایشان از نجف بودند که در  
 ترکستان است و ایشان از اصحاب و اجداد خلفاء شیخ می مدنی بودند تاریخ ولادت خود ایشان  
 صد و هشتاد و کلیمی بمطابق قمری نوشته مبین کرده اند که در بیست و چهارم جمادی الثانی سنه یک هزار  
 و شصت بوده است و عمر شریف ایشان بهشت رسیده بود و صاحبی که مذکور  
 می گویند شیخ کلیم الهی از کبار مشایخ زمان خود بود و از علوم ظاهر و باطن و تفسیر و حدیث و فقه  
 و ادبی داشت تفسیری نوشته مسمی کلیم مردم بسیار از وی مستفید بودند و خوارق عادت  
 از وی بظهور می آمد مرزا جاجانان مظفر رحمه الله علیه با تفسیر نقل کردند که روزی من ملاقات

شیخ محمد بخش

شیخ رفتم حج بخاری را و در مسکن گفتم و آن حدیث مذکور شد که آنحضرت صلی الله علیه وسلم فرموده است امر در شیطان را بدیدم که قصد وسوسه انداختن مردم آنرا بود خواستم او را بکشتن از کوه بنهای سمهر بریندم تا که دکان حنیبه با وی بازی کنند و غایب سپاهیان را آوردیم  
تسبیح بی شک لا یجوز لایحد من تعویذی ترجمه گفت سلیمان علیه السلام ای پروردگار مرا از آن مردمانی که راست نیاید یکس را غیر از من از وی دست بردارند مرا آگوشته بخاطر من گذشت آیا شیخ بر این معنی الفاظ حدیث کفایت خواهد کرد یا فائده دیگر ازان اشتباه خواهد نمود و آن فائده از کدام علم خواهد بود این خطره بخاطر گذشته بود شیخ رو بجانب من کرد و گفت از اینجا فائده از علوم موفیه مستنبط می شود و آن آنست که اگر شخصی بر شخصی دیگری تصرف کرده باشد شیخ دیگر را باید که بلا لحاظ شیخ اول در بین شخص تصرف نکند گویند ایشان قریب ابام فوت خود از شاهجهان آباد این بیت تجلیفه خود خواجہ مصطفی که فرارش در مراد آباد است نوشت بمیت اگر بسیر عمر میروی قدم بروا ری که همچو رنگ خنا میرود و بهار از دست می روی ازین بیت نیز قریب اعلی شیخ بی برده همان زمان از مراد آباد روانه شد شیخ رازنده یافت و چند روز در خدمت وی ماند و بعد ستوری بر مراد آباد باز آمد انجمنی الشاهد تقابل ذکرش خواهد آمد و وقت انتقال این بیت میخواندند بمیت فبا خاطر عشاق مدعا طلبی است مخلوقی که نمیباید دوست بی ادبی است بد و روز سهشنبه بمیت چهارم ربیع الاول سنه هزار و یکصد و چهل و دو رحلت کردند و ذکر شیخ نظام الدین صاحب مناقب مذکور از مرآت فیائی منسوبه که نسب ایشان بحضرت شیخ السیوح شیخ مشهاب الدین سمرقندی رسیده و ساکن قصبه کاغور می و بقولی مکررون که از مضافات بلده لکنبو است بودند و نیز ایشان از ولایت آمده و زانجا مسکونت اختیار کردند و هم دی از نجرالاولیا منسوبه که موطن و محل ایشانشان قصبه مکررون بود که متصل انچه منسوبه بوده است چون شهر و علم و تدسیس شیخ حکیم الد جهان آبادی بسبع ایشان رسیدگی طلب علم ظاهری در شاهجهان آباد

تشریف آورده بمقدمت شیخ کلیم الله حاضر گیند خدمت و رانی تحصیل علم هر که در خدمت  
 علم ظاهر و باطنی سعادتی یل و استعدا از برای برای تحصیل علم باطن از شیخ کلیم الله  
 مشرف بیعت مشرف شدند و استفاده علم باطن نمودند و از فیض محبت وی مستفید  
 گشتند و کار کرد و خلافت یافت چون بولایت ملک و کهن عامور شدند و در شهر اورنگ آباد  
 قیام داشتند و صاحب آثار الصنادید میگوید که شیخ نظام الدین از اورنگ آباد تشریف  
 آورده و از شیخ کلیم الله خلافت یافت باز در اورنگ آباد تشریف برد و انشی و این مسجع  
 ایشانست در رعایت و لها گوش نظام دین بدینا مفروش و ایشان جمع علوم ظاهر و باطن  
 و از اهل وجد و سماع و صاحب ذوق و شوق بودند و مردم بسیار از ایشان مستفید شدند  
 چون عمر شریف بهشتاورد و رسید بنظام اجل در رسید و آفر شب سه شنبه و از دم  
 یقین بعد شش ماه انتقال شیخ خود سینه یک هزار و یکصد و چهل و دو وفات یافت و در اورنگ  
 مدفون گشتند و چهار سیر در عقب گذاشتند اول محمد اسمعیل و دوم مولانا فخر الدین سوم  
 غلام معین الدین چهارم غلام کلیم الله رحمة الله علیه و کرم مولانا فخر الدین ایشانانی فرزندان  
 از جمیع نظام الدین اورنگ آبادی بودند و نسب مادری ایشان بسید محمد گیسو دراز میرسد  
 و ولادت ایشان در اورنگ آباد سنه هزار و یکصد و بیست و شش بوده است و تحصیل علوم  
 ظاهر و باطن از پدر بزرگوار خود نموده و در عمر شانزده سالگی پدر بزرگوار ایشان از آن مقامات  
 عنایت فرموده فوت کردند و صاحب آثار الصنادید میگوید بعد فوت والد خود دل پریشان  
 شد و در اجمیر مشرف تشریف آوردند چند روز در آنجا قیام داشتند بعد از آن در سنه  
 جلوس احمد شاهی مطابق سنه یک هزار و یکصد و شصت و یک بنوی در دلی تشریف آورده  
 و از ذات غایب الزکات خود خلق را فیض علم ظاهر و باطن رسانیدند و از سال عربیه و فخر الحسن  
 تا ایفات ایشان علم و فضل ایشان بر ظاهر است انشی ایشان در همین سال فخر الحسن ثبوت  
 ملاقات خواجسین بیری با علی کرم الله وجهه نموده اند و عمر شریف بهشتاوردت رسیده بود



بنویس بود سال که فرزند و بیرون به شصت و پنج هزار صد انزدون به فرمودین با صد  
 صد و صد به دلی که نه را نواختند به کرد آن مردک در وجودین به گشت دلی  
 چه چشم باروشن به درین سن بعد شش ماه در پاک پین شد این برده و در مذکر و مذکور است  
 مولوی محمد الدین امر و منظر آیات و جمیع کالات ظاهر و باطن ذات کبریا است و این حق سبحان و  
 تعالی اعلم کامل و عمل شایع و اخلاق سنی و شمایل مرضیه هر دی جمع شود و اقل دلیل است  
 بر فضل و کمال دینی و روحانی اکثر طالبان حق و درین زمان بسوی اوست و خلق بسیار با و  
 انتساب دارند و فیض ظاهر و باطن مریبند که یک کار ساز سایه ملین پای او را بر مفارق طالبان  
 و سالکان مبسوط دارد و مرید و والد خود است شیخ نظام الدین که در پیش کلمه اله است بگفته  
 وی در اورنگ آباد قیام داشت و در آن ملک مردم بسیار مرید و مشقه می بودند و بگویند شیخ  
 کلیم از شیخ نظام الدین بولادت مولوی محمد الدین بشارت داده بود و گفت که مرا اینی  
 چنین و چنان به عرصه وجود خواهد آمد و عالمی از وی سستیف خواهد شد این فقیر کبار و شاهجهان  
 محمد منش رسیده و بدولت نقای و ناخیز گردیده و بعد از آن اکثر غایب بجا آمد و قاضی و  
 بعد از این بطور است و ششم جادی الثانی سال هزار و یکصد و نود و نه زمین دار فاسی  
 به عالم با و دانسته رفت کرد و مرید اله علیه تاریخ نورشید و جهانی ذکر آن کاشف  
 اسرار ماسوتی و واقف عالم روحانی و ملکی می عارف  
 مقام جبروت و دانسته کلام ربانی حافظ آیات قرآنی  
 حضرت حافظ محمد موسی خیلته صاحب بر ما نکپور سے  
 رحمته اله علیه مرید و خلیفه سید محمد اعظم بود چون که از تحصیل علم ضروری فارغ شد  
 بعد از آن ظاهری در فیض و سن و نوافل و غیره مشغول می داشت چون شوره در دشت ازل  
 ذات وی نهاده بود و شوره نمودن باران تلاش در پیش بر ناست بعد بخت و جویبار  
 در قعر رویش شریف رسیده بالهام فی بخت سید محمد اعظم حاضر شده و بشریت

شیخ محمد  
 بن محمد

بر دست وی حضرت مشرف گردیدند و ریاضت شاقه و مجاهده کامل و وزیدند بعد از آن حضرت  
 پیر می شد غرق ظلمات عطا کردند و فرمودند که حافظ جوی تمام مریدان من خواهد شما اند حضرت  
 مرشد ناموالا میفرمودند چون حضرت مسید محمد عظیم فوت شدند حافظ جوی از حجه بردن را  
 مریدان دیگر و اقربا جنازه را برای نماز آوردند حافظ جوی نماز جنازه ادا کرده باز حجه رفتند  
 مردمان گفتند حافظ جوی از پیر محبت نداشتند بعد ازین نقل فرمود که روزی حافظ جوی میفرمود  
 که سوئی جو پیر پیر سینه مرید است ناگاه و اند بعد از طی مراتب سلوک با چندین مریدان در  
 ناگه بر اقامت وزیدند و بر ریاضت طلق الهی کمر بستند و پیش ازین اکثر حجه و روضات  
 می بودند و خود خود را تادم و اسپین بے بود میداشتند و کلام تکلف و تعریف و توفیق  
 خود از کسی پسند و دوست نداشتند چنانچه مرشد ناموالا سید امانت علی قدس الله تعالی  
 سره دسیه غلام معین الدین حیدر آبادی که در آنجا پادشاه فاموش مشهور اند سلمه الله تعالی  
 تبرکات آوری حافظ صاحب در امر و هدیه با هم مشورت کردند باز با خود گفتند که ساکنان  
 این دیار بکلام تکلفانه پیش آیند و حضرت ناخوش شوند و چنانچه ما خوب نخواهیم شد یا  
 بازماندند و وی حضرت حافظ صاحب چهار خاص طالبان حق را دوست میداشتند و اینها  
 عظیم کلام داشتند میفرمودند اکثر طالبان خدا قریب و بعید نزدیک و حضرت می آمدند  
 اول آنها را ذکر چهار تعلیم میفرمودند و هم مرشد ناموالا میفرمودند که حافظ صاحب بحسب الفاظ  
 کلمه نفی و اثبات و اسم ذات و بهواصفت آن بملاحظه معنی و بدو شد و تحت و فوق  
 و کوشش بلغ می نمودند بعد بقدر استعداد طالب اسرار و دقیق کلام توحید و ذکر مجرد از الفاظ  
 و فکر تشبیه و تنزیه تلقین میفرمودند و هم حرف بهمت قلبی و توجه فکر علی حسب مراتب او میکردند  
 و می انداختند و هم در حلقه ذکر جهر برآوردن ذکران القای نسبت میکردند و او از هر یک میبرد  
 می شناختند اگر کسی در حلقه صبح و شام حاضر نمیداد چون در ویشان بعد نماز اشراق برای  
 قدم بوسی حاضر می آمدند پیر سیدی فلانی تو کجا بودی که حلقه ذکر معمولی حاضر نمودستی

اگر محبت قومی بعرض نرسانیدی بغیر و غمی و بافتافاه بیرون کردی و فتوحات بسواری آمد اگر  
 از غزو و لوش و پوشش در ویشان باقی ماندی بسکینان و بیوگان قریب و بعد از امیر شمر نماند  
 حکایات کشف و کرامت وی حضرت بسیار اند این مختصر گمانش این ندارد مولانا میفرمودند حضرت  
 حافظ صاحب خلق نسبت باطنی بر و عاقبت میراستی بسیار داشتند چنانچه روزی گفت مرغی  
 این کار نه نقل است سگی بر در خانقاه قیام داشت یک حصه طعام اورا مقرر شد و آن  
 سوای حصه خود بر طعام دیگر خانقاه نظر میکرد بعد چند روز در ماه کاناک از در خانقاه غایب شد  
 حضرت پرسیدند که کجا گویا است عرض کردند که ایام گمان است به راه ده گمان میگردد و از سنگان جنگ میکنند  
 فرمودند اکنون در اینجا آمدن نمیدهند بعد چند روز حاضر شدند فرمودند که میان کلاه از اینجا بر وید  
 که پیاوه غیر غلب شدی و از سنگان جنگ کردی و زخمی شدی او از اینجا بغیر منگی روان شد  
 بعد دیدی فرمودند که میان کلاه را ببیند که کجا رفت بر چند تلاش کردند نیافتند بوقت شام  
 در ویشی دید که بر لب تالاب در کلاه سر را خیزیده مرده افتاده است بخدمت عرض کردند فرمودند  
 که در پارچه سفید پیچید و دفن کنند در باغ و دفن کردند و الله اعلم بالصواب و فاته حافظ صاحب  
 یکشنبه بوقت نماز ظهر تباریح شاتر و هم رمضان در هزار و دصد و چهل و هفت سال  
 هجری واقع شد ششده اربعه قریب مرض وفات اشاره بطرف حضرت مرشدنا و مولانا  
 سید حضرت مولوی امانت علی قدس سره و حضرت سید غلام معین الدین سید الله تاجی  
 عبداله شاه تهنائیری سید الله و حضرت شاه جی جان الدشاه خانبواری رحمه الله و حضرت  
 حاجی سکین شاه رحمانه فرموده بودند که در اینجا باشند حضرات ایشان بسبب تبرید و تقریر قبول  
 آن نکردند بعد از انکار ایشان روزی فرمودند مولانا محمد امانت علی فرمودند که مولوی چوبه را  
 پیر شاه چوبی بکنیم و لاا عرض کردند حضرت سلامت بسیار خوب است اخرا لام همه در ویشی  
 علاج بیکر و فرمودند که اسباب خانقاه و تدوین از حواله پیر شاه فرمایند که بدهند چون  
 که در عرضی است خدمت بسیار کرده بود و حسن عقیده اظهار نموده بود بدین سخن راضی شدند

و اجازت دادند بعد وفات وی حضرت درویشان دستار بستند و میرسند نشاندند و نذر  
دادند مولانا میفرمودند که حافظ صاحب دل او را افتاب کرده بود پس ازین از انکار  
آن اشاره افسوس نمود مولانا میفرمودند روزی حافظ صاحب بطرف پیر شاه صرف  
معت میگردند نظر حافظ صاحب بسبب ضعف پیری مانده بود من است بهر پیر شاه ششم  
و نسبت را از در میان بخند میکشیدیم بعد ساعتی گفتند که پیر شاه همراه تو کسی دیگر است  
گفت حضرت جی مولوی جی هستند بیاس خاطر من خاموش شدند مولانا هم صرف آن  
سبت از طالبان دریغ نمی داشتند لیکن انبیاضی در حفظ آن از ماکوششی نیست رحمة الله  
علیه ذکر خواجہ محب الهی با و می صاحب مقاصد العارفین می نویسد قدوة العارفین  
امام المحققین و ریای معارف تحقیق باران شریف توفیق محرم اسرار قدم منظر انارون  
والعلم کاتب البهائم الی قدری لوح رموزات در گاهی قطب زمانیان و جهانیان شایع کبر  
خواجہ محب الهی آبادی قدس سره چون بامر شریفی سلطان الکاملین شیخ کبار شاه ابو سعید  
ابن نواز الحنفی نگوی منوسل شدند آنحضرت تلقین فرموده روزی چند حکم مجرور کردند و بعد  
چندی فرمودند ای محب الهی بیات را بخدارسانیدم و ولایت او رب تبار ازانی داشتیم عزیزان  
دیگر ملول خاطر شده عرض کردند که حضرت مایان را مدتی است بار محنت میکشیم و هرگز به بلبل  
و مال غیر بسیم و گاهی در حق مایان چنان نفرمودند و این مروجدید و لذت ریاضت ناچشیده را  
و طرقة العین چندین نعمت ارزانی داشتند فرمودند که محب الهی کسی است که در یک دست  
چراغ و بیک دست آتش آورده همین که دم زدیم و روشن شد فلک فتنش  
الله بخیر من کثرت ما را درین کار چه ناخیر که خدا تیسارے جلوی کرده ای صاحب پرورش  
پیر پرستی مثل است بهر افعال و اقوال تابع اومی باید بود که تعجبت وی تعجبت خداست  
و من انی الله بقلب سلیم اول اینجا است بر قول و فعل او اعترافی نباید که او طیب مادی و ملک  
صادق است و فعل ملک سلیم ملک پیر در خلد معرفت است هر که بر استی در آن در آید

سیرت کنگر رفتار داران ثابت مولوی رومی ای علی از جمله طامات راقم  
 بر گزین نوسایه لطف اله چون گرفتی پیرین تسلیم شد به جمیع موسسه زیر علم خضر و  
 بر کن بر کار خفای بی نفاق به تلمود و تراجم و اذقانی که چو کشتی بشکند تو هم مزن  
 و هر که غفل را گشت تو موکل به دست اوراق چو دست خویش خواند پس می آید توفی ای میر محمد بر این  
 و باید دانست ریاضت هر یک بحسب استعدادی است که در این شدت مجاهده کثرت کار است  
 و محنت بی روی واجب و بر که را بقدر غلی ازیست و بر این بجز فی حصول بیشتر فرو بر انگشت نوال  
 پرستی گشته به با و از دولا پیسته کنند به مستعد را دور افکنند ظلم است و ناستعد را  
 پیش کشیدن چهل اما پیران جاهل بر عکس آن روند و یا همه طلب را بیک نوع تلقین کنند و باینکه  
 شبهه انتہی شیخ کبیر موصوف در مثنوی اثنان و خمین و الف و فوات یافت صاحب اقتباس  
 قواری میفرماید علی غیث سوم به شیخ ابوسعید گنگوی قدس سره شیخ المشایخ شیخ  
 محب اله صدیقی صدر پوری است و از اجده خلای ائمه حضرت بود و صاحب راه الاسرار مینویسد چون  
 شیخ محب اله از تحصیل علوم نقلی و عقلی فارغ شد و او را طلب حق پدید آمد از غایت سوز و طلب  
 و در دلی رفت باستانه حضرت قطب الدین غنیار کاکلی استخاره نمود و آنحضرت در معاینه و بی  
 فرمود که بالفعل سلسله شیخ عاقله گرم است و بجانب شیخ ابوسعید اشارت فرمود  
 باینکه آن کجاست شیخ رفت و بشرف بیت مشرف گشت بعد از آن حضرت ابوسعید  
 فرمود که خود را که مجاهد نام داشت فرمود که بدین که استعداد محب اله بولایت کدام نبی  
 مناسبت میدارد و تا موافق آن مناسبت تر پیشش کرده آید چنان معلومش گشت که  
 که استعدادش را مناسب بولایت موسوی واقع است و کی کیفیت حال خود را گفت  
 پس حضرت شیخ ابوسعید محب اله را شغل نفی و اثبات و اسم ذات با نگاہ داشت صورت خویش  
 تلقین فرمود و در این نشانده ویرانندگان از صفاتی باطن مخدات غامضه و جواهر صانع  
 گشته و تجلیات ملکوتیه و جبروتیه نقد و تفسیر می شدند و تجلی ذات لاکت و بیرون تلقین بر این

می‌گرفت و حال آنکه شیخ و ابی خوامان جوانی همین سبب بود چون از اربعین بآمد نامی اقصا  
 خود پیش حضرت شیخ اظهار کرد آنحضرت فرمودست که در آخرت به خلافت عطا نمایم و در کل  
 موجب گذشت که هنوز نشود ذات منکشف که مقتضای طالبان این راه است و رسیدن به  
 پیر من کدام حالت مرآت خلایف تصور کرده من خلافت میدهند چه سالک بحصول تجلیات  
 صوری و معنوی که تعلق بملکوت و جبروت دارند لائق نباشد و چنانکه بحصولش شایان این امر  
 سبک و آفاق حاصل نشده است و مطلوب من همان چیست است که عباد از شهوات و غفست  
 لاکثیف است مخفی نماید که خلافت شایخ در غیور لا مروج هفت نوع است بعضی از آن قبول  
 و بعضی از آن محمول چنانچه ذکر کرده می‌آید خلافت اولی صالته دوم اجازه سوم جاما چهارم  
 و از آنجا پنجم ششم تکلف هفتم اولی صالته آنکه بزرگی با امر الشیخی شخصی تعلیفه خود گیرد و  
 جانشین خود را از این نوع خلافت را صوفیان با صفا خلافت الهی می‌گیرند و اجازه آنکه برضاد  
 خود تعلیفه گیرد و چنانچه جسم بر شایخ است و این نوع را خلافت رضای نیز نامند و اجماعاً آنکه  
 قوم بعد فوت پیر وارفی یا مریدی را خلافت دهند و این را اقبالی گویند و این نزد شایخ  
 رد نیست و دارند آنکه شخص از چنان رفت و تعلیفه را بجای خود نگذارتند و کارائی کشید  
 این امر بود و این شایخ منظور بدشتم اند و اگر حایان آن شیخ او را در باطن امر فرمایند و ابی  
 که نزد صوفیان امر باطن جایز است و حکماً آنکه بعد فوت بزرگه حاکم تعلیفه نماید این را حکم  
 أَطِيعُوا اللَّهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ جایز نمایند و تکلف با شایخ  
 یا به تکلف باشد این را و انباشد اولی که بزرگه از مروج بزرگه تربیت و خلافت یا بدین  
 بزرگان با تقدم و او شسته اند و محققان گفته اند چون سالک بغافل از حصول جبروت  
 برسد نیز جائز است که بوسی خلافت عطا فرماید چنانکه بندگی شیخ ابو سعید شیخ و ابی سعید  
 اجازه فرموده اند تکبیل و گیران با وجود این چنان درویش خطور کرد که مرید لائق خلافت  
 بعد وصول بر مرتبه لاهوت شسته شود و من آن مرتبه رسیدم ششم من کیان کاملی است

مشاهده کرده مرا خلافت میدهند خست شیخ ابوسعید بر خطره و می شرف شد در حال خفته  
 خلافت بمی پوشانیده دست بغا تمه بر داشت و توجیه باطن در کار می کرد و موجود است بر دست  
 آنحضرت تجلی شکست بر دل شیخ محسب جلوه کرده و نور شیخ محسب بفریاد درآمد و گفت  
 یا حضرت بس کن که مرا ز یاد و ازین ستمند و حوصله این شاه نیست پس حضرت توجیه ای می فرمود  
 که مرتبه صحت عقل و تکلیف بدوی بماند و منلو الجال گشت پس شیخ محسب از دست حضرت شیخ  
 ابوسعید گنگو بی الحفی قدس سره و خرقه خلافت پیران پشت جنت سرشت پوشیده به موجب  
 اجازتش باز در قصبه مسدود آمد که وطن قدیم وی بود اما بودن آنجا مناسب حال تقصیر  
 نمیدید بعد از مدت بقسم توکل و تجرید از خانه برآمد و بحیث دریافت سعادت زیارت حضرت  
 شیخ محمد دوم عبدالحق در روم ملی بیاید این فقیر در آنجا بود و از راه دوستی در منزل فقیر  
 فرود آمد صحبت گرم و مصفا واقع شد و الطوار پسندیده او را مشاهده نمود و بسیار  
 مخطوط شد پس از چند روز از جانب حضرت محمد دوم بشارت رخصت یافت با اتفاق  
 یکدیگر از روم ملی روانه شده بخانه رسیدیم چند روز بسبب الفت و محبت یگانگی در قیافه  
 توقفت واقع شد در آن سفر سید عبدالحکیم کاکش شهر لویه آباد رفیق او بخدمت وی فضايل  
 می نمود پس از آنجا متوجه بجای شهر ازم آباد گردید در شهر مذکور سکونت اختیار نمود و آنجا  
 شهرت بسیار یافت و در احوال حال چند مدت فقر و فاقه پیش آمد اما اهتمام نیکو  
 ورزید آخر کسالتش شد و در میان قتائی و معارف دستگاه تمام بهرسانید و سخن می آید  
 گردید اکثر طهارت و قول که از مشربان بابت حیدر انکار و شتمند بغض او تربیت یافته شربت  
 خاص اختیار نمودند چنانچه کمال او در تصانیفش مثل سوله و اوجو بعضی سوله و اوجو  
 که از وی انتقار نموده بود بود هوید است و آن این است سوال که امام علم است که او مجاب گفته  
 است جواب الحقیقه علم و عالم و معلوم یک است پس هر علمیکه مخالف تحقیق نبینی باشد حاکم  
 است بلکه سبب فقر و فاقه این است و معلوم است که سوال علی بن ابی طالب علیه السلام و غیره

طالب مطلوب هر دو فانی میشوند در یکدیگر و در مرتبه بقا هر دو صفات یکدیگر باقی میگردانند چنانچه  
 فارسی میفرموده مصرع مبارک یا اگر ششم بار رنگ گرفت با سوال در عشق و در تفرقه محبت  
 جواب عشق عبارت از میل عاشق است جانب ششاده محبوب در عبارت از سوز و فراق است  
 در میان طالب وصال پس موجب تنگی در دست اگر کسی دارد و نبود او را ترقی ممکن نیست سوال  
 نماز بخاطر کسکه حاصل شود جواب این نماز وقتی درست و بدر که شغل باطن بر مصلی مستولی شود  
 نقش غیر از لوح دلش محو سازد و جز عشق چیزی دیگر منظور و منظور وی نبود الغرض حضرت  
 شیخ محاسبه عارفی صاحب هزار و فارغ از خواطر اغیار و محافظه فائق طریقت و آداب شریعت  
 بود چنانچه از اجوبه وی که بالا سطور آمده معلوم شود پس کسیکه بر روی طعن میکند و نسبت به او  
 از مرتبه نیاید آنگاه علم بی بهره است که سخن وی قدس سره و فیهش نمی آید و بر کمال است  
 همین دلیل بس است که مرید بندگی شیخ ابوسعید بود و بنظر فیض خاص آنحضرت مخصان یافته چنانکه  
 مرآة السرازمین پسند که حضرت شیخ محاسبه قریب بستانال در الیه آباد بر سجاده و ارشاد و تقیم  
 بود عالمی کثیر از حسن تربیت و هدایت ارشاد رسید و بنا بر پنج ماه رجب روز شنبه  
 برابر غروب آفتاب سینه بگزار و پنجاه و شصت چرخ میمالید و نماز میخواند و در شهر مذکور مذکور گشت  
 یکصد و خور و سال شیخ تاج الدین نام عقب گذارشته بود و حال معلوم این فقیر نشده که  
 از شیخ تاج الدین نیل باقیانده رحمة الله تعالی علیه و باید و نیست مولانا شاه عبدالفرید دهلوی در  
 یک از استقار بنویسد هر گاه که مذمت شیخ محب السالک آبادی که ظاهرش قدم در واد  
 الحاد میفرماید شیخ تمام الاکلام یافت غایت خداوندی حضرت شیخ احمد سرمنندی با بر روی کار و  
 معلوم غریب بر ایشان القادر مود من بقدر الحاد و انهی کلامه بشیر لیس گویم چنانکه شاخص  
 در استقار دیگر میفرماید و علامه متکلمین را انکار این سلب یکی از دو وجه است اول آنکه برین سبب  
 سبب کمال و حق و یاری علی عظمت تعالیه مقید بسیار بود و می شود و بعد نظر آنها بر این  
 شجاعت نیست نه از انظار انکار و تحسین آحاد و مردم آنکه این سبب از عالم بر سر است نه



و چنانکه شیخ عبدالحق محدث دہلوی سخن حضرت مجدد را در فہم نیاورد و ندانکار پیش آمدند و چنانکہ میان  
 شیخ ابراہیم مراد آبادی و شیخ داؤد گنگوہی شیخ یوسف در کشف و تہجد وجود و ملاقات و شیخ یوسف  
 کشف ابراہیم شیخ داؤد قبول نکرد و شیخ محمد صادق میان کشف این سہ سہ بیان نمداشتند  
 کشف شیخ ابراہیم و شیخ داؤد را قبول کردند و شیخ یوسف افزود کہ تو ہما ہم خواندہ بودی کہ این  
 یافت ہماست ترا باید کہ از سر سلوک کنی ہنقصہ ذکر شیخ داؤد گنگوہی و شیخ ابراہیم مفصل در کتاب  
 ذکر و بہت شاید نگار شاہناجا شیخ ابراہیم قبیلہ باشند و مولانا عبدالحق رحمہ اللہ موم شرح شنوی  
 سلا نامہ نظیر از قول ایشان ہم می آرند و آن این است کہ علم و مشاہدہ فوق حال است چنانکہ شیخ  
 محاسب قدس سرہ حضرت آن انہی ذکر شیخ عیسیٰ شاہ غصہ الدین مقالہ العارفین ذکر صغیر و می نویسند  
 شیخ عیسیٰ سرہ جد فقیر صاحب کرامت و تفاوت بودہ و بہتر شب بہ بیداری و مشغال میگذاشت و  
 خاصہ دہشت در روز طلب فقر میکرد و وحدت سجایا آوردہ بہر فقری کہ مستفسار میکرد  
 میگفتی کہ اولاد من برادر حقیقی رسند و خود را در طریقہ ارباب نیافتادہ ہستی اول حال سکونت چہ  
 در قریہ است کہ در لکچہ مانند متصل خیر آباد تولد تبلیہ حقیقی شیخ محمدی خانجا بودہ تولد ابو موسیٰ علیہ السلام  
 شیخ عبد الجلیل نیز خانجا بودہ بعد بموت و شوق اکابر قصبہ ہر گام توطن قصبہ مذکور را در او سجد  
 کہ بنیاد عمارت بزرگی بنشانند شاہ کالواد لیا بنیاد نہاد گفت کہ دو قطب اولاد تو پیدا شوند تولد ولد  
 بزرگ شیخ خالد و شیخ عبدالحق کہ عم حقیقی ہست در آن قصبہ جوہد ہم بزم صفر سنہ یکہزار و پنجاہ چہار  
 وفات یافت و قبرش در آن قصبہ آتہ است ذکر شیخ محمدی الہر آبادی و ہم صاحب  
 مقاصد العارفین می نویسند تولد شیخ در چہار و شصت سال سنہ یکہزار و ست و یک بودہ تاریخ و چہان  
 آفتاب پر شد و فرما در مواش شیدہ ۶ سال اربع جلوسش ابو جوہد قدوہ اکامین جوہد  
 ایشان تا ایام یونج بلو دشت تنال دہشتند والد بزرگوارش شیم عیسیٰ ہر گامی مانع بازی کوہ  
 میشد سلا اثر پذیر میشد تا آنکہ روزی از مرہ عیاشان سیراۃ یسئل نیاوردہ ہر دوست گرفتہ تبلیہ  
 در قول و دستور شہت و نہ ہنسی محو ک غیرت ایشان گردید از خانہ بیرون آمدہ تحصیل علوم بی و ب

شیخ  
 محمدی  
 الہر  
 آبادی

معلوم حقیقتان اهل مندر و هشت تبار است الهی سرور ایام در بر جمیع کمال رسید و بدین معنی نام هر چه  
 بر وصول علم باطن بر گماشتند و در خیال از دست شیخ کمالی که با او خلیفه شیخ ابو سعید بن ابی الفتح گنگوئی  
 قدس سره ملایر یافتند و بدست او آمد و چنین است شیخ حکم گرفته دست ارادت بدست ایشان اندو  
 درین صحبت شیخ به بلوچ علی رسید و چارو مال صحبت شیخ حاضر بود و خدمتی که شایان باشد بدین  
 روزی شیخ کمال التفات فرمود که علی را اگر سپرد خود را ندید می ای این کمال که دارد یعنی از آن دور  
 آورده می ای طالع مرید که میرحق او چنین فریاد و لایم شایان و بهادر و مظلوم و فیض یک محبت ترک نموده  
 در ایام تحصیل صحبت شیخ یکبار ملازمیت الیزبک رسید و از خدمت شیخ حاضر آمد و بار دیگر ملازمت در تها  
 بعد وفات والد بوطن سید اند و بهادر و فیض قیل ساند و در چنین فیض الیت که با او عالم شایان بود  
 عازم الکربلا شدند و در سرخاوطن اقیار کرد و چون طایفه شیخ شهابی ملازمت اربا کمال فی اعتباری  
 و هشت ملاقات بعضی از بزرگان قوم در سیر نهادند و بهر شهر که میگذشت ملاقات اهل اقامت میداد  
 رفقه رفقه میرداد و منزل فرمود و در نجار یافت گردید که میر عبد الحکیم از خلفا شیخ عبید المجید در امر و چهره  
 دارد و بهای شوق توجه با مر و سیر فرموده بعد باریت فرار شیخ الدین و ملازمی ملاقات نمایان  
 بنظر پویست و با هم مظلوم اند منی شدند و از جواهر که را داد و قبول فرمود و از جرم الکربلا فرمود  
 بعد چندی دیگر بار او را در حضور و کوه آرد و آرد و از آن سر فرار ساخته توجه الکربلا شدند و بعد چند بار سوم  
 ملازمت اتفاق سیر فرمود و خیر و اقامت میرام و میر با غم و مر و بهر گردید و میر به در نجار و شهابی است جمیع اکابر که  
 ارادت داشتند التماس کنجی و توطن گردیدن امر و میر از طایفه شیخ فیض العبد را حقیقی سجاد الشیخ  
 شاه عبد المجید که از اولاد محمد بن خلیفه بود و دو قدر و هشت کی از آن دور که بهر یک کلمات ایشان شنید و بعد  
 ایام و الله فیقر یعنی شیخ حاد بر اثر شیخ محمدی که بجز گشتی شتعال است و ملازم میر به سید به پیش گشت  
 و خرد و شیخ فیض العبد منسوب با ایشان گشت از آن روز اتفاق سکونت در امر و تها و سیر و بکار با استقامت  
 میفرمود و گاهی سیر باریت بندگان کمری بستند چون آن کتاب آن ملک متراز مطلع غایت از اهل بلوچ  
 استهار می یافت درل حلسان بخار می نمود و آخر الامر او شاه و اورنگ عیالگیر ابو اتر و آری اخبار غافل

چندین سال

مشغول فانی بدینا بر آن متوجه گردانید که کلمه تافش زیارت حرمین شریفین گشت بر حکم ضرورت احرام زیارت  
خانه کعبه بست چنانچه در سنه یک هزار و نود و پنج مسرتده الحمد لله علی ذلک بعد از ای دو حج باز رجعت این ملک  
گردید بعد رسیدن ایشان به بندرستان باز فو فانی عام آن طایفه مخالفان از سر فرسودگی کشید تا انکه  
هر چه بس ایشان فرمود حق در قلعه اورنگ آباد بحسب نامه فرمود سوم رجب سنه یک هزار و یکصد و هفت و هجری جهان  
فانی را پرو کرد و تا بوقت ایشان بموجب امر بیکان تفویض ولایت ابراراد رسانیده و دفن کردند شهر  
تاریخ گفت که گوش دل من کس ز فب : قطعیان رفت سومی لاسکان : ذکر شاه غصه الدین  
ایشان در کتابت کوفه نویسنده که این بنده جرد نوش جام آن ساقی خام و عام هر شد حقیقی شیخ محمدی است  
دور و بیابان است اما بعد میگویی فقیر غصه الدین محمد امرویی این شیخ محمد این شیخ محمدی هر گاه می چون مالک گرامی مرا  
در خدمت شریف مجلس عالی قبلگاه ارشاد پناه شیخ محمدی این شیخ محمدی هر گاه می همیشه ایام محبت حاصل بود و  
معانی عالی از زبان اقبال ظاهر میشد بر آینه صافی ضمیر پیر زگار و دیگر آینه داران محل ان افتاب برت عکس  
انجلا می گرفت بعد وفات شیخ والد م سطورى چند در تحقیق بعضی مقامات صوفیه نوشته بود در سنه یک هزار و یکصد  
و یازده باین کسرتین حال فرمود تا عبارت منضبطه انقدمات واضح نماید این کسرتین کلمه کتبیه الانسان و اولاد  
احسانا لا یاراده غم بران گماشت که زبان قلم اگر چه از شرح انقدمات پیش اصحاب معرفت ارباب طالات  
ایمانی میوزنید تا شاید که خاطری مقدس و می تو جاز این به نقش بر شک برگرداند لیکن با وجود پاس و رب زبیرین  
فقیر این معنی پر معانی فانی شده حق سبحان تعالی هر یک از این گروه در ایشان بوصفی برنگین و بهر دلی باور  
معنی بخت کسی سر و سرش گویا کسی زعفران آتش جو یا دلی در جوش خروش و دیگری زبیر یا بکل لب خاموش  
دنبه نیز از این مره مستور است و با خفای از مامور مودعوی نمیغنی است که در هنگام طالب علمی شنبی رواقه  
قد برسی آنحضرت صلی الله علیه وسلم میسر شد و آن نیست دیدم که آنجناب ربانی تشریف فرموده اند و دریافت  
شد که از مدت شش ماه در ان باغ تشریف میدارند با پوش حاصل کرده بگوش نبشتم و از انکودین مدت شش ماه  
محرّم زیارت ماندم بالفعال کمال سر و پیش انداختم و انشای این حال روی مبارک بجانب من کرده  
فرموده : نیکو کار شدی زین باعث بقدم بوس اینا مدی که علت مانع اینجی گشت ازین عتاب بیامان گشت

آفرید این تعریف خواستم چون از ان خواب بیدار شدم همان دم در خود حالتی دیگر یافته دم از تفصیل علم متوجه شدم  
 گردید اگر گاهی به تعریف طلبا بر سبق کتاب مطالعه میکردم مدعی حرفی نمی کشود پس انستم که ان سر علی علیه السلام  
 بعضی از مشاغل علم ظاهری و مذکر آن منع فرموده چون تفصیل این علم در دم قرار نگرفت تا چنانکه فکر کند ان  
 هر چند مردم ترغیب میفرمودند و در دم هیچ اثر از ان نمی شد لیکن پیش کسی کشف این اسرار نیامد و دم به ان  
 آن کو شیدم از مبایم این واقعه و علم برین مکشوف گشت که انبار آن باعث متابعت نجایست و بیان  
 این علم بر عالم مسلم هر گاه که رازی از رازهای مخفی خطا و از رازهای مخفی حسمه مناب بر دوف و لم نشسته و در  
 کتم اسرار بر اجماعی عظیم و لذتی بسیم پیوسته اخر الامور ان والد و انکاید فرمود تا چار و در سنه یکیز و یکصد و پانزده  
 کتابت کردم و مقاصد العارفين نام نهادم و در سنه یکیز و یکصد و سبت و چهارم اهتمام بافت انست  
 و در فصل خامس که اول کتابت کو میفرمایند که تقسیم وجود بطور تحقیق آنست و ان بلا اعتبار که بهیچ وجه مقصود  
 و مشافست چون برنگی از الوان صفات مخصوص شود متصور بلکه محسوس گردد و لهذا محققان سنی مفت  
 در کتب ذات منع کرده اند الا بوجهی که کلمه انصاف بعضی بران جایز بود پس تحقیق علم ذات معدوم است  
 و آنچه بود و ایزه درک میکنند بنفس الامر در ان صفتی است از صفات او و علم او عجز از علم اوست حدیثی که  
 رضی الله عنه فرموده العجز عن ذکر الامر و ذکر الامر و انک بهم رقتی علی کرم الوجه میفرماید که مال الا خلاص کفوا  
 الصفات و ان علم از خود جا بل شدن است و حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم نیز شیرین مقام است  
 که من عرف الله فقد عرف الله و چنانچه کتب ذات معلوم نیست کتب صفات هم معلوم نیست چه محدود و نامحدود  
 متناهی و بی درک تواند کرد و در علم الهی ذات صفات هر دو از لا و ابد و حاضر اند پس معرفت ذات نباشد  
 مگر با اعتبار صفات و لهذا پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرموده انک علی متورق الصبح علی صورت و النساء و کمال الایمان  
 و ارشاد سالکان ذات را بصفتان بیان فرمودند و فرعون هر چند که با موسی علیه السلام سوال از ذات میکرد  
 او جواب از صفات میفرمودند و آنچه معلوم میشود بحواس ظاهره با اطله صفتی از صفات اوست و ذات هرگز معلوم  
 نه به اگر من محبت الاطلاق بیان کنی بهم نموده قیود اوست حافطه عقا نکار کس نشود و ام باز چنین  
 کا بنما همیشه اوست است علم باه فلیک بالاطل فی الصفات این کشف اجناس پیشتر آورده اند و از انجا است



هر فعلی که در این تفسیر مظهر را ظلی است که بواسطه عرض غیبات و تعینات و در تمام پیدا شده و از هر دو  
ظلی خوانند پس مقابل حقیقت بقدری است و مقابل مظهر مظهری کل داخل و جز را بر و حقیقت چون پیدا شود ثانی مظهر  
ثانی چون ظهور کند اول پوشیده شود و در فعلی میفرماید و تحلیلات اسما الی اهل قسمت کم فعلی را بر جبار  
و بیان کنیم چنانچه در مقابل از شروع بمقصود تا بر سالک انکشاف تمام فعلی کند و دو دو که محتاج و دیگر گشت نشود  
تقسیم اول فعلی یا ضمنی است و آن در چیزی و فعلی باشد که مظهر اشبه باشد مانند و یا فعلی آن بجزی باشد که مظهر  
بر خوانند تقسیم دوم فعلی عینی یا انا اثر است و از حقیقی گوئیم و یا تاثیر و از فعلی فعلی یا اسم تقسیم سوم فعلی یا بعد  
و از هر خصوص است یا نام است خواه آن صورت شخصی بود خواه نوعی و جسمی یا آثار مختلفه و آن ظاهر و مظهر  
فعلی یا اناقی است که خارج نفس باشد و یا نفسی که داخل است مقدر اول هر اسم و فعلی حقیقی عین آن اثر است  
که فعلی بدان شده و آن صورت حقیقت و مظهر است و در فعلی عین آن تاثیر دوم جمله اسما و صفات مخصوصه  
یک نوع فعلی نیست بلکه در عین رتب مظاهر فعلی اند با اختلاف انواع فعلی سوم جمله اکثر اسما و نفس مخالف فعلی  
اسما است و افاق بحسب اثر و تاثیر مخصوص عمومند تحقیق چهارم فعلی اسم فعل من حیث الفعل و نفس هم  
فعل است فقط بلکه فعلی صفات سلویه در خارج نیست شدن ناشیا است از قید هستی و در نفس کمال منزه  
از غل و غش و رفع و وجود موسوم از میان هر سالک هر قدری که مجابده کند بقدر ترقی صفاتی ازین صفات برود  
متجلی شود و مطابق آن مظهر را در تبدیل احوال گردد و این فعلی نوعی فنا است که بحسب استعداد سالک دست  
حمیده بدخواه یا عتصاف باشد خواه بحیثیات مثلا اگر صفت عظمت فعلی کند سالک بود جزو ایل که باعث عدم  
افعال فاسده و اعمال باطل بود فانی شود و اثر او که اخلاق حسنه باشند دست و بد مخصوص و مسامحه که در  
او اگر صفت فعلی کند سالک را فانی از صورت و عالم که تجو عبارت از دست حاصل شود و اینجهال ملک ملکوت خود  
او گردد و این درجه اوسط از درجات ولایت است و چون قیوس فعلی کند سالک از خود و از هر عالم و عالمیان  
فانی شود و از هر هستی و چیزی در وی نماند و این مقام لا صوت است هر که بدین مرتبه رسد بگویند موجودات  
بجرون ملکوتی در خود مشاهده کند و هیچ مجاب باقی نماند و هر کس که این صفات در غیر انسان متجلی نشود نمی بینی  
که فعلی آئید و نبات از دلیلت رنگ فعلی مثلا تحقیق فعلی فناء از است و از این مظهر مثال و مصدک

حلاوت الدائم و چون عقاب این جمله صفات یک حقیقتی است و حقیقت و امتیاز بر مراتب قوه و ضعف طاق  
 تعلیقات اینها نیز یک است و امتیاز را اعتبار ارتفاع ذلیل ضعیف و قوی و اعلی این ذلیل از اینها نیست بفضل  
 یا بقول چنانچه سرفه و قتل نفس مقتصد و امثل آن و آزاریدن خویش چنانکه زنا و شرب خمر و قمار و کذب  
 و به گفتن بجهان بخلافه و تعالی و اعلی آن اثبات برستی ماسواست پیش وی تعالی و تعالی همه اشیاء در خارج  
 سبعین حقیقت محمدیه باشد و از عالم اجمال خواند و چون این همه را بر یک حکم کلی کنند مرتب جمع الجمع او را حاصل شود  
 و آن بودن و دانستن و در یافتن و شناختن و اثبات کردن خویش است بمعنی ذاتی که بسبب تعین او یکی بشود  
 که غیر از عالم سنگ بر خیزد و بر دیوان بلون واحد نماید و تفصیل مراتب با اجمال مبطل شود تا سالک عالم مجرد است  
 در خود مشاهده نماید پس مشاهده مجرد است که اقصی در عالم است حقیقت کلی اسم علی باشد و تبدیل تفصیل با اجمال از  
 کلی اسم می است و آن خروج است از منزل قیومیت بمنزل حیانت و نمود و مدت اوان که رفع تعینات  
 گذشته است کلی اسم بلیع و اثبات بعین ذات بحیثیت مذکور کلی فرد است شناختن و دریافتن و دانستن و بودن  
 از کلی اسم اول و ال و هو و احد است پس کمال انکشاف و مدت بودن محض است بی عرض حیانت تا کمال  
 بهیاء و لا یحتمل بهیاء و لا فوق بهیاء و بعد محال او شود و مکان نبری که کلی این است و غیر انسان حاصل نیست چه بکلیت یا  
 لایکلیت تعالی اندر این است چنانچه گفتیم که وجود مطلق با جمله مراتب حاضر است در هر ظرفی و دیگری پس منظر  
 آئینه کلی است صورت نوعی و بی که بدان ممتاز است از ماسوا و خویش و مثل او معدوم است و اعتبار  
 دارد اعتباری اجمالی و اعتباری تفصیلی و صاحب بعیرت بسبب آن صورت من جهت الاجمال بیان  
 از صورت را بعین بحیثی که غیر او مندرج بود تحت او اجمالاً و من جهت التفصیل انتقال کند بکلیات  
 تفصیلاً چنانچه صاحب نظر صورت زید را دید و دانست که این زید است فقط و یا بملخصه در آن صورت  
 انتقال نموده بسوی احوالی که عارض اندر زید را در از منزه ثلث و از آن احوال بسوی بیانات افلاک که موثر اند  
 بر آن احوال و از بیانات بسوی آثار فیزی و انتقال تفصیلی با نام است که ملاحظه نمیکند و حاصل همین است  
 مفهوم کشف بصری است چنانکه در اولیا و انبیاء که بیک نظر اسرار پریشانی معلوم میگردد و باقی قصه که  
 برخلاف او است و آن مخصوص است بعلوم صورت از عالم اشکال و نمایی و خواص نجوم است پس صورت پرده

از ذلت کائنات با قیاس ارجاع محلی احد است و نیز به سبب الذلت و با سبب تفصیل محلی اسم واحد است و با قیاس  
مصارف اهل قتل ملاکها و درین باب تلخیص واضح و مستدل لایحیه شیخ سعدی است قدس سره **فصل**  
**برگ و زلفان** سبزه قطره بر بخیار و هر دوشی و غریبیت معرفت کردگار و ای صاحبش بهر شیار  
بهرش تر از سحر حضرت شود و پیک فیض هر صورت ذالک الکاتب الحلی بجهت میلان و غموش کن کار بخیر نمیدانی  
بدانی و آنچه پیش چشمش ظاهر گردد در حکم **الانسان** ما کم یعاکره منجالی بحث از خویش کن تا تحقیق معلوم  
بدست نشیند استفاده نما که بکلام سوزی و بنیجه نیست عالی کوشش باقی اختیار مختار است غرض اگر تفصیل نام  
نرسی ناقص از دست ده و اگر برین تعیین نرسی از پایه علم العین محکم العلم افضل الامور کلاماً و نوبه و قیاس ازین  
با ما مهران محفل عکبان خود نشسته بودند که کرفش از بالا ای دیوار آواز کرد که زهرم ازین روز منجیس است نظار  
تخلص آن باید گماشت ایشان بجانبی متوجه شدند درین انشای پارچه فروشی بسته نهانید و درش بسته باشد  
ایشان با استکشاف آن امر کردند چون بسته را بشناختند از دست خود برکنار عطف علی و زیر و بالا کردند و دیدند که کلاماً  
کرفش از آن برآمده بجانبی بود اگر گیت و بازو چو ماده خود در پیوست فرمودند که اگر کشا بسته نه عاقلین در  
که بسته کشاده که در فغانی حامی رفیع الدین خان صاحب تذکره مینویسد شیخ عضد الدین بکن امر و سزا از بنا و زیور و آن  
شیخ محمدی است عالم بود معلوم شریعت و دیگر فنون غریبه و تصف بود و بوسع و تقوی و زهد و قناعت  
و توکل و مجود و خیال و اطفال قدم از دایره کل بیرون نهاده و هر چند حکام وقت خواستند برای وی وظیفه  
قرار دهند اما ملا داشت و دست عمر بفرقه فاقه گذرانید و در تعمیر و بنا بسیار مبادرت داشت و حکایات  
مجید وی درین باب بسیار است که سال مکرر از او یکصد و شصت دینار و هر یکد مرتبش رفتم بمقبرتی که گری که میرفت  
با من گفت که برین جامه افکن که درین ملک تسلط دارند و دهان بپاکن گفت خدایه رسید گفتم که امیر بپاکن گفت  
این را نمیدانم که بپاکن اسل را بعد چند سال گفتم از دوست که ام گفتم از دوست مرشد گفتم که ام و آن سارگر  
این ملاویم از سر افرا بگو تا من فافتم گفت آمدن مرشد ناگزیر شدنی است و خدا او جل قادر است که شما را  
محفوظ دارد اتفاقاً بعد فافتم شیخ و رسال شما و پنج که رسیدید و دیگر سرداران مرشد شاه عالم را پادشاه  
را هر که گرفته بمقابل صاحب خان آمدند و خبر از بپاکن که شش بود که صاحب خان و از خود و دیگر کبیر از آنجا



حضرت شیخ

از توفیق افغانان بدررفت و حافظ حقیقی، به جایت شیخ نارامع توابع امون داشت و موزی مذهب انیس  
 تعلیم آن عزیزم فرمود این علم موقوف به تعلیم نیست زیرا که اقسام آن غیر محصور است و با حافظ تعلیم نمی آید بلکه  
 است بر شرف عالم مثال به گاه کسی آن عالم نکشف کرد و تعبیر نماید و وفق محتاجان کرد و لغیر تعلیم و یای سید  
 به پنج بود فرمود گاهی چنان می باشد که خواهر بر معبر اظهار نماید و آن زمان و خاطر وی آتشی و حدیثی گذرد  
 و کتب مضمون آن تعبیر کند انهی و دست به قلم رجب یکبار و یکصد و هفتاد و دو و اوقات با حاصل تاریخ  
 و دو پر سه شصت یافت که شد با مرند و کر شیخ عبد الهادی صاحب کرامت که در میگوید شیخ  
 عبد الهادی قریشی از مزی مرید شاه معضد الدین است تصف بود بصغات صلاح و تقوی و مردم را با دی  
 حسن هدایت بود و با من بسیار مهربان بود انهی تر تربت علی مرید ایشان در کتابی که نام تاریخی آن معراج الدین  
 است میسند که از زبان والد ایشان شیخ محمد حافظ که از اعیان رؤسا و اعظم اکابر محل قریشیان امر و به نقل از  
 شاه تاج عبد الهادی از سنین چهار سال عمر داشت که روزی حضرت شیخ محمدی بقریصیات بماند والد ایشان  
 از تربت سید ارشد بعد از فراغ تناول طعام وقت نماز رسیده بود و حضرت شیخ بر خاستند و وضو نموده برای  
 او ای ای و او متوجه نشدند و در عبارت ظاهری شیخ علی عارض شد بود و بسبب متفرق تمام سمت قبل از او  
 و از ایشان با وجود حضرت دست آن بنگاهی کعبه مقصود گرفته متوجه قبل ساختند همان وقت بر زبان حضرت  
 شیخ گذشت که شیخ محمد حافظ خلف الصدق شما مقتدای و مرگ و دو عالمی را در طریق حق و سبکی نماید از  
 بر کلمات آن افغان شکر که در حق ایشان از زبان الهام ترجمان وی حضرت بر آمد تا ارشد و متذریب  
 افلاک و علامات حسن توفیقات از آن زمان واضح و لایح گردید و از همان وقت مهت بر ترک و بهر خود شست  
 از غفلت و هوس بکن نمود اگرشت اخراج بعد از ایامی معدود و والد بزرگوار ایشان را در کتب تحصیل علوم موری  
 که جعلی علم منویر مقدمه ایست قوی پیش معلم فرستادند ایشان را از باب تعلیم و تلذذ تا مفرج القلوب  
 و دو با بگستان اتفاق تحصیل افتاد و روزی اتفاقا طفلان بخانه خود معلم بجا می رفت بودند و ایشان  
 در آنجا اهدی بنوگاه درویشی بطور سیلان پیدا آمد و هر کسی بر دل ایشان پیدا شدند درویش خیری  
 از منس خرمی از دماغ او برده با ایشان داد که این را بخور ایشان از روی خوف بی تا مل بخلق خود بردند

والی و مدیونش از نظر غایب گردید بجزدی که آن از خلق فرو رفت و حشمتی و تقری تمام از مردم و زلات ایشان  
 پیدا آمد چنانکه بصر لرزیدند و از آشنایان بیگانه متفرخ نمودند و فارغ البال بعبادت و ریاضت مملوک مشغول گشتند  
 تا آنکه وقت کن رسید که مراد اولی و مقاصد مافی الضمیر اعلیٰ بظهور گردید و زوی در حالت سیر میفرمود و در شکی  
 تیم شاه نام مدعیاس مربوطه گران در لایمی امر و سپه قیام داشت ملاقات شد چنانچه شاه تیم از ایشان فرمود  
 که مرا همراهی شده که عبدالهادی را با خود و لری ایشان بپیری او شان روانه شد چنانچه رجای وقت نماز دیگر رسید  
 ایشان در نماز اشتغال نمودند در حالت نماز انوار بر دل ایشان طاری شد و استغراق تادیری واقع شد چنانکه  
 بخدمت شاه تیم ماندند و فیض محبت او شان بدوق و شوق برداشتن و در حجت و جوی محبوب خبر محورا  
 نوزدی کاری نداشتند چون ایشان از باده طلب بر شمار بودند شاه تیم اسم خود و اسمی پیران خود که تیم شاه  
 و همسرش شاه سلیم و همسرش شایسته هر شاه مجنون عجمی و همسرش شاه ذاکر سودانی و همسرش نظام الدین  
 بلخی با ایشان بیاد داده فرمود که شجره مرشدان من باشد شجره عضد الدین بعد بن پنج اسم واحد است شما  
 از شاه عضد الدین معیت کنید و استغفار نماید که مملوک بود و رسید ایشان از بس بخود می از چشم جان  
 خود غریب داشتند چنانچه جابر چهار باره پاره شده در حالت با مرده رسید و بخدمت عضد الدین باز شده و دست چیت  
 او اند و مرید شد نه شبی در او ایل حال قریب نصف شب پامالی مشغول شده عرض کردند که جابر رحمت الهی  
 در رسد و ما از من بر ماند فرمودند که بابا با رعایای بدوش واری و در فقر و تنگدستی ماست فقیر خود را از کار  
 رخصت کنان انکاری التماس نمودند که رعایت تمنای ولی بنده آنست که اله تعالی مرا مثل سگان کوی حضرت  
 گرداند از آنکه بر این حضرت دار و این کلمات در دل حضرت جا کرد از کمال عنایت بکلمات حقایق تو ان  
 و خلیفه برحق و نایب مطلق خود ساختند انشی کالات و خوارق عادت شاه عبدالهادی مد کتاب مذکور  
 مفصل مرقوم است این مختصر گنجایش آن ندارد صاحب قصص باطن و اهل سمیت و توجه قوی بودند و خط  
 لمسوا بر قلب شریف ایشان کم گزشتی و زوی خطره بر دل ایشان ظهور کرده و حکم قادر برحق فی العوالم  
 مطابق آن بظهور پیوست چنانچه مرشد عالم با اقام میفرمودند که یکی را از مریدان خود و در اسرار جوش برای  
 کارند دعوت فرموده بودند و جوامع ایشان گشتنهای مردمان را بنحو معنی چنانچه از ان شکایت این عالم

پیش شاه صاحب بر دین بواب آن فرمودند که فردا من همراه شان بچراگاه خواهیم رفت روز دهم هر یک از  
 ماموشان در کشت زاری واقعه شاه صاحب بسبب ضعف پیری نتوانستند باز داشت انگار خیال  
 که اگر کسی شکایت خوابند نخواهم گفت که راسان دیگر بخورند و بچراگاه خیال دور اس جابریش از عالم فیه باشد  
 و مطلق فطره آنجناب بظهور رسید و از کمال صفائی باطن برضی منیر و بی خطرات مردم مشکف می شدند چنانچه شخصی  
 از شکایت باز اقم نقل میکرد که روزی زنان بای کوبی وی میگردند حضرت شاه کل که در کشت فیش معترض بای  
 مداجما حاضر بودند فطره و دل شاه کل گذشت که زنان نامحرم بای کوبی حضرت میکنند مجرد آن بدستند و  
 فرمودند که میان کل از آتش بریدن من بپنداشتم نخواهد کرد و من همان روز نگهبانی بر شما کرده بودم و در آن اقامت  
 بازداشتم و هم قن ناقل زبانی شاه کل میگفت که میفرمودند که بعد سبست سال آن واقعه حضرت شاه عبدالهادی  
 بر من طعن فرمود و هم آن ناقل میگفت که روزی پرتشاه کل واقعه بلند واقعه حضرت یوسف علیه السلام  
 گذشته بود تاریخ وفات حضرت شیخ عبدالهادی روز جمعه چهارم رمضان المبارک سنه یک هزار و یکصد و نود  
 و ذکر حضرت شیخ عبدالباری ابن شیخ ظهیر الدین پرتشاه عبدالهادی چشتی صابری امر وی از روستا  
 شنبو ح صدیقی معروف بود که کینه که در بزرگوارش ویرا فرادانی وی شاه دوست محمد از پسر نو شیخ ظهیر الدین  
 و پسر و درش تربیت خویش میباشند و از دوست محمد مجاهد و ریافت شاد می گرفتند و لباس گلیم و پوشانید  
 فدی حضرت را بجا بپشت و بیاضات سهل تر از میز میزدند و لباس فاخر و زیب بدن وی میپوشیدند که طبیعت عبدالباری  
 بس نازک است تحمل بیاضات شاد نمیگردد و وی هر دو حضرت از عمر ده و دوازده سالگی بخدمت جدای خود میباشند  
 جاننش مافزوده انتساب نسبت چشتیه میرشد که در سلوک آن طریقه عالی تمام رسانیدند و بعد انتقال جد بزرگوار  
 خود شاه عبدالباری قلم بر خود و لباس نوع آنرا ستمیداشتند و باطن خود را از شهو و بی نگی در کشت رنگ میگرد  
 مشغول سجاده نشین مداجم خود گشتند و از بهمت و قوت نسبت حنفیه چشتیه مینسبند خلفای خود را پسر و پسر فرزند  
 ساختند حسن صورت و نیک سیرتش چنانچه بود و در یازدهم شعبان بر فرزند مجوس کثیر دود و صد و شش  
 لایح غرضه ملک پرتشاه همان بخش و عقب گذاشتند و خلفای وی حاجی سید شاه عبدالرحیم و سید محمد علی شاه  
 و حاجی خیر الدین و حافظ کل شلو را قلم در آورده بود مرد بزرگ و مجرب بود و شیخ محمد منیر و ابن الد شاه و حافظ کل بزرگوار

شیخ عبدالباری

بودند و هم زار پر انوار وی و در قرب جوار زر جبرش واقعات حاشا شاه علی حسین میگفتند که روزی مجلس  
پیر شاه غلام حسین این انوذ تغییر میفرمودند که یک چوبش میاز شکسته دیدیم و نیز همان وقت قبل انتقال حافظ  
عبد الکرم بخند کرد رسید شاه دست محمد بعد انتقال بخود در قریه برای ازادانه و مجروران استقامت ظاهر  
باطن قیام میداشت و جسم ظاهرش لباس نیکار نک از شو من مشق سینه بکینایش پر شور و رنگ بود و  
صاحب الطهر و قایم السبل بودند و از صاحب جماع و اهل وجد بودند و در همین حال و رقص و ارادت ضدین سیر  
طاری می شد حضرت شاه عبدالهادی در قریه مذکور اکثر تشریف میداشتند بنا بر آن شاه دست محمد  
سکوت در آنجا اختیار کردند و هر سال عرس وی حضرت در آنجا میکردند و از آدان و درویشان و صلحا و فقرا را  
جمع نموده طعام میدادند و سماع غنا بر سر می بران میکردند و بنیو لاشاه غلام مصطفی بر سر می قدیم عرس شاه دست محمد  
در آنجا میکشیدند و عرس حضرت شاه عبدالهادی بشمول دیگر الاوش با فرموده زار وی میکشیدند شاه دست محمد  
پسری نداشته در پیرو می بقید حسن بکیر بود و صدوبست بهشت واصل حق گشتند و چهار نعلین و در غلبه  
سید علی شاه و شیخ مخ محمد و حبیبش که این نموده و قرب جوار عرس در موضع برای به فون اند و امام بخش و قیام  
گنوشاه رحمان بخش و عمر و دوازده سالگی مرید پدر بزرگوار خود شاه عبدالباری شد و بودند بعد انتقال به سر  
تعلیم طریق اب و جاز هم خود شاه دست محمد و حلیف پدر خود سید عالم علی شاه با اقتدار تمام زیارش مشرف  
شده بود و در بزرگ و خوش اوقات بودند و در آخر عمر سکر و سبزه وی غالب بود و هم در آن حال حیات  
خود را در مشغولی ناز و ادا بسر میبرد و دست و هشتم محمد حسن بکیر بود و صدوبست و جرئت حق سیر  
و بنیو لاپسرش شاه غلام مصطفی سجاده نشین و می بسته و در عمل اعمال و در علم پر کردن تقدیر نقشهای  
نصیبی از میراند و در تقیه پیری و جدی مردم را تعلیم و تلقین می نمایند و هر سال عرس آبا و اکرام و ابر و  
با جمعی و قهر میکنند سلاله انتقال و فکر حضرت حاجی عبدالعزیز انصاری رده یعنی افغانان بودند و اقباضا  
استعدای جمعی از وطن خود و در هندوستان بطلب حلی تشریف آوردند و اول انتساب نسبت باطن طریق عالم  
قادر به از شاه رحم علی که از احفاد حضرت شاه قمیسا و سوری که یکی از کامران هندوستان بودند میشدند  
از قریه بارت زار شاه رحم علی که در قریه پنجلاسا است مشرف بوده و بعد حاجی صاحب غنای این بیت

دلازم در برابر دلازم حوی با این تکیه شک بر طرف خود نسبت مشتاق چشمتی که خاص تیر چشمتی است از حضرت شاه  
عبدالباقی در روزی که شاه عبدالباقی صابری امروزی تحصیل نمودند و بعد انتقال ایشان مصداق این بیت بود  
چو دیدم دیدار کرد و دیدم با نگر و در محضتی از دجله سیر با بیت جهاد با طریقت با جناب سید احمد صاحب  
کرم حضرت حاجی مولوی محمد قاسم در مجلسی بار اقامت نقل میفرمودند که چون هر دو ذات با برکات بعد از آن  
مراقبه با هم می نشستند از تیر محبت قوی ایشان بر جناب سید احمد صاحب نامی تفرقه که خاص اثر نسبت چشمتی است  
ظاهر می شد و اثر توجیه جناب سید بر ایشان غلبه سکر و میداد رحمة الله علیهم و هم مولودها جمع سوخت با اقامت و کلام  
از اهل علم نقل میفرمودند که عبد الله خان رئیس بخیلا سامری عقیدت کمش شاه حم علی قدس سره برای دروزه  
تقدیسگاه هم میگرد و اول از تولد مولود که پسر خوانده آمد و دختر نیز میخواند چون کیفیت آن خبر از وی می پرسیدند  
میگفتند که مرشد من مرا حوالت و دختر پسر معاینه میکنانند را تم ویرا دیده بود و در بزرگ و خوش اوقات بودند  
از اینجا تصرف احوال بزرگان در عالم مثال ثابت میشود و کمورت مثالی را معاینه میکنانند حاجی شاه عبد الرحیم  
در نسبت به هم فقیه میگرد و دود و جیل و شش همراه جناب سید احمد مولوی محمد اسماعیل مرحوم و منفرد و خیال  
سکبان شنیدند که در حواله فکر حضرت میانی نور محمد مولود مولود و در فن ایشان قضیه چنانچه است  
و نسبت طریقت از حاجی عبد الرحیم شهید میباشند و از اولاد و احفاد حضرت شاه عبد الرزاق چنانچه نوی  
بودند و از اهل تحریک و تفریه و کمال تجرد و خور و نسبت باطن هر چهار طرق که از حاجی صاحب ایشان رسید  
بود و اتفاق میگرد و در اتباع است آنحضرت صلی الله علیه و سلم هر یکی بودند چنانچه سستی سال تکیه اول فضا که  
اول نسبت و صاحبیت قوی بودند و در قضیه کباری بقلی لم اطفال اشتغال نمودند بطوری که کسی بدین حال ایشان  
اطلاعی نمی بود مگر خواب حاجی امداد و معاویات اشتباه ایشان شد و آن اینست که شورش طبع  
در سینه حاجی امداد و سلم اله جوش زد و از اوت باور و ایشان مدلوله در شش آنحضرت صلی الله علیه و سلم  
اشاره و از اوت آوردن با ایشان کردند و باز شش دیگر جبر حاجی صاحب تیرا شده با ایشان کردند و حاجی  
بر یافت مقام نشان ایشان متر و دو تعمیر بود و در روزی بر ساطع شش سداست بر آستانه ایشان  
نهادند و در مشرف شدن بشمال شریف ایشان در یافتند که آن اشاره سراج منیر بر تپه صلی الله علیه و سلم

بر ایشان بود سر میز بنزدین نهادند و دست خود در تن حق پرست سپردند و خود را چون  
 مدینه بدست غسال سپردند و خطی بر جبین خود نوشته پیشکش کردند و اتباع امر ایشان نمود  
 لازم و واجب دانستند چون کمر مت و طلب و پیر بر تنی حیت بستند و شیخ ایشان را پیوسته  
 کامل طالبان حق یافتند بعد تعلیم ظاهر و باطن با کمالی یاد داشت آگاه کردند و بکلمه الحق  
 اشاره کردند و نائب مطلق خود نموده اجازت تعلیم طالبان راه حق دادند و رحمة الله تعالی  
 در چهارم رمضان که یکشنبه بود در پنجاه و نه در جوار حق پیوستند و که حضرت حاجی اماد الله  
 صاحب کوسا و شیوخ فاروقی قصبه تنجانه بودند در این خلاص و خلیفه خاص شد و با شیخی  
 نور محمد قدس اندام حاجی مولوی محمد قاسم صاحب اراقم نقل فرمودند که شخصی گفت که چه شصت  
 صلی الله علیه وسلم که در تهاک و جلال آباد است حاجی اماد الله صبار پوشیده بخواجدهم تبصر آن  
 ظاهر است که ایشان پیشایست و آداب لیت آریسته و پیرسته اند و طالبان را متابعت و  
 علوم شریعت و آداب لیت تعلیم و تعلیم میفرمایند و خدمت خود از عالم و شایسته اند و از کسفر حق  
 تقطیع ظاهر می اندر و این پسندند و تعظیم اهل امر فرمایند باید که دل خود را پیش بر از خطرات نگاهدارد  
 از خطر بدبختی پیر سینه خود را مصطفی را قیام گوید نسبت به خیم اندازان راه کند و اگر شیخ بر خود لازم  
 و واجب اندازد علم حق قبول که خدا ما صفا و دعای کند و راه آداب لیت آنکه شیخ هر چه فرامی صفا  
 و اگر حرکات و سکنات شیخ در فهم می نگیرد و بر قصبه حضرت موسی خضر علیهما السلام قیام کند شعری مجاز  
 رنگین کن گرت پیر میان گوید که سالک بجز خود را راه درم نه لایه و شرط بر در کتب نوم قوم است  
 تا اینجا نظر مولوی صاحب موضوع عبارت و بیان افاده است و باز هم مولوی صاحب از حاجی صاحب  
 میفرمودند طالبی از بزرگی عرض کرد خندان یا خدایا که شیدم بمقتضی سیدم آن بزرگ گفت از این بزرگ  
 مردن طالب صوابی بود و سنگ بر دست خواهد که بر نهند مطلوب نموده و آواز داد که گوید آن بزرگ  
 که طالبان را راه را می کند آن طالب بر خود را بان بزرگ چنانکه بود میان نمود آن بزرگ تصدیق  
 و میگفت این شریعت هم گفتی و خود خندم غلام الله گفتی و جواب میفرمود لب لب شکر الله تعالی



شربت و طریقت در نهامی سلوک شنبه هیچ طلب یقینۀ نظایه فرمود و در متابعت محبوبیت انانیتان  
 بهیست است مولانا بنور محمد لقبی مؤید نام پدر ایشان بنیال است که از قوم کمران از قوم کمران از قوم کمران  
 بود و چون از اجداد ایشان بود و تولد ایشان شب چهارم شعبان سال ۸۰۰ هجری قمری بود و در قریه چو تالیه بود  
 که از جهار بطریق سه که هست از ایشان چهار مقام و در یک از مقامات چهارده است و  
 ایشان بمرغشش الکی پیشین طوطی محمد موسوی حفظ قرآن کردند و چون بن تمیز رسید و در بلده لاهور  
 از غیره اسبگی کردند و بعد از آن در ملی آمد تحصیل علم هرگز نداشتند و شریف در می تواند ملی مجدست  
 ایشان رسید و چنانچه از ظاهر اند و برای تحصیل علم باطن بر در عرض سلطان الشانخ دست بیت بدست حق  
 پرست ملوانان دادند اول کسیکه ملوانان در ملی پیوسته شدند ایشان را بعد تحصیل تکمیل کمال باطنی و شرف  
 شرف گردید ملوانی چار سال تخمینا در ملی بقید حیا قیام داشتند و ایشان شش ساله بطریق و در بهار و  
 ششماه و در سفر مجدست ملوانان حاضر میبود و در اول سفر پاک پش ایشان نیز همراه بود ملوانان کمال  
 نظر عنایت ایشان بدول میشد چنانچه حافظ شرف الدین امرید ایشان کنانید فرمود و صحبت ایشان  
 بیعت غنست روزی شخصی از ایشان پرسید که علما تعظیم کفار میکنند و اهل التعلیم کفر میگویند  
 و حال آنکه در شریعت حقیقت مخالفت نیست فرمودند که نظر علما بر کفر ایشان افتد و نظر اهل التعلیم بر طریقت  
 و حقیقت ایشان می افتد نه من حیث الکفر فرمودند بسیار کسان را خطراتی ازین فرزند و راحت و تماشا  
 مزاحم میشود باید که اسباب خطرات را ترک کند فرمودند باید که کم خوردن کم گفتن کم با خلق خلط  
 نمودن اختیار نکند و فرمودند اگر سالی خود را همیشه مجدست بخیر و نوازد می بیند و هر روز را در اول و اند  
 کارش بر سر تعلیم و اگر در دوم را در دوم و نیت و تپایی قنای و فرمودند ملی احوال و استقبال بشیر  
 توجه سلوک شود فرمودند که انسان را در عالم است و فوت شدن او و قیام عالم روزی که در سبیل  
 نفی وجود و بوی و فرمودند سلطان باهو را بعد از حلال بر پسر مبداری عاشق بود و فی خانه بر در سر  
 او ساخته بود و در انجام مانند شبی وقت نیشب ق و دید مجموعی شد و داد و در خانه خود خفته بود  
 و در وازه خانه مجرب و بسته بود و آفر لاچار شده آن فی خانه خود آتش زد و که سالان خندان برین اند



آن سیرم از خانه بر آن نایبانشان آن مجرب را ویدیدار او متع حاصل کردند و گاهی این بیت بنویسند  
 بیت گو که شیرینی دق عاشقیت نماند شراب که نه میست و گم دارد و گاهی میفرموده است  
 مگر دی نکشتی بر غم عشق به آری شرمست کشد با گرگان ایشان را قبله عالم بخواند و مر ایشان  
 بخت و سیل سید بود در سحر و جی الهی و صوم و پنج وفات یافتند و در قریه که از مهاباد است  
 که دست در خون گشتند و زنده و عقبت کشند اگر نور احمد ثانی نور محمد نور حسن نور احمد میرد و ملا  
 بود و نور محمد میرد پدر خود بود نور حسن و یاقاضی علی محمد بود و هم کتاب که در سبک و ثقات اوست  
 میان صابر بخش خشتی صابری فرمود که در انتقال مولانا منی شایخ و بی بخت ملا را رسیدیم پس بسم  
 که که ام از خلفاء شما بجای شما باشد فرمود قبل ازین خواجیه نور محمد اقامت مقام نمود و گردیدیم هم بر ظاهر  
 ایشان را بنشیند و که خواجیه سلیمان و خلیفه خواجیه نور محمد در آن شایخ دقت و باطل و بطلان و غیره  
 بودند و مرجع ملائق خام و عام اکثر طلاب و خدا بخدمت ایشان میخیزد و تعلیم اهل طریقه حقیقت میسند  
 و در هر سال که اکثر شایخیه به شیشه پی میزند از فیض صحبت ایشان مستفیض میگرددند و بسکوت ایشان  
 ملک نگر و قریه قریه شریف و بزرگ گردید و بزرگان من عام شهر و معروف در مناقب محبوبین است نام  
 پدر ایشان که یاخان بن عبدالوهاب بن محمد مولد و موطن ایشان قریه که گوی میگویند که آن از  
 تو به می کرد و بطرف مغرب قسمت و ایشان بهر چهار سال یکی میگردید چون ستاد ازلی و مایه نیکو  
 همراه ایشان بود و در عمر دوازده و یازده سالگی بشوق طالب علم و توبه شدند و علم فارسی خواندند و تحصیل  
 علم عربی را بقطب رسانیدند خواجیه نور محمد شخص آنکه شیخ ایشان از مود و بود که شایه بازمی مردم تو خواهد  
 افتاد و در توبه غیره شریف می آید و در سیر بسیار میگردد و آخر کار بعد سی سال شهر را به طاقه  
 سخیل شاه سلیمان اقامت نمود که در آنجا که در آنجا ساختند و برای خدمت شیخ دستاورد آنوقت عمر  
 ایشان نوزده ساله بود بعد تعالی مولانا دینی رسید و تا چهل و برقرار مولانا استکف بود و پس از فاطمه  
 چهل و پنج دست پیر و دیگر خود چهار رسیدند شیخ ایشان را ریاضات و مجاهدت از که خبر شنوئی پاس  
 انظار و توقف بلی تعلیم فرمودند و ایشان همه شب که چهره آواز بلند میکردند و بعد نصف نه

نویسند

برای سبکی کتب سلوک حقایق و معارف مثل ادب الطالین و فقرات و لواحق و عشره کاطره و قصص الحکم و غیره و بخدمت  
شیخ خود می رفته شیخ ایشان را با جرات آنحضرت صلی الله علیه و سلم خلافت دادند و ایشان با اشاره و ماب  
رسات ماب قبول نمود و خدا ایشان اهل سماع و صاحب شوق و ذوق دادند و هم صاحب کتابت کور و روایت مسکن  
که گاهی در بعضی روزها در مشق و گذر زجر و سوز دل خون از چشم می باریدند و گاهی در مشاهده دوست چشم  
گشاده میزد و مانند تادیبی چشم بسوی آسمان و اگر دهان او می بودند شیخ ایشان را سکو نمی سر  
فرمودند و گفتند که راه که در گذار است و در آن آن و یار مسافر از غارت میکنند طالبان راه  
نقد را در آنجا رسیدن مشکل است پس جب حکم شیخ ساکن کوشه بنده بسیار در دم ملک سنگر و قصر و عقیبت  
با ایشان میداشتند و هر می شدند و علم این یار نیز حلقه گوش ایشان می گزیدند و تحصیل علوم باطنی میکردند  
و ایشان را اندر مکر بشناختند و چهار سال غیر مشغول انی و بدایت خلق الله کاری نبود در بنفتم صفر خورشید سنه ۱۰۱۰  
و در صحر و شعث و سخت و سخت سفر بستند و در کوشه فون گفتند تا در صبح گفت اوقات چشتیان بود  
و درین زمان نبیره ایشان میان الله بخش میربندار شده ایشان نشسته اند طالبان راه را ارشاد میکنند و از  
آیندگان در و نه گان آنجا معلوم گردید که کرم النفس و خوش اخلاق اند و **ذکر سید الدین اقبال بخارا**  
در اخبار الاضیاء است ارادت و خلافت از پدر خود سید کبر داشت و از برادر خود محمد و جهانیان سید طلال الدین  
بخاری نیز دارد و بعد از وی میر سجاد و خلافت نشست و محمد و جهانیان بزرگان مبارک میرانکه کرم الله  
افعال ما را خلق مشغول داشت و شیخ را مورد بخور و دوی پیوست و در عالم استغراق بودی و باطن انبساط  
و اضطراب نکردی که از انی التاریخ الحمدی و بیشتر پیونده مردم بسلسله ارادت مخدوم بواسطه اوست و بعضی  
بواسطه پیرو شیخ نام الدین محمد و نیز میر سید بزرگ بود و صاحب تعریف و برادر و برادر است و وفات او در سنه  
۱۰۱۰ **ذکر شیخ سارنگ** در اوایل حال از او ای نام را سلطان غیر در شاه بود و بلده سارنگ بود که در اول  
مشهور بند و ستانست آبادان کرده اوست و از فرقه مملوک طریقه مخصوص اهل وصول است نهاد  
در اول بخدمت شیخ قوام الدین غلیف مخدوم جهانیان که در تربیت مردان مقام عالی داشت و مقبول  
و در کوشه است افتاد و در پیش و طریقه مشغول باطن و ذکر کرمی از وی تلقی نمود و بعد از آن بزارت حرم مشغول

مدنی در مقله محبت شیخ بوست هر چه که از شیوخ وقت بود و راه را از وی استفاده نمودم طریقت نمود و در آخر  
 شیخ را جو قال فرقه و امامت با او و دیگران از پیران طریقت بدیشان رسیده بود و همگی را با سابقه طلبه شیخ می دانستند  
 و استاد شیخ سائیک از بزرگان دین و سرسازان و اولاد و لیکن چو نیت دست و پا داشت و به باشد پندگی شیخ را به دیگر پندگی  
 پندار استاد شیخ به امام الدین بزرگی بود که بسایه سهر و رویه تعاقب داشت مگر که این حال شد و شیخ سائیک  
 بر قبول آن ترفیع نمود بعد از آن شیخ از اقبال کرد و بان سعادتهای غیبی مشرف شد و وفات در سن  
 ۷۰۰ شیخ میناوی صاحب الدین و لکهنو است امام شیخ محمد است از صغیر بر ساد و میناوی شیخ  
 قوام الدین پدرش یافته بعد از آن مرید شیخ سائیک گشته و کار کرده و در ایشان را از افتخار مفضل فرمود  
 و وفات در این مختصر گنجایش آن ندارد و قریب ایشان در لکهنو است نیز کار و دیگر بزرگ شیخ سید محمد الدین  
 بر بن خیر اباوی مرید شیخ میناوی است بزرگ بود و حافظ مدد و شریعت و آداب طریقت حق تعالی طاعت  
 و موصوف بود و بزرگ بود و او را نیز بر طریقه بر خود حضور بود و مویع بود و بود و سماع عالم بود و معلوم شریعت  
 و طریقت در علم خود و فقه و اصول تصنیفات دارد مثل شرح معراج و کافیه و محاسن ربی و وی و امثال آن  
 در رساله ای که شرح نوشته است مسمی بجمع السلوک بر طریقه از علای که از مطلق طاعت مخدوم جهانیان است  
 و مسمی از مطلق طاعت و معاللات شیخ میناوی در وی درج کرده و در وقتی که از وی نقل میکند میگوید قال شیخ  
 شیخ میناوی امام الدین و مرید جاک می گوید قال شیخ شیخ مراد و از وی شیخ قوام الدین لکهنوی است و در ظاهر  
 شاکر و مولانا اعظم است که از فضیله و علما و عظمه بود و پیر و شیخ میناوی نیز پیش مولانا کان عارف المعارف و متبحر  
 و متبها نموده است پیر عزم میگرد که معلوم بندگان مخدوم است که طبع بنده تصحیح الفاظ این کتاب کافی است و در  
 معانی خود خاصه احوال شریف ایشان است اکنون ملازمت درس معانی از برای جیت فرمودی که با ایشان  
 دیانت است که با وجود علم بزرگ بقلم کنند و بعلوم خود انکشاف نمایند و او را مریدان بسیار از دنیا بچشم شیخ میناوی  
 و صاحب فقه و دعالت و بر قدم بر حضور و محو داشت و شیخ مبارک سندیه که با احکام شریعت و ادب طریقت  
 موصوف بود و او مرید شیخ سید خیر اباوی بود و از شیخ سالار مرید شیخ بهاء الدین جوینداری نیز تربیت یافته بود  
 وفات او در شب ششم کعبه شیخ صفی مریدی بود و از انبال و باوصاف و رویشان موصوف و باحوال ایشان

شیخ سائیک

شیخ سائیک



و میر میست نه بلکه کامل نام است که جماعت که شرح آن با بجای توان کرد که بر مقام جنس که خطرات اظهار وجود است کامل  
 و هر چه با ساجد و سواست این نام از مجروح است و بیانی معنی مکتوب نموده اند که هر چه بر مقام مقامی دارد و استخفاف و سجد است  
 و اگر کسی لفظ ای لفظی که علی نسبتاً و طوطی و مخطوطه بسیار با و است اینی که توحید و در مرتبه قرار بر زبانها  
 با مخطوطه است و در مرتبه تصدیق هر دو بهائی با مخطوطه و در مرتبه احوال با مخطوطه ای با از و مخطوطه مصنف رحمت اله علیه  
 الله تعالی که مرتبه قرار کرد و دو مخطوطه مخدوف فرو گذار شد بکلمه که مکمل کردن بر سلام است و بر این که کاتب او کام منوط  
 و در مخطوطه بر بنا قرار است و قرینه صفت مفهوم از عبارت مصنف است که میگوید و وضع لمعنی مفسر و بنا و شده است  
 یعنی لازم گردانیده شد است قبول آن که توحید بر قربت و فاضلی و بیابان به تبصیر معنی فرد که مجرد است از کفر و لغات  
 و معاصی پس لفظ مفرد و قرینه حذف است زیرا که افراد است و مرتبه و از افراد از کفر و افراد از لغات و افراد از معاصی فالانرا  
 من الکفر فی رتبته از افراد و من اللغات فی رتبته تصدیق و الافراده من المعاصی فی رتبته لاهوال لاق من لغتی رتبه  
 لغاتی توحید است و الافراده من اللغات فی رتبته تصدیق و الافراده من المعاصی فی رتبته لاهوال لاق من لغتی رتبه  
 توحید و موت است و فعل توحید و عمل است و آن دریافت احوال و صرف است و حرف توحید و حرف توحید است  
 و این توحید و فعلی است که از استعداد انسانی بر طرف است و ملازمات آن توحید مذکور بی نشان و بی کیفیات که ملازم  
 الحروف ظهور من علامات الاسم و الفعل است و حکمت انتخاب اسم مضامین یکبار و مفیده اتفاق افتاد و جزای اینها  
 پس در عقب گفته شد اولی میر عبد الحلیل ثانی سیف و ثالث سید علی رابع سید طیب ذکر میر عبد الحلیل بن علی  
 بن میر عبد الواحد از قید اول است و تولد ایشان در ملکه ارام اول وقت ظهر و در پنجم ربیع الثانی سنه ثانی و ثمان  
 اتفاق افتاد و آنحضرت صاحب بقوه بوده اند و کیفیات مالی داشته اند و ابتداء او ان مسبب انشور و نماذج و والد  
 بزرگوار خود تربیت یافت تا که در ایام شایسته و الهی رود و دوست از بزرگتر شده و سحر اشنا و دو دانه سال بر قدیم  
 بخود اقصای عالم را سیاحت کرد و از معلم نطفه بیار بود و اشعارات و صحابه سید و دیوان میگردد و دیگر در شان  
 منجور و بعد از قضای چند سال و در سوم عرس شاه دار که در قدیم شاه از ملکه ارام هر یک منزل است و سحر که در و آنجا خوش  
 خانه داشت اتفاق افتاد و در حالت بنحودی اتفاق محاذی خانه تو را بنحودی و خواهر او از او شناخت و گفت این را از عبد الحلیل  
 و بی اختیار تا به خانه آمد و برادر را در آغوش گرفت و هر چند خواست که کناره کشد لیکن بر عایت صلح رحم بخانه ظاهر نشد و سحر

میر عبد الحلیل بن علی

بازخواست بعد و سال گذارم بر آنی که بکار گروه انبار برده است افتاد و در انجام دی روزی نظر آمد که کشید و بر سر سجده  
 میفرماید یکده لایت مار بره و جو را شده است و درین استقامت نماز میفرماید و نیز خان قافو کلمی مار بره و در جواب که میگوید  
 ولایت اینجا از بیطرف می آید با فقلار و فقرای ملایمه با استقبال مشتاید آنحضرت از آنجا قصد شهر نموده بود که در آنجا و ام  
 بیشتر قدم بوس سفین گشت و در آن مریدش ندوکان و فلک فی سکه سید و عشره و الف چنانچه چهل ساله است  
 ملائین پرده افتاد آنحضرت را در رفع آسب غره دست قدرت بسیار بود و سکونت دارد و ایشان در شهر مار بره  
 از زمان آنحضرت استصال ایشان هشتم مهر ماه سیع و سیع و الف اتفاق افتاد و از انور و مار بره استصال  
 این ملاحظه کتابت کورم است و ایشان در پیر داشت و ذکر می رسید و اولیس سید و این سپرد و دست  
 سجاد و میر عبد الجلیل است و در ضمن بنیاد و موی موافق بود و در راه و انکسار میرفت و خود نمائی و خود پسندی  
 پیر امون و امن خال او نکشت و هیچ سایلرم خود را میدید که بگوید که با نیت هیچ موزی هم روا در انشیده و این میرفت  
 صوفیان تبادل است و کسی که بگوید جفا و پیش می آمد بمقابل آن لطف میفرمود و اگر برای تغییر ضرور و معاصی  
 وقت شدت گردا و سرمانها را از فرو و محنت موقوف میداشت و اجرت تمام و کمال حواله میداد و میری از ادای علی  
 شخصی بر جای خوش فرستاد و آن کلمه بر گاه که بمنزل رسید دست ظلم را از کرد و فقرای از فقرای میر رسید و این میر  
 که شاه بر نام داشت با جماعه ایداران نزد آن ظالم رفت آن مست بر عفت بر نکت نشسته بود و گفت نقیر  
 قبول نکرد و همچنین مجبور با ده سفاهت ماند و ایداران را بیرون کرد و با فقرای ناسر انگشت شاه بر بنیاد بقیه چوبی  
 که دست داشت چوبی بر جوف انداخت و نکت کرد که پادشاه را زخم یا نکت را مکر این حرف گفت آن چوب را پادشاه  
 تحت زد و بیرون آمد آن ظالم حیران ماند بعد از چهار روز خبر رسید که امیر صاحب آن مکان فلان در آنجا  
 بیفتاد و بگرد و جای در ضبط آمد و شراف و غایب از دست آنکس غلامی یافتند آنم که در محل آن چوبی استی در کتاف  
 فر قوم استصال آنحضرت و دیگران در سیم و سیم و سیع و الف اتفاق افتاد و از ایشان و دیگران است  
 سیرا و این مجبور از فقره رحمة العلیه و ذکر می رسید محمد الترمذی الکلبی قدس سره و در کتاف  
 است اصل ایشان از سادات صحیح المنسب نه است اما کرام او در مقام جانند هر سکونت داشته اند و اما صاحب  
 انتخاب میر ابو سعید از وطن برآمد کالایی طرح اقامت نخبه و تحصیل نخبه شیخ بوس نموده نموده کتب نخبه

حشمتی خاکی

حشمتی خاکی  
 ابو اعلای







حق تعالی وافر از اعتبار داشتند از زانی فرمود و سده سید را قبله حاجات جمع و شریف ساخت باده  
این دقیقه از وقایع قمر انکسار فرمودی گذاشتند و چون افتاب عیالاب بر توالفات بر هر کسی کسان داشته  
ما یوسف امیر از حضرت والد ایشان در عین حیات پدر خود بجمع و سده و طایفه می پرورداختند و توجیه انجمناب  
بسیار از بود و هر کسی که نگاه توجیه میکردند بخود شیمی افتاد یکی از مخلصان جامه دوخته بر سبیل نیار آورد  
الکلیه که بلبس آن نوازش فرمایند وقت نماز جمعه پوشیده متوجه نماز نشدند بعد نماز حضرت شاه عظیم السی  
نقشبندی بطول استین اعتراض فرمودند و حضرت شاه مذکور معارض اعلام پیرامیدار شد کسی که بر ت کلاهی  
در ایشان همی ایشان از آن معارض بر ت میگردیدند چنانچه در نجار کسین قعیق خود انجمناب استین خود را  
شان داد و استین ایشان بدست خود گرفتند در استین شاه عظیم السی تقدیر یافت نمودار شد که باوشت انفعال  
ان گردید و استین انجمناب باند دست بود و در روز هم صفر سنه اربع و ثمانین و مائه و الف و ستم فرست نمودند و  
کالیلی ستراف فرمودند و در سپهر و عقب گذاشتند شاه افضل الدوله و سلطان مقصود و سلطان مسعود  
شاه فضل القدوس سده فرزند و جانشین حضرت محمد جامع دانش صوری و معنوی و عامل سفر ظاهر  
و باطنی ملکی بود و بصورت بشیر و عمر گرامی و لایت محبم بود و ذوق و شوق از هر موزناوش میکرد و بذل و کرم  
و سایر صفات رضیه پرتبه اتم داشته اند و قتی چهار شخص رسیدند و عرض کردند که دهلهای ما از سواد و حکم  
سنگ سخت میدارد و در عمر گاهی نم از چشم مائی مانده بر آید نام آن حضرت شینه از مسافت بعید رسیده  
ایک انجمناب این دست خط بوطن خود جالند هر می نوشتند و خط طولانی بود و از آن خط دست گذاشتند  
چنان توجیه فرمودند که هر چهار بسمل و امید پسند و عکس تجلی چهره مبارک بر تونهای ایوان که از قلمی نگاشته  
بر چو آن بودند تا فتن گرفت و آنها تا دو بایس در حالت بنیادی و شورش و یکا مانند بعد افاقت بیعت بجا آورد  
انجمناب در چهاردهم ذی قعدة سنه اربعه و مائه و الف و فوات یافتند و کفر شیخ محمد محی المعرف  
شیخ خوب البرادر زاده حقیقی و داماد و سجاده نشین شیخ محمد افضل الدبادی است قدس الله اسرارها  
بحر مروج علوم شریعت و طریقت لغوی جوان پیراب و در دامن در یوزه گران کوچه طلب میرحیت او را بطن  
عظیم پدا گشت و خارق عادات بسیار رسد و کتب و رسایل کثیره تصنیف کرد خصوصاً کتبات ایشان

شیخ زکریا  
ابوالفضل

در چهار جلد بر مانی است  
و الف و جو رحمت اسود و ک و کر شیخ محمد فاضل بمصدق نغز نایار کثرت رب سجاده ابو بن و فرح اسمان  
سای اصلین طبعین است صاحبان ریشه متناقب سید تشیع بدو کمال داشت بن یک شاد و دست  
و ش گفته پیشانی بود و قنوج و ذخیره غنی ساخت و یکنه بیکانه را با حسان بی دریغ می نواخت جوهر نعم و و کمال  
او بس عالی افتاده بود و در مقدمات غامضه علی سیرت تمام ترمی رسید در نایم خم ذی الحجه روز یکشنبه  
اربع و سیمین جماعت و الف رحلت نمود و در بر مان پور اسود صاحب کاشف الاستار گوید درینجا نیز بخیر  
حضرت ابوی قدس سره معززند قطب الدین تشریف آورده بود یعنی در ماه ذی القعدة در سنه  
راقم گوید طریقه ایشان از مریدان شیخ بدر الدین کمال دوازده یار ایشان غلام جلالی و از مریدان ایشان شیخ محمد  
مهری جاریست و ک و کر شاه نیکو الهی صاحب البرکات حضرت اولین اسیر بودند  
و نجانب اسیر اولین است شایانیت اشیا نش بزرگه القتی و یکم تانیت میدانش و شش اهل احد مسند  
ارشاد و هدایت جامع لغوت و مضایع لاینت مگر چه بذر الیه بایست و رحلت خود و عبارت سجد و نشین  
و دیگر اعمال خانواده خویش رعایت فرموده بودند و اما شاه بان گفتا کرده دست جمعیت بسید مرتبی بر سید  
عبد النبی ابن بکر طیب واده ریاضات مشافقت خلافت سلاسل قادریه و چشتیه و سهروردیه اند کرده  
و از سید غلام مصطفی بن سید فیروز بن سید عبدالواحد بلگرامی و از سید شاه نایک بلگرامی خلافت یافت باید است  
که اباء و بعدا و آنحضرت محمد در خاندان چشتیه مرید بوده اند چون ایشان از طفولیت سبب شایسته و شایسته  
توشیه پیداشده بودند و در سلسله قادریه و چشتیه و از خدمت دیگر اولیا نیز توفیق نموده در هر فرقی سایه  
و دیگر گشته خود را و لقب ریاضات انداخته و در از شریف کوز و رنما نند استند و سال کامل بر مقدار  
تعب و فکس بر پنج افطار میفرمودند با وجود این غذا بقوت روحی سر و پا بر نهر بر بحر میزدند و بر حال نجانب  
در وقت سلوک با مشایخ و مقلدان هر شهر و دیار تعب میطلب میفرمودند و طلب مقصود از هر کسی هرگز  
حالا ناموس نیز زادگی بر خود و انمید گشتند و از هر فرقی خود اند میفرمودند و درین زمان از اجناسی که در دست  
حضرت غوث الاعظم قدس سره درام فیض روحی محمد و معاون بوده است و براسطه فیوضات باطنی

در چهار جلد بر مانی است  
و الف و جو رحمت اسود و ک و کر شیخ محمد فاضل بمصدق نغز نایار کثرت رب سجاده ابو بن و فرح اسمان  
سای اصلین طبعین است صاحبان ریشه متناقب سید تشیع بدو کمال داشت بن یک شاد و دست  
و ش گفته پیشانی بود و قنوج و ذخیره غنی ساخت و یکنه بیکانه را با حسان بی دریغ می نواخت جوهر نعم و و کمال  
او بس عالی افتاده بود و در مقدمات غامضه علی سیرت تمام ترمی رسید در نایم خم ذی الحجه روز یکشنبه  
اربع و سیمین جماعت و الف رحلت نمود و در بر مان پور اسود صاحب کاشف الاستار گوید درینجا نیز بخیر  
حضرت ابوی قدس سره معززند قطب الدین تشریف آورده بود یعنی در ماه ذی القعدة در سنه  
راقم گوید طریقه ایشان از مریدان شیخ بدر الدین کمال دوازده یار ایشان غلام جلالی و از مریدان ایشان شیخ محمد  
مهری جاریست و ک و کر شاه نیکو الهی صاحب البرکات حضرت اولین اسیر بودند  
و نجانب اسیر اولین است شایانیت اشیا نش بزرگه القتی و یکم تانیت میدانش و شش اهل احد مسند  
ارشاد و هدایت جامع لغوت و مضایع لاینت مگر چه بذر الیه بایست و رحلت خود و عبارت سجد و نشین  
و دیگر اعمال خانواده خویش رعایت فرموده بودند و اما شاه بان گفتا کرده دست جمعیت بسید مرتبی بر سید  
عبد النبی ابن بکر طیب واده ریاضات مشافقت خلافت سلاسل قادریه و چشتیه و سهروردیه اند کرده  
و از سید غلام مصطفی بن سید فیروز بن سید عبدالواحد بلگرامی و از سید شاه نایک بلگرامی خلافت یافت باید است  
که اباء و بعدا و آنحضرت محمد در خاندان چشتیه مرید بوده اند چون ایشان از طفولیت سبب شایسته و شایسته  
توشیه پیداشده بودند و در سلسله قادریه و چشتیه و از خدمت دیگر اولیا نیز توفیق نموده در هر فرقی سایه  
و دیگر گشته خود را و لقب ریاضات انداخته و در از شریف کوز و رنما نند استند و سال کامل بر مقدار  
تعب و فکس بر پنج افطار میفرمودند با وجود این غذا بقوت روحی سر و پا بر نهر بر بحر میزدند و بر حال نجانب  
در وقت سلوک با مشایخ و مقلدان هر شهر و دیار تعب میطلب میفرمودند و طلب مقصود از هر کسی هرگز  
حالا ناموس نیز زادگی بر خود و انمید گشتند و از هر فرقی خود اند میفرمودند و درین زمان از اجناسی که در دست  
حضرت غوث الاعظم قدس سره درام فیض روحی محمد و معاون بوده است و براسطه فیوضات باطنی

انتخاب حاصل میشد و برین عرصه از تربیت طالبان و نهجائی گرانان حاجان کالپی قدس الله سرهم گوش  
 حق نبیوش میرسیغم خرم آنجا نموده بخدمت قبله اتفاق نادى عشاق حضرت کشیده فضل الله صاحب قبله  
 روهرو نمودن آن قدوة زمان مقدم ایشان را اگر کسی داشته فرمود که ذات شهادت بهم اموصوری معوض  
 میخواست و سلوک شما با آنها رسید مرضی شوید و بجان خود قیام دارید حاجت تعلیم و تعلمت بگذرد  
 لغدات این کسب کلز مدخلات این راه بودند غنایت فرموده اجازت سلسل خضایه در پیشه و تشبیه  
 و سهیم و عماریه محسنه خلافت با دیگر اعمال نوازش فرموده زیاده از دور و حکم استقامت نفرمود  
 و از غایت غنایت بر زبان را نند که جانی که ذات بابر کات شما استقامت داشته طالبان آنجا آمدن  
 باین صوب حاجت نیست و از آنجا مرضی شده در ماه پره و شریف آوردن و سی سال از مقام خود حرکت نداشت  
 اللہ تعالی مبارک و سالکان پره و اخوند و میر سیل و حاجان کالپی را جاری ساخته و بایسیران واقربا و دیگران  
 قدیم سلسله قدیم آبا و اجداد خود نیز مرحمت میشد احوال فکر و شغل و حالات ریاضات و مشاغل  
 توانیست و عملیات و خرق عادات و تقرفات و ذکر سر و نکات از تصنیفات و حال ظاهر یا پنهان  
 آنجا بید کتاب کاشف الاستار مفصل مرقوم است تولد آنجناب به بست و ششم جمادی الثانی سنه یبعین  
 واقع شد و بعد از هفتاد و یک سال و چند ماه در شب دهم محرم الحرام قریب صبح سنه ثانی و طریق و ماته  
 و الفیض و دس اعلی شرافت و فراتر شریف با کبد عالی و دیگر عمارت سنگین اولاد آنجناب در ماه پره ساخته  
 را تمیز باریت فراتر آنجا بشرف شده است و ذکر شاه آل محمد قدس سره این شاه بیکت الله  
 بعد از گوار صاحب کاشف الاستار تولد ایشان در یکم در شرب دهم رمضان سنه یکم از و یکم و یازدهم  
 یافت چنانچه پدر ایشان بلفظ ظهور تاریخ تولد ایشان یافته اند و چنانچه سمیع خاتم ایشان است صریح  
 ظهور ال محمد زبیرت الله صاحب البرکات را با ایشان عنایتی خاص و معنی و احوال و تمام عمر زیاده  
 فیض بایه و الله بزرگوار فیضها بود و بچگونه رواد و جدائی ایشان نبود چنانچه گاهی در نماز جماعت در مسجد  
 اتفاق میشد آنحضرت میفرمودند که امر و در خلوت نماز نیا فتم انتخاب نیز یکدی می معروف بودند که بالاتر  
 از ایشان است هر ده سال بر ریاضات حق و داد و اندازند از نماز سه سال کامل در احتیاط خلوت گنویین بوده

حقیقت  
 ۶۰



شش و چهار سال میشد که در نجات استقامت میداد و سال فقیر بشت و هفت کشید و نظر لطیفه منیب میشد  
 و اکثر این رباعی میخواند رباعی گر گوهر حاجتی منقسم هرگز یت و اگر گداز رخ شرفتم هرگز یت نوید نیم  
 و آستان محرم یت و نیز اگر یکی را دو نگفتم هرگز یت عمری بحسرت گذرانیده ام و جای بحیرت و بابت  
 هم نه قلو سسی از دوکان بنما در گره نه پیشتری ندیک گفت جواز خرم را یگان حاصل نه تقیری با وجود  
 این با غلامان و طلب زمان میگویند و عالمیان غوث ارشاد میخوانند من هم با این زمره غلام و خواهر  
 و برسانده ام و ماتم خود داشته ام ای دل تو کجا میروی و کدام راه می پویی سه توی سیرای دنیا  
 وین و دیگر چو نیلای یت و دو عالم گرد و رسدنی همان حاصل کنی خود را یت و تو میدی شکایت میکنی چشم  
 از کمیداری یت کریمی هم مقرر کن اگر سایل کنی خود را یت استغفر الله لاهل و لا قوة الا بالله این فقر  
 استغفر الله و تحسین لقب با حق صاحب سبی بسید الله احمد دیگر معروف بستی صاحب سبی بسید الله بکاش  
 سوم شهبه سبی صاحب سبی بسید الله تعالی حق تعالی در عمر ایشان برکت و هدیه و از خویشی  
 سازد بحق محمد و آله و انکه میرسد محمد مغری که از اجداد سادات بلگرام و با فقرند و وقت با اجداد آنها  
 سبی نام که کافر متعصب بود و در بلگرام متوطن گردیدند در سنه اربع و عشر و ستمانه بدستوری سلطان  
 شمس الدین القشغریان اسلام را بر ابا قاری عیال و سپاه بقتل رسانید و تاریخ این فتنه خداوند  
 است و بعد سبی و یک سال سید موصوف در چهاردهم شعبان سنه خمس و اربع و ستمانه بدستور  
 فرامیدان مرج البحرین فضایل سوری و منوی در بر خواج قلیب الدین بخنیا رکابی اوشی بودند  
 حضرت شاه حمزه و وصیت نامه پند از ایام و مال پیش از ششماه نوشته در قلعه ان مخفی داشته بودند  
 و آن انیت و وصیت نامه بالا بلند عشوهری سرد و ناز من یت کوتاه کرد و قصبه عمر در این  
 معلوم بندای خدا سلم الله باد که فقیر را سفر آخرت در پیش آمد آنچه حضرت جدی قدس سره آخر سال  
 چهار النوع ارقام فرموده اند اینجا را بسند است حتی الوسع و آن سامی باشند و بانام اوی باشند  
 و این جابن اجازت خلافت سلاسل خمس مقرر دانسته و او یکم و با سماء الدین و بشنم و و عا یکم  
 و سور قرانی و دیگر ادعیه و از کار و اشغال بمشافه و غیر مشافه مجاز و ماذون بوده اند و هستند

و اوقات نشان شرعیست و از آنجا که دوست اید لازم دلتد و دست طمع باستی تمامت بچند و بلاه کتفا نماید که  
انقر و استیج المخطورات نیز گفته اند و کتب سلف و حقایق و اورا مشغول باشند و کمر سعی و طریقی انقیاد  
از دل و جان استوار بر بندند و مشیید گریز اغراض دین و امور دلت و دنیوی لازم شناسند و از آن روید گل و غار  
اندین باغ : که هم ملاوتس در باغ است و هم زراغ : که برین بد و نیکی مرز دم : که هم المیس با بیم  
آدم : دنیا گذشتنی و گذارشتنی است لهذا با هر کس پرداختنی است و اگر کسی از اهل او تعالی نظر او  
آید دست شتاد و امن او لیکن درین زمان المیت این امر مفقود و ضیعت موجود و بجز رب زبانی و شیرین  
سانی کسی فرقیته نشوند که این طایفه در هر وقت اغرض الکبریت لاهم بوده اند و فائده سالیان بهرگز تکلف  
کنند بلکه نه نمایند که حکم چنین است بعد سبست سال روشن خواهد شد مالا مستطاع در حل و کاری ازین اهرم پیشتر  
پس ازین دعا مای بی بیگانه و خویش فقط گویند بعد سبست سال جاگیر ایشان در ضبط انگیزان آمد بعده او فضل  
ای و گذارشت گردید ستمه : دیگر بگویند صحت حافظ کرده نیافت : که گم گشته که با ده تلخش بکا فیت  
غزل وقت آن آمد که غزم لا مکان بر پاکنم : این جهان و آنجهان را در هم و شیداکم : وقت آن  
که از یاران تن بایشم جدا : غرم سوئی و درستان عالم بالاکنم : نفیر و طالی در سیر لای نمود : با رفیقان ملائک  
آن صحرانم : نقطه آخر باول می رسانم ای فلان : دوره قوسین را قرب با دژونی کنم : بعد و بی را  
القرب و سوسه سازم بهم : این خیالات تو هم را بخود رسواکنم : نفی و اثبات و اثبات و نفی کنی که  
الاولی را بهیم آریم بالاکنم : رخش خود از لاولا جباهم این زمان : نزل طرف بیدار مکان خید  
بر پاکنم : صورتی انبیه لای نفس آرم هر ون : طایره قلندشین را ماده عقاکنم : پیچ و آتا با خدای  
خویش گروم بهمنان : پیچ و آشوا خدایا با خدایاکنم : سازتن را بشکم و این پرهای جان در دم  
با صدای بوییت طفله در ناکنم : حمزه قطعی بوصل جان کنم یعنی نما : دوره نامرکز البهر را بنماکنم :  
انتهی در چهار دم محرم سید کیز او یکصد و نود و هشت برمت حق بیست و ذکر اچھی صاحب  
اسم شریف سبیل احمد بدو سجاده نشین بدو گوگرد حضرت شاه حمزه بود و بدو شیخ المشایخ وقت  
خود شیخ آن زمان آوازه بزرگی و شیخت ایشان شنیده بخدمت ایشان می آمدند چنانچه

شیرین زکات

حضرت شیخ غلام حسینی صاحب دوه خود فقیر حاجت نفس السلسله را چون بلازمت ایشان رسید بعد دریافت  
موضوعا کمال تعظیم و تکریم ایشان بر خود لازم دانست در فیض صحبت خود را آوردند و تعلیم مسامحه  
و عا یانی و دیگر اعمال و اشغال و ذکر و فکر نموده در هیچ طریقه نادیده و چشمه نظامید و سپهر دید و در انقیاد  
ابو العالی که از مشایخ خود رسیده بود مجاز و ماذون ساختند فرمودند که صاحبان دهن ایشان فرستاده  
حضرت غوث الثقلین اند و پسند خاطر ایشان را ملحوظ میدارند الغرض بر کمال بزرگی و اخلاق ایشان و تعظیم  
و تواضع فقر و علماء و مسافران اتفاق است گویند پدر بزرگوار ایشان در حیات خود بر ریاضات و مجاهدات  
و شب بخیری و بر خواندن نماز معکوس ایشان را کوشش بلوغ میفرمودند و هر روز دریافت آن می نمودند اگر  
در تعداد و شغل و ذکر و دیداری شب از پسر ثانی خود در ایشان زیادتی می یافتند بفرموده خود طعام میفرستادند  
والا و شان از این شفقت مغرور و متنازع میفرمودند و میگویند ایشان تا دوازده سال خود را در جایگاه  
نماز معکوس خاندند و در پای مبارک ایشان نشان رس نمودار بود و وصیت نامه ایشان  
بندهای خدا سلم الله تعالی آنچه حضرت ابوی محمد الدرد و وصیت نامه رقم فرموده بران موافقت زیاده  
و طریقه بیعت بجز خاندان خود چار پذیرد و چار از برادر و چار خلفا، خاندان خود از جانی دیگر نکنند چار کسک  
صحیح است که بی نام چه حاجت سر و صندوق است به شمشاد خانه برور باز که کمتر است به فایده  
و استفاده و مضایقه نیست مع متاع نیک از هر دو کان که باشد به و در آداب سجد و خافقاه و  
درگاه بگویند و از نایب است ملحوظ و از نایب است محفوظ دارند که عمده کار شریف است به خلافت  
به سبب کسی ره گزیند به که هرگز بمنزل نخواهد رسید به و در خدمت صادر و در تعظیم و تکریم و تشریف  
و فقر و علماء و فضلا و بگویند و آنچه از دست ایشان آید بطریقی بایست به حرمت تمام متواضع شوند  
اگر ازین معنی از ایشان کسی را میخواستند مواظب بر ایشان نیست و علم و عمل و پیش دارند کار نیست و در هیچ  
زیاده این دامال به بیگانه و خویش و کار ازین اهم در پیش اسلام و فائده سالانه به تکلف نکنند بکرم  
کاسترین بایر یک نان جوین بکنند و خدمت دارد صادر بصدق دل کنند من خدمت قدم و بر نرسد  
خفیه قایم باشند در رسم فقریت از سه روز زیاده ننمایند و روشنی و چراغان بعمل آن از هر چه که این

عامی تکلف روا ندارد و تکلف و شریع روانیت در بقدر هم ریح الاول سید کبیر و دو صد و شصت و شصت  
 بر حمت حق پیکشند و در قصبه ماربره و قریب آب جد خود مدفون گشته و بیچ پسند و بخت نکند باشند  
 و کمر سینه صاحب اسم شریف ال برکات مرید و ما ذون از پدر خود شاه حمزه و از برادر کلاه  
 خود سید آل احمد بودند بعد انتقال برادر موصوف میر سید ارشاد ایشان گشته و بر تقوی طهارت و بر  
 طریقه آباء و اجداد خود مشهور و معروف بودند و در پیروان از دست نمی گرفتند و مسخری کردند و اگر ناگاه  
 اتفاق مس و آن افتادی دست را میشویندند حافظ نصیر الدین بطلب خدا قصد قدم بوسی ایشان  
 کرد چون قریب ماربره رسید راه گم کرد و پیچ پیچ را دیده راه پرسید آن پیران را تا بدروازه ایشان رسانید  
 گم شد چون بلازمت ایشان مشرف شد دید که آن پیر به بر ایشان هستند و ایشان بودند بعد نبوش  
 باطن ایشان فرمودند بطرف گویا روبرو در آنجا باش حافظ صاحب کور هم در آنجا جان داد و قدم  
 بیرون نهاد و ایشان حضرت در علم ظاهر و باطن نفسی و دافرو حقی کامل میداشتند و رست بنظم مضامین  
 سید کبیر اردو صد و پنجاه یک انتقال کردند و در حاطه روضه جدا مجبور خود مدفون گشته سید کبیر  
 ولد ایشان مرید هم بزرگوار خود سید آل احمد هستند تا حال میر سید آبا و اجداد خود داشتند اند و طریقه  
 سلف خود جای میدهند عالم اند و سنده حدیث شریف از ملو شاه عبدالعزیز گرفته اند و در خانقاه  
 حمیده و صفات سنجیده نظیری ندارند و قی بزبانت بزرگان ماربره رفته بودم چون در خانقاه  
 صاحب البرکات رسیدم شمعنی را دیدم که آثار بزرگی و سیفت از سیمایشان سپید است تسلیم نموده  
 ششم بعد دریافت حال بنده در یک حجره آن خانقاه جای دادند و کمال شفقت بزرگان و کرامت  
 سرفراز فرمودند سلم الله تعالی بسید صاحب عالم از اولاد صاحب البرکات که بخور و سرکار نام دارند  
 شیخ کریم النفس و بابرکت و صاحب خود و کمر هستند چون در خانقاه تشریف آوردند بکلمات  
 خود بنده راه مغز و ممتاز فرمودند بعد دریافت احوال بسیار شفقت و مهربانی مبذول فرمودند  
 و حسب معمول خود نام نشان بنده در دفتر خود نوشتند سلم الله تعالی بعد تحریه نماز و دووم محرم  
 سنه یک هزار و صد و هشتاد و هشت بخار حمت حق پیوست و کمر میر سید است محمد



ایشان از خلاصه سترشدان و عمده خلفاء حضرت امیر ابو العلاء قدس سره ارجا بودند حضرت امیر را بر چنجهها  
 نذر معانیت آنها در ولایت معین الحق والدین شمس قدس سره رسیده بود باطل ایشان را عنایت فرموده  
 بایرانات ولایت و ارشاد تقویض نمودند قلقت وطن اصل ایشان بران بود است تحصیل علوم ظاهر  
 و در علم کردند بعد فراغ علم بطلب خدا و ملک نکال تشریف بزمه در خدمت مشایخ آن دیار حاضر می نمود  
 چونکه استاد ایشان عالی بود پی مقصود خود دنیا قند بعد تلاش بسیار از شخصی تشریف حضرت امیر شنیده  
 قصد ابراباد کردند چون مشهر کالی در میان راه آمدانجا یک کوزه مصری برای نذر حضرت امیر خریده  
 نمودند و در مشهر ابراباد رسیده بخدمت حضرت امیر حاضر شدند در آنوقت حضرت امیر از نماز ظهر  
 فراغت یافته در محرم مسجد ایاران نشست بودند ایشان تسلیم بجا آورده آن کوزه مصری پیش  
 نظر گذاریدند حضرت امیر نام ایشان پرسیده فرمودند نزد فقیر بکار آمده اید ایشان عرض کردند  
 نام قاکار دوست محمد است و مشهر و نیزه گرم حضرت شنیده از ملک نکال بطلب خدا حاضر  
 آمدیم حضرت امیر تبسم نموده و قدر مصری از آن خورده و باقی تقسیم کرده فرمودند که ایشان درین  
 شیرین کردن ملازم است گمن هم چون ایشان را شیرین کنم پس ایشان را توجعینی دادند و از باوه وحدت  
 مست و مدحش کردند چون ایشان بهوش آمدند نماز عصر و مغرب و قضا او کردند و مع آن بیعت کردند  
 حضرت امیر خرده و خلافت و شجره طریقت و طاکره فرمودند در مشهر بران پور بر وید و طلا بخداراره  
 نمایند ایشان عرض کردند حضرت از قدم بوسی خود جلد جلد فرمایند چون اجازت اقامت یافتند یک  
 سال بخدمت حضرت امیر از نعلین بر داری و پای کوبی و گلس مالی فیضها انداخته و بطرف بران پور حضرت  
 گرفت در ملک و کهن فیض باطن جاری کردند و مشهور معروف در آن ملک گردیدند و میم کبابی و ذرفاق  
 مرشد خود گفتند در سبت ششم جمادی الثانی روز جمعه سینه بکبرار و نود و هجرت حق پیوستند عمر شریف سال  
 چهار و نود رسیده بود و نماز شریف در او رنگ اباد در تکیه مسافر شاه یا محمود شاه واقع است این برود  
 از خلفاء ایشان بودند و مسند نشین انجا و کمر شاه محمد فرما و خلیفه سوم سیده و دست محمد  
 قدس سره اسرارها بودند مولد ایشان شهر دلی است و الد ایشان یکی از امرای بادشاهی و صوفی

سیران یو بودند گاهی گاهی مدفنند محمد فرمود بخدمت حضرت سید طاغری بودند در آن زمان عمر حضرت شاه  
 دوازده یا سیزده سال بود چون رابط محبت در دل ایشان جای گرفت سوامی همای بدخود بخدمت حضرت  
 سید طاغری آمد فیض محبت می ربودند چون از خیال پدر ایشان واقف گردید با حضرت سید عرض کردند که من  
 بجز این فرزند دیگری ندارم و ایشان از آمدن اینجایان کار دنیا میکار خواب کردید حضرت سید فرمود که کار شما  
 هر دو ایشان را مانع آنست تا در دنیا بنیاد چون منع کردند بر عشق که در دود سینه ایشان طوق شده بود و چون  
 نیامد چون پدر ایشان باز بار دیگر عرض مذکور کرد که خدمت حضرت سید فرمودید شما میخواهید که در حضور شاه  
 دست بسته ایستاده گرد و خدا میخواهد که بادشاه بخصو ایشان ایستاده باشد آخر کار پدر ایشان با اجازت  
 داد و منع نکرد بعد چندی ایشان در مطلق ارادت حضرت سید درآمدند و بیعت کردند و خرقه و خلافت  
 یافتند و تا حیات شیخ خود استانی شیخ را نگذاشتند و شیخ مرید انتقال خود ایشان را وصیت فرمودند  
 که بعدا در شهر دلی باش و طلب خدا را تعلیم نمای چون ایشان بعد انتقال شیخ خود در دلی تشریف آوردند  
 انس و جن شهر و فیض عام ایشان بشنیده و دیده آمدند و مرید شدند و فیض نسبت عالی ابوالعلا  
 فرمودید بر داشتند و ایشان در آخر عمر کمال کثرت استغراق تریه از تکلیفات عالم تشبیه با کل مریدان  
 چون آنحضرت غلبه نموده بود که خود را بر سر منجمی بستند مریدان می پرسیدند حضرت چو می جویند میفرمود  
 فرمود که کار نیست اکنون دنیا بود و چون حاجت بشریت فراموش میکردند مریدان با او میدادند و اوقات  
 از تو جنبی ایشان مردمان بخود می افتادند و از فیض محبت و تربیت ایشان بمقام معرفت می رسیدند  
 در دست نجم جمادی الثاني سنه یک هزار و یکصد و شصت و پنج وفات یافتند فرار شریف بشهر دلی و دفن بپوشه  
 واقع است و از اعظم و عمده خلفاء ایشان یکی مولانا برهان الدین خدا نما بودند و دیگر میر سید سلک اعظم  
 و اکمل خلیف ایشان حضرت شاه محمد منعم قدس الله عنه بودند و خلیف اعظم و مرشد زاده حضرت مولانا  
 برهان الدین خدا نما حضرت شاه رکن الدین مشق بودند و ایشان نیز از حضرت شاه منعم هم اجازت  
 و خلافت بودند و خلیف حضرت شاه رکن الدین مشق حضرت سید خواجہ شاه ابوالبرکات بودند و خلیف  
 حضرت شاه محمد منعم حضرت شاه حسن علی بودند و خلیف حضرت شاه حسن علی حضرت حکیم شاه فرست

حضرت کریم بکلی بودند و حضرت شاه قمر الدین حسین عظیم آبادی خلیفه اعظم حضرت سید خواجہ شاہ ابوالکلام  
 بودند و نیز از حضرت شاه فرحت اللہ خرق و خلافت یافتند و مولود و موطن و مدفن ایشان عظیم آباد و فکر  
**حاجی سید عطا حسین عظیم آبادی** ایشان مرید و خلیفہ و خواہزادہ شاہ قمر الدین حسین بودند صاحب  
 ذوق و شوق دہل و جد و حال بودند و در غلبہ فروش مشق و محبت حرمین شہر لغین لوکری انگلستان ترک نشد  
 بہر کرات انتقام شریف غایز گردیدند و وقتی بہتر اوراخر عمر جوانی و آغاز پیری بجهت دوستی مشفق خلیفہ  
 خوش خوی اتفاق اقامت لکھن آباد افتادہ بود در آن زمان حاجی صاحب ان حجاز در انجا اشرافیت شریف داشت  
 بودند شنیدم کہ در ویشی ابوالعلائی از سفر حج وریک شہر دوقی افزون گردیدند و بہر مکان مکالم اخلاق  
 مجمع حسنات منشی غلام غوث صاحب کتبیت و محبت با فوہ و فقاہ و فضلاء میلدارند و فرکش اندازانکہ اوقات  
 فیض آیات حضرت امیر ابوالعلائی قدس السرم و محبتی دارم ملازمت ایشان رقم چون رسم ملاقات نمایان  
 گردید چنان شفاق و اخلاق مبدول فرمودند کہ ہر روز بخدمت ایشان میرسدیم تا آنکہ الفتی و تعلق فرمود  
 ہر روز گردید روزی فرمودند کہ ہر چہ نزد تو از طریقہ حشیشہ صابریہ فخری باشد ما را بدی و انچہ کنزد ما انظر  
 ابوالعلائی موجود است بگیر کی گفتہ جناب ہر چہ عنایت فرمایند و تعلیم نمایند مرا قبول است لیکن من لیاقت  
 تعلیم و تعلم آن ندارم العزیز و رفیق حمادی الثانی سنہ یکہزار و دو صد و شصت و ستہ اذکار و افکار اسفند  
 و مراقبات طریقہ عالیہ ابوالعلائیہ اجازت و لائل الخیرات و ترکیب توجہ داوون ہر چہ ہر طرق و شناخت کیفیت  
 نسبت ہر چہ ہر طرق و شناختن ماہودہ جنبی و سلوکی طالب معشورہ و اجازت نامہ نوشته دادند و نہایت  
 چنانچہ مجبور آن رسالہ البیت اجازت نامہ خادم الفقہ امیر الزرق الشہر عطا حسین فانی ابن سید سلطان  
 محمد بن سید شاہ غلام حسین بنوی ابوالعلائی المنعمی قدس السرم جامعہ مظہر البیان است اخذی الطریقیت بالیافت  
 مملان ما را آبادی زوالہ عرفانہ ازین بغیر محبت احوال الفاظ و عبارات و کسانا و غریب و لائل الخیرات فرمود  
 و خاک راہ شیخ السید محمد ابن سید عبد الرحمن شریف الحسنی الملقب صاحب لائل الخیرات مغربی القلابی مقیم  
 مال مدینہ المنورہ فی رومہ رسول البصالی علیہ وسلم احمد آل مولف و لائل الخیرات ایشان از شیخ  
 السید محمد ابن احمد الدعزی الشریف الحسنی ایشان از شیخ ابوالبرکات العظمی ایشان از محمد بن ابوالحسن

این پنج ایشان از شیخ سید محمد المقری ایشان از سید عبدالقادر الفاسی ایشان از سید محمد بن ابی العباس  
 و همگی ایشان از سلاله ایشان از سید عبدالغفر بن تابع ایشان از مؤلف سید محمد بن سلیمان الخوافی و همگی  
 الحسنی مغربی صحیح بودند و اجازت حصول کردند تغییر نیز فلان محدود را اجازت داد و ایضا برادر طریقت فلان  
 را از ابایی بعد تعلیم و ذکر و شغل و مراقبه از تغییر سلسله قطبی پشت ابوالعالمیه النعمیه المقری حاصل کردند احوال ایشان  
 تا وزن کردند اینک و آنچه از فرزندانشان رسیده است بدین مأمور کرد و هر یک که اجازت صادق برای  
 حصول این طریق عالی طالب اید بطریق تعلیم این سلسله تعلیم نمایند بشرط معتدل السنه و الجاهت و مشغول  
 با امر الهی و نفور از مناسبات و ترک غذای مایه باشند و در صیوم شب و گاه صلوة العشق معمول دارند  
 هر جا به مستقیم و از نه عاقبت بخیر گردانند بعد از آن بطن اصلی خود عظیم آباد شریف بر دنیا حال احوال حیات  
 موات ایشان معلوم نیست و ذکر آن سید السادات منیع حسنات حضرت میا نصیب  
 شاه محمد حسین بن حمت الهیه علیه اسم شریف شاه غلام حسین بود لیکن میا نصیب شجره خود  
 را محمد حسین می نوشتند مرید و خلیفه حضرت شیخ عبدالکریم عرف او خوند فقیر و صاحب می بود و در عالم بود  
 بعلم شریعت و طریقت و ادب تقوی و دوع و صاحب ضرب توکل پر در اتم ارادت ایشان میداشتند میان حضرت  
 ظهور الحسنی فاروقی که یکی از بزرگان این شهر و مرید میا نصیب بودند شریک خان صاحب علی محمد خان ابوی  
 فاروقی که از روسای این شهر و مرید میا نصیب بودند سال در احوال میا نصیب بفرشته اند و از منسوبین  
 که محمد شرف علی صاحب والد سیدی و مرشدی از سادات صحیح النسب شهر تریزان حضرت سیدی و مرشدی  
 میفرمودند و الدین فقیر در اوایل حال مجذوب بودند و از باعث بعضی وجوه وطن خود گذارند و شاه جهان آباد  
 متوطن شدند و تولد فقیر هم در آن شهر اتفاق افتاد هر گاه که قریب بر چهار ده سالگی رسیدم همراه والد خود روان  
 شده بعد طی منازل و در هوئل پهلوی رسیدم شاه قطب الدین خلیفه محمد زبیر بن محمد نقشبند که یکی از مقبولان  
 الهی سکن آن خطه بودند بخدمتشان حاضر شدم والدین فقیر از ایشان بیعت کردند حسب اتفاق شاه و خود  
 یکدیگر از راه کمال فطرتش بطرف من متوجه شده و فرمودند که شما هم یکی از مقبولان در گاه الهی خواهید شد چنان  
 وقت این فقیر را نیز دریافت کردید که دعای ایشان در حق من یا جابت انجام میداد و اوایل حال از والد خود علم

نصیب

تمام بر داشت و بجای آن داخل نمودم بعد از آنکه زیارت حضرت خواجه قطب الدین نجف را خواندم  
 مشرف گشته استقامت در زیرم بعده همراه والد خود و از شهر حیرت یافت شده و حجه که مقابل ملازم بزرگ  
 سلطان هند حضرت خواجو معین الحق و الدین بود و قریب شش سال اقامت گزیدم هم در آنجا والدین فقیدان  
 عالم دخت سفر بر سب و در آن شهر مدفون گشتند بعد فوت والد موم بر خاطرین فقیر بنایت رنج و الم طاری  
 شد از غم و کینه در سینه یک هزار و دویست و پنجاه از طرف نوک روانه امیر شریف گشتم در میان راه با یکی از خواهران  
 خدمت علی نام ملاقی شدم از وطن ناکسار بر مسیّد فرمادند گفت شاه علام حسین امیدی نگفتم پس آنحضرت  
 ام گفت من شاگردم کیار در آن شهر ملاقاتشان نمودم شدم نمازگاهشان آمدنه چون با امیر شریف رسیدم و بشرف  
 زیارت خواجو بزرگ قدس سره مشرف شدم هر یک از میان خدمت علی مذکور کرد و اینجا حجه بود و اقامت آنحضرت  
 گفت تا حال موجود است و بنده را همراه خود گرفته از زیارت حجه شریف مشرف گردانید دیدم که بحجه بروان  
 شرق رومی مسجد کبری بجانب جنوب است و مقابل آن روضه شریف سلطان هند خواجو معین الحق و الدین  
 که آستانه ایست سبک کاوش واقع است پس از آن با ولایا مسجدی که آن فقط جبهه است نشان داده و قریب  
 آن روضه شریف بجانب جنوب مایل گوشه جنوب واقع است گفت که آنحضرت در اینجا میخسند باز ایامی که مطلب  
 قوله که کشی برویت حضرت خواجو بزرگ مشرف شده ملا اسطوخباب سداوت بیعت حصول یافت  
 بعد بیداری عجایب تاثیر خود یافتن از آن روز به حال این فقیر حضرت خواجو بزرگ نهایت نظر الطاف میدادند  
 چنانچه پیر متولی زیارت شریف مریض و قریب مرگ رسیده بود پدرم را پیش این فقیر را در مکان خود طلبید  
 و خواست شفای پسر خود نمود این فقیر متوجه فرمایید صاحب سلب مریض مریض کرد و حال شفای  
 بکام استقامت آنجا اکثر طریق اشغال اعمال و طلسمات و الدنور و دیگر در دستان اخذ نمود و بعد چند شب  
 حضرت خواجو بزرگ بسمت ایم و دیار دخت سفر بر بستم و تمی که در شام بیدار بودم بنیام شاه نمودم و نامی در شام  
 که در حضرت شیخ عبدالکریم بود و فروکش شدم در ویش موصوف کالات حضرت شیخ بر زبان خود آوردند  
 با ستم آن نهایت زاعب ملازمت شیخ گردیدم بعد چند روز بشهر رامپور رسیدم بحجه حافظ عبدالرحمن  
 که در حضرت شیخ بود و استقامت کردم روزی همراه حافظ صاحب شریف اندر ملازمت حضرت شیخ

به خدمت شایسته حاضر میشد روزی در وقت تنهایی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمودند همان وقت  
 از توجه آنجناب ذکر کلمه لا اله الا الله از قلب من جاری شد و صحبت اول مرتبه نانی الشیخ تعالی چهره  
 خویش بکینشو و بعد چندی ارشاد شد که بعد نماز عصر در وقت مراقبه حاضر شده باشند پس بعد از شایسته  
 در وقت مراقبه حاضر می آمدیم بمقتل آنجناب شستم بعد از شد که وقت شب کتاب حدیث شریف  
 ازین فقیر مطالعه میکردم باشد چنانچه بموجب شاد بجا آوردم و در حضور آن جناب تاثیر بر خود  
 می یافتم شبی حضرت شیخ در وقت تنهایی متوجر بطریق این فقیر شدند و منموند که اکثر شغل  
 با حسی پیوسته و قافی و نقش بندید که از پیران ما رسیده اند و عرصه قلیل بشما خواهد نوشت  
 چنانچه و عرصه و وسایل ایفای و عده فرمودند روزی برای آموختن شغلی که از آن کشت است  
 حین حاصل میشد تعلیم فرمودند عرصه که در کم من طالب خدمت استم ازین شغلی که ایستادیم  
 از بسماع این کلام نهایت رهنی شده بود مطالعه کتاب ارشاد و اهل البین که در آن اشغالهاست  
 بسیار مندرج انداجازت دادند و روزی بخدمت حضرت شیخ در مراقبه بودم که آنجناب  
 یکایک سراز مراقبه برداشته فرمودند اجازت دعای سیفی میدهم و درین امر اشاره آنجناب  
 پیران چشت می یابم عرض کردم که عرض و ملاذ که کسی شغل باطن ارشاد فرمایند از راه کامل  
 سرور مخاطب شده منموند که من فقیرم خود را بتو دادم و در حق من و عاف نمود  
 بعد یک روز طریق یک شغل بیان نمود و ارشاد کرد که بر حسین منصور علاج و جصل  
 سالانه استعمال این شغل حال فلبه کرد و بر شما و در دوازده سال فلبه خواهد نمود و سگر  
 درین امر خفا ضرور است و در ایشام فلبه بسیار و نیز درین راه علم ظاهری  
 لازم است روزی حضرت شیخ طریق نوشتن یک نقش تعلیم نمودند که حامل این نقش برویت  
 جناب رسالت صلی الله علیه و سلم مشرف میشد و بعضی باین خود را نوشته و او آنها و حالت  
 مزاج بر تو مبارک مشرف شد مذبحه اگر کرد که سبب کسب پیران من میداده باشند بموجب فرمود

بعمل می آورد و آنحضرت از توجه باطن بمن استفاده می رسانیدند و اکثر اوقات بر زبان  
 منی آورند که اراده من بطرف ولایت است شما هم همراه این فقیر خواهید رفت بعد چند  
 روز ازین دار فانی تشریف فرمائی و ابرقاشدند آن زمان فهمیدم که مرا دین سفر خبر دهی  
 اوقات خود بود این فقیر بعد چندی در شهر آمد و بهر رفته بزرگوار عبدالحادی صاحب چهل روز  
 استقامت کرد پسته در شهر را و آبا و آئمه در مقام بغیا فروکش کردیم مولف سال  
 حضرت محمدرحمن علیه السلام کاتب اکوف در مقام بغیا سعادت قدمی می مشرف گشت  
 چون نظر بر جمال باکمال آنحضرت افتاد عجب حالتی روی داد که در تحریر نیاید و کاش  
 اوقات بخت حاضر میشدم روزی کلمات چند بطریق تلقین ارشاد فرمودند بعد چندی  
 استخاره بموجب فرموده آنحضرت کردم که چند صوفیان بطریق حلقه ذکر هر میگویند بمن  
 مستقل آن استاده ام شخصی دست رست من گرفته در حلقه برد ناگاه دیدم که آنحضرت  
 در آن مشرفیت دارند و میفرمایند که دست گیرنده شما حضرت شین عبد الکیم اند که شما را در مره  
 خود جا و اندوخت صبح بخت آنحضرت حاضر شدم قسم کردم و ندانم ازان حالات شرب من کردم  
 پس اندان وقت محبت آنحضرت فکیر کرد بعد چند روز الفاظ تعلیم ارشاد فرمودند کلام اول همین بود  
 که اتباع شرع شریف و ظاهر و باطن بقدر استطاعت خود بجا آرند که پیچگاه ترک آن نشود و از  
 هر دست در که اتباع شریف نعل راه عبادت همانقدر بزم تبه طریقت و در خواست و بموجب  
 آیه کریمه **لَا تَتَّبِعُوا الْهَوَا فَيُفْسِدَ عَنْكُمْ آلِهَاتُكُمْ فَذُكِّرُوا** که سینه خود را و حسد و کینه و حب دنیا  
 و جاه پاک کنید شب و روز از یاد خدا غافل نشوید و کرم تقوی و دیانت و حلم و تواضع و اکرام بر غریبان  
 دوستی مقبولان الهی بر خود لازم گیرید چهارم ذکر پاس نفاس پنجم ذکر غنی و اثبات ششم سبل  
 معنی که بستم بتفصیل کلام معنی آن چنانچه اظهار در شریعت نماز و حیره فرض است و در طریقت نزد  
 صوفیان خود را فانی کردن فرض همین است رستم گوید والد بزرگوار میفرمودند چنانچه خلق عظیم  
 با مریدان خود میفرمودند که کسی با کار می برافتن خود و تخلیف ندارد و میفرمودند حاصل این دوستان

ست که نزد ما می آیند و هم والد میفرمودند اگر کاهشی نشسته تعلیم نبردیم میفرمودند چه جز نماند  
 نموده امید که نشسته تعلیم نیاورد و آید و هم والد میفرمودند بسبب حسن خلق و کلام شیرین  
 ما را لایق محبت کسی نگذاشتند والد بزرگوار وقت ذکر حضرت ایشان چشم بر آب میزدند  
 و فات و می حضرت ششم ربیع الثانی در سن هزار و دویست و هشت واقع شد و در محله  
 بنیامی منحل است مراد آباد و فون گشت ذکر حضرت شاه عبدالعظیم شاهنشاهی غلام علی  
 رحمہ اللہ علیہ صاحبزاده مولوی عبدالغنی فرزند ثانی شاه ابوسعید رساله در ذکر  
 حضرت شاه غلام علی و پدر و برادر خود تالیف نمود و فاند رحمه اللہ علیہم در آن میگوید که ارشاد  
 حضرت ایشان درین حیات خود یکدیگر شده که شاید در شاخ سابق در بعض افراد اگر شده  
 باشد بعد نمی نماید از قصای روم و شام تا بکجه چین و از مشرق تا مغرب فلغائی حضرت ایشان  
 و غیره حیات منتشر شده اند آری مشک الشیخ که خود بگوید نه آنکه عطار گوید ولادت شریعت  
 حضرت ایشان در سن هزار و یکصد و پنجاه و هشت در قصبه بنیالضلع پنجاب بطبره آمد تاریخ ولادت  
 شریفش از مطهر جوهری آید نسب شریعت به حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ و والد شریف شاه  
 عبداللطیف مروی متراف و مجاهد بوده اند که بلیها جوش داده میخوردند و در حجر انقش فکر حجر  
 می نمودند پیر ایشان شاه ناصر الدین قادی بود و فرزند فرزند پیر ایشان و غیره از ایشان و حبش پیر  
 عقب عبید گاه محمد شاه و حضرت و بلی واقع است نسبت چیشینه و غلام نیزین علی میباشند  
 چه چهل روز کامل خواب نکردند و شب بیدار میخوردند و نیت زوره هم برای رجعت نفس نمیکردند قبل  
 ولادت آنحضرت حضرت اسد اللہ الغالب باحباب دیدند فرمودند نام پس خود را بنام من بپسند بعد  
 تولد ایشان نام نهادند چون حضرت ایشان بن نیزین سید تا و با خود را غلام علی شهبوسا خوانند  
 و الد و شریعت بزرگی باحباب دیدند که فرمودند نامش عبدالقادر بنید مولود اسماء گوید پیش ازین  
 بزرگ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر دیرانی رحمه اللہ علیہ باشند هم آنحضرت که مرور بزرگ بودند و  
 یکماه قرآن مجید حفظ نمودند بکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبدالداغ نام نهادند والد آنحضرت بر



اخذ تبعیت از پیر خود که صحبت از حضرت علیہ السلام بودند حضرت را از وطن طلبیدند و از تقاضای الهی  
 آن بزرگ و شریف پیر ایشان که یازدهم رجب بود انتقال فرمودند و الله اعلم فرمودند و بار الهی محبت  
 طلبیدند و بدین تقدیر بنود الحال هر جا که بوی شام شام رسد اخذ طریقہ کینند بزرگان که در دلی و دولت  
 مستقیم بودند آنها را و رنستند حضرت صیاد الله و شاه عبدالعزیز و و خلیفہ حضرت خواجہ میر نوری و خواجہ  
 میر درد و فرزند خواجہ ناصر و مولوی فخر الدین شاہ نانو و شاه غلام سادات چشتی و دیگر اخوان در  
 یافتند و در سنہ ۹۸۰ هجری بمشائک عمر شریف بست و سال بود و خانقاہ شریف شہید رسیدند  
 قول حسنا الحاکم از برای خود خوشی استانی یافتیم سرزمینی بود و مظلومیانی یافتیم غرض سعادت  
 فرمودند جانیک ذوق و شوقی باشند انجا محبت کینند اینجا سنگیست که رسیدن است عرض نمودند و در این  
 مظلوم است فرمودند مبارک است پس محبت ساقی حضرت ایشان در احوال خود نوشته اند و حصول  
 مناسبتی با علمای شریف است و در خانقاه قادریہ بدست مبارک حضرت شہید نمودم و تلقین و طریقہ  
 نقشبندیہ بخدیوید فرمودند و پانزده سال و طلقہ ذکر و مراقبہ شریف سادات یافتیم بعد از این کینند  
 را با جازارت مطلقہ بنویختند و اول ارادت ترو و دوشتم که شغل و طریقہ نقشبندیہ سکینم رضای حضرت  
 غوث الاعظم باشد یا نہ دیدم کہ حضرت غوث الثقلین در مکانی شریف دارند و مجامعی آن مکان  
 مکانی است کہ حضرت شافعی نقشبند شریف میدانند رحمۃ اللہ علیہ میخایم کہ نزد حضرت نقشبند  
 حاضر شوم فرمودند مقصود خداست بر وید مضائقہ نیست میفرمودند و درین طریق پانچ مرتبہ در دست  
 دست شکستہ پاشکستہ دینی درست بقینی محبت و مرتبہ تعشق بجناب سرور کائنات داشتند  
 برگ و نام شریف میگرفتند تپا میشدند یکبار قدم قدم شریف بترک آب آورد و گفت سایہ رسول  
 خدا اصل اللہ علیہ وسلم بر فوات ایشان باشد از شنیدن این کلام بدیاب شدند و بگو  
 ببرد و سہ پیشانی آن خادم دادند فرمودند کہ من کہ باشم کہ سایہ رسول خدا بر من باشد  
 و آن خادم را بنواختند میفرمودند من صورت حضرت خواجہ نقشبند و حضرت مجدد و معائنہ سے  
 بدین یکبار یک پہلو مثل شد است و از روح مجدد و نمودم همچون وقت صورت شریف

ایشان را مصلحت در پیوادم کل آن بیماری سلب نموند میفرمودند و نگذاشتند که بیمارستان  
 زوق محبت اندر سلب و درود است که دل را نماند شوق می آرد و پرده از پرده یار خرق دیسانه و دو  
 گز که نامتوسلان سلسله نقشبندی که باوه فوشان جام مودت ایم حدیث و درود است که قلب را  
 گو نامگون از دواق می بخش میفرمودند که در کمالات جلیل عرفانی میشود و بدان مقام لطیف ملک  
 سبط باس محرومی نیست هر چند مصلحت حصول نیست میفرمودند و چنانکه طالع مال فرزند  
 است بر نونشان چمنین ترک حلال فرض است بر عارفان مؤلف گوید عمل موفیان بر غیر نیست  
 میفرمودند صوفی دنیا و آخرت را پس پشت انداخته متوجه مولی گشته المولوی ملت عاشق  
 زلیخا جداست عاشقان را مذمت ملت خداست میفرمودند و زوال عین است که سالک  
 و انگشتن نتواند چنانکه خواجہ احرار رضی الله عنه فرمودند ان الحق گفتن آسان است و انرا را عمل  
 کردن مشکل است میفرمودند کفر لقب نیست که امتیاز بر خیزد و بجز ذات حق هیچ در نظر ندارد  
 منصور علاج گوید که گفت بدین البید و الکفر و حب که می و عندا کلمین هیچ به بر و بر شنبه  
 بست و دو دم صغر نمود اشراق در سینه زار و دو صد و چهل در استغراق مشاهد حق این  
 و از پر ملال انتقال فرمود و ذکر حضرت مافط کامگار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ  
 زریه و خلیفه حضرت شاه محمد حسین سرسندی بود حضرت محمد طاهر الحسن در سال خود ولادت  
 میان صاحب را سید محمد اشرف نام ترمذی و تولد حضرت ایشان بر شاه جهان آبادی بود  
 شاید والدین صاحب یا آبا و اجداد وی حضرت از ترند آمده سکونت سرسند اختیار کرده  
 باشد و تولد وی حضرت در شاه جهان آباد باشد مگر در بودن آنحضرت از سادات و شرف  
 هرگز شک نیست مرآت تحقیق این امر و ذکر وی حضرت با سستی لیکن بعد تحقیر فکر آن حضرت  
 شجره منظومه مع تاریخ فوت حضرت چشتیه نقیض خاص و بدستخواص آنحضرت نوشته  
 ویدم که در آن مینویسند تمام شد شجره طیبه پیران چشت اهل بیست قدس الله سراریم یعنی  
 الله تعالی عنهم اجمعین هشتم آنرا هنر گنگه کار محمد حسین سرسندی قدوسی پیش آنحضرت

بعد از این حافظ عبد الرحمن صاحب حافظ کامکار خان را صاحب در قوم خود و خانزاده و حافظ صاحب حافظ  
 خان به اهل سر و در قوم و قریه را گویند و بعد وی نامدار خان رئیس سردار پنجتن را بود و پدر و غیره  
 و رستم و تان آمده سکونت ملک کشمیر و زید حافظ صاحب موصوف به تقوی و مهارت بودند  
 و در اتباع شریع شریف رعایت کما حقہ داشتند میا صاحب در مرض وفات حافظ صاحب را  
 طلبید و اجازت داد و فرمودند که از اشارت پیران اجازت داد و نام فقط از جانب حافظ  
 صاحب را اگر اوقات محویت است غرق غالب بودی اتفاق است که در مجلس سماع نمی رفتند  
 در ایام عمر شریف خود در مجلس سماع حاضر نشدند و در سبب که قریب بر وجه پیروی است نشسته  
 بودند و الا آن سر آمدند به شعر و ذوق و شوق افتاد و بعد و رقص کسان را مجلس بر انداخته و بافته  
 فورا بآرامی رفته و نشسته و در می شیخ محمد حسین که یکی از عزیزان اسخ الفضا و میا صاحب  
 بودند از آن فرمودند که حافظ صاحب در سبب محله خود نماز عصر گذر میبندید و من و دوگوشه سخن  
 مسجد این شعر را بخوان خوش خواندم که هیچ حودی نیایی و کلامی مسجد از شنیدن و حافظ خود  
 در رقص آمدند بعد از آنکه در گفتند که این شعر در سبب گفتن شما انشا بد که نام شروع انداخته و با جوار  
 ندادم و قبول نمودم است چهارم صفر در سبب هزار و دو صد و بیست و نه ازین دار فانی بدیار  
 جاودانی رفت سفر بیست و نیر و دیوار شرقی رودند سر خود مد فغان گشت قرآن عالم علوم  
 عقلی و نقلی و عاریف اسرار خفی و جلی **سید مولوی محمد امان علی**  
**حسینی چشتی صابری و سی رحمة اللہ علیہ** برید دار و از جمله غلامی حافظ محمد موسی  
 مالک بودی رحمة اللہ علیہ بودند و از ابتدای حضوران جوانی از بهر و لعب محتر بودند و تحصیل علوم  
 ظاهری و پیر میر گازی معروف اول آداب شریعت طریقت از محبت حضرت شاه غلام حسین و محمد سید  
 علیه حضرت اخوند فقیر صاحب یافته بودند بعد وفات وی حضرت نفیس محبت حافظ کامکار خان  
 صاحب که علیقه حضرت شاه غلام حسین بودند بر داشته بودند رحمة اللہ علیہم از بركت صحبت این بزرگو  
 ریز گوار کامل آگاهی خاطر و محبت سکر و نموده بود و که بعد کمال از فوت پیر خود حافظ کامکار خان

حضرت عیسیٰ بعد از آن حضرت مولانا قاضی استاذ جمعی و تحصیل علوم باطنی که به دست بستانید و خود  
 و طاعت و ریش میافتنید میشتافتند مگر از کسی حصول دعا نگرفتند و پادشاه جهان ابا و شریف  
 بزرگ و تحصیل علوم ظاهر و صرف شدند و دیگر اوقات در عین مطالعه کتاب بلا حلقه مقصود مستغرق  
 می بودند که از پرتوی صحبت آن بزرگ چشمتی حال استغراق غائب شدند و بهین حال از عالم  
 فراموش یافتند تا بطلب طلب اصلی متوجه گردیدند حافظ با یکی صاحب رحمه الله یکی از دوستان  
 مولانا و مرید مجاز و از آن حضرت حافظ موسی رحمه الله علیه بودند چون طلب فقیر در ایشان کمال یافت  
 همراه ایشان شده بخدمت حافظ صاحب رحمه الله در پاکپور رسید و مشرف گردیدند و ایشان را که هنوز  
 حافظ صاحب حاضر کردند چون حافظ صاحب آنها را دیدند و بطریق خود چشمتی کردند  
 و تعلیم فرمودند و مولانا و مرشد نا مجابده و ریاضت در فکر بسیار کردند چنانچه زکات و یک شجر  
 چند بار دادند و زری از آن میفرمودند چون نفس در فکر غفلت گریزی یا خواب آوردی  
 گوشت جسم خود را از دست خودی مالیدم تا خواب غمگین و بعد از آن حافظ صاحب رحمه الله علیه  
 خلافت دادند و بر حبله بریدان و خلفا ممتاز ساختند چنانکه یک تخت در حجره شریف برابر عمارت  
 خود بساختند و ایشان نهادند همیشه بر آن نشاندند و میفرمودند که مولوی حیو از اراوت  
 شما نزد این جانب ما را فرستید حضرت ایشان از بزرگت صحبت می حضرت یاد یافتند و  
 رسیدند بمقامی که رسیدند حضرت مولانا و مرشدنا در زمانه خود امام شریف و پیش و اهل شریفیت  
 و طریقت حقیقت بودند اما با این رسوم مقصود نمیکشیدند و با این رسوم مشایخ بودند که مجامعت و ریاضت  
 را عزیز میدانستند و از این نقیصه بودند که معاملات ایشان درست و صدق و معتاد بود و صاحب  
 مقام بودند که با این حقیقی و هر عبارتی که بر خود مقرر کردند تا لب گویا از آن فوت نکردند و هم صاحب  
 بودند که از حق بدل بریزید میشتافتند از خود فانی بودند و التماس آداب و اساطیر و تقیه و اخلاص و احوال  
 هم بهیچ شریک ایشان عشق و ترک اسوای نبود و در مخالفت و معارضه بیان شافی میفرمودند و زری پرسیدیم  
 که حضرت این شرح معنی دارد که کس عالم حق در عالم صوفی نگردد و این سخن کی با و مردم شود و فرمودند من

میگویم فعل حق و فعل صوری کم نشود و در کمال و نقص و اشارات نیز لطیف بود و روزی بطرف راقم متوجه  
 شده فرمودند لا اشاره بود بر عین فنا و خود و بر کل موجودات یعنی عدم است و عدم هم نیست روزی فرمودند  
 که من این سخن را در این روز و شب یک نقطه باقی نماند و از غیبت خود و از خود بخود و از غیبت از خود و بحیرت انعام که  
 در آن با حضور خود بخود است و تعلیل نیز کلام مختصر میفرمودند تا طالب متفرقه نیفتد روزی سوال کرد  
 فرمودند نمی بینید یعنی ببینید و این اشاره بخود کرد و از آنچه همه عالمها و حضور اند و این حضور حضور غیبت  
 و این در شش شصت شکل است و احوال این گنگار و در هوا نفس گرفتار و بوجوب این بیت است  
 همتی و مستان شصت را چه سود از هر کمال که خضر از آب حیوان نشسته می آرد و سکندر را و قومه شیدا  
 در عریان اثری قوی داشت روزی عباس خان مرحوم که یکی رؤسای این شهر بود و از راقم می گفتند  
 چون مرید مولانا شد هم پیش وی برای توبه و گرفتن نشستم این خطره در دلم آمد که این چیست کردی  
 که میشدی من این را جنبشی و بدینم پیدا شد و هم گمان بروم که از خود پیش میکنم و بعد از گفتنش خطبه کرد  
 اکنون فهم کردم این از خود نیست بلکه از کسی دیگر است بعد از آن خوشتر رفتم چون بهوش آدم دیدم  
 که بالینی پیش من نهاده است شاید که سرگشته بجنبش بسیار و فریغ مزبور و که حضرت مولانا باین  
 نهاده و روزی حضرت ایشان اندر خانه راقم نشسته بود و کسی گفت که عباس خان بر دستپاچه اند  
 حضرت بیرون تشریف آوردند دیدم که عباس خان سر خود را بر قدم مبارک حضرت نهاده و میگوید  
 وی اگر گیسو غفر العالی دل نشنیدم چون مولانا از وطن مرحبت نموده بخیریت محافظه حدیث پاکبورد  
 خانه میروند و در ملازمت میرسد و حافظ صاحب میفرمودند که مولوی جی بعد مدت چند ماه آمده اند  
 چون مدت ایام با منی را بر عرض میسازیدند فرمودند که اکنون مولوی جی بعد چندین است غلبت شما امروز  
 کلام شما غایب است چون حضرت ایشان را قابل فهم کلام و میسازند کلام میفرمودند حضرت مرشدنا بر طریقه شریف  
 صالحین موجود و هرگز با تکلف شما نبودند آنچه از فتوح آدمی بر زبان طالبان که آید و بایست که شصت فرم میگردید  
 همه مستان را و دیگر سکینه را از پیش میسازید و در جائه اوابای جدی و بر فرزند انگیزه شریف و کلام ایام بر فرار میگردانیدند  
 از آنجا بطن می آمدند و از اوابای نیز تشریف از آن میفرمودند و غایت کثرین را شرف میساختند و فقر و طالبان که از ایشان

بودی هیچ خرد و نوش آنها از نبرد خود کردی کسی باز ندانی تکلیف کسی ماند نشستی اگر کسی بجا تمام بطریق خود  
 کردی باز قبول کردی طالبان فقر و دست دراز در ماندگان هم خودی و بر تو طاقت خود و سبکی کردی  
 خودی سفارش بختنندان چنین نه نشستی و کمال شفت بیمار داری بجان کردی و دایمی و میندان از نبرد خود را با جا  
 دیگر بگوشش تمام هر ساینده داد و در کار خیر خلق خدا داد و کار خیر می شکر و کار فرادوست نه نشستی و وقت تمام  
 اتعین خود را بتعین بلفظ ناموس خرد و ندی و کلام توحید را پسند کردی و گاهی بی بیان سخن تعجیبت  
 نسبت مستر شد از ابو جود و قصود راوردی و طالبان القدر استعدا آنها القدر نسبت نمودی و اکثر برادران  
 از در عشق شوق و ذوق می میرانند کسی نپاشستی عشق و بیای و محبت مستغرق بودی و در تو بپاشان  
 حضرت فنا بر طالب بی طاری شدی هر که داند داند ایشان حضرت غلصان خود را از تعلیم مردم کوته و ثواب  
 اند به ان بفرماند که هر چه ششیت می باشد عمل ناکند تا که ششیت نیست و مشرب وی حضرت خود بود  
 و نماز پنج وقت با جماعت در مسجد با شروع و حضور آمدند و ندی و اشراق و چاشت و دیگر اوقات هم می گذاردند  
 و نماز جماعت با مومن موت فوت نکردند از احوال اهل انوار و تهریر زبان از تفرقه و غایت است و از  
 عالم محسوس به عالم ملکوت و سینه بکبر از او و بلند و شتاب و هجری در راه دقیقه تباخ و نور و هم خیزت سفر بستند  
 و در راه و هر که بگوید و وطنی حضرت بود مد تون گشتند و سه فرزند و عقب گذار گشتند و از حب  
 زاده مولوی محمد انوار الحق فرزند کبر حضرت مولانا و سید محمد امانت علی حجت الله علیه و آله  
 و سجاد و نشین پدر بزرگوار خود هستند بعد حصول علم ضروری و تحصیل فن طبابت تکمیل رسیده اند و خلق عظیم  
 و کریم سیم خلق و عوامان پدر بزرگوار خودند و ل میدارند و خلق ازل ایشان از خلق عظیم خلق کرده و از روز  
 ازل در رضا و شان نهاده و از بکرت محبت پدر بزرگوارش نیز از سید پیش و زوات شان شکر شده و ساسانی شکر  
 قصبات و قریات بجا بجز و ایشان آیند و رجوع نمایند و شغای بایند و محبت می برابند و پدر بزرگوارش رسیده  
 ایشان را بشا که توجه حاصل نکند و اگر بکنند و سید صفات و پاک گردانند و سبوات حق و ذکر و فکر تعلیم  
 ساخته بر و قوت نسبت خود و کرم و عدت و عرفان در لوش انداخته از سبوات الهی چه بگوید و شکر انسان بر او بگوید  
 تعالی که مخلقت الخ و الا انش لا اله الا انت سبحانک و مراد الله و اهل بیعت و ان لیبر فوج است ایشان را

اگر کسی دادند و ایشان اظهارت لباس من بدن و اندام احتیاط تمام نمایند چنانچه است فراموش  
 از خودی حس و غشاک فرش و کانا پاک صاف میدارند و پدر بزرگوارش نیز طبعیت الزامی بودند  
 چنانچه گفته اند که لک و لک تیر لایق و نماز نیز مثل پدر بزرگوار خود و بهشتی و آیه است و خود میگذاشتند و قوی را تم  
 و ایشان در قصبه گنگو به شریف بخدمت حضرت مولانا و مرشد نامی بودند و در سن ایشان بر فراز حضرت تعلیم  
 عجب روح الهی و نورانی بودیم و نورانی حضرت مرشد نامی بودند که لک و لک تیر بزرگوار و بر فراز حضرت تعلیم تمام و بهشتی و آیه است و خود میگذاشتند و قوی را تم  
 بسیار محظوظ بود و گاهی از راه شغف پدری ایشان را اقوام میفرمودند و میفرمودند و در سینه ایشان  
 نهاده ایم که سینه خواهد شد مخلصان ایند میدانند ایشان را الله تعالی آن تمام شجر طور بر نواز خواهد گردید  
 صاحب خیر و کثرتی را نیز بار او تشکر میفرمودند و در سینه ایشان را از سزا حق و در سینه فرزندار جبهه خود حفظ  
 است و کثرت نهان کردن دارند حال حال ایشان متغیر و متبدل شد صاحب خیر و کثرت فرزند دارند  
 اظهار الحق را از خود و سالکی در سفر و حضر همراه و میداشتند و تعلیم میکردند ایشان هم میرید پدر بزرگوار  
 خود دادند و ایشان همه حضرت مثل پیر نادگان دیگر زعم پیرا و گوی ندارند و بر هیچ چیز مستتر شدند  
 و الله بزرگوار خود طبع ندارند و ملکیت نمیدهند و بندگان پدر بزرگوار خود را از اهل علم ظاهر و باطن و فقر و غریبا  
 تعلیم و تکریم میکنند و از کمال بنده نوازی خود را بر اینها خیر نمیدهند و نیز تعلیم خود را از اینها نخواهند گرفت  
 مولانا و مرشد نامی سید نجابت علی ساکن شاه آباد و در هر پنج وقت نماز بزرگت صحبت ایشان  
 حضرت وجد و حال طاری میشد و حضرت مرشد نامی میفرمودند آن وجد و حال ایشان آنکثرت و زرش  
 شغل در و در شریف پیرا شده بودند و در زمانه حیات حضرت مولانا سفر آخره قبول کردند و در حجت علیه  
 امام شاه سالک امر و همه مولانا و مرشد نامی میفرمودند و شغلی که از تعلیم میکردم و داروات آن شغل  
 بروی زود و ظاهر میشد و او نیز در حیات حضرت مولانا فوت کردند و در حجت علیه السلام علیه السلام  
 ساکن بجز مرد صالح و بزرگ و کامل الاقفا و بودند حالات داروات ایشان معلوم نیست رحمه الله علیه  
 سمعنا الله شاه سالک امر و همه بر اکثر احوال مولانا و نهیت دارند و از قدس بیان خدا هم صادق اعتقاد اند

وقت توبه قوی دارند مولانا دیو جان زمین سلیم الشان میفرمودند هر کلام باریک تعلیم دقیق در زمین او  
 می آید بلکه الهی بگوید تکریر بنام و ستم هزار بار و صد و شصت و هشت فوت کرد و بعد از آن حضرت فرمود  
 خدا شکرگاه حضرت مولانا است وقتی مولانا در آن یکصد و شصت و هشت فوت شده بود خدا و مان میسر زد گمان  
 الی شئی منقطع کرده بود در آن حال عمامه و کمرته و یل و او تند و حاجی عبدالعزیز شاه را که تعلیمه مخدومها حفظ  
 صاحب اند و بر وزیرش شهابها قار و بر تعلیم آنها باطن وقت اند فرمودند اگر عبدالعزیز میسر آید و تعلیم  
 باطن از شما نماید تعلیم نماید حضرت عبدالعزیز شاه کلاه طلب گینه از دست خود و بر سرش نهاد و فرمودند  
 که این کلاه کلاه خواجگان چیست است که شمار او همیشه و چشم بر آب شده تا شیری بود که همه حاضران  
 میگردستند را قلم بر زبانین جلای و در شدمی حیران ستاده بود میان سعادت ایشان که عرض نمودند  
 فلان بر بالین حضرت است با و همت نام بنده گرفته فرمودند آنچه فرمودند و در آن مصنف تاسه روز کلام کرده  
 بود و در آن سه وار صاحب حضرت بهاد علی شاه که برای ایجاد حضرت تشریف آورده بود و میفرمودند  
 در قائم بودن کیفیت قلب شکر خداست باز فرمودند تا منکه روز از شخصی را ثبات توحید کلام گفتند  
 گو در میان ماند آخر الا فضل خدا شد یعنی بفضل الهی حضرت غالب آمدند و آن مغلوب شد غلام احمد خان  
 در سفر و حضر از خود سالی بجزیت حضرت حاضر ماند نگاهگاه ایشان مزاج میکرد کسی را تعلیم  
 نمیکند بخیل نیست انفاست سحر و تنهایی را دوست میدارد و سلمه الدنقاعی در سفر ششم عبدالعزیز  
 و غلام حبیب بر دو و هجرت حضرت حاضر بودند و تفسیر بر دو حضرت مرشدان در ششمین نظر ملاقات  
 حضرت شیخ احمد قدس سره بود میفرمودند حضرت شیخ احمد عالم باعمل بودند و تقوی و صاحب روح و زمین  
 از دنیا و اهل آن نسبت بی علمی و صحبت که حضرت پیدا میشد می رسول شاه شیری  
 اهل مال و صاحب جذب بودند شنیدیم که در شمیم مریدان ایشان ماند و ملقه گرفته ذکر بهر یکسند  
 حضرت مولانا میفرمودند رسول شاه بارگاه خود برده بود تا ستم نور در آنجا ماندیم خانه او نه کرده از  
 مکان حضرت شیخ احمد رحمه الله است و دو معتقد شیخ احمد بودند و معتقد شیخ احمد شنیدیم  
 بعد از حجت حضرت مولانا از کشمیر رسول شاه باز در آن یکصد و شصت و هشت فوت شده بودند و بعد از آن زمین









گشت سجد کرد که ارجمند شاه بر جای ایشان نشستند و در بعد فوت وی از ایشان گشتند و از آنکه از حرم علمیه  
 مرید حضرت حافظ صاحب موصوفت هستند مجاز دادند و از وصال آن مرید و شیخ عباسی از و حاجی الحرمین  
 شریفین هستند با وجود و اهل و عیال آزاد و مجرور بی تکلف نسبت میکنند و از آنکه از وصال او دست میدارند  
 و تحصیل علم ضروری هم میدارند سلمه الدین قاسمی و کر مولوی امام الدین مرید و خلیفه حضرت  
 شاه غلام علی رسیدند از اولاد و خواجه مودود و چستی و عالم بودند و تقوی و متوکل و مولود و ملین  
 و مدفن ایشان امر و بهرست بعد نماز فجر از راقبه و اشراق فراغت یافته از تفسیر و حدیث و فقه و غیره  
 در سن که دزد و بر و جمعه و غطف میفرمودند و بعد ظهر با زط البعلی از اسبق میدادند و پس از حضرت  
 مستقیم علم باطن بنشیند و توجیه میدادند با وجود اهل و عیال بر فقر و فاقه میگذاشتند و بهر  
 اظهار حال نمی نمودند و از زیارتش مشرف شده بود و فائش در سنه یک هزار و صد و پنجاه و شش  
 و ششم واقعه شد مولوی کریم بخش فرزند ایشان مرد بزرگ و صالح اند و از تحصیل  
 علوم مشرفت یافته اند حاجی امین الدین شاه مرید و مجاز و مودون از مولوی امام الدین رحمه الدین بود  
 بعد تحصیل علم ضروری اشتغال بشغل و اشغال و بطال و التبت تصوف مثل مکتوبات حضرت مجدد  
 ثانی و معنوی و غیره میخواندند که ویرا دیدی دوستی که مرفیق و بزرگ است از اقامت کمال الهی میکنند  
 رحمه الله علیه حافظ مهربان علی مرید و مجاز و مودون حضرت مولوی امام الدین و از سادات امر و بهرست  
 اولاد حضرت شاه ولایت آنجا هستند و بر علوم دینی و کتب متداوله ویر و کر و اشغال طرفه خود کمال  
 تمام و بر طالع کتب سلوک موفیه رحمه الله علیه و افضیلت و اشتغال تمام میدادند از سیاهی نواری ایشان  
 بزرگی و صاحب کمال بود و با مرشد سلمه الدین مولوی حبیب الرحمن رحمه الله مرید و خلیفه حضرت شاه غلام  
 علی بودند و ترمذی علیه نور او و کعبه میماندند و در شب اوقات خود را بشغل و مراقبه تلاوت کلام الله میگذراندند  
 و بر ملاقات کسی نمی رفتند و از دنیا و اهل آن میگریختند و هر که بخودش میرفتی و میخواستی یک و کلام نموده  
 یکا میآید و سلام علیک گفته اند و کن محو میقتند و زوری من قند خرو و سالکی بخودش رفته و در میان یک  
 و کلام فرمودند و دزد که بجوای خند و همدانگی را به بخشش من نگفتم

شیخ عباسی

شیخ عباسی

شیخ عباسی

خدا مولوی صاحب رحمتش فرمودند که بگو ای خدا عبدالحی با بخشش من بگویم ای خدا مولوی صاحب  
 بخشش باز فرمودند چنین بگو ای خدا عبدالحی بخشش من بدل بگویم تا آنکه فرموده ایشان مگر می ترا  
 گذارند ناچار بگویم ای خدا عبدالحی بخشش من و این سخن سجد و خشت مرو و بوی و در چند دانه مرو و دانه  
 جید و دانه سن و فاش محارم نگردید و صبح حجره سجد مدون گشتند ذکر حاجی عبدالدشاه  
 ایشان از اجداد ملقا و حضرت حافظ موسی قدس سره هستند حافظ صاحب آن خطاب فی التعلیم لغوی ایشان  
 میفرمودند ایشان از یک نشین تفرید تا که اسوا مشغول شاهده قوی نسبت اندکات راوی اند که  
 روزی بحال نقیصان که گاهی برود ایشان طاری میشود و از بلند می سجد که و فاشها شیخ ایشان وضع  
 خود را بگویند آن که بگفته است سرنگون اند خند بگویند تعالی سببی رسید شبیر علی خالص که بگویم رئیس  
 مراد باد و از اولاد و آنها و حضرت شیخ ابراهیم و هم طری قدس سره هستند تحفیل علم طاری برهم میدارند و از  
 دست مدید متلاش در پیشانی که مانند گذشتگان مرشد کامل بکمال باشد بودند بیاوری طالع سینه بکبار  
 دو صد هشتاد و شش در تها میسر رسیدند ایشان را جامع اوصاف هر ی و باطن یافتند و مع شیخ نجیب  
 که آنهم بگویند بودند و در سبب گشتند چنانچه خانصاحب دعوت در ذکر ایشان چنان نوشته اند که میسر  
 بود که خاکسارها میسر بیدم و شکل مثالی ایشان بماند ناسید نامید مولوی محمد انقلی قدس سره بقبر مبارک  
 حضرت حاجی عبدالدشاه صاحب بصدق بجا می جویم مع المناجیح منطق فقا و شیخ نجیب اندخواست که مشرب  
 شود و آرزوی او عرض نمودم آنوقت قبول شد اصرار ذات او بود بقیام گاه و رحمت نمودم و به آنوقت خوش  
 نجیب البگویم که مرشدی قوت باطنی و دی شان طاری جویم و ایشان بگویند طایف نیز بگویم که بشرط  
 غلبه ایشان بر این شاه امام علی رحمه الله بعیت خواهم کرد من بگویم ایشان بگویم که که در دوزخ دنیا  
 ناز است خواهند و نه خمیده نرم خمیده اولی جوابات حضرت شاه مدار رحمه الله که بطریق سواد است  
 فاضل شهاب الدین دولت آبادی رحمه الله فرمودند بودم در عرض خواندن برستم و اندان جسدیت که  
 اللهم حبیبی سرگینا و قدیمی سگینا و خوش بینی فی زمره الک اکین بنظرم درآمد خمیدم که جبهت  
 ایشان مشیل و قال مشکشف گردید بعد از این میفرمایند عصر آن روز که کعبه مشرف بر این

بقاعده و سوره شریف در همین مجلسه شباه امام علی رحمه الله و بعضی دیگر که نقش کمال بود و خود سوار گردید و کار  
خود تخریب و ترمیم و بودیم که ایشان حضرت سر بر شسته فرمودند و از آنکه در آن مجلسه کمالی را بعمل آوردند و بهت  
شتم کشف و بهت الی الله است که در همین مجلسه نجیب العبد اشاره بیک فقره فرمودند و با نوقت نرفت تا به  
حده قلب او پیدا گردید و در وی که بتأخیر حق سر بر سر و پس از آنکه آن هنوز را اثر در و در خود نمی بیند  
از ندی حجت بر او علیه السلام اند فرمودند که بسیار درویش دیدم و در و در رسیدیم چنان  
با خدا و بخیر و می توانم قوی التمسینه ندیده ام طالبان خدا را چنین مرشد باید که بسبب غمی  
طالبان معادق سلسله معیت چنان کم کرده اند که یا منتقل ساخته اند و بی شست کسی که بر سر خدا  
و قبل فرمایند بعد معاد و اندوزی تعلیم علم باطن بعبودیت و در و بودم که در خواب گلبانگ ملان  
موصوف قدس سره و بگوئیم رسید که کار شما تمام گردید من بجزه محبت و توجیه بسوی شما میباشم  
صباح که شجسته حضرت ایشان رفتم به تبسم فرمودند و داده وطن است بر وید حضرت ایشان  
سلام الله و مولانا رحمه الله که از جناب عاقل صاحب قدس سره خلافت یافته اند بوجه غلبه محبت از  
جانبین معاریرت بر فاسته از نیجاست که حضرت ایشان لشجوه نام حضرت مولانا رحمه الله نوشته  
ه افند و حضرت مولانا توجیه حضرت ایشان از انسوب بجز و فرمودند و حضرت ایشان بکس نماز پنجگانه  
بیرون حجره خوانند و اکثر اوقات در آن مجلس به توبه و غسل و بپوشیدن بقیه طلبت ایشان توجیه می فرمایند بگویند  
که از سبت سال عقب مبارک هشتاد و شش شده چند فقره مبین حال این بادی زمان میفرمایم  
اگر دایم دل آگاه و بیکجا جمال شاه عبدالعزیز و بیکجا حجاب تیرگی جب پیش آید و نور رخ چرخ راه و بیکجا  
جان من ایمان من بجز توحید اهل تعزیه و قفلت که از عرفان طراز شایسته ایمان بهار الحاکمان است  
شمع بادی چراغ یکی فرزند حجاب و وی سوز فلک کثرت ربان نور وحدت نام مفتی حکم شریعت  
مرشد طو حقیقت مظهر شان جهانی عالم علم الی مشرف خطرات جنان مزیل تعلقات  
این دان ذمی غم بلند خاک را بپسند بایستی بهت بر افلاک چنین نیاز بر غافل ره نورد  
میدان حیرت یکم از عرصه لاجوت میفند باد که در مغنی آورده و بر عقل تا شانش نسیم



کردی و در سمن بی تمیزی از دیدارش مشرف شده بود همه اندلیه در راه حبسینه میگذشت  
 و در صد و پنجاه و دو وفات یافت صاحبزاده ثانی غلام شاه و صاحبزاده ثالث غلام  
 قدس سرهما از بی بی صاحبه بودند ازین جهت مردمان هر دو ایشانرا کلان فرمود میگویند صاحبزاده غلام  
 پدربزرگوار وی برای تعلیم ظاهر حضرت شاه غلام حسین که خلیفه وی بود سپرد که ذکر ایشان بالا گذشت  
 روزی صاحبزاده غلام شاه با شاره استاد موصوف از پدر بزرگوار خود طلب نام خدا عرض نمود و در  
 فرمود و ترا کسی فحاشی کرده است خوب بیانشین گشت شفقت بقلب پیرش بنهاد و اسم ذات تسلیم  
 کرد و صاحبزاده موصوف در زمان فوت پدر بزرگوار خود در شصت و یک ساله بود بعد از اتمام پدر بزرگوار و  
 همه ترشدان و میرا بر سر پدش نشاندند و بانشین ساختند از ازیارت ایشان نیز مشرف شده  
 بود جوان خوش رو و دلاور و باطن شرم و در کمال و جمال بصورت مشایخ بودند و مصلوق حدیث  
 شریف که اهل التجربه بدو رعایت سادگی حافظ محمد علی مرد بزرگ و صادق بود از راقم میگفتند که  
 در آخر شب که کرات بخواب دیدم که رئیس مامور فوت کرده و دیدم که اهل و عیال و اهل را میپوشانند  
 و در سج آن برای نماز فجر در مسجد درآمد شنیدم که صاحبزاده غلام شاه انتقال کرده و رحمة اللطیفه  
 حضرت در زمانه نواب احمد علیخان غفر الله تعالی هفتم مادی الثانی سنه یک هزار و دویست و چهل و چهار  
 وفات یافت صاحبزاده ثالث حضرت غلام حسین قدس سره جمال صورت و کمال معنی و شوق  
 چون در مجلس نجین می نشستیم همگی ویرای دیدند و همه شایخ و امیر و رئیس شهر را میپوشانند  
 تعظیم و تکریم ببلوغ میکردند ایشان را بگوشت خور و عسل و شیر و می و تنباک و بخت باطن طریقه شیشه  
 صاحبزاده قدوسیة از خلفا پدر بزرگوار خود حاصل نمود یعنی حافظ عبدالرحمن و صاحبزاده عبدالقدوس  
 و حافظ محمد و ملا دریاخان و اخوند شاه زمان و بعضی اجازت از حضرت شاه غلام حسین بعد  
 در سنه هزار و دصد و سبست و نه برای زیارت بزرگان در وادی مفتی بود در اینجا از ملا شاه  
 عبدالغفریز اجازت تلاوت قرآن و ولای خیرات حاصل نمود و از مولانا شاه عبدالغفار برادر  
 مولانا شاه عبدالغفریز قدس سره بطریقه نقشبندیه اخذ کرد و میان صاحبزادگان از امثال طریق



چشمتی و قادی و غیره نوشتم و او را بعد از آن بقصبه برده و فتنه و امر علی احمد عت چپین  
 طریقه قادی و اجازت دعا می بینی و اعمال و غیره دریافتند پس از آن مثل پدر بزرگوار خود بودند  
 ارشاد و شستند صاحب سلاطین و در قفس و جوی آمدند و آن حال رنگ چهره مبارکش متغیر شد  
 و از دست خود سینه خود را می مالیدی و پیرایه چاک کردی در الوقت بر حاضران مجلس تاثیر می نمود  
 و صاحب ملک بود و سعی مخلصان خود را از این راه و مقتدران خویش در این نه شستی اگر او کار براری آن  
 مسکین کردی از و ناخوش شدی در لاریت و خیال نکردی و عدم منفعت خود را از و لحظه نموتی  
 رحمة الله علیه و مریدان و حضرت ذوق می شد و آنکه نه اندیز می شد نه دست می شد  
 و شفقت نمودی از آنجهت که پدر بزرگوار من از ایشان مجاز بود و اجازت دعا می بینی و اعمال دیگر نمی  
 بود و لکن بعد از آن حال شیخ خود صحبت از ایشان و شستند صاحبزاده موصوف اکثر تشریف شریف برادر داد  
 آفریدی و بعد یک سال از ایام من خدمت شاه غلام حسین محمد السودی آمدند و تصانی که روز مشرب  
 ایشان چشمتی بود و نو زو هم رمضان سینه کهنه و صد و پنجاه و نه وفات یافت حکامی سیه و کم شستند  
 که امیر خان مرید حضرت لغو نه فقیر رحمه الله علیه بود پدر او که یکی از وسای رام پور بود و حاضر بود و شستند  
 صاحب اموال و مانع آمدی و باز بخاندی آنکارش قید نمود و پانزیم که در بعد چشمتی شستم گرفته و می را  
 رانی داد و باز خدمت او شد صاحب حاضر آمد کرات و مراتب چنین چنان شد کسی او گفت قسم بخوری  
 و باز می آئی جواب داد قسم عاشق اعتباری ندارد و رحمه الله صاحبزاده رابع او شد صاحب غلام مرید  
 انبی بی صاحب دیگر بود خاندان شین و مجروح و آزاد و میوه و در رحمه الله علیه و در حضرت شاه درگاه  
 را امپوری مرید و فیله حضرت شاه حافظ جمال السودی مرید و خلیفه حضرت شاه قطب الدین که کلاط  
 بالا گذشت و می مرید و خلیفه خواجه محمد پور بود و رحمه الله علیه حضرت صاحبزاده مولوی عب العزیز  
 در رساله مذکور می نویسد حضرت شاه درگاه بی استغراق بجمعی و شستند که وقت نماز مردان آگاه میکرد  
 و حاضران و مولی بودند و دست نه از آن خلیف پنجاب منتهی که از و صد شستند و هر که شستند نه باخ و دست  
 معلمان و حق است نه عبادی همه و ایام غفلت ایشان از خود می رسید از آن برآمد و در امر ایستادند

شستند و قادی



یا نقد و نیز عزت ایشان را در امور دیده بودند اخراج ایشان خود را بدلی رسانیدند ایشان را کتبی بجا داشت  
شواله الدیانی بیتی صاحب در مقدمه خدا الهی فرستادند و ایشان جویش کمال تعلیم فرستادند  
صلوات بر حضرت شاه قاسم علی بن ابی طالب علیه السلام گشت حضرت سید ذوقبول دعا داشتند و نیز حضرت شاه درگاه  
ازند بود و میفرمودند اگر ایشان را در حق تعالی از خود زبانشده شد پس ایوب لیکن حضرت ایشان چنین حمایت  
میفرمودند که هرگز آسب من نرسید و ایشان در محبت پیرادل خود را رسم بودند چنانچه شخصی غیبت  
حضرت شاه درگاه بی محاسبی در مجلس حضرت ایشان نمود ایشان از غضب آمد و مانع او را زدند و نیز حضرت  
ایشان بر شخص غصه کشیده فرمودند غیبت بزرگان طایفه میکنی میفرمودند لعل او را از من  
کدورتی بود لیکن آن خواهر که بر اینست فرم اول شد پس از آنکه کرامات ایشان همین صاحب رساله مذکور  
بیند و چون حضرت ایشان را من تعز لاق گشت حضرت والد دیکه بود و خطه مکرر و طلب  
ایشان فرستادند مقصود همین بود که بر جای نباشند من جمله تبا یک کتوب مرقوم میشود  
دین و الا این فقیر را مرض غار من منعت بکرمی رسیده که طاعت ایشان شستن نماز و بیعت کردن  
مشما بسیار است جلد زود را برسانند می بینم که منصب خرم مقامات این بدان شما است  
و در بیماری سابق دیده بودیم که شما بر چهار پایی نداشتند اید و قیمت بشما عا که دند سواسی  
شما قابل توجهات غریبه و عجیبی نیست معلوم نماند مقامات که در طریق امام ربانی رضی الله عنه  
مقررت است الحمد لله حضرت حافظ البوسعدی صاحب سلمه الله با بمقامات مناسبتی بهم رسانیده اند  
پس میگویم دست ایشان که بهتر از دست من است دست من است بیعت بخود ایشان که اقرا  
در این مقامات بیعت من است الله تعالی مبارک فرماید النور حکم حضرت ایشان نخرت بجای حضرت  
ایشان نشسته تا سه سال تقریباً بیعت طالبان فرمودند و تلخی و سختی و فقر و فاقه بسیار شنیدند  
و سال کثیر از دود و صد چهل و نه عزم حرمین شریفین نمودند و دوم با سوم و چهارم و بله کلام داخل  
شدند و نیز شروع در من و شهر محرم و دود و در خیال بعد فرغت از زیارت حرمین شریفین  
رجوع بجای طعن فرمودند بیعت و دوم و همان بر بله و تلک و داخل شدند بین شهر و مصر و حرم



این انجی ایشان بعد وفات والد قائم مقام خیرین شد و طالبان از نهند و خراسان و بایشان آوردند  
 حسب صلح خود و آمدند خلفای ایشان در سلاطین قندار و خرمین شهره تمام دارند و حمد الله علیه  
 شیخ سیف الدین سپهر خرمین و محمد مصوم بن حضرت مجدد و جابر عیسی بن ابی القاسم زیارت کبار بدین  
 رفته و مشرف پابلوش این مشرف شده است و بنده ای او المعبایت که پناه موفقت فرمودند و کیفیت  
 نسبت ایشان چون بیخ و عوارض طبع یافته شد حضرت ایشان را پیشتر تحویط غلبه دی و خلق میدادند  
 که با مشغول هستند و حقیقت با حق معهود بودند در هیچ لادول و در شیشه بنه کنه از او و در بقا و دوست  
 در مدینه منوره که حاجی پیغمبر شریف بنیست لایحه و پیغمبر شریف بنیست لایحه و پیغمبر شریف بنیست لایحه  
 سید حضرت شاه غلام حسین با دایمی دار اصل شیخ فاروقی بودند بر قلیل جاباداد خود قناعت نمود  
 تا از ششینی اندک از دلی کات و آزار و نیست میکردند کار مروری خود از دست خود میکردند و کشتی  
 در بزمین و تحلیف نمیدادند و عذر شریف و قریب بود و رسید و بود کلامی و اثبات جاسوس هم تا وقت حرکت کرد  
 بعد حافظ کاکا خان حمله الله تمام عرض شیخ خود ایشان میکردند و بنای روضه و عمارات خانقاه شیخ خود  
 از طرف جلیق خان حسا که مرید در سیم الاقمتا حضرت شاه بودند ایشان از حسن تدبیر خودی ساخته است و نیز خرابی با  
 مخلصان و دوستان طاهر و قاصد کیسان بودند احوال حضرت شاه غلام حسین تقدیس مسرور که بالا نگاشته ام  
 اکثر از رساله تصنیف ایشان است و اتم اجازت و عاسی بی و اعمال و غیره از ایشان از پدر بزرگوار خود یافته است  
 و ایشان از ابناء و اجداد خود و از شیخ خود و در ابا و اجداد ایشان است که بعد از اجازت اعمال و طریق و عا  
 خوانی بودند تا زمان ایشان جاری ماند اکنون بزرگوار ایشان ختم گردید و تاریخ است چهارم و در سیم  
 بعد صد و بیست و هفت زیر دیوار شرفی اعظم روضه پیر خود مدفون گشتند و ذکر حافظ محمد محمود  
 مرید حضرت شاه غلام حسین بودند و در ابتدای ایام جوانی نزد حضرت شاه رسید و بودند از ان ایام بود  
 حضرت شاه حاضر بودند و در جوانی و در حبس گردانیدند بعد انتقال شاه خود تا پنجاه سال تقریباً که برین نظر  
 العصر سرادوت بزرگوار شاه می نهادند و ملوک مسعود خود را اقتضا نکردند تا آنکه زیر دیوار غری اعظم بودند  
 و در شرف خود آنها بودند و روزی شاه جی محمد الله شاه از وی حضرت پرسیدند که حافظ صاحب برین زیارت

شیخ سیف الدین

شیخ سیف الدین

اندر بار او خودی آیند یا نه نشان حضرت ایشان فرمودند که روزی حاضر شدیم بودم در خواب فرمودند  
 که حافظی می بیند کار می پس شده باشد که نماید شراب شده منکران شدم و گاهی اگر دست از شراب  
 در خواب بیند آن میفرماید و می حافظ همیشه برین استقامت میکند قویا و مسائل را  
 دیگر مسائل فروریج می نمود و پنج فرزند از جنس ایشان معلوم می نمود که فارغ التحصیل ائمه همه فراموش  
 آورده جلد با ساخته نزد خود میدارند و حضرت حافظ می فرمود که ما در مدینه و غیره می خواندند پس از آن  
 در نوشتن و خواندن کل و بار کار فروریج می نمودند و بعد از طعام فرغت یافتند قیلوله نمودند  
 و نماز ظهر را ساخته بر فراز حضرت شیخ خود می رفتند و نماز عصر را آنجا که بر فراز ایشان است می خواندند  
 محله خود می خواندند و بعد از نماز مغرب قدری طعام می خوردند و پس از نماز عشاء او را در شریف می خواندند  
 وی حضرت این سال و ریحات خود برگزیند و در خواندن دعا و درود و شریف و در وقت بهر حال می  
 اگر بصورت کسی بیار می یافت اندر شد مسجد کوفتی بر فراز خود می رفتند تا آنکه بخت می نمود و هم شوال  
 بر دو جمیع ظاهر اد کرده و بقلبه نموده و دست بکنار او دو دست و شش و شش دست می نمودند و در  
 دیوار عرض می نهادند و شیخ خود درون گشتند و عمده علیه ذکر شاه جی علیه السلام می خواندند  
 خاص با خلاص حضرت شاه علام حسین رحمه الله علیه بودند از عمر و سالگی با طمعی و جوانی بخدمت حضرت  
 قدس سره بر سر بردند بعد تعالی و حضرت غلام پستانه وی بر روی خودی می نمودند و دست می زدند  
 و پای خود را از گردن دراز می کشیدند و در نماز عشاء شیخ خود را با استقامت تمام مکرر گفته می نشستند  
 و از بکرت صحبت شیخ خود اتباع شیخ شریف بدل بسیار می نشستند و علماء و فقرا از شریعت و طریقت را در شیخ  
 پیش می آمدند و طالبان از دستگیری می کردند و تعلیم ذکر و تسبیح می نمودند و در عمر و بزرگوار می نمودند  
 عجز و کف بسیار می کردند و مجلس شایع به و بعد و شوق مخلص می بودند و در نماز و در حدیث و فکر و مشغل  
 مشغول می شدند چون در آخر عمر رسیدند مرض گرفتند و نمودند و درین زمان نماز جماعت از حجره در مسجد  
 شریف که در داخل عاتقها شیخ وی است و نماز اکثر نماز عشاء را او کرده و دست رحمت نموده بهیداری بودند  
 بعد از آن می نمودند و نماز عشاء می خواندند و بعد از آن عرض می نمودند که نماز عشاء حضرت ادا کرده اند

شیخ ابوالحسن

چون مردمان شهرت یافتند که این عال دینند با هم گفتند حضرت اشیا نزل برین حال مشغول بکند فرمود ما حق  
 بشید چنانچه مکرر و مکرر نماز است میگذارد و چون حضرت بسیار این را کردید مردمان با کجه آوردند  
 مشی در آنکه لایق مشغول بود که روح پرور و محو و تباریخ دوازدهم شعبان در سنه که در دود و صد و صد و صد  
 و ششش زیر خاک و بلیز و دوازده ماهه بهر خود و سر نیاز نهاد و در فوای گشت و در شاه جی حسن الدین  
 مرید حضرت شاه غلام حسین بود و در او امل عمر جوانی بخود حضرت شاه سعیده بودند از انروز از تربیت  
 صحبت ایشان حضرت بر دل دی دنیا سر شده بود و روز شنبه و صبح اشتغال از آنکه هر چه بسیار شد  
 و محب الفقرا و سکاکن جهان بود چنانچه اکثر فقر و صاحب مرتبه و اهل خدمت بر ملاقات بر خانه وی می آمدند  
 و وی تعلق خاطر داشت و محبت شیخ خود که حقه داشت و بوزارتعال شیخ ویرانست بطن باشی خود بسیار  
 بود و شیخ نیز توجه خاطر داشت و وی بکمال تمام می داشت چنانچه اکثر امور دینی و دنیاوی در محاله بطن  
 ویران شیخ خود می شوق می نمود و وقتی که والد هم همراه مولانا و مرشد برای ملاقات وی تشریف می برد  
 بودند والد بعد از محبت میفرمودند که چون بر خانه وی رسیدیم ملاقات کردیم فرمود که مشیت میافساید  
 یعنی بر ایشان فرموده اند که شاه جی نوشته بود و تیار و ادیک ساینکه لائق خوردن نوشته اند می نوشت  
 بر حال را رقم محبت و شفقت بزرگانه میفرمودند و زری بخیرت و شجاعت بودم تذکره بزرگان  
 بمیان آمد فرمودند شیخ و سلون رفته پرسیدیم که سر کریم کجا رفته اند کسی گفت که بجا مولوی غلام حسین  
 بلا سبب و در گرواب و خجالت افتاده است برای برآوردن آن رفته اند و باز فرمودند که جانوران اینجا  
 پیر کریم پیر کریم میگویند من بقیضای من و منی خود بدگفتیم شد بد شاه جی صاحب دوزندگی آن بزرگ  
 برای ملاقات وی سلون رفته باشند و در یک شب چگونه رفتند آن بزرگ تنها چگونه چهار را  
 برآورده اند و در آن کثیر را همراه خود برده باشند و سمندر انعام درست شاید نیست سعیده را بطور باطل  
 کرده رفته باشند و شاه جی بهم نامین بود سلون رفته باشند الحمد للکلام کامل و دروغ نداشتیم  
 بعد از چند مدت شنیدیم شخصی در این شهر آمده گفت که جبار مولوی غلام بیانی عفو شد چون که بخت  
 بسج دی حضرت رسید فرمودند که این شخص گناهان کرده است بخت خوبت نبلمان که تر و در و شربت شایه

سبطا من عقبه فانه در حرکت لغزیدن فانه ایشان در آیند و جبار ایشان را بر ایشان از طوفان هلاکت بر  
 انداخته و فرستاده که می آیند چون مولو کعبه بر مکان خود تشریف آوردند ملا خود امام الدین حمزه العسکری ملاقات  
 یافتند و اقامه نمودند و آنچه شاه جمعی فرموده بودند پیش می میان نمودند و مولو کعبه فرمودند است چنین است  
 که این شخص نمی تواند بود و از توبه پیران نجات یافتیم حکایت کاشفات شاه جمعی بسیار اند و تاریخ هشتم محرم  
 الحرام سنه ۱۱۷۰ و مخرج بیست و نهم روزی که مولو و طریقیست اندام پور بر دانه کرده و در شب  
 قصبه با سپه واقع است و در مسلا اخوند امام الدین مرید اخوند قاصد صاحب بودند و از اخوند  
 صاحب تعلیم و ذکر و فکر ابتداء انتبایا فته بودند و در آن وقت رسیدند و خلق فدا گوشتش میگردانند  
 سبق علم فقه طالب علم از امیدا و در روزی مولانا و مرشد نامی فرمودند در تعریف و ذکر ایشان که  
 مدتی بیان کردند که پیش ملا صاحب کرده فرمودند این فکر اندامی فکر است و در میان ایشان مولانا  
 محبت و ارتباط کامل و تمام بود و یاد که مولانا از ایشان کتابی در علم فقه خوانده باشند و در کتاب  
 و اندک در حجت می انداختند بلکه از راه شفقت یک فکر نیز تعلیم فرمودند و شاه جمعی ایشان را بر مکان خود می  
 بردند و بزرگ خود می بیند و تعلیم و دیگر می گردانند و ایشان نیز غیرت می داشتند مثل سپه خود  
 می بیند و ایشان همیشه غمخواری خلق میگردانند و چنانچه خلیفه را که بنده از مردمان گرفته و دوست گنا میزند  
 در موسم گرام هم با برهنه را میگردانند و در حقه علیهم و از خلیفه قاصد بخش مرید حضرت شاه غلام  
 بود و در حق تیر اندازی کمالی داشت و در حقیقت او را خلیفه می گفتند و در الهام که انهم پیدا کرده بودند تا آنکه  
 دیگر از آن نیز مشاهده حجت شیخ خود می گنایند و در ظاهر صورت مشابه رسول شاه میان بود و الفاظ و  
 کلمات از خود و احقر او وضع ساخته فریدان تعلیم میکرد و پیرانه اجازت مرید گردان داده بودند  
 آنان الفاظ تعلیم کرده بود و والد هم میگفتند که میان صاحب میفرمودند خلیفه را نام خدا تعلیم کرد و امام چنان که  
 دیگر از او میگرفت و خلیفه شیخ خود را همه کلمات میگردان و در آن دو هم میگردانند و حضرت شیخ  
 او را چنانکه از بر میگردان و در آن دو هم میگردانند از حرکت خود باز نمی آمدند و وقتی خلیفه در راه  
 آمده بودند و والد را از حق می بیند او منع کردند و من پوشیده اند و الو پیش از فرم و ششم زینبی



نزد او شسته بودند گفتند که این پسر را کشتند او را زنده گذاشتند بر سران احوال نخل و الا شد زنده بیاختی  
 از هاشم و دختر روزی مرا کله بر آگاهی فرستاده بودند که در آن مکان اتفاق افتاد که او را زنده فرودکش بود  
 و بیکم که تنهانشانند او را سلام کردند و روت نزد استم و چای سلام کردند و هاشم و هاشم یک خطه را گفت که ای  
 ترا زاده بعد بر و خفت غمزه مرتبه در و د شریف خوانده باشند و بعد از آن ده بار این کلمات  
 بخوانند تو این نیست میم موم بغیر اول موم صبیح اول و بعد اینها را سکوس کنید موم موم موم موم  
 پیش او آریا که دم و بدل گفتن می هم من این را از خواهم خواند و بعد از این پس از چند سال فوت کرد  
 و در کرت پور که این سلی او بود و در فوگشت و او را در میان او را در میان نوشته بود میگویند از آنکه مریدان  
 این خطه بسیار اندک است هر کس که نوشته بود و در موم موم موم موم و در میان و باقی خطه میگویند که موم  
 او در اکثر شهر است پور یکمین برگرفته اند و در مراد با و بنشیند و زاده از این احوال بسیار است لائق  
 بیان نیست لغو باید من شریک ایشان **و از حضرت شاه سلیمان** که در میان میگویند که در میان میگویند که در میان  
 اند و بلکه در شاه جی قائم مقام در حیات خود کرده بودند و بعد از آن شاه جی میان محمد طهر حسین و محمد طهر حسین  
 سباجی شاه جی از شاه اند و در یکبار سرش را بستند و این صاحب و خوش خلق اند و اوقات خود را در ذکر و در  
 میگذرانند و در هجدهم عرس شاه جی و حضرت شاه غلام حسین قدس سرها و در آن وقت شکست سخن خاندان  
 و سید خود را میگردانند که میان محمد طهر حسین شاه جی و حیات خود این کار را او سپرد کرده بود  
 و مولی بلغان خرج عرس بر بخت می نهاد و بودند چون و عمر خود سالگی خدمت شاه جی آمد و بودند تا  
 حال بر در خاندان شیعین خود بر نیاز نهاده شل شیخ خود است و کل میکنند و در اهل دنیا نمی و در سلیمان  
 که در غلام حسین **و از حضرت شاه سلیمان** که در میان میگویند که در میان میگویند که در میان میگویند که در میان  
 که ذکر در پیش بالادست حضرت فقیر شاه از اخلاص اب و دنیا خان میگویند که بودند قوم نجیب و در دیگر خان  
 معزز و ممتاز است از آنکه در ملک از بزرگی ایشان است قبای قاج از حق دور اندخته خرقه فقر در بر  
 شپه چرخ صخره و شیخ وی ایشان را کمال مجاهد ریانت دیدند و بر عرس خود فقیر بر خود  
 در میان فقر و بطلا و خلافت و کلاه خرقه و مشرف ساخته لقب فقیر شاه گردانید و رقم نیز میان او

حقیقت صریح و قوی

حقیقت صریح و قوی

در اینجا حاضر بود وی و حضرتان عوالمی بنحوی و وی و خوبصورتی مشهور بودند و در ایام پیری و فقیری با آن  
 جمال در پوشی همیشه برکت شمع خویش بودند و این جوانی لباس فاخره خود را بجا نکند که ده رسم از این  
 بجا آورده پیشینند و در میدان این زمان لباس روشی از تر و خورید و میپوشند نیکو بلکه بعضی مریدان  
 طعام نیز بر زمین و مقرر میکردند و در حلقه مریدان سر حلقه بوده و ذکر جبریا و از بلند سخن خوش تعلیم میدادند و  
 میکردند تا پنج نیز دهم شوال سنه یکتر و دو صد و هفتاد و هشت سفر است و در اداب و محله کاغذها  
 که وی در اینجا اتفاقا هلی ساخته بود مدفون گشت **ذکر حافظ علی حسین** مرید صاحبزاده حضرت  
 علامه حسین سپردلی حضرت فقیر شاه و مجاز و مازون از علمیه پیر خود محمد دغان و جانشین پدر بزرگوار خود هستند  
 حسله الدنیا و جلال و خوش خلق اند و مریدان پدر بزرگوار وی بر این جمیع می آیند و تعلیم و تلقین ذکر  
 و شغل او را و طایفه میابند و ایشان خود نیز دستگیری طالبان میکنند و عاقلی حرز امانی و چیل اسما و او را و  
 دیگر با نیت تمام میخوانند و در شش فکر و فکر طریقه آنها در پیوسته نینماهند و بر احوال حب جن و غیره و  
 سیدارند و خلق را از ان فین میسازند و در خانقاه پدر بزرگوار خود سب و حجب و روضه پدر خود تعلیم کرده اند  
 و عرس وی میکنند و آیت و درندگان عرس را طعام بخوراند و سماع را دوست میدارند و تقص و میکنند و  
 در عقبه باره شریعت شریعت می برزد و مان و پیرزادگان آنجا تعلیم و تکریم این میکنند سلسله الدنیا  
**ذکر صاحبزاده مولانا محبت** فرزند شانی است ابو سعید رحمه الله است نسبت با بن پدر بزرگوار  
 خود دارند و در تقوی و طهارت مشهور و محروم هستند شمه از ان نیست از نو که نصاری پدریه حیثیت قبل  
 نیکو دند و آنکه که در بازار فروخت میشود و بخوروند که فروشنندگان از ان اذعان بیع به بیع فاسد خرید  
 مینمایند و در آداب شریعت و طریقت و حقیقت مثل آب و کلام و پیران عظام خود موصوفت از ان احوال  
 شریعت طریقت اهل کتیب اند و در حقیقت استقامت احوال خود بجن میدارند و بهمین پدر بزرگوار خود حصول  
 سعادت حج بیت الله الحرام و سعادت زیارت سیدانام علیه الصلوٰه و السلام حاصل نموده و بهنگام حرم است  
 که وطن ایشان است همراه رکاب پدر بزرگوار خود که در کعبه میارشد بودند و در کعبه سیدان از انجا که  
 پدر بزرگوار وی استعدا و جلی ایشان را در آشنایی ظاهر و باطن و حقیقت دیدند که ظهور این سلسله از انجا

شیشه ها بر قدی

در عقبه باره شریعت

کامل ایشان خواهد شد نسبت به تشبیه مجروریه و در نهایت ایشان بنهاد در روز ارتحال با جازات  
 سلسله خاص خود مشرف گردانیده فوت کردند چنانچه صاحبزاده پو صوفت در ساله خود بنویسد زو عید  
 سکرات موت شروع شدند و میت پذیر باین لائق با تباع سنت اعتدال اهل دنیا فرمودند و فرمودند  
 اگر بر در اهل دنیا خواهی رفت ذلیل خواهی شد والا ایشان چون بنگران بر دروازه تو خوانند غلطید و فرمودند  
 ما را که شتغال و او را در سبیده ترا جازات دادیم بعد از تعال و الدخ و چند ماه در لوکل قامت شد و در اقامت  
 نیز در آن مکان بود اکثر بکارت ایشان میرسیم و در هر پنج وقت نماز جامع مسجد ملاقاتی میگردیم و در آن وقت  
 سخنرانی ایشان نور سیه بود چون ایشان نوشتن خط بنام برادر بکلمان خود منظور بودی بر خط نوشتن  
 مرا میطلبیدند و بعد مدت دراز در دلی رسیده و خبر متشرفتم بر سرنا ایشا و شسته دیدم بعد ملاقات مرا  
 بشناختند و مصافحه و مصافحه کردند و هلاق نموده و رفایقه جا دادند و مصافحت کردند و چند روز  
 در اسباب ماندیم و اوقات ایشان را مشغول تعلیم علم ظاهر و باطن نیستیم چنانچه بعد از نماز فجر راقبه میگردید و پس  
 از اشراق از توجه دادن میدان فراغت یافته درس کتب حدیث شریعت می نمودند و بعد از اقیانوس  
 و نماز ظهر قرآن علم فقه و غیره میگردید پس از آن نماز عصر و اساخته بارطال بان خدا را تعلیم باطن و  
 القامی نسبت میگردید و در کلام دنیا و اهل آن اعتدال سید استخار و دارم ماضیت کرده بودند که از  
 صحبت مشایخ این زمان بر مراد بزرگان رفتن و شستن به تیر است و در کین از او دو صد و هشتاد و چهار  
 در وقت آشوب بلی بجزت بکرمین شیر لعین نمودند و در مدینه منوره بر زیارت رسول مقبل الصلوات علیه السلام  
 فیض اندوختند و پیش سیدنا و شفیعنا علیه السلام تعلیم ظاهر و باطن بنمایند و شریف و مدینه  
 حبیب الدین علی علیه السلام و در برابر مسجد قدس حجه برائی اقامت ایشان داد و از سلسله استخوان  
 مشیر ایشان حکومت اما یکی از مدینه آن معجونی محمد بن حافظ قرآن و حافظ خوش بیان عالم فقه  
 و اصول و داند به باریکی و لامل معقول و مدرس علم صافی و کلام و درس کننده بغضات بلاغت تمام  
 و من کلام الدین و محدث حدیث رسول الدین جامع جمیع علوم تشریح احیاء العلوم و مقتضی با فلاح حسن  
 هستند که شیخ خدیجه صاحب طبع صدیق ساکن نائیه عالم اسکونت در بانس بر بی میذارند و در تعلیم علوم ظاهر

در شاه جهان آباد محصل کرده بودند پس ایشان چون جوش علم باطن در سینه بکینیه ایشان شورش آورد  
 متکاشی در لیشی گردیدند سمند مهت خود را در میدان خدمت دو سکه درویش یافتند آخر کار بخدمت خندان  
 مولانا غفر مرصوف رسیدند مقصود خود را عرض داشتند اوشان فرمودند طالب باید که اعتقاد خود را  
 راسخ نموده بخدمت در لیشی رسیده تا فائده تام حاصل آید والا غیر این حاصلی نباشد بعد از اظهار اعتقاد ایشان  
 استخاره ارشاد ساختند و ایشان حسب امر پستخاره پرداختند بعد از آن ارادت راسخ خود را بخدمت  
 اوشان عرض کردند و دست ارادت با صدق عقیدت در دست حق پیرت اوشان دادند و طاعت  
 کردند و از برکت صحبت ایشان بر علی که علم ناسوا احاطت علم است علم یافتند و از تعلیم توفیق حاصل را در مسجدهای  
 مجید شریف بردن اوشان بجز من نبرفین ایشان در سن یکصد و دو و صد و سی و سوم بر درستان بهرست  
 الحکام اسلام احرام تنه سجده کردند و پیشانی سودند و از شوق و ذوق طوفان نموده و عمره آوردند و از علمای  
 البکیر گویان بواوی عرفات دیدند و حج ادا کردند پس آن بحدینه منوره حاضر شده بر بدلیز بالسلام  
 سید خیر الانام علیه الصلوٰه و السلام بجمعه وادند و به نیاز تمام آداب کوشش و سلام بجا آوردند و بعد از  
 حدیث شریف من زکرت قبری و حبیب که شفاعتی بزیارت سید کائنات علیه الصلوٰه و التحیات است  
 اندوختند و در مسجد مقدس نماز با جماعت ادا کردند و باز در آن مقام شریف و صحبت شیخ خود گرفتند  
 نسبت لطیف اثر بلین بر داشتند و اجازت یافتند و ما دون گردیدند بعد از اتمام امر محبت نمودند  
 حال برکن خود را در افروز بستند سلم الله که دیگر مرید با اعتقاد شیخ محمد حسین و غلمس مولوی متنا  
 درین شهر هستند تعلیم باطن شیخ را و سیاه نبات خود بسته در روزش آن مشغول اند و آزاد و مجبور و گونا  
 تنهایی نیست میکنند و اوقات دست خاخور از ملاوت کلام الله و مطالعه کتب فقه و غیره میگذرانند  
 در فن شاعری زبان فارسی دارد و نظیری ندارد و صاحب دیوان فارسی آرد و هستند چنانچه خیریت است  
 قصیده که در مدح شیخ خود نوشته اند در اینجا نقل کرده میشود قصیده چه باشد که استایم بجان جان  
 جانپش که در اخروش پر در دست ملای جان جانپش بود و چون برق تجلی چون زنی یکش و فرزند  
 شعله طریقت تابان غنچه پاش بود و تاسینه او مشرق انوار سبحانی مهلال و نور نایب بود و در گریه پاش



صاحبزاده و معروف از آنجا که در کتاب طریقت ارشاد و طریق باطن بر امر و غریب قوت نیست از  
 درسلک سلسله آفتابند نیست که کرده و در نهجای سلوک طریق مجرب و نوده طریق تحصیل آن طریق تعلیم نمایند  
 طاعت ایشان در دوام جمادی الاخری سینه کبیر از دود و سیی هفت در بلده لکهنو واقع گردید و در آن زمان که در  
 و علی تشریف میباشند از راه زیارت حرمین شیرینکن گردید و وقت وقوع ایشان پدر بزرگوار ایشان تا  
 و روزه شهر برآمده اند و نیز فرقه و عامه حضرت شاه غلام علی رحمه الله تعالی بپوشانیدند و در کتابی نام  
 معروف بحیث ایشان ارتقا فرمودند که فرزندی لغوی ارشدی یافتند و پیشتر ششست بر سر آن که شوق کرد  
 پادشاه ایشان بریدند و که دست ایشان دست من است پس صاحب ذوق و شوق و آه و ناله و حال و جدای  
 و دائم مشتاق سکونت مدینه شریف بودند و عالمی نمودند تا آنکه اندوخی در راه سفر سینه کبیر از دود  
 و نهاد و چهار همراه پدر بزرگوار خود بنمای خود فاسر گردیدند و در کوی طلوس سکونت میباشند و خوشتر  
 حال ایشان بیاد آمد نیست که کرد و اعلی که از کوی بلده بخیر و پیشتر سینه کبیر که از اخبار خبر سیر و  
 مولوی محمد طهر برادر ایشان در مقامات احمدیه بنیضیه مدینه کبیر حضرت پدربزرگوار در عرض خود حواله توبه برین  
 بایشان نمود و ماند و در حیات پدر بزرگوار در حرم شریف بجای دی تو جهات صبح و مغام می نمودند و از او  
 ازین که از فضیلت خواب بود و در بی الوار بزرگی از جلیلین این ظاهر و باخبر دیده است و از صاحب محرم  
 و معروف کمال حسن عتدت سعادت دارین خود دانسته ندانند بخیرت ایشان هر سال ارسال می نمودند  
 بعد تحریر نهاده سینه کبیر از دود و پشته و هفت جرت حق پیوستند و در که مسئله مدفن گشتند  
 شریف ریخامه یک سینه بوداده تاریخ هفتم ذی الحجه ذکر مولوی ارشاد حسین  
 حافظ آیات قرآنی و فقه امام ربانی غفر له کلام رب العالین معجوت حدیث السیدین مدس فقیر مول  
 خنده و دقائق معقول عالم اندیشی و توحید اکثر اوقات خود را بدین تدبیر میگذرانند و اهل بر عزمیت و عبادت  
 اجماع سنت می دارند و سلاب بر کمال استعداد علمی ایشان متفق اند و اکثر طلبه علم از مدینه کبیر مستفید  
 میشوند و علم فضل ایشان از کتابت آنقدر آنقدر که در دو کتاب بسیار کجای تصنیف کرده اند بر این است  
 و کتابت ایشان از حضرت شاه احمد سعید رحمه الله سپید دارند و بان جناب دست راست

سید محمد

صدوی نیز میارند و بجهت همت آن جناب طایر روح ایشان پر دواز بر مرغ تخی که دلی نبود و کتب الهی  
 است میدارد و ایشان را در حق اقتباس انوار و برکات حاصل نموده تعضیه باطن و تزکیه فطن و جوهر  
 مراتب سلوک تا حاصل اشتغال میدارند و وقتی مولانا موصوف عازم حرم محترم شدند و از حال آنحضرت  
 گزشتند لیسرت استانه بوسی خانه کعبه ناگزیر گردیدند و حج او نمودند بکرامت خدام حالت یکجمله  
 نشستند و احرام آن حرم کرم غیر الا نام بستند چون بان مقام شریف رسیدند بسجده و عزت  
 شایخ خود فیض اندر گردیدند و از برکت صحبت او شلای برکات و انوار کفیات انعام شریف حاصل  
 کردند چون تقدیر صحبت از آن مقام کردند شایسته ایشان از خلافت و نیابت خود فرمودند تا طالبان نصرت  
 گرامی ایشان بهره و شایسته این مقام حضرت یافته بر امپو که وطن ایشان است رسیدند حال اینست  
 مثل ابابو اجداد خود ششستند و در حرم طاب علم شریعت و طریقت بستند و رئیس مذهب مذکور تعلیم و تکریم  
 ایشان سعادت و این خود میدادند و کوی محمد مظهر در رساله مذکور بنویسند که محمد راجع حسین علیه السلام  
 از اکابر محاسن اجداد خلفاء حضرت ایشان اند یعنی شاه اسماعیل و نسب ایشان بواسطه شاه محمد کبیر  
 بمحضت محمد و سید حضرت ایشان من خوش استعدادی ایشان مثل ظاهر بسیار میفرمودند بالظاهر  
 بی نهایت و لطف شای مخصوصه که فقیر هم رشک می برد و سر بلند می می بخشیدند و ادراک هم خوب دارند  
 و قوی نسبت اند صاحب بدیهات مقامات مذکور بنویسند که محمد کبیر علی اله العزیز و اصغر اولاد حضرت  
 محمد و است این محمد دوم زاده اشاه از آن لقب شد که شاه سکنه در حق نظر عنایت و طوفانیت شایع  
 این صاحبزاده بر فرزند داشت و بشیوه القاب اجداد و اجداد خود این قرة العین شاه خوانده بودند  
 تشبیه ایشان به کبیری آن بود که پیش از ولادت آن محمد دوم زاده حضرت ایشان ملامت مذکور در خانه  
 توپیر آید کبیری که یعنی نام قرار زنده دارد و چون متولد شد آن نام سگی گردید و همواره از دست  
 و علم استعداد آن قرة باهره ولایت خبر میدادند تا آنکه این لوزید به بین تربیت حضرت ایشان  
 بهشت نیست مگر حفظ قرآن مجید و در آن سن کودکی از توجه میل علم غیبی و مبتدی دیده می شد و  
 بهستادش را بهدش بهد کیش که از سیر طفل گس ندیده و نشینده روزی فرمودند بساظر آمد

که محمد سیمین نیز چون برادران خود از این خاست بهره دیگر و اما چه باید کرد که اطفال معاملة اهل مایس  
نزدیک این گفتند از این شفقت آب چشمه مبارک جمع شد بعد از انتقال حضرت ایشان پس از تمامی  
حفظ قرآن باین ترتیب برادران بزرگوار تحصیل علوم پیوسته و چون منقول باختر ساینده و ملایه ایشان از  
قامت و رفتار چشمه و ابرو بود و بزرگوار خویش شایسته تمام دارد و از دلائل قبول آن محترم  
زاده آنست که بنیر حضرت باقی باشد و دختر خواجه کلان خواجه محمد علی الدین سلمه الله تعالی  
و اقباه و حب اله کناح آن گوهر شریف ولایت منکک گردیده است انتہی و در رساله  
ذکر گوشت محمود رنگ زیب بخیرت ایشان می رسید و استقاده می نمود و بلکه بسیار دیات  
نیاز ایشان کرده و در مرتبه شرف زیارت حرمین شریفین دریافتند و اندوالات شاه  
محمد سیمین در سینه کبیر از دست و چهار زوداد و وفات در سینه هزار و نود و شش واقع شد  
**ذکر عظیم شاه مرید و خلیفه شاه در گاهی که ذکر شریفش بالا گذشت**  
بودند رحمة الله علیهما و مولود و موطن و مدفن ایشان رام پورست عالم بودند شفیق و متوکل بود  
اکثر اهل و حبیب ال برادران اهل دنیا نمی رفتند و در تعلیم ظاهر و باطن خود مشغول میشدند  
و اکثر نواب احمد علیخان رئیس بلده مذکور شایع و فخر ادا میگرداند و ایش از اهرام سواری  
فرستادند و عرض تشریف آوری میداشتند ایشان گاهی در انجا تشریف نمی بردند و گاهی میخواستند  
فخر و فاقه خود بر زبان می آوردند و در مرض موت بکمال بیوشی در وقت نماز بهوش می آمدند  
و نماز او میکردند و باز و هم بر بیع الاول سینه کبیر از دست و وفات یافتند و پیشتر  
در واره خود در من حجره مسجد مدفون شدند **ذکر محترم خان عرف و فیضی مرید عظیم**  
عرب بودند و خلیفه مرزا مظفر باخان و عمر در یافتند بودند و ککن رامپور و متادینت شریعت  
در اقلیت بودند و در وقت جوانی سوداگری اسپان میکرد و در عهد پیری و فقر می گویا کشیده میرفتند  
و کار برار میساختند و میگردد چنانچه بیرون شهر رفته شسته میزد و غیره سکینان بر سر خود  
مینهادند و تا بدر واره مشهر می رسانیدند و چون منعت پیری بکمال رسید خانه نشین شدند

در سینه کبیر از دست

در سینه کبیر از دست



و در این وقت دوازده سالگی گردیدند و روزی با ششم فرمودند که پرسنگ ریزه که از محل قلعه دره پیران  
 می آید را لایق آن فرمایید و هیچ مانده را را ایند انداخته و شکستند آنرا زنگی و فلز طاقت و ریاست  
 از بشیره که بودید بود و هر شغل ذکر کرد که از شیخ خود تعلیم یافته بودند و در شش سال تمام بران میباشند  
 و در آن شغل هم برایشان هر می شدند و وقتی با ششم فرمودند که مولوی حسین را به حدیث را نصیحت کرد و چون  
 از شب خواب آنحضرت علیه السلام بیدار شد و فرمودند که من تو را به حدیثی که از مولانا نصیحت میکنی و وقتی مولانا  
 در می شد تا در امپور شریف میباشند برای ملاقات ایشان شریف برودند و ششم به منیت شریف  
 حاضر بود و بعد ملاقات صورتی هر دو بزرگو از بعضی مشغول شدند و از ظاهر هر باطن توجه فرمودند و تا دیر  
 در آن محراب قیام فرموده ماندند چون هر دو بزرگوار سر برداشتند ایشان با مولانا گفتند که پیش شما  
 با وجود ضعف و کبر سن سینه من شورش و فغان پیدا شود و میخواهم که آنرا باز غلبه این مرتبت بجا  
 مولانا کمال لطافت قوت نسبت ایشان با ششم بیان فرمودند و فاش در نسبت میخواست و ای الاهی سینه  
 بجز اراده و صد شکر نیست و این واقع شد و هر دو در آن شهر مذکور در فغان گشت مولوی جمال الدین وطن  
 اصلی ایشان را به پور بود و سینه زد و عالم العلوم عقلی و عقلی در کتب و حدیث با شکر ان شاء الله عز و جل بریزانید و وی  
 مولانا شاه ولی الله شریف علی خوانند و در آنجا است بخت این مولانا فخر الدین که ذکر شریفش با آن گشت  
 میباشند و مرجع خلق فاضل عالم مد وقت خود بودند شیخ ایشان را به پور ایشان را نصیحت کرد  
 و فرمودند که در آنجا باش چون ایشان را به آنجا آمدند و کونست که در آنجا امیر غریب سردار رئیس شهر مذکور  
 مرید و متقد ایشان شدند و بقتل و کمال ایشان به متفق بودند و بجا هم حلق منقصت چنانچه  
 بر آن تعلیم هر کس را کس میخواستند و این سری بود و به محض اجتماع سنت شیخ خود اول مرتبه که او را بعید  
 حیات ایشان را به امپور رفته بود و از آنجا قنیت نهاد و انی فخلت جوایز به منیت ایشان فرسیده بود  
 در آن وقت و ششم حامی الاهی سینه که از دو عدد و چهل و دو و فوات یافتند و قریب در آنجا به ششم  
 مذکور در فغان شدند زیرا که در آنجا مولوی ایما نا احمد از میان ولی مولوی در مولد شریف شهر مذکور بود و بعد  
 بنده سالی از علم فغان سر غایت بعید فرموده سالی در مولانا فخر الدین مذکور میباشند و این از اول فغان

اینک از فغان  
 میباشند

اینک از فغان  
 میباشند



گفتسم میان صاحب گذاریدم ششم ششده میشو و انتهی گویم آری کمال قوت لطیفی دوی در پرده  
 طاقت ظاهری اظهار کرامت می نمود و دریا زدیم جامی الا اول عشره صفر صد و نهم وفات یافتند و در  
 موضع پیدایی که بطرف شمال از راه پور و ده کرده است مدفون گشتند و ذکر **محمود بن حسین** نام و کمال الکبری  
 و عشره ربوی میان مرید و خلیفه شاه در گاهی بود که ذکرش بالا گذشت و در محبت عقیده شیخ داشت  
 خود و فطرتی که داشتند و تمیز و موهبت شیخ خود دوی ساخته اند و هر سال عرس او شان میکردند و در  
 شغل و اشغال تا دم مرگ خود را مشغول داشتند و از تیرگان غلام چلبانی خان رساله دار بودند که یکی  
 از اعظم روسای راهپور بود و است دوی ترک دنیا کرده تفرضتیا کردند و چهارم رمضان سنه یکم  
 و دوم صد و شصتا و چهار وفات یافتند و **اکبر خانی** که از اولاد عباس بیگ بود که در هند بودند و در  
 و خلیفه شاه در گاهی بود و در اهل جد و جماع و در بیکه زند و معتز بن حاجب می دادند که من اجازت  
 سماع از شاه صاحب میدادم مولد و وطن دوی پنجاب بود و در ششم رمضان عشره ششم صد و نهم  
 وفات یافتند و در احاطه هزار شیخ خود مدفون گشتند و ذکر **حاجی سعاد علی**  
 از اصل نسل سادات لوطا لوزان بودند و در سالگی پدر و مادرش دیر همراه خود که معلمه بودند با خود  
 مراجعت بوطن در میان راه پدرش دیر تنها گذاشته فوت کردند و مادر او قبل از رسیدن که  
 در راه فوت شده بود دوی همراه دیگران بوطن در قبضه مذکور رسیدند اقربای دوی از مذرب  
 شیع بود و چون سادات ازلی مدوگ را بود و وطن را گذاشته در مرادابا و قشرب آوره مسجد محمد  
 سید خان قیام نموده چنبری از علم مشهور و نحو خواندند بعد دوسه سال در بلد راهپور فتنه تحصیل  
 علم ظاهری سنه ربوی کردند و بهم در الوقت ظاهر علی بخدمت میان فیم شاه که ذکر شریف بالا  
 گذشت رسیدند و در پیشه بید روزی چند بخرید و تفرید را دوست داشته در خلوت عبادت  
 تحصیل علم باطن می نمودند و بهم در خیال تکلیفات و ریاضات و مجاہلات بسیار کشیدند اما در اوزه  
 و در این شیخ را گذاشته بودند و در مراتب و مقامات خود را مشغول میباشند تا آنکه مشیخ ویرا اجازت  
 و صلافت دادند و بخدمت آن شیخ چند کس را ارشاد کردند و بعضی را اجازت دادند و علم را

در این کتاب

در این کتاب

در این کتاب



و از مردان خالص صاحب کلمه مولوی حسین شاه بخاری تحصیل شکران و از کمال است ایشان اگر کتاب  
 شملت الهود که در کتاب اندر من تالین کرده اند بر ظاهر است حاجت بیان نیست دین سال سز  
 یکبار و دو سه بار و پنج وقت تکریر میفرمودند که ایشان در مبله به پال فوت شدند و آن  
 صاحب معرفت بابت هم بسیار مانی و شفقت میفرمودند و اول ملاقات من با او در شهر اکبر آباد و باز  
 هنگام حجت اکبر آباد در مبله کول شده و بعد از ایشان براد را با آمد غریبانه و بعد از آن  
 ساختند روزی از من فرمودند پیش ازین فقیری بودم یعنی قبل از پیروی دگر و گشتم او را که  
 که برخیز وقت نماز فجر هست سید قربان علی و سید فضل حق هر دو برادر من است و از خرد سالگی  
 خادم خوش قدیرت ایشان هستند و بخت تزویج ایشان بکفایت نصیبه اترولی این هر دو برادر شدند  
 و خالص صاحب در مرض فوت سید قربان علی را طلبیدند و پیش قدم نشانده و مرگت بخت گردند و خلافت  
 و خرقه داد و تا آن مقام خود ساختند و بعد از آن مرض سینه بکسر از او و در شتاب فوت کردند و در تقصیر  
 در فون شدند و دو فرزند از جنود و عجب گذار شدند با جمیع تقنین مولوی حسین شاه و از خرد  
 که بر مراد شرفش کنند بخت نیست را با این فتنه که چای که بعد از مرگت از نو تقنین و بی بین تا بخت  
 سال سفر و کسب شرفش گویم بدست جدی جناب عبدالعزیز است و دیگر از آن تاریخ تصنیف سید  
 فضل حق که از هم بر مراد شرفش کند بخت نیست ندان خوشه می آید و در کیش بنیاب  
 سیرم وقت ندان و در محرم شد ازین دار فاسوسی ارم و در فراق صوری آن قدوه اهل و فایده  
 بود و طالب یکی در بنحو و انوده و اطمینان بکیش پس از آن فرمودند که گفت که یکبار ابل طریقت قبل از کلام  
 بعد فوت ایشان اتفاقا در اکبر آباد رفته بودم و سید قربان علی آن زمان در آنجا بود و از جهت معرفت  
 سابقه بلاغتش رفتم ایشان را سفینه بریان و فیده گریان و دیم و لغزهای آه پرورد او شنیدیم  
 بل من مزید با سلمه الدنقانی و ذکر خلیل احمد خان صاحب ساکن در بهجا پور نسبت باطن تعلیم و در  
 شریف سلمه تخمینا از آن حضرت سلمه الدنقانی و سلمه سید شدند و طی سلوک خود از خواندن آن درود  
 منور از اهل قضا و اجرا و در حدیث و کلام و تعلیم می فرمودند و در حال حاجت استگاه دران



ملازم است با حسن خلق و تقاضای نسبت کرد و توفیق آن سیردان از تحریر و تقریر است و در روز و کجاست مانند مردم  
 وقت صبح و شام از بزرگ محبت خود مستغنی بسیار افتخار و خلاق میکردند چون دریا و عربی و عالی پیرایه یک  
 کلمات توحید از میفرمودند و بیکار داشتند و این سخن اسم ذات خواندن نمیکشیدند و در آن تفسیر عال یا باز بلند  
 فرمودند و گفتند نام که در تکیه اول میگوشید با آنکه امی بود و لیکن بیان مطلب نمودن شاعر شغری مولانا و می  
 میفرمودند و ترجمه آن نمیکشیدند و اشاره بان میکردند و وقت خدمت را اجازه بدو جسته اند و کور و او در  
 و بر محل اجابت آن ملاحظه و در خط جابجایی پناه که ملاحظه تعلیم فرمود و خدمت کرد پس از دو سال از آن  
 در میوه و شکرین اورد و بعد در درجه دهم حادی الاول سینه بپوشید و در صد و شصت و هفت و بیست و نه در آنجا فایده یافتند  
 و در حجاب مسجی فرمودند و در اول و طهرت و در آنجا که علی بن ابراهیم شوق و ذوق و برادر و زوجه وی بود  
 مد فون گشتند و رحمة الله تعالى علیه و هم در آن زمان در شایعها بنور نبوت مولوی محمد علی گشتند  
 بنفیه حضرت شاه غلام علی محمد دی حقه الدلیها و بلوی رسیدم چون تسلیم او نمودند ششم مستر شدند  
 بیسبک و بی پیش از کلام از وی اشاره نمودند یعنی این فلان است که خدمت ناصر محمد خان نادر را داده  
 آمده است و استم که قبل ازین باینان غیر آمدن تو خدمت خالصا حبش از برسانیده اند و از آنجا  
 که در اهل شایع وجودیه و مشهودیه با جهنم ملافتست و می حضرت چند کلمات نسبت خالصا فرمودند  
 که چون گشتن آن بعد از ساعتی وی حضرت بر لطفه مرمی صرف بهمت گردند و از سر وی کلمات  
 فرمودند و بزرگ و صاحب نسبت گفتند و اهل طهرت مجذوبه بودند و در دهم و در دهم و در دهم  
 بسیار یافته رحمة الله تعالى علیه و در هفتم هم محرم سینه هزار و دصد و شصت و هفت و بیست و نه  
 بر حمت حق میخواستند و در بلده مذکور مد فون گشتند و حجت صدیق حریفان با دو و در دهم  
 تنی خرم خانها کردند و رفتند و در **احمد صالح** خان بنخار از اولاد شاه عالم الدل ساکن راسی بودند و گویند  
 شاه عالم الدل دریافت آنکه رسالت پناه در جبهه فاطمه زهرا معنی الدلها مشک است و ازیرین داده بودند یا  
 بالا بریده رفتند و در دهم رقیم در بهار بنور نبوت مولای و در شصت و هفت و بیست و نه در دهم  
 که با سدی و خلایق و خشک بود و در دهم بنفیه رسیدم و در دهم مولانا را در دهم در دهم در دهم

همراه مولانا حاضر بودم و مکلف صاحب زبانی سید صاحب فضل کردند که فرمودند عدم دعای کرده بودند  
 که الهی اولاد را چنین دنیا ندی که ترایا و ندارند و فرمودند که رو بر من مراقب شسته بودم و نماز را  
 طلب و شستگان بر دهم که نشاید برای خرج و هزینه طلب میدارند و در دل گفتم که دعای حب  
 ایشان با جگر رسید که از فاسخ نیامار فرصت عبادت میسر نیاید بخانه رفتن و بر فراز مسجد رفتم و رقب شستم  
 که جسمم لم یضت از قبر بیرون برآمد و در جگر دست بر کشته و رقی من حاضر بودند از آن زمان تا ابد  
 دنیا از من بر پشت آهسته و در احوال حال عبادت سید احمد و غلبه رقی طالب علم از برای برلی در دلی تشریف آورد  
 و در مسجد الکبریا دی آن به جگر شسته عبد الله و حاضر شدند و چیزی از علم منبر و نحو خوانند اما علم من  
 علم باطن بیشتر بود پس کجاست شا عبد الله و بر حرمه الکبریا رسیدند و مرید شدند و مرید پد خود شا علی  
 مرید پد خود شا عبد الله رسیدند و در این کمال این بر سر بزرگوار از لغت یافت ایشان اظهار شکر  
 حاجت به بیان نیست و در روز اول میرا شاه ولی الله صوفی شیعہ لاجل شا عبد الله و محمد شیعہ  
 که گاه از شکر او و علم او و جود و خلوص شیعہ احمد اسیر نمی داشتم و خواجہ سالم الدین و خواجہ محمد باقی و  
 اسید الدین و شیعہ آدم الدین و شیعہ احمد السید و صاحب خواجہ محمد باقی و شاکر که اهل کلمه و الله  
 صحبت الکبریا و صحبت الامیرا و العلماء و چند مدت آنجناب سفر کردند و از خدمت خدا شنایان منین باقی  
 حاصل کردند پس این ان در شکر و فایده یاران بهادر تر شدند بعد ترک دنیا کرده مجاہد و دیانتنا بسیار  
 نموده تکمیل باطن کردند و باز در دلی تشریف آوردند مولوی محمد سمیع و مولوی شمس الدین باقی  
 آنجناب استخوانا حاضر شدند که حضور ملک نماز مکه شود و آنجناب پیر تاجان این واقعه شده تبیین فرمودند و فرمودند  
 که شش در حجه دو کعبه نماز در پس من گذارید پس ایشان نماز گذارند بعد از آن هر دو را کعبه نماز و  
 جدا خواندن فرمودند چون ایشان نیت نماز میکنند از بر تو صحبت و وجه ما این آنجناب است و شکر اقی  
 مانند صبح آن متعاش که هر دو را پیران شدند و بعد از آن آنجناب جم کردند و ایشان را پیران نمود  
 گرفتند چون در راه با تو شریف آوردند و راقم خدسال بود و مورد شکر ایشان و آنجناب و غلبه  
 نماز پس این نماز را راه کلکته و حبیب الله رسیدند و از رحمت خدا که قصد جهاد نموده باز از راه مذکور



[illegible]

بومنی که یک یک خراب است مبارک خود گرفته در وجه حضرت ایشان می نهادند بعد از آنکه میزدند  
 و نفس خود را از آن رویای حقه ظاهر یافته و همین واقعه ابتدای سلوک طریق نبوت محصل شد بعد از آن  
 روزی علی رضی کرم الله وجهه قائم الزمان رضی الله عنه به آن خواب دیدند پس علی رضی حضرت ایشان را برخواست  
 غسل داد و شست و شو کرد و در مثل شست و شو کردن ابا و اطراف خود را جناب سید العباس علی بن ابی طالب  
 برخواست ایشان را پوشانید و پس بهین واقعه نکالات نبوت نهایت جلو گرفت و دید و عنایت رحمت و تربیت  
 ایندانی بلا و طه اعدای مکه حال ایشان شد تا آنکه روزی حضرت علی علیه السلام است حضرت ایشان را از دست حضرت  
 خاص خود گرفته و چیز را از امور قدسی پیش روی ایشان کرده فرمود که ترا همین داده ام و چیزی نمی دیگر  
 خواهم داد و حضرت ایشان را نسبت به حق نکته یعنی حقیقه قادریه نوشتند و محصل شده انبیا  
 قادریه نوشتند پس بیاش آنکه بسبب سبب سبب تعجبات آنجناب است تا روح مقدس جناب  
 خود را بقیلین و جناب خواجه بنا و الدین نوشتند متوجه حال حضرت ایشان گردید و تا قریب یک ماه فی الحال  
 تا زعمی در این روحین مقدسین بر حق حضرت ایشان مانده زیرا که هر واحد این هر دو امام تعاضد  
 جذب ایشان تا کسبوی خود میفرمودند تا آنکه بعد از آن زمانه تنازع و وقوع مصاحبت بر شالست  
 روزی هر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلو گرفتند و تا قریب یک یا سه هر دو امام نفس لغنیس  
 ایشان متوجه قوی قنایر زور آور میفرمودند تا آنکه در میان یکپاس حصول نسبت هر دو در لایقه الغیبیه  
 ایشان گردید و آن نسبت حقیقه پس بیاش آنکه روزی حضرت ایشان بصورتی هر دو منور حضرت  
 خواجه خواجهان خواب قطب الدین بختیار کاکی قدس سره الغریز شریف فرما شدند و بر مرتبه  
 مبارک ایشان مراتب شستند و این اثنا بر دم چرخ توج ایشان ملاقات تحقق شد و آنجناب  
 بر حضرت ایشان توجی بس قوی نمود و کسب آن توج ابتدای حصول نسبت حقیقه تحقیق  
 شد بعد و مدتی این واقعه روزی در مسجد الکبریا وای واقعه بلده دلی در جماعت از مستفیدان  
 خود شسته بودند و پنجاه کاتب الحروف هم در سنگ عتبه بوسان مجمل هدایت منزل مشک بود  
 همه حضار آن مجمل کسب مجید یافته بودند و بودند و حضرت ایشان بر همه مستفیدان توج میفرمودند

بعد از آنکه اهل محفل ملائکه انس و جن را بر سر خود متوجه کرده فرمودند که امروز حق جل و علا بهین عنایت خود  
بیا و بسط امدادی اندام نسبت به پشینه با ارزانی و شهنش من بعد آن در تلقین و تعلیم طریقتیه بازو  
شست و در نهضتی و قطب ایشان ولی الله گشتم البقیض شاه عبدالرحیم فاروقی بود و در وقت این طرات  
تا در بام کسی کاظم میر سیکویند فواج قطب الیقینیا کماکی در حاله باطن برایشان فرمودند ترا سیر خراب شد  
و از قطب الدین نام کنی و در نه کنه از و تعلیم ده تا در چهار فوات یافتند علامت عالم نام ما یحیی مولانا  
شاه عبدالعزیز در نه کنه از و دو صد و نه یکشت بنه فوات یافتند و در شاه اجنادی  
اشتم لعین عسید ابد است و ایشان بهادوشین اجناد بودند و در نه است با نسبت باطن و نسبت با ایشان  
بیا زده و بسط بی حضرت عبدالعزیز بخدادی فرزند حضرت خورش عظیم سس الدنیر سما میر  
فرار سید عبدالعزیز و قطب اگره است که از نیا و سکه فرسنگ است گویند از تقضای الهی ایشان انتقال  
کرده بود و از فرق آن فرزندان از چند غربت مغر اختیار کرده از نعدا و در سبستان شریف شریف  
آوردند و اهل القیصر ایشان میگونی چون در شاه جهان آباد رسیدند مولانا خیر الدین مطهر جان بانی  
و قطب علی شاه و شاه آبادانی و میران ناف و فیترخ علی محال تعظیم و تکریم نموده بالکلی ایشان را بر  
دوش نهادند و اهل طریقه اخوند فیروز صاحب گویین که ایشان هم با کمالی است بخدادی را بود و در  
حضرت شاه اجنادی حلقه دیگر از میران ایشان شنیده فرمودند که اخوند بابشما این طرز حلقه را  
از اهل القیصر شنیده گرفته اید قدس العباد را بهم گویند تصرفی داشتند که در شهر سیر و قریه که  
مختصیت در رئیس غریب آن شهر با کمالی ایشان را بر دوش نهاده نذرانه پیش می آورد و چون در نذر  
را میور رسیدند از آنست بنیض المدخان غفر الله رئیس شهر نذرانه سعادت و این خود و نه سکه کاغذ  
شهر خود گردیدند و ده آغایور ایشان را چاکر و او نذر و یاوه ازین هم ایشان را فقرات تغذیه کثیر در  
تغذیه در سیرتاجیم بر فقر او مدائی میگیرند و ثقات ناوی اند که کمال توجه و مناسبت و هم خوش  
بیک اکثر موردی و در نیوی از حضرت ایشان کشف میشدند بهشت که کشف اظهار آن مجاریشند  
بسیار خود نقل مشهور است که تنبیر سحر سلطان میگردد و در نیوی و الهام و کاشفه و یا ارحسب خود ایشان را



بلنج می نمودند آری بعد از این ششم حقه الدیله بودند **۵** شنیدیم که مردی ماه خوله داشت  
 هم نکرد و تنگ را راقم باین صفت ایشان را دیده است و جهت نفس و راقم هم بدست دوستی  
 پسند نمی داشتند و برای تعلیم هر شخص میخواستند و علم را و حق را دوست میداشتند و چون  
 یکی ازین فرقه را نزد خود آید میدادند تا از در دیوان خانه استقبالش مینمود و بر بالائی میبردند  
 تا رسیدند و بالین بر او میگذاشتند و بوقت خفتش همراه او تا بدر واره میبردند و در آخر  
 و کتبه ترک میکردند و بلا بنده را در دیوان خانه خود فرستاده بودند و چون بار دیگر از راه بالا میفرستادند  
 بسلامت ایشان رسیدیم پس فرمودند شرم دارم که من بپسند گیرنده شنیدم غفلت خدا بر من نشیند  
 البته باب طبع گسترانیدم اگر مردی این میشد و در فاس مهال در ماه ربیع الثانی و سلسله  
 قاور بسیار مردمان و زنان می آمدند و مردی ایشان میشدند و ایشان در ضبط اوقات و معارف معاملات  
 نظایر می داشتند چنانکه بعد از اینها میخواستند و وقت بیست و شش سال بخت می بودند و بعد از اینها میخواستند و در وقت  
 و معاملات مثل حرز یاغی و غیره فرستاده یافته و نماز اشراق خوانده با دوستان و یارانشان میخواستند  
 و بعد از شش کیس فرعام تناول میفرمودند و بعضی مخلصان نیز در بیوقت آمد و رفت میشدند و اینها  
 نیز بشیقت می پرداختند و بعد از احوال معانی از نظر فرستاده یافته بهتر میفرمودند پس از باقی نماند  
 یکماه اس روز خوابید باید بود و از طهارت و وضو فریخت یافته می نشستند بعضی ایشان که معمول نشست  
 بر فراست آنان اینوقت بود نماز عصر بجا می آید ایشان ادای مینمود و ایشان نماز عصر بجا می آید و بعد از  
 ساخته بار بجان خود و رحمت نمود و بعد یک ساعت از در زین و غیره فرصت یافته برای تناول طعام  
 اندرون مکان می فرستادند پس بعد از این شریف آورده مردان و معتقدان از تعلیم و تلقین علم میگردند  
 روزی بیستم فرمودند که وقت نماز برای اینها نگاه داشته ام بعد از آن نماز عشاء بجا می آید و از راه  
 فرستاده یافته بخواب رفتند و بعد از اینها میفرستادند هر که میخواستند و در شهر دیگر در بلد کابل و سایر بلاد  
 که در این زمان فرستادند و راقم قریب سال گاهی ترک آن اوقات ایشان ندیده میگویند که فرزند کبریا  
 شش جوان خوشرو قابل افاق و اهل علم بود و فرستادند که در ایشان اندران و در اوقات شمول خود هرگز ترک

گردند و بقصد مقرر البی صبر کردند خراج فرزند خود را و دادند به نسبت و موم صغیر و بجهت  
 ایستادند و بیکه اردو و صفت نهادند و بجهت خست سفاخت بر بستند و یک فرزند محسین علی و عقب  
 گذاشتند و بپسین نزد و بلند ایشان سید علی که اعلا من فرقه فقر انجم سلاطین با غلمان مجبان سیدان  
 و جاشین بر بزرگوار خود بستند و در حرامی طایفه ایشان مشغول اند و با حرامی طایفه سادات قادر  
 و صفات معاشه ظاهر بی باطنیه مثل بر بزرگوار خود میدارند و با عز و کرام تمام مرادفات پدید  
 خود شب و روز رونق افروز میباشند و در طایفه بوسنت پدید آفرید و میگرداند و پدید و بزرگ در حیات خود  
 ایشان از اخلافت و اجازت و ادعای عاده این آثار نسبت زهد زایان و محض جی پشیم شب خیزان  
 از پشیم و روی ایشان میداد و هویدا و آیات شان شوکت سیادت از بشیر و جبین این ظاهر و  
 آتش کاسله الدنای نقل مریدان پدید که لباس نازند و مان عام این روش تیر مشرد و بهر از  
 علم نادر و کار و کلام خلاف عقل و فعل میکنند چنان مردم هنرات و خوانده و شربت و دیار و شربت  
 ظاهر تیر سیدان و در میر و معتقدان و مفسر شنیدیم که او اقطاب الاقطاب میگوند و میزنند و میزنند که او قطبیت  
 پسندید چنانچه بعضی بعضی بدان که ان قطبیت و ادوات و آئین و صورت پیری صغیر مردمان را میباید  
 مردگان را قطب نیز میباید چنانچه شوهران یوگان را نیز میباید که تحقیق است که آنها را یا آنها را و بی نیز میباید  
 و میگویند این روش و صفت و مرتبه بآن از غوث میل و و ملا که را تعلیم میکنند و در شربت برات حساب آن  
 میگویند و اگر اما کامتین اعمال نامم مردم گرفته می بیند و روح برگردن قابل که آن پیر اخلافت مولانا فاکر  
 میگویند الغرض و نس از دوستان شرم بدیدن آن یقیناً آفریننده بودند و بعد دیدن آن پیر را  
 من بیان نمینمودند شبی به یک پیرس در حجره آنم و نشسته بودیم ناگاه آن مرگفت که شاه جوچی  
 آیت پیر و ن روید بیرون روید بیرون آدمیم بجه چون در حجره رسیدیم دیدیم پیر صغیر را که بر مینه  
 ریش در انگلیک نشسته و غلبیده است چون آن پیر سخن گفتن آغاز کرد بعضی کلام او ما نمیفهمیم بعضی کلام او  
 مرده نمیداد جواب و در این امری داد بعد پس آن پیر از حجره بیرون آمدیم و میر فتم ناگاه دیدیم که آن  
 پیر گلیک انداخته بر مینه غایب دید و شخصی از آن آن مذکور که قطب تقدیه سکونت و وطن خود است

بنده عراض در زمانچه خبر قبضه ولایت خود آن مرد امیر ساد که در هیچ از بقدر افعال میرشدند و در آن  
 تا سر از بقدر مردود در آن شب مذکور از گفته آن مرد نوشته قبضه مذکور ولایت خود پیش آن سر خواند که درین  
 ولایتی طفل حرامی پیدا شد و بخت و حال ساقی که دیدند و این ششست که آن شخص بزرگوار عرض از قبضه ولایت  
 خود بیک گرفته بشهر دیگر رفته بود و هیچگاه از آنجا تبدیل نمیشد و قبضه مذکور را از احوال گذاری آنجا میگرد  
 نیست که چنان اطفال حرامی پیدا میگردند و شنیدیم که این روزها چنانچه پیش از قری جمع نموده است و آن  
 مقامات و کتب ملوک میگویند که انکشتان علما از ترک تفسیر و صفاتی طلب حاصل آید و این طلب انکشتان  
 عالم از اعراف در روزها چنانچه حرامی میگردند و دو قطب نظام علم از قبضه شات آن مرد میگردند و گویند که  
 گناه پنج ساله گسی ده ساله آید و میگردند و مردم خاص عالم از این امر متعجبند و زبان طعن و زاری میکنند  
 و میگویند که آن خلاف قول و فعل متقدمین و مشایخ است و الله اعلم بکل شیء است بزرگی محقق ببار  
 بیان فرمود و آنکه شخصی بود و هیچ مردم خاص عالم بعد از او پیشتر چنان بیان نمیکرد که پدرم قریب برگ عمل  
 معمولی خود را وصیت کرد و گفت که چون در پایت خانه روحی بمول خود داری که سوره فاستحه را میگویند بخوانی  
 و برگه ها بستم در آن کرده عمل فایده خود را صاف گشتی این جمیع غلط قاتل برشت بر تو خواهد شد چون در آن  
 خانه سوره مذکور را میگویند خاندان مردی را دیدم گفتند تو نیستی گفت فلانم تو را طلبیدی ای سرخوخت خدا  
 عز وجل از آن بگو خدای که کرده است بجا کردم خود را با آنکه منهای این گناه اکثر اند و خود را فایده بسیار  
 و مردم نادان آنرا کمال میدادند گفت است شنیدیم از والد بزرگوار خود علیهم السلام که ما کن منبر  
 با بزرگی و فقر می شناسیم و بری می شناسیم و مردان ذی علم و شرف مرید و متقدم بودند و مذکورند که هر سوره  
 از قرآن که می شناسی است و در حیات خود قبری پیدا نمیده بود و اندر آن می نشست معلوم است و آن چه میگردند  
 را از آن صاحب کرامت بپایان قتل فرمودند که بپایان شخصی از کوهستان ابد برود و برود و متقدم علیهم السلام که  
 بودند و روزی آن شخص را بگویند که آنکه حضرت مذکور است که مذکورند و در پیش آن مشغول اما مرا  
 در چشم نشود میگوید گفت تنها بیار با تو نکته خفا هم گفت چون آن برود بر مرد تنها شدند و گفت آن  
 است که ترا و شجره نوشته داویم آن همه را قابل لعن باید نیست مرگفت بجا است همین گفته با

ماند و بود که سرچشمه کشف نگردید که چون آن شخص مرید و باز بسپهر آمده است که از پلای کوه  
 خور و پنج بار درم بیان نمود از استماع اینحال بعد از سه سال اعتقاد برادر درم از آن پیشگفت آنکه توحید را در پیش  
 پدر بزرگوار هم سالنیش صاحب از اهل علم بزرگ و متقی بودند و در چاند پور سکونت میشدند و نور حضرت  
 مولانا و مرشد نام فرمودند که احسان شاه سستی دارند الا آن از سینه فقیر نیست و بی بخت قدری بوی حضرت  
 مرشد می مرا اتفاق سفر مالک پور پیش افتاده بود و منزل چاند پور بخت ایشان رسیدم و از زمان شرفی برده  
 عین بیان را نقل گردیده بودیم منم گفته ام این ظاهر است بخت بزرگانه فرموده مرا و نمودند و حضرت که انکار  
 کردند و بدل نکردند و کمال پرسیدیم که حضرت از کدام بزرگ بخت میدارند فرمودند که از امام اربعین مرشد  
 لیکن پس از آن ظاهر گردید که او فضی بود و بعد از نزدیک یک فقره فقیه امام پسیدگی دل نگردید گفتند آن  
 سستی طریقه سهروردیکه که او را پسیدیم کرده بود و پنج نیم میکنیم در باب سستی این آنکه که حضرت مولای فرمود  
 بودند بخیران بود و این نسبت نشان از بخت آن سبجات بود مولانا روحی فرمایند که سالها باید که ستر  
 آدمی و مشک را گرد و از پیش کنی که پسری که در آن هر دورا دیدیم خانه نشین بودند و متوکل و با هر مرتبه  
 و فخر نبودند و هر دو شرف بودند و اولاد داشت و مرید داشت و صورت و لباس مانند شایع و علمای  
 داشتند و ظاهر تسلیم نمودند و منسابقه فاته گوشمالی میدادند و فکر و ملاحظه شری شغل میشدند و هر دو  
 تارک صلو بود و استعمال آب نیکو دندند و نیم که عمل بول و غلط می شوی ندیانی شوی ندیانی شوی ندیانی  
 آن علمای نسبت بسیار مقرر بود و قرآن مجید را بجا رسیده پیغمبر میگفت و آن حرف و انفاذ آیات قرآن بود  
 را کلام الهی نیست و میگفت که شصت و چهار حصیف زمان را کوفته کاغذ میا زدن و بر آن خود میبند و میگفتند  
 این کلام است خود با بعد از نه روز می پرسیدیم از که جوگیان بر باقیه و مجاہد بطور خود بر منزل قرب الهی  
 رسیده اند گفت هر که بطریق دین و حلالی سکوت کند بقام مولی میرسد و خود باید تا قائل آن و در حق تعالی و طریقت  
 و هر چه علیهم السلام که مرادت باید نیست که مقصود هر یک است مطلقه حصول آن مقصود هر یکی را بعد  
 حست چون پیغمبر یا خاتم انبیاء اند و بطریق حصول آن مقصود و پیغمبر یا خاتم طرق پیغمبر نیست پس اگر  
 کسی بخواهد حصول آن مقصود و طریقت دیگران داند که فکر و در کمال طریقه حقیقه و تالیع و می ریش تیر شدند



و ترمبند می سبند و دگر بپوشند و بعضی از آن سوا می شراب قلیان و غیره میکشند  
 و تارک موم و صلوٰۃ اند و الفاظ اختراعی خلیفه را تعلیم باطن و حتی خود میدهند و آن عینیت  
 الیه لک لالت لی لک لالت لالت لالت بودیم بودیم بودیم بودیم بودیم بودیم بودیم بودیم بودیم  
 طوط و سجد میکنند و خود را خلیفه شاهی میگویند و مردم آنها را نوشه شاهی میگویند خلیفه  
 را دیده بودیم و یاده ازین الفاظ دیگر مثل نوشه بود و غیره و در ذکر خلیفه آورده ایم خود را بلند من شتر بدعا  
 است شیطان و کلمه سر **سروش** تا جان او سوی لرزش و بشو و دیر و تیر کشند و پاپیچ  
 سعید مانند کلاه آزادان بر سر می خنند و ترمبند می سبند و خاک بتن و روی می مالند  
 و سکر است شراب غیره می نوشند و قال توحید و جودی بجمال بیشتر میدارند و بعضی از آن قلیت طعام  
 و ترک منام نیز میکنند و تارک صلوٰۃ اند و هیچ اعمال ظاهر نکنند و قتی در همراه حاجی حکامین  
 صاحب ابو احلامی برای زیارت کباب سفره ملی خشت و چون بدلی رسیدیم بر بالای خانه مکان  
 آشنا و حاجی صاحب تاسک چهار فرزندیم و در آن مکان یک صفه بقدر چهار انگشت از حاجی دیگر بلند  
 بود و حاجی صاحب را میخفتند و زدی نگاه میبختند و در خطره گذشت که لرزش خود بر شتم حاجی صاحب  
 بیان نمودم گفتند بلی چنین در دلم گذشته بودین خوابگاه من شستگاه خلیفه رسولی شاه است و این  
 همه مکان شست بزم است میدان است و با آنکه در آن زمان او زنده نبود یکی از مردان او هم در آنجا  
 نبود و لغو باید میباشد و انرا شیطان و تائبه و توابه ۴

**با تخم قرمز و کرم شیشو** ایام ذکر و احوال اکابر شطاریه و کتب مذکور بالا و نیشه اما حسن  
 اخبار را اعتبار و اقتباس الانوار حال شنج عبداللہ شطاریه چنان می نویسد ای نسیم دین سلسله ملک جبروت  
 او ششم جبر شطاریه بود و در اول شنج شهاب الدین سهروردی است او رساله است مشهور در بیان سیرت شطاریه  
 و او کار و اشغال و مراقبات و در اول رساله نسب خود تا شنج شهاب الدین سهروردی می نیر  
 و ذکر میکنند سلسله ارادت وی از پنجم واسطه شنج نجم الدین لبری میر سلطنت ملک ظاهر دین  
 و شست مشرد و قوت خود بود و دو بقین و کار و اشغال که مخصوص سلسله شطاریه است متعین و منفرد

پیروی دفت رحمت نمودن بنده بستان صفت کرده بودیم چاکه میرسی کوس معرفت آنجا اگر دانی  
 که کسی که طالب خدا باشد بیایند تا ارشاد نمایم و پیش هر شاخ که یکی بادی خواهی گفت که  
 اگر شاخ چیری دار بدین اشیار غامضه الا آنچه ما داریم در پنج غایت پس می با هو فیلان بیاید از  
 خلق شیار از دلایت روان گشت در هر شجره و قصبه که می رسید مثل طوکی خیمه بار یکده فرد  
 می آمد و موافق و محبت و حکم پی خود در هر شهر که می رسید نقاره میزد و ندا میداد که طالبی است  
 که بیاید تا او را بخند راه نمایم و با هر فرقه سلوک می نمود چون در مجلس می نشست هر سوگناه میکرد  
 و میگفت که اینجا تخته سیاه که عبارت از طالب علماء پیش بیاید اعتقاد باشد بیاید تا سخن  
 گفته شود و چون رفته رفته منزل می رسید و باغ شکر می نمود و این شد شهرت گرفت حضرت مخدوم  
 حسام الدین بانی پور می در باجی سید حامد شد و شاه سید می هر سه بزرگ یکجا نشسته بود  
 بودند مخدوم حسام الدین از کمال بردباری فرمود که شیخ عبد الله مسافر است و من مقیم  
 سنا نشستم که من بریدن شیخ روم پس در حال بخواست با هر دو بار مذکور در و انگشت چون شیخ  
 عبد الله آمد از آمدن ایشان آگاه شد از خیمه برآمد و گفت میسریم که ما و از آتش نگر برادر شیخ حسام  
 خیمه را باطن بسوزد پس ملاقات کرده با هر دو رسیده و خوشی داشتند بعد از اسامی شیخ عبد الله  
 موافق رسم خود اظهار نمود که توبه کرده چیری مرا بفرمایند که طالبم و الا آنچه من از پیران خود  
 ام حاضر است مخدوم شیخ حسام الدین از کمال استغناء و قوتی جواب کرد که من آن قسم چیری ندارم  
 که بخیرت شما اظهار نمایم و آنچه از پیران خود یافته ام از ملائمه آن فارغ نشده ام که چیری دیگر ارشاد  
 بسیار موزم شیخ عبد الله را از جواب چندی به مخدوم حالی خوش شد و گفت الحمد لله در هر دوستان  
 یک عارف کامل او دیدم که بهای معش از کونین گشته است بعد از آن شیخ عبد الله چون بیاید  
 اکثر مردمان تربیت ببیدانه میجوئی تربیت یافته مرد می بزرگ بود و نفسی با برکت و شجاعت و تقوی  
 او را اثری کمال بود چنانچه درین ملک کفر سلسله اولی الا ان جاریست گویند که چون طالبی  
 دومی آمد برائی استخوان عقل و هوش و دماغ با نان خورش برائی او میرسد در کسی بر روی

بر میگذاشت تا به بند که دی نان با نان خشک بر سرش بر خورده یکی از این بایقان که گویا از بزرگان و اولاد  
 فرات و پیشوایان اوست با حجت و چیزی از طریق ذکر باطن میفرمود و اگر کسی بد که یکی از بزرگان  
 بایقان این دلیل بر عدم ضبط احوال و چیزی او میکرد و چیزی از جنس دعوات و او را دعا و آنچه  
 در ظاهر و باطن و ششتمه باشد می آموخت و صاحب مرآة الاسرار میگوید اول کسی که در سلسله  
 طیفوریان موسوم ببلقیه شطرا گشت شیخ عبدالعبد بود و معنی لفظ شطرا نیز در کتاب <sup>مطلوح</sup> و در <sup>اصول</sup>  
 صوفیه علم شطرا شغل باطنی را گویند که اگر کسی آن شایسته و نایابا مد حاصل میشود و چون <sup>شایسته</sup>  
 آن شغل علم شطرا را کماحقه عمل نموده بآن صفت موصوف گشت از آن زمان پس روی شیخ محمد رضا  
 او را میثاب طب بلقیه شیخ عبدالعبد شطرا گردید و از آنوقت سلسله شطرا را به انتشار یافت و میرود  
 او نیز باین لقب مشهور شدند و شیخ محمد عیون گوایاری از اکمل خلفا سلسله می است و وفات  
 شیخ عبدالعبد شطرا در سنه و قبر او در ورن قلعه مند است رحمه الله علیه شیخ بدین شطرا  
 از اولاد شیخ عبدالعبد شطرا است در زمان سلطان کندر که در مسیحیت و ارشاد و تربیت میفرمود  
 و در بطریق طایفان بعضی سبک زد و در سلسله حسینیه بخاریه میفرمودند که منشا و جمیع فرق صوفیه  
 حضرت علی کرم الله وجهه اند و تخصیص شایسته سلسله سادات ایشانند سید السائین کبار آن  
 سلسله سادات بخاریه و منشا است مقاماتش حضرت سید جلال محمد و هم جاییان بخاری  
 الله خوارق و عادات از وی صادر شده که هیچ یکی ازین ملافه متاخران ظاهر نشود و بر احوال  
 و اجازت و جوی و دل چاشنی اهل ارشاد رسیده و در ظاهر و باطن و شیخ کریم الدین <sup>اصول</sup> و شیخ  
 بن شیخ با و الدین ذکر یا سحر و روی و از شیخ نصیر الدین محمودی چیزی بدلی یافته و در  
 خاندان می بین و در سلسله جاری اند و سیوم خانواده سادات اهل بیت نیز جاریست و است  
 اهل بیت شش تنگی نفس و پیروی لذت اوست و حقیقت اینست که نیستی است که حل کننده است  
 در نفس ناطقه از قسم شصت و نه تنگنایان یادید آن عالم حیرت و ذکر اکابر سلسله یاد کرد که نور همد  
 این کتاب را بنویسید اما صاحب اخبار الاخیار ذکر محمد و هم جاییان میکند سید جلال الدین بخاری

لقب و مخدوم جهانیان است جامع استیلا علم و ولایت و سیادت او میر شیخ رکن الدین  
 ابو الفتح ویشی است و خلیف تقی میر الدین محمود پادشاه محمدی یا نعمی رحمة الله علیه در مکه معظمه  
 صحبت ششده و در خزانه جلای که از ملفوظات اوست از وی بسیار نقل میکنند سیاحت بسیار کرده  
 و از بسیاری اولیا نعمت و برکت یافته و شهرت که وی هرگز اسفا نقد کردی نعمتی که آنکس نیست  
 بستدی یعنی چندان توجه و خدمت کردی که آنکس بی اختیار میشد و روان بهر نعمتی که در  
 و در تاریخ محمدی مینویسد که وی اول خرقة از عمر خود به شیخ صدر الدین بخاری پوشید و پادشاه را  
 و خرقة تبرک از شیخ الاسلام سید المحدثین شیخ عقیف الدین عبدالعزیز المطری در حرم مشرف  
 نبوی علیه السلام و التیحه پوشید و مدت دو سال در صحبت او طالع بود و کتاب خواند و در  
 آنکس سلوک پیش او تلمذ نمود و در اخذ طریقت کرد و تلقین گرفت و شیخ عقیف الدین فرمود که من  
 را ندانم که موقوف است در گزاردن چون سید بکازرون رسید شیخ امام الدین برادر شیخ الاسلام  
 امین الحق و الدین گفت که شیخ امین الدین در وقت حلت مرا وصیت کرده است که سید جلالت علی  
 تقصید ملاقات من کرده از اچه و نشان می آید شیطان در انشاء راه او را و دروغ باز نموده  
 که امین الدین با سرای مستعار در اقرار خرامید سید جلالت بخاری طرف مکد مبارک رفته است و  
 مراجعت در گزاردن خواهد رسید و اسلام من برسانی و سجاده و مقراض من بدو و می  
 بخار و خلیف من گردانی شیخ امام الدین همچنین کرد و سید السوات از ان بهر با جازه انوار  
 استفاده کرد و بازگشت و از شیخ الاسلام رکن البقی و الدین خرقة تبرک پوشید و در عهد محمد  
 منصب شیخ الاسلامی و سنده خانقاه محمدی و بستانانی با مضامین مخصوص گشت و بعد از  
 گاه ترک همه کرده سفر کعبه مبارکه اختیار کرد و او خلیفه چهارده خانواده بود و در مکه  
 فیروز گزاردن از اچه و حضرت زبلی آمد و فیروز فراموش اعتقاد و اخلاص آنچه با بیکجای آورد  
 انتی محمدی جهانیان اباحه حضرت علیه قادیان محبت است و وی صوامی سلسله مذکور سمر در و  
 میگویی که من فلان او دیده ام و وی شیخ شهاب الدین صفور و وی را و وی شیخ عبدالقادر

جیلانی را نقل است که وی روزی ششصد بود آتش از جامی ریخت شتی خاک برگرفت  
 شیخ محی الدین عبدالقادر را باوار بلند بر خواند و خاک بجانب آتش انداخت فی الحال  
 است شد و لاوت بخود مشرب است سند سبع و جماعه وفات او در ذی قریان سنه خمس و  
 شائین و جماعه و مدت عمر مغبنا و هشت گویند امیر سید علی مهدی باوی طاقی شده اند  
 سلسله زاهدیه شفاء این سلسله از خواجہ بدر الدین نایب است وی مرید و خلیفہ فخر الدین  
 است و وی خلیفہ خواجہ شہاب الدین و راخبار الاخیار است شیخ شہاب الدین حق گوئی  
 سپهر الدین ایست او را حق گو از ان لقب است که سلطان محمد بن تعلق حکم کرد که مرا محمد  
 عاقل گویند او از نیقی محض او ابا کرد گفت ما ظالم را عادل خوانیم گفت سلطان محمد  
 او را از قلعه دلی در زیر انداخت قبر او هم در زیر قلعه است و اصل این سلسله از شیخ ابو  
 کارزین است و ذکر کبار این سلسله بنظر نیامده سلسله صفویه شفاء این سلسله از شیخ صفو  
 الدین اسحاق است و اصل این سلسله از شیخ ابو نجیب سروردی و جنید نبادیست و ذکر کبار  
 این سلسله سوامی و ذکر شیخ ابو نجیب جنید و کرب که کتب و بیاید چنانچه گشت لیکن صاحب اخبار  
 الاخیار ذکر جلال الدین تبریزی که پیشتر از ابا براسیم گیلانی است و وی پیشتر صفوی اند  
 اسحاق صفویست مینویسد شیخ جلال الدین تبریزی قدس سره از اکمل مشایخ است و فرمود  
 القواد فعل از سلطان المشایخ میکنند که شیخ جلال الدین تبریزی مرید شیخ ابو سعید تبریزی بود  
 از وفات سرور حضرت شیخ شہاب الدین سروردی افتاد و حد متعینی کرده که هیچ بنده و مریدی  
 مینشیند و گویند که شیخ شہاب الدین ہر سال بسفر حج رفتی چون پیر شده بود و ضعیف نوشته که  
 را می دانستند چندان بر مزاج او موافق نبود است شیخ جلال الدین تبریزی نوعی کرده بود  
 کہ دیکہ انی دو یکی بر سر کرده میرد و آتشی در ان کرده چنانچه سر او نسوزد تا چون شمع طعام  
 طعام گرم پیش بر وی و وی بخواجه قطب الدین کشید بپاؤ الدین مودت و هشت گویند شیخ  
 جلال الدین تبریزی شیخ بپاؤ الدین ذکر با ما ہم سیاحت بسیار کرده اند تا و فیکہ شمع

که شیخ فریدالدین عطار را آنجا بود رسیدند شیخ بیاوردین را در پیش چنان بود که چون خبر  
میر رسید بعبادت مشغول شد شیخ جلال الدین سهروردی برآمد شیخ فریدالدین عطار را  
که نشسته است محو انوار کمال او شد چون بخواهگاه باز آمد شیخ بیاوردین را گفت که امروز  
شاه بازی را دیدم که از خود فرستاد شیخ بیاوردین فرمود که جمال با جمال بپرداز که در گفت  
که با وجود او این هیچ چیز با دنیا از ان تاریخ مانده چنان شیخ جلال الدین شیخ بیاوردین  
مفارقت افتاد و فی الواقع الفواد نقل سکینه که شیخ جلال الدین تبریزی که بی جانب شیخ بیاوردین  
تکرار است و است و در آنجا نوشته است **أَتَى دَانَیَاقَ الدَّيَّانَ لَمْ يَفْلَحْ أَبَدًا وَنُشِدَ بِهَيْبَتِ**  
**بِهِرْ كَهْ دَلِ صِبْغَتِ سَبْدِ وَگویی همان عبد الله نیاید نیز از جوامع الکمل که از طغیانات سید محمد گویان**  
**است** می نویسد که شیخ فریدالدین گنجشک کز کوک بود و شیخ جلال تبریزی بدیدن او آمد و اناری  
بدست او داد و او را بگویند که تو آخر خلقی هست که دیگر از اناده ماند و وقت انظار هم بدان انده  
گشت و آن روز فرید و ترقی بالترایت با خود گفت که اگر آن تمام آنرا بخود دوم چنان بر می بود  
چون بخواه قطب الدین پیوست این حکایت کرد و خواجه فرمود با بفریدم چه بود و بعد از آن بگوید  
بود که برای تو نوشته بود و تکریر الاولیا می نویسد که در انشاء الله میان شیخ فرید گنجشک و شیخ  
جلال تبریزی سکا بدین شیخ فرید بغایت جامه پاره داشت هر بار باو میر و شیخ بدین  
بیرا برین محل از اربابه میوشید شیخ جلال دریافت فرمود که درویشی در بخارا بجهلیم  
بود هفت سال از درون شهر فوط داشت خاطر معجزانده تاجیه شود سلطان المشغومی  
فرمود که شیخ جلال تبریزی ازین درویش مراد نفس خود داشت تبر شیخ جلال الدین تبریزی را  
بنگال است نیز در تبریک به رحمة الله علیه و علیهم السلام **عبد رسول** ذکر اکابر این سلسله  
و کتب مذکوره زیاده ازین نظر نیامده الملقب بعبد رسول نام او سید عبدالستار از خانواده  
سهروردیه نیز خرد خلافت داشت و سلسله نسب او حضرت امام جعفر صادق رضی الله عنه  
میباشد و کلمات حقائق و خوارق عادات از وی بطوری آمد سلسله او در دیار عرب و ایران

کجوات احمد آباد بسیار فخر است شیخ عالم العبد شیخ ببا و الدین محمد خراسانی درین سلسله بودند  
 سلسله قلندریه چند فواید از هر سلسله که خود را بنسب بپیشتر قلندر میگردد و اینده اندک از هر سلسله  
 میفرماید بیت ماز و دیاریم و یام زماست و این سخن داند کسی که گوشناست و دیگر شاه قلندر  
 و شاه حسین طنجی و شیخ شمس الدین تبریزی و مولانا روم و شیخ فخر الدین عراقی و حافظ شیرازی  
 بسیار از شاه از ان هر سلسله قلندر مشرب بوده اند و ابدا ان اکثر در میان مشرب میباشند  
 و همیشه در آراستگی باطن یکوشند و در تقاضاست که بخدمت مولوی روم جماعتی التماس نمایند  
 که شیخ صدر الدین تولیدی نیز در اجتماع بود مولانا رومی گفت ما مردم ابدال هم هر جا که میر  
 می نشینیم و میجویم امامت را اهل بصورت و تکلیف لائق انداختار شیخ صدر الدین کرد تا امام شد  
 اکثر خواجهان حجت ابدال بوده اند و هر حلقه جنبیان خواجه احمد ابدال بودند و اخبار ابدال  
 است شاه خضر مشرب قلندریه داشت حاصل در دست و کرامات و خوارق عادات بسیار  
 از وی بود و می اندر هر چند که رسم انابت بهیت از وی ظهور نیامده بود چون بهندوستان  
 آورد و از آن زمان شیخ الاسلام خواجه قطب الدین بختیاراوشی بهیصد حیات یو و توجه انابت بقلندر  
 او آورد و خواجه کلاه و خرقه را هم بمنزل او فرستاد و رخصت کرد و بعد از ان او را بجانجی خویر  
 اتفاق سفر افتاد چون در سر هر پور رسید شاه قطب مرید او شد شاه خضر بعد از عطا می خلافت  
 بشاه قطب متوجه روم شد و الی الان در هندوستان سلسله او بر پاست سلسله او قلندر  
 است انشی رحمة الله علیه صاحب اقتباس الانوار میگردد بعد خلافت خواجه وی تغییر لباس قلندریه  
 نه داد و بعضی از رسائل سلسله قلندریه مینویسد که شاه خضر رومی نسبت باطن از عبد الغفری که  
 علو در رسالت پناه صلی الله علیه و سلم یافته دوی اسرار باطن انا حضرت صلی الله علیه  
 و سلم و در شیخ این سلسله همین است و امید اعلم شاه نجم الدین قلندر شاه قطب بنیاد دل از  
 مریدان او است شیخ محمود قلندر لکنوی شیخ عبدالرحمن لاهوری و درین سلسله بودند و این  
 سلسله را حشیه قلندر میگویند شیخ علی و الدین علی احمد صابر و خلیفه او شیخ الدین و میر محمد

گیسو دراز و میر سید جعفر یکی که از خلفاء اربعه الدین محمود چراغ دلی اند و مستور و یک غلام  
 رکن الدین سحر و روی و قطب ابدالی مخدوم شیخ احمد عبدالحق رود و لوی همین شرب عالم بقدر  
 و ششصد رحمة الله علیه شاه نعمت الله ولی و سوا که قلندریه آورده است که صفی منتهی چون  
 رسد قلندر گردد و دو ترک قلندر حق است که زوهر عالم مستحق است وین قلندران که او بر همه عالم  
 دنیا قلندر و فکر و بشارت میدهد و بتوحید علم قلندر رسد و عمل قلندر رسد و راه قلندر غشست و الغش  
 هو الله و هم از لطائف قدسی که تصنیف شیخ رکن الدین ابن شیخ عبد القدوس گنگوهری است  
 و وی از عوارض المعارف نقل نموده که فرمود قلندریه را که طیب قایم سرور و دل و حضور حق و  
 درست پیش از ده کت سکر حال و مستی باطن ایشان را مالک شده است بنابر آن ایشان در ثبات  
 اعمال ظاهر بی از نوازل و آداب و در تبادل ذات مباحات دنیاوی بخصت شریع باکلی  
 و بر و حضور باطن خود و گفتا که و مانند ما فرائض را ترک نمیدارند و هم در لطائف قدسی شیخ رکن الدین  
 از بد خود نقل نموده که فرمود شیخ الشیخ رهایت کرده که حفظ فرائض قلندریه فرموده اند  
 زانیده ایم که در ترک فرائض با که ششصد پنجاه راقم و مکتوب پنجاه و پنج حضرت ایشان دیده  
 میفرمایند و در پیش از زبان شیخ حسین میر پوری میر سید سلیمان الدین میر شیخ ماسلم الدین  
 نظام الدین اولیا و خلیفه سید خضر که در فارسی قلندر خراسانی شنیده است که بعضی مردم  
 بودند و میبستند و خواهم بود که سالهاست که در طهارت مشغول اند چون از طهارت فارغ  
 در نماز در آیند الوضوء انفصال و الصلوة اتصال تیر این سخن است و ایشان ظاهر نماز  
 می کنند و در ترک صلوٰة بظاهر هیچ التفات نمی آید و در روزی این در رویش حضرت  
 خود شیخ محمد خضر الدین جو پوری نیزه شیخ فزیه گنجشکر عرض داشت که شیخ حسین نماز نیکو از  
 شیخ فرموده اند ما نگوییم که شیخ حسین نماز نیکو از شیخ حسین یک بگستانی در ایجاد اتصال  
 ایشان به قلندر دارند و راه تصوف انشی و هم از لطائف قدسی مینویسد که بگویند غیر از  
 ترک فرائض از قلندریه حسن الظاهر است که حقیقتی ایشان را تیر روحی عطا فرموده



و قدرت داده که بتجدد ابراج در یک حال بکوت خود چند جا بنشیند اگر چه در وقتی در مقامی ترک آن را بفرمان  
 ایشان بپوشید و تواند بود که بعد از آنوقت در مقامی دیگر و انقضای آنجا کرده بنشیند و یا آنست که در بعضی  
 مکانها تکلیف است خلی بر آید است مشغول شده اند و بر مشغول تکلیف شرعیست چنانچه بر بعضی  
 پیشانیان هم بخصت شرح غیر کاف شده اند لکن چه حیث الظاهر و بعضی امور و شایاری در ایشان دیده  
 چون عقل مناسط تکلیف است ندارد و غیر کاف است سلسله در آیه نشان این سلسله از حضرت برین الدین  
 ماست عمر غفر نفس مکیه دست دو و ولادت در سنه هفتم و ششازده و دوازده و فاش میبودم جامدی الاز  
 بروز جمعه در سنه هفتم و سیصد و چهل و اقصه و از جناب الاخیار است شاه برین الدین در غایت احوال  
 و عجب با طوار از وی نقل میکنند گویند که وی در مقام صمدیت که از مقامات سالکان است بود تا  
 و دوازده سال طعام نخورده و لباسی که یکبار پوشیده بار دیگر احتیاج بتجدید غسل او نشده اکثر کار  
 مرتفع بر پوشیده بود وی گویند که هر که نظر بر جمال و اقتاد وی بی اختیار سجود کردی سلسله است  
 برین با جنتی دیگر پنج و شش واسطه حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم می پیوندد و بعضی در این  
 سلسله او را حضرت منسوب اند قاضی شهاب الدین دولت آبادی در عید او بود و بعضی چیزهای دیگر  
 اصلی ندارد و اقتباس از انوار است که در کتاب ایام محمودی که تفسیر شیخ محمود مرید شاه ماست  
 می آید و در این ابو سحاق شامی در ملت موسی علیه السلام و از فرزندان مارون علیه السلام  
 و شاکر و حدیقه شامی بود و ولایت و زبور و انجیل و درین کیف و در راه از ازان گویند که  
 وقت خود بود و در انجیل و شاد از روح امیر المؤمنین علی کرم الله وجهه حاصل شده بعضی  
 نسبت را دوت ویرا بسوی طیفور شامی لاحق میکنند و این راست نمی آید چرا که زبانیان  
 شامی و برین الدین در تفاوت بسیار است انتهی باید دانست که از ذکر بزرگان خانواده  
 چهارده و سیزده کتاب بنابر است و ذکر کار بر و سلسله منکوره که ازین سیزده اند و  
 بالا یافته نشد لهذا آوردن آن درین کتاب متعذر ماند و اسماء و کبار آن سلسله در بیان  
 خانواده گذشت و ذکر آن بزرگان که در راه او با و مدفون اند محمود ابن عالم که مرید شیخ سید

بزرگان

مراد با ویت کشف الاسرار که مقولات ایشان جمع کرده است می نویسد سید السادات جناب  
 شیخ المشائخ حضرت سید ابراهیم عینی اچتنی مرید و خلیفه شیخ محمد صادق گنگوینی است از وطن مولود  
 خود که سبزه دار است بی اطلاع به خود برائی تحصیل علم ظاهر میزد و بستان تشریف آوردند  
 و در ضلع پشاور و چند روز سبق خوانی فرمودند مقوله حضرت شیخ میفرمودند حضرت ابو  
 سید عبد الباری در پناه یکجای سکنت من تشریف آوردند و بر معاوت و وطن با بقا فرمودند و بهر  
 بهر روانه وطن شدیم کمال چند ماه و سبزه داران خدمت بهر حاضر بودیم و چیزی از علم ظاهر تحصیل  
 نمودیم بعد مدت مذکور الدین این تغییر رحمت حق بپوشیدند و در همان ایام از قوم و برادران  
 پوشیده باراده تحصیل علم از خانه برآیدیم و راه بخارا گرفتیم در راه شخصی گفت ای جوان  
 بخارا میری گفتیم به بخارا و قصد تحصیل علم دارم گفت که راه بخارا زینب بند شده است در  
 مکه بند بستان فتنه تحصیل علم نمائی از آنجا و بطرف پشاور آوریم و علم صرف خواندیم و کمال  
 در راه بودیم علم گرفتیم بعد از مدت چند و در سلطان پور از شیخ نور محمد بنیر و در ویزه چشتی علم نحو  
 و فقه بیخودیم بعد روزی چند در ویش با جامه های رنگین آمدند پرسیدیم با چه چیز رنگین  
 کرده اند گفتند ما در ویش ایم گفتیم در ویش که امیگویند گفته اند که ترک عادت کند و بر عادت ادا  
 احکام دین تقیم باشد از نوای احراز نماید گفتیم هر مسلمان بحسب طاعت بجای آورد پس امتیاز  
 میان در ویش غیر آن چیست گفتند بلکه در ویش آنکه با وجود استقامت بر اعمال ظاهر نسبت  
 از بجهان قدم فراتر نهاده در طلب مشایخ ذات پاک بزرگوار و بهر مریضه کامل در آید و ظهور  
 با بعد و وصولی بعد رونمایند که فتنه های جمیع مقاصد است گفتیم درین زمان کسی اوستاد را  
 هست گفته عالم خدا را بزرگان موجود است اما جمله شیخ آدم که مرشد ماست و در تعین این علم  
 است بعد چندی در قصبه بنو رجبیت شان حاضر شدیم اولی نصیحت آغاز کردند که در طلب  
 ما خود اچنان فتنه پذیرد که هر چه در دهنش نمکیند که یکایک بی اختیار از زبانم ذکر هر چه برآید و از این  
 ذکر سبیل اند که حاصل آید و فنا از خود و بقا با بعد روحی منزه و علم یقین بر منشی قرار گرفت

تو اجداد شخصی بگفت نصیحت شیخ را شنیده یکبیک تداوم می دادند و سوسه می پاشیدند و چون  
 این احوال از خود خبر داشتند علم حقیقت بر علم مجاز غلبه نمود و علم هستی ظاهر را از نظر مرتفع  
 بجزئی معلوم و مشهود و بنوعی گاه به گاه آداب شریعت و آداب لغوی و آداب اخلاقی و آداب علمی را  
 را شنیده انگشت از جزم و دگرگونی و دگرگونی متغیر حال و نشوی که مغلوب الحال است و از  
 خود خبر ندارد و با او را از زبان این بزرگواران تمام شب و در آن حال مستغرق بودم و چون با تمام  
 شیخ غفر الله له مرا گفت آنکه که از زبان این بزرگواران جذب بر آمده بود و در آن حال هیچ تغییری نپیدا  
 بر این بی ظاهرتی داده بود و یا بر همین بی ظاهرتی غافل و اگر گرفته بود و گفته بود تغییر و تبدیلی را  
 نداده بود بر همین بی ظاهرتی غافل و اگر گرفته بود و گفته بود تغییر و تبدیلی را  
 نیافته الایسته راه شایسته چنانچه بایزید قدس الله سره درین مرتبه تغییری بدین بی ظاهرتی  
 بود و تا بیست سال شیخ با مرتبه دیگر نشده بود بعد از سی سال مرتبه دیگر کشود و سی و سه مرتبه  
 شیخ آدم غفر الله له و رجوعی بایران نشده بودیم که یکایک مری با حال کامل متور از اینها نداشتند  
 بلکه بر در آن مسجد از هوا و آلودگی و توجس من فرمود و از دیدن حال آنست و در موش شد بعد از آن  
 مرا بخوابیدم و خوابی که فلانی تو در اینجا چنان شده توانی ای بخت تو نیست بجز دریا  
 همراه ما شو گفتم تا یکبیک فرمود خوشی ام گفتم اسم شریف چیست فرمودند ناظر محمد و ظاهر ناظر  
 آنحضرت محمد صادق بود چون بیرون آمدم از شیخ آدم نصیحت شده و طلب آنست دیدم بعد از آن  
 بر در خانقاه علیار رسیدم چون نظر آن جمال انداختم و بنا ختم و خود را قربان ساختم بمو قوت  
 سرانقص که ندانم و از ده سال در آن خانقاه سکون در زدم تا که بانها جوانان رسیدم و فخر  
 جلیلی این مشرف شدیم تفصیل آنجا بعد در سال مذکور مرقوم است و چیزی ازین بیان نداشت  
 ویرایشان بالا گذشت و میفرمودند چون آنحضرت پس برده شد تا مدت شش ماه در خانقاه قرار  
 گرفتم بعد مدت مذکور در دلم گذشت که بگذرد مدینه منوره بر دم حکم شد که مرد و هنوز کار کرد  
 بعد و مصلحت یکم که ملک خود بر دم صاحبزاده شیخ داؤد فرمودند و شاد و سرسبز و انعام گونید

گفتم قبول داریم چه که فرمایند اقامت گیرم فرمودند شما از طرف حق حکم گیرید شیعیان دین با شما  
 کردم حکم شد که بر بنیاد چون نظر کردم دیدم که شهر است نو آباد که خانه های او و قلعه گل خام است و بیجا  
 هر باغی است و در آن باغ چاه است و سن بکناره آنچاه ایستاده ام حاجی طبعیت از اینجا تا کجای  
 شهر که چهار بار از مسجد بختری آیند از وین آنجا دلم خوش میشود و آرام میگردد چون شد غمت  
 صاحب خاوه التماس کردم که ما را حاجی اقامت در واقع نموده است اما نام و طرف او نمیدانم  
 پس از منزه و مزاده حضرت گفتم که کس از یاران همراه من در او ندیش از اینجا را می شنیدم فتنه  
 در شهر آمد و به آهه بدیده بهر افغان متبوی که قریب را و آباد است رسیدیم بنجایم در بود و ده  
 حال آن آباد است و دیدم خلفا و اربعه و سپه و تنگیز اشاره بسوی مرا و آباد کرد و بس رخ بسوی  
 مرا و آباد آوردم چون داخل شهر شدیم روز جمعه بود و در جامع مسجد رسیده نماز جمعه او نمودیم بعد  
 فسخ نماز در خاطر آمده که آن باغ و چاه که چاهای شهر و قلعه باید دید که در گنگره پس نموده بودند  
 پس از جامع مسجد برآمدم و در باغ رسیده بر همان چاه ایستاده شدیم و گفتم صدق الله و رسول الله  
 خوش شدیم و شیرینی طلبیده بروح پیران فاکه خوانده بر همان چاه و در لال باغ تا یکماه اقامت  
 گرفتیم شبی وقت صبح بکناره و دریا که متصل باغ است از مشربط مارت میکردیم حاجی بلند بود در آن  
 مولود از محل ستم خان مرحوم که بگوشتم افتاد که با نجان خوش میگفتند مصرعه از خار غارت و در  
 دارم خار را از شنیدن این خبر جو نشد و سوز و سوختن پیدا نمودم افتاد و ستم از مشربط بلغم و مصرعه  
 نگرفت اگر میگفتند از اینجا می بلند در دریای افتاد و بعد ساعتی آنجوش و سوز فرزند در دل گفتم  
 که مکان چهره است روز دیگر از اینجا خواهم افتاد و چون که مولود اندرون محل ستم خان اکثر سوز و میگردد  
 و از اینجا آواز شنیده میشد پس از اینجا برخاسته در باغ و دلتان مرحوم آمدم و در آنجا یک مکان  
 ناشنیده گذرانیدیم روزی شخصی از مخلصان ما گفت من نسبت شما در شهر امر و به خانه فرم  
 اشرف سادات کرده ام مرا خوش آمد گفتم چه کردی پس حکم برد و در کار کشیدند من این  
 در سار که در کور بایست میگوشید شاه بخورد که تو ترس بر بلده را میبوی از خفا و ایشان بودند از ترس

که آنجا که قریب محل رستم خانی و است که شیخ موصوف بر آن قیام گرفته اند تا تحریر نه اندرون دریا  
 استاده است بعد یک سال از آن در دوم بیگمال از سیل دریا میخندم که بدین از بعد بزرگوار خود شنیدم  
 که آنجا که لال باغ است و نیز چاه دیگر بطرف شمال آنجا هم اندرون دریا است و هم جدم میفرمودند که  
 باغ دیگر است زمین را ازین چاه مخفی و به بودیم و ذات شیخ موصوف و در سیم حمادی النانی سنه یک هزار و شصت  
 و یک واقع شد تا رخ مرجع اولیا است ابراهیم بود که است و در روضه که بسمت جهاد اندرون شهر کور است  
 در کتب معتبره میگویند که آنرا در حیات ایشان بریدی تعمیر ساخته بود و حوالی آن اولاد ایشان سکونت  
 از جهت محراب بزرگان مشهور است و که شیخ علاء الدین میگویند که صاحب لایت شهر مراد آباد  
 قبل از آبادی شهر کور بیابانی بود که ایشان در آنجا سکونت میداشتند تا حال از برکت ایشان در آنجا  
 شهر گرد آمد و آنجا هست و میگویند از خلفا و احباب علی بن حنیف اند و عسل ایشان در شب برات میگردد و در شهر  
 در بطنه جنوب شهر کور در مسجد بزرگانان بطرف غرب واقع است و که شاه محمد مکمل اسم با سسی نام  
 والد ایشان محمد افضل متوطن ضلع امین آباد و در عهد محمد شاه باو شاه بتلاش معاش در دلی آمد و به کار  
 نواب میر احمد خان هو کهنه میرواجب سی رویه یا هواری ملازم گردید و به کشمیر و روزی در ویش مجد  
 وار و گردید و طعام طلب نمود محمد افضل حاضر شد که بود پیش آورد و در جواب از آن مجذوب سوال اولاد  
 نمود و مجذوب بعد تناول طعام گفت که کاغذی و ظلم و داتی بیار حاضر آورد و در اول پنجاه رویه  
 یکصد رویه پس بعد یکصد و پنجاه رویه سه صد و تحط کرد و گفت چهار دختر و دو فرزند یکی از آن دنیا دارد  
 و دیگری فقیر کامل صاحب هر از او بود بعد چند مدتی سند صوبه داری مراد آباد و نام نواب مرقوم از  
 حضور سلطان عنایت شد چون اتفاق مداخلت نواب مراد آباد افتاد محمد افضل ابر نیابت خود ممتاز  
 و سلطه یکصد و پنجاه و بقولی صد رویه مشابه ازش مقرر نمود و بموجب فرموده آن مجذوب چهار دختر  
 بقولی پنج هم در مراد آباد پنجاه محمد افضل تولد شدند و و پس نیز پدرین شهر بکانات قلعه شمس خان  
 بوجود آمدند کمان تر از آن محمد علی دنیا دار و خود تر شاه محمد مکمل صاحب هر از غرض که شاه محمد  
 ازین و شعور با وجود ثروت ظاهری پدر نمی باورد و نیوی متوجه نشده محترم میبود و همیشه خدمت فقرا را

کتابخانه عمومی  
 شهر کور  
 شهر کور

خواه سالک خواه مجذوب مثل شاه عضد الدین شاه عبدالهادی و شاه تیم و شاه ساو  
 مجذوب شاه فیض سعد و ملکن شاه و خورم شاه مست اعتقاد و آدق و دشت استفاضه تفرید  
 چون پنج سجد افضل بر حکومت امر و بهر فرزند بشرف بیعت شاه عضد الدین شرف گردید شاه  
 محمد مکمل و آن ابامحسن بنبروه سالکی بود در روزی والدوی با خود بخیرت شاه عضد الدین  
 بر دهن عرض نمودند که این نیز بسبب آنجناب مشکب گردد محمد مکمل عرض نمودند که سفاکین  
 بشاه عبدالهادی باید و مورد حضرت قسم نموده فرمودند که من هم لائق شماستم عرض کردند که  
 خود مرشد من و دانشمند لیکن جاذبه خاطر من بدان طرف بسیارست وقتی آنحضرت در بار محمد مکمل  
 ارشاد کرد و آنوقت بزبان شاه عبدالهادی گذشت کسی که در شریعت را شیخ نیست در طریقت  
 ثابت خواهد بود و بی حضرت شاه عضد الدین فرمودند که این ابابسیب سفاکین است بعد از آن  
 آنحضرت محمد مکمل را یکصد کعبه نوافل عقیقین با خنجر بطوریکه در رکعت اول سوره علی بنحو آن سجد  
 تصور کند که سهر برایش حضرت احدیت است و ثقات را وی اندا وجود یاس احکام شریع مذیب  
 ملائیه و زنداند و شتمند که زمان فاحش را خیر معمولی او میداوند و میگفتند که اشتب که کسی  
 و در حق فلان کسی مشغول بدعا کند و بیعت شریع و بیع و شرا نیز بود و بنحی که گویند خود را اسرائیلی  
 فروخت چند روز در بازار برود و با شتریان میگفتند که اگر سینه شیر خود را خو ویند و کسی آنرا  
 نخردی آخر مخلصی خرید برود و دانش در مقیم حبس کند از او دو صد و بیست واقع  
 و در احاطه بنجه قبر میر احمد خان مذکور که عقب سجد عبد گاه مراد آباد واقع است مذکور شد  
 پدر خود و در گوشه جنوبی و غلی احاطه مذکور تا ریخ کلمه بیاد خدا و محو سراسر با شش سوره و دشت  
 و شش و کر خفی و صلی و سالک خدا صابر ریخ و ملا و واقف راز بنی کاشف سر علی و  
 بر سر سید این نام نفس بر دست را و او با علی ال از ره زور علی هر که شدی مثل ابدل بر آرز  
 و نفسی شود و مشکل او محب و سال و فانی که هم چون یکجاست از شرف گفت که حق شود شاه مکمل  
 بر سر حضرت غلام بنی نیز در حیاتش ماه و ده حالت جدید شش ماه و ده حالت سلوک میماند در حال

چند بطلب بر نه میباید و بدعرج مقامی بود و ند که در آن فرصتی نباشد تمیز هیچ چیز نبود و چه جامی شمر  
 پوشی پیرزاده پدرش شاه سراج مجذوب بن شاه عضد الدین فرموده بودند باید روی که فرزند  
 در خانه تو متولد شود شش ماه برای تو و شش ماه برای ما بود و در حال سلوک مقید بلباس صوم  
 و صلوة میبود و کشف و کرامات نیز از وی ظاهر میبود و اقامه در خور و سالکی میرا در هر دو حال میدید  
 بود و میگویند در حالت جذب زرخانه خود و شمعند که رنگ گشتند هنوز از احوال و یکی هیچ خبر نسید  
 و که شاه قطب میگویند که سلسله قادریه و نسب سید بودند و در عهد انعامان در شهر مراد آباد تعلق  
 آوردند چنانچه قریب فرار ایشان مسجد و چاه تعمید نواب بودند یا خان مرحوم است و فائش و چهارم حرم  
 الادلی واقع شد زاده ازین معلوم شد قبر ایشان در احاطه بخت بطرف گوشه غربی و جنوبی شهر  
 مراد آباد و هم فرستاد زاده وی واقع است و که شاه جمال حاجی رفیع الدین خان صاحب فرزند  
 میبوسید جمال الله مرید عم خود است فتح الله داد و شاه قطب عم و گیش مریدان پدر وی اند محمد  
 و سلسله اراوت ایشان بشاه عبدالرزاق حبیبی و نواز در سیصد سال اول عمر مجرب بود و از علم ظاهر و باطن  
 خبر و نصیبی تمام و تقاضات و توکل و تشریع و تفرع متصف بود ابتدا اما آخر که عمرش بهشتا رسید  
 از سکر خج که برآمده و خج مسجد حبیبی و دیگر زنده و زنده برشته بر دی غالب بود که در تمام عمر کوفت بد  
 خود و خج میخورد و از الوان طعام اخر از تمام داشت بلکه بر یک لون نماند تنها بسیر میبرد و تا آنکه حکام  
 وقت مادی جوع داشتند لیکن آنکه خج مینگرفتند مگر از مردان خود و عم خود که اکثر آنها محتاج فقر  
 که بر آنها دشوار نباشد قبول میکرد و بر همان قناعت داشت آخر عمر از چند سال که ماده فالج بر ریش  
 ریخته تمام کلامش متعیر بود و ششم رمضان سال نود و چهارم از نامه ثانی عشره وفات یافت  
 رانم گوید مصنف رساله خیر البیان منویسده اما بعد جمال محمد مرکن بن عبدالرزاق العلوی از  
 بجنجانوی میگوید که بعضی فقرات که از حضرت شاه العالمین ابو عبد الله شاه عبدالرزاق  
 بجنجانوی بوقوع می آمد از سباده ایام طاعت ثانی بیع الثانی که ما بدیم بودم الا بعد و سال سبب  
 و نیز از بجنای شریع کردم و ماده سال برین سال که که نامش خیر البیان است جمع ساختم و کرسنه

در

در

مشهور شد و تادوش شاه العالمین ابو محمد احمد شاه عبدالرزاق بر صفحه ششمی جلوه گری فرمود و حضرت  
 اعظم ابو جعفر خیالی محمد بن حسن طاهر بن اچم هم در مازون آبی بود و آنچه در سیر سلوک از چیل  
 مشایخ نفیسه سیده بود همه را بحضرت شاه العالمین بنیکام و زبان ثقیل فرمود بعد کلاه با شجره  
 قادریه مرحمت فرمود و در هم از سلسله سحر وردیه و طاریه و اورجیه پنه مجاز ساختند و بعد  
 از آن شیخ امیر محمد مود و ولاری خرقه خلافت قادریه مرحمت فرمود بعد از ایشان میر سید  
 اسماعیل خرقه قادریه عطا فرمود و بعد از آن آوان حضرت راجی سید نورالملک میر علی ظرف سلسله  
 جامه عطا فرمود و حضرت عوف الثقلین حضرت شاه العالمین را خطاب فرمود مخاطب  
 و رضاند و ند که سلسله دیگر پیشتر میبوده بودند از نجیب شاه العالمین در نسخه صیغه حضرت  
 پیشتر حجه قادریه داخل ساختند و سلسله یائی دیگر برگزافات کرده اند چون سلطان خود را که  
 جمال العارفین ابوبکر کات بندگی شاه محمد نام داشتند صاحب مقام خود ساختند و در مثال از اجازت  
 از اجازت مشایخ قادریه از چند جائی که بحضرت شاه العالمین بریده بود و از طرف مشایخ او  
 و حقیقه کمال الحق شیخ حسین طاهر کمال میرند نیز نوشته اند چنانچه جمال العالمین بندگی شاه محمد  
 پنج پسر بودند آنجناب همان مثال را بفرزند اعظم خود ابوالفتح شیخ مکرم از اجازت نمودند  
 مرحمت فرموده بودند شیخ مکرم ابوالفتح را غیر از اولاد و خرمی جهان مانند آنجناب همان مثال را  
 از جانب خود نوشته با اجازت از خاندان قادریه و دیگر خانواده یائی اول و حقیقه و سحر وردیه  
 و طبقاتیه برادر حقیقی ولی النعمی ام قطب الزمان ابوالکرم شیخ مرکزی محمد سلسله احمد نقالی که  
 امر وزیر سایه ذات شریف است عنایت کرده و قائم مقام خود ساختند شعاع سحر وردیه  
 برادر معرفت از حضرت طایف است که شاه العالمین عبدالرزاق است و محمد زوشده و منیر زندانی  
 ابوالبرکات کمیت گرامی کسی که بود بی مبتدا درین سطح و زایل اندیشه مکرم ابوالفتح  
 بر آن سجاده اکنون مستقیم است مرکزی شیخ کان شاه که برکت است ابوالکرم آمده آن قطب و در آن  
 حکمی گفته اند اگر از جیلان و خدا یا چون ضعیف و ناتوان است جمال احمد کی از سبک داشت



در اخبار الاخیار است شاه عبدالرزاق مرید و خلیفه شیخ محمد حسن است وی از شاخ قادیانیت و از  
 خوارق و کرامات بسیار نقل میکنند بسیار صاحب کمال بود و حال طالع داشت و او را اعلیٰ تحصیل علم  
 کرده بعد از آن مشرب عشق و محبت بر وی غالب آمد و از مجاهده بر تبه مشا بهره رسید گویند  
 او را با حضرت علییه قادیانیستی کمال بود و میوه سطره مافون و مشارعینش را و او را در صبر و  
 تحمل بلا قندی راسخ بود وفات شاه عبدالرزاق در سنه شصت و اربعین بحالته بوده است  
 و محمد حسن پسر طاهر است از جانب چرتشی است لیکن ارتباط او بسلسله قادیانیه بر محمد غالب است  
 و گاهی شعر میگفت چون از خلوت برآمدی بنزدان دیده تعجب کردی و بگویم برآوردی و مسلمانان  
 هم و مردمان او را شاه خیالی میگویند و در مقام حبس نهصد و چهل و چهار وفات یافت و ذکر  
 شاه بولاقی خلیفه حفیظ الدین مرید مولنارستم علیه صاحب اچو که بیک و سطره مرید حضرت  
 بودند و بهیت المعرفه میگویند نام نامی شاه بولاقی لقب گرامی بولن کنیت سامی بولاقی  
 اشرف خواجہ احمد بن ناصر علی متوطن قصبه میر کوتلیم با حلیم و ایشان با سالار سعد و غازی است  
 یک جدی دارند و ایشان با حلیم و ایشان با سالار مشهور اند گویند و راجد و ایشان و دیگر  
 بودند با و شاه آنوقت یکی را با حلیم و دیگر را سالار خطاب کنید و او را و هر دو همین خطاب  
 جاری ماند چنانچه مشهور است و سالار و حقا و دو پایم بوده اند هر دو قوم از اولاد حضرت جعفر  
 نقل است که روزی در مجلس شریف ذکر سماع بیان آمد فرمود که مذہب فقیر لاد و لاکه است و  
 برید سید محمد باقر اند که سلسله اش از نسبت و سطره با سید عبدالرزاق میرسد که فرزند پنجم  
 انقلیل اند و لا و اش در سنه پانصد و شصت و شصت است و تاریخ وفاتش تمام عالم پس محمد باقر حکیم  
 عالم صلی الله علیه و سلم و بموجب حضرت غوث الاعظم صرف برای تقیید حضرت شاه  
 بولاقی از بغداد و در سنه رونق آنرا گردیدند و لغت ظاهر و باطن موافق بود و امر حضرت شاه بولاقی  
 نخست میر باز بصوب مرغوب بغداد و تشریف بردند حاجی رفیع الدین خان صاحب تذکره  
 شاه بولاقی از کمالان و پنج بود و در ابتدا ساحت بسیار کرده بود شاه لال نام و در نشی و در

مناویح

و اسیر کن که کما شریف است در این شهر است و هر یک از این شهر است و هر یک از این شهر است و هر یک از این شهر است  
 بود و چند نفر حاصل از بعد از آباد آمد و توطین گزید و مردم را آباد و وفات یافت رحمه الله علیه  
 و قبر وی معروف است زیار و تبرک به گویند از بسکه تو اضع و کسفر و تخریب ظاهر مودی ظاهر  
 بارانیز در شهر رفتی و هر یک از وی که بشماره هفتم نگاه یا باری دیگر می آرد آن بار را برگردن خود  
 انبیاوی و ما خانه آنکس را بنید می بکار مودی سپاهی او را به بیکار گرفت و باز خود برگردن او نهاد  
 و تا منزل همراه برو و او را کسب کرد و او هرگز از حال خود اظهار نکرد و روز دیگر وقت که خود پیش آن  
 ساجیفت بار او برداشت و بمنزل رسانید و همچنین هر روز نگاه می آمد و بار را بمنزل رسانید تا  
 آنکه بلا مهور رسید و وی برانی سواری در از گوش نگاه داشتی و بر همان سوار شدی و هرگز تکلف  
 بخود راه ندادی و آنها که او را دیده اند خوارق عادات از وی نقل میکنند سپهر کلان او شاه  
 را فقیر دیده بود مودی بود با ذوق و شوق و حسن اخلاق ایضا در بیت معرفت است  
 شریف در یکمتر و چهل و سه هجری عمر شریف بود و شش سال وفات شریف بعد نماز صبح  
 و شنبه است و مقبره صفر در سال یکم از و کصد و سی و نه هجری در عهد محمد شاه و شاه طهماسب  
 سال تاریخ او گفتا خود مرشد مرشد نقل است که چون مردمان در تلاش مقام مقبره شریف  
 متر و دشت شمع شهباز گفت که روزی من همراه حضرت بودم آنکه از مراد آباد بطرف غرب  
 انجاصد یک گروه از آبادی شریف بودند و در آنجا بر کناره دریای رام گنگ تکیه فقیری بود چون  
 حضرت را دید آن فقیر دست خود را بر دوش نهاده روان شد پسیدم گفت امانت بزرگی است تا این  
 همین بودم که این آدم کمان گذاشتم و حضرت و جبر جبات اکثر و آنجا میفتند و تعریف و ستودن  
 و در کشتن آن کمان بیان میفرمودند که امانت و کمالات ایشان در کتاب مذکور مفصل مرقوم اند این مختصر  
 گنجائش آن ندارد آنکمان مذکور بطرف گوشه غربی و شمالی شهر مراد آباد واقع است هزار برابر آن  
 در آنجا در احاطه محله الهی است شمع شهباز مرید شاولاتی بود قبر وی بطرف شمالی  
 شهر مراد آباد و بر کناره دریای شهر واقع است حضرت حافظ محمد امیر میرزا احمد و خدیجه

۵۰۴۵

حضرت شاه بولاق بودند و با وجود تعلق اولاد مرد از او و اهل لاشاد بودند و مولدش مقبره کهنه  
بود و مسکن و دین و منصب و ثروت و بزرگی و می اتفاق چنانچه در تذکره مذکور است که  
حافظ محمد امین مرید شاه بولاقی است و رایتها چاکری میکرد و در لباس سیاه گری میکرد  
خداوند تعالی مشغول میبود با آلاخر از غلبه حال ترک تعلق کرد و بنامی بروی سجانه اقبال نمود و  
طالبان حق برای استفاده و دستفرازی با وی رجوع دارند تمامی همت وی از ابتدا بر افاد  
و نفع رسانیدن بخلق است معروف است هر کسی که حاجتی از وی شنوکتی و حاجتی پیش آمده بودی  
رجوع نموده اگر چه آن با وی آشنا نباشد البته بجا آمد و نیت و شفاعت صاحب حاجت کرد  
تا کمال در شفاعت مرام و اصلاح مراد وی سعی نمود و یکبار شخصی را از نهنگی که مسکن است  
آلوده از زیاده از پانزده روز راه است برود و میانه با این شخص است که بوده با آنکس که در آینه  
بود لیکن چون پیش مقصود بر مضامین حق سجانه تعالی بودی مضائقه تا آنکه با دوست و در  
تفاسی حاجت محتاج سعی نمود و درین ایام که من می از نو دستاورد کرده و ضعف بر بدن تنو  
در نهنگی با حق مشغول میباشد و از چند سال برادر آباد هم که سابق بر سال زیارت پیخود  
می آمدنی آید مگر درین ایام تحریر این اوراق آمده بود و خانه فقیر را هم بقدر خود مشرف شده  
انتهی در نیم ربیع الاول سنه کبیر از دو صد و یک جرئت حق پیوست و با بیج سال انتقال  
رضی الله عنه است ذکر حضرت شاه غلام احمد صاحب برنالت و مرید و عاشق  
حافظ محمد امین مدوح بودند بعد انتقال حافظ صاحب ترشدانش خرقه دمی بوی پوشیدند  
سلوک باطنی بدین نحو حاصل نموده بودند و جهت نسبت و توجه میویشیدند و تقرنات از نظم  
می آمدند اگر چه لباس صوفیانه نداشتند و از مر و نقد شنیدم که چند آن تحصیل علم طلبند و پسندند و از  
کلام وی علم و بهی منهوم میشد چنانچه عبارت و معنای فصوص از دیگری شنیده مطهرش بیان  
میفرمودند و هم آثار بزرگی و فقری از ماضیه وی میبوده بود و بطریق پدر بزرگوار خود و فقر  
عرض حضرت شاه بولاقی برادر آباد و شریف می آوردند و بر فراز شاه مدوح فروکش میروند

دخورد سالگی زیارتش شرف شده بود و پسندید بر بزرگوار خود جاری میشدند و دست نیکو هم  
بکند و دود و دوی آتش فشانند و در غنچه ها گویند و فغان بشنند تا بچ سال خوش طبعی با عیادت  
او که حضرت شاه غلام بولن ابن شاه کریم الدین شاه رحمت الله ابن حضرت شاه  
بولاق بودند و در طریق جبار مجید خود از اخلاقی خویش شاه غلام احمد اخذ نمودند و هم اندران  
ماذون مجاز بودند صاحب اوقات و خوش اخلاق و قرآن خوان بودند و در طریق شد و از شاهان  
میشدند و بسیار کس اندوی فیض میبردند و در خاقان خود و در و صادر اطعام میدادند و گویا  
که لشکر خانه وی حضرت سفره عام بود چه از دشمن چه از دوست و بیخ میشدند چنانچه در  
ایام خضر میزدی در لشکر خانه وی حضرت دست و دشمن می آمدند و طعام بخور و در وقت  
دوی حضرت با کسی حاجتی و کاری نداشتند و مولد و مسکن میوطنش قصبه سواره بود و در سال  
در ایام عرس جبار مجید خود در مراد آباد تشریف می آورد و در اقامت زیارت وی حضرت شرف  
در دوم ربیع الاول سه کبک را در دود و صفاد و شش بر حمت حق میپوشند و در جزیره اندی من  
بزرگوار میشدند و در ایام خضر میزدی بحرم آنگاه دشمنان حاکم را امارت میکردند و طعام میدادند و معتقد  
خبرخواه باعث گرفتاری و رسانیدن وی حضرت و جزیره که کور شده بود که در همان شهر بود  
است دوی حضرت اندران قید و مطلق از قیودات تعلقات و رسید در رضا و تقضا مولی بودند  
گویا که این مرد و شعر بر آن حال می حضرت مصدق بودند بدینیت خون کرده ایم و کسی را نشد ایم  
جریم میکنیم عاشق رو نمونگشته ایم به بیت بحیرم عشق تو ام میکند و عوفا و تو نیز بر سر ام را گفتی  
عاشق است تا باریخ زین و از فنا چو خیرت نیست شد خط برین مقام و سکن و تا باریخ وصال او بود  
ما دایم جهان غلام بولن رحمة الله علیه هم فرزند و بلند دوی حضرت محمد عاشق جوان جهان  
و خلق و صاحب بیت مثل پدر بزرگوار خود و آمد ایوم و در ایام و سکنیت میدادند و در طریق اب  
و جبه خود سلوک میکنند و رعایت سلسله و خرد و اوشان بخوبی میدادند و تعلیم اندران میکنند  
سلسله تعالی شاه محمد حسین ابن ابراهیم ابن شاهان بطرف شمالی و اندر روشن شهر مراد آباد

که ذکر شریف بالا گذشت واقع است و که شاه چپ مجبور و از همه آزاد بودند و تفریح و تفریح  
 دوست میشدند و حافظ قرآن مجید بودند شخصی نزد خود که شاگرد برادر می حافظ بود  
 و با هم دیده بود و بار اقم میگفت که قوم می شیخ و اصلش لامور بود و پدر می شروت و دنیا می سید  
 و میر می داشت در ویشی باید روی گفت و در خانه تو چهار سپهر متولد شوند لیکن باید سپهر اول مادر می  
 و نامش غلام رسول خواهی بنام پدر می قبول و وعده کرد همچنان شد که آن مرد می گفت و چون  
 که به قبول بودند پس رسیدند باید خود گفتند و در ویش بوجبه عده شمار امی طلبید و پدرش باید سپهر  
 حافظ نور محمد ویرا زخت کرد چون می در مراد آبا رسیدند بخت و در ویشی که بچه کاغذیان  
 می اند آمدند آن مرد می گفت نام تو غلام شاه نهاده اند و من ترا غلام رسول خواهم گفت بعد از  
 آن مرد می گفت نزد پسر می نیست اما کلاه و خرقة بود و او می باید که بعد من آنرا خواهی پوشید  
 بر آن و فاش آن کلاه بر سر و خرقة در بر کرد و در خانه می نشاند از آن بعد کلام الهی بر یاد می خواند  
 و از کسی کلام نمیکرد و ندیکه بباردند کوزه و کلام ضروری میگفتند آنها که ویرا دیده بودند بر بزرگی  
 و فقیری او متفق بودند و را تم از جد و پدر خود هم تعریف او شنیده بود و قبرش با این قبر میر می  
 بطرف مشرق شهر مراد آبا در کنار ویرا و محله کاغذیان قریب بقبره میان فقیر شاه که ذکرش بالا گذشت  
 واقع است و هر کس آن واقف ندارد و چند کس از آن واقف اند و که شاه لطف الله حاجی  
 رفیع الدین خان صاحب در تذکره مینویسد شاه لطف الله از خلفا پیر محمد لکنو سیت که او در علوم ظاهر  
 شاگرد مولوی عبد القادر و در طریقت مرید عبد الله سیاح است و تخرید و درع و توکل و قناعت  
 قدمی را سخ داشت منازل را بعد تقیف است و فاته او بعد هزار و یکصد آخر عبد اولک است  
 و شاه لطف الله در اصل از فرزندان شاه عبد المجید است که قبر او در امر و بهشت برای طلب علم لکنو  
 رفت و در خدمت شاه پیر محمد تحصیل علوم نمود و مرید شد و کار کرد و خلافت یافت مولانا عبد القادر  
 قریب وقت رحلت خود شاه پیر محمد گفت اگر همراه شما جوانی نامش تارک دنیا آمده باشد بطلبش  
 مذکور زیرا حاجت کرد و بعد از آن می که شاه پیر محمد را با فرزندان مولانا عبد القادر بود و شاه لطف الله

شمرک غفران پناه ملا عصمت اسد میرا دآباد آمد و سکونت در زیاده و خجاند و از فرزندان خود  
آمدند و هم در دروازه باده رحمت حق پیوست چنین شنید و شنید که در ایام کجی ملا عصمت اسد میرا کج  
بادشاه در دکن بود و نواب غلظت اسد خان حکومت مراد آباد و ملایم بود و در وی شاه لطف ا  
بلا قات نواب و برادر گلان بی مولوی محمد شاگرد و در اثناء سخن گفتن دست برداشت  
و گفت فاتحه خوانید که مولوی عصمت الله از دنیا رحلت کرد همین زمان روح ایشان  
از پیش من گذشت و گفت من از خجاند و در که شتم حاضران مجلس این سخن می شنیدند لیکن  
چون عقیده بر روی کمالی داشتند از شتابت چاره ندیدند و فاتحه خواندند و چون بعد از  
بسیار خبر آمد و آتوق که شاه لطف اسد گفته و در جیب سال هزار و یکصد و سی و نه چون مقابله  
منوده مطابق یافتند و وی در اول که مراد آباد آمدندی متوکل سیر برود و وظیفه معین است  
آخر الامر ملا عصمت اسد در ایام حکومت خود مبالغه کرده چند صد جریب زمین برای قصر  
وی مقرر کرد و وی مقتضای لار و لاک آنرا قبول نمود و بگرفتند آن مقید نشد بعد از آن  
چون محمد امین خان حکومت ایچا منصوب شد و اعلای سکنه این بلاد را قرق نمود و هر یکی بقصد  
استخلاص آن جد و جهد میکرد و سود داشت و شاه لطف اسد اصلا در استخلاص آن متوجهی  
نشد و حرف شکایت نربان نراند بعض معتقدان وی در بنیاب بادی گفتند گفت عامل  
سابق با آنها بود و از طرف خود آن زمین را با داد و الحال که دیگری بیکادی آمد و با آنها  
ندارد اگر قرق نماید که ان ظلم از وی برافتنه که جامی شکایت شد آخر کار رضا و تسلیم می گاه  
که محمد امین خان بعد دریافت حال خود بخانه وی آمد و عذر خواست و تمام غلظت حاصل آن زمین  
را بر عوا بسا که کار خود بار کرد و بخانه اش کشید و بعد وی چند سال سپری شاه عزیز بود  
که عالم و صالح و متورع بود و جانشین وی ماند و شاه عهد اسد که شمر میگفت و طاعت بخلص میکرد  
را نم گوید این شهادت بدست دالید بزرگوار داشته و در یک شهر نامه اسماعیل را چون لایق میباش  
گویم بنده بنویس و پیشانیم و انبی پسر گلان شاه لطف اسد بود و الحال خاندان شاه پسر گلان

تقرض شد کسی نماند که بر طریقۀ اسلام خود باشد و وفات شاه پیر محمد بعد از ارادۀ کعبه آخر  
 عمید او بنگ ریخته است را تمام گوید وفات شاه لطف الله و سبب مقتضای اولاد و اشرف  
 فرزندش اندرون شهر مرادآباد بطرف جنوبی قریب مقبره اصالت خان واقع است و او را  
 قریب قبر وی سکونت میدارند و کرامت سلطان قطب الدین میگویند که از امیران ملک  
 بود و میگویند قبایل از آبادی شهر مرادآباد با کفار شرکین حیثیت اینجا را که دشمنی گشت شهید را  
 اصحابی وی درین شهر حیدر آباد اند و در سلطان پیر غیب هم میخواهند انجمن محمد پیر  
 است عرض می در چهارم حبس بوقت نصف شب میشود و قبرش در محله کوراندن شهر واقع  
 و کرامت او احاطه بنجۀ تمیز و کرامت شاه منیر محبوب بودند میگویند خوش خوراک و خوش لباس و  
 مزاج و متوطن شاهجهان آباد بودند و در شهر مرادآباد سکونت میداشتند و کشف ایشان اکثر  
 انشادی چنانچه بعد از گوارم میفرمودند که وقتی تقریب عورت سکلف ایشان بودم چون در مکان  
 تشریف آوردند فرمودند مکان بنجۀ خواهد شد چون بعد از وراز بعد از گوارم آن مکان را بنجۀ  
 تقریب یافتند فرمودند که بعد از شمس سال فرمود حضرت شاه منیر نظر بر آید ظاهر است گاهی اولاد  
 را و اطفال کشف میکرد و در ظهور آن تعداد ماه و سال میکشف میکرد و وفات ایشان در نیم  
 شبانی واقع شده و قبر ایشان قریب مکان قاضی شهر مرادآباد است و کرامت خلیفه قطب محمد تبرک  
 علیه نماز بود و ساکن شهر مرادآباد در گورستان ریگی قبری دیده بود از آن بعد از آن تعلقات کرد و  
 شاه عضد الدین مذکور گردید و اوایل و عیال قدم بقاعث توکل را سبب داشت کسی که فرود آمد  
 می مطلع گردیدی صاحب ذوق و شوق بود و مجلس جماع فطری می برد و بسیار توبی  
 بر زبان بودی و در باب حق چنان مشغول بود که مشغولی از بصره و اظفار و موبد امیر و آهنا که در  
 بر بزرگی و فقر او میفرمود آخر عمر که ماده فالج بر دست و پا و زبانش سخت زبان از کلام متعدد ماند  
 قبل موت از نصف شب زبانش بزرگ میگردد و الله تعالی هم جاری گردید و بعد از آن حال فوت کرد و کرامت  
 در شب خواب خود زبانش مشرف میشد و بوقت غسل موت هم ویرا دیده بودم و عطرانی چهره اش

شماره ۱۰۰

بود و در ویم ماه شعبان سنه ناسلم وفات یافت و در محله اندرون لال باغ مرادآباد و پیش مردانه مدفون شد و **و کرمه خواجه مصطفی** حاجی رفیع الدین خان صاحب و متذکره مینویسد که **مصطفی** از اولاد خواجه بزرگ بهاء الدین نقشبند است از دو لقمه زاده کلان لاجور بود و هم در جاسبتی بهم رسید که دل را از دنیا سرود و در خدمت شیخ کلیم الله که در آن ایام در لاجور بود بخدمت رسید و با جازت وی از شاه جهان آباد و آنگاه آمد سکونت در زبیه فقیر و صغر سن و بپیرا دیده است بصورت نوزانی داشت گویند شیخ کلیم الله قریب الایم فوت خود از شاه جهان آباد این بیت بوی داشت **بیت** اگر بپیر چمن میرود می قدم بردارد که همچو رنگ خنایید و بیمار از دست + وی از این بیت بر فرج بپیل وی بی برده همان زمان از مرادآباد روانه شد و شیخ را زنده یافت و چندی روز در خدمت وی ماند و بعد بسوگروی میرد آنگاه باز آمد و پس از آنکه عمر دراز یافت بود و در سال هزار و یکصد و پنجاه شش وفات یافت و وصی وی محمد که خود بنا کرده مدفون شد شیخ عبدالرحیم مرید و خلیفه وی میسر از وی جان نشین وی شدند و زیاده بر چهل سال بخانه خود نشست و بنزد و قناعت در رضا و تسکیم گذرانید و با وجود عیال کثیر التی کسی نبرد و وظیفه وادرا قبول نکرد و با مفتوی مولانا که او کلام مشایخ اشتغال داشت در ماه ربیع الثانی سال سیوم از صد سیزدهم وفات یافت و ششم **خیر خواجه مصطفی** و مسجد وی اندرون شهر مرادآباد و در محله مغبل پویش شهر و مدفون است و هم شاه عبدالرحیم هم برابر قبر وی است و **و کرمه سید غلام قلندر** رسید بودند و مرید و طریقه قلندر بود و سلسله وی یکجند و سلسله بعد از او سلسله قلندر میرسد فرخ میرا بر اسمی انگور معرفت فقر و وی پنج دیبات جاگیر مقرر کرده بود چنانچه تا حال آن جاگیر بر اولاد وی جاریست و عمر دراز داشت و در عهد قباب و دود یا خان زنده بود و در ماه جمادی الثانی وفات یافت قبرش در مرادآباد محله قباب گویان واقع است رحمه الله علیه جمیع **و کرمه سماع شیخ** محدث در باب العبدین شرح مشکوه مینویسد و من عاينته رضی الله عنه ما لک ان اباک بر دخل علیها و غیره تا جاریان فی ایام منی گفت عاينته که ابوبکر در آمد بر وی و نزد وی دو دختر که بودند از دخترکان انصار در روز غامی من

خبر خواجه مصطفی

خبر خواجه مصطفی



که در عهد اخیری ایلام تشریف انداخته و تفرقان تفریقان یعنی سرود میکرد و وف میفرمود و تفرقان  
 گویند که تفرقان است و بعضی گفته اند که تفرقان یعنی ترقصان است یعنی نفس میکردند و تفرقان  
 را نفس یعنی بی سکر کردن آن و وف بضم و ال و فتح نیز آمده و در ذوقی است قول است  
 بعضی سیاح و آورده و بعضی حرام علی الاطلاق و صحیح است که در عهد امیر و لایم و آنچه در حکم است  
 سیاح است و فی روایت تغنیان با نقایات الانصار یوم بعات و در روایتی آمده است  
 که سرود میکردند و جاریه یا شکاری که گفتگو کرده بودند میان یکدیگر تفاخر میکردند بدان  
 اشعار حرب و شجاعت انصار چنانکه عادت شجاعانست بعات نام موضوعی است یا قلعه بسیار  
 زمان آن اشعار میخواندند و آن در وصف حرب و شجاعت بودند و ذکر فواید و منکرات که در آن  
 ذکر آمده و در روایتی از فضیله بخاری بعد از تغنیان گفته اند و لیساً بضم و یاء و یاء  
 و ذوات آنها منتهی بود که غنا حرفت آنها باشد و غنا را خوب خواندن گفت و مشهور و معروف بدان  
 باشند بکار و خردگان بودند از اهل طایفه چنانکه در خانه های خیری میگرفتند و البیاضی علیه السلام  
 شش شش بود و آن حضرت علیه السلام پوشیده و عجمه بود و خود را بجامه خود و کتیر تها بود و  
 پس شمع کرد و در جزین و آن در جاریه را بود و در صحیح بخاری آمده که گفت ابوبکر از مادر شیطانی  
 سیر نمیداد و پیغمبر و مادر را التی که سیر نمیداد از اهل غنا مثل فی و رباب و دست و مانند آن را غناست  
 شیطانی بجهت آن که در وی مشغول میکرد و او را بهار و بهار و لعل باز میداد و از این و از آن  
 البیاضی علیه السلام عن مجننه فقال وقع آهنا یا ابناک فهاها آهنا عید زلفت بک و از این و از آن  
 و بر آنکه این نام عید است اکل شرب ایام ضیافت فرح سرور و از آن هر چه بنویسد و فی صحیح بخاری  
 روایتی چنین آمده است یا ابناک بر آن کحل قوم عید که بذا عید نامشقی علیه السلام که عید است  
 است که تشک میکنند بدان اهل سیاح و ربابت غنا و شنیدن آن و آنچه را از آنجا  
 شغل انصاف میشود و بعضی از حسان متبادر میگردد و آنست که ابوبکر صدیق انکار کرد  
 منشی و تدفیع او منع و زجر کرد و از آن بجهت آنچه مقرر بود و زود می از خرم و ذکر است

و گمان برود که منع ناکردن آنحضرت صلی الله علیه و سلم از آن رجبت عدم علم بود بر آن  
نوم یا غفلت یا بیخوشی که گنج کو فرصت آن نباشد و ندانست که آنحضرت آنرا تقریر نموده و در  
پشته است و این روز چیزی از آن را و لهذا فرمود قاتلایم محمد و اولاد و کبریا باین فرقی تفصیل  
وجود پس لالت کرد حدیث بر اباحت مقداری از آن و روز عید و غیر آن از مواضعی که مباح است  
و در حقیقت فرج و سرور و شگفتیست که این در ماده مخصوص بر وجه مخصوص است و از اینجا اباحت علی  
الطلاق لازم نیاید مگر بیاسی آن دان جائز است مگر بر تقدیر عدم نفس و منع و آن محل نزاع است  
و انصاف آنست که نفی قطعی بر حرمت آن علی الاطلاق چنانچه بر حرمت زنا و شرب خمر آمده و اما  
نشسته است و تحقیق تصریح کرده اند بعضی از متاخرین محدثین که حدیثی بر حرمت غنا صبیغ نشده است  
و بعضی عمدا گفته اند که یافته نشده است و بیلی قطعی نه بر حرمت آن و نه بر اباحت آن و اصل در این  
اباحت است و با وجود آن شک نیست که در ام اعتقاد بدان رجحان است و در خلاف طریق است  
و فقها را درین باب نشدیده و تعصب بایست مگر مقصود ایشان چنین شده و سه و فراموش صحیح  
آنست که قول امام علی علیه السلام آنست و الله اعلم و همیشه بحدیث در شرح شیخیه مینویسند عن عائشة  
رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اعلفوا فی الکلیح تکلموا کما کنتم اعلفتم  
شعری را که نکاح است و اخلفوه فی المسکین و کبروا نساء و ریحوا و اعلفوا علیکم بالذوق  
و نریه بر آن و فشار و اه ترندی و قال بها حدیث غریب عن عائشة رضی الله عنها قالت  
زفتی امرأة املی رجل من الانصار فرستاده شدند فی که بنفوس بود و بسوی مدوی را  
و زفاف عروس انبوه فرستاد و قال بی السید می گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم با ما  
معکم ایست همراه شما هو قان الانصار یحببهم الله و زیار که پیوستگی انصار خوش می  
ایست از ابو مراد و ابو مراد است و ابو اصل یعنی باز نیست از انجازه اباحت سرور و عروسی  
و زفاف معلوم میشود و زیاده برین آنکه آنحضرت صلی الله علیه و سلم خوشی است آنرا انصار  
با مسلم و مقرر نیست و از ظاهر عبارت مفهوم میشود که خوشی و شستن ایشان را دائمی بود و چنانچه

بود و ما هم بدو از انبار می و مخ عایشه رضی الله عنها فالت عذری جاری من الانصار و وجها  
 بود و من انشوری از انصار که تزویج کردم و برنی و ادم او را فقال رسول الله یسکف بینهما  
 یا عایشه لا یفتن فی اسی عایشه سر و شکلی یعنی منفراتی که سر و کند فالت هم الهی من الانصار  
 مخبر ان انصار زیر که این قبیل از انصار دوست میدارند سر و زارواه ابن بنی صحیح بود که او این  
 بکاهی مهله و تشدید موده که از انده حدیث است و صحیح خود و صحیح محدث در نرج مشکوه  
 میگوید عن ابی امامه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم و امرنی عزوجل بحمل الحوائف و امر کر  
 پروردگار من عزوجل بیاطل کردن و پاک گردانیدن و کلماتین معارف بعین مهله  
 و زامی و فاجع بخوف بعین مهله و زامی و فالت سر و یعنی چنان زنده و در قاموس گفته  
 معارف ملا می مانند و طنبور جمع عرف یا معرف بر وزن منبر غریف راجح آواز ملا می  
 و در مختصر نایه گفته عرف لغت معارف و آن و فوف و خبر آن از آنچه زده میشود و بعضی گفته  
 اند که بر لغت عرف است و المزامیر جمع مزامیر لغت غدا و زیر و زدی کردن بقصب و تقصیر الکیه  
 غنا کنند زاره و زمار گویند و بعضی گفته است که لغت عرف است از لغت امی سیل بخواران  
 و این حدیث دلالت بر حرمت آن دارد چه اینها و تقدیم الامان از رسوم و عادات اهل منطق  
 و بطالت بودند و فقها گفته که غنا با آلات مطهره حرام است و مجروح صوت مکروه است و از  
 زمان اجنبیه سخت تر است کرامت آن و تحقیق و تفصیل این مسئله در موضع خود است نهی  
 و نه تذکره عشاق است واضح با و که اجناس ساز از چهار قسم بیرون نیست یکی انگار و استند  
 مثل میر و طنبور و رباب و قان و انشال آن و دم تا زنده باشد و مجروح و از چهار قسم مثل  
 طنبور نقاره و مرونگ و دانه و دوف و دوف جلال دار و انشال آن سیم و انگار و و نیم  
 و استند و و ساز را بر زنده و بنوازند مثل صم و حیره و گنگ و و از غنوی چهارم انگار  
 کشتن دم بدان نوازند مثل کوشه و سوز و نوازند و نظیری و انشال آن و در تفصیل  
 و زامیه و او تا از قدیم اهل علم و لغت مختلف بوده اند اتفاق آنها بر امر واحد نایب شده

است که آن قطعا حرام باشد و حرمت مطلق با جنس خاص امیر نصطعی وارد نشده  
 لهذا وقوع اختلاف در حل و حرام نرا میراث است شیخ عبدالحق محدث دلموی در شرح  
 سفر السعادت مینویسد متن در باب دوم طایفه پنجم وارد نشده شرح مراد خصوص سماع  
 غنا است یا عام تر از غنا و نرا میراث و در زم هر یکی از آن احادیث وارد شده خطیب از  
 امیر المؤمنین علی رضی الله عنه آورده نهی از جنس میراث است و لَوْ بَلَغَ وَضْعُ الزَّيَارَةِ وَ  
 وَازَابِ مَسْعُودٍ الْغَنَاءُ مَثَبُ الْغَنَاءِ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُثَبِّتُ الْمَاءُ الْبَقْلَ وَازَابِ مَثَبُ  
 اِنْ لَفْظُ آدَوْدَةَ الْغَنَاءُ وَاللَّهُ يَثْبِتَانِ الْغَنَاءَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُثَبِّتُ الْمَاءُ الْعُشْبَ الْخَضِرَ وَ  
 در تعاضد حسن گفته و لا یصح یجیب در کتاب مذکور احادیث سطور اندوز بعضی حدیث ضعیف  
 و نیز بعضی مرفوع مرقوم است قوله این احادیث است که در زم و ف و نرا میراث و طایفه  
 و انشال آن احادیث دیگر نیز آمده و شاید که توکلونی ترک نیست که در بیان احادیث  
 که می بین حکم بر نفع آن کرده اند و تصحیح بصحت آن ننموده و بعضی از آن قبیل است که بعد  
 حکم کرده اند چنانچه در متن بیان اشارتی بدان کرده شده عایشی مصنف است که حدیث صحیح  
 و رینیب نیامده اگر اثر اداری بسیار تا حقیقت حال معلوم شود بدانکه بعد از قطع نظر از آنکه حدیث  
 ضعیف بقدر و طرق بر تبه حسن و حسن بر تبه صحیح و رینیب حدیث حارثین است که بعضی  
 مردم آنرا در اثبات اباحت نیز میارند و انصاف آنست که مدلول وی در زم است و بعضی  
 ایام مثل ایام عید و مانند آن و الفاظ آن چنانکه در صحیح بخاری و مسلم آمده اینست که عائشه  
 سید رضی الله عنها که در آمد بر من رسول الله صلی الله علیه و سلم و نزد من دو جاریه  
 بودند که تغنی میکردند بقصاید و ابیات پس بپا افتاد و آنحضرت بر جامه خواب و گچو اندر روی  
 میآید که خود را پس بر آمد ابو بکر رضی الله عنه پس منع کرد مرا و گفت فرما از شیطان مانده  
 پیغمبر خدا را و امیری پس آنحضرت روی مبارک با ابو بکر آورد و گفت بگذار این دختر کار  
 را ابو بکر کرد و روایتی دیگر آنکه که ابو بکر بر عائشه نزد وی دو جاریه بود که غنای میکردند و ایام

منی و دوق منیر و فی الخ و آنحضرت فرمود بگذرانید این را یا ابابکر که ایام عید است و آن ایام مناسبتها  
 همه روایات بخاری و مسلم اند اکنون باید دید که چون ابو بصیر غنار فرما شد شیطان گفت و آنحضرت  
 صلی الله علیه و سلم او را میریزد و گفت که اینچنین گویند فرما شد شیطان نیست و حرام نیست  
 بلکه چه گفت شیخ مکن یا ابابکر ایشانرا ازین که امر در عید است این حکم را که حرمتی و تذییف است مطلق  
 مان و عام خیال مکن و در روز عید از لاه و سهر و اینقدر جائز باشد خصوصاً و فخر کان خود  
 سالان را اگر گشتی کنند نه حاکم و در آن بخش و ذکر نشاء و امثال آن نباشد بخوانند و این تخصیص را  
 ابو بکر صدیق چون تقریب بنیاده بود و سابقه بیا از شایع نیافته میدانست اکنون تقریب  
 وقوع این قضیه معلوم کرد و نیز آنحضرت خود شنیدن آن عقیده نشاء و ابوبکر را نیز بر آن تصریح نمود  
 بلکه تعارف نزد و بهجتی در زیاب اشارتی فرمود پس نیابت آن چه باین حدیث ثابت شود  
 اباحت و حرمت آن در بعضی احیان مثل ایام عید و مانند آن یا بودن او حرام و فرما شد شیطان  
 و غیر این اوقات را اینمعنی نزد افاضات ظاهر است از حدیث کمالا تخفی و حدیث موقوفان  
 موقوفان فی الدنیا و الاخره فرما شد نعمه و رحمة و عید مصیبه که گذشت نیز بقول سیوطی  
 صحیح است دیگر حدیث معارف که در صحیح بخاری آمده که آنحضرت فرمود صلی الله علیه و سلم  
 که در امت من اقوام پیدا آیند که استحلال کنند حر را بکسر و مملکت یعنی فرج که مراد از آن  
 اینجا زناست و حریر را و معارف را یعنی آلات طلاهی را که فرامیرست پس اگر استماع معارف  
 و آلات طلاهی حرام نباشد اطلاق استحلال بر آن و ذکر او با حر و حریر چه معنی دارد و  
 اتصال سخا و این حدیث این خرم ظاهری را که از علما و متأخرین محدثین است بجهت بعضی  
 که درین باب وارد سخن است و شرح تحقیق این مقام تفصیله طلبه و موقوف بود و باید  
 گفتی هم بعد تشریح و تحقیق این حدیث شایع گردید پس این حدیث صحیح باشد از جهت شواهد  
 اتصال و تمامه علماء محدثین برین اند الا این خرم که ایشان گفته که اتصال این حدیث معلوم  
 نیست زیرا که بخاری قال شام گفت نه حدیثا و از قال شام سماع این حدیث از وی صحیح

معلوم نگردد و انهمی و هم بعد تصحیح آنچه بدست شایع گوید اکنون شاید که گویند که پس از تصحیح  
است بدانکه اگر کسی که براه انصاف و احتیاط دارد و از ذکر تعصب بکامبرد صاف شود  
و میگوید که در وی شریع و خلاف راه دشمنی باشد یا قطع نظر از راجح و مرجوح خبر سکوت در وقت  
نمیزد و درین سلسله هم میان فقها و مشایخ نزاع است و هم میان مشایخ طریق سبک دیگر اختلاف است  
و هر که منبع احادیث و اقوال فقها و سلف کند بداند که متعارف و مشهور میان ایشان چیست  
و اگر است آن بود و غایت توجیه تطبیق است که آنرا مقید و معطل بطریق بود و لعب بدان نظر  
آنکه این فعل در آن زمان متعارف و شعار اهل نسق و طبعی بود و چون بعد از آن جهل از ارباب  
دیانت و ذوق و وجدان دور شد و محبت بکثرت لغات ناشیری که سماع غناد و نفوس و قلوب را  
و آثار مکاشفین بوابطن مواجید و احوال کند و در آن افتادند و لعل و لب گرد سار و اول  
و احوال ایشان بحال نماند و از آن خارج بوده باشد و با جهل آنچه در اینجا سماع میگردد و اینست که خبر  
سماع علی الاطلاق و دلیل قطعی از ضروریات دین ثابت نشده و محمل احتیاط و اختلاف و طریقه  
اتباع و هم که آن را بطریق علم و بحث و احادیث و آثار و اقوال اثبات کند بحال نگردد و این  
بطریق سکر و غلبه شوق و سطوت حال صا و رشو و معذور و مبرهنه از مردم اهل ادب و توحید  
بی ملاحظه و مساللات آید و منکر و اندک در عرایج الذنوب بدانکه درین سلسله اختلاف بسیار آمده و  
و حدیثاً و قولاً و فعلاً بعضی با باحت متوقف و مشروط مانده و گفته اند که اینکار کنیم و آنکار نکنیم و بدانکه  
سماعی که مشار الیه است بقول جن سبحانه **الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ**  
بقول می متالی **وَإِذَا سَمِعُوا حَاكِلًا إِلَى الرَّسُولِ تَرَىٰ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ**  
**مَنَعًا قَوْلَ الْحَقِّ** و حواری میگوید که این سماع است که متفق علیته است و حقایق است و او متعلق است  
در وی و کس از اهل ایمان و این سماع متجلی است از پروردگار کریم و اختلاف و بیسماعی  
از قصائد است با سحان مطربه موسیقی و در نجاست کثرت اقوال و تباین احوال بعضی از آنرا  
بهشت و بعضی و غمخ و رنج دارند و بعضی بدان مولع و آنرا حق و اوضح شمارند و هر دو خطا اند و در

طرفین بکار و از آنست ایضا با سجد در سجده طریقه است یکی مذنب آنهاست و ایشان انکار میکنند  
 اشهر انکار رسول که میکنند تعصب و غنا و احسان میکنند فعل از آن بزرگ و کبار و عفو و آنرا بکفر  
 و زندقه و کفار و این اوطاف است و خروج است از طریقه اعتدال و انصاف و نمی باید بر آن  
 که مخصوصا در موقع خلاف و در طریقه مجتهدین است و ایشان میگویند که ثابت نشده است و تحریم  
 آن حدیث صحیح و نقل صریح بلکه هر چه دارد شده است و عینا از احادیث یا موضوع است  
 یلعنون همچنین آیات قرآنی اگر چه تفسیر کرده اند از بعضی مفسرین بجزی که دلالت میکند  
 بر حرمت غنا اما از آن روایات و محال دیگر هم هست که ذکر کرده اند غیر ایشان از علماء و چون  
 ثابت گردد حرمت ثابت شود و حل و اباحت بدلالت نزل می سجانه و اصل کلمه الطبیقات و بعضی  
 گویند ثابت نشده است نه بر حرمت و نه اباحت آن دلیل قطعی شرعی پس سندی می گردد و بر اصل  
 و شکی که خطر است یا اباحت سیوم ساده صوفیه و مذنب ایشان و عینا مختلفه فعل  
 متعصب آیه و بعضی اجتناب کرده و بعضی مباشرت نموده و باید که انکار ایشان بحدیث  
 و اجتناب و تشدید اقوی باشد زیرا که مذنب ایشان اخذ بغیریت و احتیاطا در افعال و اقوال است  
 و جمیع اوقات و احوال و لیکن بر بعضی از ایشان غالب آمده و مع و شوق و سکر و محبت و صفا  
 و وحد و بجان و حکم ایشان حکم والد و سکران است و میگویند که اصح و شهر از امام مالک و  
 و شافعی و ابو حنیفه و احمد و حنبل و مالک و شافعی و احمد و حنبل و مالک و شافعی و احمد و حنبل و مالک  
 باباحت که نه اباحت کرده شده است غنا و سماع آن از جماعه کثیره از اکابر صحابه که در ایشان  
 چندی از عشره مشبهه اند هم غیر از ابی بنی و تبع تابعین و اتباع تبع و دیگر علماء و محدثین و علماء  
 و این که از ارباب زهد و تقوی و علم و عبادت بودند نقل کرده شده است و عینا از ایشان  
 روایات و حکایات که کفایت است در آن و این شک معلوم گردد که ائمه دین و اکابر اهل بیت  
 مختلف بودند و آن امام عبد الله بن جعفر رضی الله عنهما سماع غنا از بعضی شیعیان است  
 و نقل کرده است از امیر که امان کرده است و این سماع از فقها و حفاظ و ارباب فقه و دین

عید البر و سحاب گفته اند وی گفتا با من بود امیر المؤمنین در آن زمان هم دی علی  
 ابن ابیطالب و میرفت وی رضی الله عنه در خانه جمعی از مغنیات بود و سوگند خود  
 بود که تغنی نکند برائی هیچ کسی مگر در خانه خود پس تغنی کرد بر آئینی و جویت که بسیار در خانه  
 وی بنی الله عنه شنوا و او را و کفارت و بدای زمین خود پس منع کرد وی رضی الله عنه  
 او را از آن و گفته اند که بودند مرعیه المدین جعفر را جواری که تغنی میکرد و میزد و میزد  
 بر آئینی وی و آورده اند که سعید بن المسیب گفتا بعد از آنکه در زوره میشد بوی شل در دروغ  
 می شنیدند و او مستند میشد به سماع آن و همچنین سالم بن عبد الله بن عمر قاضی شیرازی  
 غنا از کنیزکان با جلالت قدر کبر بن وی و حمید بن جبر که از اعظم تابعین است شنید از  
 جابر که تغنی میکرد و دف میزد و همچنین عبد الملك بن جریج که از علماء و حفاظ و نقباء و عباد  
 اجماع است بر عدالت و جلالت وی که می شنیدند و او میزد است الحان را و ابراهیم بن  
 مرمری بود امام عصر خود و رفقه در و است فنی شنوایند طبع را حدیث ثانی شنوایند ایشان را  
 غنا و نقوی داد و مجلس شریف تجلیل غنا و حکایت کرد از صاحب تذکره که پرسیده شد امام غنا  
 در سفیان ثوری از غنائی گفت هر دو نیست غنا از کبار و نه از اسود صناعه و نقل کرده اند  
 که امام ابو حنیفه را همسایه بود که هر شب میخواست و تغنی میکرد و امام گوش میداد و تغنی او  
 الی آخره چون گوش داشت امام غنائی او را می شنید و او را ولایت کرد و را با است و در سماع و در  
 بآن دروغ و نقوی که داشت محل توان کرد و مگر را باحت و گرفته نشد و اگر هم مگر آنقدر غنائی که وی  
 نقل می کرد حکایت کرده شد از امام ابو یوسف که حاضر شد مجلس شنید را می شنید و غنائی که می شنید  
 از سماع پس گفت در این تمام علم را در با خود که مگر نیستند آنرا و فنی شنید از آن و گفت مگر  
 ندید و آنرا اگر عامی با جابر عراقي غنا را طبع و پرسیدند از ابراهیم بن سعد بن حوال مالک که  
 خبر داد و مرا که دعوتی بود در پس به جمع را با قوم خوف بود و دعوتی که تغنی میکرد و در لعاب میزدند  
 بدان و در با مالک و وی مگر میزد و تغنی میزد و الله اعلم و آنچه نقل کرده شده است از آن



رحمه الله که گفت من بشنودم از امرنا سقان محمول است بر غنائی که مقرر است بوسی منکر جمعی  
القول الفصل الثانی رحمه الله گفته است غزالی که تحریم غنا مذمب است و منع کردن خدین  
از مصنفات و برانندیم در الفصحی تحریم دینی و نه او شاد ابو منصور بغدادی گفته که مذمبی است  
سماع است در روایت کرده است ابو منصور بغدادی از یونس بن عبد الله اعلی که شافعی است حساب کرد  
مراسمی مجلس که در وی قننه بود که تقی میگردد و چون فارغ شدند گفت ایاب خوش گردانی تو  
این را گفته ام گفت اگر هست یگویی نیست ترا حسن صحیح یعنی خوش و اشتن غنا علامت سلامت  
طبع و حسن است با ثنوتی نشان اعوجاج طبیعت و نقصان حسن است از اینجا معلوم میشود که دلیل  
شرعی بر حرمت و کراهت آن نیست اگر آن بود خوش و اشتن طبع آنرا چه فایده کردی در تاثیر غیر  
بجای آن سخن نیست و با جمله تحقیق میگوید است از قول و فعل شافعی چیزی که صریح است در احکام  
نیست فعلی تحریم پس تحریم از جهت عارض باشد نه از جهت معنی که در ذات غناست اما امام  
بن جنبل صحیح شده است روایت کرده ای شده است غنا را از دین خودش که نام و معنی طبع  
است روایت است از ابو العباس غسانی که میگفت شنیدم صالح بن احمد بن علی که میگفت بودم  
مرکز دوست میباشتم سماع را و بودیدین که ما خوش میباشتم از این عده کردم این عده را  
که باشد که نزد من نشینی پس باید نزد من دانستم که خواب کردید پس پس خبر دهم که در این عده در غنی  
پس شنیدم آوارایی را بر بام پس بر آیم بالای بام دیدیم پدر خود را بالای بام که نشیمن خود  
روان و زیر فعل است و دی سخرا بالای بام گویا که نفس میکند و مثل این قصد اخذ اند  
احمد بن حنبل نیز منقول است از ابی الدرداء در باب احکام سماع نزد وی رحمه الله و آنچه منقول است از  
مخالفان محمول است بر غنائی مذموم مقرر بخش و منکر حکایت کرده اند از داود طائی که در جای  
میشه سماع را و است میشد پشت او و سماع بعد از آنکه منتهی شده بود از کبر سن و بود وی رحمه الله عالم  
تقیه نفسی تمییز امام اعظم ابو حنیفه کوفی در سال است درین باب تصنیف کرده این ظاهر و نقل کرده است  
صحابه و تابعین بر آن را توفیق کرده با سنانیدی که دارد در روایت کرده است یونس بن عبد الله اعلی

که پرسیدم از شافعی از اباحت سماع را پس گفت نیدانم هیچ کی را از علما حجاز که گفته  
 داد و سماع را اگر آنچه در ادوات است و گفت یکی ابن معین که از احاطه علمای حجاز  
 است که می آمدیم با یوسف با حشون را پس تحدیث میکرد و ما را در خانه و جوامع او میفرستاد  
 میفرستاد در خانه و دیگر ایشان علماء ثقات از اهل حدیث اند که خارج اند در صحاح و کتبه  
 عبد الغفر بن سلمه با حشون که مفتی اهل مدینه بود و روایت می کنند ایما از وی و  
 تخریج کرده اند از وی و همچنین حضرت می کردی و شود و بعضی حنفیه گفته لایست  
 در اعیان و سایر اوقات سرور و مباحه و اختیار کرده است از از علما متقین شیخ الاسلام  
 ابو محمد بن عبد السلام و صاحب وی شیخ محمد بن ذوق العبد گفته است صاحب  
 اقتناع که تحقیق بودند صوفیه جماعه از اهل فقه و حدیث و معرفت با انواع علوم شرعی  
 مثل استاد ابو القاسم شافعی و شیخ ابو طالب کلبی و شیخ شهاب الدین بصری و دیگر  
 کرده اند ایشان در رسائل و تصانیف از آنچه دلالت میکند بر اباحت سماع قولاً و فعلاً  
 در بود جنید رضی الله عنه فقیه که فتوی میداد بر مذهب ابو ثور و حکایت کرده است از  
 تشبیهی و محرومی و غیره که می گفت نزول میکند رحمت برین طائفه و در هر موضع  
 نزول اهل زیر که نمی خورد مگر نزد فاقه و نزد محاورت و مکالمات زیرا که تکلم می کنند و در ثبات  
 صدیقین و انبیاء و مرسلین و نزد سماع زیرا که ایشان پیشوند بودند و بهود و حق و حکایت  
 از علما جماعه صحابه و دین باب حکایات که اکثر آنها مذکور اند در کتب قوم بر آنکه صاحب  
 استماع ذکر کرده است در سماع سه قول را حرمت و کراهت و اباحت و ذکر که بعضی  
 هر دو مباح و ترجیح کرد مذهب اباحت را چنانکه مدعی اوست و جواب داد از استدلال  
 و مشکلات و حرمت و کراهت و اطناب کرده در اثبات مذهب اباحت و اثبات کرده آنرا  
 بکتاب سننه و اجماع و قیاس و وجه قیاس آنکه چون نباشد و بر سننه صحیح جواز تنفی نظر  
 بعضی و شعر نیز جائز باشد بجمیع آنکه تنفی در قرآن امارت میکند خزان شوق و سخا

میباید شیوع و حضور را و این در اشعار می آید که شوق اندر طباع است و مناجات و زهد در دنیا  
 و رغبت در آخرت و شکر و توبه و محبت الهی تعالی و تقدس و متابعت حضرت رسالت نبایا  
 صلی الله علیه و سلم نیز جایز باشد و صاحب امتناع در آلات و فرامی سخن کرده و گفته  
 که معروف مذنب امیدار بعبر حرمت فرامیست و با وجود آن از بعضی علما اندر مشایخی  
 و اصحاب فطواصر و غالی و امثال می خلافتها نقل کرده و انواع آلات و فرامی ذکر کرده  
 اند و منتهای فیه است بعضی مطلق مباح گفته و بعضی مطلق حرام و بسته و بعضی فرق کرده  
 در جلال و در غیر آن و مصواب اباحت است در نکاح و بعضی اعلان آن بدست  
 و پوشیده که معنی فی است نیز اختلافها ذکر کرده و دیگر از فرامی عود است که از ابراهیم گویند  
 و تار دارد که آنها را نیز می گویند و در می نیز اختلاف تا ذکر کرده و گفته که معروف  
 مذنب راجع است که زون آن شنیدن آن حرام است و رفته اند طایفه از علما و بجز آن  
 حکایت کرده شده است که در آمد عبد الله بن عمر بر عبد الله بن جعفر بن یافث نزد وی  
 جایز را که میزد و عود دیگر گفت عبد الله بن جعفر مر عبد الله بن عمر را ایامی بینی درین باغی  
 لا باس لهذا نقل کرده اند سماع آنرا از عبد الله بن الزبیر و معویة بن اوس سفیان و عمر بن  
 العاص و سنان بن ثابت و از غیر صحابه عبد الرحمن بن حارثه بن زید که از فقهاء  
 سبعة مدینه است و نقل کرده است او است و ابو منصور از زهری و عبد الله بن مسیب و  
 بن ابی رباح و شعبی و عبد الله بن ابی عقیق و اکثر فقهای مدینه مطهر و حکایت کرده است  
 جلیل از عبد العزيز بن ماجشون که وی خصم می کرد و عود و ابراسیم و عود فتوی داد  
 با باحت سماع و عود و صاحب امتناع همین عود را اصل ساخته و فرامی و دیگر را بر آن  
 کرده و با حرمه وی درین باب از وسعت و غلاط خالی نیست و اجتماع آلات و فرامی  
 نقل کرده و گفته اختلاف است در میان قائلین تحریم که آن کبیره است یا صغیره و متأخرین  
 از مشایخ نیزند که صغیره است این چند کلمه از کتاب مذکور نقل کرده شده اند علیه

در حقیقت حال مستی و اختلال آن بنیاید که سر و شنیدن و آلات مزاج میزدن و در زمان  
 ندیم کار و باز بقیدان و لایمان و فاسقان و شراب خواران بود و اینها در حدیث صحیح  
 آمده که آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود و رستاده شده ام من و امر کرده شده ام من که  
 میگویم معارف را کدام آنست و غزایر لایهی است و بنی گنم از شراب خمر و زنا و در اصل  
 نام غنا است و ذکر وی در باب ملاهی میکنند و بعد از محمود حق آثار این امور در رفع آثار  
 این منکرات چون آن رسم و عادت نماید سلمانان و صالحان و پارسایان نیز در آن افتاد  
 و از این مخطوطات تشدیدی ملاست بغیر منکرات و خطا طت با اهل فسق و فجور و جماعه دیگر  
 چون دیدند که این عادت مساقان است و مشابهتی بحال ایشان دارد و خوف آنکه بساوستی  
 اینجانب کشد اجتناب نمودند و آنکه محدثان گویند که بنی از شاریع به ثبوت نه پیوسته و هیچ  
 حدیثی درین باب بصحت رسیده بعد تقریر آنکه در اینصورت باصطلاح این طائفه ننگ است  
 مراد آن خواهد بود که بنی آن علی الاطلاق و تحریم آن لذاته ثابت نشده چنانکه از خمر و زنا و امثال  
 آن و آنکه بعضی از اهل نظر او گفته اند که هیچ حدیثی وارد نشده این سخن خالی از کسب و نیست  
 و مثال این حال تقصیر ظروف و ادانی است که آنها را خمر و زنا و غیره و بدانام است که  
 در وقت اباحت خمر استعمال آن میگردند و شراب و آن می خوردند و چون شراب جام  
 و استعمال این نام و خوردن شراب و دیگر در آن چندگاه حرام ساختن از برای مخصوص  
 آثار آن و چون حرمت خمر ثابت و مقرر شد و اجتناب بجمع و تعلق آثار و علاست آن نماید  
 منع و بنی از آن ادانی نیز نماید و باز جو د آن علماء و ائمه دین و فرقه شدند جمعی منع  
 از استعمال آن ادانی و قومی بچیز دیگر که در فی موضع در میان سخن فییه نیز مانند این و فرقه  
 قومی بنظر عادت شریفند و میگویند که این صورت نشان اهل فسق است منع و رسم احتیاط  
 گرفته اینها و جمعی نظر بر معنی و حقیقت حال انداختند که اگر بجای ملاست فسق و منکرات  
 حرام و اگر نه چنین است بلیح و الله اعلم و الله اعلم بعد از آن تقصیب و تشدیدی در میان

آمدیم با نعلان از راه کردند و مرکبان آنرا مطلقا منسوب بفسق و کفر و زندقه و اهریمن  
پسندیدیم آنها از اطاعت صرف و عبادت محض گفتند و تمامه اوقات را شمول آن و شغول  
آن بدان ساختند و محبها و معرکها گرفتند و هر دو طایفه فرق میان اهل و نا اهل نکردند  
و شیخه انصاف که معنی آن نصف علی و نصف لک است از دست دادند و طریقه  
ادب که حقیقت آن نگاهداشتن حد بر چیزی است نگاه ندارند و نشان اختلاط  
که جمعی از نظریات غیر و تصرف نموده در بواطن افتاد و از جاذبه و قومی را جواز و عدم جواز  
فقهی در نظر آمد بر جای خود ایستادند و شیخ ابن عربی میگوید که نشان تاثیر قرآن در بیان  
آیات که لغت و بغیر غنا یکسان باشد و آنکه بنغمه تاثیر کند تاثیر قرآن نیست این تاثیر نیست  
این سخن غالی از تکلف نیست از تمسید و زیور تر است چنانچه در حدیث آمده است که زیور لقا  
با صد آنگرم و کسبان بودن و صورت حال خارج از دایره امکان است مگر کسی که مشهود و مکتوب  
مجرد ذات و صفت الهی باشد فائده صاحب امتیاع گفت که چون بنابر ادب از کعبه  
نبایکند و انداز افراسیوم و لغتی میگوید و بالبحان خود شنیدند آنرا مغنیان عرب  
نقل کرده اند آنرا ابریل و شصت کسی که بلند کرد طویس بود و گویند که پیش از نقل این غناء  
موسیقی و عرب انواع حسن صوت بود مثل نصب و نشید اعراب و حداد و کبابی و این مقام  
همه سماع اند خلاف نیست هیچ کی را و در آن و بر این مقام حمل میکنند بر غناء و موسیقی  
آنرا که قائل اند بحکم است آنچه منقول است از صحابه و تابعین و غیرهم از سلاطین چنانکه از  
سیاق اخبار و آثار ظاهر میگردد و نیز از بعضی صحابه مثل عبدالعبد بن جعفر و غیره سماع  
غناء و موسیقی نیز از جواری مرویت و میگویند که می رضی الله عنه از مغنیان نیز  
می شنید و بعضی اقسام غنا همه یکی است و راجع بصوت حسن است و تفاوتی نیست  
نعم و تفاوت قرآن تفاوت میکند که غناء و موسیقی تطبیط و تغیر بسیار است این همه  
گفته شد ولیکن در لغتی و استماع آن از حیثیت اتباع سید رسول صلی الله علیه و آله

و انقضای اصحاب اتباع آنحضرت که بطریق تقرب و تعبد بران اجتماع مبرک و مانده  
خلجان باقی است جواب همانست که محل مقام آنحضرت متعالی است و دیگران از انعام  
و منازک مختلف افتاده بر بعضی جانب تفرع و انقلا غالب آمده و احتیاجی ندارند  
وقت شده و ذوق و جمیعت در عبادت و طاعات دست داده و بر بعضی کم  
وستی غلب کرده و ذوق و شوق ایشان در منافع افتاده مدعا آنست امری است  
مختلف فیه و در امری مختلف فیه عیب یکدیگر نباید کرد هر کجای را بحال خود باید گذاشت  
و بگویم **عَلَيْكُمْ بِمَا هَدَى سُبُلُهُ** و الله اعلم بالصواب و الله المرحم و المتاب و الله  
المدوم علی سید الخلق محمد و آله و صحابه و اتباعه اجمعین هداة طریق الحق و محی علوم  
البدن شود و کشف المحجوب است یکی از اصحاب ابو سعید الخدری رضی الله عنه را  
کرده که گفت رضی الله عنه گفت فی عصایه فیها ضعفاء المهاجرین و ان بعضهم  
بعضاً من العربی و قاری یقرأ علینا و نحن نسبح لقرآته قال فجاؤ رسول الله  
السلام حتی قام علینا فلما راه القاری سکت قال سلم فقال ماذا کنتم یفعلون فقالوا  
الله کان قاری یقرأ علینا و نحن نسبح لقرآته فقال البقی علیه السلام الحمد لله الذی جعل  
فی امتی من امرت ان افسر شیء منهم قال ثم جلس و سطانا یعدل نفسه فینا ثم قال فیه کهذا  
نفتقن القوم فم یقرئ رسول الله علیه السلام منهم احد قال لا فانه ضعیف المهاجرین قال  
صلی الله علیه و سلم ابشر ضعیفاً لیکن المهاجرین بالقرآن القائم یوم القیامة یدخلون الجنة  
قبل ان یغیاکم بنصفه یوم کان مقداره خمس فایه عام من باکر و سی یومیم از فقره و با برین  
که ایشان بعضی از اندام خود پوشیده بودند بعضی دیگر از بر بگی و قاری بر ما مسجود  
استماع میکردیم قرات و بر اینهمه علیه السلام باید و بر سر ایشان و چون قاری بر او مسجود  
بینه علیه السلام بر با سلام کرد و گفت شما اندر چه کار بودید گفتیم رسول قاری بخواند و ما  
سماع میکردیم قرآن خواندن او را تنگ داشتیم بیغم علیه السلام الحمد لله که اندام است

من گروهمی آنرا که مرا بفرموده اند صحبت ایشان صبر کنم انگاه اندر میان نشست چون یکی از آنها توفی  
 را بر او بکرد و پس حلقه گردانیدین کرده و کس اندر میان آن حلقه پیغمبر علیه السلام از ایشان با نیمی  
 شناخت انگاه مرا ایشانرا گفت بشارت مرگ ما را باد ای درویشان مباحریم بغیر دوزی تمام اندر  
 روز قیامت که اندر نزدی شبت پیش از تو نگران بپیر و زو آن با نصد سال شد و این خبر را بچند روز  
 مختلف ببارید اما اختلاف اند عبارت است معنی همه درست و یکی است انبی و قال الشيخ الفار  
 ما یبشع شهاب الدین بسهروردی فی العوارف اخباراً بوزعه طاهر عن والده ابی الفضل  
 الحافظ الملقب فی قال خبرنا ابو نصر محمد بن عبد الملک الملقب فی السخسی قال ابنا ابو الفضل  
 بن نصر بن نصر الکافذی بسمرقندی اجاره قال حدثنا البیهم بن کلب قال حدثنا ابو بکر ثناء  
 بن حجاج قال حدثنا سعید بن عامر عن عبد الغزیز بن ضعیف عن انس بن مالک عن ابي عبد الله قال کنا  
 عند رسول الله صلی الله علیه و سلم اذ نزل علیه جبرئیل فقال یا رسول الله ان فی شهر ربیع الثانی  
 یدخلون الجنة قبل الاعداء بنصف یوم و یخبر سائر عام فخرج بیا رسول الله صلی الله علیه و سلم  
 فقال انکم من مشید ما شیا فقال بیدوی نعم یا رسول الله فقال ما یت فانشا البیدوی شعیر  
 قد سعت جنة الیوم کیدی + الخ ترجمه از ما نعمت گزیده دارم جگر می + کوراکمندی منسوی اثر  
 جز دوست که شیفه عشقیم + افسون و علاج من چه داند و گری + فتوا بجد رسول الله  
 صلی الله علیه و سلم پس جگر و پیغمبر خدا و رقص کرد اصحابی همراه وی تا که افتاد چاد  
 از دوش مبارک وی پس وقتی که فارغ شدند هر کسی طرف خانه خود گفت معاویه این  
 ابوسفیان چه نیکو است لعب تو یا رسول الله پس گفت پیغمبر خدا امه یعنی چنین کلام مکن تا  
 مبارکیت بزرگ انگس که بچند وقت شنیدن ذکر و دست شستن و دعا و سحر و جاد  
 صلی الله علیه و سلم پس فرمود و اما که گمانیکه حاضر و دنیایا صعدا و جنة نسی انشاء الله تعالی  
 تمام و کمال از کتاب توفیق القلوب عظیم خواهد آمد و جواب سوال شفی مرزا جان مولانا  
 شاد و خرم و دلمی می بینید استماع غنا و مجرد از غرامیه و ملاهی در دین به نفعی حرمه است

علیه روایات مختلفه تصحیح است که جائز است و دوف هم جائز است و احادیث کثیره  
 موید این روایات است انشی و احادیث صحیحین سماع آنحضرت صلی الله علیه و سلم و کرم  
 صحابه کرام مخصوص علیه السلام در کتب صحیح و دوازده یافته اند و مختلفه بسیارند اما اول  
 عن ابن مالک ان النبی صلی الله علیه و سلم مر بهن اربعة المدهیکه که پنجم خدا بگذشت  
 بسوی بعضی که چاه می رسیدند فاداهو یجوز ان یخربن بهن من ناکاهه رسید به خزان که  
 میزدند و دوف را و میغشیز و سر و میگرد و ند و میگفتند شعر سخن بخوار من بنی النجاره چند  
 محمد بن جبار اسی خوشا حال محمد را صلی الله علیه و سلم از جهت همسایه فقال النبی  
 صلی الله علیه و سلم انی ارجو ان یس فی سوره غیر خدا که من دوست میدارم شمارا اخرجه من  
 فردینی که از انکات محمد بن است الثانی عن الربیع بنت معوذ بن غفره قالت جاء النبی  
 صلی الله علیه و سلم فدخل حین بنی علی مردیست اربع و فخر معوذ بس غفره که از انکار بود  
 گفت ای غفره ایس را آمد وقتی که بنا و بر من واقع شد یعنی بعد از نشستن فاعت محمد بن  
 بر شاهی که یک تنی بنشست بر ستر من مانند شستن تو بقرب من بعلت جویرت  
 انما یخربن بالکف من خترکان که از ما بودند دوف زدن شروع کردند و میزدند بنی قریظ  
 اما بنی یومر و زید بنه میگردند که از آنکه شده بودند از یزدان مار و زید و در آن نزد  
 شمار اخریه بود که بدان شمع میگردند بر قنار او قال احدی من چون گفت یکی از ایشان  
 و فینا بنی علیم فانی غده و در بیان ما پیغمبر است که سیدان چیزی را که فرذا باشد فقال علیه  
 و علی اندا و قوی الذی کنت تقولین بکذا را این سخن را بگو آنچه میگفتی قبل یعنی سماع که بدان  
 می پرداختی مشغول باش از جماله انباری فی کتاب الکحاح و این حدیث نیز در کجالات  
 غما سیکند الثالث عن عائشه رضی الله عنها قالت روت امرأة الی جبل من الانصار الخ  
 تشریح این حدیث از شرح سکه گذشت و از لفظ لهو که درین حدیث است معلوم میشود  
 که اطلاقی لهو بر غناء و حال صحیح است الرابع عن ابن عباس قال انکنت عائشه فیه کلبا



من الانصار فاجاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا بد منكم من انتم منكم  
 زني را حاشا ان اهل قرابت خود که از انصار بودند پس آمد پیغمبر صلی الله علیه وسلم پس فرمود  
 فرستادید آن دشمن را یعنی بخانه زوجه مردمان گفتند آری قال ارسلتم معکم مبعوثا من  
 یقینی قال لا فرمود که مستندید با کسی را که تقنی کند عایشه گفت که نه قال رسول  
 صلی الله علیه وسلم ان الانصار قوم نقیم غزل فلو بقستم معکم انما لکم انیکم  
 انما لکم انیکم فرمود پیغمبر صلی الله علیه وسلم بدستی که انصار قومی اند که در ایشان غزل  
 بسیارست یعنی غزل بختها و طریقه بسیار میدارند پس کاش میفرستاد و بجهت آن غزوی  
 شخصی را که میگفت و او را میگردانید مضمون که بطریق تهذیب و مبارکبادی گفته شد  
 آید شما آیدیم پس زنده دار و ما را خدا تعالی و زنده دار و شما را از حربه این ماضی  
 کتاب الکلیح انما خمس عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال  
 فلا تهنه بینه کانت غنما مرسلة از عائشة صدیقه رضی الله عنها بدستی که پیغمبر صلی  
 الله علیه وسلم فرمود در حال فلان زن شد که بنیمه بود نزد عائشه برورش میادند فقال  
 انما یاء الی زوجها عائشة گفت که هر دو یک خند فرستاده ام و او را بفرست زوجه او قال  
 نقسم معهما بجا ریه تقرب بالدف و یعنی فرمود پس چرا نفرستادید مع آن دختر که بنیمه  
 رفت را و می رسید قال عائشة فلو انقول فلان انما لکم انیکم الحمد لله عائشة رضی الله عنها  
 گفت که چه میگفت یعنی آن سینه فرمود که میگفت انما لکم انیکم یعنی آن کلمات که بالا آمد  
 از حبه السخا فقی الدین محمد بن شیخ العالم محمد الدین علی بن سبب القشیری فی کتاب  
 السمل بنده و این حدیث متعبد اللفظ و المعنی با حلیت سابقه است که اگر  
 عائشة از من نه گفت که لا یأثم الله قال نه انما لکم انیکم یعنی آن کلمات که بنیمه  
 اباحی شناسی این زن را پس گفت عائشة نه ای پیغمبر خدا فرمود این بنیمه فلان قوم است  
 دوست میدادی که بسرا بر داری تو پیغمبر صلی الله علیه وسلم را می او فقال النبی صلی الله علیه وسلم

قد نفع شیطان مخیر بنایس فرمود پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که دم کمر شیطان  
در سوراخهای بینی او صاحب نموده عاشاق گوید مراد از نفع شیطان اینست که شیطان را بکسر  
و عجب نفس می است که آن را در وقت سلاخیدن خود در حالت کمال طرب و خلعت و مستی  
را که کند و عجب نفس که از عمل شیطان است سلوک نمزد و ظاهر است که این حالت اگر سخت  
تر آن خواهد بود و ذکر و تسبیح کردن عارض شود و معنی است و در حدیث آمده است آنکه در بعضی  
پس شیطان البرجم بر نفع و نفع و نفع و نفع کبر آمده است از امیر المؤمنین فاروق عظیم  
رضی الله عنه و در البخاری و اگر اینجمله اخبار و حالات بر حرم غنا کند منافعی صد رحمت  
خواهد بود که نفی حدیث است فتنه و الا کفر من الغافلین و الا انسانی السامع عن بنی بکر  
الاسلمی رضی الله عنه قال خرج رسول الله صلی الله علیه و سلم فی بعض مشایخه فلما انصرف  
یجابه یابو سواد و اذاعت ما یسأل الله انی کنت تدبیر ان ربک الله سأل ان امرت  
یکتیک بل کنت و انتمی از بریده بن الحصب الاسلمی که از مشایخ صحابه است گفت برو  
آمدت حضرت و بعضی غزوات خود پس آن هنگامی که برگشت آنحضرت از غزاه آمد آنحضرت  
تر فی سیاه چشیده بود یا رنگش سیاه بود پس گفت آن زن بدبستی که مذکر کرده ام اگر  
باز گردد مرا اندر خدا تعالی از سفر بسیار است که بر من پیش تو رفت و او را و گویم چه است  
شادمانی کردن بقدم تو و سلامت تو نذر میا من کند است فقال رسول الله صلی  
الله علیه و سلم ان کنت نذرت فافری اگر هستی تو نذر کرده پس  
رفت و الا خدا و اگر نذر کرده پس من بد آنکه علما را در وقت زدن اختلافت بعضی  
سباح و نه اند مطلقا و بعضی مکرده گفته مطلقا و بعضی سباح خوانده اند و بعضی را عیانی  
و مانند آن از سوره طه می شروع و مذکور میسج و مختار همین است و بعضی آنچه جلایل  
دارد و نذر و نذر فی نباهه اند که اول مکرده است با اتفاق و این حدیث دلیل اباحت  
حزب و نذر است زیرا که آنحضرت صلی الله علیه و سلم امر کرد بوفائی نذر و وفای است

و تقرر شده است که نذر فی سبیل الله اگر بخیری که از جنس طاعت و تربت است و این در  
جمهور است و از نذر حنفی گانی است بدون آن صباح و نذر بامر صباح جاوید است و اما از بیعت  
جاوید نیست با اتفاق پس دلالت کرد حدیث بر اجابت ضرب و ن بلکه بر لزوم استیجاب  
تخلف نیه هم همچنین است زیرا که سر و مقدم خلعت رسول خدا صلی الله علیه و سلم  
و سلامت دی و حرمت و عبادت است اگر کسی بر آنکه صباح صدقات نسائ  
بنسای صباح است اگر خالی باشد از نذر که تا قالوا و آنحضرت صلی الله علیه و سلم فرمود نکر  
نکر یعنی و همین فرمود که اگر نذر کرده بزود و ن نزن یا بجهت آنکه نفعی در دوزخ باشد  
و چون حکم دوزخ کرده حکم وی نیز معلوم شد یا بجهت آنکه نفعی صباح است شبیه  
که است و در وقت است و فرمود اگر او را نیز نذر کرده بکن فانه من جعلک تقریب کشت  
آن زن که میزد و ن را نخل ابو بکر و بی تقریب پس آمد ابو بکر رضی الله عنه و حال آنکه  
آن زن ن میزد و ن دخل علی و بی تقریب بعد از آن و آمد علی رضی الله عنه و آن زن  
و ن میزد و ن دخل عثمان و بی تقریب پس نذر آمد عثمان رضی الله عنه و وی میزد و ن  
دخل عمر بعد از آن و آمد عمر رضی الله عنه فالتفت الی الله تحت استیجاب پس انداخت آن  
زن و ن را زیر و بر و ن قدمی علیها پشیمان شد بر و ن و میان کرد و نخل  
رسول الله پس گفت پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم ان شیطان لیحاف فیک یا عمر  
بدستی که شیطان بر آینه میترسد از تو ای عمر ای کنت خالی و بی تقریب بدستی  
بر و ن و ن میزد و ن دخل ابو بکر و بی تقریب نخل علی و بی تقریب نخل  
عثمان و بی تقریب نخل عثمان فالتفت الی الله پس تکیه و آمدی و ن انداخت  
و بی و ن را ر واه القری و ن قال بذ حدیث حسن مجید عزیر نکال این حدیث  
که چگونه تقریر کرد آنحضرت نخل آن زن را نخلت بلکه امر کرد او را بر انداختن و نخل  
ابو بکر و عثمان و اما در آنرا و نخلت شیطان جواب بگویند که چون اعتقاد کردی

[illegible]

تبریک گویند بابت آنکه در حوزة بدر حاضر بود و بچیت آنکه تسکین می بر بود و صحابی دیگر از  
اعیان صحابه با هم نشسته بودند و سماع غنا میکردند مردی گوید که حاضر بود و شنیدن ایشان  
غنا را بروی گران آمد و انکار نمود ای صحابی رسول اصد انما اسی و دایم میسر است  
علیه السلام شام و می شنود ایشان گفتند مگر میخواهی که توبه بشنوی با ما بایستد چون در آنروز  
برو و از آن داده است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم که بشنویم و این سخن و می بود که گفتی  
آن با اتفاق است بالا تر ازین عبد الله بن جعفر که با یکبار در مجلس و شغوف بود و معاویه نیز مادی  
شریک و موافق بود و با وی بود و تحجب می نمود و زن معاویه اظهار انکار کرد و بر عبد الله عصبه گرفت  
بر وی و گفت معاویه حال او نیست تو چه معتقدی بوی روزی دیگر عبد الله بجا معاویه  
آمده غار بسیار گزارد و تعبد میکرد معاویه باز نش گفت این ها مگر چه میکنند پس آن انکار  
باز آمد انبی و ازینجا معلوم شد که بعد از آن حضرت صلی الله علیه و سلم صحابه صلح غنا میکردند و گفتند  
که از آن داده است ما را پیغمبر خدا صلی الله علیه و سلم و این بعد در شادی و معلوم شد اطلاق  
بمنزل صباح هم می آید و هم معلوم شد که هر چه حرام نیست الشافی عیسی در نغمه عشاق است  
رومی الحافظ محمد ابن طاهر فی کتاب مصفوة التصوف بسند الی عبد الله بن ابی لیکد  
عائشه بنی عبد بنی حنفه انه کان عند النبی صلی الله علیه و سلم امرأة تقی فاستاذعرن  
الخطای بنی النبی فالتق الدف و قامت فدخل عمر و النبی صلی الله علیه و سلم یضحک فقال  
یا بنی انت و امی ما اضحکک یا رسول الله فذكر له الخبر فقال لا ابرح حتی اسمع ما کان یسمع رسول  
الله صلی الله علیه و سلم فتبع و احتج ابن طاهر به علی الجوزی و قال لولاسن رواه بیکار ابن عبد الله  
تکلمت بصیغته و انقضه جانی الصبیحین لکن بیکار شکم فیه انشی کلامه و قال شیخ الاکام العالم الامام  
الحق کمال الدین ابو الفضل جعفر ابن قریب الا و تومی الشافعی حرمه الله علیه فی الاستماع  
بعد ذکر محمد بن المذکور و الکلام فی بیکار غیر قدح فیه و ذکره ابن حبان فی کتاب الثقات و  
قال ابن الجوزی لا نعلم قد حانیه و رواه الخطیب من رواه عبد الرزاق عن بیکار و جعل

نسیه برادر آخر پس طریقی این ظاهر و رواه الحافظ العالم النقیه محمد بن اسحق الفایز  
 فی تاریخ مکه بن غیر طریقی الخطیب و غیر طریقی ابن طاهر فقال حدثنا ابویحیی عن ابی نسیه  
 حدثنا محمد بن جبر حدثنا عبد الجبار بن الورد سمعت ابن ابی ملیکه يقول قال عائشه انی  
 اسعدت نفسی فی هذا طریق عبد الجبار بن الورد و بدل بکار نقیة انشی ترجمه حدیث نیست که روایت کند  
 حافظ محمد بن طاهر و کتاب خود که صفوة القرون است باسناد خودش که مسلسل است تا  
 عبد الله بن ابی ملیکه گفت عبد الله که پدرش که عائشه رضی الله عنها حدیث کرده است  
 که بحقیق بود زنی نزد رسول خدا صلی الله علیه و سلم که انشی میکرد و پس طلب اذن کرد و در آن  
 خطاب رضی الله عنه پس انداخت سفینه مذکور و رف را و برخاست پس داخل شد و در آن  
 خطاب رضی الله عنه و آن حال که بنی صلی الله علیه و سلم ضحک میکرد و پس گفت عمر بن  
 خطاب قربانت شود پدر و مادر من یا رسول الله چه چیز بخنده آورد و ترا میگوید انحضرت  
 صلی الله علیه و سلم حدیث حال را پس گفت عمر رضی الله عنه اسمت ناکه نشنوم انک انت  
 که شنیده است رسول خدا صلی الله علیه و سلم پیش شنیدیم چنان فقط احتجاج کرده است اطمینان  
 باین حدیث بر جواز اعتماد بادت و گفته که اگر در روایات بکار ابن عبد الله نبود می هر آینه  
 حکم کردم صحت حدیث مذکور و لاحق نمیکردم آنرا با جادویی که در صبح بخاری و در مسند  
 اند لیکن کلام کرده شد در بکار یعنی در بودن او موافق شرائط خبر صحیح گفتگو است لیکن  
 صاحب استماع مظنه کلام مذکور رنج نموده میگوید که کلام در بکار غیر قبیح است و در وی چه  
 و حیاتی آنکه ابن حبان او را در کتاب خود منجمد لغات ذکر کرده و دوم آنکه ابن جوزی نیز گفته که  
 منید انتم تدعی در بکار تسیم آنکه خطیب بن جبر را به ولایت عبدالرزاق از بکار نقل  
 کرده و ضعف او در حدیث بحیث راوی دیگر گفته که او نیست و طریقی ابن طاهر پس بکار  
 نزد خطیب هم از لغات ثابت شد و قطع نظر از نقایص بکار مذکور و ترا میگوید که پس ناصحیح  
 هم در حدیث را از عبد الجبار بن الورد و بدل بکار روایت کرده و عبد الجبار نقیة بالا اتفاق پس

و در این کتاب و در بعضی نسخ شنباهی باقی نماند مخفی مباد که این حدیث بر آن قاطع است  
 مراد نام شکرین را و بطل است حمله نامی تعصبین را که مخصوص میگردد انداجت سماع غنا  
 بایام اعیان و تقریبات سرور مباحه بدانکه این جمله احادیث مذکور در اجتهاد است از سماع  
 انداز شکر حسان اجتماع بهر دو قسم نزد جمیع محدثین و فقهاء صحیح است انشی مولانا شاه  
 عبدالعزیز دهلوی در کسید صد و پنجم تحفه اثنا عشرین بنویسد که غنا و مقرون بآلات لهو و  
 نغمه میرای جماع فقهاء حرام است و شایع عظام و کبر صوفیه غنا و محرم نشنیده و بان بر  
 کرده بلکه سید الطائفة جنید بغدادی گوید آنکه بطالان و شیخ برزوق فاسی گوید  
 سماع حرام کانتیته یعنی سماع عند الاضطراب و آنچه بزرگان اهل سنت  
 شنیده اند از ادب و احوال با مضمون موافق اگر کسی خوف فتنه ندانند بوده  
 نه از امر و خوش شکل و نه زن اجنبی که دیدنش باعث شهوت شود و اگر سماع  
 اینسان از جنس فحش و کفر است و نمار تشویق بطاعات یا ذکر ماجر و صل که در سماع  
 از طبایق است بر حالات مجبین در غلوا می محبت بود و این سماع غنا را حرام گفتن  
 مخالف شرع بلکه مخالف مذہب خود ایشان نیز نیست شیخ مقتول در کتاب لک در  
 ذکر کرده است که بخوار الفنا الشرب و فی العسل عجايب نسبت که از سماع و طبع سماع نزد  
 امامیه جبریت که سر اسرایه نسا و خمیر فاق است و هو ان يكون المسموع امرأة ولا يكون  
 جلا ولا يكون شعری الهجا ولا يكون کذا کذا فی شرح القواعد ترجمه آنکه سماع  
 کننده زن باشد نه مرد و شعر و ریچو نباشد فائده در اینجا مایل باید کرد که سماع از  
 چه وجه و چه زیادت دارد بر سماع از مردانیت و در نفحات الاشیق است شیخ الاسلام  
 گفت عباس فقیر مرا گفت که شیخ ابوبکر الطرسوسی الحرامی گفت که بکجه میمان  
 کسی بودم بنیرمان کنیز کی دشت که چیزی بدینوا است خواند کنیز بگوید شاعر  
 لا مینی فیک معشر فاعلوا و اکثروا ترجمه یعنی مراد عشق و طاعت کرد و تبدیل

و کم و بیش گفتند و گفت ملامت نکرد و محمد تو مگر نه ایست من هم هست بر سر توست  
 و در پیشی بر پایی خاسته با یکی چند نزد گرفت که ملامت نکرد و محمد تو مگر تو این حرف  
 نگفت و یقینا و برفت از دنیا شنید ان سلام گفت که ابو عبد الله با تو گفت که ایوب بن حار  
 و خازن و بنی بکله در سماع بود گویند چیزی بخواند پیارسی و می برخواست بایست رست  
 انگاه گفت نفیر از تو و یقینا و بهیوش شد و بر رفت همانا که استخائمی بوده در  
 پشت می که بحرارت و جذبه برفته و میتوان مقصود مجبور است ایستادن بهار شیخ  
 الاسلام گفت که ابو القاسم صالح با تومی در مهمانی بود گویند بخواند شعر کل بیت  
 سَاكِنَةٌ غَيْرُ مَحْتَاجٍ إِلَى السَّرَاحِ وَ هَيْكَلُ الْمَيْمُونِ جَعَلْنَا يَوْمَ بَاقِي النَّاسِ بِالْحُجَّجِ لَا آتَا  
 الْعُدَىٰ فَرَحًا تَوَيْمُ اَدْعُوْكُمْ مَنَكَ بِالْقَمَحِ اَبُو الْقَاسِمِ سَالِحٌ دَسْتُ رَهْتُ بِرَدِّشْتُ وَ بَا  
 زُو و یقینا و دیگر بسپند برفته بود ترجمه یعنی در هر خانه که تو ساکن دی باشی چندان  
 بجز این نیست و هیکل المیمون یعنی روی مبارک تو حجت است و ران روز که مردم جمعا  
 آمدند از طاعت و عبادت لا اناج الله یعنی ندیدم خداستعالی خلاصی در لوازی که از تو  
 خلاص خواهم شیخ الاسلام گفته که یکی از طائفه گفت در دنیا بود حادثه بود که مردم از او  
 بیرون رفتو بودند من در سجده بودم و در کعبه انشعبه در روی دیگر بود و گویند در آمد و روی را  
 گفته چیزی بگو دی خواند شعر الْفَيْتُ بَيْنِي وَ بَيْنَ الْحُبِّ عَرْفَةٌ لَا يَنْقُضُ اَبَدًا اَوْ يَنْقُضُ اَبَدًا  
 لَا فَرْجَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَ الْحِكْمِ بَيْنَ الْجَوَانِحِ لَمْ يَشْعُرْ بِاَحَدٍ اَنْ وَرَيْشُ يَنْفِيَا وَ يَطْبِقُ يَدَا وَ نَازِ  
 انگاه بیار میزد چون بگذاشتم رفته بود ترجمه یعنی یافتن میان خود و محبت تو استخائمی هست  
 که بسپارید آن استخائمی ناوتی که اید بسر آید و این وجود دیگر وزیر که اید زمانی است غیر  
 متناهی از جانب آمده چنانکه ازل زمانی است غیر متناهی از جانب گذشته و غیر متناهی  
 را تناسلی قبل نقض و محبت معلق بود و بحال یعنی بیرون خواهم رفت از دنیا و حالی که  
 شما در میان پیوسته تا نزدیک سینه فرار گرفته و هیچکس آن شعور نیست شیخ الاسلام



گفت که ذوالنون مصری و شبلی و خراز و ابو الحسن نوری و ابو الحسن مزاج همه در  
 سماع برشته اند و جمیع اهل سماع از ایشان سهر و سحر شنیدند و غیر از ایشان بوده اند  
 نیز از مشایخ و مریدان که سماع شنیده اند چه در سماع قرآن و چه در سماع غیر آن شیخ الاسلام گفت  
 که در سماع که دیدار آنرا ندید و بود و در گوش با بود و دیده با بود چه جامی طاقت و شوق  
 ایضا ابو بکر مصری گوید که نام وی محمد بن ابراهیم است با جنید دوم و ابو الحسن نوری  
 و جماعتی از مشایخ صوفیان و قوال چهری میخواند نوری برخاست و رقص میکرد و حوید  
 نشسته و نوری فراسر جنید آمد و گفت برخیز و این آیت بخواند **أَيُّهَا الَّذِينَ**  
**يَكْفُرُونَ** جنید گفت **وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسِبُهَا جَمْدًا تَفْوًى** تکرار آیه **تَحْسِبُهَا**  
 ابو بکر مصری این آیت بخواند بطریق تمرین یعنی اجابت میکنند و متاثر میگردد از  
 سماع آنانی که سمع قبول دارند جنید گفت یعنی جماعت که ممکن در ثابت قدم اند چون حال  
 می بینی ایشانرا اسهید و غیر تحرک چنین نیست بلکه ایشان در حرکت معنوی سرچند چون  
 حرکت ابرو یعنی صاحب تکبیر دیگر است و صاحب بلون دیگر و هم در نهان است مولانا نوری  
 روزی میفرمودند که آواز باب آواز صریح باب نیست که میشنوم منکری گفت که نیز باب  
 آواز می شنوم چونست که چنان گرم میشویم که مولانا خدمت مولانا فرمود کلا و حاشا  
 آنچه میشنوم آواز باز شدن درخت و آنچه وی میشنود آواز باز شدن است انبی چه  
 خوش گفته اند **شعر صریح باب نیست از باب میختم و توبن در و منق باب میختم**  
 و هم مولانا در شنودی میفرماید معنوی لیک به مقصودش از بانگ رباب  
 همچو مشتاقان خیال آن خطای ناله سحرنا و تهید و دل چهری که اند بدان مافوق کل عجب  
 غذای عاشقان آمد سماع و کاندرو با خیال اجتماع و قوتی گیر و خیالات ضمیر که  
 صورت گردد از بانگ صغیر و آتش عشق از نو آتش نیر و آنچه آتش آن جز نیر و آتش  
 عارفان کین بار نشو و نه جزو نگذارند و سوس گل رنود و در شرح شوقی مولانا روم

مولانا عبد العلی خیر العلوم بنویسند غرض ازین تقریر بیان علامه استعاره است و  
 در بیان انسان کامل و منتهی حقیقی فی ظاهرت بوجه دیگر زیرا که مولوی قدس سره از باب  
 سماع بودند و سماع آواز فی میفرمودند و حضرت ایشان را در وقت سماع فی حالات عظیمه  
 وارد میشدند و عارف کثرت میشدند و در تفجیات مذکور است که مولوی قدس سره فرمودند  
 که آواز رباب آواز میرزا بهیشت است ما میشنومیم آواز باز شدن و بهیشت چنانکه از  
 استماع کلام انسان کامل اهل اهل نهم را حالات عظیمه پیدا میشوند و معارف جسیه حاصل  
 میشود و میشوند پس استعاره کردند لفظی را برای انسان کامل و این مناسب است  
 مولوی و دیگر را باب سماع است قدس سره را بهم آتی و در مقاصد العارفین است و نیز  
 گویند حرکت افلاک مثل رقصی است که اهل حال بواسطه بوارق قدسیه و شوارق انشید  
 و مبداء اشراق انوار بر هر فلک رب النوع اوست و فلک بواسطه بر اشراقی مستعد  
 مناسب آن اشراق و بواسطه حرکت مستعد اشراقی و اگر است چنانچه صوفیه را در سماع مفتوح  
 عظیم میشود و در اخبار را اخبار است شیخ عثمان بن حاج مرید شیخ کریم الدین ابو الفتح است و  
 ذوق و سماع بود بارها و مجلس شیخ نصیر الدین محمود حاضر شدی و سماع کردی ایضا  
 نقل است از شیخ نظام الدین که فرمود از شیخ ضیاء الدین رومی شنیده ام که مرایای  
 او را در سماع حالی و ذوقی بود بعد نقل او را و خواب دیدم که در بهشت مقام رفیع یافته است  
 منموشه است بهیشت آن مقام کردم و پرسیدم چرا منموشه نشسته گفت اینهمه یافتم فاما الدین  
 و حالی که در سماع بود منی یا بهر ایضا شیخ برهان الدین محمود ابی النجیر سعد البانی رحمه الله  
 علیه از کابر علماء وقت سلطان غیاث الدین بلبن بود و موصوف بود و نور علم و دانش و  
 و سماع جامع بود میان علوم شریعت و طریقت و عوای مشرق حدیث را بهیشت  
 کرده بود و نقل است که او بارها گفتی خدا عزوجل مرا از هیچ کبیره و خواهر پرسید مگر از یک کبیره از  
 پرسیدند آن کبیره کدام است گفت سماع جنگ است که جنگ را بسیار شنیده ام و این است

اگر باشد هم شوم قبر او در دلی جانب شرقی غرض شمس است که از آنجمله نور گویند زیرا بر خاک قبر او با طفلان بخورند تا سبب مزید علم گردد و در اقتباس الانوار است حضرت شیخ افلاک قدس سره در جواب ملا عبد القوی بعد از دلائل قویه فرمودند آری سرودیکه مقرر شد بر وضو باشد نزدیک همه حرام است و سرودیکه عشق و محبت مولی میفرزاید با اتفاق مباح است و بعد روایت صاحب امتیاع که بر اباحت مزامیر است فرمودند اگر چه پیران عالیشان با مزامیر نشینند اندک بلکه تصفیق هم روا نموده اند یعنی آنکه حرمت او از نفس قطعی باشد اما در حرمت مطلق باجتماع خاص مزامیر نفس قطعی وار و نشده باید دانست که آواز دهن در گوش مبارک آنحضرت صلی الله علیه و سلم رسیده است و بر حکم نصت شمعین عود در بر لبه و باب تعصص و حکایات از بنو رکان ثابت است و اختلاف حل و حرمت هم در اباحت طبل غازیان بر محل خود و اباحت طبل مخندان ثابت نیست و مفصل این اجمال از شرح مشکلات و مدارج الذبوت و کیمیا سعادت و مقامات مظهری درین کتاب بطور است در قم برینست که در خطبات حلت و حرمت عمل بر غایت و ادلی اولی است و خاص ترین مان و اول محمد اعلی شهبود و زحاکه کتاب جراط المستقیم میگویند باید دانست که سماع و غناء می فرماید کثرت اختلاط آمار و بدن شلوت اگر چه ممنوع است شرعی نیست لیکن امثال این امور را در حق سائلین حق خصوصاً در حق طالبین راه نبوت خللی از خلل هم نباید تمیید یا نش آنکه امثال این امور در حق مبتدیان مفصرت و هم در حق منتهیان اما در حق مبتدیان بقلوب با سماع غناء منجر به ارتکاب اجتماع مزامیر میشود و اختلاط آمار و در خلوت سجده و شغرت میکشند اما در حق منتهیان سوخ چیزی و رسویدای قلب بنبش ایشان سم قاتل است و تعلیق با بار و از پیش پیل میشود و اما عدم تصریح آنجناب بحکم امثال امور ببارجکت غاصصت ببار آنکه امور پر پیچ مضطرب از مفاسد شرعیة بالفعل مشتمل نیست پس اگر نبی صریح از امثال این امور در شرع وارد میشد قطع نظر از ظهور مفاسد و مضرت آن ارتکاب معصیتی شرعیة منجر بود

بر این امور لازم می آید بنا علیه بر شعاری بگزاریم مثال این گفتا کرده  
 پس طالب حق را باید که اتفاقات صمیم قلوب خودی آن ننماید آری اگر بطریق  
 اتفاقیه مثال این امور پیش آید مجاهرت بانکار آن امور ضرورت و تقصیر  
 بحال فاعلان آن جائز نیست تا تشدد فی الدین و تحريم حلال لازم نیاید انتهی در کیمیا  
 سعادت است آنکه با سر و در باب و پنگ و بر لب و چیزی از رو دمایانی غرق بود  
 که از رو دمایانی آمده است آنکه خوش شایمانا خوش سبب آنکه این عادت شراب خواری  
 و هر چه با ایشان مخصوص است حرام کرده اند به تبعیت شراب آن سبب که شراب را باید  
 و هر دو آرزوی آن بجنبانند اما طبل و شامین و دوف اگر چه در آن جلاجل بود و حرام  
 که در خبری نیامده است و این چنین و قیامت که این نه شعار شراب خواری گارانت اما  
 و طبل و شامین حرام بود که شعار ایشان است و آن طبل و دراز بود میان باریک و هر دو  
 سبب اینها شامین اگر سبب فرود بود اگر نباشد حرام نیست که شبانه را عادت بوده  
 که زود آمد و شامی میگوید و دلیل بر آنکه شامین حلال است که آواز و گوش رسول صلوات  
 الله علیه و آله انگشت در گوش کرد و ابن عمر رضی الله عنهما گفت گوش دار چون  
 دست یار و مرا بخروید پس خصیت و ادن ابن عمر را انگشتش دارد و دلیل آن شامین  
 است اما انگشت در گوش کردن رسول الله صلی الله علیه و آله و دلیل نیست که او را در  
 وقت حاجی بوده باشد شریف و بزرگوار و نه است باشد که آن آواز او را مشغول کند که  
 سماع اثری دارد و جنبانیدن شوق حق سبحانه تعالی تا نزدیک نرسد کسی که درین  
 آن کار نباشد و این بزرگ بود و باضافه با حال ضعیف که ایشان را خود انجام خود  
 ایستایی که عین کار بوده باشد که سماع او را شاغل بود و در حق او نقصان بود و این کار  
 سماع دلیل حرام نبود که بسیار سماع که از این دست باز نماند و سماعی در این  
 دلیل هیچ بود قطعاً که آنرا هیچ وجه دیگر نبوده انتهی حضرت شاه غلام صلی الله علیه و آله

منظری میسجد که مرزا صاحب میفرمودند عمل بغیرت نمودن و تقوی کردن در وقت سخت  
 متعذر است که معاملات تباه شده و عمل موافق شرع گویا موقوف گردیده اگر بطریق دروا  
 نقد و اظهار تقوی عمل نموده آید و از محذورات امور بدعت اجتناب کرده شود بسیار غنیمت است  
 و میفرمودند ان السماء لیورث الرثة و الرثة تحلب الرحمة ترجمه غنایمیدار میکند رقت قلب را و رقت  
 قلب میشد رحمت را پس آنچه موجب رحمت الهی باشد چه احرام بود و در رحمت فراموشی است  
 موقوف و در اغراس صباح گفته اند و فی را کرده روز می رسول خدا صلی الله علیه و سلم  
 در راهی میقتند آواز فی یسمع مبارک رسید گوش خود بند فرمودند و عبد الله ابراهیم میفر  
 بود او را بعد از استماع آنرا کردند پس معلوم شد که کمال تقوی در احتراز از چنین آواز است  
 بزرگان نقشندید که عمل بغیرت معمول دارند و از خصصت اجتناب از سماع پرستش نمایند که در  
 حواجز غنا علما را اختلاف است و ترک مختلف فیة و اولی محبتین از کمال تقوی و کفری  
 اختیار نموده ذکر چه موقوف داشته اند انتهى و در مکتوب ۲۸۵ حضرت مجدد استماع  
 و وجد جماعه را مانع است که بتقلب احوال و تبدل اوقات متصف اند و متی حاضر اند و متی غایب  
 گاه بی و اجد اند و گاه فانیانند ارباب قلوب که در مقام تجلیات صفاتیة از صفی بعضی  
 و از بعضی با سستی منتقل و متحول اند مگر احوال نقد و وقت ایشان است و نشئت اعمال اصل  
 مقام ایشان و احوال در حق ایشان مجال است و سترار وقت و نشان نشان منتفع را  
 در فضا اند و زمانی در وسط فیهم انباء و الوقت و مغلوبه ارباب تجلیات ذاتیه که تمام از مقام  
 قلوب آمده بقلب قلب پیوسته و بکلیت از قیوت احوال متحول احوال مجرور گشته اند  
 محتاج بسلام و وجد نیستند چه وقت ایشان دائمی است و حال نشان سمدی  
 لایزال لا وقت لهم و لا حال + فیهم انباء الوقت و انباء التکلیف و هم الواصولون الدین  
 لا رجوع لهم اصلا و لا نقد لهم قطعاً پس لا نقد را لا وجد را اگر سوال کنند که حضرت پ  
 علیه الصلوای السلام فرموده فی مع الله وقت ازین حدیث مفهوم میشود که وقت

داخلی نمیشود جواب گویم بر تقدیر صحت این حدیث بعضی از مشایخ از نبوت وقت  
 نهیسته انما می لی مع العدد وقت ستم فلا شکل جواب دیگر گویم که در وقت کفر  
 خاصه اجماعاً دست مید بر تواند بود که اند وقت و وقت نادر و مود و لغو و آن کیفیت  
 نخواهند این زمان نیز اشکال مرتفع میشود طایفه از مستهیان اند که بعد از وصول به  
 کمال و حصول مشاهده جمال لایزال ایشان را برودت تو بیست مید بر تسلیم تمام  
 میشود که از عروج منازل وصول باز میدار و چه منازل وصول هنوز در پیش دارند بیل  
 عروج دارند آرزوی کمال قرب در نبوت سماع ایشان اسود مندرست و حرارت بخش  
 بهر زمان بعد سماع ایشان را عروجی منازل قرب بیشتر میشود مبتداً و سماع و حد نصرت  
 و منافی عروج چند بشرط واقع شود و اعنی بالمبتدی من لا یكون من باب القلوب  
 و ارباب القلوب متوسطون من المبتدیین و المنتهین المنتهی هو الفانی فی الله و  
 الباقی باقده هو الواصل المکمل و الماتقی و باقی بعضها فوق بعض الوصول مرا  
 لا یملک قطعها ابد اللاحقین ارتفاع سماع مشروط بشرط است از جمله آن عدم عقاید  
 بکمال خویش اگر تمامی خویش معتقد است محبوس است آری سماع او را نیز خویش عروجی  
 اما بعد از تشکیل از مقام فرو می آید و شرط در کتب اکابر معتقده الاحوال که خوا  
 المعارف و نحوه بنشینند و اکثر آنها در این وقت معتقد است بلکه این سماع  
 در قص که در وقت شائع شده و این نوع اجتماع که درین آوان شعارت گشته  
 شک نیست که مضر محض است انتمی را تم گوید از دیده انصاف باید دید بر وجه سماع  
 ما مردمان فی زمانه و شمامه العدم است خواجه عبدالغیر نیز جامی او نیز از اصحاب  
 صاحب اذواق مولانا سعد الدین بود و از اخفاء شیخ الاسلام جام قدس سرهما  
 در رب و نیز دیگر جدا است بخانه مولانا عبدالرحمن جامی را از امامت کرده سفر  
 نیز رفته بود و در آن سفر کابر و اخلاص بسیار با وی همراهی کردند و آن سفر از

است و صاحب دوازده برنگاشته که در آن سفر چون گذر خواجه به تبریز افتاد روزی از  
 سفری این بیت سرگوشش گوش آمدند **س** سپهر من بهیم از کینید و یوسف من چه کنم  
 خواجه مقدار ده دین بالا جست چون فرو آمد بدوز انوی ادب بزرین نشست غالباً  
 خواجه در اشتغال ادائی نوافل بسیار بود و رقم گوید اسی در ویش مقلد شریعت مومنین بود  
 و بعضی مقامی مقلد طریقت کافر گرد و باید که برگفتار ایشان عمل کند و برگفتار ایشان انکار کند  
 حضرت شیخ هاشم عبدالقدوس در مکتوب صد و چهل و نهم در حضرت سماع مر اهل را میفرماید  
 بد آنکه شوق سبحانی و ذوق ربانی در وقت سماع که ذوق عارفان در وقت شوق  
 عاشقان برست دست میدهند و مانند سعادت ابدی خوانند حضور مجلس سماع عارفان را  
 برای سعادت این دولت است هر که راست مبارک باو و ذوق در سماع مطلوب مردان  
 که شوق ایشان و طلب است چون آن شوق بفضیل آمد دست دهد و آن شوق در کار شود  
 باید که طالب این ذوق این شوق در کار شود و در تواجد آید و متحرک گردد و و طلب آن  
 ذوق و شوق شود و اگر خود را از آن ذوق و شوق بازدارد و از ذوق و شوق توجع  
 را باز داشته باشد نشاید که آنوقت خود را بخود گرد آورد و خود را از آن بازدارد که آن جرمان  
 عظیم است طالبان سالها خون خمرده اند بعد از بدین دولت و باین شرب سید اند ما  
 باید ساخت تا وقت چه ذوق دهد و شوق کجا برد باشد که از مکان در لایمکان کشد و بجهت  
 دهد الصوفی این الوقت اینجا گفته اند که صوفی در پی وقت خود میزد و مطلب خود حاصل  
 میکند و با دست یگانه میشود لی مع المدة وقت و رشور این وقت است و ذوق  
 این وقت سبحان الله کدام دولت از ذوق و شوق ربانی بلندتر است که خود را از آن  
 باز دارند و از دست بخود باز دارند اجتماع دوستان خدا تعالی حضور ایشان را  
 سماع از جهت طمع این دولت است تا از برکت مجلس سماع و دلها مردان عیار مجلس را  
 ذوقی در نماید و شوق دست دهد باید که مخلص مصادق بود و مشکلف نباشد

حضرت مصطفی صلی الله علیه و سلم در شوق ربانی و ذوق سبحانی و عشق دوست محمد  
و سماع و ردا و با چهار صد یاران در تنوید آمد چندان تواجد نکرده که روا که گفت با که میزد  
افتاد و عشق را بنیاد نهاد و گفت کفایت کبریم من کم نیت نکره الحسب شعرین بود و گفت  
حبیب الله کبیری + فلا طیب لبها ولا راقی + الی آخره خواجہ قطب الدین قدس سره  
برین بیت جانداوند **کشتگان خنجر تسلیم را + هر زمان از غریجان دیگر است +**  
که ام مردمند که جان خود در ذوق و شوق باز ندمشرب این چاره و یاران این چاره  
این مشرب است و مع و کلاک ایشان ابوالوقت نیز اند تا وصحت رفت خود اقامت شرع  
کرده اند و نماز با وقت گذارده اند و جمعه و جماعت نک نکرده اند که هر چه یافتند از دولت  
اقامت شرع یافتند و هر دولت که داشتند از دولت اقامت شرع داشتند چندان  
نباید افتاد که از وقت یافتند و قساوت ردی آورد که شیطان را واصل بود و بعضی متدینان  
این واقعیت پیش آید و العیاذ بالله من ذلک پس مواز تقصیر و تکلف دور دارند و در شوق  
بر ربانی و سبحانی در کار آید هر چند تنزه شش حرمان رو نیست تنزه از هواست نه از خطوط  
بدوق و شوق سبحان و خطوط باش که مطلوب جانست و این نهاد و در باش که آن با حتما  
ای برادر پیران مریدان صادق را دست گرفته در سماع در آوردند و اجازت دادند ایشان  
در سماع آمده اند و بخشش شوکر گشته اند و ادب است که لایق مریدان بحکر همین می باشد  
و چون اذن شیخ بنامه مازون گردد و در حضور غریب سماع شود و متحرک گردد و در وقت  
آید و تا انقضای عالم این مشرب خواهد بود چندین شایع که اهل سماع بودند و نواز  
کرده اند با اذن شیخ کرده اند ای برادر غیر چه خواهی کرد و با غیر چه خواهی بود خدا این  
غیر من مباش و هر چه خواهی باش محمد معین الدین شمس بن خواجہ خاند محمد بن  
میر سید شریف که از اولاد خواجہ علی اوالدین عطار ختن خواجہ بیاد الیقش است  
رحمة الله علیه در کتاب مرقی القلوب می آرد و عن انس بن صلی الله عنه قال کنا عند



الصلوة عليه وسلم اذا نزل عليه جبرئيل فقال يا رسول الله ان فراقك منك خطير  
 ارجو قبلك لا عينا ونصف يوم وبنو مائة عام ففرج بهما رسول الله صلى الله عليه  
 وسلم فقال انكم من شدة ناشيا فقال بدو مني نعم يا رسول الله فقال مات فانشا الله  
 شهر فماتت حبة البوكيدري فلا طيب لها ولا راقى الا الحبيب الذي شققت  
 فيه ذرة مني ويراقي وفتوا احمد رسول الله صلى الله عليه وسلم وتواجد اصحابه جميعا  
 سقطوا واحدا عن تنكبته لا رقا الا في كل واحد الى مكانة قال معاوية بن ابي سفيان  
 ما اخشيتكم يا رسول الله فقال نه يا معاوية ليس بكريم من لم يتهت عند سماع  
 ذكره الحبيب ثم اقسام برؤا رسول الله صلى الله عليه وسلم من حاضرهم باربع مائة  
 قطعة فهذا الحديث اورؤناه عند الحكماء وناه ووجهناه وقد تكلم في محبة  
 اصحاب الحديث وما وجدناه شيئا نقل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فتناكلا  
 وحب اهل الزمان وساعهم واجتماعهم وبتهم الا بدونا اجتمع من حج الصوفية  
 واهل الزمان في ساعهم وتزقيم الخرق وتسميتها لوصح انهم ومبين تحقيق انكسوا  
 حضرت يحيى بن عيسى ثوابه الله اذ انما است که صاحب عوارف فرموده اند که چون  
 پارچه صوفی در حالت خود بر زمین یافتند باز اگر فتن آزار بر و حرام است و صوفی بزرگ  
 آن پارچه را قسمت کند یا سلم کسی اید و در نفع است شیخ ابو عبد الرحمن بن عمر  
 گوید که ابو سهل معلوکی را از اسماعیل پرسیدند گفت سبب اهل الحقائق و اهل الابل  
 اهل و کبره لابل الفسق و الفجور شرح یعنی اهل حقیقت را اسماعیل محبوب است بنا را که  
 با اسماعیل با جذب حالتی نیکو کنند و یاد مرغ حالتی رومی و علما را مباح است زیرا که اگر  
 مستند نشود بحالت نیکو اما رومی حالتی رومی که ب نکند و فساد و عجز را که کرده  
 زیرا که اسماعیل با جذب حالتی رومی کند که خیال فاسده ایشان ثبوت گیرد انهم زمان  
 رومی محمد بن سلیمان الصعلوکی الفقیه کان امام و متبھی علوم اشرفی و هم در نفع است

خواجہ ابوالحسن خرقانی گفته اگر کسی سر و گوید بلان حق را خواهد بهتر از آن بود که  
 قرآن خواند و آن حق را نخواهد شرح زیرا که بر سر هر دوی فائده مرتب گردد  
 و بر قرآن خواندن هیچ فائده مرتب نگردد و تذکره الاولیاء است که خواجہ شیخ  
 ابوالحسن خرقانی هرگز سماع نکردی شیخ ابوسعید زیارت او آمد بعد طعام خورد  
 شیخ را گفت مستوری هست که چیزی گویشیم گفت ما را بروای سماع نیست لیکن بر  
 موافقت تو این بخیریم پس نوایان بدست مئی گفت شیخ در بعد عصر پیش ازین یک  
 نوبت سماع کرده بود پیش شیخ ابوسعید گفت ای شیخ وقت است که بخیزی شیخ  
 برخاست دست به آستین بگشاید و گفت بار قدم بر زمین برود و او را خائنه برآورد  
 او در پیش آمدن شیخ ابوسعید گفت باشی پس کن که بنا را خراب شود و گفت سلفیت  
 شدائی که استخوان زمین بر موافقت تو در فصل آید شیخ گفت سماع کسی سودا هست ای بالا  
 موسی عرش کشاده بنید از بر عرش گفت الهی پس اصحاب را گفت اگر شمارا گویند که  
 این قصص را می کنند گویند بر موافقت تومی که برخاسته اند و ایشان چنین باشند  
 در کتب خود و بیوم حضرت یحیی نبیری است بدانند که چون ولها و سر ما خزان اسرار  
 و معاون جواهر معانی است و مثال نهان بودن آن اسرار و جواهر و لبا چون  
 نهان بودن آتش است و آهن و سنگ و سماع بدید آرنده آن اسرار را  
 از ولها پس ظاهر نشود از دل سماع مگر آنچه در دمی بود از اینجا بدان هر که را غایب  
 بود بر دمی خداوند عز و جل مستحق بود و بقای می و سماع در حق دی حرکت  
 مشوق ویرا و گوید است محبت و عشق ویرا و بیرون آرنده است آتش سینه ویرا  
 از نهان گاه و ظاهر کننده است مراحوال شریفه را از مکاشفات و عطا  
 که در جهر نماید و بداند هر که را ازین نعمت حظی است و آن احوال شریفه را بزبان میگوید  
 و بعد خوانند اینجا سماع حلال بود بلکه مستحب بلکه گفته اند لازم که این قدمی باشد

که هر چه در عالم نزل بود چون بسمع خداوند این قدم رسیده بود چه او از نهاد خود  
مهر چه بدو رسد بگرد و در سماع بیت و در شعی حالت احادیث آمده است یکی از صحیح  
برای دلایل اینجا یاد کنیم و آن آنست که روایت کرده شده است از انس رضی الله عنه  
که گفت نزد یک رسول بودیم علیه السلام که بهتر جبرئیل صلوات الله علیه در رسید پس گفت یا  
رسول الله بشارت مرز که در و نشان است تو در آید و ریشیت پیش از اغنیا با بشارت  
سال و آن نیم روز بود پس حضرت رسالت بدین بشارت خوش گشت گفت در میان شما  
کسی است که شعری بخواند پس بدی گفت هست بار سوال الله گفت بسیار آگاه بود  
این بیت خواند شعر قدسعت حینه العوج کیدی + فلا طیب لها ولا راقی حوالا بحسب  
الذو یفقدت به من فمندی ریشی و تریاقی پس رسول علیه السلام تواجد کرد و جمله صحابه را  
تواجد کردند و ای مبارک از دوش مبارک بیفتاد پس چون فارغ شدند دهر کسی  
سجای خویش قرار گرفت پس معاویه بن ابی سفیان گفت چه نیکو بازی شماست یا رسول  
الله فرموده یا معاویه یلین بکرم من کم نیکو عند سماع ذکر بحسب گفت و در بشارت  
معاویه کرم بنو و صحر که بشنیدن ذکر و دست و جنبش نیاید پس دار مبارک او را  
تفتت کرد و در بر حاضران همچو بار صبر کاله را رقم گوید و نیز همین تحقیق در مکتوبی از  
مکتوبات حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی مرقوم است ایضا و باشد که سماع مجرب  
آواز بود نه بر معنی بیت آخر شنیده حکایات شتران عرب که میگرد آواز چنان است  
میگردند که با بارگران چندان برودند انکار این انکار مشاهده است محروم بی نصیب  
از لذت سماع تعجب کند شل تعجب کردن عین از لذت مباشرت و تعجب کردن  
جاهل از معرفت خداوند این چنین شخص از شهر او میان خارج است و دست  
بر دست زدن اصل آنست که روایت کرده اند از عتبه الغلام رضی الله عنه  
آنست که بدین نیکوست بر دست دیگر میزد و چنانکه گشتان او طراست خون

جلیله زار خواجه ابو سعید الخیر نقل است که گفت در پیش حرم در سماع دست بر میزدند  
شهوئی که بر دست باشد از وی بیرون شود و چون بای بر زمین زد و شهبو که  
بر بای بود بریزد و چون لغو زند شهوئی که اندرون باشد بیرون رود اما آنکه  
نفر زند و سماع روا بود وقتی که غلبه وجد در باطن پدید آید چنانکه خویش را نگاه نتواند داشت  
شیخ عبد الرحمن سلمی این جمله را جمع کرده است اندر کتاب السماع و در تفسیر فتح الغریر است  
که چون مال حضرت ابوبکر صدیق در راه حبیبی اشغالی با بکلیه تمام شد و منتظر بود  
یافت روزی گلی ای بجای کورته و رنگو انداخته او را با هم مربوط ساخته و مجلس  
آنحضرت صلی الله علیه و سلم حاضر شده بودند حضرت جبریل نازل شدند و پرسیدند  
که یا محمد ابوبکر را با وجود این مال داری چه حال شد که باین لباس شسته است حضرت  
صلی الله علیه و سلم فرمودند که همه مال خود را بر من و در راه من خرج کرد و فاسد شد  
حضرت جبریل گفت که خدا تعالی ابوبکر را اسلام فرموده است و می پرسد که بگو  
درین فقرات من راضی هستی یا که و رفتی داری حضرت ابوبکر را بشنیدن این حالتی  
روداد که بر مثال رباب جدست شده میگفت که من چه قسم که درت ببار و رگاز  
خود و اوم و بار بار با او از بلند همین نفره راضی سرانیدند که انا عن ربی راضی انا عن  
ربی راضی انتی و در کیمیا سعادت است **عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**  
**قَالَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا نِكَاحُكَ فَجَعَلَ سَخِيمَةً بَابَ عَلِيٍّ** گفت تو از منی و من از تو علی  
از شادی این رقص کرد و چند بار بای بر زمین زد چنانکه عادت عرب باشند  
که در شادی و نشاط کنند و قال **لِجَعْفَرٍ شَيْبَةَ حَلَقَتِي وَحَلَقَتِي فَجَعَلَ وَهْمَهُ** نیست  
و با جعفر رضی الله عنه گفت تو بمن مالی بخلق و خلق از من شادی رقص کرد و قال  
**صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ عِلَّةً أَتَى نَافِلًا وَهَلْ لَمْ يَسْتَمِ وَزَيْنَ**  
**جَارِ تَرَضَى** الله عنه را گفت تو برادر و جویای مالی از شادی رقص کرد و پس کسی که

که بگوید که این حرام است خطای کند بلکه غایت این نیست که بازمی باشد باز می  
 حرام نیست و کسی که آن حبیب کند که آن حال که در دل و پیدایم آید قوی تر شود و محمود  
 است انتهی و کان بنده القصص فی عمره القضاء و نقل البیضا صلی الله علیه وسلم  
 که تفسیر عماره بنت حمزه ثمالی می یاعلم یاعلم فذلکها علی ما ختم فیها علی فرید و جعفر  
 فاعطاه یحضر انتی قال ابن مایه حدیث ما شام من عمار و محمد بن الصباح قال احذنا  
 عبد العزیز بن ابی خادم حدیثی ابی عن اسمعيل بن مسلم عن عمر بن عبد الله بن عمر بن الخطاب  
 رسول الله صلی الله علیه وسلم و هو علی المنبر یقول یا ایها النبی ائین السجدة و ان ابن  
 النکبوت قال و یکیل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن نسیته و عن نسیاره حتی  
 یفکر ثم انی السیر تجزین من یسفل حتی انی اقول ساقط هو رسول الله صلی الله علیه وسلم  
 و ما شام من عمار من حال السند غیر مسلم صدوق و محمد بن الصباح بن سفیان  
 ابو جعفر التاجر صدوق ابن ابی خادم سلمه ابن دنیا صدوق نقیه من حال سیده  
 و ابوه نقیه هاب من حال السند و عبد الله بن مسلم فله نقیه شهر من حال السند غیر الزبیدی  
 و یحتمل و یکتاب قطب عالم است شیخ جلال لایحی با و برادر شیخ عبد الرحمن امده سید  
 که گویند گمان چیری می گفتند خاست اخو یا شوق ربانی و ذوق سبحانی و را به تراز  
 آورد و در خط را کشید و در تواجد انداخت الحمد لله ربین فرح این فقیر بنیان بفرح  
 گشت که در دنیا باید و در کون گنجید که حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم میفرماید بنی  
 بکریم من ثم یمیزکم بکبر الحجب چون دوست خدا و شوق و آید در ذوق بحببه نور شوق  
 و می بشوق و غریب گیرد و فریاد و همیشه در جبات و صمات بر آن سماع مستغرق باشند  
 و این نعمت در خانه او پیران حشمت نهاده اند و اعراض پیران رحمت بران سماع  
 و صفای جاری دارند انشی را فرم گوید سخن مردان و داند دیگری چه داند ناخدا  
 آنچه گوید دیده گوید حضرت عبد الحاق غمدانی فرمودند سماع بسیار کن که سماع بسیار

اتفاق پیدا آورد و در وقت بسیاری سماع دل را میبندد و بر سماع انکار ممکن است  
 را احباب سماع بسیار اند چنانچه در ذکر ایشان گفته شد و در کشف المحجوب است مدح  
 را اندر طبائع حکم مایه مختلف است همچنانکه ارادت اندر دلها مختلف است و ششم  
 که کسی آنرا حکم قطع کند و در جمله ستمخان برود و گروه اندکی آنکه معنی شنوند و گویند  
 آنکه صوت شنوند و اندرین هر دو اصل فائده و آفات است زانچه شنیدن اصوات  
 خوش غلبان آن معنی باشد که اندر مردم مرکب بود اگر حق بود حق و اگر باطل بود  
 باطل کسی را که مایه و طبع فساد بود آنچه میشود و چه فساد باشد و جمعی این معنی اندر حکما  
 و ائمه علیهم السلام بیاید آنکه صوت شنیدند و گروه شدند یعنی آنکه از اهل شقاوت  
 بودند بنابر امیرالمؤمنین علی علیه السلام که اهل سعادت بودند بصوت و آواز میبندند و بعضی  
 اهل معنی بودند بصوت و آواز و غیره اندر پیش ایشان نبود از آنچه همه حق را میدیدند اگر فرمان  
 و بر شنیدند می اندران هر فتنه از حق دیدند می و اگر صوت و آواز شنیدند می اندران  
 از حق شنیدند می تا از کل باز ماندند می ندیدی نفرین الحارث کلام خدا شنید و گفت بذا  
 أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ و عبد الله بن ابی سرح که کاتب وحی بود گفت فقبارک الله  
 عما یقول فی القرآن و النون مصری گوید سماع وارد حق است که دلها را بد و بر انگیزد و بر طلب حق  
 هر که آنرا بخشد خود بحق راه یابد و هر که بنفسش نوزد اندر زندقه افتد و مراد آن نیست که سماع  
 علت وصل حق است بلکه مراد آنست که سماع باید تا معنی شود و صوت مجرد و دل می محصل  
 چنین است حضرت حاجی شریف زندانی فرمودند که در انشای سماع صفائی و ضیائی اتفاق  
 حاصل میگردد و کبریا چه بر شنیده همانند از عالم اسرار و روشن دل میشود و آلاء حسد و کینه و  
 و غش بکلی زوال می پذیرد و بسوی عرش کرمی میل کند و اگر کند اهل سماع از دی که شربت  
 و او را اهل سماع بخشد زیرا که با غیر بدخت حضرت علامه شاذلی میفرماید سرور  
 بهیوای نفس شنیدن درست نیست و سماع تشریت از اسرار الهی در دل عاشق فرو

آید که بسبب آن از همه بیگانه شود و دیوانه و سرجماع و نواحی آید و کشف المحجوب است  
 میان محققان و جماع اختلاف است گوی که غایب است که اندر شایسته  
 سماع محال باشد پس سماع آلت مبتدیان باشد تا از برآگندگی ناشی غفلت منجمع باشد  
 و باز گوی که غایب است که سماع آلت حضور است چنانکه دل را وصل محبت است و سر را  
 مشایقه و روح را وصل و تن را خدمت باید تا گوش از غیر نقیبی بود و چنانکه چشم را  
 از رذیلت و گویند سماع آلت حضور است که غایب خود غایب است و غایب منکر بود  
 منکر آن اهل آن نباشد اصل سماع چون آفتاب باشد که بر همه چیز تابانند اما بر نظر غیر مستعد  
 مرتبه می از آن فوق و شرب بیکدیگر می راسی فروزد و یکی را میتوان زد و یکی را می گذارد و تن  
 حلقه بر سه مرتبت اندکی از مبتدیان و دیگر متوسطان و سه دیگر کاملان بدانکه سماع از  
 حق است مبتدیان باطل حدیث حق نباشد مگر آنرا اثر می باشد بحجرت و قهر چنانکه  
 گوی که سماع میبوشن شوند و گوی که سماع میبوشن شوند و گوی که سماع میبوشن شوند  
 بیرون شود و اضطراب مبتدیان اندر حلول دارد حق تعالی بدو از آن میبایست که شسته  
 ایشان مرا از مخالفت است چون آن نتواند شود مبتدی اندران سکر کش شود و باید از  
 وجود وجود مصداق اندکی یعنی اندوه و دیگر یعنی یافتن و ناعمل سردی خردیست  
 از حق نتوان کرد و مراد این طائفه از وجود وجود اثبات و و حال باشد اندر سماع  
 که یکی مقرون اندوه باشد و دیگر موصول یافت مراد و حقیقت اندوه نقد محجوب  
 و منع مراد باشد حقیقت یافت حصول مراد پس مراد سیرت میان طالب و مطلوب  
 و وجود فضلی است از محبوب بحسب و نزدیکی این وجود اصالة الهی باشد مردل را  
 یا از قرب یا از طرب و وجود از ازلت غنی بود از دل و مصداق مراد آن باشد و صفت  
 و اجدا ما حرکت بود و در غلیان شوق و در حال حجاب و اما سکون در حال مشایقه  
 و در حال کشف گوی گویند که وجود صفت مراد آن است و وجود لغت عارفان و گوی

گویند که جد حرق بریدان شه و وجود حق تعالی و درجه مجان بلندتر از میان باید آید اما بجهت  
تمام تر باشد از حرق اندر طلب نمایی کشف نگردد و بجز در حکایت و آن نسبت که روزی شبی جلی جلی  
اند و بیکدیگر یافت گفت ایبا شیخ چه پوده است گفت من طلب جد شبی گفت لایق من جد طلب باشد  
از این سخن گفته اند از این سخن یک نشان از وجود او دیگر می اشارت بوجد و کرد و نزد یک سخن قبول  
بنده است از این سخن بنده نشناخت که میباید از جنس نیست اخوه او و از کرد و درین سخن گفته اند  
در بعضی حکیم کیمیا رسد است بدانکه از دستکار است و دل آدمی چنانکه آتش در آتش سنگ و چنان که  
بزم آتش است آتش آتش اگر در همین آتش سماع آواز خوش موزون گوهر دل ابجیناند و  
چیزی پیدا آوردی آنکه آدمی در آن نصیاری شه اما میگویم که حکم سماع از دل باید گرفت چه سماع  
بهر چیز در دل نیارد که نباشد بلکه از آنکه در دل باشد بجنابند و هر که در دل آتش شرع محبوب  
است و قوت آن مظلوم است چون سماع آواز زیادت کند او را تواب شه و هر که در دل طلی بود که در  
شرع مذموم شه او را بسماع عقاب و هر که در دل از سر و غالی است لیکن بسبیل بازی نشود و حکم طبع  
بآن لذت یا بد سماع او را مبالغ است اصل انبیت که کسی آکه و سستی حق تعالی غالب شه و با وجود  
عشق رسید سماع او را مهم بود بدانکه در سماع معتبر است اول فهم و آنگاه وجد و آنگاه حرکت  
انتهی در نسبت القدس است خواهجه کلان و مهدی که نام ایشان محمد است ابن مولانا خواجگی احمد  
انکسار و افتقار و شست و بوجد و سماع و رغبت فراوان چنانکه اگر بجای سوار شد خوش آواز ان  
و فی نواز ان در رکاب او بنوا و اسحان بودند و بعضی در و ثیان در رقص سماع تپی مولف  
کتاب هند اسکن شهر است که گوشش از هزار لای بر اندر بزرگان محصور است و سمت  
غرضش از قصر و کوشکهای انگیزان آبا و همش رقیش از آفتاب روان و بیا و از گشت زاری  
شاداب تر و تازه سمت جویش از بجز لای بار دار پر مهر و صحرای سیر بسزوار اندر روش  
از حرکت کرامت قبور بزرگان معبود از ابتدا آبی تا غافل هرگاه که می آید از همای آن تاب  
جدا می نیارد و الفرض آن خطه سر و علیج را بانی و یکصد و در عشق خیز شور انگیز حسن با و در آید



است الحمد للہ اولاد آخر اکرمینہ و کریمہ کتاب مذکور آخر عشر شہر ذیقعد ۱۲۸۱ لکھنؤ درود  
و شکر و شوق و شجاعتی پیرایہ قہقام حلیہ نامی دربر گرفت + فقط

## خاتمۃ الطبع

الحمد لله ان الله که کتاب ستیاب انوار العارفين تالیف زبدۃ اہل اقیان خطابہ ارباب  
عرفان مقبول با نگاہ کو نیز جانظ محمد حسین صاحب شہنشاہی صابری قدوسی ساکن مراد آباد  
کہ تمامی عمر خود را در حصول مذاق مفت گذرانیدہ و شجرہ توحید و تخریق پنجمان در فرہنگ  
و مانیدہ کہ بمصداق عمایم کہ باغیر اجفت نگردیم + در عالم تجدد بسر بردہ اند و یا ہ  
جمادی الآخرہ ۱۲۸۱ ہجری علی صاحبہا الف الف تحیہ و سلام از زیو طبع آراستہ گردید  
مؤلف سہلہ اللہ تعالیٰ از احوال خود منشد در دیباچہ بزبان گفتافرمودہ مرد سراپا نشانی  
و ہمہ تن اخلاق و یگانہ آفاق اند با علما و فرائد و مختصا صی با زند و امانا قانون رقت  
قلبی را بنصر اب سوز سینہ می نوازند اللہم حفظہ و بارک فیہ عزیز و اصحابا کہ مؤلف  
از تحریر کتاب سال شہتا و شش دست کشیدہ بود چون طبعش بغور اتمام دست یافتہ  
بعض وقائع بعد اتمام کتاب نیز ضمیدہ کتاب ساخت و از ہمین است کہ ناظرین در کتاب  
بعض جا خواہند یافت کہ وفات فلان کس بعد تحریر بذ اور سال شہتا و دست رود و فقط  
و آجہ و عونا ان الحمد للہ رب العالمین و صلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد  
و آلہ و صحابہ و پیغمبرین +

## قطعیہ تاریخ طبع از سید قاسم علی خواہان بک

مخزن ذکر صفیاء ہے یہہ		کیون نہ مرغوب ہوزبانے کو
لکھہ کہ تاریخ اولیاء ہے یہہ		سر سار سو توای خواہان



۲۹۷۵۶۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ دیر دیر لیا جائے گا۔

۵/۱۱/۲۶  
۷/۱۱/۲۶  
۱۱/۱۱/۲۶

۱۱۸۸۰

[illegible]







